عیون

اخبار الرضا علیہ السلام

(جلد اوّل)

مؤلف

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

مجاہد حسین حرّ، سید ظفر حسین نقوی

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

قرآن سینٹر ۲۴۔ الفضل مارکیٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

نام کتاب	عیون اخبار الرضاؑ (جلد اوّل)
تصنیف	شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ
مترجمین	مجاہد حسین حرؔ، سید ظفر حسین نقوی
پروف ریڈنگ	آر۔ چوہدری
کمپوزنگ	قائم گرافکس۔ جامعہ علمیہ۔ ڈیفنس کراچی 0345-2401125
ناشر	مصباح القرآن ٹرسٹ۔ لاہور۔ پاکستان
تعداد	ایک ہزار (۱۰۰۰)
طبع	اوّل
قیمت	

ملنے کا پتہ

مصباح القرآن ٹرسٹ

قرآن سینٹر ۲۴۔ الفضل مارکیٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عرض ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ محسن ملت سید صفدر حسین نجفی اعلی اللہ مقامہ کی ان صدقاتِ جاریہ میں سے ہے جس سے لوگ تا قیامت استفادہ کرتے رہیں گے اور موصوف کے درجات عالیہ میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ مصباح القرآن ٹرسٹ نے تراجم و تفاسیر قرآن سے کام شروع کیا اور پھر ہر وہ کتاب جس کی ملت کو ضرورت تھی شائع کی انشاء اللہ العزیز شائع کرتی رہے گی۔

موجودہ کتاب ''عیون اخبار الرضاؑ'' شیخ المحدثین شیخ صدوق اعلی اللہ مقامہ کی تصنیف ہے جو کہ دو جلدوں پر مشتمل ہے اس میں شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے امام رضاؑ سے منقول احادیث کو جمع کیا ہے۔ ہمیں افتخار ہے کہ ہم پاکستان میں پہلی بار اس کتاب کو عربی کے اصل متن کے ساتھ شائع کر رہے ہیں ہمیں امید ہے کہ یہ کتاب انشاء اللہ آپ کو پسند آئے گی۔

یاد رہے کہ مصباح القرآن ایک خود مختار ادارہ ہے اس کے بانی مرحوم حجۃ اسلام والمسلمین مولانا سید صفدر حسین نجفیؒ تھے انہوں نے اس ادارہ کی ایک الگ ٹراسٹ تشکیل دی تھی جو اپنے اول دن سے اپنے اخراجات کا خود انتظام کرتی ہے۔

مصباح القرآن نے اپنی تمام کتابیں آپ کے استفادہ کے لئے انٹرنیٹ پر دے دی ہیں۔ ایڈریس ہے:

www.misbahulqurantrust.com

www.misbahulqurantrust.org

قارئین کرام سے التماس ہے کہ اگر وہ اس کتاب میں کہیں خامی دیکھیں یا کمی محسوس کریں تو ہمیں مطلع ضرور فرمائیں ہم آپ کے شکر گزار ہوں گے۔ ادارہ کی ترقی اور اس کے بانی محسن ملت سید صفدر حسین نجفی اعلی اللہ مقامہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کے طالب ہیں۔

ادارہ

مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور پاکستان

انتساب

اپنے اساتذہ کرام

حجۃ الاسلام والمسلمین سید فیاض حسین نقوی دام عزہ

اور

حجۃ الاسلام والمسلمین سید امیر حسین الحسینی دام عزہ

کے نام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش گفتار مترجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّكِیْنَ بِوِلَایَةِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الْاَئِمَّةِ الْمَعْصُوْمِیْنَ.

کتاب لکھنا یقیناً ایک مشکل کام ہوتا ہے لیکن اس کتاب کا ترجمہ کرنے کے بعد احساس ہوا ہے کہ کتاب کا ترجمہ کرنا لکھنے سے بھی زیادہ مشکل کام ہے کیونکہ کتاب لکھنے کے دوران اگر کوئی غلطی یا خامی رہ جائے تو اسے کم علمی تصور کر کے معاف کیا جا سکتا ہے لیکن کتاب کا ترجمہ کرنا اور وہ بھی شیخ صدوق جیسے بزرگ عالم کی کتاب جو کہ امام علیہ السلام کے کلام کا مجموعہ ہو بہت ہی مشکل ہے۔ ساری مشکلات ایک طرف خداوندقدوس کی تائید وحمایت ایک طرف یہ لطف خدا ہی تھا کہ ہم جیسے طالب علم اس کتاب کا ترجمہ کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اب یہ کامیابی کس حد تک حاصل ہوئی ہے اس کا فیصلہ تو قارئین کرام ہی کر سکیں گے ہم نے جتنی محنت کی ہے اس کا یقین ہے کہ خالق کائنات ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے گا۔

سب سے پہلے میں جناب مولانا سید ظفر حسین نقوی کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے اس کتاب کا ترجمہ کرنے میں ہمارے ساتھ معاونت فرمائی اور جا بجا مشکلات کو حل کرتے رہے اور جناب شیخ امین صاحب کا شکریہ ادا کرنا بھی مجھ پر لازم ہے کہ انہوں نے بلا مبالغہ ہر دوسرے تیسرے روز فون پر رابطہ رکھا اور ہماری حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔

خداوندقدوس کی بارگاہ میں التجا ہے کہ وہ ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور اسے میرے لئے اور میرے والدین کے لئے ذخیرۂ آخرت قرار دے۔ (آمین)

طالب دعا
مجاہد حسین حرؔ
جامعہ علمیہ۔ ڈیفنس۔ کراچی

فہرست

تقریظ

حجۃ الاسلام والمسلمین ڈاکٹر شیخ شبیر حسن میثمی

میرے لئے یہ بڑی خوش نصیبی کی بات ہے کہ مجھے شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ جیسی عظیم ہستی کی اس کتاب پر کچھ کہنے کا موقع ملا جو شیخ محترم نے امام رضا علیہ السلام سے متعلق ان کے اہم علمی و عملی حقائق کو جمع کر کے ترتیب دی اور ہمارے ادارے کے محققین میں سے مولانا سید ظفر حسین نقوی اور مولانا مجاہد حسین حرؔ نے اردو زبان میں ترجمہ کر کے اردو داں طبقے کی خدمت میں پیش کرنے کی جسارت کی ہے۔اس کتاب کے اور تراجم بھی یقیناً کئے گئے ہوں گے لیکن اس کتاب میں اس بات کا خیال بھی رکھا گیا ہے کہ جو افراد اصل عربی متن سے استفادہ کرنا چاہیں ان کے لئے عربی معرّی خوبصورت فاؤنٹ میں رکھی گئی ہے۔

اگرچہ کسی بھی زبان کا ترجمہ کر کے اس کا حق ادا کرنا ناممکن سی بات ہے لیکن ہمارے محققین نے اپنی سی اس کوشش میں کہاں تک کامیابی حاصل کی ہے اس کا فیصلہ تو قارئین کرام ہی کریں گے۔

بہرحال میں شکرگذار ہوں اپنے پروردگار کا جس کی کرم نوازی کے باعث ہم امام معصوم حضرت علی رضا علیہ السلام سے مروی روایات کا یہ بیش بہا خزانہ اردو داں تشنگانِ علم و دیں کی نذر کرنے میں کسی قدر قابل ہوئے اور انتہائی لائق تحسین ہیں مصباح القرآن ٹرسٹ کے کارکنان کہ جو اسے مومنین کرام کی خدمت میں کتاب کی صورت میں لا رہے ہیں۔

میری دعا ہے کہ خداوند کریم ہم سب کی اس مشترکہ کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے ہماری اور ہمارے لواحقین کی بخشش کا ذریعہ قرار دے۔

بندۂ خدا

شیخ شبیر حسن میثمی

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ ملت اسلامیہ کے بالعموم اور مذہب شیعہ کے بالخصوص عظیم محسن شمار کیے جاتے ہیں۔آپؒ نے اپنی تصنیف کے ذریعہ سے مذہب آل محمدؑ کی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔آپؒ کا نام ابوجعفر محمد بن علی بن حسین بن موسیٰؑ بن بابویہ قمی تھا۔

علامہ خلاصہ میں رقم طراز ہیں کہ محمد بن علی بن حسین بن موسیٰؑ بن بابویہ قمی۔جن کی کنیت ابوجعفر تھی۔ایران کے مشہور شہر ''رَے'' میں پیدا ہوئے۔مذہب اہل بیتؑ کے عظیم الشان فقیہ اور اہل خراسان کے مرجع تھے۔آپؒ ۳۵۵ھ میں عین عالم جوانی میں بغداد تشریف لائے،اور آپؒ نے وہاں درس حدیث کا حلقہ قائم کیا۔چند دنوں میں آپؒ کے حلقہ حدیث کی شہرت دور،دور تک پھیل گئی اور مذہب امامیہ کے بزرگ علماء آپؒ کے حلقہ درس میں آکر شریک ہوتے اور ان سے استفادہ کرتے تھے۔آپؒ حدیث کے جلیل القدر حافظ تھے۔اور رجال کے متعلق گہری بصیرت رکھتے تھے۔احادیث کے عظیم نقاد تھے۔اہل قم میں آج تک ان جیسا ذہین اور علم وعمل رکھنے والا شخص کوئی پیدا نہیں ہوا۔

شیخ صدوقؒ نے تین سو کے قریب کتابیں تالیف کی ہیں۔جن میں سے اکثر کتابوں کا تذکرہ ہم نے اپنی کتاب کبیر میں کیا ہے۔۳۸۱ھ میں آپؒ نے وفات پائی۔''انتہیٰ''

میں عرض کرتا ہوں کہ شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بھائی حسین امام صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی دعا کے نتیجہ میں پیدا ہوئے تھے۔کیونکہ ان کے والد ماجد نے امام زمانہؑ کے نائب خاص حسین بن روح سے فقیہ فرزند کی دعا کے لیے متوسل ہوئے تھے اور انہوں نے ان کی یہ خواہش امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) کی خدمت میں پیش کی تھی اور امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) نے ان کے لیے دعا فرمائی تھی۔اور ان کی پیدائش کی پیش گوئی فرمائی تھی۔

ابن ندیم اپنی کتاب الفہرست میں لکھتے ہیں کہ شیخ صدوقؒ قریباً تین سو کتابوں کے مصنف تھے اور اس وقت مجھے ان کی جن کتابوں کے نام یاد ہیں ان کا تذکرہ کر رہا ہوں۔

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتب

1۔ دعائم الاسلام فی معرفۃ الحلال والحرام

2۔ کتاب المقنع

3۔ کتاب المرشد

4۔ کتاب الفضائل

5۔ کتاب المواعظ والحکم

6۔ کتاب السلطان

7۔ کتاب فضائل العلویه

8۔ کتاب المصادقة

9۔ کتاب الخواتم

10۔ کتاب المواریث

11۔ کتاب الوصایا

12۔ کتاب غریب حدیث النبی ﷺ والائمه علیہ السلام

13۔ کتاب الحذاء الخف

14۔ کتاب حذو النعل بالنعل

15۔ کتاب مقتل الحسین علیہ السلام

16۔ رسالة فی ارکان الاسلام الی اهل المعرفة والدین

17۔ کتاب المحافل

18۔ کتاب الوضوء

19۔ کتاب علل الحج

20۔ کتاب علل الشرائع

21۔ کتاب الطرائف

22۔ کتاب نوادر الاخبار

23۔ کتاب فی ابی طالب علیہ السلام وعبد المطلب علیہ السلام وعبد الله علیہ السلام وامنة بنت وهب علیہا السلام

24۔ کتاب الملاهی

25۔ کتاب العلل (غیر مبوّب)

26۔ رسالۃ فی الغیبۃ الی اھل الری و المقیمین بھا و غیرھم

27۔ کتاب مدینۃ العلم

شیخ صدوق کی اہم ترین کتاب جس کا خود آپ نے ذکر کیا ہے اور شیخ بہائی کے والد محترم کے زمانے تک علماء دین کے استفادہ میں تھی اس کا نام مدینۃ العلم ہے جو مفقود ہوگئی اور افسوس کہ ہم تک نہ پہنچ سکی۔

"معالم العلماء" میں ابن شہر آشوب لکھتے ہیں کہ کتاب مدینۃ العلم دس جلدوں پر مشتمل ہے اور من لایحضرہ الفقیہ چار جلدوں میں ہے اور اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ مدینۃ العلم، من لایحضرہ الفقیہ کے دو برابر تھی۔

شیخ طوسی، شیخ منتخب الدین اور دوسرے حضرات نے اس کتاب کو شیخ صدوق کی اہم ترین کتاب کے عنوان سے ذکر کیا ہے اور بہت سے بزرگان دین نے کتاب مدینۃ العلم سے احادیث نقل کی ہیں۔

صاحب روضات الجنات تحریر فرماتے ہیں:

علامہ اور شہیدین کے زمانے کے بعد کتاب مدینۃ العلم کہیں دکھائی نہیں پڑی اور نہ ہی اس کے بارے سنا گیا لیکن بعض لوگ معتقد ہیں کہ یہ کتاب شیخ بہائی کے والد کے زمانے تک موجود تھی اور ان کے پاس ایک نسخہ موجود تھا۔

شیخ حسین بن عبد الصمد حارثی (شیخ بہاء الدین عاملی کے والد) اپنی درایت کی کتاب میں لکھتے ہیں: ہماری احادیث کے معتبر اصول اور بنیاد پانچ کتابیں ہیں: کافی، مدینۃ العلم، من لایحضرہ الفقیہ، تہذیب اور استبصار۔

علامہ مجلسی اور اس کے بعد سید محمد باقر جیلانی (سید شفتی) نے اس کتاب کی تلاش میں بہت زیادہ وقت و مال صرف کیا لیکن اس کتاب کو نہ پا سکے۔

28۔ من لا یحضرہ الفقیہ

29۔ کتاب التوحید

30۔ کتاب التفسیر۔

قارئین کرام یہ کتاب مکمل نہیں ہوسکی تھی کہ شیخ محترم دار فانی کو کوچ فرما گئے تھے۔

31۔ کتاب الرجال۔ یہ کتاب بھی نہ مکمل ہے

32۔ المصباح لکل واحد من الائمۃ علیہ السلام

33۔ کتاب الزھد لکل واحد من الائمۃ علیہ السلام

34۔ کتاب ثواب الاعمال

35۔ کتاب عقاب الاعمال

36۔ معانی الاخبار

37۔ کتاب الغیبۃ، یہ ایک مبسوط کتاب ہے

38۔ دین الامامیہ

39۔ کتاب المصباح

40۔ کتاب المعراج۔

ان کے علاوہ شیخ صدوق نے اور بھی بہت سی کتابیں اور رسالہ جات تالیف کیے ہیں۔ [1]

شیخؒ کی کتابوں اور روایات کے متعلق ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے خبر دی ہے۔جن میں شیخ ابوعبداللہ محمد بن محمد بن نعمان اور ابوعبداللہ حسین بن عبیداللہ اور ابوالحسین جعفر بن حسین بن حسکہ اور ابوزکریا بن سلیمان حرانی سرفہرست ہیں۔

علماء کی توثیق

محقق بہبہانی کی تعلیقہ میں مذکور ہے کہ محقق بحرانی نے حاشیۂ بلغہ میں ذکر کیا ہے کہ ''ہمارے مشائخ نے شیخ بہبہانی سے ابن بابویہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے ان کو عادل قرار دیا اور ان کی توثیق کی اور ان کی تعریف کی''۔

علاوہ ازیں دوسرے حاشیہ پر مرقوم ہے:

ہمارے بعض مشائخ شیخ صدوق عطر اللہ مرقد کی توثیق کے لیے توقف کرتے ہیں۔حالانکہ یہ توقف سراسر غلط ہے۔ کیونکہ ابن بابویہ رئیس المحدثین ہیں اور ہمارے اصحاب کی عبارات میں انہیں لفظ ''صدوق'' سے تعبیر کیا ہے اور امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) کی توقیع مبارک میں ان کے لیے لفظ ''فقیہ'' کا اطلاق کیا گیا ہے۔المختلف میں ان کی تعدیل وتوثیق کی تصریح کی گئی ہے۔اور سید ابن طاؤس نے کتاب فلاح السائل میں اس توثیق کو قبول کرتے ہوئے لکھا۔

''حقیقت تو یہ ہے کہ میں نے اپنے اصحاب میں سے کسی کو ایسا نہیں پایا کہ اس نے شیخ صدوقؒ کی کسی صحیح السند روایت میں توقف کیا ہو۔

طبقہ محدثین میں اس کے برعکس میں نے یہ مشاہدہ کیا ہے کہ مراسیل شیخ کو بھی صحیح شمار کیا جاتا ہے۔اور اس کے متعلق علماء کا فیصلہ یہ ہے کہ شیخ صدوق کی مراسیل، ابن ابی عمیر کی مراسیل سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔اور ان کی مراسیل کو صحیح سمجھنے والوں میں علامہ شامل ہیں۔جیسا کہ انہوں نے ''مختلف'' میں اس کی وضاحت کی ہے اور ان کے علاوہ شہید اور سید محقق داماد بھی شامل ہیں''۔

---

[1] مجالس المومنین میں شیخ صدوقؒ کی دوسو سے زائد تالیفات کا ذکر ہے

علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ابن طاؤس نے کتاب النجوم میں شیخ صدوقؒ کی توثیق کی ہے بلکہ مذہب امامیہ کے تمام محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ کیونکہ تمام محدثین نے امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) کی توقیع کی توثیق کی ہے جس میں ان دو بھائیوں کے فقیہ ہونے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ کیونکہ اگر شیخ صدوقؒ اور ان کے بھائی غیر موثق ہوتے تو امامؑ لفظ خیر سے ان کی توصیف نہ فرماتے''۔

شیخ صدوقؒ کی توثیق وتعدیل کے شواہد اتنے زیادہ ہیں کہ ہم ان کا تذکرہ کرنے سے قاصر ہیں۔

سلطان رکن الدولہ کے دربار میں شیخ صدوقؒ کا مکالمہ

شیخ جعفر رازی نے شیخ صدوقؒ کے حسین مقالات پر مشتمل ایک مکمل رسالہ تالیف کیا ہے۔ جس میں انہوں نے قاضی نور اللہ شوستریؒ کی کتاب مجالس المومنین سے درج ذیل مقالہ نقل کیا ہے۔

جب شیخ صدوقؒ کے علم وفضل کی شہرت دور دور تک پھیل گئی تو سلطان رکن الدولہ کو ان کی ملاقات کا اشتیاق ہوا۔ اور اس نے شیخ صدوقؒ سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا۔

چنانچہ شیخؒ نے بادشاہ کی خواہش پر ان سے ملاقات کی۔ بادشاہ نے شایان شان طریقہ پر انہیں خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھ انہیں کرسی پر بٹھایا۔ جب بادشاہ کی مجلس وزراء وعلماء سے آراستہ ہوگئی تو بادشاہ نے شیخ صدوقؒ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: جناب شیخ! کیا امامت علی علیہ السلام کے عقیدہ کے لیے یہ ضروری ہے کہ انسان دوسرے خلفاء کا انکار کرے، اور کیا دوسرے خلفاء کا انکار کیے بغیر انسان امامت علیؑ پر ایمان نہیں لاسکتا؟

یہ سوال سن کر شیخ صدوقؒ نے فرمایا: ''محترم بادشاہ! اللہ اپنی توحید کے اقرار اس کو وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک معبودانِ باطل کی نفی نہ کی جائے۔ جیسا کہ کلمہ توحید لا الہ الا اللہ اس کا شاہد ہے۔ اور اسی طرح سے اللہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا اقرار بھی اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک مسیلمہ کذّاب اور اسود عنسی جیسے جھوٹے مدعیان نبوت کا انکار نہ کیا جائے۔ بعینہ اسی طرح سے اللہ امامت علیؑ کا اقرار اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک ان کے حریفوں کی خلافت وامامت کا انکار نہ کیا جائے''۔

بادشاہ یہ جواب سن کر عش عش کر اٹھا اور شیخؒ سے گزارش کی کہ وہ غصب خلافت کی تفصیل بیان کریں اور مسئلہ خلافت کی شرعی حیثیت واضح کریں۔

یہ سن کر شیخ صدوقؒ نے فرمایا: ''محترم بادشاہ! سورۃ البرائت کے قصہ پر امامت کا اجماع ہے اور یہ اجماع اس حقیقت کا مظہر ہے کہ خلیفہ اول کا اسلام سے چنداں واسطہ تک نہیں۔ اور مزید یہ کہ رسول خداؐ کے وہ ہرگز متعین کردہ فرد نہیں تھے۔ اور یہ اجماع اس حقیقت کا پتہ دیتا ہے کہ امیر المومنینؑ کی ولایت وامامت کو اللہ نے آسمان سے نازل کیا تھا''۔

بادشاہ نے کہا آپؒ اس خبر کی تفصیل بیان کریں۔

شیخ صدوقؒ نے فرمایا: ''بادشاہ سلامت! واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ برائت کی ابتدائی آیات نازل فرمائیں۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو بلایا اور حکم دیا کہ وہ ان آیات کو لے کر مکہ چلے جائیں اور حج کے اجتماع میں یہ آیات پڑھ کر سنائیں۔

چنانچہ حضرت ابوبکر مذکورہ آیات لے کر روانہ ہوئے ابھی کچھ فاصلے پر تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیلؑ امین کو نازل فرمایا اور وہ خدا کی طرف سے یہ پیغام لائے۔

لا یؤدی عنك الا انت او رجل منك

''اس حکم کو یا تو آپ خود پہنچائیں یا وہ انسان اسے پہنچائے جو آپ میں سے ہو'' یہ حکم ربانی سننے کے بعد حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو روانہ کیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ حضرت ابوبکر سے ملاقات کریں اور انہیں اطلاع دیں کہ ان سے یہ ذمہ داری واپس لے لی گئی ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام روانہ ہوئے اور حضرت ابوبکر سے ملے اور انہیں خبر دی کہ تبلیغ آیات کی ذمہ داری سے انہیں معزول کیا جا چکا ہے۔ لہٰذا مذکورہ آیات حضرت علیؑ نے حج کے مجمع میں تلاوت فرمائیں''۔

یہ واقعہ سنا کر شیخ صدوقؒ نے فرمایا: بادشاہ! اس واقعہ سے درج ذیل امور کا اثبات ہوتا ہے۔

1۔ حضرت ابوبکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع نہ تھے۔ کیونکہ اگر وہ تابع ہوتے تو یقیناً رسول خداؐ کی ''منّیت'' کا انہیں ضرور شرف حاصل ہوتا۔

کیونکہ قرآن مجید کی آیت ہے ''فَمَنۡ تَبِعَنِیۡ فَاِنَّہٗ مِنِّیۡ'' [1] (حضرت ابراہیمؑ نے کہا) پس جو کوئی میری پیروی کرے گا وہ مجھ سے ہوگا۔

2۔ اور جو تابعدار نہ ہو وہ محب نہیں بن سکتا کیونکہ فرمان خداوندی ہے۔ قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ [2] ''آپ کہہ دیں اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو''

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جو تابع فرماں نہیں ہے وہ محب بھی نہیں ہے۔

3۔ اور یہ بات بڑی واضح ہے کہ جو شخص محب نہ ہو وہ بغض رکھنے والا ہوتا ہے۔ اور حُب النبیؐ کا مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان اور بغض نبیؐ کا مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار ہوا کرتا ہے۔

علاوہ ازیں جہاں اس واقعہ سے حضرت ابوبکر کی مذمت ثابت ہوتی ہے وہاں حضرت علی علیہ السلام کی بدرجہ اتم مدح ثنا

[1] ابراہیم۔۳۶

[2] آل عمران۔۳۱

بت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام رسول خدا کی ''منیت'' کے مقام پر فائز تھے۔ اور اس مقام کے حصول کے لیے اتباع شرط اول ہے اور اتباع کرنے والا خدا کا محبوب ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے سورۂ ھود میں ارشاد فرمایا:۔

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ.......... [1]

''تو کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہو اور اس کے پیچھے گواہ چلا آ رہا ہو''۔۔۔۔۔۔۔۔الخ

احادیث میں ''صاحب بینہ'' سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ''شاہد'' سے حضرت علی علیہ السلام مراد لیے گئے ہیں۔

علاوہ ازیں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشہور ترین حدیث ہے۔ آپ نے فرمایا

طَاعَةُ عَلِيٍّ كَطَاعَتِيْ وَ مَعْصِيَتُهٗ مَعْصِيَتِيْ

''علیؑ کی اطاعت میری اطاعت ہے اور علیؑ کی نافرمانی میری نافرمانی ہے''

علاوہ بر ایں علمائے اہل سنت نے خود ہی روایت کی ہے کہ جب جنگ احد میں تین صحابہ بھاگ گئے اور رسول خداؐ میدان میں تن تنہا رہ گئے تو اسی اثنا میں دیکھا کہ جانثاری کا دعویٰ کرنے والے پہاڑوں پر بھاگ رہے ہیں اور ایک علی میدان میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور نبوت و رسالت کا دفاع کر رہے ہیں تو اس وقت جبرائیلؑ امین نے بے ساختہ کہا: مواسات و خیر خواہی کا حق وہی ہے جو علیؑ ادا کر رہے ہیں۔

رسول خداؐ نے فرمایا: بھلا اس میں تعجب کیسا؛ اِنَّهٗ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

اس وقت جبرائیل امینؑ نے کہا: "وَاَنَا مِنْكُمَا" اور میں تم دونوں میں سے ہوں۔

یہ چند واقعات سنانے کے بعد شیخ صدوقؒ نے رکن الدولہ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: محترم بادشاہ! جو شخص چند آیات کی تبلیغ کا اہل نہ ہو اور جسے خدا اور رسول تبلیغ سے معزول کر چکے ہوں، تو ایسا شخص پورے کلام خدا کی تبلیغ کا اہل کیسا ہو سکتا ہے؟

اور جسے خدا اور رسول تبلیغ آیات کے لیے نامزد کریں اس سے حکومت و امارت چھیننا کہاں کا انصاف ہے؟

بادشاہ نے شیخ صدوقؒ کے یہ واضح دلائل سن کر کہا:

''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے دلائل وزنی ہیں''۔

حاضرین محفل کے سوال اور شیخ صدوقؒ کے جوابات

شیخ صدوقؒ کے یہ دلائل قاہرہ سن کر حاضرین بڑے ہی جز بز ہوئے اور بادشاہ سے عرض کرنے لگے کہ اگر انہیں بھی

---

[1] ھود۔ ۱۷

اجازت ہوتو وہ بھی شیخ سے کچھ سوال کرلیں۔

بادشاہ نے اجازت دی تو حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا: محترم شیخ! کیا یہ ممکن ہے کہ پوری امت اسلامیہ جہالت اور ضلالت پر جمع ہوجائے۔ جب کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔

"لا تجتمع امتی علی ضلالة" [1]

میری امت گمراہی پر مجتمع نہ ہوگی؟

یہ سن کر شیخ صدوقؒ نے فرمایا: لغت میں لفظ امت کا اطلاق جماعت پر کیا جاتا ہے اور جماعت کے لیے کم از کم تین افراد کا ہونا ضروری ہے۔ بلکہ بعض لغت کے نزدیک دو افراد کے لیے بھی لفظ جماعت اور لفظ امت کا اطلاق درست ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرد واحد کو بھی لفظ امت سے تعبیر کیا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾ [2]

"بے شک ابراہیمؑ ایک مستقل امت اور اللہ کے اطاعت گزار اور باطل سے کترا کر چلنے والے تھے اور وہ مشرکین میں سے نہیں تھے۔ وہ اللہ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے۔ خدا نے انہیں منتخب کیا تھا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی تھی۔"

جب لفظ "امت" کا اطلاق قرآنی لفظوں میں فرد واحد پر ہوسکتا ہے تو حدیث کے الفاظ سے بھی امیر المومنینؑ اور ان کے پیروکار مراد لیے جاسکتے ہیں۔

شیخ کا یہ جواب سن کر حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا جناب عالی! یہ درست ہے کہ لفظ امت کا اطلاق قلیل ترین افراد پر بھی ہوسکتا ہے لیکن لفظ امت سے بڑی جماعت مراد لینا زیادہ مناسب ہے۔

شیخ صدوقؒ نے فرمایا ہم جب بھی قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں تو ہمیں قرآن مجید اکثریت کی مذمت اور اقلیت کی مدح کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے جیسا کہ یہ آیات اس مفہوم کی شاہد ہیں۔

۱۔ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ۔ [3]

ان لوگوں کی اکثر راز کی باتوں میں کوئی خیر نہیں ہے۔

---

[1] مرآۃ العقول فی شرح أخبار آل الرسول، ج ۵ ص: ۵۶

[2] سورۂ نحل ۱۲۰۔۱۲۱

[3] سورۂ نساء ۱۱۴

۲۔ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ۔ [۱]

تمہاری اکثریت فاسقین پر مشتمل ہے۔

۳۔ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ۔ [۲]

یقیناً ہم تمہارے پاس حق کو لائے ہیں۔ لیکن تمہاری اکثریت حق کو ناپسند کرتی ہے۔

۴۔ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ [۳]

بلکہ ان کی اکثریت ایمان نہیں رکھتی۔

۵۔ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ۔ [۴]

اوران کی اکثریت عقل نہیں رکھتی۔

۶۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ۔ [۵]

اورلیکن ان کی اکثریت جاہل ہے۔

۷۔ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ۔ [۶]

اورآپ ان کی اکثریت کوشکرگزار نہیں پائیں گے۔

۸۔ وَاِنْ وَّجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ۔ [۷]

اورہم نے ان کی اکثریت کوفاسق پایا۔

۹۔ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا۔ [۸]

اوران کی اکثریت ظن وگمان کی پیروی کرتی ہے۔

۱۰۔ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ۔ [۹]

ان کی اکثریت نے منہ موڑ لیاہے۔ پس (پیغام حق) نہیں سنیں گے۔

---

[۱] سورۂ مائدہ ۵۹

[۲] سورۂ زخرف ۷۸

[۳] سورۂ بقرہ ۱۰۰

[۴] سورۂ مائدہ ۱۰۳

[۵] سورۂ انعام۔ ۱۱۱

[۶] سورۂ اعراف۔ ۱۷

[۷] سورۂ اعراف ۱۰۲

[۸] سورۂ یونس۔ ۳۶

[۹] سورۂ فصلت۔ ۴

الغرض قرآن مجید میں ایسی بیسیوں آیات ہیں جن میں اکثریت کی مذمت کی گئی ہے۔ اور اس کے برعکس ایسی دسیوں آیات موجود ہیں جن میں اقلیت کی تعریف کی گئی ہے مثلاً

۱۔ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ۔ [۱]

سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور وہ بہت ہی قلیل ہیں۔

۲۔ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ۔ [۲]

اور میرے بندوں میں سے شکر کرنے والے بہت کم ہیں۔

۳۔ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ۔ [۳]

اور اس پر بہت کم افراد ایمان لائے۔

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کی وضاحت کردی ہے کہ امت موسیٰؑ میں سے حق پر قائم رہنے والے افراد بہت کم ہیں۔ اسی طرح امت اسلامیہ میں سے بھی حق کے پاسبان اور ہادی بہت کم ہیں۔ چنانچہ رب العزت کا ارشاد ہے۔

وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ۔ [۴]

''اور موسیٰؑ کی قوم میں سے ایک ایسی جماعت بھی ہے جو حق کے ساتھ ہدایت کرتی ہے اور معاملات میں حق و انصاف کے ساتھ کام کرتی ہے۔''

اور امت اسلامیہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ۔ [۵]

''اور ہماری مخلوقات میں سے وہ قوم بھی ہے جو حق کے ساتھ ہدایت کرتی ہے اور حق ہی کے ساتھ انصاف کرتی ہے۔''

شیخ کا یہ جواب سن کر سائل خاموش ہو گیا اور اہل دربار میں سے کسی کو ہمت نہ ہوتی تھی کہ وہ کوئی مزید سوال کرتا۔

---

[۱] سورۂ ص۔ ۲۴
[۲] سورۂ سبا۔ ۱۳
[۳] سورۂ ہود ۴۰
[۴] سورۂ اعراف۔ ۱۵۹
[۵] سورۂ اعراف۔ ۱۸۱

کیا پوری امت کا بھٹکنا درست قرار دیا جا سکتا ہے؟

جب اہل دربار میں سے کسی کو سوال کرنے کا یارا نہ رہا تو بادشاہ نے شیخ صدوقؒ سے پوچھا: کیا تاریخی تسلسل اور عقل ودانش ہمیں اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ ہم امت اسلامیہ کی ایک بڑی جماعت کے متعلق یہ فرض کر لیں کہ انہوں نے حق کو چھوڑ دیا تھا جب کہ وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض یافتہ اور تربیت یافتہ تھے؟

شیخ صدوق نے فرمایا: محترم بادشاہ! ایسا سمجھنے سے کون سا فرق پیدا ہو جائیگا اور یہ تصور کرنے سے دین میں کون سی خرابی لازم آئے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے ارتداد کی پہلے سے خبر دے چکا ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ. [1]

''اور محمدؐ تو صرف ایک رسول ہیں۔ جن سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ کیا اگر وہ مر جائیں یا قتل ہو جائیں تو تم الٹے پاؤں پلٹ جاؤ گے۔ تو جو بھی ایسا کرے گا وہ خدا کا کوئی نقصان نہیں کرے گا اور خدا تو عنقریب شکر گزاروں کو ان کی جزا دے گا۔''

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کی تشبیہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دی ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا. [2]

''بے شک ہم نے تم لوگوں کی طرف تمہارا گواہ بنا کر ایک رسول بھیجا ہے۔ جس طرح فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کو شبیہ موسیٰؑ قرار دیا اور حبیب خداؐ نے حضرت علیؑ کو شبیہ ہارونؑ قرار دیتے ہوئے حدیث منزلت میں ارشاد فرمایا:۔

اَمَا تَرْضٰى يَا عَلِيُّ اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّآ اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔ [3]

اے علیؑ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہیں مجھ وہی درجہ حاصل ہو جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

اور اب ملاحظہ فرمائیں کہ تاریخی تسلسل اور عقل ودانش امت موسیٰؑ کے لیے کیا فیصلہ کرے گی؟

---

[1] سورۂ آل عمران ۱۴۴

[2] سورۂ مزمل۔ ۱۵

[3] الکافی (ط۔ الاسلامیۃ)، ج ۸، ص: ۱۰۷

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا کہ جب موسیٰ علیہ السلام تورات لینے کے لئے تشریف لے گئے اور انہوں نے حضرت ہارونؑ کو اپنا جانشین قرار دیا۔ اور کوہ طور پر انہیں تیس کی بجائے چالیس راتیں ٹھہرنا پڑی تو امت موسیٰؑ کی اکثریت مرتد ہوگئی اور خدا کو چھوڑ کر سامری کے بنائے ہوئے بچھڑے کی عبادت کرنے لگ گئی۔

بادشاہ سلامت! انصاف سے بتائیں جب موسیٰؑ کی امت موسیٰؑ کی زندگی میں بھٹک سکتی ہے؟

تو رسول خداؐ کی امت ان کی وفات کے بعد کیوں نہیں بھٹک سکتی؟

شیخ کا یہ استدلال سن کر بادشاہ عش عش کر اٹھا اور کہنے لگا اس سے بہتر استدلال ممکن ہی نہیں ہے۔

شیخ صدوقؒ کا ایک اور استدلال

اس کے بعد شیخ نے فرمایا محترم بادشاہ! عجیب بات یہ ہے کہ ہمارے برادران اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو اپنا خلیفہ نامزد نہیں کیا تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت صحابہ نے مل جل کر حضرت ابوبکر کو نامزد کیا تھا۔

اس نظریہ میں اس بات کی وضاحت کی گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کیا اور امت نے اپنی صوابدید سے خلیفہ نامزد کیا اور یہ نامزدگی جائز قرار پائی۔

تو اس عقیدہ میں دو علیحدہ علیحدہ اعمال کی نسبت علیحدہ علیحدہ شخصیات کی جانب کی گئی۔

۱۔ رسول خداؐ کی سنت ہے خلیفہ نہ بنانا۔

۲۔ امت کی سنت ہے خلیفہ بنانا۔

تو اس نظریہ کے حاملین سے ہماری یہی درخواست ہے کہ خدارا وہ ہمیں بتائیں کہ

۱۔ رسول خداؐ نے خلیفہ مقرر نہ کر کے صحیح کیا تھا یا غلط؟

۲۔ اور امت نے خلیفہ مقرر کر کے صحیح کیا تھا یا غلط؟

جب کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کو غلط کہنا ہرگز درست نہیں ہے۔ لہٰذا کسی بھی مسلمان کے لیے یہ کہنا انتہائی آسان ہے کہ امت نے سقیفہ میں جو نامزدگی کی تھی وہ منشائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف تھی اور وہ ایک غلط اقدام تھا۔

اور آیئے یہ دیکھیں کہ کیا واقعاً رسول خداؐ نے کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کیا اور عدم استخلاف کا یہ عقیدہ کسی عاقل کے لیے کسی طور بھی قابل قبول نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ ایک بھکاری جس کی کل کائنات صرف ایک کشکول اور ایک جھونپڑی پر مبنی ہوتی ہے، وہ بھی کسی نہ کسی کو اپنا جانشین مقرر کر کے جاتا ہے جب کہ دین و دنیا کے احکام حبیب خداؐ کے پاس تفویض تھے تو آپؐ نے کسی کو اپنا جانشین متعین نہیں کیا تاکہ افراد امت ایک دوسرے کے دست گریبان رہیں۔

اوراس سے عجیب تر بات یہ ہے کہ حضرت ابوبکر نے تو حضرت عمر کو اپنا جانشین بنایا اور حضرت عمر نے بھی اپنی نیا بت کے لیے چھ افراد پر مشتمل ایک شوریٰ تشکیل دی تھی!

اس صورت میں برادران اہل سنت سے ہمارا یہ سوال ہے کہ حضرت ابوبکر نے اسلام کی محبت میں حضرت عمر کو اپنا جانشین بنایا تھا یا کچھ دیگر اسباب کی وجہ سے انہیں نامزد کیا تھا؟

اوراسی طرح حضرت عمر نے جانشینی کے لیے چھ افراد پر مشتمل جو شوریٰ تشکیل دی تھی وہ اسلام کی محبت کے تقاضا سے تھی یا کچھ اور اسباب کے ماتحت تھی؟

اگر دونوں بزرگواروں کا یہ فعل محبت اسلام کی وجہ سے تھا تو ہم اہل سنت برادران سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (عیاذاباللہ) اسلام سے اتنی محبت بھی نہ تھی جتنی کہ شیخین کو تھی؟

تو کیا شیخین کے لیے انتخاب جائز تھا، لیکن جناب رسول کریمؐ کے لیے جائز نہیں تھا؟

اگر برادران اہل سنت کے پاس اس سوال کا جواب ہو تو وہ ہمیں اپنے جواب سے مطلع فرمائیں۔

بادشاہ نے شیخ صدوق کی تقریر کو بہت پسند کیا اور شیخ سے کہا کہ پھر آپ ہی بتائیں کہ اہل سنت نے کس بنیاد پر حضرت ابوبکر کو اپنا خلیفہ تسلیم کیا؟

امامت نماز کی حقیقت

شیخ صدوقؒ نے فرمایا:۔ بادشاہ معظم! اصل بات یہ ہے کہ ہمارے ان دوستوں کا گمان یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں نماز کے لیے اپنا نائب مقرر کیا تھا۔

اوراس کے لیے دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ روایت سرے سے ہی غلط ہے کیونکہ ہمارے مخالف اس بارے میں مختلف آراء رکھتے ہیں اور وہ خود بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر نے نماز شروع کرائی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی امامت کا علم ہوا تو وہ اپنی تمام تر تکلیف کے باوجود بستر سے اٹھے اور نقاہت کی وجہ سے چلنے کے قابل نہیں تھے۔ اس عالم میں انہوں نے علیؑ وعباسؓ کے کندھوں کا سہارا لیا اور مسجد میں تشریف لائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آتا دیکھ کر حضرت ابوبکر مصلیٰ سے ہٹ گئے اور رسول خداؐ اپنے مصلّی پر تشریف لائے اور بیٹھ کر اشاروں سے نماز پڑھائی۔

اگر حضرت ابوبکر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ہی اپنا جانشین نامزد کیا ہوتا تو انہیں خود جانے کی کیا ضرورت تھی؟

اوراس روایت کے برعکس بعض مخالفین نے روایت یوں تخلیق کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حفصہ بنت عمر سے فرمایا:۔

مري اباك ان يوم الناس بالصلاة۔

''اپنے باپ کو حکم دے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے''

جب روایات باہمی اختلاف کا شکار ہیں تو ان روایات سے شیخین کی خلافت کا اثبات ممکن نہیں ہے!

اور اس روایت کی صحیح نہ ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اگر یہ روایت صحیح ہوتی تو حضرت ابوبکر و عمر اس روا یت کو انصار مدینہ کے مقابلہ میں سقیفہ بنی ساعدہ میں خود پیش کرتے۔ لیکن انہوں نے اس روایت کو انصار کے مقابلہ میں پیش نہیں کیا تھا تو گویا اب مدعی سست گواہ چست والا معاملہ بن چکا ہے۔

علاوہ ازیں امامت نماز عمر و ابوبکر کی جتنی بھی روایات موجود ہیں ان تمام تر روایات کی مرکزی روایہ حضرت عائشہ و حفصہ ہیں۔ اور حضرت ابوبکر و عمر نے گواہی کے لیے ایک عجیب اصول وضع کیا تھا کہ جب گواہی دینے والے کو اس گواہی سے کوئی دینی یا دنیاوی فائدہ حاصل ہوسکتا ہو، تو ایسی گواہی قابل قبول نہیں ہے۔

چنانچہ اس طرف قاعدہ کے تحت حضرت علیؑ اور حسنینؑ کریمین کی فدک کے ہبہ نامے کے متعلق گواہی مسترد کر دی گئی تھی۔ اب ہمیں بھی یہ حق حاصل ہے کہ ہم حضرت ابوبکر و عمر کی امامت نماز کی جملہ روایات یہ کہہ کر مسترد کر دیں کہ ان کی روا یت کرنے والی ان کی اپنی صاحبزادیاں ہیں۔

جب رسول خدا کی صاحبزادی کی گواہی قابل قبول نہیں ہے تو ان کی گواہی کی بھی چنداں حیثیت نہیں ہے۔ سواد اعظم کے علماء نے خود ہی روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ بیٹی کی گواہی باپ کے حق میں قابل قبول نہیں ہے۔ اور علماء اہل سنت کا یہ متفقہ فیصلہ ہے۔

یہ سن کر بادشاہ نے کہا کہ یقیناً شیخ کا فرمان حق ہے اور مخالفین کے اقوال باطل ہیں۔ پھر بادشاہ نے کہا

جناب شیخ! آپ نے امامت کو بارہ افراد میں کیوں محدود کر رکھا ہے؟

شیخ صدوقؒ نے فرمایا: محترم بادشاہ! امامت فرائض الٰہی میں سے ایک فرض ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو بھی فریضہ مقرر کیا ہے اس کی تعداد اور مقدار بھی ساتھ ہی متعین فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نماز فرض کی ہے تو اس کی تعداد بھی سترہ رکعات مقرر کی ہے۔ اور روزہ فرض کیا ہے تو ایک ماہ کا روزہ فرض کیا ہے۔ خواہ وہ مہینہ انتیس دن کا ہو یا تیس دن کا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے صاحب استطاعت پر زندگی بھر میں ایک مرتبہ حج فرض کیا ہے۔ جس طرح سے یہ کہنا درست نہیں کہ نماز کی رکعت سترہ ہی کیوں مقرر ہوئیں اور روزہ صرف ایک ماہ کا فرض کیوں ہے اور حج ایک مرتبہ ہی فرض کیوں ہے۔ اسی طرح سے ائمہ کے متعلق یہ کہنا بھی درست نہیں ہے کہ منصب امامت بارہ افراد میں ہی محصور کیوں ہے؟

یقیناً اعداد میں اللہ کی طرف سے کوئی نہ کوئی حکمت مضمر ہے جس سے ہم واقف نہیں ہیں۔

بادشاہ نے کہا جناب شیخ! آپ کے مخالف رکعات نماز کی تعداد اور ماہ صیام اور حج کی فرضیت کے لیے آپ کے موا

فق ہیں لیکن تعداد ائمہ میں وہ آپ سے اختلاف کرتے ہیں آخر کیا وجہ ہے؟

شیخ صدوقؒ نے فرمایا: بادشاہ معظم! ان کی مخالفت ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اور کسی کی مخالفت کو دیکھ کر انسان حقائق کا انکار کرنے لگے تو پھر اسلام ہی ثابت نہیں ہو سکے گا۔ کیونکہ یہود و نصاریٰ اور مجوس، اسلام کے باطل ہونے پر متفق ہیں اور معجزات نبی کے منکر ہیں۔ جس طرح سے مذکورہ مذاہب کے افراد کی مخالفت اسلام کے لیے ضرر رساں نہیں ہے، اسی طرح سے ہمارے مخالفین کی مخالفت بھی ہمارے لیے ضرر رساں نہیں ہے۔

امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) کا ظہور کب ہوگا؟

پھر بادشاہ نے شیخ سے پوچھا، امام زمانہؑ کا ظہور کب ہوگا؟

شیخ صدوقؒ نے فرمایا: محترم بادشاہ! اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی مخصوص حکمتوں کے پیش نظر لوگوں کی نگاہوں سے غائب کیا ہے اور ان کے وقت ظہور کے متعلق خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ اور ایک حدیث نبوی سے اس مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔

مثل القائم من ولدی مثل الساعة [1]

''میری اولاد میں سے قائم کی مثال قیامت کی سی ہے''

اللہ تعالیٰ نے قیامت کے وقت کو مبہم رکھا ہے جیسا کہ قرآن مجید کی اس آیت میں ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ. [2]

پیغمبرؐ! ''یہ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اس کا ٹھکانہ کب ہے۔ تو کہہ دیجیے کہ اس کا علم میرے پروردگار کے پاس ہے۔ وہی اس کو بر وقت ظاہر کرے گا۔ یہ قیامت زمین و آسمان دونوں کے لیے بہت گراں ہے اور تمہارے پاس اچانک آنے والی ہے۔ یہ لوگ آپ سے اس طرح سوال کرتے ہیں گویا آپ کو اس کی مکمل فکر ہے۔ تو کہہ دیجیے کہ اس کا علم اللہ کے پاس ہے لیکن اکثر لوگوں کو اس کا علم بھی نہیں ہے۔''

تو جس طرح سے قیامت کے آنے کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے اسی طرح سے قائم آل محمد (عجل اللہ فرجہ الشریف) کے ظہور کے وقت کا علم بھی صرف اللہ ہی کو ہے۔

---

[1] عیون أخبار الرضا علیہ السلام، مقدمۃ ج 1 ص: 7

[2] سورۂ اعراف ۱۸۷

پھر بادشاہ نے کہا جناب شیخ! بھلا یہ بتائیں کہ کیا ایک انسان اتنی طویل عمر پا سکتا ہے۔ اور کیا طبعی طور پر اس کی عمر اتنی لمبی ہو سکتی ہے؟

شیخ صدوقؒ نے فرمایا محترم بادشاہ! آپ کو اس کے متعلق ہرگز تعجب نہیں کرنا چاہیے، کیا آپ نے آج تک طویل العمر افراد کی داستانیں کبھی نہیں سنیں؟

بادشاہ نے کہا سنی تو ضرور ہیں لیکن ان کی صداقت معلوم نہیں ہے۔

شیخ صدوقؒ نے فرمایا تو کیا آپ نے حضرت نوح علیہ السلام کی عمر کے متعلق قرآن مجید میں نہیں پڑھا۔

فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا ۔ [1]

''وہ اپنی قوم کے درمیان میں نوسو پچاس برس تک رہے''

بادشاہ نے کہا جی ہاں۔ شاید اس دور میں تو یہ عمر درست ہو لیکن جس دور میں ہم جی رہے ہیں اس دور کی مثال نہیں ملتی۔

شیخ صدوقؒ نے فرمایا محترم بادشاہ! انکار کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ کیونکہ مخبر صادقؐ فرما چکے ہیں، جو کچھ پہلی امتوں میں ہوا وہی کچھ میری امت میں بھی ہوگا۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ سابقہ ادوار میں بھی مشہور ترین افراد ہی طویل العمر رہے ہونگے اور امت اسلامیہ میں بھی مشہور ترین فرد طویل العمر ہوگا اور صاحب الزمان (عجل اللہ فرجہ الشریف) سے بڑھ کر زیادہ مشہور و معروف اور کون ہو سکتا ہے؟

امامِ غائب کا فائدہ

پھر بادشاہ نے کہا جناب شیخ! آپ کا نظریہ ہے کہ آپ کا امام لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہے جب کہ حدود شرعیہ اور احکام الٰہیہ کا نافذ کرنا امام کی ذمہ داری ہے اور جب امام سرے سے ہی غائب ہو تو اس کا وجود اور عدم وجود یکساں ہوں گے۔ آخر اس کے متعلق آپ کیا فرمائیں گے؟

شیخ صدوقؒ نے فرمایا محترم بادشاہ! وجود امام صرف نظام حکومت کے لیے نہیں بلکہ وجود امام بقائے نظام کائنات کے لیے ہے۔ کیونکہ احادیث میں وارد ہے

لو لا الامام لما قامت السماوات والارض ولما انزلت السماء قطرة ولا اخرجت الارض برکتها۔

''اگر امام نہ ہو تو زمین و آسمان قائم نہ رہیں گے اور اگر امام نہ ہو تو آسمان سے بارش کا قطرہ نازل نہ ہو اور اگر امام نہ

[1] سورۂ عنکبوت ۱۴

ہوتو زمین اپنی برکت کا کبھی مظاہرہ نہ کرے"

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے متعلق ارشاد فرمایا

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ .[1]

"جب تک آپ ان کے درمیان موجود ہیں۔اس وقت تک اللہ انہیں عذاب نہیں دے گا"۔

اسی طرح سے امام رفع عذاب کے لیے نبی اکرمؐ کا قائم مقام ہوتا ہے اور اس کے وجود کی برکت سے زمین عذاب الٰہی سے محفوظ رہتی ہے۔

اہل سیر ونقل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔آپؐ نے فرمایا

النجوم امان لا اهل السماء فاذا ذهبت النجوم اتى اهل السماء مايكرهون و اهل بيتى امان اهل الارض فاذا هلك اهل بيتى اتى اهل الارض ما يكرهون۔

"ستارے آسمان والوں کے لیے باعث امان ہیں۔جب ستارے چلے جائیں گے تو اہل آسمان پر وہ چیز واقع ہوجائے گی جس سے وہ کراہت کرتے ہیں۔اور میرے اہل بیتؑ زمین والوں کے لیے باعث امان ہے جب زمین سے میرے اہل بیتؑ چلے گئے تو اہل زمین پر وہ چیز واقع ہوجائے گی جس سے وہ کراہت کرتے ہیں"۔

علاوہ ازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشہور حدیث ہے۔

لو بقيت الارض بغير حجة ساعة لساخت باهلها

"اگر زمین ایک ساعت کے لیے بھی حجت سے خالی ہوجائے تو اپنے اہل سمیت تباہ وبرباد ہوجائے"

بادشاہ کا اعلان حق

شیخ صدوقؒ کے دلائل سے بادشاہ بہت متاثر ہوا اور اس نے اعلان کرتے ہوئے کہا "حق مذہب امامیہ کے ساتھ ہے ان کے علاوہ باقی مذاہب غلطی پر ہیں"

پھر اس نے شیخ سے درخواست کی کہ گاہے بہ گاہے دربار میں تشریف لایا کریں۔

جسے شیخ نے قبول کیا اور مناسب وقت پر آنے کا وعدہ فرمایا دوسرے دن بادشاہ دربار میں آیا تو اس نے دل کھول کر شیخ کے نظریات کی تائید وتصدیق کی اور شیخ کی جی بھر کر تعریف کی۔اتنے میں اہل دربار میں سے ایک شخص اٹھا اور کہنے لگا بادشاہ سلامت! شیخ کا نظریہ یہ ہے کہ امام حسین علیہ السلام کا سر نوک نیزہ پر سورۂ کہف کی تلاوت کرتا تھا۔تو کیا ایسا نظریہ کس طرح سے درست قرار دیا جاسکتا ہے؟

---

[1] سورۂ انفال۔ ۳۳

بادشاہ نے کہا شیخؒ نے میرے سامنے تو ایسی بات نہیں کی۔ البتہ اس کے متعلق دریافت کریں گے۔ چنانچہ بادشاہ نے ایک خط لکھ کر شیخ سے اس مسئلہ کے متعلق اس کا نظریہ دریافت کیا تو شیخؒ نے جواب میں تحریر کیا۔

امام مظلومؑ کے سر اطہر کا نوک نیزہ پر قرآن پڑھنا

یہ روایت ان لوگوں سے مروی ہے جنہوں نے امام مظلومؑ کے سر اطہر کو نوک نیزہ پر قرآن پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔ یہ روایت ہمارے ائمہ ہدیٰ علیہم السلام میں سے کسی سے مروی نہیں ہے۔

البتہ ہم اس روایت کو درست سمجھتے ہیں اور ہمیں اس کی صداقت پر پورا یقین ہے۔ کیونکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ گناہ گار افراد کے ہاتھ پاؤں قیامت کے دن گفتگو کریں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔ [1]

''آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے گفتگو کریں گے اور جو کچھ وہ کیا کرتے تھے اس کے متعلق ان کے پاؤں گواہی دیں گے''

تو جب بدکار افراد کے ہاتھ اور پاؤں گفتگو کر سکتے ہیں تو امام حسین علیہ السلام کا سر اطہر نوک سنان پر قرآن کیوں نہیں پڑھ سکتا؟

اور اس مطلب کا انکار دراصل قدرت خداوندی اور فضیلت رسولؐ کا انکار ہے۔

اور واضح رہے کہ امام حسین علیہ السلام کائنات کی وہ عظیم الشان شخصیت ہیں جن کے مصائب پر ملائکہ نے گریہ کیا تھا۔ اور جن کی شہادت کے بعد آسمان سے خون کی بارش نازل ہوئی تھی۔ اور جنات نے بلند آواز میں جن کے نوحے پڑھے تھے۔ اور جو شخص اتنے واضح واقعات کو جھٹلاتا ہے تو اس سے کچھ بعید نہیں کہ وہ تمام شریعتوں کو جھٹلائے اور انبیائے کرامؑ کے جملہ معجزات کا تمسخر اڑائے۔ ایسے شخص سے دینی و دنیاوی ضروریات کا انکار ہر وقت ممکن ہے۔

---

[1] سورۂ یٰسین ۶۵

خطبة الكتاب

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله الواحد القهار العزيز الجبار الرحيم الغفار فاطر الأرض و السماء خالق الظلمة و الضياء مقدر الأزمنة و الدهور مدبر الأسباب و الأمور باعث مَنْ فِي الْقُبُورِ المطلع على ما ظهر و استتر العالم بما سلف و غبر الذى له المنة و الطول و القوة و الحول أحمده على كل الأحوال و أستهديه لأفضل الأعمال و أعوذ به من الغي و الضلال و أشكره شكرا أستوجب به المزيد و أستنجز به المواعيد و أستعينه على ما ينجي من الهلكة و الوعيد و أشهد أن لا إله إلا الله الأول فلا يوصف بابتداء و الآخر فلا يوصف بانتهاء إلها يدوم و يبقى و يَعْلَمُ السِّرَّ وَ أَخْفى و أشهد أن محمدا عبده المكين و رسوله الأمين المعروف بالطاعة المنتجب للشفاعة فإنه أرسله لإقامة العوج و بعثه لنصب الحجج ليكون رحمة للمؤمنين و حجة على الكافرين و مؤيدا بالملائكة المسومين حتى أظهر دين الله على كره المشركين صلى الله عليه و آله الطيبين و أشهد أن على بن أبي طالب أمير المؤمنين و مولى المسلمين و خليفة رسول رب العالمين و أشهد أن الأئمة من ولده حجج الله إلى يوم الدين و ورثة علم النبيين صلوات الله و رحمته و سلامه و بركاته عليهم أجمعين.

أما بعد قال أبو جعفر محمد بن على بن الحسين بن موسى بن بابويه القمى الفقيه مصنف هذا الكتاب رحمة الله عليه وقع إلى قصيدتان من قصائد الصاحب الجليل كافى الكفاة أبى القاسم إسماعيل بن عباد أطال الله بقاءه و أدام دولته و نعماءه و سلطانه و أعلاه فى إهداء السلام إلى الرضا على بن موسى بن جعفر بن محمد بن على بن الحسين بن على بن أبي طالب عليه السلام فصنف هذا الكتاب لخزانته المعمورة ببقائه إذ لم أجد شيئا آثر عنده و أحسن موقعا لديه من علوم أهل البيت عليهم السلام لتعلقه بحبهم و استمساكه بولايتهم و اعتقاده بفرض طاعتهم و قوله بإمامتهم و إكرامه لذريتهم أدام الله عزه و إحسانه إلى شيعتهم قاضيا بذلك حق إنعامه على و متقربا به إليه لأياديه الزهر عندى و مننه الغر لدى و متلافيا بذلك تفريطى الواقع فى خدمة حضرته راجيا به قبوله لعذرى و عفوه عن تقصيرى و تحقيقه لرجائى فيه و أملى و الله تعالى ذكره يبسط

بالعدل يده و يعلي بالحق كلمته و يديم على الخير قدرته يسهل المحان بكرمه و جوده و ابتدأت بذكر القصيدتين لأنهما سبب لتصنيفي هذا الكتاب و بالله التوفيق.

کتاب کی وجہ تالیف

حمد وثنا کے بعد اس کتاب کا مصنف ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی نزیل رَے عرض پرداز ہے کہ صاحب الجلیل کافی الکفاۃ ابی القاسم اسماعیل بن عباد اطال اللہ بقاءَ و ادام دولتہ ونعماءَ و سلطانہ کے دوقصیدے میرے سامنے پیش کیے گئے جن میں امام ہشتم ضامن غریباں حضرت امام علی رضاعلیہ السلام کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کیا گیا۔ تو میں نے ان قصائد سے متاثر ہوکر یہ کتاب تالیف کی۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ محترم صاحب بن عباد کے خزانہ معمورہ کے لیے اس سے بہتر تحفہ ممکن نہیں ہے اور خود محترم صاحب بن عباد علوم اہل بیتؑ کے شیدائی ہیں اور ان کی ولایت سے تمسک رکھتے ہیں۔ اور ان کی اطاعت کوفرض جانتے ہیں اور ان کی امامت پر یقین رکھتے ہیں اور ان کی ذریت کا احترام کرتے ہیں۔ خدا کرے کہ ان کے احسانات کا سلسلہ شیعان اہل بیتؑ تک ہمیشہ جاری وساری رہے

میں سمجھتا ہوں کہ اس کتاب کے ذریعہ سے میں ان کے احسانات کا بدلہ چکا سکوں گا اور ان کی خدمت گزاری میں جو مجھ سے کمی واقع ہوئی ہے، اس کتاب کے ذریعہ اس کی تلافی کرسکوں گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں عدل وانصاف کی توفیق مرحمت فرمائے اور اس کے ذریعہ سے خدا کا کلمہ بلند و بالا ہو، اللہ تعالیٰ انہیں نیکی وبھلائی کی توفیق عطا فرمائے۔

صاحب بن عباد کا پہلا قصیدہ

جناب صاحب اسماعیل بن عباد رضی اللہ عنہ نے امام رضاعلیہ السلام کے حضور ہدیہ پیش کرتے ہوئے عرض کیا ہے۔

سائرا زائرا إلى طوس   مشهد طهر و أرض تقديس

''سرزمین طوس کی طرف سفر کرنے والا زائر، وہ سرزمین جو کہ ایک طاہر کا مقام شہادت ہے اور جو پاکیزہ ترین سر زمین ہے''

أبلغ سلامي الرضا و حط على   اكرم رمس لخير مرموس

''وہاں پہنچ کر رضاؑ کو میرا سلام پہنچانا، وہاں اس مکرم قبر پر جانا جہاں مکرم ترین فرد مدفون ہے''

و الله و الله حلفة صدرت   من مخلص في الولاء مغموس

''بخدا اولائے آل محمد میں یہ شخص قسم کھا کر کھا تا ہے''

إنی لو کنت مالکا إربی کان بطوس الفناء تعریس

''اگر میں خود مختار ہوتا تو اپنے گھر بار کو چھوڑ کر طوس کی جانب تیزی سے چلا جاتا''

و کنت أمضی العزیم مرتحل منتسفا فیه قوة العیس

''تو میں تیز رفتار اونٹوں کی سی قوت کے ساتھ جانب طوس روانہ ہو جاتا''

لمشهد بالذکاء ملتحف و بالسناء و الثناء مأنوس

''میں اس شہر شہادت کی جانب سفر کرتا جس میں عقل مخلوط ہو چکی ہے اور تیز روشنی اور تعریف سے مانوس ہے''۔

یا سیدی و ابن سادتی ضحکت وجوه دهری بعقب تعبیس

''اے میرے سردار اور میرے سرداروں کے فرزند! آپ کی وجہ سے ترش روئی کے بعد میرے زمانہ کے چہرے مسکرا اٹھے''

لما رأیت النواصب انتکست رایاتها فی زمان تنکیس

''(اس مسکراہٹ کی وجہ یہ ہے کہ) میں نے نواصب کے پرچموں کو سرنگوں ہوتے ہوئے پایا ہے''

صدعت بالحق فی ولائکم و الحق مذ کان غیر منحوس

''تو میں نے آپ کی ولایت کے لیے کلمہ حق کو بلند کیا۔ اس حق کو بلند کیا جو کہ کبھی بھی باعث نحوست نہیں رہا (یا جس کے لیے کبھی بخل نہیں کیا گیا)''۔

یا یا ابن النبی الذی به قمع الله ظهور الجبابر الشوس

''اے فرزند رسولؐ! جس کے ذریعہ سے اللہ نے متکبر جابروں کی پشتوں کو توڑ ڈالا''

و ابن الوصی الذی تقدم فی الفضل علی البزل القناعیس

''اور اے فرزند وصی! جس نے کامل اور عظیم افراد پر فضیلت میں سبقت حاصل کی''۔

و حائز الفخر غیر منتقص و لابس المجد غیر تلبیس

''اور اسباب فخر کو کامل طور پر جمع کرنے والے اور بغیر کسی شک و شبہ کے عظمت و مجد کا لباس پہننے والے''۔

إن بنی النصب کالیهود و قد یخلط تهویدهم بتمجیس

''ناصبیوں کی اولاد ان یہودیوں کی طرح سے ہے جن کی یہودیت میں مجوسیت مخلوط ہو چکی ہو''

کم دفنوا فی القبور من نجس أولی به الطرح فی النواویس

''ان لوگوں نے اپنے کتنے ہی نجس مردوں کو قبروں میں دفن کیا۔ حالانکہ جن کا نصاریٰ و مجوسی کے مقابر میں پھینکنا کہیں بہتر تھا''

عالمهم عند ما أباحثه   فی جلد ثور و مسك جاموس

''اور جب ان کے کسی عالم سے میں مباحثہ کرتا ہوں تو وہ مجھے یوں لگتا ہے جیسا کہ اس نے بیل کی کھال پہن رکھی ہو اور اس سے بھینے کی بو آ رہی ہو''

إذا تأملت شوم جبهته   عرفت فیها اشتراك إبلیس

''جب میں اس کی منحوس پیشانی کو غور سے دیکھتا ہوں تو مجھے اس میں ابلیس کی مشارکت محسوس ہوتی ہے''

لم یعلموا و الأذان یرفعکم   صوت أذان أم قرع ناقوس

''اذان میں آپ کے جدامجد کا نام پکارا جاتا ہے۔ لیکن نواصب اتنے اندھے اور بہرے ہیں کہ انہیں آج تک یہ تمیز نہیں ہوئی کہ یہ اذان کی آواز ہے یا ناقوس کے بجنے کی آواز ہے''۔

أنتم حبال الیقین أعلقها   ما وصل العمر حبل تنفیس

''آپ اہل بیتؑ یقین کی مضبوط رسیاں ہیں اور جب تک میری عمر باقی ہے میں ان رسیوں سے تمسک رکھوں گا''۔

کم فرقة فیکم تکفرنی   ذللت هاماتها بفطیس

''بہت سے ایسے فرقے ہیں جو آپ کی محبت کی وجہ سے مجھے کافر کہتے ہیں۔ جن کی کھوپڑیوں کو میں نے ہتھوڑے سے جھکایا ہوا ہے''

قمعتها بالحجاج فانخذلت   تجفل عنی بطیر منحوس

''جن کو میں نے دلائل و براہین سے پاش پاش کیا تو وہ اپنے منحوس پرندوں سمیت مجھ سے بھاگ کھڑے ہوئے''

ان ابن عباد استجار بکم   فما یخاف اللیوث فی الخیس

''یقیناً ابن عباد (شاعر) آپ کی پناہ میں آ چکا ہے اور وہ بیشہ میں بیٹھے ہوئے شیروں سے نہیں ڈرتا''

کونوا أیا سادتی وسائله   یفسح له الله فی الفرادیس

''اے میرے سردارو! تم اس کے مددگار بنو تا کہ جنت الفردوس میں اللہ اسے وسیع جگہ عطا فرمائے''

کم مدحة فیکم یحیزها   کأنها حلة الطواویس

''وہ آپ کے متعلق کتنے ہی خوبصورت شعر کہتا ہے جو اپنے حسن میں مور کے پر نظر آتے ہیں''

و هذه کم یقول قارئها   قد نثر الدر فی القراطیس

''اور اس نظم کے پڑھنے والے تو اس کے متعلق کہتے ہیں کہ شاعر نے اوراق پر موتی بکھیر دیئے ہیں''

يملك رق القريض قائلها ملك سليمان عرش بلقيس

''ان اشعار کے کہنے والا ملک سلیمان اور عرش بلقیس کا مالک ہے''

بلغه الله ما يؤمله حتى يزور الإمام فى طوس

''خدا اس کی آرزؤں کو پورا کرے۔ یہاں تک کہ وہ طوس میں امام کی زیارت سے مشرف ہو''

ابن عباد کا دوسرا قصیدہ

يا زائرا قد نهضا مبتدرا قد ركضا

''اے تیزی سے روانہ ہونے والے زائر!''

البرق إذا ما أومضا و قد مضى كأنه

''جو بجلی کی سی تیزی سے روانہ ہو رہا ہے''

أبلغ سلامى زاكيا بطوس مولاى الرضا

''طیب وطاہر امام رضا کو طوس میں میرا سلام پہنچا''

سبط النبى المصطفى و ابن الوصى المرتضى

''پیغمبر مصطفیؐ کے نواسے اور وصی مرتضی کے فرزند کو میرا سلام پہنچانا''

من حاز عزا أقعسا و شاد مجدا أبيضا

''اس ذات کو میرا سلام پہنچے جو ہمیشہ کی عزت اور قدر ومنزلت کا مالک ہے''

و قل له من مخلص يرى الولاء مفترضا

''اے زائر! انہیں اس مخلص کی طرف سے سلام پہنچانا جو ولایت کو فرض جانتا ہے''

فى الصدر لفح حرقة نترك قلبى حرضا

''دشمنان ولایت کی وجہ سے سینے میں الاؤ سے جل رہے ہیں۔ جو کہ میرے دل کو بیمار کر رہے ہیں''

من ناصبين غادروا قلب الموالى ممرضا

''یہ الاؤ ان نواصب کی وجہ سے بھڑک رہے ہیں جنہوں نے محبت کرنے والوں کے دلوں کو بیمار کر رکھا ہے''

صرحت عنهم معرضا و لم أكن معرضا

''ان سے اعراض کرتے ہوئے میں نے ان کی وضاحت کردی ہے جب کہ میں تو مرد میدان ہوں، اعراض کرنے والا نہیں ہوں''

نابذتهم و لم أبل إن قيل قد ترفضا

''میں ان سے ٹکرا گیا اور میں نے اس بات کی پرواہ نہیں کی کہ یہ لوگ مجھے رافضی کہیں گے''

يا حبذا رفضي لمن نابذكم و أبغضا

''ان لوگوں سے میرا دور رہنا اور الگ رہنا کتنا ہی اچھا ہے، جنھوں نے آپ سے مقابلہ کیا اور بغض رکھا''

و لو قدرت زرته و لو على جمر الغضا

''اگر میرے بس میں ہوتا تو میں یقیناً امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لیے جاتا اگرچہ مجھے ببول کے انگاروں پر ہی کیوں نہ چلنا پڑتا''

لكنني معتقل بقيد خطب عرضا

''لیکن میں حوادث وواقعات کا قیدی بن چکا ہوں''

جعلت مدحي بدلا من قصده و عوضا

''اسی لیے میں نے اپنی مدح کو وہاں جانے کا نعم البدل بنایا ہے''

أمانة موردة على الرضا ليرتضى

''اے زائر! میرا سلام امانت ہے جسے تو نے امام رضاؑ کے حضور پیش کرنا تا کہ وہ راضی ہوجائیں''

رام ابن عباد بها شفاعة لن تدحضا

''ان اشعار کے ذریعہ سے ابن عباد نے کبھی نا کام نہ ہونے والی شفاعت کا ارادہ کیا ہے''

مدحت اہل بیت علیہم السلام کا اجر

1 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ بِهَمَدَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ ع مَنْ قَالَ فِينَا بَيْتَ شِعْرٍ بَنَى اللهُ تَعَالَى لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ.

ہم سے یہ حدیث احمد بن زیاد بن جعفر الہمدانی رضی اللہ عنہ نے ہمدان میں بیان کی، وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے یہ

حدیث علی ابن ابراہیم ابن ہاشم سے سنی، اس نے اپنے والد سے یہ روایت کی، اس نے محمد بن ابی عمیر سے، اس نے عبداللہ بن الفضل الہاشمی سے روایت کی۔ وہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''جو ہمارے حق میں ایک شعر کا بیت کہے گا تو اللہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر کرے گا''۔

2 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ النَّخَعِيُّ عَنْ عَمِّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ النَّوْفَلِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مَا قَالَ فِينَا قَائِلٌ بَيْتاً مِنَ الشِّعْرِ حَتَّى يُؤَيَّدَ بِرُوحِ الْقُدُسِ.

ہم سے یہ حدیث علی ابن عبداللہ درّاق نے بیان کی، وہ کہتے ہیں کہ انہیں یہ حدیث محمد بن ابی عبداللہ الکوفی نے سنائی۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے یہ حدیث موسیٰ بن عمران نخعی نے بیان کی، اس نے اپنے چچا حسین بن یزید نوفلی سے روایت کی، اس نے علی بن سالم سے، اس نے اپنے والد سے، اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے فرمایا:

''ہمارے متعلق جس نے بھی شعر کہا تو اس کی تائید روح القدس سے ہوئی''

3 حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ تَمِيمٍ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ مَا قَالَ فِينَا مُؤْمِنٌ شِعْراً يَمْدَحُنَا بِهِ إِلَّا بَنَى اللهُ تَعَالَى لَهُ مَدِينَةً فِي الْجَنَّةِ أَوْسَعَ مِنَ الدُّنْيَا سَبْعَ مَرَّاتٍ يَزُورُهُ فِيهَا كُلُّ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَ كُلُّ نَبِيٍّ مُرْسَلٍ.

ہم سے تمیم بن عبداللہ بن تمیم قرشی رضی اللہ عنہ نے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث مجھ سے میرے والد نے احمد بن علی الانصاری کی سند سے بیان کی، انہوں نے یہ روایت حسن بن جہم سے سنی، وہ کہتے ہیں میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سنا۔ آپؑ نے فرمایا:

''جو مومن ہماری مدح میں شعر کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک شہر تعمیر کرتا ہے، جو دنیا سے سات گناہ وسیع ہوتا ہے اور اس شہر میں ہر مقرب فرشتہ اور ہر نبی مرسل اسی کی زیارت کرے گا''۔

لہٰذا ان حدیث مبارکہ کے تحت ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صاحب بن عباد کو اس کے اقوال حسنہ اور افعال جمیلہ اور اخلاق کریمہ اور سنت رضیہ اور سیرت عادلہ پر اجر عظیم عطا فرمائے اور تمام خطرات کو اس سے دور رکھے اور اس کی جملہ حاجات برلائے۔ اور ان ہادیانؑ کے صدقہ میں اللہ اسے آفت و بلا سے محفوظ رکھے جن کے لیے صاحب بن عباد نے کہا:۔

ان ابن عباد استجار بمن یترک عنه الصروف مصروفه

یا جیسا کہ اس مفہوم کو انہوں نے اپنے دوسرے شعر میں ان الفاظ سے بیان کیا:۔

ان ابن عباد استجاربکم نکل ما خا فه سیکفاه

یعنی ابن عباد تمہاری پناہ میں آچکا ہے۔اور وہ تمام قسم کے خوف سے محفوظ رکھا جائے گا۔

اور ہماری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ صاحب بن عباد کی شفاعت وہ ہستیاں کریں جن کا نام ان کی انگشتری پر کندہ ہے۔

شفیع اسماعیل فی الأخرة محمدﷺ و العترت الطاہرۃعلیہ السلام

اللہ تعالیٰ سے ہماری مزید دعا یہ ہے کہ خداوند عالم اس کی حکومت کو دوام عطا فرمائے اور حکومت وسلطنت کو ان کی دنیاوآخرت کی سعادت کا ذریعہ بنائے۔

باب1

لفظ رِضا کی وجہ تسمیہ

1. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى بْنِ بَابَوَيْهِ الْقُمِّيُّ الْفَقِيهُ مُصَنِّفُ هَذَا الْكِتَابِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَاجِيلَوَيْهِ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ تَاتَانَةَ وَ أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هِشَامٍ الْمُكَتِّبُ وَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ

قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عليه السلام إِنَّ قَوْماً مِنْ مُخَالِفِيكُمْ يَزْعُمُونَ أَبَاكَ إِنَّمَا سَمَّاهُ الْمَأْمُونُ الرِّضَا لِمَا رَضِيَهُ لِوِلَايَةِ عَهْدِهِ

فَقَالَ كَذَبُوا وَ اللهِ وَ فَجَرُوا بَلِ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى سَمَّاهُ الرِّضَا لِأَنَّهُ كَانَ رِضًى لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي سَمَائِهِ وَ رِضًى لِرَسُولِهِ وَ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ فِي أَرْضِهِ

قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَ لَمْ يَكُنْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ آبَائِكَ الْمَاضِينَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ رِضًى لِلَّهِ تَعَالَى وَ لِرَسُولِهِ وَ الْأَئِمَّةِ عليهم السلام

فَقَالَ بَلَى فَقُلْتُ فَلِمَ سُمِّيَ أَبُوكَ مِنْ بَيْنِهِمُ الرِّضَا

قَالَ لِأَنَّهُ رَضِيَ بِهِ الْمُخَالِفُونَ مِنْ أَعْدَائِهِ كَمَا رَضِيَ بِهِ الْمُوَافِقُونَ مِنْ أَوْلِيَائِهِ وَ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ لِأَحَدٍ مِنْ آبَائِهِ عليهم السلام فَلِذَلِكَ سُمِّيَ مِنْ بَيْنِهِمُ الرِّضَا عليه السلام.

ترجمہ

احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر محمد بن علی بن موسیٰ کاظم علیہم السلام سے عرض کی کہ آپ کے مخالفین یہ کہتے ہیں کہ آپ کے والد کو "رضا" کا لقب مامون الرشید نے اس وقت دیا تھا جب وہ انہیں اپنا ولی عہد بنانے پر آمادہ ہوا تھا۔

امام تقی علیہ السلام نے فرمایا: "خدا کی قسم انہوں نے جھوٹ بولا ہے اور گناہ گار ہوئے۔ میرے والد کو رضا کا نام اللہ نے عطا کیا ہے۔ کیونکہ میرے والد اہل آسمان و زمین کے لیے رضائے خداوندی کا ذریعہ تھے"۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا تو کیا آپ کے دیگر آبائے طاہرینؑ رضائے خداوندی کا ذریعہ نہیں تھے۔ اور اگر تھے تو پھر ان کا لقب رضا کیوں نہیں رکھا گیا ان میں سے صرف آپ کے والد کا لقب ہی رضا کیوں ہے؟

امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا: ''اصل بات یہ ہے کہ میرے والد کی امامت پر دوست و دشمن سب راضی ہوئے اسی لیے انہیں اللہ نے لفظ ''رضا'' کا لقب عطا کیا جبکہ دیگر ائمہ ہدیٰؑ پر ہمارے دوست تو راضی رہے لیکن مخالف کبھی راضی نہیں ہوئے''۔

2 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الدَّقَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ الْآدَمِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَفْصٍ الْمَرْوَزِيِّ

قَالَ كَانَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يُسَمِّي وَلَدَهُ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ الرِّضَا

وَ كَانَ يَقُولُ ادْعُوا إِلَيَّ وَلَدِيَ الرِّضَا وَ قُلْتُ لِوَلَدِيَ الرِّضَا

وَ قَالَ لِي وَلَدِيَ الرِّضَا وَ إِذَا خَاطَبَهُ قَالَ يَا أَبَا الْحَسَنِ.

ترجمہ

سلیمان بن حفص مروزی کہتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اپنے فرزند علیؑ کو لفظ ''رضا'' سے یاد کرتے تھے۔ چنانچہ فرمایا کرتے تھے:۔

''میرے فرزند رضا کو بلاؤ! میں نے اپنے فرزند رضا سے یہ بات کی، اور میرے فرزند رضا نے مجھے یہ کہا''۔ اور جب کبھی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اپنے فرزند سے مخاطب ہوتے تو انہیں ابوالحسن کہہ کر مخاطب کیا کرتے تھے۔

باب 2

آپؑ کی والدۂ ماجدہ کا تذکرہ اور ان کے نام کی تحقیق

1 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَارِهِ بِنَيْسَابُورَ فِي سَنَةِ اثْنَتَيْنِ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا علیہ السلام هُوَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام وَ أُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ تُسَمَّى تُكْتَمَ عَلَيْهِ اسْتَقَرَّ اسْمُهَا حِينَ مَلَكَهَا أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ ع

ترجمہ

مجھ سے حاکم ابوعلی حسین بن احمد بیہقی نے اپنے نیشاپور کے گھر میں ۳۵۲ھ میں بیان کیا کہ ان سے محمد بن یحییٰ صولی نے بیان کیا کہ ابوالحسن رضا کا نام ونسب یہ ہے

''علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام'' آپ کی والدہ کنیز تھیں جب وہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ملکیت میں آئی تو ان کا نام ''تکتم'' تھا۔

2 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكِنْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مِيثَمٍ يَقُولُ وَ مَا رَأَيْتُ أَحَداً قَطُّ أَعْرَفَ بِأُمُورِ الْأَئِمَّةِ علیہم السلام وَ أَخْبَارِهِمْ وَ مَنَاكِحِهِمْ مِنْهُ قَالَ اشْتَرَتْ حَمِيدَةُ الْمُصَفَّاةُ وَ هِيَ أُمُّ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ كَانَتْ مِنْ أَشْرَافِ الْعَجَمِ جَارِيَةً مُوَلَّدَةً وَ اسْمُهَا تُكْتَمُ وَ كَانَتْ مِنْ أَفْضَلِ النِّسَاءِ فِي عَقْلِهَا وَ دِينِهَا وَ إِعْظَامِهَا لِمَوْلَاتِهَا حَمِيدَةَ الْمُصَفَّاةِ حَتَّى أَنَّهَا مَا جَلَسَتْ بَيْنَ يَدَيْهَا مُنْذُ مَلَكَتْهَا إِجْلَالًا لَهَا فَقَالَتْ لِابْنِهَا مُوسَى علیہ السلام يَا بُنَيَّ إِنَّ تُكْتَمَ جَارِيَةٌ مَا رَأَيْتُ جَارِيَةً قَطُّ أَفْضَلَ مِنْهَا وَ لَسْتُ أَشُكُّ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَيُظْهِرُ نَسْلَهَا إِنْ كَانَ لَهَا نَسْلٌ وَ قَدْ وَهَبْتُهَا لَكَ فَاسْتَوْصِ خَيْراً بِهَا فَلَمَّا وَلَدَتْ لَهُ الرِّضَا علیہ السلام سَمَّاهَا الطَّاهِرَةَ قَالَ وَ كَانَ الرِّضَا علیہ السلام يَرْتَضِعُ كَثِيراً وَ كَانَ تَامَّ الْخَلْقِ فَقَالَتْ أَعِينُونِي بِمُرْضِعٍ فَقِيلَ لَهَا أَ نَقَصَ الدَّرُّ فَقَالَتْ مَا أَكْذِبُ وَ اللَّهِ مَا نَقَصَ الدَّرُّ وَ لَكِنْ عَلَيَّ وِرْدٌ مِنْ صَلَاتِي وَ تَسْبِيحِي وَ قَدْ نَقَصَ مُنْذُ وَلَدْتُ.

قال الحاكم أبو علي قال الصولي و الدليل على أن اسمها تكتم قول الشاعر يمدح الرضا

ع

ألا إن خير الناس نفسا و والدا — و رهطا و أجدادا على المعظم
أتتنا به للعلم و الحلم ثامنا — إماما يؤدى حجة الله تكتم

و قد نسب قوم هذا الشعر إلى عم أبي إبراهيم بن العباس و لم أروه له و ما لم يقع لى به رواية و سماعا فإنى لا أحققه و لا أبطله بل الذى لا أشك فيه أنه لعم أبي إبراهيم بن العباس قوله

كفى بفعال امرء عالم — على أهله عادلا شاهدا
أرى لهم طارفا مونقا — و لا يشبه الطارف التالدا
يمن عليكم بأموالكم — و تعطون من مائة واحدا
فلا يحمد الله مستبصرا — يكون لأعدائكم حامدا
فضلت قسيمك فى قعدد — كما فضل الوالد الوالدا

قال الصولى وجدت هذه الأبيات بخط أبي على ظهر دفتر له يقول فيه أنشدنى أخى لعمه فى على يعنى الرضاؑ تعليق متوق فنظرت فإذا هو بقسيمه فى القعدد المأمون لأن عبد المطلب هو الثامن من آبائهما جميعا و تكتم من أسماء نساء العرب قد جاءت فى الأشعار كثيرا منها فى قولهم

طاف الخيالان فهاجا سقما — خيال تكنى و خيال تكتما

قال الصولى و كانت لإبراهيم بن العباس الصولى عم أبي فى الرضاؑ مدائح كثيرة أظهرها ثم اضطر إلى أن سترها و تتبعها فأخذها من كل مكان وَ قَدْ رَوَى قَوْمٌ أَنَّ أُمَّ الرِّضَاؑ تُسَمَّى سَكَنَ النُّوبِيَّةَ وَ سُمِّيَتْ أَرْوَى وَ سُمِّيَتْ نَجْمَةَ وَ سُمِّيَتْ سمان[1] سُمَانَةَ وَ تُكَنَّى أُمَّ الْبَنِينَ

ترجمہ:

مجھ سے حاکم ابوعلی حسین بن احمد بیہقی نے صولی کے حوالہ سے بیان کیا، صولی نے عون بن محمد کندی سے روایت کی، انہوں نے ابوالحسن علی بن میثم سے روایت کی اوران کے متعلق عون کہا کرتے تھے کہ ائمہ طاہرینؑ کے حالات زندگی اوران کے رشتوں کے متعلق علی بن میثم سے زیادہ جاننے والا شخص کوئی نہیں تھا۔ چنانچہ علی بن میثم سے مروی ہے۔

''امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی والدہ حمیدۃ المصفاۃ نے، جن کا تعلق اشراف عجم سے تھا، ایک ''مولدہ'' کنیز خرید فرمائی۔

اس کنیز کا نام تکتم تھا اور وہ عقل ودین کے اعلیٰ ترین مرتبہ پر فائز تھی۔ اور اپنی مالکہ حمیدۃ المصفاۃ کی انتہائی تعظیم کرنے والی تھی اور اپنی مالکہ کے سامنے وہ کبھی بیٹھا نہیں کرتی تھی''۔

ایک دن حضرت حمیدہ نے اپنے فرزند حضرت موسیٰ کاظمؑ سے کہا: ''بیٹا! تکتم میری کنیز ہے میں نے اس سے زیادہ بہتر آج تک کوئی کنیز نہیں دیکھی اور میں اس کنیز کو تیرے حوالے کرتی ہوں اور تجھے اس سے بھلائی کی تاکید کرتی ہوں اور مجھے اس کے متعلق یہ یقین ہے کہ اگر اللہ نے اس نسل سے جاری کی تو یقیناً اس کی نسل بلند مقام کی حامل ہوگی''۔

جب تکتم کے بطن سے امام علی رضا علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ان کا نام طاہرہ رکھا۔

زمانہ رضاعت میں امام علی رضاؑ زیادہ دودھ پیا کرتے تھے تو ان کی والدہ نے ایک دن درخواست کی کہ میرے بچے کے لیے ایک دایہ کا انتظام کیا جائے۔

پوچھا گیا کہ کیا تمہارا دودھ کم ہو گیا ہے؟

انہوں نے کہا ''ایسی کوئی بات نہیں ہے ہر وقت دودھ پلانے کی وجہ سے میری نماز اور تسبیح میں کچھ کمی واقع ہوگئی ہے''۔

حاکم ابوعلی کہتے ہیں کہ صولی نے کہا کہ امام علی رضا علیہ السلام کی والدۂ ماجدہ کے ''تکتم'' ہونے کا ثبوت کسی شاعر کا وہ شعر ہے جس میں اس نے امام علی رضاؑ کی مدح کرتے ہوئے کہا تھا

''آگاہ رہو اپنی ذاتی نجابت اور والد اور خاندان واجداد کے اعتبار سے علی معظم (علی رضا علیہ السلام) تمام انسانوں سے بہتر ہیں۔ وہ آٹھویں امام ہیں جو حجت خدا کو ادا کرنے والے ہیں۔ اور جناب ''تکتم'' نے انہیں علم وحلم کے لیے جنم دیا تھا''۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ امام علی رضا علیہ السلام کی والدہ کو ''سکن النوبیہ''

کہا جاتا تھا۔ اور بعض لوگ ان کا نام ''اروىٰ'' بعض ''نجمہ'' اور بعض سمانہ بیان کرتے ہیں اور ان کی کنیت ام البنین بیان کی جاتی ہے۔

3 حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ تَمِيمٍ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مِيثَمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا اشْتَرَتِ الْحَمِيدَةُ أُمُّ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام أُمَّ الرِّضَا عليه السلام نَجْمَةَ ذَكَرَتْ حَمِيدَةُ أَنَّهَا رَأَتْ فِي الْمَنَامِ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ لَهَا يَا حَمِيدَةُ هَبِي نَجْمَةَ لِابْنِكِ مُوسَى فَإِنَّهُ سَيُولَدُ لَهُ مِنْهَا خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ فَوَهَبَتْهَا لَهُ فَلَمَّا وَلَدَتْ لَهُ الرِّضَا عليه السلام سَمَّاهَا الطَّاهِرَةَ وَ كَانَتْ لَهَا أَسْمَاءٌ مِنْهَا نَجْمَةُ وَ أَرْوَى وَ سَكَنُ وَ سمان [سُمَانَةُ] وَ تُكْتَمُ وَ هُوَ آخِرُ أَسَامِيهَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ مِيثَمٍ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ أُمِّي تَقُولُ كَانَتْ نَجْمَةُ بِكْراً لَمَّا اشْتَرَتْهَا

حَمِيدَةُ.

ترجمہ

علی بن میثم نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔انہوں نے کہا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی والدہ حمیدۃ المصفاۃ نے جب نجمہ کو خریدا تو ایک رات انہوں نے خواب میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''حمیدہ! نجمہ اپنے بیٹے موسیٰ کاظمؑ کو بخش دے۔اس کے شکم سے وہ مولود پیدا ہوگا جو تمام اہل ارض سے بہتر ہوگا''۔

اسی خواب کے بعد انہوں نے نجمہ کو اپنے بیٹے کی ملکیت میں دے دیا جب امام علی رضا علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ان کا نام طاہرہ رکھا۔ان کے کئی نام تھے۔انہیں نجمہ، اروی، سکن، (سکنی خ، ل)، سمان (سمانہ خ، ل) اور تکتم کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔

راوی کہتا ہے جب حضرت حمیدہ نے نجمہ کو خریدا تو وہ اس وقت باکرہ تھیں۔

4 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي زَكَرِيَّا الْوَاسِطِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَدَ+ قَالَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْأَوَّلُ عليه السلام هَلْ عَلِمْتَ أَحَداً مِنْ أَهْلِ الْمَغْرِبِ قَدِمَ قُلْتُ لَا فَقَالَ عليه السلام بَلَى قَدْ قَدِمَ رَجُلٌ أَحْمَرُ فَانْطَلِقْ بِنَا فَرَكِبَ وَ رَكِبْنَا مَعَهُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّجُلِ فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَغْرِبِ مَعَهُ رَقِيقٌ فَقَالَ لَهُ اعْرِضْ عَلَيْنَا فَعَرَضَ عَلَيْنَا تِسْعَ جَوَارٍ كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا ثُمَّ قَالَ لَهُ اعْرِضْ عَلَيْنَا قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ فَقَالَ لَهُ بَلَى اعْرِضْ عَلَيْنَا قَالَ لَا وَ اللهِ مَا عِنْدِي إِلَّا جَارِيَةٌ مَرِيضَةٌ فَقَالَ لَهُ مَا عَلَيْكَ أَنْ تَعْرِضَهَا فَأَبَى عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ عليه السلام ثُمَّ إِنَّهُ أَرْسَلَنِي مِنَ الْغَدِ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي قُلْ لَهُ كَمْ غَايَتُكَ فِيهَا فَإِذَا قَالَ كَذَا وَ كَذَا فَقُلْ قَدْ أَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا أُرِيدُ أَنْ أَنْقُصَهَا مِنْ كَذَا فَقُلْتُ قَدْ أَخَذْتُهَا وَ هُوَ لَكَ فَقَالَ هِيَ لَكَ وَ لَكِنْ مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ مَعَكَ بِالْأَمْسِ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَقَالَ مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ فَقُلْتُ مِنْ نُقَبَائِهِمْ فَقَالَ أُرِيدُ أَكْثَرَ مِنْهُ فَقُلْتُ مَا عِنْدِي أَكْثَرُ مِنْ هَذَا فَقَالَ أُخْبِرُكَ عَنْ هَذِهِ الْوَصِيفَةِ إِنِّي اشْتَرَيْتُهَا مِنْ أَقْصَى بِلَادِ الْمَغْرِبِ فَلَقِيَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَتْ مَا هَذِهِ الْوَصِيفَةُ مَعَكَ فَقُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لِنَفْسِي فَقَالَتْ مَا يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ هَذِهِ الْوَصِيفَةُ عِنْدَ مِثْلِكَ إِنَّ هَذِهِ الْجَارِيَةَ يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ عِنْدَ خَيْرِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَلَا تَلْبَثُ عِنْدَهُ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى تَلِدَ مِنْهُ غُلَاماً يَدِينُ لَهُ شَرْقُ الْأَرْضِ وَ غَرْبُهَا قَالَ

فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَلَمْ تَلْبَثْ عِنْدَهُ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى وَلَدَتْ لَهُ عَلِيّاً عليه السلام

ترجمہ

ہشام بن احمد کہتے ہیں کہ ایک دن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھے فرمایا ''تجھے علم ہے کہ اہل مغرب میں سے کوئی بردہ فروش یہاں آیا ہے''۔

میں نے کہا مجھے کوئی علم نہیں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا ''ہاں ہاں، سرخ رنگ والا بردہ فروش آیا ہے اور اس کے پاس غلام اور کنیزیں موجود ہیں۔ تم میرے ساتھ چلو''۔ چنانچہ ہم بازار میں گئے۔ تو وہاں سرخ رنگت والا ایک بردہ فروش آیا ہوا تھا۔ اور ان کے پاس کنیزیں موجود تھیں۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ ''ہمیں کنیزیں دکھاؤ''۔ اس نے نو کنیزیں دکھائیں۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہر کنیز کو دیکھ کر فرماتے تھے کہ ''ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے''۔ چنانچہ جب وہ نو کنیزیں دکھا چکا تو اس کے بعد امامؑ نے فرمایا ''ان کے علاوہ اگر تیرے پاس کوئی اور کنیز ہو تو دکھاؤ''۔

بردہ فروش نے کہا، ان کے علاوہ میرے پاس اور کچھ نہیں ہے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ''غلط کہتے ہو، تمہارے پاس اور کنیز موجود ہے۔ وہ پیش کرو''۔

بردہ فروش نے کہا۔ درست ہے میرے پاس ایک بیمار کنیز موجود ہے۔

امامؑ نے فرمایا ''تو پھر تو وہ کنیز کیوں نہیں دکھاتا؟''

بردہ فروش نے اس وقت کنیز دکھانے سے انکار کر دیا۔

امامؑ واپس گھر تشریف لائے۔ صبح ہوئی تو مجھے حکم دیا کہ تم اس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ اس کنیز کی کیا رقم لو گے؟ اگر وہ اتنی اتنی رقم بتائے تو تم وہ رقم دے کر کنیز کو میرے لیے خرید کر لے آؤ۔

چنانچہ حسب فرمان میں اس بردہ فروش کے پاس گیا اور اس سے قیمت پوچھی تو اس نے امام موسیٰ کاظمؑ کی بتائی ہوئی رقم بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں اس سے کم قیمت لینے پر راضی نہیں ہوں۔

میں نے کہا، درست ہے میں تجھے تیری مطلوبہ رقم دیتا ہوں۔

اس نے رقم لے لی اور کنیز میرے حوالہ کر کے مجھ سے پوچھا، کل تیرے ساتھ کون تھا؟

میں نے کہا، وہ بنی ہاشم کا ایک فرد تھا۔

بردہ فروش نے کہا، وہ بنی ہاشم کی کس شاخ سے تعلق رکھتا ہے؟

میں نے کہا اس کا تعلق نقبائے بنی ہاشم سے ہے۔

بردہ فروش نے کہا اس کا مزید تعارف کراؤ۔

میں نے کہا میں بس ان کے متعلق اتنا ہی جانتا ہوں۔

بردہ فروش نے کہا میں اس کنیز کے متعلق تجھے ایک عجیب بات بتاؤں۔ میں نے بلاد مغرب کے آخری حصہ سے اس کنیز کو خرید کیا۔ راستے میں ایک اہل کتاب عورت سے میری ملاقات ہوئی تو اس نے اسے دیکھ کر مجھ سے پوچھا: یہ لڑکی تو نے کس لیے خریدی ہے؟

میں نے کہا میں نے اسے اپنی بیوی بنانے کی غرض سے خریدا ہے۔ میرا یہ جواب سن کر اہل کتاب عورت نے کہا۔ ناممکن ہے کہ یہ لڑکی تجھ جیسے شخص کی بیوی بن سکے۔ یہ لڑکی اس شخص کی بیوی بننے والی ہے جو روئے زمین کے تمام لوگوں سے بہتر ہے۔ اور پھر چند دن بعد اس مولود کی ماں بنے گی جس کے سامنے اہل شرق و غرب اطاعت کے لئے سر تسلیم خم کریں گے۔

(راوی کہتا ہے) میں اس کنیز کو لے کر امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوا کچھ عرصہ بعد ان کے بطن سے امام علی رضا علیہ السلام پیدا ہوئے۔

5 وَ حَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَدَ مِثْلَهُ سَوَاءً

ترجمه

یہ حدیث مجھ سے محمد بن علی ماجیلویہؒ نے محمد بن ابی القاسم سے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے محمد بن خالد سے، انہوں نے ہشام بن احمد کی سند سے بیان کی ہے۔

باب 3

امام علی رضا علیہ السلام کی ولادت باسعادت

1 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَكَرِيَّا بِمَدِينَةِ السَّلَامِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ غِيَاثِ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ جَمَاعَةً مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ وُلِدَ الرِّضَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى عليه السلام بِالْمَدِينَةِ يَوْمَ الْخَمِيسِ لِإِحْدَى عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَ خَمْسِينَ وَ مِائَةٍ مِنَ الْهِجْرَةِ بَعْدَ وَفَاةِ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام بِخَمْسِ سِنِينَ وَ تُوُفِّيَ بِطُوسَ فِي قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا سَنَابَادُ مِنْ رُسْتَاقِ نَوْقَانَ وَ دُفِنَ فِي دَارِ حُمَيْدِ بْنِ قَحْطَبَةَ الطَّائِيِّ فِي الْقُبَّةِ الَّتِي فِيهَا هَارُونُ الرَّشِيدُ إِلَى جَانِبِهِ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ وَ ذَلِكَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِتِسْعٍ بَقِينَ مِنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَ مِائَتَيْنِ وَ قَدْ تَمَّ عُمُرُهُ تِسْعاً وَ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ مِنْهَا مَعَ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام تِسْعاً وَ عِشْرِينَ سَنَةً وَ شَهْرَيْنِ وَ بَعْدَ أَبِيهِ أَيَّامَ إِمَامَتِهِ عِشْرِينَ سَنَةً وَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَ قَامَ عليه السلام بِالْأَمْرِ وَ لَهُ تِسْعٌ وَ عِشْرُونَ سَنَةً وَ شَهْرَانِ وَ كَانَ فِي أَيَّامِ إِمَامَتِهِ عليه السلام بَقِيَّةُ مُلْكِ الرَّشِيدِ ثُمَّ مَلَكَ بَعْدَ الرَّشِيدِ مُحَمَّدٌ الْمَعْرُوفُ بِالْأَمِينِ وَ هُوَ ابْنُ زُبَيْدَةَ ثَلَاثَ سِنِينَ وَ خَمْسَةً وَ عِشْرِينَ يَوْماً ثُمَّ خُلِعَ الْأَمِينُ وَ أُجْلِسَ عَمُّهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ شَكْلَةَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ يَوْماً ثُمَّ أُخْرِجَ مُحَمَّدٌ ابْنُ زُبَيْدَةَ مِنَ الْحَبْسِ وَ بُويِعَ لَهُ ثَانِيَةً وَ جَلَسَ فِي الْمُلْكِ سَنَةً وَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ وَ ثَلَاثَةً وَ عِشْرِينَ يَوْماً ثُمَّ مَلَكَ عَبْدُ اللهِ الْمَأْمُونُ عِشْرِينَ سَنَةً وَ ثَلَاثَةً وَ عِشْرِينَ يَوْماً فَأَخَذَ الْبَيْعَةَ فِي مُلْكِهِ لِعَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام بِعَهْدِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ غَيْرِ رِضَاهُ وَ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ هَدَّدَهُ بِالْقَتْلِ وَ أَلَحَّ عَلَيْهِ مَرَّةً بَعْدَ أُخْرَى فِي كُلِّهَا يَأْبَى عَلَيْهِ حَتَّى أَشْرَفَ مِنْ تَأَبِّيهِ عَلَى الْهَلَاكِ فَقَالَ عليه السلام اللهُمَّ إِنَّكَ قَدْ نَهَيْتَنِي عَنِ الْإِلْقَاءِ بِيَدِي إِلَى التَّهْلُكَةِ وَ قَدْ أُكْرِهْتُ وَ اضْطُرِرْتُ كَمَا أَشْرَفْتُ مِنْ قِبَلِ عَبْدِ اللهِ الْمَأْمُونِ عَلَى الْقَتْلِ مَتَى لَمْ أَقْبَلْ وَلَايَةَ عَهْدِهِ وَ قَدْ أُكْرِهْتُ وَ اضْطُرِرْتُ كَمَا اضْطُرَّ يُوسُفُ وَ دَانِيَالُ عليه السلام إِذْ قَبِلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْوِلَايَةَ مِنْ طَاغِيَةِ زَمَانِهِ اللهُمَّ لَا عَهْدَ إِلَّا عَهْدُكَ وَ لَا وَلَايَةَ لِي إِلَّا مِنْ قِبَلِكَ فَوَفِّقْنِي لِإِقَامَةِ دِينِكَ وَ إِحْيَاءِ سُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فَإِنَّكَ أَنْتَ

الْمَوْلَى وَ أَنْتَ النَّصِيرُ وَ نِعْمَ الْمَوْلَى أَنْتَ وَ نِعْمَ النَّصِيرُ ثُمَّ قَبِلَ عليه السلام وِلَايَةَ الْعَهْدِ مِنَ الْمَأْمُونِ وَ هُوَ بَاكٍ حَزِينٌ عَلَى أَنْ لَا يُوَلِّيَ أَحَداً وَ لَا يَعْزِلَ أَحَداً وَ لَا يُغَيِّرَ رَسْماً وَ لَا سُنَّةً وَ أَنْ يَكُونَ فِي الْأَمْرِ مُشِيراً مِنْ بَعِيدٍ فَأَخَذَ الْمَأْمُونُ لَهُ الْبَيْعَةَ عَلَى النَّاسِ الْخَاصِّ مِنْهُمْ وَ الْعَامِّ فَكَانَ مَتَى مَا ظَهَرَ لِلْمَأْمُونِ مِنَ الرِّضَا عليه السلام فَضْلٌ وَ عِلْمٌ وَ حُسْنُ تَدْبِيرٍ حَسَدَهُ عَلَى ذَلِكَ وَ حَقَدَ عَلَيْهِ حَتَّى ضَاقَ صَدْرُهُ مِنْهُ فَغَدَرَ بِهِ وَ قَتَلَهُ بِالسَّمِّ وَ مَضَى إِلَى رِضْوَانِ اللهِ تَعَالَى وَ كَرَامَتِهِ

ترجمہ

غیاث بن اسید بیان کرتے ہیں کہ میں نے اہل مدینہ کی جماعت کو یہ کہتے ہوئے سنا: امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم علیہما السلام کی ولادت باسعادت جمعرات کے دن بارہ ربیع الاول ۱۵۳ھ کو مدینہ میں ہوئی۔ آپ امام جعفر صادقؑ کی وفات کے پانچ برس بعد پیدا ہوئے۔ اورآپ کی وفات طوس کے ایک گاؤں سناباذ (1) میں ہوئی جو کہ نوقان کا نواحی گاؤں ہے۔ اورشہادت کے بعد آپ کوحمیدہ بن قحطبہ کے گھر میں اس قبہ میں دفن کیا گیا جہاں ہارون الرشید مدفون تھا۔ آپ علیہ السلام ہارونکی سمت قبلہ میں مدفون ہوئے۔ آپ کی شہادت ماہ رمضان کی اکیس تاریخ بروز جمعہ ۲۰۳ھ کو ہوئی۔ آپؑ کی کل عمر انچاس برس چھ ماہ تھی۔ آپؑ نے اپنے والد علیہ السلام کے ساتھ انتیس برس دو ماہ بسر کیے۔ اس کے بعد آپ کی امامت کا عرصہ بیس برس چار ماہ ہے۔ آپ انتیس برس دو ماہ کی عمر میں منصب امامت پرفائز ہوئے۔ آپ علیہ السلام کے زمانہ امامت میں درج ذیل حکمران حکومت کرتے تھے

آپ علیہ السلام نے کچھ دن ہارون الرشید کی حکومت میں فرائض امامت سرانجام دیئے۔ پھر تین برس پچیس دن زبیدہ کا فرزند محمد امین برسر اقتدار رہا۔

بعد ازاں امین کو معزول کر کے ابراہیم بن شکلہ چار ماہ تک اقتدار میں رہا۔ بعد ازاں امین کو زندان سے نکالا گیا پھر اس نے ایک سال چھ ماہ اور تیئیس دن تک حکومت کی۔ پھر مامون نے بیس برس تئیس دن تک حکومت کی۔ اور مامون الرشید کے دورحکومت میں ہی آپ علیہ السلام کو ولی عہد نامزد کیا گیا اور ولی عہدی حضرت علیہ السلام [1] کی خواہش اور رضا کے بغیر عمل میں لائی گئی۔

مامون نے ولی عہدی قبول کرنے کے لیے آپؑ کو مجبور کیا۔ جب آپؑ نے ولی عہدی قبول کرنے سے انکار کیا تو اس نے آپؑ کو قتل کی دھمکیاں دیں۔

چنانچہ نہایت ہی اضطرار کے عالم میں ولی عہدی قبول کرنی پڑی۔ اور آپؑ نے ولی عہدی قبول کرتے وقت یہ دعا

---

[1] سناباذ، صوبہ خراسان کے ایک قریہ کا نام ہے۔ جسے آجکل مشہد مقدس کہا جاتا ہے۔

مانگی

''خدایا! تو نے مجھے اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں پڑنے سے منع کیا ہے۔اور عبداللہ مامون نے مجھے ولی عہدی کے لیے مجبور کیا ہے۔اور مجھے دھمکی دی ہے کہ اگر میں نے ولی عہدی کو قبول نہ کیا تو وہ قتل کر دے گا۔

خدایا! جس طرح حضرت یوسفؑ اور حضرت دانیالؑ کو مجبور کیا گیا تھا تو انہوں نے حکومت کی باگ ڈور سنبھالی تھی۔ (بعینہٖ اسی طرح سے مجھے بھی طاغوت زمانہ کی ولی عہدی قبول کرنی پڑ رہی ہے)

خدایا! عہد تو بس تیرا ہی عہد ہے اور مجھ پر صرف تیری ہی حکومت ہے مجھے اپنا دین قائم کرنے اور اپنے نبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو زندہ کرنے کی توفیق عنایت فرما، تو ہی سرپرست اور مددگار ہے''۔

پھر آپؑ نے انتہائی رنج اور قلق کے ساتھ باچشم تر ولی عہدی قبول کی اور اس کے ساتھ یہ شرط عائد کی کہ ''میں نہ کسی کو عہدہ پر مامور کروں گا۔اور نہ ہی کسی کو معزول کرونگا۔اور نہ ہی کسی سابقہ رسم کو تبدیل کروں گا اور نہ ہی میں مشیر کے فرائض سر انجام دوں گا''۔

مامون نے تمام خاص و عام سے آپؑ کی ولی عہدی کی بیعت لی۔اور جب امام عالی مقامؑ کے علم و فضل اور حسن تدبیر کی شہرت ہوئی تو مامون نے آپؑ پر حسد کیا اور غداری کرتے ہوئے آپؑ کو زہر سے شہید کر دیا اور یوں آپؑ رضوان پروردگار میں چلے گئے۔

2 حَدَّثَنِي تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ تَمِيمٍ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مِيثَمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أُمِّي تَقُولُ سَمِعْتُ نَجْمَةَ أُمَّ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ تَقُولُ لَمَّا حَمَلْتُ بِابْنِي عَلِيٍّ لَمْ أَشْعُرْ بِثِقْلِ الْحَمْلِ وَ كُنْتُ أَسْمَعُ فِي مَنَامِي تَسْبِيحاً وَ تَهْلِيلًا وَ تَمْجِيداً مِنْ بَطْنِي فَيُفْزِعُنِي ذَلِكَ وَ يَهُولُنِي فَإِذَا انْتَبَهْتُ لَمْ أَسْمَعْ شَيْئاً فَلَمَّا وَضَعْتُهُ وَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ وَاضِعاً يَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ رَافِعاً رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ كَأَنَّهُ يَتَكَلَّمُ فَدَخَلَ إِلَيَّ أَبُوهُ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِي هَنِيئاً لَكِ يَا نَجْمَةُ كَرَامَةُ رَبِّكِ فَنَاوَلْتُهُ إِيَّاهُ فِي خِرْقَةٍ بَيْضَاءَ فَأَذَّنَ فِي أُذُنِهِ الْأَيْمَنِ وَ أَقَامَ فِي الْأَيْسَرِ وَ دَعَا بِمَاءِ الْفُرَاتِ فَحَنَّكَهُ بِهِ ثُمَّ رَدَّهُ إِلَيَّ فَقَالَ خُذِيهِ فَإِنَّهُ بَقِيَّةُ اللهِ تَعَالَى فِي أَرْضِهِ.

ترجمہ

علی بن میثم نے اپنے والد سے روایت کی۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کی والدہ نجمہ سے سنا۔

جب علی رضاؑ میرے شکم میں آئے تو مجھے حمل کا بوجھ تک محسوس نہ ہوا اور عالم خواب میں مجھے اپنے شکم سے تسبیح و تہلیل

کی آوازیں سنائی دیتی تھیں۔جس کی وجہ سے میں گھبرا جاتی تھی۔اور گھبرا کر اٹھ بیٹھتی تھی۔ پھر مجھے وہ آوازیں سنائی نہ دیتی تھیں۔اور جب میں نے اپنے فرزند کوجنم دیا تو پیدا ہوتے ہوئے انہوں نے زمین پر اپنے دونوں پاؤں رکھے اور آسمان کی جانب سر اٹھایا اور لبوں میں جنبش پیدا ہوئی مجھے یوں محسوس ہوا جیسے وہ باتیں کر رہے ہوں۔

اس وقت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: نجمہ! تمہیں مبارک ہو۔ پھر میں نے نومولود کو سفید پارچہ میں لپیٹ کر ان کے حوالہ کیا تو انہوں نے اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی۔اور آب فرات سے نومولود کا تالوا ٹھایا اور مجھے واپس کرتے ہوئے

فرمایا: ''بچہ میرے ہاتھ سے لے لو یہ اللہ کی طرف سے زمین پر بقیۃ اللہ ہے''

باب 4

امام موسیٰ کاظمؑ کی طرف سے آپؑ کی امامت پر نص

1 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَصْبَغِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ وَ كَانَ وَاقِفِيّاً قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيُّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام وَ قَدِ اشْتَكَى شِكَايَةً شَدِيدَةً فَقُلْتُ لَهُ إِنْ كَانَ مَا أَسْأَلُ اللهَ أَنْ لَا يُرِيَنَاهُ فَإِلَى مَنْ قَالَ إِلَى عَلِيٍّ ابْنِي وَ كِتَابُهُ كِتَابِي وَ هُوَ وَصِيِّي وَ خَلِيفَتِي مِنْ بَعْدِي.

ترجمه

محمد بن اسماعیل بن فضل ہاشمی کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپؑ شدید تکلیف میں مبتلا تھے۔

میں نے آپؑ سے کہا: اگر خدانخواستہ آپؑ کی وفات ہوجائے تو امرِ امامت کس کے پاس ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: ''میرے فرزند علیؑ کے پاس ہوگا۔ اس کی تحریر میری تحریر ہے اور وہی میرا وصی اور میرے بعد میرا جانشین ہے''۔

2 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ وَ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام وَ عِنْدَهُ عَلِيٌّ ابْنُهُ عليه السلام فَقَالَ يَا عَلِيُّ هَذَا ابْنِي سَيِّدُ وُلْدِي وَ قَدْ نَحَلْتُهُ كُنْيَتِي قَالَ فَضَرَبَ هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سَالِمٍ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ إِنَّا لِلَّهِ نَعَى وَ اللهِ إِلَيْكَ نَفْسَهُ.

ترجمه

علی بن یقطین بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے آقا و مولا امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپؑ کے فرزند علی رضاؑ آپؑ کے پاس بیٹھے تھے۔

آپؑ نے فرمایا ''علیؑ! میرا یہ فرزند میری تمام اولاد کا سردار ہے اور میں نے اسے اپنی کنیت عطا کی ہے''۔

علی بن یقطین کہتے ہیں جب میں نے یہ حدیث ہشام بن سالم کو سنائی تو اس نے فرط افسوس سے اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر مارتے ہوئے کہا علیؑ! حضرت نے یہ کہہ کر دراصل تجھے اپنی موت کی خبر دی ہے۔

3 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ وَ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ وَ عَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ بِبَغْدَادَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ كُنْتُ عِنْدَ الْعَبْدِ الصَّالِحِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام جَالِساً فَدَخَلَ عَلَيْهِ ابْنُهُ الرِّضَا عليه السلام فَقَالَ يَا عَلِيُّ هَذَا سَيِّدُ وُلْدِي وَ قَدْ نَحَلْتُهُ كُنْيَتِي فَضَرَبَ هِشَامٌ بِرَاحَتِهِ جَبْهَتَهُ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ كَيْفَ قُلْتَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ سَمِعْتُ وَ اللهِ مِنْهُ كَمَا قُلْتُ لَكَ فَقَالَ هِشَامٌ أَخْبَرَكَ وَ اللهِ أَنَّ الْأَمْرَ فِيهِ مِنْ بَعْدِهِ.

ترجمہ

حسین بن نعیم صحاف کا بیان ہے کہ میں اور ہشام بن الحکم اور علی بن یقطین بغداد میں تھے۔علی بن یقطین نے بتایا کہ میں عبد صالح موسیٰ بن جعفرؑ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔اس وقت آپؑ کے فرزند علی رضاؑ آپؑ کی خدمت میں آئے تو امام عالی مقامؑ نے مجھ سے فرمایا: ''علیؑ! یہ میری تمام اولاد کا سردار ہے اور میں نے اسے اپنی کنیت بخشی ہے''۔

یہ سن کر ہشام نے اپنی ہتھیلی اپنی پیشانی پر مارتے ہوئے کہا: ''علی بن یقطین! تجھ پہ افسوس! تو نے یہ کیسے کہہ دیا ''؟

علی بن یقطین نے کہا: خدا کی قسم میں نے جیسا اُن سے سنا تھا ویسا ہی تیرے سامنے بیان کیا۔

ہشام نے کہا اس کا مقصد ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے تجھے دراصل اس بات کی خبر دی ہے کہ اُن کے بعد امرِ امامت علی رضاؑ کے پاس ہوگا

4 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ زُرْبِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ قَالَ لِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ ابْتِدَاءً مِنْهُ هَذَا أَفْقَهُ وُلْدِي وَ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الرِّضَا عليه السلام وَ قَدْ نَحَلْتُهُ كُنْيَتِي.

ترجمہ

علی بن یقطین کہتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے خود اپنی طرف سے ابتدا کرتے ہوئے کہا ''یہ میری اولاد میں سے بڑا فقیہ ہے اور میں نے اسے اپنی کنیت بخشی ہے

اور یہ کہہ کر آپؑ نے اپنے ہاتھ سے امام رضاؑ کی طرف اشارہ کیا''۔

5 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَصْبَغِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ غَنَّامِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ لِي مَنْصُورُ بْنُ يُونُسَ بْنِ بُزُرْجَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ يَعْنِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام يَوْماً فَقَالَ لِي يَا مَنْصُورُ أَ مَا عَلِمْتَ مَا أَحْدَثْتُ فِي يَوْمِي هَذَا قُلْتُ لَا قَالَ قَدْ صَيَّرْتُ عَلِيّاً ابْنِي وَصِيِّي وَ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الرِّضَا عليه السلام وَ قَدْ نَحَلْتُهُ كُنْيَتِي وَ الْخَلَفَ مِنْ بَعْدِي فَادْخُلْ عَلَيْهِ وَ هَنِّئْهُ بِذَلِكَ وَ اعْلَمْ أَنِّي أَمَرْتُكَ بِهَذَا قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَهَنَّيْتُهُ بِذَلِكَ وَ أَعْلَمْتُهُ أَنَّ أَبَاهُ أَمَرَنِي بِذَلِكَ ثُمَّ جَحَدَ مَنْصُورٌ فَأَخَذَ الْأَمْوَالَ الَّتِي كَانَتْ فِي يَدِهِ وَ كَسَرَهَا.

ترجمہ

غنام بن قاسم بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے منصور بن یونس بن بزرگ نے بیان کیا کہ میں ایک دن امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا۔''منصور! جانتے ہو آج میں نے کون سا کام سرانجام دیا ہے؟''

میں نے کہا نہیں۔

آپؑ نے فرمایا:''میں نے آج اپنے بیٹے علیؑ کو اپنا وصی مقرر کیا ہے'' اور آپؑ نے ہاتھ سے رضاؑ کی طرف اشارہ کیا اورفرمایا''میں نے اسے اپنی کنیت بخشی ہے ہے اور وہ میرے بعد میرا قائم مقام ہے۔لہذا تم اس کے پاس جاؤ اور اسے مبارک دو اور انہیں بتاؤ کہ میں نے تمہیں اس کا حکم دیا ہے''۔

چنانچہ حسب الحکم میں امام علی رضاؑ کے پاس گیا اور انہیں مبارک باد دی اور انہیں بتایا کہ مجھے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔

غنام بن قاسم راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظمؑ کی وفات کے بعد منصور نے مذہب واقفیہ اختیار کرتے ہوئے امام علی رضاؑ کی امامت کا انکار کیا اور اس کے پاس جو مال خمس تھا میں نے اس پہ قبضہ کر لیا اور اس میں تصرف شروع کر دیا۔

6 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ آدَمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ قَدَّمَنِي للموت الْمَوْتُ قَبْلَكَ إِنْ كَانَ كَوْنٌ فَإِلَى مَنْ قَالَ إِلَى ابْنِي مُوسَى فَكَانَ ذَلِكَ الْكَوْنُ فَوَ اللهِ مَا شَكَكْتُ فِي مُوسَى عليه السلام طَرْفَةَ عَيْنٍ قَطُّ ثُمَّ مَكَثْتُ نَحْواً

مِنْ ثَلَاثِينَ سَنَةً ثُمَّ أَتَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنْ كَانَ كَوْنٌ فَإِلَى مَنْ قَالَ عَلِيٍّ ابْنِي قَالَ فَكَانَ ذَلِكَ الْكَوْنُ فَوَ اللهِ مَا شَكَكْتُ فِي عَلِيٍّ عليه السلام طَرْفَةَ عَيْنٍ قَطُّ.

ترجمہ

داؤد بن کثیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دن امام جعفر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا۔

خدا کرے میں آپ سے پہلے مرجاؤں اگر آپ کی وفات ہوجائے تو امامت کا وارث کون ہوگا؟

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ''میرے بعد میرا بیٹا موسیٰ امام ہوگا''۔

راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی وفات کے بعد میں نے چشم زدن کے لیئے بھی امام موسیٰ علیہ السلام کی امامت میں شک نہیں کیا۔

پھر میں تیس سال ٹھہرا اور امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے کہا: اگر خدانخواستہ آپؑ کی وفات ہوجائے تو آپؑ کے بعد امام کون ہوگا؟

امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا: ''میرا بیٹا علیؑ امام ہوگا''۔

راوی کہتا ہے چنانچہ امام موسیٰ کاظمؑ کی وفات ہوگئی مجھے امام علی رضاؑ کی امامت کے متعلق ذرہ برابر بھی شک نہیں ہوا۔

7 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّالِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ كَبِرَ سِنِّي فَحَدِّثْنِي مَنِ الْإِمَامُ بَعْدَكَ قَالَ فَأَشَارَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام وَ قَالَ هَذَا صَاحِبُكُمْ مِنْ بَعْدِي.

ترجمہ

محمد بن سنان نے داود رقی سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ میں نے ابو ابراہیم موسیٰ بن جعفر علیہما السلام کی خدمت میں عرض کی آقا! میں بوڑھا ہو چکا ہوں آپ بتائیں آپ کے بعد امام کون ہوگا؟

امامؑ نے ابوالحسن علی رضا علیہ السلام کی طرف اشارہ کرکے فرمایا،

''میرے بعد یہ تمہارا امام ہوگا''۔

8 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَجَّالِ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ

أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْخَزَّازِ عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي مُوسَى الْكَاظِمَ عليه السلام فِدَاكَ أَبِي إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَ خِفْتُ أَنْ يَحْدُثَ بِي حَدَثٌ وَ لَا أَلْقَاكَ فَأَخْبِرْنِي مَنِ الْإِمَامُ مِنْ بَعْدِكَ فَقَالَ ابْنِي عَلِيٌّ عليه السلام.

ترجمه

محمد بن سنان نے داود رقی سے روایت کی، انہوں نے کہا میں نے ابوابراہیم موسیٰ بن جعفرؑ کی خدمت میں عرض کی: میرا والد آپؑ پر قربان ہو! میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور اندیشہ ہے کہ میں مر جاؤں اور آپؑ سے ملاقات نہ کر سکوں، اس لیئے آپؑ مجھے بتائیں کہ آپؑ کے بعد امام کون ہوگا؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: ''میرا بیٹا علیؑ امام ہوگا''۔

9 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّامِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنِ الْحُسَيْنِ مَوْلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلِيطٍ الزَّيْدِيِّ قَالَ لَقِينَا أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَ نَحْنُ جَمَاعَةٌ فَقُلْتُ لَهُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي أَنْتُمُ الْأَئِمَّةُ الْمُطَهَّرُونَ وَ الْمَوْتُ لَا يَعْرَى أَحَدٌ مِنْهُ فَأَحْدِثْ إِلَيَّ شَيْئاً أُلْقِيهِ إِلَى مَنْ يَخْلُفُنِي فَقَالَ لِي نَعَمْ هَؤُلَاءِ وُلْدِي وَ هَذَا سَيِّدُهُمْ وَ أَشَارَ إِلَى ابْنِهِ مُوسَى عليه السلام وَ فِيهِ الْعِلْمُ وَ الْحُكْمُ وَ الْفَهْمُ وَ السَّخَاءُ وَ الْمَعْرِفَةُ بِمَا يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنْ أَمْرِ دِينِهِمْ وَ فِيهِ حُسْنُ الْخُلُقِ وَ حُسْنُ الْجِوَارِ وَ هُوَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ اللهِ تَعَالَى عَزَّ وَ جَلَّ وَ فِيهِ أُخْرَى هِيَ خَيْرٌ مِنْ هَذَا كُلِّهِ فَقَالَ لَهُ أَبِي وَ مَا هِيَ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي قَالَ يُخْرِجُ اللهُ مِنْهُ عَزَّ وَ جَلَّ غَوْثَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ غِيَاثَهَا وَ عِلْمَهَا وَ نُورَهَا وَ فَهْمَهَا وَ حُكْمَهَا وَ خَيْرَ مَوْلُودٍ وَ خَيْرَ نَاشِئٍ يَحْقُنُ اللهُ بِهِ الدِّمَاءَ وَ يُصْلِحُ بِهِ ذَاتَ الْبَيْنِ وَ يَلُمُّ بِهِ الشَّعْثَ وَ يَشْعَبُ بِهِ الصَّدْعَ وَ يَكْسُو بِهِ الْعَارِيَ وَ يُشْبِعُ بِهِ الْجَائِعَ وَ يُؤْمِنُ بِهِ الْخَائِفَ وَ يُنْزِلُ بِهِ الْقَطْرَ وَ يَأْتَمِرُ بِهِ الْعِبَادُ خَيْرَ كَهْلٍ وَ خَيْرَ نَاشِئٍ يُبَشِّرُ بِهِ عَشِيرَتَهُ قَبْلَ أَوَانِ حُلُمِهِ قَوْلُهُ حُكْمٌ وَ صَمْتُهُ عِلْمٌ يُبَيِّنُ لِلنَّاسِ مَا يَخْتَلِفُونَ فِيهِ قَالَ فَقَالَ أَبِي بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي فَيَكُونُ لَهُ وَلَدٌ بَعْدَهُ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَطَعَ الْكَلَامَ وَ قَالَ يَزِيدُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الْحَسَنِ يَعْنِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام بَعْدُ فَقُلْتُ لَهُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُخْبِرَنِي بِمِثْلِ مَا أَخْبَرَنِي بِهِ أَبُوكَ قَالَ فَقَالَ كَانَ أَبِي عليه السلام فِي زَمَنٍ

لَيْسَ هَذَا مِثْلَهُ قَالَ يَزِيدُ فَقُلْتُ مَنْ يَرْضَى مِنْكَ بِهَذَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ قَالَ فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ أُخْبِرُكَ يَا بَا عُمَارَةَ إِنِّي خَرَجْتُ مِنْ مَنْزِلِي فَأَوْصَيْتُ فِي الظَّاهِرِ إِلَى بَنِيَّ فَأَشْرَكْتُهُمْ مَعَ ابْنِي عَلِيٍّ وَ أَفْرَدْتُهُ بِوَصِيَّتِي فِي الْبَاطِنِ وَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ فِي الْمَنَامِ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَعَهُ وَ مَعَهُ خَاتَمٌ وَ سَيْفٌ وَ عَصاً وَ كِتَابٌ وَ عِمَامَةٌ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا فَقَالَ أَمَّا الْعِمَامَةُ فَسُلْطَانُ اللهِ تَعَالَى عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَمَّا السَّيْفُ فَعِزَّةُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَمَّا الْكِتَابُ فَنُورُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَمَّا الْعَصَا فَقُوَّةُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَمَّا الْخَاتَمُ فَجَامِعُ هَذِهِ الْأُمُورِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ الْأَمْرُ يَخْرُجُ إِلَى عَلِيٍّ ابْنِكَ قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا يَزِيدُ إِنَّهَا وَدِيعَةٌ عِنْدَكَ فَلَا تُخْبِرْ بِهَا إِلَّا عَاقِلًا أَوْ عَبْداً امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ أَوْ صَادِقاً وَ لَا تَكْفُرْ نِعَمَ اللهِ تَعَالَى وَ إِنْ سُئِلْتَ عَنِ الشَّهَادَةِ فَأَدِّهَا فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللهِ فَقُلْتُ وَ اللهِ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ هَذَا أَبَداً قَالَ ثُمَّ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام ثُمَّ وَصَفَهُ لِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ عَلِيٌّ ابْنُكَ الَّذِي يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ وَ يَسْمَعُ بِتَفْهِيمِهِ وَ يَنْطِقُ بِحِكْمَتِهِ يُصِيبُ وَ لَا يُخْطِئُ وَ يَعْلَمُ وَ لَا يَجْهَلُ وَ قَدْ مُلِئَ حُكْماً وَ عِلْماً وَ مَا أَقَلَّ مُقَامَكَ مَعَهُ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ فَإِذَا رَجَعْتَ مِنْ سَفَرِكَ فَأَصْلِحْ أَمْرَكَ وَ افْرُغْ مِمَّا أَرَدْتَ فَإِنَّكَ مُنْتَقِلٌ عَنْهُ وَ مُجَاوِرٌ غَيْرَهُ فَاجْمَعْ وُلْدَكَ وَ أَشْهِدِ اللهَ عَلَيْهِمْ جَمِيعاً وَ كَفَى بِاللهِ شَهِيداً ثُمَّ قَالَ يَا يَزِيدُ إِنِّي أُوخَذُ فِي هَذِهِ السَّنَةِ وَ عَلِيٌّ ابْنِي سَمِيُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ سَمِيُّ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام أُعْطِيَ فَهْمَ الْأَوَّلِ وَ عِلْمَهُ وَ نَصْرَهُ وَ رِدَاءَهُ وَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَكَلَّمَ إِلَّا بَعْدَ هَارُونَ بِأَرْبَعِ سِنِينَ فَإِذَا مَضَتْ أَرْبَعُ سِنِينَ فَاسْأَلْهُ عَمَّا شِئْتَ يُجِيبُكَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى.

ترجمہ

یزید بن سلیط زیدی کہتے ہیں، ہماری ایک جماعت مکہ جا رہی تھی، راستے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے کہا میرے والدین آپؑ پر نثار! آپؑ ائمہ طاہرینؑ ہیں لیکن موت سے کوئی فرد محفوظ نہیں ہے آپؑ مجھے بتائیں کہ میں آپؑ کے بعد کس کی طرف رجوع کروں

امام علیہ السلام نے فرمایا: ''یہ میرے بیٹے ہیں اور میرا یہ بیٹا اِن کا سردار ہے''۔ آپ نے امام موسیٰ کاظمؑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''اس میں علم و حکم اور فہم و سخاوت ہے اور یہ ہر اس چیز کو جانتے ہیں جس میں لوگوں نے اپنے امر دین میں اختلاف کیا ہے اور اختلاف کی وجہ سے رہنمائی کے محتاج ہیں، اس میں حسن خلق اور حسنِ ہمسائیگی (حسن سخاوت خ۔ل) موجود ہے، اور یہ خدا کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، علاوہ ازیں اس میں ایک اور خوبی ہے جو کہ مذکورہ تمام خوبیوں

سے بہتر ہے''۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا میرے والدین آپؑ پر نثار ہوں، آپ اس خوبی کی نشاندہی فرمائیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا''اللہ اس کی صلب سے اس امت کے غوث و مددگار کو پیدا کرے گا جو کہ مجسم علم و نور ہوگا اور صاحب فہم و حکمت ہوگا، وہ بہترین پیدا ہونے والا اور بہترین پرورش پانے والا ہوگا۔ اللہ اسی کے ذریعے سے خون ریزی کو بند کرے گا اور اسی کے ذریعہ سے باہمی اصلاح ہوگی اور منتشر امر اسی کے ذریعہ سے یکجا ہوگا، اور اسی کے ذریعہ سے ٹوٹے ہوئے جڑیں گے۔ اور برہنہ افراد کو لباس میسر ہوگا اور بھوکے سیراب ہوں گے اور خوف کے ماروں کو امن نصیب ہوگا اور اسی کی برکت سے بارانِ رحمت کا نزول ہوگا۔ بندوں میں اسی کا حکم جاری ہوگا۔ وہ بہترین سن رسیدہ اور بہترین پرورش پانے والا ہوگا۔

اس کا خاندان اس کی جوانی سے قبل اس کی بشارت دے گا۔ اس کا قول قولِ فیصل ہوگا، اس کی خامشی علم ہوگی، لوگ جن باتوں میں اختلاف کرتے ہوں گے وہ لوگوں کے سامنے ان کی اصلیت کو بیان کرے گا''۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا تو کیا اس کے بعد موسیٰ کاظم علیہ السلام کی اور بھی اولاد ہوگی؟

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''جی ہاں''

پھر امام نے کلام قطع کر دیا۔

یزید بن سلیط (راوی حدیث) بیان کرتا ہے کہ اس کے کچھ عرصہ بعد میں نے ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات کی اور ان سے عرض کی کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی مجھے ویسی ہی خبر دیں جیسا کہ آپ کے والد علیہ السلام نے مجھے خبر دی تھی۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ''میرے والد علیہ السلام کا زمانہ اور تھا اور میرا زمانہ کچھ اور ہے''

راوی حدیث یزید نے کہا: آپ کی مظلومیت پر جو خوش ہو، اس پر خدا کی لعنت ہو۔

امام علیہ السلام یہ سن کر ہنس دیئے اور فرمایا ابو عمارہ! سنو، جب میں گھر سے نکلا تو اپنی تمام اولاد کو وصیت کی اور اپنے بیٹے علی کو بھی بظاہر اس میں شریک کیا اور تنہائی میں اسے علیحدہ وصیت کی۔

میں نے جناب رسول خداؐ اور امیر المومنین علیہما السلام کو خواب میں دیکھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک انگوٹھی اور تلوار اور عصا اور کتاب اور دستار تھی۔

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان چیزوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا:۔ ''دستار سے مراد خداوند تعالیٰ کی طرف سے حکومت ہے اور تلوار سے مراد عزتِ خداوندی ہے اور کتاب سے مراد اللہ کا نور ہے اور عصا سے مراد خدا کی قوت ہے اور انگوٹھی ان تمام امور کی جامع ہے''۔

پھر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''امرِ امامت تیرے بعد تیرے فرزند علی کے پاس ہوگا''

پھر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: یزید! میری یہ باتیں تیرے پاس امانت ہیں اور اس کی خبر کسی عاقل یا ایسے بندے کے کہ جس کے قلب کا اللہ ایمان کے لئے امتحان لے چکا ہو، یا کسی صادق کے علاوہ اور کسی کو نہ بتانا اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری نہ کرنا اور اگر تجھ سے کبھی اس کی گواہی طلب کی جائے تو اس کی گواہی ضرور دینا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

''بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو اُن کے اہل تک پہنچاؤ''[1]

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر فرمایا:

''اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جس کے پاس خدائی شہادت موجود ہو اور وہ پھر پردہ پوشی کرے''۔[2]

میں نے کہا میں کبھی حق کی گواہی نہیں چھپاؤں گا۔

اس کے بعد امام موسیٰؑ کاظم علیہ السلام نے فرمایا، پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے فرزند کے وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''تیرا بیٹا علیؑ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ اور اس کی تفہیم سے سنتا ہے اور حکمت خدا کے تحت گفتگو کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ راہ راست پہ چلتا ہے۔ اور بھٹکنے والا نہیں ہے۔ اور وہ جانتا ہے اور جہل والا نہیں ہے۔ وہ علم حکمت سے بھرا ہوا ہے۔ اور تو اپنے بیٹے کے ساتھ بہت کم ہی ٹھہر پائے گا۔ یہ چیز مقدر ہو چکی ہے۔ لہٰذا جب تو اپنے سفر سے واپس لوٹے تو اپنے امر کی اصلاح کر اور اپنے ارادوں سے اپنے آپ کو جدا کر لے۔ کیونکہ تو اس سے آزاد ہونے والا اور اس کے غیر کی صحبت اختیار کرنے والا ہے۔ تو اپنی تمام اولاد کو جمع کر اور ان سب پر خدا کو گواہ بنا کیونکہ بطور گواہ اللہ کافی ہے''۔

پھر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ''مجھے اس سال گرفتار کیا جائے گا۔ اور میرا بیٹا جو کہ علی ابن ابی طالبؑ اور علی زین العابدینؑ کا ہم نام ہے جسے ان بزرگوں سے علم وفہم اور ان کی بصیرت و اخلاق حسنہ جیسی صفات میراث میں ملی ہیں (وہ میرا جانشین ہوگا) اور میرا بیٹا ہارون کی موت کے چار برس بعد کھل کر گفتگو کرے گا۔ جب چار سال گزر جائیں تو جو چاہو اس سے پوچھ لینا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ تجھے تیری تمام باتوں کا جواب دے گا۔

10 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَبِي رض قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْعَبَّاسِ النَّجَاشِيِّ الْأَسَدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام أَنْتَ صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ قَالَ إِي وَ اللهِ عَلَى الْإِنْسِ وَ الْجِنِ.

ترجمه

عباس نجاشی الاسدی کا بیان ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا: کیا آپ اس امر کے مالک ہیں؟

[1] النساء ۵۸
[2] البقرہ ۱۴۰

آپؑ نے فرمایا: ''جی ہاں خدا کی قسم میں تمام انس وجن کا صاحب الامر ہوں''۔

11 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَفْصٍ الْمَرْوَزِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام وَ أَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَهُ الْحُجَّةَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَهُ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيَّ فَابْتَدَأَنِي وَ قَالَ يَا سُلَيْمَانُ إِنَّ عَلِيّاً ابْنِي وَ وَصِيِّي وَ الْحُجَّةُ عَلَى النَّاسِ بَعْدِي وَ هُوَ أَفْضَلُ وُلْدِي فَإِنْ بَقِيتَ بَعْدِي فَاشْهَدْ لَهُ بِذَلِكَ عِنْدَ شِيعَتِي وَ أَهْلِ وَلَايَتِي الْمُسْتَخْبِرِينَ عَنْ خَلِيفَتِي مِنْ بَعْدِي.

ترجمہ

سلیمان بن حفص المروزی کہتے ہیں کہ میں امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہما السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں چاہتا تھا کہ ان سے پوچھوں کہ ان کے بعد حجت خدا کون ہے۔ جب ان کی مجھ پر نظر پڑی تو میرے کہنے کے بغیر انہوں نے کہا:۔

''سلیمان! یقیناً علیؑ میرا بیٹا اور میرا وصی اور میرے بعد تمام انسانوں پر حجت خدا ہے۔ اور وہ میری تمام اولاد سے افضل ہے۔ لہٰذا اگر تو میرے بعد زندہ رہے تو میرے شیعوں اور میری ولایت کے ماننے والوں کو جو میرے جانشین کے متعلق دریافت کرنے والے ہوں انہیں اس کی خبر دینا''۔

12 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّالِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ آدَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْهَاشِمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ الْقَبْرِ نَحْوَ سِتِّينَ رَجُلًا مِنَّا وَ مِنْ مَوَالِينَا إِذْ أَقْبَلَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام وَ يَدُ عَلِيٍّ ابْنِهِ عليه السلام فِي يَدِهِ فَقَالَ أَ تَدْرُونَ مَنْ أَنَا قُلْنَا أَنْتَ سَيِّدُنَا وَ كَبِيرُنَا فَقَالَ سَمُّونِي وَ انْسُبُونِي فَقُلْنَا أَنْتَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا مَعِي قُلْنَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ فَاشْهَدُوا أَنَّهُ وَكِيلِي فِي حَيَاتِي وَ وَصِيِّي بَعْدَ مَوْتِي.

ترجمہ

علی بن عبداللہ ہاشمی بیان کرتے ہیں کہ ہم قریباً ساٹھ افراد قبر رسول خداؐ کے پاس موجود تھے اور اس تعداد میں ہم تھے یا ہمارے غلام تھے۔ اسی اثنا میں ابوابراہیم موسیٰ بن جعفر علیہما السلام تشریف لائے اور ان کے ہاتھ میں ان کے بیٹے علیؑ کا ہاتھ تھا، آپؑ نے ہم سے فرمایا: ''مجھے جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟''

ہم نے کہا: جی ہاں آپؑ ہمارے سردار اور ہمارے بزرگ ہیں۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ''تم میرا نام ونسب بیان کرو''۔

ہم نے کہا: ''آپ موسیٰ بن جعفر بن محمدؑ ہیں''۔
آپؑ نے فرمایا: ''میرے ساتھ یہ کون ہیں؟''
ہم نے کہا: ''یہ علی بن موسیٰ بن جعفر ہے''۔
آپؑ نے فرمایا: ''گواہ رہو! میری زندگی میں یہ میرا وکیل ہے اور میری موت کے بعد یہ میرا وصی ہے''۔

13 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَرْحُومٍ قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ أُرِيدُ الْمَدِينَةَ فَلَمَّا صِرْتُ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ لَقِيتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَ هُوَ يُذْهَبُ بِهِ إِلَى الْبَصْرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَدَفَعَ إِلَيَّ كُتُباً وَ أَمَرَنِي أَنْ أُوصِلَهَا بِالْمَدِينَةِ فَقُلْتُ إِلَى مَنْ أَدْفَعُهَا جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ إِلَى ابْنِي عَلِيٍّ فَإِنَّهُ وَصِيِّي وَ الْقَيِّمُ بِأَمْرِي وَ خَيْرُ بَنِيَّ.

ترجمہ

عبداللہ بن مرحوم کہتے ہیں میں بصرہ سے مدینہ کے ارادہ سے نکلا۔ جب میں نے کچھ سفر طے کیا تو راستے میں حضرت ابوابراہیم علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی۔ اس وقت آپ کو بصرہ لے جایا جارہا تھا۔ آپؑ نے میری طرف پیغام بھیجا۔ جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے ایک خط میرے حوالہ کیا اور فرمایا میرا یہ خط مدینہ پہنچاؤ۔
میں نے عرض کی کس کو یہ خط پہنچاؤں؟
آپؑ نے فرمایا: ''یہ خط میرے فرزند علیؑ کے حوالہ کرنا۔ وہی میرا وصی ہے اور میرے امور کا نگراں ہے۔ اور وہی میری تمام اولاد میں سے افضل ہے''۔

14 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَرْثِ وَ أُمِّهِ مِنْ وُلْدِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ بَعَثَ إِلَيْنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام فَجَمَعَنَا ثُمَّ قَالَ أَ تَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قُلْنَا لَا قَالَ اشْهَدُوا أَنَّ عَلِيّاً ابْنِي هَذَا وَصِيِّي وَ الْقَيِّمُ بِأَمْرِي وَ خَلِيفَتِي مِنْ بَعْدِي مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدِي دَيْنٌ فَلْيَأْخُذْهُ مِنِ ابْنِي هَذَا وَ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدِي عِدَةٌ فَلْيَسْتَنْجِزْهَا مِنْهُ وَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنْ لِقَائِي فَلَا يَلْقَنِي إِلَّا بِكِتَابِهِ.

ترجمہ

عبداللہ بن حرث سے روایت ہے اس کی والدہ جعفر بن ابی طالب کی نسل میں سے تھیں وہ کہتے ہیں، ابوابراہیم

موسیٰ کاظمؑ نے ہمیں پیغام بھیجا۔ جب ہم جمع ہوئے تو انہوں نے فرمایا: ''جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟''
ہم نے کہا نہیں۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ''گواہ رہو کہ میرا یہ فرزند علیؑ میرا وصی اور میرے امور کا نگراں اور میرے بعد میرا جانشین ہے۔ جس نے بھی مجھے قرض دیا ہو وہ میرے بعد میرے اس فرزند سے وصول کرے اور جس سے میں نے کوئی وعدہ کیا ہو تو میرے اس فرزند سے وعدہ وفائی کا تقاضہ کرے۔ اور جس نے لازمی طور پر مجھ سے ملاقات کرنی ہو تو وہ میرے فرزند کے خط کے ذریعہ سے ملاقات کرے''۔

15 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا الْمُظَفَّرُ بْنُ جَعْفَرٍ الْعَلَوِيُّ السَّمَرْقَنْدِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ الْعَيَّاشِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ السُّخْتِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْقَاسِمِ الْعُرَيْضِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ حَيْدَرِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الْهَاشِمِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَلا أَنِ الْآنَ تَتَّخِذُ الشِّيعَةُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى عليه السلام إِمَاماً قُلْتُ وَ كَيْفَ ذَلِكَ قَالَ دَعَاهُ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام فَأَوْصَى إِلَيْهِ.

ترجمہ

محمد بن یزید ہاشمی نے کہا اب شیعہ علی بن موسیٰ کاظمؑ کو اپنا امام تسلیم کریں گے۔
راوی کہتا ہے میں نے پوچھا وہ کیوں؟
تو محمد بن یزید ہاشمی نے کہا کہ ابوالحسن موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام نے اسے اپنا وصی مقرر کیا تھا۔

16 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ حَيْدَرِ بْنِ أَيُّوبَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فِي مَوْضِعٍ يُعْرَفُ بِالْقُبَا فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ فَجَاءَ بَعْدَ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يَجِيئُنَا فِيهِ فَقُلْنَا لَهُ جَعَلَنَا اللهُ فِدَاكَ مَا حَبَسَكَ قَالَ دَعَانَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام الْيَوْمَ سَبْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ عليها السلام فَأَشْهَدَنَا لِعَلِيٍّ ابْنِهِ بِالْوَصِيَّةِ وَ الْوَكَالَةِ فِي حَيَاتِهِ وَ بَعْدَ مَوْتِهِ وَ أَنَّ أَمْرَهُ جَائِزٌ عَلَيْهِ وَ لَهُ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ وَ اللهِ يَا حَيْدَرُ لَقَدْ عَقَدَ لَهُ الْإِمَامَةَ الْيَوْمَ وَ لَيَقُولَنَّ الشِّيعَةُ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ قَالَ حَيْدَرُ قُلْتُ بَلْ يُبْقِيهِ اللهُ وَ أَيُّ شَيْءٍ هَذَا قَالَ يَا حَيْدَرُ إِذَا أَوْصَى إِلَيْهِ فَقَدْ عَقَدَ لَهُ الْإِمَامَةَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ مَاتَ حَيْدَرُ وَ هُوَ شَاكٌّ.

ترجمہ

علی بن حکم سے روایت ہے، انہوں نے حیدر بن ایوب سے روایت کی ہے۔ حیدر بیان کرتا ہے کہ ہم مدینہ میں مقام قبا میں موجود تھے، کچھ دیر بعد محمد بن زید بن علی ہمارے پاس آئے اور عام طور پر وہ اس وقت سے قبل آیا کرتے تھے: ہم نے ان سے پوچھا: ۔اللہ ہمیں آپ پر نثار کرے آپ نے دیر کیوں کی؟

انہوں نے کہا: ''آج ابوابراہیم موسیٰ بن جعفر علیہما السلام نے اولاد علیؑ و بتولؑ میں سے سترہ افراد کو بلایا اور انہوں نے ہمیں بلا کر اپنے فرزند علی رضا علیہ السلام کی وصیت اور زندگی اور موت کے بعد ان کی وکالت کا ہمیں گواہ بنایا اور یہ کہ ان کے امر کو انہوں نے جاری کر دیا''۔

پھر محمد بن زید نے کہا: ''حیدر! خدا کی قسم امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے آج سے انہیں امام مقرر کر دیا اور تمام شیعہ اُن کی امامت کا اعتقاد رکھیں گے''۔

یہ سن کر حیدر بن ایوب نے کہا: نہیں ہم بقیۃ اللہ کی امامت کو تسلیم کریں گے، اس کے سامنے علی رضاؑ کی امامت کیا چیز ہے۔

محمد بن زید نے کہا: ''جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے انہیں اپنا وصی مقرر کر دیا ہے تو انہوں نے انہیں امام متعین کیا ہے''۔

(راوی حدیث) علی بن حکم کہتے ہیں کہ حیدر مرتے دم تک شک میں مبتلا رہے تھے۔

17 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْخَلَفِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَسَدِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ وَ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ أَوْصَى أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام إِلَى ابْنِهِ عَلِيٍّ عليه السلام وَ كَتَبَ لَهُ كِتَاباً أَشْهَدَ فِيهِ سِتِّينَ رَجُلًا مِنْ وُجُوهِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ.

ترجمہ

عبدالرحمٰن بن حجاج روایت کرتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے فرزند علی کو اپنا وصی مقرر کیا اور انہیں ایک تحریر لکھ کر دی جس میں مدینہ کے ساٹھ معززین کی گواہی درج کی گئی تھی۔

18 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ وَ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَقَامَ لَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام ابْنَهُ عَلِيّاً عليه السلام كَمَا أَقَامَ رَسُولُ

اللهِ ﷺ عَلِيّاً عليه السلام يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَوْ قَالَ يَا أَهْلَ الْمَسْجِدِ هَذَا وَصِيِّي مِنْ بَعْدِي.

ترجمه

حسین بن بشیر کہتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے فرزند علی رضاؑ کا اعلان بعینہ اس طرح سے کیا جس طرح رسولِ خداؐ نے غدیر خم میں حضرت علی کا اعلان کیا تھا، چنانچہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اہل مدینہ کے سامنے ارشاد فرمایا: ''اہل مدینہ! (یا اہل مسجد) میرے بعد یہ میرا وصی ہے''

19 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْخَزَّازِ قَالَ خَرَجْنَا إِلَى مَكَّةَ وَ مَعَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَ مَعَهُ مَالٌ وَ مَتَاعٌ فَقُلْنَا مَا هَذَا قَالَ هَذَا لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ عليه السلام أَمَرَنِي أَنْ أَحْمِلَهُ إِلَى عَلِيٍّ ابْنِهِ عليه السلام وَ قَدْ أَوْصَى إِلَيْهِ.

قال مصنف هذا الكتاب إن علی بن أبي حمزة أنكر ذلك بعد وفاة موسى بن جعفر عليه السلام و حبس المال عن الرضا عليه السلام

ترجمه

حسن بن علی خزاز کہتے ہیں کہ ہم مکہ جا رہے تھے اور ہمارے ساتھ علی بن ابی حمزہ بھی تھا اور اس کے پاس کچھ مال و متاع تھا۔

ہم نے اس سے پوچھا یہ کیا ہے؟

اس نے کہا یہ عبد صالح علیہ السلام کا مال ہے۔ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے

کہ میں یہ مال اُن کے فرزند علی رضا علیہ السلام کے پاس لے جاؤں کیونکہ انہوں نے انہیں اپنا وصی مقرر کیا ہے۔

مصنف کتاب عرض کرتا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی وفات کے بعد علی بن ابی حمزہ نے امام علی رضا علیہ السلام کی امامت کا انکار کیا اور ان سے مال روک دیا تھا۔

20 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْعِجْلِيَّةِ قَالَ لِي كَمْ عَسَى أَنْ يَبْقَى لَكُمْ هَذَا الشَّيْخُ إِنَّمَا هُوَ سَنَةً أَوْ سَنَتَيْنِ حَتَّى يَهْلِكَ ثُمَّ تَصِيرُونَ لَيْسَ لَكُمْ أَحَدٌ تَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَلَا قُلْتَ لَهُ هَذَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام قَدْ أَدْرَكَ مَا يُدْرِكُ الرِّجَالُ وَ قَدِ اشْتَرَيْنَا لَهُ جَارِيَةً تُبَاحُ لَهُ فَكَأَنَّكَ بِهِ إِنْ شَاءَ اللهُ وَ قَدْ وُلِدَ لَهُ فَقِيهٌ خَلَفٌ.

ترجمہ

سلمہ بن محرز کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کی کہ فرقہ عجلیہ [1] کے ایک فرد نے مجھ سے کہا کہ تمہارا یہ شیخ کتنے برس زندہ رہے گا۔ تمہارا یہ شیخ بس ایک دو برس تک زندہ رہے گا پھر مر جائے گا، اس کے بعد تمہارا کوئی امام نہیں ہوگا۔

یہ سن کر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ موسیٰ بن جعفر الصادقؑ جوان ہو چکے ہیں اور ہم نے اس کے لئے ایک کنیز بھی خریدی ہے جس سے فقیہ فرد ان شاء اللہ پیدا ہوگا''۔

21 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا الْمُظَفَّرُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُظَفَّرٍ الْعَلَوِيُّ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ السُّخْتِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَلَفٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَبْتَدِي بِالثَّنَاءِ عَلَى ابْنِهِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ يُطْرِيهِ وَ يَذْكُرُ مِنْ فَضْلِهِ وَ بِرِّهِ مَا لَا يَذْكُرُ مِنْ غَيْرِهِ كَأَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَدُلَّ عَلَيْهِ

ترجمہ

اسماعیل بن خطاب بیان کرتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا دستور تھا کہ وہ اپنے فرزند علیؑ کی بہت تعریف اور ان کی فضیلت وسخاوت کا بہت زیادہ تذکرہ کیا کرتے تھے۔ جب کے دوسروں کا اس قدر ذکر نہیں کیا کرتے تھے۔ گویا وہ ان کی امامت کی جانب اشارہ فرماتے تھے۔

22 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَلَفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ سَعِدَ امْرُؤٌ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَى مِنْهُ خَلَفٌ وَ قَدْ أَرَانِيَ اللهُ مِنِ ابْنِي هَذَا خَلَفاً وَ أَشَارَ إِلَيْهِ يَعْنِي الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ.

ترجمہ

جعفر بن خلف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔

---

[1] فرقہ عجلیہ کی دو شاخیں ہیں، ان کی پہلی شاخ کو مغیریہ کہا جاتا ہے کیونکہ وہ مغیرہ بن سعید عجلی کے پیروکار ہیں اور اللہ تعالیٰ کے متعلق اس کا نظریہ یہ تھا ''اللہ تعالیٰ ایک مرد کی سی شکل رکھتا ہے اور اس کے سر پر تاج ہے''۔ اور ان کا اعتقاد تھا کہ امام منتظر زکریا بن محمد بن علی بن حسین بن علی ہیں اور جبل حاجز میں زندہ سلامت ہیں، اللہ نے انہیں ہماری آنکھوں سے غائب کر دیا ہے۔ اس فرقہ کی دوسری شاخ کو منصوریہ کہا جاتا ہے کیونکہ وہ ابو منصور عجلی کے پیروکار ہیں ابو منصور نے اپنی نسبت امام محمد باقر علیہ السلام کی طرف کی تھی لیکن انہوں نے اس سے اظہار براءت کر دیا تھا اور اسے اپنی محفل سے دھتکار دیا تھا، اس کے بعد اس نے خود اپنی امامت کا دعویٰ کیا تھا، اور اس فرقہ کے افراد کا عقیدہ یہ تھا کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے بعد امامت ابو منصور کو منتقل ہوگئی اور ابو منصور کو آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا۔

''وہ شخص خوش نصیب ہے جو موت سے پہلے اپنا جانشین دیکھ لے اور اللہ نے مجھے میرے بیٹے علی کی صورت میں اپنا جانشین دکھا دیا ہے''۔

پھر آپؑ نے اپنے فرزند علی رضاؑ کی طرف اشارہ کیا۔

23 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْحَجَّالِ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ وَ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ وَ عَلِيِّ بْنِ سِنَانٍ وَ عَلِيِّ عن ابْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ خَرَجَتْ إِلَيْنَا أَلْوَاحٌ مِنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ مُوسَى عليه السلام وَ هُوَ فِي الْحَبْسِ فَإِذَا فِيهَا مَكْتُوبٌ عَهْدِي إِلَى أَكْبَرِ وُلْدِي.

ترجمہ

حسین بن مختار بیان کرتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے زندان سے ہمیں خطوط لکھے جن میں تحریر تھا

''میرے عہدۂ امامت کا حقدار میرا بڑا بیٹا ہے''۔

24 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ لَمَّا مَرَّ بِنَا أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام بِالْبَصْرَةِ خَرَجَتْ إِلَيْنَا مِنْهُ أَلْوَاحٌ مَكْتُوبٌ فِيهَا بِالْعَرْضِ عَهْدِي إِلَى أَكْبَرِ وُلْدِي.

ترجمہ

حسین بن مختار کہتے ہیں جب امام موسیٰ کاظمؑ کا بصرہ سے گزر ہوا تو ان کی طرف سے ہمیں خطوط موصول ہوئے جن میں تحریر تھا

''میرے عہد کا وارث میرا بڑا بیٹا ہے''۔

25 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ مَرْوَانَ الْقَنْدِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَ عِنْدَهُ عَلِيٌّ ابْنُهُ فَقَالَ لِي يَا زِيَادُ هَذَا كِتَابُهُ كِتَابِي وَ كَلَامُهُ كَلَامِي وَ رَسُولُهُ رَسُولِي وَ مَا قَالَ فَالْقَوْلُ قَوْلُهُ.

قال مصنف هذا الكتاب إن زياد بن مروان القندي روى هذا الحديث ثم أنكره بعد مضي موسى عليه السلام و قال بالوقف و حبس ما كان عنده من مال موسى بن جعفر عليه السلام.

ترجمہ

زیاد بن مروان القندی کہتے ہیں کہ میں ابوابراہیم موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت ان کے پاس ان کے فرزند علیؑ موجود تھے۔ آپؑ نے فرمایا: ''زیاد! اس کی تحریر میری تحریر ہے اس کا کلام میرا کلام ہے اس کا قاصد میرا قاصد ہے۔ اور اس کا فیصلہ حرف آخر ہے''۔

مصنفِ کتاب کہتا ہے زیاد بن مروان القندی نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی زندگی میں اس حدیث کو روایت کیا تھا۔ لیکن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی وفات کے بعد وہ اس کا منکر ہو گیا تھا اور اس کے پاس جتنا بھی مال امام تھا اس نے سب کا سب اپنے پاس رکھ لیا تھا۔

26 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَجَّالِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ نَصْرِ بْنِ قَابُوسَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام إِنِّي سَأَلْتُ أَبَاكَ عليه السلام مَنِ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَكَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّكَ أَنْتَ هُوَ فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام ذَهَبَ النَّاسُ يَمِيناً وَ شِمَالًا وَ قُلْتُ أَنَا وَ أَصْحَابِي بِكَ فَأَخْبِرْنِي مَنِ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَكَ قَالَ ابْنِي عَلِيٌّ عليه السلام.

ترجمہ

نصر بن قابوس کہتے ہیں کہ میں نے ابوابراہیم موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ میں نے آپ کے والد ماجد سے ان کے جانشین کے متعلق پوچھا تھا تو انہوں نے آپؑ کے متعلق فرمایا تھا۔

ان کی وفات کے بعد کئی لوگ ادھر ادھر چلے گئے لیکن میں نے اور میرے ساتھیوں نے آپؑ کو امام تسلیم کیا۔ اب آپؑ یہ بتائیں کہ آپؑ کا جانشین کون ہوگا؟

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ''میرا بیٹا علیؑ میرا جانشین ہوگا''

27 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ قَابُوسَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ ع عَلِيٌّ ابْنِي أَكْبَرُ وُلْدِي وَ أَسْمَعُهُمْ لِقَوْلِي وَ أَطْوَعُهُمْ لِأَمْرِي يَنْظُرُ مَعِي فِي كِتَابَيِ الْجَفْرِ وَ الْجَامِعَةِ وَ لَيْسَ يَنْظُرُ فِيهِ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ وَصِيُّ نَبِيٍّ.

ترجمہ

نعیم بن قابوس (نصرِ بن قابوس خ۔ل) بیان کرتے ہیں

کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ''علی میرا بڑا بیٹا ہے اور میری تمام اولاد کی بہ نسبت میرا زیادہ فرماں بردار ہے اور وہ میرے ساتھ کتاب جفر و جامعہ کا مطالعہ کرتا ہے اور جفر و جامعہ کا مطالعہ یا تو نبی کر سکتا ہے یا نبی کا وصی کر سکتا ہے۔

28 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام وَ عَلِيٌّ عليه السلام ابْنُهُ فِي حَجْرِهِ وَ هُوَ يُقَبِّلُهُ وَ يَمَصُّ لِسَانَهُ وَ يَضَعُهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَ يَضُمُّهُ إِلَيْهِ وَ يَقُولُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي مَا أَطْيَبَ رِيحَكَ وَ أَطْهَرَ خُلُقَكَ وَ أَبْيَنَ فَضْلَكَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَقَدْ وَقَعَ فِي قَلْبِي لِهَذَا الْغُلَامِ مِنَ الْمَوَدَّةِ مَا لَمْ يَقَعْ لِأَحَدٍ إِلَّا لَكَ فَقَالَ لِي يَا مُفَضَّلُ هُوَ مِنِّي بِمَنْزِلَتِي مِنْ أَبِي عليه السلام ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَ اللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ قَالَ قُلْتُ هُوَ صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ نَعَمْ مَنْ أَطَاعَهُ رَشَدَ وَ مَنْ عَصَاهُ كَفَرَ.

ترجمہ

مفضل بن عمر روایت کرتے ہیں کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت علی رضا علیہ السلام ان کی گود میں بیٹھے ہوئے تھے۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام انہیں بوسے دے رہے تھے اور اپنی زبان انہیں چسا رہے تھے اور انہیں اپنے کندھوں پر بٹھاتے اور انہیں اپنے سینہ سے لگاتے تھے اور یہ فرماتے تھے: ''میرے ماں باپ تجھ پہ قربان! تیرے بدن سے اٹھنے والی خوشبو کتنی عمدہ ہے اور تیری پیدائش کتنی پاک اور تیری فضیلت کتنی واضح ہے''۔

مفضل کہتے ہیں کہ میں نے امامؑ کی خدمت میں عرض کی: میں آپ پر قربان جاؤں! میرے دل میں اس بچے کے لیے اتنی محبت پیدا ہو گئی ہے کہ اتنی محبت آپؑ کے علاوہ اور کسی کے لیے نہیں ہے۔

امامؑ نے فرمایا: ''میرے اس بیٹے کا وہی مقام ہے جو میرے والد کے ہاں میرا مقام ہے یہ ذریت ایک دوسرے سے جاری رہے گی اور اللہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے''۔

میں نے کہا تو کیا آپؑ کے بعد امر امامت کے وارث یہی ہیں؟

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ''جی ہاں! جس نے اس کی اطاعت کی اس نے ہدایت پائی اور جس نے اس کی نافرمانی کی، اس نے کفر کیا''۔

29 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَبْلَ أَنْ يُحْمَلَ إِلَى الْعِرَاقِ بِسَنَةٍ وَ عَلِيٌّ ابْنُهُ عليه السلام بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ قَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي هَذِهِ السَّنَةِ

حَرَكَةٌ فَلَا تَجْزَعْ مِنْهَا ثُمَّ أَطْرَقَ وَ نَكَتَ بِيَدِهِ فِي الْأَرْضِ وَ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَ هُوَ يَقُولُ وَ يُضِلُّ اللهُ الظَّالِمِينَ وَ يَفْعَلُ اللهُ ما يَشاءُ قُلْتُ وَ مَا ذَاكَ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ ابْنِي هَذَا حَقَّهُ وَ جَحَدَ إِمَامَتَهُ مِنْ بَعْدِي كَانَ كَمَنْ ظَلَمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام حَقَّهُ وَ جَحَدَ إِمَامَتَهُ مِنْ بَعْدِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فَعَلِمْتُ أَنَّهُ قَدْ نَعَى إِلَيَّ نَفْسَهُ وَ دَلَّ عَلَى ابْنِهِ فَقُلْتُ وَ اللهِ لَئِنْ مَدَّ اللهُ فِي عُمُرِي لَأُسَلِّمَنَّ إِلَيْهِ حَقَّهُ وَ لَأُقِرَّنَّ لَهُ بِالْإِمَامَةِ وَ أَشْهَدُ أَنَّهُ مِنْ بَعْدِكَ حُجَّةُ اللهِ تَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ وَ الدَّاعِي إِلَى دِينِهِ فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ يَمُدُّ اللهُ فِي عُمُرِكَ وَ تَدْعُو إِلَى إِمَامَتِهِ وَ إِمَامَةِ مَنْ يَقُومُ مَقَامَهُ مِنْ بَعْدِهِ فَقُلْتُ مَنْ ذَاكَ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ مُحَمَّدٌ ابْنُهُ قَالَ قُلْتُ فَالرِّضَا وَ التَّسْلِيمُ قَالَ نَعَمْ كَذَلِكَ وَجَدْتُكَ فِي كِتَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَمَا إِنَّكَ فِي شِيعَتِنَا أَبْيَنُ مِنَ الْبَرْقِ فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الْمُفَضَّلَ كَانَ أُنْسِي وَ مُسْتَرَاحِي وَ أَنْتَ أُنْسُهُمَا وَ مُسْتَرَاحُهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ أَنْ تَمَسَّكَ أَبَداً.

ترجمه

محمد بن سنان کہتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو گرفتار کر کے ابھی عراق نہیں لے جایا گیا تھا، میں اس گرفتاری سے ایک سال پہلے ان کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت ان کے فرزند علیؑ ان کے پاس موجود تھے، امامؑ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: ''محمد!''

میں نے لبیک کہا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ''اس سال ایک واقعہ پیش آئے گا، اس واقعہ کی وجہ سے خوف زدہ مت ہونا''۔

پھر انہوں نے سر جھکا کر ہاتھ سے زمین پر لکیریں کھینچیں اور بعد از اں سر اُٹھا کر میری طرف دیکھا اور کہا۔

''اور اللہ ظالموں کو گمراہی میں رہنے دیتا ہے اور جو چاہتا ہے سرانجام دیتا ہے''۔ (ابراہیم۔۲۷)

میں نے کہا اس کا مقصد کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''جس نے میرے اس فرزند کے حق میں ظلم کیا اور میرے بعد جس نے بھی اس کی امامت کا انکار کیا تو اس شخص نے گویا حضرت علی بن ابی طالبؑ پر ظلم کیا اور محمد مصطفیؐ کے بعد ان کی امامت کا انکار کیا''۔

حضرت کی یہ باتیں سن کر میں سمجھ گیا کہ آپؑ مجھے اپنی موت کی خبر دے رہے ہیں اور اپنے فرزند کی جانشینی کا اعلان کر رہے ہیں۔

میں نے عرض کیا: اگر خدا نے مجھے زندگی بخشی تو میں ان کا حق ادا کروں گا اور ان کی امامت کا اقرار کروں گا، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ خلقِ خدا پر خدا کی حجت اور خدا کے دین کے داعی ہیں۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ''اللہ تجھے طویل زندگی عطا کرے گا، تو لوگوں کو اس کی اور اس کے بعد اس کے قائم مقام کی امامت کی دعوت دے گا''۔

میں نے عرض کی: میں آپؑ پر نثار! ان کا قائم مقام کون ہوگا؟

حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ''اس کا بیٹا محمد (تقیؑ) اس کا قائم مقام ہوگا''

میں نے کہا: میں راضی ہوں اور سر تسلیم خم کرتا ہوں۔

امامؑ نے فرمایا: ''جی ہاں! میں نے امیر المومنین علیہ السلام کی کتاب میں تیرے متعلق پڑھا ہے کہ تو ہمارے شیعوں میں وہی مقام رکھتا ہے جو کہ تاریک رات میں بجلی کی چمک کو حاصل ہوتا ہے۔''

پھر آپؑ نے فرمایا: ''محمد! بے شک مفضل بھی میرا ہمدرد ہے اور مجھے راحت پہنچانے والا ہے لیکن تو اس سے زیادہ میرا ہمدرد اور مجھے راحت پہنچانے والا ہے، دوزخ کا تجھے مس کرنا حرام ہے''۔

باب 5

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا وصیت نامہ

1 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الصُّهْبَانِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَجَّالِ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْجَعْفَرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ أَنَّ أَبَا إِبْرَاهِيمَ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام أَشْهَدَ عَلَى وَصِيَّتِهِ إِسْحَاقَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيَّ وَ جَعْفَرَ بْنَ صَالِحٍ وَ مُعَاوِيَةَ بن الْجَعْفَرِيَّيْنِ وَ يَحْيَى بْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ وَ سَعْدَ بْنَ عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيَّ وَ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيَّ وَ يَزِيدَ بْنَ سَلِيطٍ الْأَنْصَارِيَّ وَ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ الْأَسْلَمِيَّ بَعْدَ أَنْ أَشْهَدَهُمْ أَنَّهُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ وَ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لا رَيْبَ فِيها وَ أَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَ أَنَّ الْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ وَ أَنَّ الْحِسَابَ وَ الْقِصَاصَ حَقٌّ وَ أَنَّ الْوُقُوفَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَقٌّ وَ أَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وسلم حَقٌّ حَقٌّ حَقٌّ وَ أَنَّ مَا نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ حَقٌّ عَلَى ذَلِكَ أَحْيَا وَ عَلَيْهِ أَمُوتُ وَ عَلَيْهِ أُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللهُ

أَشْهَدَهُمْ أَنَّ هَذِهِ وَصِيَّتِي بِخَطِّي وَ قَدْ نَسَخْتُ وَصِيَّةَ جَدِّي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ وَصَايَا الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ وَصِيَّةَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ وَ وَصِيَّةَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام قَبْلَ ذَلِكَ حَرْفاً بِحَرْفٍ

وَ أَوْصَيْتُ بِهَا إِلَى عَلِيٍّ ابْنِي وَ بَنِيَّ بَعْدَهُ مَعَهُ إِنْ شَاءَ اللهُ فَإِنْ آنَسَ مِنْهُمْ رُشْداً وَ أَحَبَّ إِقْرَارَهُمْ فَذَاكَ لَهُ وَ إِنْ كَرِهَهُمْ وَ أَحَبَّ أَنْ يُخْرِجَهُمْ فَذَاكَ لَهُ وَ لَا أَمْرَ لَهُمْ مَعَهُ وَ أَوْصَيْتُ إِلَيْهِ بِصَدَقَاتِي وَ أَمْوَالِي وَ صِبْيَانِيَ الَّذِي خَلَّفْتُ وَ وُلْدِي وَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَ الْعَبَّاسِ وَ إِسْمَاعِيلَ وَ أَحْمَدَ وَ أُمِّ أَحْمَدَ وَ إِلَى عَلِيٍّ أَمْرُ نِسَائِي دُونَهُمْ وَ ثُلُثُ صَدَقَةِ أَبِي وَ أَهْلِ بَيْتِي يَضَعُهُ حَيْثُ يَرَى وَ يَجْعَلُ مِنْهُ مَا يَجْعَلُ مِنْهُ ذُو الْمَالِ فِي مَالِهِ إِنْ أَحَبَّ أَنْ يُجِيزَ مَا ذَكَرْتُ فِي عِيَالِي فَذَاكَ إِلَيْهِ وَ إِنْ كَرِهَ فَذَاكَ إِلَيْهِ وَ إِنْ أَحَبَّ أَنْ يَبِيعَ أَوْ يَهَبَ أَوْ يَنْحَلَ أَوْ يَتَصَدَّقَ عَلَى غَيْرِ مَا وَصَّيْتُهُ فَذَاكَ إِلَيْهِ وَ هُوَ أَنَا فِي وَصِيَّتِي فِي مَالِي وَ فِي أَهْلِي وَ وُلْدِي وَ إِنْ رَأَى أَنْ يُقِرَّ إِخْوَتَهُ الَّذِينَ سَمَّيْتُهُمْ فِي صَدْرِ كِتَابِي هَذَا أَقَرَّهُمْ وَ إِنْ كَرِهَ

فَلَهُ أَنْ يُخْرِجَهُمْ غَيْرَ مَرْدُودٍ عَلَيْهِ وَ إِنْ أَرَادَ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يُزَوِّجَ أُخْتَهُ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَ أَمْرِهِ وَ أَيُّ سُلْطَانٍ كَشَفَهُ عَنْ شَيْءٍ أَوْ حَالَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْتُ فِي كِتَابِي فَقَدْ بَرِءَ مِنَ اللهِ تَعَالَى وَ مِنْ رَسُولِهِ وَ اللهُ وَ رَسُولُهُ مِنْهُ بَرِيئَانِ وَ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَ لَعْنَةُ اللَّاعِنِينَ وَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَ النَّبِيِّينَ وَ الْمُرْسَلِينَ أَجْمَعِينَ وَ جَمَاعَةِ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنَ السَّلَاطِينِ أَنْ يَكْشِفَهُ عَنْ شَيْءٍ لِي عِنْدَهُ مِنْ بِضَاعَةٍ وَ لَا لِأَحَدٍ مِنْ وُلْدِي وَ لِي عِنْدَهُ مَالٌ وَ هُوَ مُصَدَّقٌ فِيمَا ذَكَرَ مِنْ مَبْلَغِهِ إِنْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ فَهُوَ الصَّادِقُ وَ إِنَّمَا أَرَدْتُ بِإِدْخَالِ الَّذِينَ أَدْخَلْتُ مَعَهُ مِنْ وُلْدِي التَّنْوِيهَ بِأَسْمَائِهِمْ وَ أَوْلَادِيَ الْأَصَاغِرُ وَ أُمَّهَاتُ أَوْلَادِي وَ مَنْ أَقَامَ مِنْهُمْ فِي مَنْزِلِهِ وَ فِي حِجَابِهِ فَلَهُ مَا كَانَ يَجْرِي عَلَيْهِ فِي حَيَاتِي إِنْ أَرَادَ ذَلِكَ وَ مَنْ خَرَجَ مِنْهُنَّ إِلَى زَوْجٍ فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَى جرايتي [حُزَانَتِي إِلَّا أَنْ يَرَى عَلِيٌّ ذَلِكَ وَ بَنَاتِي مِثْلُ ذَلِكَ وَ لَا يُزَوِّجُ بَنَاتِي أَحَدٌ مِنْ أخواتهن [إِخْوَتِهِنَّ مِنْ أُمَّهَاتِهِنَّ وَ لَا سُلْطَانٌ وَ لَا عُمِلَ لَهُنَّ إِلَّا بِرَأْيِهِ وَ مَشُورَتِهِ فَإِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ خَالَفُوا اللهَ تَعَالَى وَ رَسُولَهُ ﷺ وَ حَادُّوهُ فِي مُلْكِهِ وَ هُوَ أَعْرَفُ بِمَنَاكِحِ قَوْمِهِ إِنْ أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ زَوَّجَ وَ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتْرُكَ تَرَكَ وَ قَدْ أَوْصَيْتُهُمْ بِمِثْلِ مَا ذَكَرْتُ فِي صَدْرِ كِتَابِي هَذَا وَ أُشْهِدُ اللهَ عَلَيْهِمْ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْشِفَ وَصِيَّتِي وَ لَا يَنْشُرَهَا وَ هِيَ عَلَى مَا ذَكَرْتُ وَ سَمَّيْتُ فَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهِ وَ مَنْ أَحْسَنَ فَلِنَفْسِهِ وَ مَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنْ سُلْطَانٍ وَ لَا غَيْرِهِ إن نقض [أَنْ يَفُضَّ كِتَابِي هَذَا الَّذِي خَتَمْتُ عَلَيْهِ أَسْفَلَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَ غَضَبُهُ وَ الْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ وَ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ وَ الْمُؤْمِنِينَ وَ خَتَمَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام وَ الشُّهُودُ.

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ مُوسَى عليه السلام لِابْنِ عِمْرَانَ الْقَاضِي الطَّلْحِيِّ إِنَّ أَسْفَلَ هَذَا الْكِتَابِ كَنْزٌ لَنَا وَ جَوْهَرٌ يُرِيدُ أَنْ يَحْتَجِزَهُ دُونَنَا وَ لَمْ يَدَعْ أَبُونَا شَيْئاً إِلَّا جَعَلَهُ لَهُ وَ تَرَكَنَا عياله [عَالَةً فَوَثَبَ إِلَيْهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيُّ فَأَسْمَعَهُ فَوَثَبَ عَلَيْهِ إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ عَمُّهُ فَفَعَلَ بِهِ مِثْلَ ذَلِكَ.

فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلْقَاضِي أَصْلَحَكَ اللهُ فُضَّ الْخَاتَمَ وَ اقْرَأْ مَا تَحْتَهُ فَقَالَ لَا أَفُضُّهُ وَ لَا يَلْعَنُنِي أَبُوكَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ أَنَا أَفُضُّهُ.

قَالَ ذَلِكَ إِلَيْكَ فَفَضَّ الْعَبَّاسُ الْخَاتَمَ فَإِذَا فِيهِ إِخْرَاجُهُمْ مِنَ الْوَصِيَّةِ وَ إِقْرَارُ عَلِيٍّ عليه السلام وَحْدَهُ وَ إِدْخَالُهُ إِيَّاهُمْ فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ إِنْ أَحَبُّوا أَوْ كَرِهُوا وَ صَارُوا كَالْأَيْتَامِ فِي حَجْرِهِ وَ أَخْرَجَهُمْ مِنْ

حِلِّ الصَّدَقَةِ وَ ذِكْرِهَا ثُمَّ الْتَفَتَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْعَبَّاسِ.

فَقَالَ يَا أَخِي إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّهُ إِنَّمَا حَمَلَكُمْ عَلَى هَذِهِ الْغُرَّامُ وَ الدُّيُونُ الَّتِي عَلَيْكُمْ فَانْطَلِقْ يَا سَعْدُ فَتَعَيَّنْ لِي مَا عَلَيْهِمْ وَ اقْضِهِ عَنْهُمْ وَ اقْبِضْ ذِكْرَ حُقُوقِهِمْ وَ خُذْ لَهُمُ الْبَرَاءَةَ فَلَا وَ اللهِ لَا أَدَعُ مُوَاسَاتَكُمْ وَ بِرَّكُمْ مَا أَصْبَحْتُ وَ أَمْشِي عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ فَقُولُوا مَا شِئْتُمْ.

فَقَالَ الْعَبَّاسُ مَا تُعْطِينَا إِلَّا مِنْ فُضُولِ أَمْوَالِنَا وَ مَا لَنَا عِنْدَكَ أَكْثَرُ.

فَقَالَ قُولُوا مَا شِئْتُمْ فَالْعِرْضُ عِرْضُكُمْ اللهُمَّ أَصْلِحْهُمْ وَ أَصْلِحْ بِهِمْ وَ اخْسَأْ عَنَّا وَ عَنْهُمُ الشَّيْطَانَ وَ أَعِنْهُمْ عَلَى طَاعَتِكَ وَ اللهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ.

قَالَ الْعَبَّاسُ مَا أَعْرَفَنِي بِلِسَانِكَ وَ لَيْسَ لِمِسْحَاتِكَ عِنْدِي طِينٌ ثُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ افْتَرَقُوا.

ترجمہ

ابراہیم بن عبداللہ جعفری نے اپنے خاندان کے متعدد افراد سے روایت کی ہے کہ ابوابراہیم موسیٰ بن جعفر علیہما السلام نے اپنا وصیت نامہ تحریر کیا جس میں اسحاق بن جعفر بن محمد اور ابراہیم بن محمد جعفری اور جعفر بن صالح اور معاویہ بن جعفریین اور یحییٰ بن حسین بن زید اور سعد بن عمران انصاری اور محمد بن حارث انصاری اور یزید بن سلیط انصاری اور محمد بن جعفر اسلمی کو گواہ قرار دیا اور اس میں حضرت نے یہ تحریر کرایا کہ:۔

وہ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ خدا ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور قیامت ضرور قائم ہوگی، اور اس کے قائم ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ اہل قبور کو اٹھائے گا۔ اور موت کے بعد اٹھنا حق ہے اور حساب اور قصاص حق ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا حق ہے اور جو کچھ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے آئے ہیں وہ حق ہے، حق ہے، حق ہے۔ اور جو کچھ روح الامین لائے ہیں وہ حق ہے، اسی عقیدہ پر میں زندہ رہوں گا اور اسی عقیدہ پر مروں گا اور اگر خدا نے چاہا تو قیامت کے دن اسی عقیدہ پر اٹھایا جاؤں گا۔

میں تمام گواہوں کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ اس وصیت نامہ کو میں نے اپنے ہاتھ سے تحریر کیا ہے اور اس سے قبل میں نے اپنے دادا امیر المومنینؑ اور حسنؑ وحسینؑ اور علیؑ بن الحسینؑ اور محمد باقرؑ اور جعفر صادقؑ کے وصیت ناموں کی نقول بھی اپنے ہاتھوں سے نقل کر چکا ہوں۔

میں اس وصیت نامہ کے ذریعہ سے اپنے بیٹے علیؑ اور اس کے بعد اپنی دوسری اولاد کو وصیت کرتا ہوں بشرطیکہ اگر علی رضا ان میں صلاحیت محسوس کریں اور اس وصیت میں انہیں شریک کرنا چاہیں تو درست اگر وہ ان سے نفرت کریں اور انہیں اس وصیت نامہ سے علیحدہ کرنا چاہیں تو بھی انہیں اس بات کا پورا پورا اختیار حاصل ہوگا اور اس صورت میں ان کا اس وصیت

نامہ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا میں علی رضاؑ کو اپنے صدقات اور اموال اور ان چھوٹے بچوں کا وصی مقرر کرتا ہوں جنہیں میں اپنے بعد چھوڑ کر جا رہا ہوں، علاوہ ازیں میں انہیں ابراہیم، عباس، اسماعیل احمد اور احمد کی والدہ کے متعلق بھی وصیت کرتا ہوں اور میرے بعد میری ازواج کے معاملات کی باگ ڈور بھی علی رضاؑ کے پاس ہوگی۔ اس کے علاوہ کسی اور کو اس میں مداخلت کی اجازت نہ ہوگی، اس کے علاوہ میرے والد اور میرے اہل بیتؑ کے صدقات کی تہائی کی وصیت بھی اسے کرتا ہوں وہ جہاں مناسب سمجھے اسے خرچ کرے، وہ ان صدقات کو اپنا ذاتی مال متصور کر کے اگر پسند کریں تو میرے افراد خانہ کو دیں اور اگر پسند نہ کریں تو بھی انہیں اس کا اختیار حاصل ہے، اور اگر وہ انہیں بیچ، ہبہ یا بخشش کرنا چاہیں یا میری وصیت سے ہٹ کر صدقہ کرنا چاہیں تو بھی انہیں اس کا پورا اختیار حاصل ہے، اس سے مراد میری وہ وصیت ہے جو میں اپنے مال اور اہل وعیال کے متعلق کر چکا ہوں۔

اگر وہ مذکورۃ الصدر افراد جن کے نام میں پہلے تحریر کر چکا ہوں انہیں شامل کریں تو بھی انہیں اجازت ہے اور اگر مذکورہ افراد کو وصیت سے نکال دیں تو بھی انہیں اس کی مکمل اجازت ہے۔

میرے بیٹوں میں سے اگر کوئی بیٹا اپنی بہن کی شادی کرنا چاہے تو وہ علی رضاؑ کی اجازت اور امر سے کرے۔

اور اگر کوئی صاحب اقتدار علی رضاؑ کو میری وصیت پر عمل کرنے سے مانع ہو تو وہ مقتدر شخص خدا اور رسولؐ سے بری ہوگا اور خدا اور رسولؐ اس سے بری ہوں گے اور اس پر اللہ اور جملہ لعنت کنندگان اور ملائکہ مقربین اور جملہ انبیاء ومرسلین اور جملہ اہل ایمان کی لعنت ہوگی۔

کسی حکمران اور میری اولاد میں سے کسی فرد کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ علی رضاؑ کو میرے ترکہ وجاگیر میں تصرف سے روکے اور میری جائیداد کے کم وبیش ہونے کے متعلق جو کچھ علی رضاؑ کہیں اسے درست تصور کیا جائے، جن افراد کو وصیت نامہ کے آغاز میں میں نے شامل کیا، ان کے شامل کرنے سے ان کی عزت مطلوب تھی اور اس سے اپنی چھوٹی اولاد اور اولاد کی ماؤں کی تالیف قلب منظور تھی۔

میری چھوٹی اولاد اور ان کی ماؤں میں سے جو کوئی علی رضاؑ کی سرپرستی میں رہنا چاہے تو اسے وہی حقوق حاصل ہوں گے جو میری زندگی میں اسے حاصل تھے لیکن اس کے لیئے بھی علی رضاؑ کی رضامندی شرط ہوگی اور میری جو بیوی میرے بعد کسی اور سے نکاح کرلے تو اسے میرے وظائف میں سے کوئی حصہ نہیں ملے گا، ہاں اگر علی رضاؑ چاہیں تو ایسا کر سکتے ہیں اور میری بیٹیوں کے لئے بھی یہی حکم ہے، میری بیٹیوں کا نکاح ان کے بھائی یا کوئی حکمران کرنے کے مجاز نہیں ہوں گے اس کے لئے علی رضاؑ کی رائے اور مشورہ ضروری ہوگا۔

اگر میری اولاد یا کوئی حکمران اپنی ذاتی صوابدید پر ان کا نکاح کریں تو وہ خدا اور اس کے رسولؐ کے مخالف متصور

ہوں گے اور خدا اور اس کے رسولؐ سے جنگ کرنے والے سمجھے جائیں گے میری اولاد میں سے یہ حق صرف علی رضا علیہ السلام کو حاصل ہے وہ جس کا نکاح جس سے مناسب سمجھیں کر دیں کیونکہ وہ اپنی قوم کے رشتوں سے بخوبی واقف ہیں انہیں نکاح کرنے یا نہ کرنے کا مکمل حق حاصل ہے اور اس وصیت نامہ کے مطابق میں اپنی بیٹیوں کو بھی وصیت کر چکا اور ان پر خدا کو گواہ قرار دے چکا ہوں اور کسی کو میری وصیت کے ظاہر کرنے اور پھیلانے کی ہرگز اجازت نہیں ہے، جو کوئی برائی کرے تو اس کا وبال اس پر ہوگا اور جو کوئی بھلائی کرے تو اس کا فائدہ اسے حاصل ہوگا اور تیرا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے اور میرے وصیت نامہ کے اس آخری حصہ کو جسے میں نے مہر لگا کر بند کر دیا ہے، کھولنے کی اجازت کسی حکمران کو نہیں ہے اور جو کوئی ایسا کرے اس پر خدا کا غضب اور لعنت نازل ہوگی اور اس لعنت میں فرشتے اور جملہ مومنین و مسلمین مددگار ہوں گے۔

آخر میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنی مہر ثبت کی اور گواہوں نے دستخط کئے۔

عبداللہ بن محمد جعفری بیان کرتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا بیٹا عباس اس وقت کے قاضی کے پاس گیا اور اس سے کہا: وصیت نامہ کا آخری حصہ ہمارے لئے ایک خزانہ اور جوہر کی حیثیت رکھتا ہے، لیکن ہمارا بھائی علی رضاؑ اس پر قابض ہے اور وہ اسے کھولنے پر راضی نہیں ہے جب کہ وصیت نامہ کے بالائی حصہ میں تو ہمارے والد نے ہمیں کچھ بھی نہیں دیا اور ہمیں علی رضا علیہ السلام کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا ہے۔

جیسے ہی عباس نے شکایت کی تو ابراہیم بن محمد جعفری نے اسے برا بھلا کہا اور اس کے چچا اسحاق بن جعفر نے اس پر حملہ کر دیا اور دونوں کچھ دیر کے لئے گتھم گتھا ہو گئے۔

عباس نے قاضی سے کہا: آپ اس مہر کو توڑیں اور وصیت نامہ کا زیریں حصہ پڑھیں۔

ابوعمران قاضی نے کہا: میں اسے توڑنے کی جرات نہیں کروں گا کیونکہ آپؑ کے والد نے مہر توڑنے والوں پر لعنت کی ہے۔

عباس نے کہا: اگر آپ اسے توڑنے پر آمادہ نہیں ہیں تو میں اس مہر کو توڑتا ہوں۔

قاضی نے کہا: وہ تمہاری اپنی صوابدید پر منحصر ہے۔

چنانچہ عباس نے قاضی کے سامنے مہر کو توڑا تو وصیت نامہ کے زیریں حصہ سے باقی تمام اولاد کو خارج کر دیا گیا تھا اور تمام جائیداد امام علی رضا علیہ السلام کے نام پر لکھی گئی تھی اور باقی اولاد کے متعلق مرقوم تھا کہ خواہ وہ پسند کریں یا ناپسند کریں انہیں علی رضا علیہ السلام کی سرپرستی قبول کرنا ہوگی، چنانچہ اس وصیت نامہ کے کھلنے کے بعد ان کی حیثیت وہی رہ گئی جو کسی یتیم کی اس کے کفیل کے ہاں ہوتی ہے، امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنی تمام اولاد کو حدود و صدقہ سے خارج کر دیا تھا۔

بھائی کا یہ ناشائستہ رویہ دیکھ کر امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''بھائی! میں جانتا ہوں کہ آپ کی اس جسارت کا سبب

لوگوں کا وہ قرض ہے جو آپ کے ذمہ واجب الادا ہے۔''

پھر آپ نے سعد سے فرمایا: ''سعد! میرے ساتھ چلو اور مجھے بھائیوں کے قرض کی تفصیل فراہم کرو تا کہ میں ان کا قرض ادا کروں اور ان کی ضروریات بیان کرو تا کہ میں ان کی ضروریات کی کفالت کروں، کیونکہ میں جب تک زندہ ہوں تم سے ہمیشہ نیکی اور بھلائی کا سلوک کرتا رہوں گا، اس کے باوجود تم جو چاہو میرے متعلق کہتے پھرو''۔

عباس نے کہا: آپ ہم پر احسان نہیں کر رہے، آپ ہمیں ہماری ہی جائیداد کا قلیل ترین حصہ دے رہے ہیں جب کہ ہماری دیگر جائیداد بدستور آپ کے پاس موجود ہے۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''تم جو چاہو کہتے پھرو، یہ باتیں کر کے تم اپنی ہی عزت کو بٹہ لگا رہے ہو''

پھر آپ نے دعا مانگتے ہوئے کہا: ''خدایا! ان کی اصلاح کر اور ان کے ذریعہ سے باقی لوگوں کی اصلاح کر اور ہم سے اور ان سے شیطان کو دور رکھ اور انہیں اپنی اطاعت کی قوت و طاقت عطا فرما، میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اس کا خدا کارساز ہے۔''

عباس نے کہا: مجھے آپ کی دعاؤں کے ذریعہ سے عارف بننے کی کوئی ضرورت نہیں اور ہمارا آپ سے کوئی تعلق و واسطہ نہیں ہے۔

اس کے بعد لوگ منتشر ہو کر چلے گئے۔

2 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الصُّهْبَانِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام بِوَصِيَّةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ بَعَثَ إِلَيَّ بِصَدَقَةِ أَبِيهِ مَعَ أَبِي إِسْمَاعِيلَ مُصَادِفٍ وَ ذَكَرَ صَدَقَةَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام وَ صَدَقَةَ نَفْسِهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا تَصَدَّقَ بِهِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ تَصَدَّقَ بِأَرْضِهِ مَكَانَ كَذَا وَ كَذَا وَ حُدُودُ الْأَرْضِ كَذَا وَ كَذَا كُلِّهَا وَ نَخْلِهَا وَ أَرْضِهَا وَ بَيَاضِهَا وَ مَائِهَا وَ أَرْجَائِهَا وَ حُقُوقِهَا وَ شِرْبِهَا مِنَ الْمَاءِ وَ كُلِّ حَقٍّ هُوَ لَهَا فِي مَرْفَعٍ أَوْ مَظْهَرٍ أَوْ غَيْضٍ أَوْ مِرْفَقٍ أَوْ سَاحَةٍ أَوْ مَسِيلٍ أَوْ عَامِرٍ أَوْ غَامِرٍ تَصَدَّقَ بِجَمِيعِ حَقِّهِ مِنْ ذَلِكَ عَلَى وُلْدِهِ مِنْ صُلْبِهِ لِلرِّجَالِ وَ النِّسَاءِ يَقْسِمُ وَالِيهَا مَا أَخْرَجَ اللهُ تَعَالَى مِنْ غَلَّتِهَا بَعْدَ الَّذِي يَكْفِيهَا فِي عِمَارَتِهَا وَ مَرَافِقِهَا وَ بَعْدَ ثَلَاثِينَ عَذْقاً يَقْسِمُ فِي مَسَاكِينِ أَهْلِ الْقَرْيَةِ بَيْنَ وُلْدِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ تَزَوَّجَتِ امْرَأَةٌ مِنْ وُلْدِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ فَلَا حَقَّ لَهَا فِي هَذِهِ الصَّدَقَةِ حَتَّى تَرْجِعَ إِلَيْهَا بِغَيْرِ زَوْجٍ فَإِنْ رَجَعَتْ كَانَ لَهَا مِثْلُ حَظِّ الَّتِي لَمْ تَتَزَوَّجْ قَطُّ مِنْ بَنَاتِ مُوسَى وَ مَنْ تُوُفِّيَ مِنْ وُلْدِ مُوسَى وَ لَهُ وَلَدٌ فَوَلَدُهُ عَلَى سَهْمِ أَبِيهِمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ

حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ عَلَى مِثْلِ مَا شَرَطَ مُوسَى بَيْنَ وُلْدِهِ مِنْ صُلْبِهِ وَ مَنْ تُوُفِّيَ مِنْ وُلْدِ مُوسَى وَ لَمْ يَتْرُكْ وَلَداً رُدَّ حَقُّهُ عَلَى أَهْلِ الصَّدَقَةِ وَ لَيْسَ لِوُلْدِ بَنَاتِي فِي صَدَقَتِي هَذِهِ حَقٌّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ آبَاؤُهُمْ مِنْ وُلْدِي وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ فِي صَدَقَتِي حَقٌّ مَعَ وُلْدِي وَ وُلْدِ وُلْدِي وَ أَعْقَابِهِمْ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ فَإِنِ انْقَرَضُوا وَ لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ فَصَدَقَتِي عَلَى وُلْدِ أَبِي مِنْ أُمِّي مَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ عَلَى مَا شَرَطْتُ بَيْنَ وُلْدِي وَ عَقِبِي فَإِنِ انْقَرَضَ وُلْدُ أَبِي مِنْ أُمِّي فَصَدَقَتِي عَلَى وُلْدِ أَبِي وَ أَعْقَابِهِمْ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ فَإِنْ لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ فَصَدَقَتِي عَلَى الْأَوْلَى فَالْأَوْلَى حَتَّى يَرِثَ اللهُ تَعَالَى الَّذِي وَرَّثَهَا وَ هُوَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ تَصَدَّقَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ بِصَدَقَةِ هَذِهِ وَ هُوَ صَحِيحٌ صَدَقَةً حَبِيساً بَتّاً بَتْلًا لَا مَثْنَوِيَّةَ فِيهَا وَ لَا رداً رَدَّ أَبَداً ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ تَعَالَى وَ الدَّارِ الْآخِرَةِ لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَبِيعَهَا أَوْ يَبْتَاعَهَا أَوْ يَهَبَهَا أَوْ يَنْحَلَهَا أَوْ يُغَيِّرَ شَيْئاً مِمَّا وَضَعْتُهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَرِثَ اللهُ الْأَرْضَ وَ مَنْ عَلَيْهَا وَ جَعَلَ صَدَقَةَ هَذِهِ إِلَى عَلِيٍّ وَ إِبْرَاهِيمَ فَإِنِ انْقَرَضَ أَحَدُهُمَا دَخَلَ الْقَاسِمُ مَعَ الْبَاقِي مَكَانَهُ فَإِنِ انْقَرَضَ أَحَدُهُمَا دَخَلَ إِسْمَاعِيلُ مَعَ الْبَاقِي مِنْهُمَا مَكَانَهُ فَإِنِ انْقَرَضَ أَحَدُهُمَا دَخَلَ الْعَبَّاسُ مَعَ الْبَاقِي مِنْهُمَا فَإِنِ انْقَرَضَ أَحَدُهُمَا فَالْأَكْبَرُ مِنْ وُلْدِي يَقُومُ مَقَامَهُ فَإِنْ لَمْ يَبْقَ مِنْ وُلْدِي إِلَّا وَاحِدٌ فَهُوَ الَّذِي يَقُومُ بِهِ.

قَالَ وَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام إِنَّ أَبَاهُ قَدَّمَ إِسْمَاعِيلَ فِي صَدَقَةٍ عَلَى الْعَبَّاسِ وَ هُوَ أَصْغَرُ مِنْهُ.

ترجمہ

عبدالرحمٰن بن حجاج بیان کرتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے میرے والد کے ہاتھوں امیر المومنین اور امام جعفر صادق علیہ السلام اور اپنا ذاتی وصیت نامہ روانہ کیا، آپ کے وصیت نامہ کی عبارت یہ تھی۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

''موسیٰؑ بن جعفرؑ اپنی فلاں زمین جو کہ فلاں فلاں مقام پر واقع ہے، کو صدقہ کرتا ہے، اور اس صدقہ میں اس زمین کی تمام کھجوریں، زمین اور غرضیکہ اس کی تمام تر پیداوار خواہ وہ بلندی میں پیدا ہو یا پستی میں، عرض میں ہو یا طول میں ہو، سیلاب کی گزرگاہ میں ہو یا آباد مقام میں ہو، میں اس زمین کے جملہ حقوق اپنی نسل کے تمام مردوں اور عورتوں کے لیے وقف کرتا ہوں چنانچہ وہاں کے حاکم کو چاہیے کہ زمین کی پیداوار کی اخراجات کے بعد تیس کھجوروں کا پھل اس قریہ کے مساکین میں تقسیم کر کے اور باقی پیداوار موسیٰؑ بن جعفرؑ کی نسل کے مردوں اور عورتوں میں تقسیم کرے، اور تقسیم کرتے وقت اس بات کا خیال رکھے کہ مرد کو دو حصے اور عورت کو ایک حصہ دیا جائے، اور اگر موسیٰؑ بن جعفرؑ کی اولاد میں سے کوئی عورت شادی کر لے تو پھر اسے اس میں سے

کوئی حصہ نہ دیا جائے، اور اگر وہی عورت شوہر کی موت کے بعد واپس آ جائے تو پھر اسے موسیٰؑ بن جعفرؑ کی دوسری بیٹیوں کے برابر حصہ دیا جائے، اور اگر موسیٰؑ بن جعفرؑ کی اولاد میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اس کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے کو اس کے باپ کا حصہ دیا جائے، مرد کو دو تہائی اور عورت کو ایک تہائی دی جائے گی، جیسا کہ موسیٰؑ بن جعفرؑ نے اپنی صلبی اولاد کے لیے شرط عائد کی ہے، اسی شرط کے تحت اسے حصہ دیا جائے گا، اور اگر موسیٰؑ بن جعفرؑ کا کوئی بیٹا بے اولاد ہو کر فوت ہو جائے تو اس کا حصہ دیگر حصہ داروں کو دیا جائے گا، اور میری بیٹیوں کی اولاد اس وقف میں شامل نہ ہوگی، اور جب تک میری اولاد یا اولاد کی اولاد باقی ہے اس میں کسی دوسرے کو شریک نہ کیا جائے، اگر میری اولاد اور میری اولاد کی اولاد دنیا میں ناپید ہو جائے تو یہ وقف میرے سگے بھائیوں کی اولاد کے لیے ہوگا، اور اگر میرے سگے بھائیوں کی نسل معدوم ہو جائے تو یہ وقف میرے والد کی دوسری اولاد کے لیے ہوگا، اور اگر میرے باپ کی تمام نسل معدوم ہو جائے تو جو حق میراث میں زیادہ حقدار ہوں وہ اس وقف کے حقدار قرار پائیں گے، یہاں تک کہ اللہ خود اس کا وارث ہو اور وہ بہترین وارث ہے، موسیٰؑ بن جعفرؑ نے ایسا وقف کیا جس میں کسی طرح کا استثناء نہیں ہے اور وہ اس وقف کے ذریعہ سے خدا کی رضا اور یوم آخرت کی فلاح کا خواہش مند ہے، لہٰذا خدا اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے کسی مومن کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ اس کی خرید و فروخت کرے یا کسی کو ھبہ کرے یا کسی کو اس کے حقوق عطا کرے یا میری مقرر کردہ شرائط میں کسی قسم کی تبدیلی کرے، یہاں تک خود اللہ زمین اور اس پر رہنے والے افراد کا وارث بنے اور میں اس کا متولی علی رضا علیہ السلام اور ابراہیم کو مقرر کرتا ہوں اور اگر ان میں سے ایک دنیا سے رخصت ہو جائے تو میرا بیٹا قاسم اس کا قائم مقام ہوگا، اور اگر ان دو میں سے ایک دنیا سے چلا جائے تو دوسرے کے ساتھ اسماعیل اس وقف کا متولی قرار پائے گا اور اگر ان دو میں سے ایک وفات پا جائے تو باقی رہنے والے کے ساتھ عباس اس وقف کا نگران قرار پائے گا اور اگر ان میں سے کوئی دنیا سے رخصت ہو جائے تو اس کی جگہ وہ لے گا جو میری اولاد میں سے بڑا ہوگا اور اگر میرا صرف ایک بیٹا رہ جائے تو وہی اکیلا ہی متولی ہوگا''۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کے والد علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسماعیل کو عباس پر مقدم کیا جب کہ عمر کے لحاظ سے عباس بڑا تھا۔

3 حَدَّثَنَا الْمُظَفَّرُ بْنُ جَعْفَرٍ الْعَلَوِيُّ السَّمَرْقَنْدِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ الْعَيَّاشِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ السُّخْتِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْقَاسِمِ الْعُرَيْضِيِّ الْحُسَيْنِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ إِسْحَاقَ وَ عَلِيٍّ ابْنَيْ أَبِي عَبْدِ اللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ع أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَسْلَمَ بِمَكَّةَ فِي السَّنَةِ الَّذِي أُخِذَ فِيهَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام وَ مَعَهُمَا كِتَابُ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بِخَطِّهِ فِيهِ حَوَائِجُ قَدْ أَمَرَ بِهَا فَقَالَا إِنَّهُ أَمَرَ بِهَذِهِ الْحَوَائِجِ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ فَإِنْ كَانَ

مِنْ أَمْرِهِ شَيْءٌ فَادْفَعْهُ إِلَى ابْنِهِ عَلِيٍّ عليه السلام فَإِنَّهُ خَلِيفَتُهُ وَ الْقَيِّمُ بِأَمْرِهِ وَ كَانَ هَذَا بَعْدَ النَّفْرِ بِيَوْمٍ بَعْدَ مَا أُخِذَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام بِنَحْوٍ مِنْ خَمْسِينَ يَوْماً وَ أَشْهَدَ إِسْحَاقُ وَ عَلِيٌّ ابْنَا أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَ الْحُسَيْنَ بْنَ أَحْمَدَ الْمِنْقَرِيَّ وَ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عُمَرَ وَ حَسَّانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ وَ الْحُسَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ صَاحِبَ الْخَتْمِ عَلَى شَهَادَتِهِمَا أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى عليه السلام وَصِيُّ أَبِيهِ عليه السلام وَ خَلِيفَتُهُ

فَشَهِدَ اثْنَانِ بِهَذِهِ الشَّهَادَةِ وَ اثْنَانِ قَالا خَلِيفَتُهُ وَ وَكِيلُهُ

فَقُبِلَتْ شَهَادَتُهُمْ عِنْدَ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ الْقَاضِي.

ترجمہ

عبدالرحمٰن بن حجاج روایت کرتے ہیں کہ جس سال امام موسیٰ کاظم علیہ السلام گرفتار ہوئے تھے ان کی گرفتاری کے پچاس دن بعد گیارہ ذی الحجہ کو امام جعفر صادق علیہ السلام کے بیٹے اسحاق اور علی مکہ میں عبدالرحمٰن کے پاس گئے اور ان کے پاس امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ہاتھوں سے لکھا ہوا ایک خط تھا جس میں انہوں نے اپنی چند حاجات کا تذکرہ کیا تھا، چنانچہ دونوں نے وہ خط عبدالرحمٰن بن اسلم کے سپرد کیا اور کہا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ان امور کا حکم دیا ہے اور اگر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی وفات ہو جائے تو یہ چیزیں ان کے فرزند علی رضا علیہ السلام کے سپرد کر دینا کیونکہ وہ ان کے قائم مقام ہیں اور ان کے امور کے نگران ہیں اور دونوں کی اس گواہی کی مزید تصدیق کے لیے حسین بن احمد (علی خ ل) المنقری اور اسماعیل بن عمرو اور حسان بن معاویہ اور حسین بن محمد صاحب الختم نے بھی گواہی دی۔

مذکورۃ الصدر چار افراد میں سے دو نے گواہی دیتے ہوئے کہا کہ "علی رضا علیہ السلام اپنے والد کے وصی اور ان کے خلیفہ ہیں جبکہ دوسرے دو نے کہا کہ علی رضاؑ اپنے والد کے خلیفہ اور ان کے وکیل ہیں"۔

چنانچہ اس وقت کے قاضی حفص بن غیاث نے ان کی گواہی کو قبول کیا۔

4 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام مَا قَوْلُكَ فِي أَبِيكَ قَالَ هُوَ حَيٌّ قُلْتُ فَمَا قَوْلُكَ فِي أَخِيكَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ ثِقَةٌ صَدُوقٌ

قُلْتُ فَإِنَّهُ يَقُولُ إِنَّ أَبَاكَ قَدْ مَضَى

قَالَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ فَأَعَادَ عَلَيَّ قُلْتُ فَأَوْصَى أَبُوكَ

قَالَ نَعَمْ

قُلْتُ إِلَى مَنْ أَوْصَى

قَالَ إِلَى خَمْسَةٍ مِنَّا وَ جَعَلَ عَلِيّاً الْمُقَدَّمَ عَلَيْنَا.

ترجمہ

بکر بن صالح کہتے ہیں کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی وفات کے بعد ان کے بیٹے ابراہیم بن موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اپنے والد کے متعلق کیا کہتے ہو؟

اس نے کہا: ''وہ زندہ ہیں''۔

میں نے پھر ان سے پوچھا: تم اپنے بھائی علی رضا علیہ السلام کے متعلق کیا جانتے ہو؟

اس نے کہا: ''وہ ثقہ اور صدوق ہیں''۔

پھر میں نے کہا: تمہارے وہ ثقہ اور صدوق بھائی تو کہتے ہیں کہ آپ کے والد وفات پا چکے ہیں!

یہ سن کر ابراہیم نے کہا ''وہ اپنی بات کا مفہوم خود ہی بہتر جانتے ہیں''۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے یہ سوال کئی مرتبہ ان کے سامنے دہرایا وہ ہر بار یہی جواب دہراتے رہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے اس سے پوچھا: آپ کے والد نے کسی کو اپنا وصی بھی بنایا تھا؟

ابراہیم نے کہا: ''ہاں! انہوں نے ہم میں سے پانچ افراد کو اپنا وصی مقرر کیا تھا اور علی رضا علیہ السلام کو ہم سب پر مقدم رکھا تھا''۔

باب 6

بارہ ائمہ کے ضمن میں آپؑ کی امامت پر نص

1 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ السُّلَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ صَدَقَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ لَمَّا احْتُضِرَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْوَفَاةِ دَعَا بِابْنِهِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَعْهَدَ إِلَيْهِ عَهْداً فَقَالَ لَهُ أَخُوهُ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوِ امْتَثَلْتَ فِي تِمْثَالِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَرَجَوْتُ أَنْ لَا تَكُونَ أَتَيْتَ مُنْكَراً فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا الْحَسَنِ إِنَّ الْأَمَانَاتِ لَيْسَتْ بِالتِّمْثَالِ وَ لَا الْعُهُودَ بِالرُّسُومِ وَ إِنَّمَا هِيَ أُمُورٌ سَابِقَةٌ عَنْ حُجَجِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ ثُمَّ دَعَا بِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ لَهُ يَا جَابِرُ حَدِّثْنَا بِمَا عَايَنْتَ مِنَ الصَّحِيفَةِ فَقَالَ لَهُ جَابِرٌ نَعَمْ يَا أَبَا جَعْفَرٍ دَخَلْتُ عَلَى مَوْلَاتِي فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِأُهَنِّئَهَا بِمَوْلُودِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا بِيَدَيْهَا صَحِيفَةٌ بَيْضَاءُ مِنْ دُرَّةٍ فَقُلْتُ لَهَا يَا سَيِّدَةَ النِّسَاءِ مَا هَذِهِ الصَّحِيفَةُ الَّتِي أَرَاهَا مَعَكِ قَالَتْ فِيهَا أَسْمَاءُ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِي قُلْتُ لَهَا نَاوِلِينِي لِأَنْظُرَ فِيهَا قَالَتْ يَا جَابِرُ لَوْ لَا النَّهْيُ لَكُنْتُ أَفْعَلُ لَكِنَّهُ قَدْ نَهَى أَنْ يَمَسَّهَا إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ وَصِيُّ نَبِيٍّ أَوْ أَهْلُ بَيْتِ نَبِيٍّ وَ لَكِنَّهُ مَأْذُونٌ لَكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى بَاطِنِهَا مِنْ ظَاهِرِهَا قَالَ جَابِرٌ فَإِذَا أَبُو الْقَاسِمِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُصْطَفَى أُمُّهُ آمِنَةُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْمُرْتَضَى أُمُّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَرُّ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ التَّقِيِّ أُمُّهُمَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَدْلُ أُمُّهُ شَهْرَبَانُو بِنْتُ يَزْدَجَرْدَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرُ أُمُّهُ أُمُّ عَبْدِ اللهِ بِنْتُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَبُو عَبْدِ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّادِقُ وَ أُمُّهُ أُمُّ فَرْوَةَ بِنْتُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَبُو إِبْرَاهِيمَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ أُمُّهُ جَارِيَةٌ اسْمُهَا حَمِيدَةُ الْمُصَفَّاةُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا أُمُّهُ جَارِيَةٌ اسْمُهَا نَجْمَةُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الزَّكِيُّ أُمُّهُ جَارِيَةٌ اسْمُهَا خَيْزُرَانُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بن الْأَمِينُ أُمُّهُ جَارِيَةٌ اسْمُهَا سَوْسَنُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ

الرَّفِيقُ أُمُّهُ جَارِيَةٌ اسْمُهَا سُمَانَةُ وَ تُكَنَّى أُمَّ الْحَسَنِ أَبُو الْقَاسِمِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ هُوَ حُجَّةُ اللهِ الْقَائِمُ أُمُّهُ جَارِيَةٌ اسْمُهَا نَرْجِسُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ.

قال مصنف هذا الكتاب جاء هذا الحديث هكذا بتسمية القائم عليه السلام و الذی أذهب إليه النهی عن تسميته عليه السلام

ترجمه

صدقہ بن ابی موسیٰ نے ابی نصرہ (ابی نصرہ خ ل) سے روایت کی، ان کا بیان ہے جب ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کی وفات ہونے لگی تو انہوں نے عہد امامت حوالہ کرنے کے لئے اپنے بیٹے صادق علیہ السلام کو بلایا تو ان کے بھائی حضرت زید بن علی نے ان سے کہا: اگر آپ امام حسن و امام حسین علیہما السلام کی مثال کو اپنے پیش نظر رکھ لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی کوئی غلطی متصور نہ ہوگی۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ''ابوالحسن! امانتوں کا تعلق مثالوں سے نہیں ہوتا اور عہد کا واسطہ رسوم سے نہیں ہوتا، یہ وہ صلاحیت ہے جو کہ براہ راست خداوند عالم کی جانب سے جاری ہو چکی ہیں''۔

پھر انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری ؓ کو بلا کر فرمایا: جابرؓ! جو کچھ آپ نے صحیفہ میں مشاہدہ کیا ہے، وہ ہمیں بتائیں۔

جابرؓ نے کہا: جی ہاں! ابوجعفر، میں امام حسین علیہ السلام کی پیدائش کی مبارک باد دینے کے لئے حضرت فاطمہؑ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے دیکھا کہ سیدہؑ کے ہاتھوں میں ایک صحیفہ ہے جو کہ موتیوں سے بھی زیادہ شفاف ہے۔

میں نے ان کی خدمت میں عرض کی: سیدۃ النساء یہ کیسا صحیفہ ہے جسے میں آپ کے ہاتھوں میں دیکھ رہا ہوں؟

حضرت سیدہؑ نے فرمایا: اس میں میری نسل میں ہونے والے ائمہ کے نام درج ہیں۔

میں نے درخواست کی کہ یہ صحیفہ مجھے دیں تا کہ میں اسے دیکھ سکوں۔

حضرت سیدہؑ نے فرمایا: اگر منع نہ ہوتا تو میں ضرور ایسا کرتی، لیکن اللہ کی طرف سے نبی، وصی نبی اور اہل بیتؑ نبی کے علاوہ دوسروں کے ہاتھوں میں اسے دینا ممنوع قرار دیا گیا ہے البتہ تم اسے میرے ہاتھوں سے دیکھ لو۔

جابرؓ کہتے ہیں: جب میں نے صحیفہ میں نگاہ کی تو اس میں لکھا تھا: ابوالقاسم محمد مصطفی بن عبداللہ فرزند آمنہ ابوالحسن علی بن ابی طالب فرزند فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف، ابومحمد حسن البر بن علی۔ ابوعبداللہ حسین تقی فرزند فاطمہ بنت محمد۔ ابو محمد علی العدل بن حسین، فرزند شہر بانو بنت یزدگرد، ابوجعفر محمد باقر بن علی فرزند ام عبداللہ بنت حسن بن علی بن ابی طالب۔ ابو

عبداللہ جعفر صادق بن محمد فرزند ام فروہ بنت قاسم بن محمد ابی بکر۔ ابوابراہیم موسیٰ بن جعفر، اس کی ماں کنیز ہوگی جس کا نام حمیدۃ المصفاۃ ہوگا۔ ابوالحسن علی رضا بن موسیٰ، اس کی ماں کنیز ہوگی جس کا نام نجمہ ہوگا۔

ابوجعفر محمد زکی بن علی رضا اس کی ماں کا نام خیزران ہوگا، ابوالحسن علی امین بن محمد، اس کی ماں کنیز ہوگی، اس کا نام سوسن ہوگا۔

ابومحمد حسن رفیق بن علی، اس کی ماں کنیز ہوگی جس کا نام سمانہ ہوگا اور کنیت ام الحسن ہوگی، ابوالقاسم محمد بن حسن وہ حجۃ اللہ اور قائم ہوگا، اس کی ماں کنیز ہوگی جس کا نام نرجس ہوگا صلوات اللہ علیہم اجمعین۔

مصنف کتاب ھذا کہتا ہے کہ اس حدیث میں حضرت قائم کا اصلی نام بیان کیا گیا ہے اور میرا نظریہ یہ ہے کہ حضرت کا نام لینا ممنوع ہے۔

لوحِ آسمانی

2 حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ جَمِيعاً عَنْ أَبِي الْخَيْرِ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ وَ الْحَسَنِ بْنِ ظَرِيفٍ جَمِيعاً عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ وَ حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ تَاتَانَةَ وَ أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ

قَالَ أَبِي عليه السلام لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَمَتَى يَخِفُّ عَلَيْكَ أَنْ أَخْلُوَ بِكَ فَأَسْأَلَكَ عَنْهَا قَالَ لَهُ جَابِرٌ فِي أَيِّ الْأَوْقَاتِ شِئْتَ فَخَلَا بِهِ أَبِي عليه السلام فَقَالَ لَهُ يَا جَابِرُ أَخْبِرْنِي عَنِ اللَّوْحِ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي يَدِ أُمِّي فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ مَا أَخْبَرَتْكَ بِهِ أُمِّي أَنَّ فِي ذَلِكَ اللَّوْحِ مَكْتُوباً قَالَ جَابِرٌ أَشْهَدُ بِاللهِ أَنِّي دَخَلْتُ عَلَى أُمِّكَ فَاطِمَةَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لِأُهَنِّئَهَا بِوِلَادَةِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَرَأَيْتُ فِي يَدِهَا لَوْحاً أَخْضَرَ ظَنَنْتُ أَنَّهُ زُمُرُّدٌ وَ رَأَيْتُ فِيهِ كِتَاباً أَبْيَضَ شِبْهَ نُورِ الشَّمْسِ فَقُلْتُ لَهَا بِأَبِي أَنْتِ وَ أُمِّي يَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مَا هَذَا اللَّوْحُ فَقَالَتْ هَذَا اللَّوْحُ أَهْدَاهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله فِيهِ اسْمُ أَبِي وَ اسْمُ بَعْلِي وَ اسْمُ ابْنَيَّ وَ أَسْمَاءُ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ وُلْدِي فَأَعْطَانِيهِ أَبِي عليه السلام لِيَسُرَّنِي بِذَلِكَ قَالَ جَابِرٌ فَأَعْطَتْنِيهِ أُمُّكَ فَاطِمَةُ فَقَرَأْتُهُ وَ انْتَسَخْتُهُ فَقَالَ أَبِي عليه السلام فَهَلْ لَكَ يَا جَابِرُ أَنْ تَعْرِضَهُ عَلَيَّ قَالَ نَعَمْ فَمَشَى مَعَهُ أَبِي عليه السلام حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَنْزِلِ جَابِرٍ فَأَخْرَجَ أَبِي عليه السلام صَحِيفَةً مِنْ رَقٍّ قَالَ جَابِرٌ

فَأَشْهَدُ بِاللهِ أَنِّي هَكَذَا رَأَيْتُهُ فِي اللَّوْحِ مَكْتُوباً بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ هَذَا كِتَابٌ مِنَ اللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ لِمُحَمَّدٍ نُورِهِ وَ سَفِيرِهِ وَ حِجَابِهِ وَ دَلِيلِهِ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ مِنْ عِنْدِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَظِّمْ يَا مُحَمَّدُ أَسْمَائِي وَ اشْكُرْ نَعْمَائِي وَ لَا تَجْحَدْ آلَائِي إِنِّي أَنَا اللهُ لا إِلهَ إِلَّا أَنَا قَاصِمُ الْجَبَّارِينَ وَ مُذِلُّ الظَّالِمِينَ وَ دَيَّانُ الدِّينِ إِنِّي أَنَا اللهُ لا إِلهَ إِلَّا أَنَا فَمَنْ رَجَا غَيْرَ فَضْلِي أَوْ خَافَ غَيْرَ عَذَابِي عَذَّبْتُهُ عَذَاباً لَا أُعَذِّبُ أَحَداً مِنَ الْعَالَمِينَ فَإِيَّايَ فَاعْبُدْ وَ عَلَيَّ فَتَوَكَّلْ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ نَبِيّاً فَأُكْمِلَتْ أَيَّاماً وَ انْقَضَتْ مُدَّتُهُ إِلَّا جَعَلْتُ لَهُ وَصِيّاً وَ إِنِّي فَضَّلْتُكَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَ فَضَّلْتُ وَصِيَّكَ عَلَى الْأَوْصِيَاءِ وَ أَكْرَمْتُكَ بِشِبْلَيْكَ بَعْدَهُ وَ بِسِبْطَيْكَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ فَجَعَلْتُ حَسَناً مَعْدِنَ عِلْمِي بَعْدَ انْقِضَاءِ مُدَّةِ أَبِيهِ وَ جَعَلْتُ حُسَيْناً خَازِنَ وَحْيِي وَ أَكْرَمْتُهُ بِالشَّهَادَةِ وَ خَتَمْتُ لَهُ بِالسَّعَادَةِ فَهُوَ أَفْضَلُ مَنِ اسْتُشْهِدَ وَ أَرْفَعُ الشُّهَدَاءِ دَرَجَةً عِنْدِي وَ جَعَلْتُ كَلِمَتِيَ التَّامَّةَ مَعَهُ وَ الْحُجَّةَ الْبَالِغَةَ عِنْدَهُ بِعِتْرَتِهِ أُثِيبُ وَ أُعَاقِبُ أَوَّلُهُمْ عَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَابِدِينَ وَ زَيْنُ أَوْلِيَائِيَ الْمَاضِينَ وَ ابْنُهُ شَبِيهُ جَدِّهِ الْمَحْمُودِ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ لِعِلْمِي وَ الْمَعْدِنُ لِحُكْمِي سَيَهْلِكُ الْمُرْتَابُونَ فِي جَعْفَرٍ الرَّادُّ عَلَيْهِ كَالرَّادِّ عَلَيَّ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأُكْرِمَنَّ مَثْوَى جَعْفَرٍ وَ لَأَسُرَّنَّهُ فِي أَشْيَاعِهِ وَ أَنْصَارِهِ وَ أَوْلِيَائِهِ انْتُجِبَتْ بَعْدَهُ مُوسَى وَ انْتُحِبَتْ بَعْدَهُ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ حِنْدِسٌ لِأَنَّ خَيْطَ فَرْضِي لَا يَنْقَطِعُ وَ حُجَّتِي لَا تَخْفَى وَ إِنَّ أَوْلِيَائِي لَا يَشْقَوْنَ أَلَا وَ مَنْ جَحَدَ وَاحِداً مِنْهُمْ فَقَدْ جَحَدَ نِعْمَتِي وَ مَنْ غَيَّرَ آيَةً مِنْ كِتَابِي فَقَدِ افْتَرَى عَلَيَّ وَ وَيْلٌ لِلْمُفْتَرِينَ الْجَاحِدِينَ عِنْدَ انْقِضَاءِ مُدَّةِ عَبْدِي مُوسَى وَ حَبِيبِي وَ خِيَرَتِي إِنَّ الْمُكَذِّبَ بِالثَّامِنِ مُكَذِّبٌ بِكُلِّ أَوْلِيَائِي وَ عَلِيٌّ وَلِيِّي وَ نَاصِرِي وَ مَنْ أَضَعُ عَلَيْهِ أَعْبَاءَ النُّبُوَّةِ وَ أَمْتَحِنُهُ بِالاضْطِلَاعِ يَقْتُلُهُ عِفْرِيتٌ مُسْتَكْبِرٌ يُدْفَنُ بِالْمَدِينَةِ الَّتِي بَنَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ إِلَى جَنْبِ شَرِّ خَلْقِي حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأُقِرَّنَّ عَيْنَيْهِ بِمُحَمَّدٍ ابْنِهِ وَ خَلِيفَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ فَهُوَ وَارِثُ عِلْمِي وَ مَعْدِنُ حُكْمِي وَ مَوْضِعُ سِرِّي وَ حُجَّتِي عَلَى خَلْقِي جَعَلْتُ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ وَ شَفَّعْتُهُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ وَ أَخْتِمُ بِالسَّعَادَةِ لِابْنِهِ عَلِيٍّ وَلِيِّي وَ نَاصِرِي وَ الشَّاهِدِ فِي خَلْقِي وَ أَمِينِي عَلَى وَحْيِي أُخْرِجُ مِنْهُ الدَّاعِيَ إِلَى سَبِيلِي وَ الْخَازِنَ لِعِلْمِي الْحَسَنَ ثُمَّ أُكْمِلُ ذَلِكَ بِابْنِهِ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ عَلَيْهِ كَمَالُ مُوسَى وَ بَهَاءُ عِيسَى وَ صَبْرُ أَيُّوبَ سَيُذَلُّ فِي زَمَانِهِ أَوْلِيَائِي وَ تَتَهَادَوْنَ رُءُوسَهُمْ كَمَا تُتَهَادَى رُءُوسُ التُّرْكِ وَ الدَّيْلَمِ فَيُقْتَلُونَ وَ يُحْرَقُونَ وَ يَكُونُونَ خَائِفِينَ مَرْعُوبِينَ وَجِلِينَ تُصْبَغُ الْأَرْضُ بِدِمَائِهِمْ وَ يَفْشُو الْوَيْلُ وَ الرَّنِينُ فِي نِسَائِهِمْ أُولَئِكَ أَوْلِيَائِي حَقّاً بِهِمْ أَدْفَعُ كُلَّ فِتْنَةٍ عَمْيَاءَ حِنْدِسٍ وَ بِهِمْ أَكْشِفُ الزَّلَازِلَ وَ أَرْفَعُ الْآصَارَ وَ الْأَغْلَالَ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ

صَلَوٰاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَالِمٍ قَالَ أَبُو بَصِيرٍ لَوْ لَمْ تَسْمَعْ فِي دَهْرِكَ إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ لَكَفَاكَ فَصُنْهُ إِلَّا عَنْ أَهْلِهِ.

ترجمہ

ابوبصیر راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد علیہ السلام جابر بن عبداللہ انصاری ؓ کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے فرمایا، مجھے آپ سے ایک کام ہے جب لوگ اٹھ کر چلے جائیں تو میں آپ سے تنہائی میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جابر بن عبداللہ انصاری ؓ نے عرض کی آپ جس وقت پسند کریں میں آپ سے ملاقات کو تیار ہوں چنانچہ میرے والد علیہ السلام ان سے تخلیہ میں ملے اور فرمایا: جابرؓ! میں آپ سے اس لوح کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں جو آپ نے میری والدہ حضرت سیدۃ النساء کے پاس دیکھی تھی اور میری والدہ ماجدہ نے آپ کو اس کے متعلق کیا بتایا تھا؟

جابرؓ نے عرض کی: میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں امام حسین علیہ السلام کی ولادت کی مبارک بادی دینے کے لئے آپ کی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا، میں نے ان کے ہاتھ میں ایک سبز رنگ کی تختی دیکھی جس کے متعلق میں نے تصور کیا تھا کہ وہ زبرجد کی تختی ہے اور اس تختی میں عبارت لکھی گئی تھی جو کہ سورج کی روشنی سے بھی زیادہ شفاف اور سفید تھی۔

میں نے ان سے عرض کی: بنت رسولؐ! میرے ماں باپ آپ پر نثار، یہ تختی کیسی ہے؟

حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا: "اس تختی کو اللہ نے اپنے رسولؐ کے پاس بطور ہدیہ بھیجا ہے اور اس میں میرے والد اور میرے شوہر اور میرے بیٹوں اور میرے بیٹے کی نسل سے پیدا ہونے والے اوصیاء کے نام ہیں، میرے والد نے مجھے خوش کرنے کے لئے یہ تختی مجھے عطا کی ہے۔"

جابرؓ کہتے ہیں: "میں نے اس تختی کو پڑھا اور اسے نقل کیا"۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: "تو کیا تم اپنا نقل کردہ نسخہ مجھے دکھا سکتے ہو؟"

جابرؓ نے کہا: "جی ہاں"۔

پھر جابرؓ اور امام محمد باقر علیہ السلام دونوں مسجد نبوی سے چل کر جابرؓ کے گھر آئے اور جابرؓ نے باریک چمڑے پر لکھی ہوئی کتاب لاکر پیش کی اور کہا کہ میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ سیدہؑ کے ہاتھ میں جو لوح تھی، یہ اس کی درست اور مکمل نقل ہے اور لوح کی عبارت یہ تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یہ تحریر خداوند غالب و حکیم کی طرف سے اس کے نور، اس کے سفیر، اس کے حجاب اور اس کے بنائے ہوئے رہنما محمد

مصطفیؐ کی طرف ہے جس کے پاس رب العالمین کی طرف سے روح الامین نازل ہوا۔

محمدؐ! میرے اسماء کی تعظیم کرو اور میری نعمات کا شکر بجالاؤ اور میری نعمات کا انکار مت کرو، یقیناً میں اللہ ہوں، میرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، میں جباروں کی گردن توڑنے والا اور ظالموں کو رسوا کرنے والا اور فیصلہ کرنے والا ہوں، یقیناً میں اللہ ہوں، میرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، جس نے بھی میرے فضل کے علاوہ کسی اور سے امید وابستہ کی اور جو میرے عذاب کے علاوہ کسی اور سے ڈرا تو میں اسے ایسا عذاب دوں گا جو عالمین میں سے کسی کو نہیں دوں گا پس تو میری ہی عبادت کر اور مجھ پر ہی بھروسہ کر۔

میں نے جس نبی کو بھی بھیجا اور جب اس کے ایام مکمل ہوئے اور اس کی مدت پوری ہوئی تو میں نے اس کے لئے وصی مقرر کیا اور میں نے تجھے جملہ انبیاء پر فضیلت دی ہے اور تیرے وصی کو جملہ اوصیاء پر فضیلت دی ہے۔

اور اس کے بعد میں نے تیرے دوشیر بچوں کے ذریعہ سے عزت عطا کی ہے اور تیرے نواسے حسن و حسین کو میں نے ذریعہ افتخار بنایا ہے، میں نے حسن کو اس کے والد کی زندگی کے بعد اپنے علم کا معدن قرار دیا ہے۔

اور میں نے حسین کو اپنی وحی کا خزینہ دار بنایا ہے اور شہادت کے ذریعہ سے میں نے اسے عزت بخشی ہے اور میں نے اس کا انجام سعادت پر کیا ہے، وہ تمام شہداء سے افضل ہیں اور میرے ہاں تمام شہداء کی بہ نسبت ان کا درجہ بلند تر ہے اور میں نے اپنا کلمہ نامہ (امامت) کو اس کے ساتھ رکھا اور میں نے اپنی حجت بالغہ اس کے پاس رکھی اور اس کی عشرت کے ذریعہ سے ثواب اور عذاب دوں گا۔

اور اس کی عشرت میں سے پہلا علی سید العابدین ہوگا اور میرے سابقہ اولیاء زینت ہوگا۔

اور اس کا بیٹا اپنے قابل تعریف نانا کی شبیہ ہوگا۔ یعنی محمدؑ میرے علم کو شگافتہ کرنے والا اور میری حکمت کا معدن ہو گا۔

اور جعفر کے متعلق شک کرنے والے عنقریب ہلاک ہو جائیں گے اس کی بات کو رد کرنے والا میری بات کو رد کرنے والے کی طرح سے ہوگا۔ میری طرف سے بات پوری ہو چکی ہے کہ میں جعفر کے مقام کو عزت عطا کروں گا اور اس کے پیروکاروں اور اس کے مددگاروں اور اس کے دوستوں کے ذریعہ سے میں اسے خوش کروں گا۔

اس کے بعد میں نے موسیٰ کو منتخب کیا اور اس کے بعد میں نے تاریکیاں مقدر کر دی ہیں کیونکہ میرے فرض کا دھاگہ ٹوٹ نہیں سکتا اور میری حجت مخفی نہیں رہ سکتی اور میرے اولیاء شقی نہیں بن سکتے۔

آگاہ رہو! جس نے بھی ان میں سے کسی ایک کا انکار کیا تو اس نے میری نعمت کا انکار کیا اور جس نے میری کتاب کی کسی ایک آیت کو تبدیل کیا تو اس نے مجھ پر افتراء کیا۔

میرے بندے اور میرے حبیب اور افضل ترین فرد موسیٰؑ کی وفات کے وقت افتراء کرنے والوں اور جھٹلانے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔

اور آٹھویں کی تکذیب کرنے والا میرے تمام اولیاء کا مکذب ہے اور علیؑ میرا ولی اور میرا ناصر ہے میں اس پر نبوت کا بوجھ رکھوں گا اور اسے قوت عطا کروں گا ایک متکبر دیوا سے قتل کرے گا اور وہ ایک نیک بندے (ذوالقرنینؑ) کے بنائے ہوئے شہر میں میری بدترین مخلوق کے پہلو میں دفن کیا جائے گا۔

میری طرف سے یہ بات ہو چکی ہے میں اس کی آنکھوں کو اس کے فرزند اور اس کے جانشین محمد (تقیؑ) کے ذریعہ سے ٹھنڈا کروں گا وہ میرے علم کا وارث اور میری حکمت کا معدن اور میرے راز کا مقام اور میری مخلوق پر میری حجت ہوگا، اور جو مؤمن اس پر ایمان لائے گا تو میں جنت کو اس کا ٹھکانہ بناؤں گا اور ایسے مؤمن کو میں اس کے خاندان کے ایسے ستر افراد کے لئے حق شفاعت عطا کروں گا جو دوزخ کے حق دار بن چکے ہوں گے۔

اور میں اس کو علی (نقیؑ) عطا کر کے اس کی سعادت پر مہر ثبت کروں گا اور علیؑ میرا ولی، میرا مددگار اور میری مخلوق پر شاہد اور میری وحی کا امین ہوگا۔

اور میں اس سے اپنے راستے کے داعی اور اپنے علم کے خزینہ دار حسن (عسکریؑ) کو برآمد کروں گا۔

پھر اس کی تکمیل اس کے فرزند (حضرت حجت عج) کے ذریعہ سے کروں گا جو کہ تمام جہانوں کے لئے رحمت ہوگا، اس میں موسیٰؑ کا کمال، عیسیٰؑ کی خوبیاں اور ایوبؑ کا صبر ہوگا۔

اس کے زمانہ امامت (غیبت) میں میرے دوست ذلیل کیے جائیں گے اور دشمنان دین ان کے سر کاٹ کر ایک دوسرے کو بطور ہدیہ بھیجیں گے جیسا کہ ترک و دیلم کے سروں کا ہدیہ بھیجا جاتا ہے، وہ قتل کیے جائیں گے اور جلائے جائیں گے، وہ خوف زدہ ہوں گے، زمین ان کے خون سے رنگین کی جائے گی اور ان کی خواتین کے رونے اور مرثیہ خوانی کی آوازیں بلند ہوں گی ایسے ہی لوگ میرے صحیح دوست ہوں گے اور انہی کے واسطہ سے میں ہر تاریکی دور کروں گا اور انہی کے ذریعہ سے میں زلزلوں کو روکوں گا اور انہی کے دم قدم سے میں انسانیت پر پڑے ہوئے بوجھ اور زنجیروں کو دور کرونگا ان پر ان کے رب کا درود و رحمت ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔

عبدالرحمٰن بن سالم کہتے ہیں کہ ابوبصیر نے کہا تھا: اگر پوری زندگی میں تجھے سننے کے لئے صرف یہی ایک حدیث نصیب ہو تو بھی تیرے لئے کافی ہے، اس حدیث کو نا اہل افراد سے محفوظ رکھنا۔

3 وَ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ حَمْزَةَ الْعَلَوِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دُرُسْتَ السَّرَوِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْكُوفِيُّ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ع أَنَّهُ

قَالَ يَا إِسْحَاقُ أَلَا أُبَشِّرُكَ

قُلْتُ بَلَى جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ

قَالَ وَجَدْنَا صَحِيفَةً بِإِمْلَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ خَطِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِيهَا

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ

هَذَا كِتَابٌ مِنَ اللهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ وَ ذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ سَوَاءً إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثِهِ فِي آخِرِهِ ثُمَّ قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام يَا إِسْحَاقُ هَذَا دِينُ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّسُلِ فَصُنْهُ عَنْ غَيْرِ أَهْلِهِ يَصُنْكَ اللهُ تَعَالَى وَ يُصْلِحْ بَالَكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ دَانَ بِهَذَا أَمِنَ مِنْ عِقَابِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

ترجمہ

اسحاق بن عمار سے روایت ہے اس کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے فرمایا: ''اسحاق! کیا میں تجھے خوشخبری نہ سناؤں؟''

میں نے کہا: ''فرزند رسولؐ! اللہ مجھے آپ پر نثار کرے، ضرور سنائیں''۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: ہم نے ایک صحیفہ پایا ہے جسے رسولؐ خدا نے املا کرایا اور امیر المومنینؑ نے اپنے ہاتھوں سے تحریر کیا اور اسی میں لکھا ہے:۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یہ غالب وعلیم خدا کی تحریر ہے۔

پھر راوی نے حرف بحرف سابقہ حدیث کی تحریر بیان کی لیکن حدیث کے آخر میں راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''اسحاق! یہ ملائکہ اور انبیاء کا دین ہے، اس حدیث کو نا اہل افراد سے محفوظ رکھنا، اللہ تجھے محفوظ رکھے گا اور تیرے معاملات کی اصلاح کرے گا''۔

پھر امامؑ نے فرمایا: ''جو اس تحریر پر ایمان رکھے گا وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ جائے گا''۔

4 وَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى الرُّويَانِيُّ أَبُو تُرَابٍ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام

قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الْبَاقِرَ جَمَعَ وُلْدَهُ وَ فِيهِمْ عَمُّهُمْ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام ثُمَّ أَخْرَجَ إِلَيْهِمْ كِتَاباً بِخَطِّ عَلِيٍّ عليه السلام وَ إِمْلَاءِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مَكْتُوبٌ فِيهِ.

هَذَا كِتَابٌ مِنَ اللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ حَدِيثُ اللَّوْحِ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي يَقُولُ فِيهِ وَ أُولئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ

ثُمَّ قَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ عَبْدُ الْعَظِيمِ الْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ لِمُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَ خُرُوجِهِ وَ قَدْ سَمِعَ أَبَاهُ عليه السلام يَقُولُ هَذَا وَ يَحْكِيهِ

ثُمَّ قَالَ هَذَا سِرُّ اللهِ وَ دِينُهُ وَ دِينُ مَلَائِكَتِهِ فَصُنْهُ إِلَّا عَنْ أَهْلِهِ وَ أَوْلِيَائِهِ.

ترجمه

سید عبدالعظیم حسنی نے علی بن حسن بن زید بن حسن بن علی سے اور اس نے عبداللہ بن محمد بن جعفر بن محمد سے اس نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنی اولاد کو اکٹھا کیا اور ان میں حضرت زید بن علی زین العابدینؑ بھی موجود تھے، آپ نے ان سب کے سامنے ایک تحریر پیش کی جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکھایا اور امیر المومنین نے جسے اپنے ہاتھ سے تحریر کیا تھا، اس میں لکھا تھا۔

''یہ غالب وحکیم خدا کی تحریر ہے اور اس میں سابقہ حدیث لوح موجود تھی''۔

سید عبدالعظیم فرمایا کرتے تھے ''مجھے محمد بن جعفر کے خروج پر تعجب ہے کیونکہ وہ یہ حدیث نہ صرف سن چکا تھا بلکہ خود بیان بھی کر چکا تھا''۔

پھر سید عبدالعظیم فرمایا کرتے تھے: ''یہ اللہ کا راز ہے اور یہی اللہ اور ملائکہ کا دین ہے اسے نا اہل افراد سے محفوظ رکھنا''۔

5 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَاذَوَيْهِ الْمُؤَدِّبُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَ أَحْمَدُ بْنُ هَارُونَ الْعَامِّيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ الْفَزَارِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ السَّلُولِيِّ عَنْ دُرُسْتَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ أَبِي السَّفَاتِجِ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عليه السلام عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ قُدَّامَهَا لَوْحٌ يَكَادُ ضَوْؤُهُ يَغْشَى الْأَبْصَارَ

وَ فِيهِ اثْنَا عَشَرَ اسْماً ثَلَاثَةٌ فِي ظَاهِرِهِ وَ ثَلَاثَةٌ فِي بَاطِنِهِ وَ ثَلَاثَةُ أَسْمَاءٍ فِي آخِرِهِ وَ ثَلَاثَةُ أَسْمَاءٍ فِي طَرَفِهِ فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ اثْنَا عَشَرَ قُلْتُ أَسْمَاءُ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالَتْ هَذِهِ أَسْمَاءُ الْأَوْصِيَاءِ أَوَّلُهُمُ ابْنُ عَمِّي وَ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ وُلْدِي آخِرُهُمُ الْقَائِمُ قَالَ جَابِرٌ فَرَأَيْتُ فِيهِ مُحَمَّداً مُحَمَّداً مُحَمَّداً فِي ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ وَ عَلِيّاً عَلِيّاً عَلِيّاً عَلِيّاً فِي أَرْبَعَةِ مَوَاضِعَ.

ترجمه

امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے: میں حضرت فاطمہ زہرا بنت پیغمبر اسلام علیہا السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت حضرت سیدہؑ کے سامنے ایک تختی رکھی تھی جس کی چمک آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی اور اس میں بارہ نام لکھے تھے تین نام باہر والے حصہ پر درج تھے اور تین نام اندرونی حصہ پر درج تھے اور تین نام اس کے آخر اور تین نام اس کے اطراف میں لکھے تھے جب میں نے ان ناموں کی گنتی کی تو پورے بارہ نام تھے، میں نے پوچھا: یہ کن لوگوں کی نام ہیں؟

حضرت سیدہؑ نے فرمایا: ''یہ اوصیاء کے نام ہیں ان میں پہلا میرا چچا زاد اور گیارہ میری نسل سے تعلق رکھتے ہیں آخری قائم ہے''۔

جابرؓ کہتے ہیں ''اس لوح میں لفظ محمد تین مقامات پر اور لفظ علی چار مقامات پر تحریر تھا''۔

6 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ عليها السلام وَ بَيْنَ يَدَيْهَا لَوْحٌ فِيهِ أَسْمَاءُ الْأَوْصِيَاءِ فَعَدَدْتُ اثْنَيْ عَشَرَ آخِرُهُمُ الْقَائِمُ ثَلَاثَةٌ مِنْهُمْ مُحَمَّدٌ وَ أَرْبَعَةٌ مِنْهُمْ عَلِيٌّ.

ترجمه

امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی انہوں نے کہا: ''میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا، ان کے سامنے ایک لوح رکھی تھی جس میں اولیاء کے نام لکھے تھے جب میں نے نام گنے تو ان کی تعداد بارہ تھی ان میں سے آخری قائم ہے ان میں تین محمدؑ اور چار علیؑ ہیں''۔

7 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ جَمِيعاً عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ

قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ عليها السلام وَ بَيْنَ يَدَيْهَا لَوْحٌ فِيهِ أَسْمَاءُ الْأَوْصِيَاءِ فَعَدَدْتُ اثْنَيْ عَشَرَ

آخِرُهُمُ الْقَائِمُ علیہ السلام ثَلَاثَةٌ مِنْهُمْ مُحَمَّدٌ وَ أَرْبَعَةٌ مِنْهُمْ عَلِيٌّ علیہ السلام

ترجمہ

امام محمد باقر علیہ السلام نے جابرؓ بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی کہ ''میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت ان کے سامنے ایک لوح رکھی تھی جس میں اوصیاء کے نام مرقوم تھے، میں نے گنا تو ان کی تعداد بارہ تھی، ان میں سے آخری قائم تھا اور ان میں تین محمدؑ اور چار علیؑ تھے۔ رسولؐ کے بعد ان کے بارہ جانشین ہوں گے''۔

رسولؐ کے بعد بارہ جانشین ہوں گے

8 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ يَقُولُ لَنَا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ علیہما السلام وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ وَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ يَذْكُرُ حديثنا [حَدِيثاً جَرَى بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ وَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ

يَقُولُ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثُمَّ أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَإِذَا اسْتُشْهِدَ فَابْنِيَ الْحَسَنُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثُمَّ ابْنِيَ الْحُسَيْنُ علیہ السلام أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَإِذَا اسْتُشْهِدَ فَابْنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ سَتُدْرِكُهُ يَا عَلِيُّ

ثُمَّ ابْنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ سَتُدْرِكُهُ يَا عَبْدَ اللهِ وَ تُكْمِلُهُ اثْنَيْ عَشَرَ إِمَاماً تِسْعَةٌ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ

قَالَ عَبْدُ اللهِ ثُمَّ اسْتَشْهَدْتُ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ علیہما السلام وَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ وَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَشَهِدُوا لِي عِنْدَ مُعَاوِيَةَ

قَالَ سُلَيْمُ بْنُ قَيْسٍ وَ قَدْ كُنْتُ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ سَلْمَانَ وَ أَبِي ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادِ وَ أُسَامَةَ أَنَّهُمْ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ.

ترجمہ

ابان بن ابی عیاش نے سلیم بن قیس الہلالی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار نے امام حسن و امام حسین علیہما السلام اور عبداللہ بن عباس و عمر بن ابی سلمہ اور اسامہ بن زید کی موجودگی میں معاویہ بن ابی سفیان سے کہا کہ میں نے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انہوں نے فرمایا: ''میں مومنین کی جان کا حاکم ہوں اور ان کی جانوں سے بھی زیادہ ان پر حق تصرف رکھتا ہوں پھر میرے بھائی علیؑ ان پر حق تصرف رکھتے ہیں اور جب وہ شہید ہو جائیں تو میرا بیٹا حسنؑ مومنین کی جانوں پر متصرف ہوگا، پھر میرا بیٹا حسینؑ مومنین کی جانوں پر متصرف ہوگا اور جب وہ شہید ہو جائے تو میرا بیٹا علی بن الحسینؑ اولیٰ بالتصرف ہوگا، اور عبداللہ تو اسے پائے گا، ان کے بعد میرا بیٹا محمد باقر بن علی علیہ السلام مومنین پر اولیٰ بالتصرف ہوگا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہ امام مکمل کیے جن میں نو امام اولاد حسین علیہ السلام میں سے ہوں گے''۔

اس کے بعد حضرت عبداللہ بن جعفر طیار نے امام حسن و حسین علیہما السلام اور عبداللہ بن عباس اور عمر بن ابی سلمہ اور اسامہ بن زید سے گواہی طلب کی، سب نے ان کی صداقت کی گواہی دی۔

سلیم بن قیس کہتے ہیں میں نے یہ حدیث سلمانؓ، ابوذرؓ، اور مقدادؓ اور اسامہ سے سنی ہے، انہوں نے یہ حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی تھی۔

9 حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبْدُوسٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ الْحَكَمِ

قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنِ الْمُطَرِّفِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَيْسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ

قَالَ كُنَّا جُلُوساً فِي حَلْقَةٍ فِيهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَيُّكُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ

فَقَالَ عَبْدُ اللهِ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ هَلْ حَدَّثَكُمْ نَبِيُّكُمْ ﷺ كَمْ يَكُونُ بَعْدَهُ مِنَ الْخُلَفَاءِ

قَالَ نَعَمْ اثْنَا عَشَرَ عِدَّةَ نُقَبَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ.

ترجمہ

شعبی نے اپنے چچا قیس بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ہم عبداللہ بن مسعود کے حلقہ درس میں بیٹھے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا: تم میں عبداللہ بن مسعودؓ کون ہے؟

عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا: میں عبداللہ بن مسعودؓ ہوں۔

اعرابی نے کہا۔ کیا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں بتایا تھا کہ اس کے بعد اس کے کتنے جانشین ہوں گے؟

عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا: ''جی ہاں! انہوں نے بتایا تھا بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے مطابق بارہ خلفاء ہوں

گے"۔

10 حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدَوَيْهِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الْمَرْوَزِيُّ بِالرَّيِّ فِي شَهْرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَ ثَلَاثِينَ وَ مِائَتَيْنِ وَ هُوَ الْمَعْرُوفُ بِإِسْحَاقَ بْنِ رَاهَوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ نَعْرِضُ مَصَاحِفَنَا عَلَيْهِ إِذْ قَالَ لَهُ فَتًى شَابٌّ هَلْ عَهِدَ إِلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ كَمْ يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ خَلِيفَةً

قَالَ إِنَّكَ لَحَدِيثُ السِّنِّ وَ إِنَّ هَذَا شَيْءٌ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ

نَعَمْ عَهِدَ إِلَيْنَا نَبِيُّنَا ﷺ أَنَّهُ يَكُونُ بَعْدَهُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً بِعَدَدِ نُقَبَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ۔

ترجمہ

شعبی نے مسروق سے روایت کی کہ ہم عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک نوجوان نے ان سے کہا: کیا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں بتایا تھا کہ ان کے کتنے جانشین ہوں گے؟

ابن مسعود نے کہا: تو نوخیز جوان ہے اور تجھ سے پہلے مجھ سے کسی نے یہ مسئلہ دریافت نہیں کیا،

''ہاں! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا کہ نقبائے بنی اسرائیل کی تعداد کے مطابق ان کے بارہ جانشین ہوں گے"۔

11 حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ غِيَاثُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَامِينِيُّ الْحَافِظُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْفَضْلِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَ حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْمَاطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَ حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ كُلُّهُمْ قَالُوا عَنْ عَمِّهِ قَيْسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ عَتَّابٌ وَ هَذَا حَدِيثُ مُطَرِّفٍ

قَالَ كُنَّا جُلُوساً فِي الْمَسْجِدِ وَ مَعَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ

فَقَالَ فِيكُمْ عَبْدُ اللهِ

قَالَ نَعَمْ أَنَا عَبْدُ اللهِ فَمَا حَاجَتُكَ

قَالَ يَا عَبْدَ اللهِ هَلْ أَخْبَرَكُمْ نَبِيُّكُمْ ﷺ كَمْ يَكُونُ فِيكُمْ مِنْ خَلِيفَةٍ

قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ مُنْذُ قَدِمْتُ الْعِرَاقَ نَعَمْ اثْنَا عَشَرَ عِدَّةَ نُقَبَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ

وَ قَالَ أَبُو عروبة [عَرُوبَةَ فِي حَدِيثِهِ نَعَمْ هَذِهِ عِدَّةُ نُقَبَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ.

وَ قَالَ جَرِيرٌ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

قَالَ الْخُلَفَاءُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ كَعِدَّةِ نُقَبَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ.

ترجمہ

اشعث بن سوار اور دیگر رواۃ نے شعبی سے روایت کی اور اس نے اپنے چچا قیس بن عبداللہ سے روایت کی اور ابو القاسم عتاب اس حدیث کے لئے کہا کرتے تھے کہ یہ انتہائی خوبصورت حدیث ہے۔

بہر نوع قیس بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے تھے اور عبداللہ بن مسعودؓ بھی ہمارے ساتھ تھے اتنے میں ایک اعرابی آیا اور کہا کیا تم میں عبداللہ بن مسعود موجود ہے؟

عبداللہ نے کہا: ہاں! میں عبداللہ بن مسعودؓ ہوں، تم کیا حاجت رکھتے ہو؟

اعرابی نے کہا: کیا تمہارے نبی نے تمہیں بتایا تھا کہ ان کے کتنے جانشین ہوں گے؟

ابن مسعودؓ نے جواب دیتے ہوئے کہا: تو نے مجھ سے وہ چیز دریافت کی ہے، میں جب سے عراق سے آیا ہوں کسی نے وہ چیز مجھ سے دریافت نہیں کی، ہاں! ہمارے نبی نے فرمایا تھا، ان کے بارہ جانشین ہوں گے جتنے کہ بنی اسرائیل میں نقیب ہوئے ہیں۔

ایک دوسری روایت کے مطابق اشعث نے ابن مسعود سے رویت کہ کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

''میرے بعد بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کی طرح سے بارہ جانشین ہوں گے''۔

2 1 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدَةَ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ يَعْنِي الْهَمْدَانِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ وَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَكُونُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ أَمِيراً ثُمَّ أَخْفَى صَوْتَهُ

فَقُلْتُ لِأَبِي مَا الَّذِي أَخْفَى رَسُولُ اللهِ ﷺ
قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ.

ترجمہ

جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا اور میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''میرے بعد بارہ امیر ہوں گے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز دھیمی کی''

میں نے اپنے والد سے پوچھا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دھیمی آواز میں کیا کہا تھا؟

میرے باپ نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سب کے سب قریش میں سے ہوں گے''

13 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْمَرْوَزِيُّ بِالرَّيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ يَعْنِي ابْنَ شَقِيقٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَمَّاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَنْ يَنْقَضِيَ حَتَّى يَمْلِكَ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً فَقَالَ كَلِمَةً خَفِيَّةً فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ فَقَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

ترجمہ

جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا: یہ امر اس وقت تک ختم نہ ہوگا جب تک بارہ خلفاء اس کے مالک نہ بنیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدھم آواز میں کچھ کہا: میں نے اپنے والد سے پوچھا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کہا؟

میرے والد نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے''

14 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْقَاضِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ عَنْ أَسْوَدَ بْنِ السَّعِيدِ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَكُونُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَأَتَيْتُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقُلْتُ ثُمَّ يَكُونُ مَا ذَا قَالَ ثُمَّ يَكُونُ الْهَرْجُ.

ترجمہ

اسود بن سعید ہمدانی کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میرے بعد بارہ خلفاء ہوں گے، وہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے''

جب آنحضرت صلى الله عليه وآله وسلم مسجد سے اپنے گھر گئے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت دوسرا کوئی نہیں تھا میں نے آپ صلى الله عليه وآله وسلم سے پوچھا: اس کے بعد کیا ہوگا؟

آپ صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: ''پھر ہرج ومرج ہوگا''۔

15 حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ بِبَغْدَادَ يُقَالُ يَحْيَى سَقَطَ عَنِّي اسْمُ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي مُغِيرَةَ عَنْ أَبِي بُحَيْرٍ قَالَ كَانَ أَبُو الْخُلْدِ جَارِي فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَ يَحْلِفُ عَلَيْهِ إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ لَا تَهْلِكُ حَتَّى تَكُونَ فِيهَا اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ يَعْمَلُ بِالْهُدَى وَ دِينِ الْحَقِّ.

ترجمہ

ابوبحیر نے کہا کہ ابوالخلد (ابوخالد خ ل) میرا ہمسایہ تھا میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا اور وہ اس پر قسم بھی کھاتا تھا:

''یہ امت اس وقت تک ہلاک نہ ہوگی جب تک اس میں بارہ خلفاء رہیں گے وہ سب کے سب ہدایت اور دین حق پر عمل کرتے ہوں گے''۔

16 حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو الْبَكَّائِيِّ عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ قَالَ فِي الْخُلَفَاءِ هُمْ اثْنَا عَشَرَ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ انْقِضَائِهِمْ وَ أَتَى طَبَقَةٌ صَالِحَةٌ مَدَّ اللهُ لَهُمْ فِي الْعُمُرِ كَذَلِكَ وَعَدَ اللهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ ثُمَّ قَرَأَ وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

قَالَ وَ كَذَلِكَ فَعَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِبَنِي إِسْرَائِيلَ وَ لَيْسَ بِعَزِيزٍ أَنْ يَجْمَعَ هَذَا الْأُمَّةَ يَوْماً أَوْ نِصْفَ يَوْمٍ وَ إِنَّ يَوْماً عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ.

وَ قَدْ أُخْرِجَتْ طُرُقُ هَذِهِ الْأَخْبَارِ فِي كِتَابِ الْخِصَالِ

ترجمہ

کعب الاحبار نے خلفاء کے متعلق کہا کہ خلفاء بارہ ہوں گے اور جب ان کا وقت ختم ہوگا تو اللہ ایک صالح طبقہ کو لے آئے گا اور اللہ ان کی عمر لمبی کر دے گا، اللہ نے اس امت سے اس بات کا وعدہ فرمایا ہے، پھر اس نے یہ آیت پڑھی۔

''اللہ نے تم میں سے ایماندار اور نیک کام بجالانے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں زمین پر ضرور بالضرور خلیفہ

مقرر کرے گا جیسا کہ ان سے پہلے خلیفہ مقرر کیے تھے۔۔۔الخ''[1]

کعب الاحبار نے کہا: ''اللہ نے بنی اسرائیل کے ساتھ یہی کیا تھا اور یہ بات ناممکن نہیں ہے کہ اللہ اس امت کو ایک دن یا آدھا دن جمع رکھے اور تیرے پروردگار کے ہاں ایک دن ہزار سال کی مانند ہوتا ہے''۔

ان احادیث کے طرق کو میں نے کتاب الخصال میں جمع کیا ہے۔

17 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبَانِ بْنِ خَلَفٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ره قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا الْحُسَيْنُ عَلَى فَخِذَيْهِ وَ هُوَ يُقَبِّلُ عَيْنَيْهِ وَ يَلْثِمُ فَاهُ وَ هُوَ يَقُولُ أَنْتَ سَيِّدٌ ابْنُ سَيِّدٍ أَنْتَ إِمَامٌ ابْنُ إِمَامٍ أَنْتَ حُجَّةٌ ابْنُ حُجَّةٍ أَبُو حُجَجٍ تِسْعَةٍ مِنْ صُلْبِكَ تَاسِعُهُمْ قَائِمُهُمْ.

ترجمه

ابان بن خلف نے سلیم بن قیس الہلالی سے، انہوں نے سلمان فارسیؓ سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت امام حسینؑ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسینؑ کی آنکھوں اور چہرے کو بوسے دے رہے تھے اور یہ الفاظ فرما رہے تھے: ''تو سردار ہے، سردار کا بیٹا ہے، تو امام ہے اور امام کا بیٹا ہے، تو حجت ہے، حجت کا بیٹا ہے، نو حجتوں کا باپ ہے جو تیری صلب سے ہوں گے، ان کا نواں ان کا قائم ہوگا''۔

18 حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام فِي رَجَبٍ سَنَةَ رجب تِسْعٍ وَ ثَلَاثِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا غِيَاثُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ علیہ السلام قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبْشِرُوا ثُمَّ أَبْشِرُوا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِنَّمَا مَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ غَيْثٍ لَا يُدْرَى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ إِنَّمَا مَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ حَدِيقَةٍ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَاماً ثُمَّ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَاماً لَعَلَّ آخِرَهَا فَوْجٌ يَكُونُ أَعْرَضَهَا بَحْراً وَ أَعْمَقَهَا طُولًا وَ فَرْعاً وَ أَحْسَنَهَا جَنًى وَ كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَ اثْنَا عَشَرَ مِنْ بَعْدِي مِنَ السُّعَدَاءِ وَ أُولُو الْأَلْبَابِ وَ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ آخِرُهَا وَ لَكِنْ يَهْلِكُ مِنْ بَيْنِ ذَلِكَ أَنْتَجُ الْهَرْجِ لَيْسُوا مِنِّي وَ لَسْتُ مِنْهُمْ

[1] النور ۵۵

ترجمہ

حسین بن زید بن علی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی، آپ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تمہیں خوشخبری ہو، تمہیں خوشخبری ہو، آپ نے تین بار یہ الفاظ دہرائے میری امت کی مثال ایک بادل کی سی ہے جس کے متعلق کسی کو کوئی علم نہیں ہے کہ اس کا آغاز بہتر ہے یا انجام بہتر ہے، میری امت کی مثال اس باغ جیسی ہے جس کا پھل ایک سال فوج نے کھایا پھر دوسرے سال فوج نے اس درخت کا پھل کھایا، ممکن ہے کہ دوسرے سال کی فوج پہلے سال کی فوج سے زیادہ وسیع و عریض ہو، اور یہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کا پہلا فرد میں (محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں اور میرے بعد بارہ خوش نصیب اور صاحبان عقل ہوں اور مسیح عیسیٰ بن مریم اس کا آخری فرد ہو، البتہ درمیان میں ایسے ہی افراد ہلاک ہوں گے جو ہرج و مرج کی پیداوار ہوں گے، ان کا مجھ سے کوئی واسطہ نہ ہوگا اور میرا ان سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔''

یہودی عالم کے سوالات اور حضرت علیؑ کے جوابات

19 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالَ لَمَّا هَلَكَ أَبُو بَكْرٍ وَ اسْتَخْلَفَ عُمَرُ رَجَعَ عُمَرُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَعَدَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَ أَنَا عَلَّامَتُهُمْ وَ قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ مَسَائِلَ إِنْ أَجَبْتَنِي فِيهَا أَسْلَمْتُ قَالَ مَا هِيَ قَالَ ثَلَاثٌ وَ ثَلَاثٌ وَ وَاحِدَةٌ فَإِنْ شِئْتَ سَأَلْتُكَ وَ إِنْ كَانَ فِي قَوْمِكَ أَحَدٌ أَعْلَمَ مِنْكَ فَأَرْشِدْنِي إِلَيْهِ قَالَ عَلَيْكَ بِذَلِكَ الشَّابِّ يَعْنِي عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَأَتَى عَلِيّاً عليه السلام فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ لِمَ قُلْتَ ثَلَاثاً وَ ثَلَاثاً وَ وَاحِدَةً أَلَّا قُلْتَ سَبْعاً قَالَ أَنَا إِذًا جَاهِلٌ إِنْ لَمْ تُجِبْنِي فِي الثَّلَاثِ اكْتَفَيْتُ قَالَ فَإِنْ أَجَبْتُكَ تُسْلِمُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَلْ قَالَ أَسْأَلُكَ عَنْ أَوَّلِ حَجَرٍ وُضِعَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَ أَوَّلِ عَيْنٍ نَبَعَتْ وَ أَوَّلِ شَجَرَةٍ نَبَتَتْ قَالَ يَا يَهُودِيُّ أَنْتُمْ تَقُولُونَ إِنَّ أَوَّلَ حَجَرٍ وُضِعَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ الْحَجَرُ الَّذِي فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَ كَذَبْتُمْ هُوَ الْحَجَرُ الَّذِي نَزَلَ بِهِ آدَمُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ صَدَقْتَ وَ اللهِ إِنَّهُ لَبِخَطِّ هَارُونَ وَ إِمْلَاءِ مُوسَى قَالَ وَ أَنْتُمْ تَقُولُونَ إِنَّ أَوَّلَ عَيْنٍ نَبَعَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ الْعَيْنُ الَّتِي فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَ كَذَبْتُمْ هِيَ عَيْنُ الْحَيَاةِ الَّتِي غَسَلَ فِيهَا يُوشَعُ بْنُ نُونٍ السَّمَكَةَ وَ هِيَ الْعَيْنُ الَّتِي شَرِبَ مِنْهَا الْخَضِرُ وَ لَيْسَ يَشْرَبُ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا حَيَّ قَالَ صَدَقْتَ وَ اللهِ إِنَّهُ لَبِخَطِّ هَارُونَ وَ إِمْلَاءِ مُوسَى قَالَ وَ أَنْتُمْ تَقُولُونَ إِنَّ أَوَّلَ شَجَرَةٍ نَبَعَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ الزَّيْتُونُ وَ كَذَبْتُمْ هِيَ الْعَجْوَةُ الَّتِي نَزَلَ بِهَا

آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْجَنَّةِ مَعَهُ قَالَ صَدَقْتَ وَ اللهِ إِنَّهُ لَبِخَطِّ هَارُونَ وَ إِمْلَاءِ مُوسَى قَالَ وَ الثَّلَاثُ الْأُخْرَى كَمْ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ إِمَامِ هُدًى لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ قَالَ اثْنَا عَشَرَ إِمَاماً قَالَ صَدَقْتَ وَ اللهِ إِنَّهُ لَبِخَطِّ هَارُونَ وَ إِمْلَاءِ مُوسَى قَالَ فَأَيْنَ يَسْكُنُ نَبِيُّكُمْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ فِي أَعْلَاهَا دَرَجَةً وَ أَشْرَفِهَا مَكَاناً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ قَالَ صَدَقْتَ وَ اللهِ إِنَّهُ لَبِخَطِّ هَارُونَ وَ إِمْلَاءِ مُوسَى قَالَ فَمَنْ يَنْزِلُ مَعَهُ فِي مَنْزِلِهِ قَالَ اثْنَا عَشَرَ إِمَاماً قَالَ صَدَقْتَ وَ اللهِ إِنَّهُ لَبِخَطِّ هَارُونَ وَ إِمْلَاءِ مُوسَى ثُمَّ قَالَ السَّابِعَةُ فَأَسْأَلُكَ كَمْ يَعِيشُ وَصِيُّهُ بَعْدَهُ قَالَ ثَلَاثِينَ سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَا ذَا يَمُوتُ أَوْ يُقْتَلُ قَالَ يُقْتَلُ وَ يُضْرَبُ عَلَى قَرْنِهِ فَتُخْضَبُ لِحْيَتُهُ قَالَ صَدَقْتَ وَ اللهِ إِنَّهُ لَبِخَطِّ هَارُونَ وَ إِمْلَاءِ مُوسَى.

وَ لِهَذَا الْحَدِيثِ طُرُقٌ أُخَرُ قَدْ أَخْرَجْتُهَا فِي كِتَابِ كَمَالِ الدِّينِ وَ تَمَامِ النِّعْمَةِ فِي إِثْبَاتِ الْغَيْبَةِ وَ كَشْفِ الْحَيْرَةِ.

ترجمه

صالح بن عقبہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی، آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر کی وفات کے بعد جب حضرت عمر برسر اقتدار آئے تو ان کے پاس ایک شخص آیا اور ان سے کہا: امیر المومنین! میں یہودی ہوں اور مذہب یہود کا علامہ ہوں میں آپ سے چند مسائل دریافت کرنا چاہتا ہوں، اگر آپ نے میرے سوالات کا جواب دے دیا تو میں اسلام قبول کر لوں گا۔

حضرت عمر نے کہا: اپنے مسائل بیان کرو۔

یہودی نے کہا: آپ پسند کریں تو میں آپ سے دریافت کروں اور اگر آپ کی قوم میں کوئی آپ سے بڑا عالم ہو تو مجھے اس کی رہنمائی کر دیں پھر میں اس سے مسائل دریافت کروں گا: حضرت عمر نے فرمایا: تم اس جوان سے ملو اور ہاتھ سے حضرت علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا۔

اس کے بعد یہودی حضرت علی علیہ السلام کے پاس آیا اور مسائل دریافت کرنے کا ارادہ کیا۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ''تم کیا پوچھنا چاہتے ہو؟''

یہودی نے کہا: میں تین اور تین اور ایک مسئلہ پوچھوں گا۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: تم نے سیدھے طریقہ سے یہ کیوں نہیں کہا کہ میں سات مسائل پوچھوں گا؟

یہودی نے کہا: پہلے پہل میں تین مسائل پوچھوں گا، اگر آپ نے مجھے ان کا جواب نہ دیا تو باقی مسائل پوچھ کر میں اپنے آپ کو جاہل کہلانا پسند نہیں کروں گا۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اب تم سوال کرو اور اگر میں نے تجھے جواب دے دیئے تو تم اسلام قبول کرلو گے؟

یہودی نے کہا: جی ہاں!

یہودی: آپ یہ بتائیں کہ روئے زمین پر پہلا پتھر کون سا رکھا گیا؟ اور پہلا چشمہ کون سا جاری ہوا؟ اور پہلا درخت کون سا پیدا ہوا؟

حضرت علی علیہ السلام: ''تم یہ کہتے ہو کہ پہلا پتھر وہی ہے جو بیت المقدس میں ہے حالانکہ تمہارا یہ دعویٰ جھوٹ پر مبنی ہے ،حقیقت یہ کہ پہلا پتھر وہی ہے جسے حضرت آدم علیہ السلام اپنے ساتھ جنت سے لائے تھے''۔

یہودی: آپ نے درست کہا، خدا کی قسم موسیٰ علیہ السلام نے یہی تحریر کرایا اور ہارون علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے ایسا ہی لکھا۔

حضرت علی علیہ السلام: ''زمین کے پہلے چشمہ کے متعلق تمہارا اعتقاد ہے کہ بیت المقدس کا چشمہ روئے زمین کا پہلا چشمہ ہے حالانکہ تم اس میں جھوٹے ہو، روئے زمین کا پہلا چشمہ وہی ہے جو چشمہ حیات ہے جس میں یوشعؑ بن نونؑ نے مچھلی کو دھو یا تھا (تو وہ زندہ ہوگئی تھی) اور اسی چشمہ کا پانی خضر علیہ السلام نے پیا تھا اور اس چشمہ کی خاصیت یہ ہے کہ جو اس کا پانی پی لے اسے زندگی مل جاتی ہے''۔

یہودی: آپ نے سچ کہا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی لکھا یا تھا اور حضرت ہارون علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے ایسا ہی لکھا تھا۔

حضرت علی علیہ السلام: ''روئے زمین پر پہلے اگنے والے درخت کے متعلق تمہارا عقیدہ یہ ہے کہ زیتون کا درخت زمین پر سب سے پہلے پیدا ہوا تھا، تمہارا یہ عقیدہ باطل ہے اور تمہارا یہ قول جھوٹا ہے زمین پر سب سے پہلے اگنے والا درخت ''عجوہ'' ہے جسے حضرت آدم علیہ السلام اپنے ساتھ جنت سے لائے تھے''۔

یہودی: آپ نے سچ کہا اور موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی لکھا یا تھا اور حضرت ہارون علیہ السلام نے بھی اپنے ہاتھ سے یہی تحریر کیا تھا۔

یہودی: یہ بتائیں کہ اس دنیا میں ہدایت دینے والے امام کتنے ہوں گے جنہیں چھوڑنے والے کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے؟

حضرت علی علیہ السلام: ''ان کی تعداد بارہ ہے''۔

یہودی: آپ نے سچ کہا اور موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی لکھا یا تھا اور ہارون علیہ السلام نے بھی ایسا لکھا تھا۔

یہودی: جنت میں آپ کے نبیؐ کا قیام کہاں ہوگا؟

حضرت علی علیہ السلام: ''ہمارے نبیؐ جنت عدن کے بلند و بالا مقام میں رہائش پزیر ہوں گے''۔

یہودی: آپ نے سچ کہا اور موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی لکھا یا تھا اور ہارون علیہ السلام نے بھی ایسا لکھا تھا۔

یہودی: آپ کے نبیؐ کی منزل میں اور کون قیام کرے گا؟

حضرت علی علیہ السلام: ''بارہ امام ان کے ساتھ قیام کریں گے''۔

یہودی: آپ نے سچ کہا اور موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی لکھا یا تھا اور ہارون علیہ السلام نے بھی ایسا لکھا تھا۔

یہودی: اب میں آپ سے اپنا ساتواں اور آخری سوال پوچھوں گا، آپ یہ بتائیں کہ آپ کے نبیؐ کا وصی ان کی وفات کے بعد کتنا عرصہ زندہ رہے گا؟

حضرت علی علیہ السلام: ''تیس سال''۔

یہودی: پھر کیا ہوگا؟ کیا وہ طبعی موت مرے گا یا قتل کیا جائے گا؟

حضرت علی علیہ السلام: ''وہ قتل کیا جائے گا اور اس کی کھوپڑی پر ضرب لگائی جائے گی جس سے اس کی داڑھی خضاب ہو گی''۔

یہودی: آپ نے سچ کہا اور موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی لکھا یا تھا اور ہارون علیہ السلام نے بھی ایسا ہی لکھا تھا۔

یہ حدیث اور بھی طرق سے مروی ہے جن کا تذکرہ میں نے کمال الدین وتمام النعمۃ کے باب اثبات الغیبۃ وکشف الحیر ۃ میں کیا ہے۔

امامت کا حقدار کون ہے اور مستحق امامت کی کیا علامت ہے؟

20 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الهزيل [الْهُذَيْلِ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِمَامَةِ فِيمَنْ تَجِبُ وَ مَا عَلَامَةُ مَنْ تَجِبُ لَهُ الْإِمَامَةُ فَقَالَ إِنَّ الدَّلِيلَ عَلَى ذَلِكَ وَ الْحُجَّةَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ الْقَائِمَ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ وَ النَّاطِقَ بِالْقُرْآنِ وَ الْعَالِمَ بِالْأَحْكَامِ أَخُو نَبِيِّ اللهِ وَ خَلِيفَتُهُ عَلَى أُمَّتِهِ وَ وَصِيُّهُ عَلَيْهِمْ وَ وَلِيُّهُ الَّذِي كَانَ مِنْهُ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى الْمَفْرُوضُ الطَّاعَةِ بِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ الْمَوْصُوفُ بِقَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَ إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَ رَسُولُهُ وَ الَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَ هُمْ رَاكِعُونَ وَ الْمَدْعُوُّ إِلَيْهِ بِالْوَلَايَةِ الْمُثْبَتُ لَهُ الْإِمَامَةُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ بِقَوْلِ الرَّسُولِ ﷺ عَنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَ لَسْتُ أَوْلَى بِكُمْ مِنْكُمْ بِأَنْفُسِكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ وَ أَعِنْ مَنْ أَعَانَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ وَ أَفْضَلُ الْوَصِيِّينَ وَ خَيْرُ الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ بَعْدَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ الْحُسَيْنُ سِبْطَا رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ ابْنَا خِيَرَةِ النِّسْوَانِ أَجْمَعِينَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عليه السلام إِلَى يَوْمِنَا هَذَا وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ وَ هُمْ عِتْرَةُ الرَّسُولِ عليه السلام الْمَعْرُوفُونَ بِالْوَصِيَّةِ وَ الْإِمَامَةِ لَا تَخْلُو الْأَرْضُ مِنْ حُجَّةٍ مِنْهُمْ فِي كُلِّ عَصْرٍ وَ زَمَانٍ وَ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَ أَوَانٍ وَ هُمُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى وَ أَئِمَّةُ الْهُدَى وَ الْحُجَّةُ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا إِلَى أَنْ يَرِثَ اللهُ الْأَرْضَ وَ مَنْ عَلَيْهَا وَ كُلُّ مَنْ خَالَفَهُمْ ضَالٌّ مُضِلٌّ تَارِكٌ لِلْحَقِّ وَ الْهُدَى وَ هُمُ الْمُعَبِّرُونَ عَنِ الْقُرْآنِ وَ النَّاطِقُونَ عَنِ الرَّسُولِ صلى الله عليه وآله مَنْ مَاتَ وَ لَا يَعْرِفُهُمْ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَ دِينُهُمُ الْوَرَعُ وَ الْعِفَّةُ وَ الصِّدْقُ وَ الصَّلَاحُ وَ الِاجْتِهَادُ وَ أَدَاءُ الْأَمَانَةِ إِلَى الْبَرِّ وَ الْفَاجِرِ وَ طُولُ السُّجُودِ وَ قِيَامُ اللَّيْلِ وَ اجْتِنَابُ الْمَحَارِمِ وَ انْتِظَارُ الْفَرَجِ بِالصَّبْرِ وَ حُسْنُ الصُّحْبَةِ وَ حُسْنُ الْجِوَارِ ثُمَّ قَالَ تَمِيمُ بْنُ بُهْلُولٍ حَدَّثَنِي أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام فِي الْإِمَامَةِ مِثْلَهُ سَوَاءً

ترجمہ

تمیم بن بہلول کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی الہزیل سے پوچھا کہ امامت کا حقدار کون ہے اور مستحق امامت کی علامت کیا ہے؟

عبداللہ بن الہزیل نے کہا: امامت کا رہنما اور مومنین پر حجت اور امور مسلمین کا ولی اور قرآن کی آیات کے تحت بولنے والا اور احکام خداوندی کا عالم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہے جو کہ ان کا وصی ہے اور جو وارث پیغمبرؐ ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہی منزلت حاصل ہے جو کہ ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھی اور

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ اور جو تم میں سے صاحبان امر ہوں، ان کی اطاعت کرو''۔[1]

اطاعت مجیدہ ہی کے ذریعہ سے اللہ نے اس کی اطاعت واجب کی ہے جس کی ولایت مطلقہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے۔

''سوائے اس کے نہیں کہ تمہارا ولی اللہ اور اس کا رسولؐ ہے اور وہ صاحبان ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور

[1] النساء۔۹۵

حالت رکوع میں زکوۃ دیتے ہیں''[1]

امامت کا حقدار وہی ہے جس کے لئے حکم خدا کے تحت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے مقام پر پالانوں کا منبر بنایا اور لوگوں کو جمع کر کے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''کیا میں تمہاری جانوں پر تم سے زیادہ حق تصرف نہیں رکھتا؟

جب تمام لوگوں نے اس کا اقرار کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان فرمایا: ''پس جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے، خدایا جو علیؑ سے دوستی کرے تو اس سے دوستی کر اور جو علیؑ سے دشمنی کرے تو اسے دشمن رکھ اور جو علیؑ کی مدد کرے تو اس کی مدد کر اور جو علیؑ کو چھوڑ دے تو بھی اسے چھوڑ دے اور جو علیؑ کی امداد کرے تو اس کی امداد کر۔

غرضیکہ علی بن ابی طالبؑ ہی امیر المومنین اور امام المتقین اور قیامت کے روز جن خوش نصیبوں کے اعضائے وضو چمکتے ہوں گے، علیؑ ان کا قائد ہے اور علیؑ ہی تمام اوصیاء سے افضل اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام مخلوق سے برتر ہیں۔

ان کے بعد حسنؑ بن علیؑ امام ہیں اور ان کے بعد حسینؑ بن علیؑ امام ہیں، یہ دونوں بھائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے اور افضل ترین بی بی کے فرزند ہیں، پھر علیؑ بن الحسینؑ پھر محمدؑ بن علیؑ پھر جعفرؑ بن محمدؑ پھر موسیٰؑ بن جعفرؑ پھر علیؑ بن موسیٰؑ پھر محمدؑ بن علیؑ پھر علیؑ بن محمدؑ پھر حسنؑ بن علیؑ پھر محمدؑ بن حسنؑ علیہم السلام ہے یہ سب کے سب عترت رسولؐ ہیں اور وصیت امام کے لئے معروف ہیں اور یہ حجت خدا ہیں کوئی وقت اور کوئی زمانہ ان کے وجود سے خالی نہیں رہ سکتا اور یہی خدا کی مضبوط رسی ہیں اور یہی ہدایت کرنے والے امام ہیں اور اہل دنیا پر یہ حجت ہیں یہاں تک کہ اللہ زمین اور اہل زمین کا وارث بنے۔

لہذا جس نے بھی ان کی مخالفت کی وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے اور ایسا شخص حق اور ہدایت کا تارک ہے اور یہی ذات عالیہ ہی قرآن اور رسولؐ خدا کے صحیح ترجمان ہیں جو شخص ان کی معرفت کے بغیر مرا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

ان کا دین پرہیزگاری، پاکدامنی، صداقت، بھلائی، اجتہاد، امانت کی ادائیگی، طویل سجود، قیام الیل، محرمات سے اجتناب، صبر کے ساتھ کشائش کا انتظار اور حسن رفاقت اور حسن ہمسائیگی ہے۔

عتیم بن بہلول نے کہا کہ ابومعاویہ نے اعمش سے اور اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی یہی اوصاف امامت نقل کیے ہیں۔

21 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ الزَّيَّاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَرْسَلَ مُحَمَّداً إِلَى الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ وَ جَعَلَ مِنْ بَعْدِهِ اثْنَيْ عَشَرَ وَصِيّاً مِنْهُمْ مَنْ سَبَقَ وَ مِنْهُمْ مَنْ بَقِيَ وَ كُلُّ وَصِيٍّ جَرَتْ بِهِ سُنَّةٌ وَ الْأَوْصِيَاءُ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِ

---

[1] المائدہ۔۵۵

مُحَمَّدٍ ﷺ عَلَى سُنَّةِ أَوْصِيَاءِ عِيسَى علیہ السلام وَ كَانُوا اثْنَيْ عَشَرَ وَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام عَلَى سُنَّةِ الْمَسِيحِ علیہ السلام

ترجمہ

ابی حمزہ ثمالی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ''بے شبہ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انسانوں اور جنات کی طرف مبعوث فرمایا اور اللہ نے ان کے بعد بارہ وصی مقرر کیے، ان میں سے کچھ گزر گئے اور کچھ باقی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اوصیاء حضرت مسیح کے اوصیاء کی مانند ہیں اور سب کو یکساں صورت حال درپیش رہی ہے اور حضرت علی علیہ السلام شبیہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں''۔[1]

22 حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ علیہ السلام يَقُولُ نَحْنُ اثْنَا عَشَرَ إِمَاماً مِنْهُمُ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ثُمَّ الْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ علیہ السلام.

ترجمہ

زرارہ بن اعین بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے پایا۔

''ہم بارہ امام ہیں، ان میں حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام ہیں اور باقی ائمہ نسل حسینؑ سے ہیں''۔

23 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّلْتِ الْقُمِّيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَ أَبُو بَصِيرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ مَوْلَى أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام فِي مَنْزِلٍ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ علیہ السلام يَقُولُ نَحْنُ اثْنَا عَشَرَ مُحَدَّثاً فَقَالَ لَهُ أَبُو بَصِيرٍ بِاللهِ لَقَدْ سَمِعْتَ ذَلِكَ مِنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام فَحَلَّفَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَحَلَفَ أَنَّهُ سمعته [سَمِعَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَصِيرٍ لَكِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام.

ترجمہ

[1] احادیث میں وارد ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کے متعلق تین قسم کے فرقے نمودار ہوں گے جیسا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے نمودار ہوئے تھے، اس مضمون کی احادیث صحیح ثابت ہوگئیں جس طرح سے غالی نصاریٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کا فرزند قرار دیا، اسی طرح سے غالی شیعوں نے بھی حضرت علی علیہ السلام کے لئے ربوبیت کا عقیدہ اپنایا۔ یہودیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام سے عداوت کی اور ان کی والدہ ماجدہ پر بہتان تراشی کی، اسی طرح سے نواصب وخوارج نے بھی حضرت علی علیہ السلام سے جنگ کی اور اسی (۸۰) برس تک خطبات جمعہ وعیدین میں آپؑ پر سب وشتم کیا گیا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق بس وہی فرقہ صحیح ہے جس نے حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ کا عبد اور خدا کا کلمہ قرار دیا، اسی طرح سے حضرت علی علیہ السلام کے متعلق بھی وہی فرقہ نجات حاصل کرے گا جو آپ کو خدا کا بندہ اور رسول خداؐ کا جانشین اور مومنین کا امیر تسلیم کرے گا۔۔ لفظ ''محدث'' ایک مخصوص اصطلاح ہے، اور ''محدث'' وہ ہوتا ہے جو نبی نہ ہو لیکن تکلم ملائکہ سے سرفراز ہو، ایسی شخصیت کو ''محدث'' کہا جاتا ہے

سماعہ بن مہران کہتے ہیں کہ میں اور ابوبصیر اور امام محمد باقر علیہ السلام کا غلام محمد بن عمران ایک گھر میں بیٹھے تھے تو محمد بن عمران نے کہا: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا انہوں نے فرمایا: ''ہم بارہ ((مُحَدَّث)) ہیں۔''

ابوبصیر نے کہا ''خدا کی قسم میں نے بھی یہ الفاظ ان سے سنے ہیں''، محمد بن عمران نے انہیں ایک یا دو مرتبہ قسم دے کر پوچھا کہ اس نے یہ الفاظ کس سے سنے ہیں؟

ابوبصیر نے کہا ''میں نے یہ الفاظ امام محمد باقر علیہ السلام سے سنے ہیں''۔

24 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُلَيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ نَحْنُ اثْنَا عَشَرَ إِمَاماً مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ كُلُّهُمْ مُحَدَّثُونَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنْهُمْ.

ترجمہ

زرارہ بن اعین سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے پایا: ''آل محمد علیہم السلام سے ہم بارہ امام مراد ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب کے سب ''محدث'' ہیں اور علی بن ابی طالب علیہ السلام ان میں سے ہیں''۔

25 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ سُئِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَنْ مَعْنَى قَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِنِّي مُخَلِّفٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللهِ وَ عِتْرَتِي مَنِ الْعِتْرَةُ فَقَالَ أَنَا وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ الْأَئِمَّةُ التِّسْعَةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ تَاسِعُهُمْ مَهْدِيُّهُمْ وَ قَائِمُهُمْ لَا يُفَارِقُونَ كِتَابَ اللهِ وَ لَا يُفَارِقُهُمْ حَتَّى يَرِدُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ حَوْضَهُ.

ترجمہ

غیاث (عتاب خ،ل) بن ابراہیم نے امام جعفر صادق علیہ السلام اور انہوں نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے امام حسین علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، اللہ کی کتاب اور اپنی عترت'' میں لفظ ''عترت'' سے کون مراد ہیں؟

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ''عترت سے مراد میں اور حسنؑ و حسینؑ اور نسل حسینؑ کے نو امام ہیں جن کا نواں مہدی و

قائم (عجل اللہ فرجہ الشریف) ہوگا، وہ کتاب اللہ سے جدا نہ ہوں گے اور قرآن ان سے جدا نہ ہوگا یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حوض پر وارد ہوں۔''

26 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَرَ صَاحِبَ أَبِي الْعَبَّاسِ تَغْلِبَ يُسْأَلُ عَنْ مَعْنَى قَوْلِهِ ﷺ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ لِمَ سُمِّيَا بِالثَّقَلَيْنِ قَالَ لِأَنَّ التَّمَسُّكَ بِهِمَا ثَقِيلٌ

ترجمہ

علی بن فضل بغدادی کہتے ہیں کہ ابوعمر تغلب سے جو کہ ابی العباس کے ساتھی تھے، پوچھا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حدیث

میں کتاب خدا اور عترت کو ثقلین کیوں کہا؟

ابوعمر تغلب نے جواب دیا چونکہ ان دونوں سے تمسک انتہائی ثقیل ہے، اس لئے ان دونوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لفظ ''ثقلین'' سے تعبیر کیا ہے۔

27 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُنْدَارَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ أَوْحَى إِلَيَّ رَبِّي جَلَّ جَلَالُهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي اطَّلَعْتُ إِلَى الْأَرْضِ اطِّلَاعاً فَاخْتَرْتُكَ مِنْهَا فَجَعَلْتُكَ نَبِيّاً وَ شَقَقْتُ لَكَ مِنِ اسْمِي اسْماً فَأَنَا الْمَحْمُودُ وَ أَنْتَ مُحَمَّدٌ ثُمَّ اطَّلَعْتُ الثَّانِيَةَ فَاخْتَرْتُ مِنْهَا عَلِيّاً وَ جَعَلْتُهُ وَصِيَّكَ وَ خَلِيفَتَكَ وَ زَوْجَ ابْنَتِكَ وَ أَبَا ذُرِّيَّتِكَ وَ شَقَقْتُ لَهُ اسْماً مِنْ أَسْمَائِي فَأَنَا لعلى ا الْعَلِيُّ الْأَعْلَى وَ هُوَ عَلِيٌّ وَ جَعَلْتُ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ مِنْ نُورِكُمَا ثُمَّ عَرَضْتُ وَلَايَتَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَمَنْ قَبِلَهَا كَانَ عِنْدِي مِنَ الْمُقَرَّبِينَ يَا مُحَمَّدُ لَوْ أَنَّ عَبْداً عَبَدَنِي حَتَّى يَنْقَطِعَ وَ يَصِيرَ كَالشَّنِّ الْبَالِي ثُمَّ أَتَانِي جَاحِداً لِوَلَايَتِهِمْ مَا أَسْكَنْتُهُ جَنَّتِي وَ لَا أَظْلَلْتُهُ تَحْتَ عَرْشِي يَا مُحَمَّدُ أَ تُحِبُّ أَنْ تَرَاهُمْ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَبِّي فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَنْوَارِ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ الْقَائِمِ فِي وَسْطِهِمْ كَأَنَّهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ قُلْتُ يَا رَبِّ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالَ هَؤُلَاءِ الْأَئِمَّةُ وَ هَذَا الْقَائِمُ الَّذِي يُحِلُّ حَلَالِي وَ يُحَرِّمُ حَرَامِي وَ بِهِ أَنْتَقِمُ مِنْ أَعْدَائِي وَ هُوَ رَاحَةٌ لِأَوْلِيَائِي وَ هُوَ الَّذِي يَشْفِي قُلُوبَ شِيعَتِكَ مِنَ الظَّالِمِينَ وَ الْجَاحِدِينَ وَ

الْکَافِرِینَ فَیُخْرِجُ اللَّاتَ وَ الْعُزَّی طَرِیَّیْنِ فَیُحْرِقُهُمَا فَلَفِتْنَةُ النَّاسِ بِهِمَا یَوْمَئِذٍ أَشَدُّ مِنْ فِتْنَةِ الْعِجْلِ وَ السَّامِرِیِ

ترجمہ

مفضل بن عمر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مجھے آسمانوں کا سفر کرایا گیا تو پروردگار عالم نے مجھے وحی فرمائی اور ارشاد فرمایا: ''اے محمدؐ! میں نے پہلی مرتبہ زمین پر نگاہ کی تو میں نے اہل زمین میں سے تجھے چنا اور تجھے نبی بنایا اور میں نے اپنے ایک نام سے تیرا نام مشتق کیا ''میں محمود ہوں اور تو محمدؐ ہے'' پھر میں نے دوبارہ زمین پر نگاہ انتخاب ڈالی تو میں نے علیؑ کو منتخب کیا اور میں نے اسے تیرا وصی اور تیرا جانشین اور تیری بیٹی کا شوہر اور تیری ذریت کا باپ بنایا اور اپنے نام سے میں نے اس کا نام مشتق کیا، ''میں علی الاعلیٰ ہوں اور وہ علیؑ ہے'' اور میں نے فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو تم دونوں کے نور سے بنایا پھر میں نے ان کی ولایت کو ملائکہ کے سامنے پیش کیا جس نے اسے قبول کیا وہ میرے ہاں مقربین میں قرار پایا۔

اے محمدؐ! اگر کوئی بندہ میری اتنی عبادت کرے کہ اس کی گردن ٹوٹ جائے اور بوسیدہ مشک کی طرح ہو جائے پھر میرے پاس ان کی ولایت کا منکر بن کر آئے تو میں نہ تو اسے اپنی جنت میں رہائش دوں گا اور نہ ہی اپنے عرش کے سایہ کے نیچے اسے جگہ دوں گا۔

اے محمدؐ! کیا تو نہیں دیکھنا چاہتا ہے؟

میں نے کہا: جی ہاں! پروردگار۔

تو اللہ نے فرمایا: تو اپنا سر بلند کر، جب میں نے اپنا سر بلند کیا تو مجھے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ، علیؑ بن الحسینؑ، محمدؑ بن علیؑ، جعفرؑ بن محمدؑ، موسیٰؑ بن جعفرؑ، علیؑ بن موسیٰؑ، محمدؑ بن علیؑ، علیؑ بن محمدؑ، حسنؑ بن علیؑ علیہم السلام کے نور دکھائی دیئے اور حجت بن الحسن (عجل اللہ فرجہ الشریف) کا نور ان انوار کے درمیان میں روشن ستارہ کی طرح سے چمک رہا تھا۔

میں نے عرض کی: پروردگار! یہ کون ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ ائمہ ہیں اور یہ وہ قائم ہے جو میرے حلال کو حلال اور میرے حرام کو حرام قرار دے گا اور انہیں کے ذریعہ سے میں اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا اور وہ میرے دوستوں کے لئے راحت ہوگا اور یہی ظالمین، منکرین و کافرین کو قتل کر کے تیرے شیعوں کے دلوں کو شفا بخشے گا اور یہی لات و منات کو تر و تازہ حالت میں نکال کر جلا دے گا۔ اور اس دن کی آزمائش سامری اور بچھڑے کی آزمائش سے بھی سخت ہوگی''۔

28 حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الدَّقَّاقُ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي

عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَمِّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ النَّوْفَلِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْأَئِمَّةُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ أَوَّلُهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ آخِرُهُمُ الْقَائِمُ هُمْ خُلَفَائِي وَ أَوْصِيَائِي وَ أَوْلِيَائِي وَ حُجَجُ اللهِ عَلَى أُمَّتِي بَعْدِي الْمُقِرُّ بِهِمْ مُؤْمِنٌ وَ الْمُنْكِرُ لَهُمْ كَافِرٌ

ترجمہ

یحییٰ بن ابی القاسم (ابن القاسم خ،ل) نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میرے بعد بارہ امام ہوں گے پہلا علی بن ابی طالب علیہ السلام اور آخری قائم ہوگا یہ میرے خلفاء واوصیاء واولیاء اور خدا کی طرف سے میری امامت پر میرے بعد حجت ہوں گے ان کا اقرار کرنے والا مومن اور ان کا انکار کرنے والا کافر ہوگا''۔

ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کی دعائیں

29 حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ الدَّوَالِيبِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمَدِينَةِ السَّلَامِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ عِنْدَهُ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَرْحَباً بِكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ يَا زَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرَضِينَ قَالَ لَهُ أُبَيٌّ وَ كَيْفَ يَكُونُ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله زَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرَضِينَ أَحَدٌ غَيْرُكَ قَالَ يَا أُبَيُّ وَ الَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيّاً إِنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ فِي السَّمَاءِ أَكْبَرُ مِنْهُ فِي الْأَرْضِ وَ إِنَّهُ لَمَكْتُوبٌ عَنْ يَمِينِ عَرْشِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِصْبَاحُ هُدًى وَ سَفِينَةُ نَجَاةٍ وَ إِمَامٌ غَيْرُ وَهْنٍ وَ عِزٌّ وَ فَخْرٌ وَ عِلْمٌ وَ ذُخْرٌ وَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ رَكَّبَ فِي صُلْبِهِ نُطْفَةً طَيِّبَةً مُبَارَكَةً زَكِيَّةً وَ لَقَدْ لُقِّنَ دَعَوَاتٍ مَا يَدْعُو بِهِنَّ مَخْلُوقٌ إِلَّا حَشَرَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَعَهُ وَ كَانَ شَفِيعَهُ فِي آخِرَتِهِ وَ فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كَرْبَهُ وَ قَضَى بِهَا دَيْنَهُ وَ يَسَّرَ أَمْرَهُ وَ أَوْضَحَ سَبِيلَهُ وَ قَوَّاهُ عَلَى عَدُوِّهِ وَ لَمْ يَهْتِكْ سِتْرَهُ فَقَالَ لَهُ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَ مَا هَذِهِ الدَّعَوَاتُ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ تَقُولُ إِذَا فَرَغْتَ مِنْ صَلَاتِكَ وَ أَنْتَ قَاعِدٌ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ وَ مَعَاقِدِ عَرْشِكَ وَ سُكَّانِ سَمَاوَاتِكَ وَ أَنْبِيَائِكَ وَ رُسُلِكَ أَنْ تَسْتَجِيبَ لِي فَقَدْ رَهِقَنِي مِنْ أَمْرِي عُسْراً فَأَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَنْ تَجْعَلَ لِي مِنْ أَمْرِي يُسْراً فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُسَهِّلُ أَمْرَكَ وَ يَشْرَحُ

صَدْرَكَ وَ يُلَقِّنُكَ شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ عِنْدَ خُرُوجِ نَفْسِكَ قَالَ لَهُ أُبَيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا هَذِهِ النُّطْفَةُ الَّتِي فِي صُلْبِ حَبِيبِي الْحُسَيْنِ قَالَ مَثَلُ هَذِهِ النُّطْفَةِ كَمَثَلِ الْقَمَرِ وَ هِيَ نُطْفَةُ تَبْيِينٍ وَ بَيَانٍ يَكُونُ مَنِ اتَّبَعَهُ رَشِيداً وَ مَنْ ضَلَّ عَنْهُ هَوِيّاً قَالَ فَمَا اسْمُهُ وَ مَا دُعَاؤُهُ قَالَ اسْمُهُ عَلِيٌّ وَ دُعَاؤُهُ يَا دَائِمُ يَا دَيْمُومُ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ وَ يَا فَارِجَ الْهَمِّ وَ يَا بَاعِثَ الرُّسُلِ وَ يَا صَادِقَ الْوَعْدِ مَنْ دَعَا بِهَذَا الدُّعَاءِ حَشَرَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَعَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ كَانَ قَائِدَهُ إِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ أُبَيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ فَهَلْ لَهُ مِنْ خَلَفٍ وَ وَصِيٍّ قَالَ نَعَمْ لَهُ مَوَارِيثُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ قَالَ مَا مَعْنَى مَوَارِيثِ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْقَضَاءُ بِالْحَقِّ وَ الْحُكْمُ بِالدِّيَانَةِ وَ تَأْوِيلُ الْأَحْكَامِ وَ بَيَانُ مَا يَكُونُ قَالَ فَمَا اسْمُهُ قَالَ اسْمُهُ مُحَمَّدٌ وَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَسْتَأْنِسُ بِهِ فِي السَّمَاوَاتِ وَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللهُمَّ إِنْ كَانَ لِي عِنْدَكَ رِضْوَانٌ وَ وُدٌّ فَاغْفِرْ لِي وَ لِمَنْ تَبِعَنِي مِنْ إِخْوَانِي وَ شِيعَتِي وَ طَيِّبْ مَا فِي صُلْبِي فَرَكَّبَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي صُلْبِهِ نُطْفَةً طَيِّبَةً مُبَارَكَةً زَكِيَّةً وَ أَخْبَرَنِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام أَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ طَيَّبَ هَذِهِ النُّطْفَةَ وَ سَمَّاهَا عِنْدَهُ جَعْفَراً وَ جَعَلَهُ هَادِياً مَهْدِيّاً رَاضِياً مَرْضِيّاً يَدْعُو رَبَّهُ فَيَقُولُ فِي دُعَائِهِ يَا دَانٍ غَيْرَ مُتَوَانٍ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اجْعَلْ لِشِيعَتِي مِنَ النَّارِ وِقَاءً وَ لَهُمْ عِنْدَكَ رِضًى وَ اغْفِرْ ذُنُوبَهُمْ وَ يَسِّرْ أُمُورَهُمْ وَ اقْضِ دُيُونَهُمْ وَ اسْتُرْ عَوْرَاتِهِمْ وَ هَبْ لَهُمُ الْكَبَائِرَ الَّتِي بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُمْ يَا مَنْ لَا يَخَافُ الضَّيْمَ وَ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَ لَا نَوْمٌ اجْعَلْ لِي مِنْ كُلِّ غَمٍّ فَرَجاً مَنْ دَعَا بِهَذَا الدُّعَاءِ حَشَرَهُ اللهُ تَعَالَى أَبْيَضَ الْوَجْهِ مَعَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ إِلَى الْجَنَّةِ يَا أُبَيُّ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى رَكَّبَ عَلَى هَذِهِ النُّطْفَةِ نُطْفَةً زَكِيَّةً مُبَارَكَةً طَيِّبَةً أَنْزَلَ عَلَيْهَا الرَّحْمَةَ وَ سَمَّاهَا عِنْدَهُ مُوسَى قَالَ لَهُ أُبَيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ كَأَنَّهُمْ يَتَوَاصَفُونَ وَ يَتَنَاسَلُونَ وَ يَتَوَارَثُونَ وَ يَصِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً قَالَ وَصَفَهُمْ لِي جَبْرَئِيلُ عَنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ جَلَّ جَلَالُهُ قَالَ فَهَلْ لِمُوسَى مِنْ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا سِوَى دُعَاءِ آبَائِهِ قَالَ نَعَمْ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ يَا خَالِقَ الْخَلْقِ وَ يَا بَاسِطَ الرِّزْقِ وَ فَالِقَ الْحَبِّ وَ النَّوَى وَ بَارِئَ النَّسَمِ وَ مُحْيِيَ الْمَوْتَى وَ مُمِيتَ الْأَحْيَاءِ وَ دَائِمَ الثَّبَاتِ وَ مُخْرِجَ النَّبَاتِ افْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ مَنْ دَعَا بِهَذَا الدُّعَاءِ قَضَى اللهُ تَعَالَى حَوَائِجَهُ وَ حَشَرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ رَكَّبَ فِي صُلْبِهِ نُطْفَةً مُبَارَكَةً زَكِيَّةً رَضِيَّةً مَرْضِيَّةً وَ سَمَّاهَا عِنْدَهُ عَلِيّاً يَكُونُ لِلَّهِ تَعَالَى فِي خَلْقِهِ رَضِيّاً فِي عِلْمِهِ وَ حُكْمِهِ وَ يَجْعَلُهُ حُجَّةً لِشِيعَتِهِ يَحْتَجُّونَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَهُ دُعَاءٌ يَدْعُو بِهِ اللهُمَّ أَعْطِنِي الْهُدَى وَ ثَبِّتْنِي عَلَيْهِ وَ احْشُرْنِي عَلَيْهِ آمِناً أَمْنَ مَنْ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِ وَ لَا حُزْنٌ وَ لَا جَزَعٌ إِنَّكَ أَهْلُ التَّقْوَى وَ أَهْلُ الْمَغْفِرَةِ وَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ رَكَّبَ فِي صُلْبِهِ

نُطْفَةً مُبَارَكَةً طَيِّبَةً زَكِيَّةً رَضِيَّةً مَرْضِيَّةً وَ سَمَّاهَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ فَهُوَ شَفِيعُ شِيعَتِهِ وَ وَارِثُ عِلْمِ جَدِّهِ لَهُ عَلَامَةٌ بَيِّنَةٌ وَ حُجَّةٌ ظَاهِرَةٌ إِذَا وُلِدَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ يَا مَنْ لَا شَبِيهَ لَهُ وَ لَا مِثَالَ أَنْتَ اللهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَ لَا خَالِقَ إِلَّا أَنْتَ تُفْنِي الْمَخْلُوقِينَ وَ تَبْقَى أَنْتَ حَلُمْتَ عَمَّنْ عَصَاكَ وَ فِي الْمَغْفِرَةِ رِضَاكَ- مَنْ دَعَا بِهَذَا الدُّعَاءِ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ شَفِيعَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى رَكَّبَ فِي صُلْبِهِ نُطْفَةً لَا بَاغِيَةً وَ لَا طَاغِيَةً بَارَّةً مُبَارَكَةً طَيِّبَةً طَاهِرَةً سَمَّاهَا عِنْدَهُ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ فَأَلْبَسَهَا السَّكِينَةَ وَ الْوَقَارَ وَ أَوْدَعَهَا الْعُلُومَ وَ كُلَّ سِرٍّ مَكْتُومٍ مَنْ لَقِيَهُ وَ فِي صَدْرِهِ شَيْءٌ أَنْبَأَهُ بِهِ وَ حَذَّرَهُ مِنْ عَدُوِّهِ وَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ يَا نُورُ يَا بُرْهَانُ يَا مُنِيرُ يَا مُبِينُ يَا رَبِّ اكْفِنِي شَرَّ الشُّرُورِ وَ آفَاتِ الدُّهُورِ وَ أَسْأَلُكَ النَّجَاةَ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ * مَنْ دَعَا بِهَذَا الدُّعَاءِ كَانَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ شَفِيعَهُ وَ قَائِدَهُ إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى رَكَّبَ فِي صُلْبِهِ نُطْفَةً وَ سَمَّاهَا عِنْدَهُ الْحَسَنَ فَجَعَلَهُ نُوراً فِي بِلَادِهِ وَ خَلِيفَةً فِي أَرْضِهِ وَ عِزّاً لِأُمَّةِ جَدِّهِ وَ هَادِياً لِشِيعَتِهِ وَ شَفِيعاً لَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِ وَ نَقِمَةً عَلَى مَنْ خَالَفَهُ وَ حُجَّةً لِمَنْ وَالاهُ وَ بُرْهَاناً لِمَنِ اتَّخَذَهُ إِمَاماً يَقُولُ فِي دُعَائِهِ يَا عَزِيزَ الْعِزِّ فِي عِزِّهِ مَا أَعَزَّ عَزِيزَ الْعِزِّ فِي عِزِّهِ يَا عَزِيزُ أَعِزَّنِي بِعِزِّكَ وَ أَيِّدْنِي بِنَصْرِكَ وَ أَبْعِدْ عَنِّي هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَ ادْفَعْ عَنِّي بِدَفْعِكَ وَ امْنَعْ عَنِّي بِمَنْعِكَ وَ اجْعَلْنِي مِنْ خِيَارِ خَلْقِكَ يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا فَرْدُ يَا صَمَدُ مَنْ دَعَا بِهَذَا الدُّعَاءِ حَشَرَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَعَهُ وَ نَجَّاهُ مِنَ النَّارِ وَ لَوْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ وَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى رَكَّبَ فِي صُلْبِ الْحَسَنِ نُطْفَةً مُبَارَكَةً زَكِيَّةً طَيِّبَةً طَاهِرَةً مُطَهَّرَةً يَرْضَى بِهَا كُلُّ مُؤْمِنٍ مِمَّنْ قَدْ أَخَذَ اللهُ تَعَالَى مِيثَاقَهُ فِي الْوَلَايَةِ وَ يَكْفُرُ بِهَا كُلُّ جَاحِدٍ فَهُوَ إِمَامٌ تَقِيٌّ نَقِيٌّ سَارٌّ مَرْضِيٌّ هادى هَادٍ مَهْدِيٌّ يَحْكُمُ بِالْعَدْلِ وَ يَأْمُرُ بِهِ يُصَدِّقُ اللهَ تَعَالَى وَ يُصَدِّقُهُ اللهُ تَعَالَى فِي قَوْلِهِ يَخْرُجُ مِنْ تِهَامَةَ حِينَ تَظْهَرُ الدَّلَائِلُ وَ الْعَلَامَاتُ وَ لَهُ كُنُوزٌ لَا ذَهَبٌ وَ لَا فِضَّةٌ إِلَّا خُيُولٌ مُطَهَّمَةٌ وَ رِجَالٌ مُسَوَّمَةٌ يَجْمَعُ اللهُ تَعَالَى لَهُ مِنْ أَقَاصِي الْبِلَادِ عَلَى عِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ ثَلَاثَمِائَةٍ وَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مَعَهُ صَحِيفَةٌ مَخْتُومَةٌ فِيهَا عَدَدُ أَصْحَابِهِ بِأَسْمَائِهِمْ وَ أَنْسَابِهِمْ وَ بُلْدَانِهِمْ وَ طَبَائِعِهِمْ وَ حُلَاهُمْ وَ كُنَاهُمْ كَدَّادُونَ مُجِدُّونَ فِي طَاعَتِهِ فَقَالَ لَهُ أُبَيٌّ وَ مَا دَلَائِلُهُ وَ عَلَامَاتُهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَهُ عَلَمٌ إِذَا حَانَ وَقْتُ خُرُوجِهِ انْتَشَرَ ذَلِكَ الْعَلَمُ مِنْ نَفْسِهِ وَ أَنْطَقَهُ اللهُ تَعَالَى فَنَادَاهُ الْعَلَمُ اخْرُجْ يَا وَلِيَّ اللهِ فَاقْتُلْ أَعْدَاءَ اللهِ وَ هُمَا رَايَتَانِ وَ عَلَامَتَانِ وَ لَهُ سَيْفٌ مُغْمَدٌ فَإِذَا حَانَ وَقْتُ خُرُوجِهِ اخْتَلَعَ ذَلِكَ السَّيْفُ مِنْ غِمْدِهِ وَ أَنْطَقَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَنَادَاهُ السَّيْفُ اخْرُجْ يَا وَلِيَّ اللهِ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَقْعُدَ عَنْ أَعْدَاءِ اللهِ فَيَخْرُجُ وَ يَقْتُلُ أَعْدَاءَ اللهِ حَيْثُ

ثِقِفَهُمْ وَ يُقِيمُ حُدُودَ اللهِ وَ يَحْكُمُ بِحُكْمِ اللهِ يَخْرُجُ جَبْرَئِيلُ عليه السلام عَنْ يَمِينِهِ وَ مِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِهِ وَ سَوْفَ تَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ وَ لَوْ بَعْدَ حِينٍ وَ أُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللهِ تَعَالَى عَزَّ وَ جَلَّ يَا أُبَيُّ طُوبَى لِمَنْ لَقِيَهُ وَ طُوبَى لِمَنْ أَحَبَّهُ وَ طُوبَى لِمَنْ قَالَ بِهِ يُنْجِيهِمُ اللهُ بِهِ مِنَ الْهَلَكَةِ وَ بِالْإِقْرَارِ بِاللهِ وَ بِرَسُولِهِ وَ بِجَمِيعِ الْأَئِمَّةِ يَفْتَحُ اللهُ لَهُمُ الْجَنَّةَ مَثَلُهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَثَلِ الْمِسْكِ الَّذِي يَسْطَعُ رِيحُهُ وَ لَا يَتَغَيَّرُ أَبَداً وَ مَثَلُهُمْ فِي السَّمَاءِ كَمَثَلِ الْقَمَرِ الْمُنِيرِ الَّذِي لَا يُطْفَى نُورُهُ أَبَداً قَالَ أُبَيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ بَيَانُ حَالِ هَؤُلَاءِ الْأَئِمَّةِ عَنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْزَلَ عَلَيَّ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ صَحِيفَةً اسْمُ كُلِّ إِمَامٍ عَلَى خَاتَمِهِ وَ صِفَتُهُ فِي صَحِيفَتِهِ.

ترجمه

محمد بن علی بن موسیٰ نے امام علی رضا علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے فرمایا: میں ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ابی بن کعبؓ بیٹھے ہوئے تھے، مجھے دیکھ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ابوعبداللہ! تمہیں خوش آمدید، اے آسمانوں اور زمینوں کی زینت''

یہ سن کر ابی بن کعبؓ نے کہا: یارسول اللہؐ! کیا آپؐ کے علاوہ بھی کوئی آسمانوں اور زمینوں کی زینت ہوسکتا ہے؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ اے ابی! اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبیؐ بنا کر بھیجا، حسین بن علی علیہ السلام زمین کی بہ نسبت آسمان میں زیادہ معروف ہے اور عرش خداوندی کی دائیں جانب اس کے متعلق تحریر ہے۔

''حسینؑ چراغ ہدایت، کشتی نجات، خیر و برکت، عزت، فخر، ذخیرۂ آخرت رکھنے والا امام ہے''۔

اور اللہ تعالیٰ نے ان کے صلب میں پاک و پاکیزہ نطفہ رکھا ہے اور حسین کو ایسی دعا سکھائی گئی ہے کہ مخلوق خدا میں سے جو بھی اس کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے حسین علیہ السلام کے ساتھ محشور فرمائے گا اور حسینؑ آخرت میں اس کے شفیع ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اس دعا کے صدقہ میں اس کے دکھ درد دور کرے گا اور اس کا قرض ادا کرے گا اور اس کے معاملہ کو آسان کر دے گا اور اس کی راہ کو کھول دے گا اور دشمن پر اسے قدرت دے گا اور اس کی پردہ دری نہیں کرے گا

ابی بن کعبؓ نے کہا: یارسول اللہؐ! وہ دعا کون سی ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: جب تم نماز سے فارغ ہو تو بیٹھ کر یہ دعا پڑھو۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کی دعا

''خدایا! تجھے تیرے کلمات اور تجھے تیرے عرش کے معاقد اور تجھے تیرے آسمان کے رہنے والوں اور تجھے تیرے

انبیاء کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری دعا کو مستجاب فرما اس امر میں مجھ پر سختی چھا گئی ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیج اور میرے معاملہ میں آسانی پیدا فرما''۔

اس دعا کے ذریعہ سے اللہ تیرے معاملات میں آسانی پیدا کرے گا اور تیرے سینہ کو کشادگی عطا کرے گا اور بوقت موت تجھے لا الہ الا اللہ کی تلقین کرے گا۔

☆ پھر ابی بن کعبؓ نے کہا: یارسول اللہؐ! میرے حبیب حسین علیہ السلام کی صلب میں نطفہ کس کا ہے؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ نطفہ چاندی کی مانند ہے، یہ نطفہ بیان وتبیان کا ہے (بیٹے اور بیٹیوں کا ہے خ،ل) اس کی پیروی کرنے والا ہدایت یافتہ ہوگا اور اس سے منحرف ہونے والا دوزخ میں گرنے والا ہوگا''۔

ابیؓ نے کہا تو ان کا نام کیا ہوگا اور ان کی دعا کیا ہوگی؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا نام علیؑ (ابن الحسینؑ) ہوگا اور اس کی دعا یہ ہوگی''

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی دعا

''اے ہمیشہ رہنے والے، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور نظام ہستی کو قائم رکھنے والے، اے غم دور کرنے والے اور اے پریشانی ہٹانے والے اور اے پیغمبروں کو بھیجنے والے اور اے وعدہ کے سچے''۔

''جو شخص یہ دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے علی بن الحسینؑ کے ساتھ محشور کرے گا اور وہ جنت کے لئے اس کے رہنما ہوں گے''۔

ابیؓ نے کہا: کیا علی بن الحسینؑ کا کوئی وصی ووارث بھی ہوگا؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! وہ زمین وآسمان کی ملکیت کا وارث ہوگا''۔

ابیؓ نے کہا: یارسول اللہؐ! زمین وآسمان کی ملکیت سے کیا چیز مراد ہے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''حق کے ساتھ فیصلہ، دیانت داری پر مبنی فرمان اور احکام کی تاویل اور جو کچھ آئندہ ظہور پذیر ہونا ہے، اس کا بیان''۔

ابیؓ نے کہا: ان کا نام کیا ہوگا؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کا نام محمد بن علیؑ ہوگا اور آسمان کے فرشتے اس سے مانوس ہوں گے اور وہ اپنی دعا میں یہ جملے کہیں گے۔

حضرت محمد باقر علیہ السلام کی دعا

''خدایا! اگر تو مجھ سے راضی ہے اور مجھ سے محبت رکھتا ہے تو میری اور میری پیروی کرنے والے بھائیوں اور شیعوں کی مغفرت فرما اور جو کچھ میرے صلب میں ہے اسے پاک و پاکیزہ بنا''۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کی پشت میں پاک و پاکیزہ اور بابرکت نطفہ رکھے گا اور اس کے متعلق مجھے جبریلؑ نے خبر دی ہے کہ اللہ نے اس نطفہ کو طیب بنایا اور اپنے ہاں اس کا نام جعفر بن محمد علیہ السلام رکھا اور اسے ہادی مہدی اور راضی و مرضی بنایا۔

(جعفر بن محمدؑ) اپنی دعا میں یہ کہیں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی دعا

''اے وہ ذات جو قریب ہے اور کمزور نہیں اور اے تمام مہربانوں میں سے سب سے بڑے مہربان! میرے شیعوں کو دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھ اور اپنی طرف سے انہیں مقام رضا عطا فرما اور ان کے گناہ معاف فرما اور ان کے امور کو آسان فرما اور ان کے قرض ادا فرما اور ان کی پردہ پوشی فرما اور ان کے وہ گناہان کبیرہ معاف فرما جو ان کے اور تیرے درمیان ہیں۔ اے وہ ذات جسے کسی کے ظلم کا اندیشہ نہیں اور جس پر اونگھ اور نیند طاری نہیں ہوتی ہر غم سے مجھے کشائش عطا فرما۔''

جو شخص جعفر بن محمد علیہ السلام کی دعا پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے نورانی چہرے کے ساتھ جعفر بن محمد علیہ السلام کے ساتھ جنت میں محشور فرمائے گا۔

☆ اے ابی! اللہ تعالیٰ جعفر بن محمد علیہ السلام کے صلب میں پاک و پاکیزہ اور نہایت ہی بابرکت نطفہ ودیعت کرے گا اور اس پر رحمت نازل کرے گا اور اللہ نے اس کا نام موسیٰ رکھا ہے۔

ابی بن کعبؓ نے کہا: یارسول اللہؐ! تو گویا یہ سلسلہ نسل درنسل چلتا رہے گا اور اس سلسلہ کے افراد ایک دوسرے کی صفات کے وارث بنتے رہیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رب العالمین کی جانب سے جبریلؑ نے ان کے اوصاف میرے سامنے بیان کیے ہیں۔

ابیؓ نے کہا: یارسول اللہؐ! کیا موسیٰ بن جعفر کی بھی کوئی مخصوص دعا ہوگی؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنی دعا میں یہ کہے گا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی دعا

''اے مخلوق کو پیدا کرنے والے، اور اے رزق میں وسعت دینے والے، اور اے دانہ و گٹھلی کو شگافتہ کرنے

والے، اور اے جانوں کے پیدا کرنے والے اور اے مردوں کو زندگی اور زندوں کو موت دینے والے اور ہمیشہ قائم رہنے والے اور اے نباتات کو برآمد کرنے والے! مجھ سے وہی سلوک فرما جس کا تو اہل ہے''۔

جو بھی شخص اس دعا کو پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی حاجات برلائے گا اور قیامت کے دن اسے موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے ساتھ محشور فرمائے گا۔

☆اور اللہ تعالیٰ اس کے صلب میں ایک بابرکت اور راضی و مرضی نطفہ ودیعت فرمائے گا اور اللہ نے اپنے ہاں اس کا نام علیؑ (ابن موسیٰؑ) رکھا ہے اور وہ مخلوق خدا میں علم و حکم میں پسندیدہ ہوگا اور اللہ اس کو اس کے شیعوں کے لئے حجت قرار دے گا اور قیامت کے دن شیعہ اس کے ذریعہ سے حجت پیش کریں گے اور اس کی ایک دعا ہو گی جس کے ذریعہ سے وہ اپنے خدا سے سوال کریں گے۔

حضرت امام علی الرضا علیہ السلام کی دعا

''خدایا اپنی طرف سے مجھے ہدایت عطا فرما مجھے اور مجھے اس پر ثابت قدم رکھ اور مجھے اس کے ساتھ حالت امن میں محشور فرما، ایسا امن عطا فرما کہ نہ تو کوئی خوف ہو نہ حزن ہو اور نہ ہی گھبراہٹ ہو، بے شک تو ہی تقویٰ اور مغفرت کا اہل ہے''

☆اللہ تعالیٰ اس کی پشت میں ایک طیب و طاہر اور بابرکت نطفہ ودیعت فرمائے گا جس کا نام خدا نے محمد بن علیؑ رکھا ہے وہ اپنے شیعوں کی شفاعت کرنے والے اور اپنے جد نامدار کے علم کے وارث ہوں گے، اس کے پاس واضح علامت اور ظاہری حجت ہو گی، وہ جب پیدا ہوں گے تو پیدا ہوتے ہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے گا۔ وہ اپنی دعا میں یہ کہیں گے۔

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی دعا

''اے وہ ذات جس کی نہ تو شبیہ ہے اور نہ ہی مثال تو وہ اللہ ہے کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور تیرے علاوہ کوئی خالق نہیں ہے تو مخلوقات کو فنا کر کے خود باقی رہے گا اور تو اپنی نافرمانی کرنے والوں کی بربادی کرتا ہے اور مغفرت میں تیری رضا ہے''۔

جو شخص یہ دعا پڑھے گا محمد بن علیؑ اس کے شفیع ہوں گے۔

☆اللہ تعالیٰ اس کے صلب میں طیب و طاہر بابرکت نطفہ ودیعت فرمائے گا جو نہ تو باغی ہو گا اور نہ سرکش ہو گا اللہ نے اپنے ہاں اس کا نام علی بن محمدؑ رکھا ہے اور اللہ نے اسے تسکین و وقار عطا کیا ہے اور علوم اور چھپے ہوئے رازوں کو ان کے پاس بطور امانت رکھا ہے وہ اپنے ہر ملنے والے کو اس کی اندرونی کیفیت سے مطلع کریں گے اور اسے اس کے دشمن سے خبردار کریں گے اور وہ اپنی دعا میں یہ کہیں گے۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی دعا

''اے نور، اے برہان، اے روشنی کرنے والے اور اے ظاہر کرنے والے! اے پروردگار مجھے تمام شر پسندوں کے شر اور زمانے کی آفات سے محفوظ فرما اور جس دن صور پھونکا جائے گا، میں تجھ سے اس دن کی نجات کا سوال کرتا ہوں''۔

جو شخص یہ دعا پڑھے گا تو علی بن محمد اس کے شفیع ہوں گے اور جنت کے لئے اس کے رہنما ہوں گے۔

☆ اللہ تعالیٰ اس کے صلب میں ایک نطفہ ودیعت فرمائے گا جس کا نام اس نے حسنؑ (بن علیؑ) رکھا ہے اور اللہ نے اسے شہروں کا نور اور زمین پہ اپنا جانشین بنایا ہے اور وہ اپنے ناناؐ کی امت کی عزت اور اپنے شیعوں کے رہنما اور شفیع ہوں گے اور اپنے مخالفین کے لئے بمنزلہ عذاب ہوگا اور اپنے ماننے والوں کے لئے حجت اور جو اسے امام تسلیم کریں گے، ان کے لئے برہان ہوں گے، وہ اپنی دعا میں یہ کہیں گے۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی دعا

''اے وہ ذات جو اپنی عزت میں عزیز ہے اور عزت میں عزیز کتنا ہی بڑا صاحب عزت ہے، اے عزیز! اپنی عزت کے صدقہ میں مجھے عزت عطا کر اور اپنی نصرت سے میری تائید کر اور شیاطین کے وساوس مجھ سے دور رکھ اور اپنی قوت سے انہیں مجھ سے دفع کر اور اپنی حفاظت سے میری حفاظت فرما اور مجھے اپنی بہتر مخلوق میں سے بنا اے واحد، اے احد، اے فرد، اے صمد''

☆ جو شخص یہ دعا پڑھے گا تو اللہ اس کو حسن بن علی کے ساتھ محشور کرے گا اور اگر وہ دوزخ کا حق دار بن چکا ہوگا تو بھی اللہ اسے داخل جنت فرمائے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ اس کی پشت میں ایک طیب و طاہر بابرکت نطفہ ودیعت فرمائے گا جس سے میثاق ولایت کا اقرار کرنے والے ہر مومن خوش ہوں گے اور منکر اس کا انکار کریں گے وہ پاکیزہ اطوار، پرہیزگار، نیکوکار، رضائے الٰہی کا مسکن، ہادی اور مہدی ہوگا وہ عدل کے مطابق فیصلہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی باتوں کی تصدیق کرے گا جب اس کی علامات و دلائل ظاہر ہوں گے تو وہ سرزمین تہامہ سے خروج کرے گا اس کا خزانہ سونا چاندی کی بجائے قوی الحبثہ گھوڑوں پر اور نشان زدہ جنگ افراد پر مشتمل ہوگا اللہ تعالیٰ دور دراز کے علاقوں سے اہل بدر کی تعداد کے برابر اس کے لئے مددگار جمع کرے گا، ان کی تعداد اہل بدر کی تعداد کے برابر یعنی تین سو تیرہ افراد پر مشتمل ہوگی، اس کے پاس مہر لگا ہوا ایک صحیفہ ہوگا جس میں اس کے اصحاب کے نام اور ان کے نسب اور ان کے شہروں اور ان کی طبیعتوں اور ان کی شکل و شباہت اور ان کی کنیت تک مرقوم ہوگی، وہ اس کی اطاعت جانفشانی سے کرنے والے ہوں گے۔

علامات ظہور امام مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف)

ابی بن کعبؓ نے کہا: یارسول اللہؐ! اس کے علامات ودلائل کیا ہوں گے؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: 1۔ اس کی علامت وہ عَلَم (پرچم) ہے جب ان کے ظہور کا وقت قریب ہوگا تو وہ عَلَم خود بخود کھل جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس میں بولنے کی قوت عطا کردے گا چنانچہ اس وقت وہ علم پکار کر کہے گا۔

''اللہ کے ولی! اٹھیں اور خروج فرمائیں اور دشمنان خدا کو قتل کریں''

2۔ اور اس کی دوسری علامت نیام میں رکھی ہوئی وہ تلوار ہے جب ان کے ظہور کا وقت قریب ہوگا تو وہ تلوار نیام سے باہر نکل آئے گی اور بحکم خدا گویا ہو کر کہے گی۔

''اللہ کے ولی! اٹھیں اور خروج کر اب کسی دشمن خدا کو مہلت نہ دیں''

پھر وہ خروج فرمائیں گے اور اللہ کے دشمنوں کو جہاں بھی پائیں گے قتل کریں گے اور حدود الٰہی کو قائم کریں گے اور حکم خداوندی کے مطابق فیصلے فرمائیں گے، جبریلؑ ان کی دائیں جانب اور میکائیلؑ ان کی بائیں جانب ہوں گے میں تم سے جو کچھ کہہ رہا ہوں تم عنقریب اسے یاد کرو گے، اگرچہ ایک عرصہ کے بعد کیوں نہ ہو اور میں اپنے امر کو خدا کے سپرد کرتا ہوں:

''اے ابی! اس سے ملاقات کرنے والے کے لئے خوشخبری ہو، اور اس سے محبت کرنے والے کے لئے خوشخبری ہو اور اس کے قائل کے لئے خوشخبری ہو، ایسے لوگوں کو اللہ ہلاکت سے نجات دے گا اور خدا اور رسولؐ اور ائمہ طاہرینؑ کے اقرار کی وجہ سے اللہ ان کے لئے جنت کے دروازے کھول دیں گے زمین پر ان کی مثال اس کستوری کی سی ہے جس کی خوشبو ہمیشہ پھوٹتی رہتی ہو اور اس میں کسی طرح کا تغیر نہ ہو اور آسمان میں ان کی مثال اس روشن چاند کی سی ہے جس کا نور ہمیشہ روشن رہے''۔

ابی بن کعبؓ نے کہا: اللہ نے ان ائمہ کا حال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیسے فرمایا؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بارہ صحیفے نازل فرمائے، ہر صحیفہ کی مہر پر امام کا نام کندہ ہے اور ان صحیفوں میں امام کے اوصاف مرقوم ہیں''۔

30 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي مَسْرُوقٍ النَّهْدِيُّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ أَنَا وَ عَلِيٌّ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ تِسْعَةٌ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ مُطَهَّرُونَ مَعْصُومُونَ.

ترجمہ

اصبغ بن نباتہ نے عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی، انہوں نے کہا، میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے

پایا: ''میں اور علیؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور اولاد حسینؑ کے نو افراد پاکیزہ اور معصوم ہیں''

31 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّقْرِ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ الرِّبْعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا سَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَ إِنَّ أَوْصِيَائِي بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ أَوَّلُهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ آخِرُهُمُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

ترجمه

عبایہ بن الربعی نے عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں سید النبین ہوں اور علیؑ سید الوصیین ہیں میرے بعد میرے وصی بارہ ہوں گے جن کا پہلا فرد علیؑ بن ابی طالبؑ اور ان کا آخری فرد قائم (عجل اللہ فرجہ الشریف) ہے''

32۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْقِلٍ الْقِرْمِيسِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مِهْزَمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اثْنَا عَشَرَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي أَعْطَاهُمُ اللهُ فَهْمِي وَ عِلْمِي وَ حِكْمَتِي وَ خَلَقَهُمْ مِنْ طِينَتِي فَوَيْلٌ لِلْمُنْكِرِينَ عَلَيْهِمْ بَعْدِي الْقَاطِعِينَ فِيهِمْ صِلَتِي مَا لَهُمْ لَا أَنَالَهُمُ اللهُ شَفَاعَتِي.

ترجمه

ابراہیم بن مہزم نے اپنے باپ سے، اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی، حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میرے اہل بیتؑ کے بارہ افراد کو اللہ تعالیٰ نے میرا فہم و علم و حکمت عطا فرمائی ہے اور میری ہی طینت سے ان کو پیدا کیا ہے، ہلاکت ہے ان پر جو میرے بعد ان کا انکار کریں اور میرے تعلق کو ان سے قطع کریں، اللہ انہیں میری شفاعت کبھی نصیب نہ کرے''۔

33 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَمَّامٍ أَبُو عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى النَّخَعِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا وَ عَلِيٌّ وَ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ وُلْدِي أُولُو الْأَلْبَابِ أَوَّلُهَا وَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ آخِرُهَا وَ لَكِنْ يَهْلِكُ بَيْنَ ذَلِكَ

مَنْ لَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ مِنِّي.

ترجمہ

ابی المثنّٰی نخعی نے زید بن علی زین العابدینؑ سے، انہوں نے اپنے والد ماجد امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی ، انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کی ابتداء میں، میں اور علی علیہ السلام اور میری اولاد کے گیارہ اہل عقل موجود ہوں، ہلاک بس وہی لوگ ہوں گے جن سے میرا کوئی تعلق نہ ہوگا اور نہ ہی ان کا مجھ سے کوئی تعلق ہوگا۔''

34 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَيِّدِ الْعَابِدِينَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليهم السلام قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ أَوَّلُهُمْ أَنْتَ يَا عَلِيُّ وَ آخِرُهُمُ الْقَائِمُ الَّذِي يَفْتَحُ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ذِكْرُهُ عَلَى يَدَيْهِ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا.

ترجمہ

ثابت بن دینار نے سید العابدین علی بن الحسینؑ، انہوں نے سید الشہداء حسین بن علیؑ، انہوں نے سید الاوصیاء امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہم السلام سے روایت کی ، انہوں نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میرے بعد بارہ امام ہوں گے جن کا پہلا فرد اے علیؑ تو ہوگا اور ان کا آخری فرد قائم (عجل اللہ فرجہ الشریف) ہوگا جس کے ہاتھوں پر اللہ مشارق و مغارب کو فتح کرے گا۔''

حضرت خضرؑ کے سوالات اور امام حسنؑ کے جوابات

35 حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ وَ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ جَمِيعاً قَالُوا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي أَبُو هَاشِمٍ دَاوُدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الثَّانِي عليه السلام قَالَ أَقْبَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ذَاتَ يَوْمٍ وَ مَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام وَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مُتَّكِئٌ عَلَى يَدِ سَلْمَانَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَ اللِّبَاسِ فَسَلَّمَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَجَلَسَ

ثُمَّ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثِ مَسَائِلَ إِنْ أَخْبَرْتَنِي بِهِنَّ عَلِمْتُ أَنَّ الْقَوْمَ

قَدْ رَكِبُوا مِنْ أَمْرِكَ مَا أَقْضِي عَلَيْهِمْ أَنَّهُمْ لَيْسُوا بِمَأْمُونِينَ فِي دُنْيَاهُمْ وَ لَا فِي آخِرَتِهِمْ وَ إِنْ تَكُنِ الْأُخْرَى عَلِمْتُ أَنَّكَ وَ هُمْ شَرْعٌ سَوَاءٌ

فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام سَلْنِي عَمَّا بَدَا لَكَ

فَقَالَ أَخْبِرْنِي عَنِ الرَّجُلِ إِذَا نَامَ أَيْنَ تَذْهَبُ رُوحُهُ وَ عَنِ الرَّجُلِ كَيْفَ يَذْكُرُ وَ يَنْسَى وَ عَنِ الرَّجُلِ كَيْفَ يُشْبِهُ وَلَدُهُ الْأَعْمَامَ وَ الْأَخْوَالَ فَالْتَفَتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام

فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَجِبْهُ فَقَالَ عليه السلام أَمَّا مَا سَأَلْتَ عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الْإِنْسَانِ إِذَا نَامَ أَيْنَ تَذْهَبُ رُوحُهُ فَإِنَّ رُوحَهُ مُتَعَلِّقَةٌ بِالرِّيحِ وَ الرِّيحُ مُتَعَلِّقَةٌ بِالْهَوَاءِ إِلَى وَقْتِ مَا يَتَحَرَّكُ صَاحِبُهَا لِلْيَقَظَةِ

فَإِنْ أَذِنَ اللهُ تَعَالَى بِرَدِّ تِلْكَ الرُّوحِ عَلَى صَاحِبِهَا جَذَبَتْ تِلْكَ الرِّيحُ الرُّوحَ وَ جَذَبَتْ تِلْكَ الرِّيحُ الْهَوَاءَ

فَرَجَعَتِ الرُّوحُ فَأُسْكِنَتْ فِي بَدَنِ صَاحِبِهَا

وَ إِنْ لَمْ يَأْذَنِ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِرَدِّ تِلْكَ الرُّوحِ عَلَى صَاحِبِهَا جَذَبَ الْهَوَاءُ الرِّيحَ وَ جَذَبَتِ الرِّيحُ الرُّوحَ فَلَمْ تُرَدَّ عَلَى صَاحِبِهَا إِلَى وَقْتِ مَا يُبْعَثُ وَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَمْرِ الذِّكْرِ وَ النِّسْيَانِ فَإِنَّ قَلْبَ الرَّجُلِ فِي حُقٍّ وَ عَلَى الْحُقِّ طَبَقٌ فَإِنْ صَلَّى الرَّجُلُ على اعِنْدَ ذَلِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَامَّةً انْكَشَفَ ذَلِكَ الطَّبَقُ عَنْ ذَلِكَ الْحُقِّ فَأَضَاءَ الْقَلْبُ وَ ذَكَرَ الرَّجُلُ مَا كَانَ نَسِيَ

فَإِنْ هُوَ لَمْ يُصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ أَوْ نَقَصَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمُ انْطَبَقَ ذَلِكَ الطَّبَقُ عَلَى ذَلِكَ الْحُقِّ

فَأَظْلَمَ الْقَلْبُ وَ نَسِيَ الرَّجُلُ مَا كَانَ ذَكَرَهُ وَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَمْرِ الْمَوْلُودِ الَّذِي يُشْبِهُ أَعْمَامَهُ وَ أَخْوَالَهُ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ فَجَامَعَهَا بِقَلْبٍ سَاكِنٍ وَ عُرُوقٍ هَادِئَةٍ وَ بَدَنٍ غَيْرِ مُضْطَرِبٍ فَاسْتَكَنَتْ تِلْكَ النُّطْفَةُ فِي جَوْفِ الرَّحِمِ خَرَجَ الْوَلَدُ يُشْبِهُ أَبَاهُ وَ أُمَّهُ وَ إِنْ هُوَ أَتَاهَا بِقَلْبٍ غَيْرِ سَاكِنٍ وَ عُرُوقٍ غَيْرِ هَادِئَةٍ وَ بَدَنٍ مُضْطَرِبٍ اضْطَرَبَتِ النُّطْفَةُ فَوَقَعَتْ فِي حَالِ اضْطِرَابِهَا عَلَى بَعْضِ الْعُرُوقِ فَإِنْ وَقَعَتْ عَلَى عِرْقٍ مِنْ عُرُوقِ الْأَعْمَامِ أَشْبَهَ الْوَلَدُ أَعْمَامَهُ وَ إِنْ وَقَعَتْ عَلَى عِرْقٍ مِنْ عُرُوقِ الْأَخْوَالِ أَشْبَهَ الْوَلَدُ أَخْوَالَهُ

فَقَالَ الرَّجُلُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ لَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِهَا

وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ لَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِذَلِكَ
وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ وَصِيُّ رَسُولِهِ وَ الْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ وَ أَشَارَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام وَ لَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِهَا
وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ وَصِيُّهُ وَ الْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ بَعْدَكَ وَ أَشَارَ إِلَى الْحَسَنِ علیہ السلام
وَ أَشْهَدُ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَصِيُّ أَبِيكَ وَ الْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ بَعْدَكَ
وَ أَشْهَدُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ الْحُسَيْنِ بَعْدَهُ
وَ أَشْهَدُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بَعْدَهُ
وَ أَشْهَدُ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ
وَ أَشْهَدُ عَلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
وَ أَشْهَدُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ
وَ أَشْهَدُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى
وَ أَشْهَدُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ
وَ أَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ
وَ أَشْهَدُ عَلَى رَجُلٍ مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ لَا يُكَنَّى وَ لَا يُسَمَّى حَتَّى يَظْهَرَ فِي الْأَرْضِ أَمْرُهُ فَيَمْلَأَهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ
ثُمَّ قَامَ وَ مَضَى فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام يَا أَبَا مُحَمَّدٍ اتَّبِعْهُ فَانْظُرْ أَيْنَ يَقْصِدُ فَخَرَجَ الْحَسَنُ علیہ السلام فِي أَثَرِهِ
قَالَ فَمَا كَانَ إِلَّا أَنْ وَضَعَ رِجْلَهُ خَارِجاً مِنَ الْمَسْجِدِ فَمَا دَرَيْتُ أَيْنَ أَخَذَ مِنْ أَرْضِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام فَأَعْلَمْتُهُ
فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَ تَعْرِفُهُ فَقُلْتُ اللهُ تَعَالَى وَ رَسُولُهُ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَعْلَمُ فَقَالَ هُوَ الْخَضِرُ علیہ السلام

ترجمه

ابوہاشم داود بن قاسم الجعفری نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے فرمایا: ''ایک دن حضرت علی علیہ السلام مسجد

الحرام میں تشریف لائے، اس وقت آپ کے ساتھ امام حسن علیہ السلام بھی موجود تھے اور آپ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بازو کا سہارا لیا ہوا تھا، اس وقت ایک اچھی شکل وصورت اور اچھے لباس والا شخص مسجد الحرام میں داخل ہوا اور امیر المومنینؑ پر سلام کیا، حضرتؑ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔

پھر اس شخص نے کہا: امیر المومنینؑ! میں آپ سے تین مسائل دریافت کرنا چاہتا ہوں، اگر آپؑ نے مجھے ان کے جواب عطا کیے تو میں سمجھوں گا کہ جن لوگوں نے آپؑ کی مخالفت کی ہے، ان کی دنیا وآخرت خطرہ میں ہے، اور اگر آپؑ تسلی بخش جواب دینے میں ناکام رہے تو میں سمجھوں گا کہ آپؑ اور آپؑ کے حریف دونوں ایک جیسے ہیں۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ''جو چاہو مجھ سے پوچھ لو''۔

اس شخص نے کہا: آپؑ مجھے بتائیں کہ

1۔ نیند کی حالت میں انسان کی روح کہاں چلی جاتی ہے؟

2۔ انسان بھولتا کیوں ہے اور یاد کیسے کرتا ہے؟

3۔ بچہ اپنے چچاؤں اور ماموؤں کی شبیہ کیوں ہوتا ہے؟

اس وقت امیر المومنین علیہ السلام نے حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی طرف رخ کرتے ہوئے فرمایا: حسنؑ بیٹا! ان مسائل کا تم جواب دو۔

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: 1۔ ''اے سائل! تو نے دریافت کیا کہ نیند کے وقت انسان کی روح کہاں چلی جاتی ہے؟

تو پھر سُن! انسان کی روح کا تعلق ریح سے ہے اور ریح کا تعلق اس وقت تک ہوا سے رہتا ہے جب تک صاحب روح بیدار ہونے کے لئے حرکت کرتا ہے، اگر اللہ اس روح کو واپسی کی اجازت دیتا ہے تو وہ ریح، روح کو کھینچ لیتی ہے اور وہ ریح ہوا کو کھینچ لیتی ہے، تب روح جسم میں واپس آجاتی ہے اور اپنے ساتھی کے جسم میں ٹھہر جاتی ہے، اور اگر اللہ اس روح کو واپسی کی اجازت نہ دے تو ہوا ریح کو کھینچ لیتی ہے، اور ریح روح کو کھینچ لیتی ہے اور پھر روح بدن میں واپس نہیں آتی، ہاں جب قیامت برپا ہوگی تو روح دوبارہ بدن میں داخل ہوگی''۔

2۔ اے سائل! تو نے دریافت کیا کہ انسان کو نسیان کیسے ہوتا ہے اور یادداشت کیسے واپس آتی ہے؟

تو پھر سن لے! انسان کا دل ایک ڈبیہ میں ہوتا ہے اور ڈبیہ پر ڈھکن ہوتا ہے، جب کوئی شخص محمدؐ اور آل محمدؐ پر کامل درود بھیجتا ہے تو ڈھکنا جدا ہوجاتا ہے اور دل روشن ہوجاتا ہے اور یوں انسان کو بھولی ہوئی بات یاد آجاتی ہے اور اگر کوئی شخص محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود نہ بھیجے یا ناقص درود بھیجے تو وہ ڈھکنا اس دل پر مضبوطی سے جم جاتا ہے اس سے دل تاریک ہوجاتا ہے اور جو چیز انسان کو یاد بھی ہوتی ہے تو وہ بھی بھول جاتا ہے''۔

3۔''اے سائل! تو نے دریافت کیا کہ بچہ اپنے والد و چچا کا ہم شکل کیوں ہوتا ہے اور اپنے ماموں کا ہم شکل کیوں ہوتا ہے؟

تیرے اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنی زوجہ سے مطمئن دل اور پرسکون رگوں اور غیر مضطرب دل کے ساتھ مجامعت کرتا ہے اور نطفہ بیوی کے رحم میں ٹھہرتا ہے تو پیدا ہونے والا بچہ اپنے والد اور والدہ کا ہم شکل ہوتا ہے''۔

یہ جواب سن کر سائل نے کہا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے'' اور میں ہمیشہ سے یہ گواہی دیتا تھا۔

پھر کہا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ص) اللہ کے رسول ہیں'' اور میں ہمیشہ سے یہ گواہی دیتا تھا۔

اس نے امیر المومنین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ علیہ السلام رسول خداؐ کے وصی اور ان کی حجت کو قائم کرنے والے ہیں''۔ اور میں ہمیشہ سے یہ گواہی دیتا رہا ہوں۔

پھر اس نے حسن مجتبیٰؑ کی طرف اشارہ کر کے کہا: ''اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان کے وصی ہیں اور امیر المومنینؑ کے بعد ان کی حجت کو قائم کرنے والا ہے۔''

پھر اس نے تمام ائمہ کی امامت کی گواہی دیتے ہوئے کہا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ حسینؑ بن علیؑ آپ کے والد کے وصی اور آپ کے بعد ان کی حجت کو قائم کرنے والے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علیؑ بن حسینؑ، حسینؑ کے بعد ان کے قائم مقام ہیں اور میں محمدؑ بن علی کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وہ علیؑ بن الحسین کے قائم مقام ہیں اور میں جعفرؑ بن محمد کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وہ محمدؑ بن علیؑ کے قائم مقام ہیں اور میں موسیٰؑ بن جعفر کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وہ جعفرؑ بن محمدؑ کے قائم مقام ہیں اور میں علیؑ بن موسیٰؑ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وہ موسیٰؑ بن جعفرؑ کے قائم مقام ہیں اور میں محمدؑ بن علیؑ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وہ علیؑ بن موسیٰؑ کے قائم مقام ہیں اور میں علیؑ بن محمدؑ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وہ محمدؑ بن علی کے قائم مقام ہیں اور میں حسنؑ بن علیؑ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وہ علیؑ بن محمدؑ کے قائم مقام ہیں اور میں حسنؑ بن علیؑ کے فرزند کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ جس کی کنیت اور نام لینا جائز نہیں جب تک زمین پر ان کا ظہور نہ ہو جائے اور وہ زمین کو عدل سے ایسے بھریں گے جیسا کہ وہ ظلم سے بھری ہوئی ہوگی، وہ حسنؑ بن علیؑ کے قائم مقام ہیں، امیر المومنین آپؑ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

یہ کہہ کر وہ اٹھ کر چلا گیا۔

امیر المومنین علیہ السلام نے حسن مجتبیٰ علیہ السلام سے فرمایا: ابو محمدؑ! اس پر نظر رکھو یہ کہاں جاتا ہے؟

حسن علیہ السلام اس کے دیکھنے کے لئے باہر آئے، حسن علیہ السلام کا بیان ہے

کہ اس شخص نے جیسے ہی مسجد سے باہر قدم رکھا نگاہوں سے اوجھل ہو گیا اور خدا جانے کس زمین پر چلا گیا۔

حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے واپس آ کر امیرالمومنین علیہ السلام کو اس کی اطلاع دی۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا: ابومحمد! جانتے ہو یہ کون تھا؟

حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے عرض کی: خدا، رسولؐ اور امیرالمومنینؑ بہتر جانتے ہیں۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا: یہ خضر علیہ السلام تھے۔

36 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَلِيطٍ قَالَ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام مِنَّا اثْنَا عَشَرَ مَهْدِيّاً أَوَّلُهُمْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ آخِرُهُمُ التَّاسِعُ مِنْ وُلْدِي وَ هُوَ الْقَائِمُ بِالْحَقِّ يُحْيِي اللهُ تَعَالَى بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا.

وَ يُظْهِرُ بِهِ دِينَ الْحَقِّ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ لَهُ غَيْبَةٌ يَرْتَدُّ فِيهَا قَوْمٌ وَ يَثْبُتُ عَلَى الدِّينِ فِيهَا آخَرُونَ فَيُؤْذَوْنَ

فَيُقَالُ لَهُمْ مَتَى هٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

أَمَا إِنَّ الصَّابِرَ فِي غَيْبَتِهِ عَلَى الْأَذَى وَ التَّكْذِيبِ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ بِالسَّيْفِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم.

ترجمہ

عبدالرحمٰن بن سلیط نے امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ''ہم میں بارہ ہدایت یافتہ موجود ہیں، ان کا پہلا فرد امیرالمومنین علیہ السلام اور ان کا آخری فرد میرا نواں بیٹا قائم بالحق ہے، اس کے ذریعہ سے اللہ زمین کو موت کے بعد از سر نو زندگی عطا کرے گا، اور اس کے ذریعہ سے دین حق کو تمام ادیان پر غلبہ عطا کرے گا، اگرچہ مشرکین کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔

میرے اس بیٹے کی غیبت ہوگی جس میں کئی اقوام مرتد ہو جائیں گی اور اللہ کچھ لوگوں کو دین پر قائم رکھے گا، انہیں اذیتیں دی جائیں گی اور لوگ ان سے کہیں گے۔

اگر تم سچے ہو تو بتاؤ تمہارا امام کب آئے گا؟''

''آگاہ رہو! ان کے زمانہ غیبت میں اذیت و تکذیب برداشت کرنے والے کو وہی درجہ حاصل ہوگا جو رسول خداؐ کے سامنے تلوار سے جہاد کرنے والے کو حاصل ہے''۔

37 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمَدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْعَاصِمِيُّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ قَاسِمِ بْنِ أَيُّوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ ثَابِتٍ الصَّبَّاغِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام

قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مِنَّا اثْنَا عَشَرَ مَهْدِيّاً مَضَى سِتَّةٌ وَ بَقِيَ سِتَّةٌ وَ يَصْنَعُ اللهُ فِي السَّادِسِ مَا أَحَبَّ.

و قد أخرجت الأخبار التي رويتها في هذا المعنى في كتاب كمال الدين و تمام النعمة في إثبات الغيبة و كشف الحيرة و الله تعالى أعلم

ترجمه

ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''ہم میں بارہ مہدی ہیں، جن میں سے چھ گزر چکے ہیں اور چھ باقی ہیں اور چھٹے کے متعلق اللہ جو چاہے گا، سرانجام دے گا۔''

اس مفہوم کی روایات کو میں نے اپنی کتاب ''کمال الدین وتمام النعمہ فی اثبات الغیبۃ وکشف الحیرۃ'' میں جمع کیا ہے۔

باب 7

امام موسیٰ کاظمؑ، ہارون الرشید و موسیٰ بن مہدی

1 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيِّ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ كَانَ السَّبَبُ فِي وُقُوعِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام إِلَى بَغْدَادَ أَنَّ هَارُونَ الرَّشِيدَ أَرَادَ أَنْ يُقْعِدَ الْأَمْرَ لِابْنِهِ مُحَمَّدِ ابْنِ زُبَيْدَةَ وَ كَانَ لَهُ مِنَ الْبَنِينَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ ابْناً فَاخْتَارَ مِنْهُمْ ثَلَاثَةً مُحَمَّدَ ابْنَ زُبَيْدَةَ وَ جَعَلَهُ وَلِيَّ عَهْدِهِ وَ عَبْدَ اللهِ الْمَأْمُونَ وَ جَعَلَ الْأَمْرَ لَهُ بَعْدَ ابْنِ زُبَيْدَةَ وَ الْقَاسِمَ الْمُؤْتَمَنَ وَ جَعَلَ لَهُ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِ الْمَأْمُونِ فَأَرَادَ أَنْ يُحْكِمَ الْأَمْرَ فِي ذَلِكَ وَ يُشَهِّرَهُ شُهْرَةً يَقِفُ عَلَيْهَا الْخَاصُّ وَ الْعَامُ فَحَجَّ فِي سَنَةِ تِسْعٍ وَ سَبْعِينَ وَ مِائَةٍ- وَ كَتَبَ إِلَى جَمِيعِ الْآفَاقِ يَأْمُرُ الْفُقَهَاءَ وَ الْعُلَمَاءَ وَ الْقُرَّاءَ وَ الْأُمَرَاءَ أَنْ يَحْضُرُوا مَكَّةَ أَيَّامَ الْمَوْسِمِ فَأَخَذَ هُوَ طَرِيقَ الْمَدِينَةِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيُّ فَحَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ كَانَ سَبَبُ سِعَايَةِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ بِمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام وَضْعَ الرَّشِيدِ ابْنَهُ مُحَمَّدَ ابْنَ زُبَيْدَةَ فِي حَجْرِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ فَسَاءَ ذَلِكَ يَحْيَى وَ قَالَ إِذَا مَاتَ الرَّشِيدُ وَ أَفْضَى الْأَمْرُ إِلَى مُحَمَّدٍ انْقَضَتْ دَوْلَتِي وَ دَوْلَةُ وُلْدِي وَ تَحَوَّلَ الْأَمْرُ إِلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ وَ وُلْدِهِ وَ كَانَ قَدْ عَرَفَ مَذْهَبَ جَعْفَرٍ فِي التَّشَيُّعِ فَأَظْهَرَ لَهُ أَنَّهُ عَلَى مَذْهَبِهِ فَسُرَّ بِهِ جَعْفَرٌ وَ أَفْضَى إِلَيْهِ بِجَمِيعِ أُمُورِهِ وَ ذَكَرَ لَهُ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام فَلَمَّا وَقَفَ عَلَى مَذْهَبِهِ سَعَى بِهِ إِلَى الرَّشِيدِ وَ كَانَ الرَّشِيدُ يَرْعَى لَهُ مَوْضِعَهُ وَ مَوْضِعَ أَبِيهِ مِنْ نُصْرَةِ الْخِلَافَةِ فَكَانَ يُقَدِّمُ فِي أَمْرِهِ وَ يُؤَخِّرُ وَ يَحْيَى لَا يَأْلُو أَنْ يَخْطُبَ عَلَيْهِ إِلَى أَنْ دَخَلَ يَوْماً إِلَى الرَّشِيدِ فَأَظْهَرَ لَهُ إِكْرَاماً وَ جَرَى بَيْنَهُمَا كَلَامٌ مَزِيَّةِ جَعْفَرٍ لِحُرْمَتِهِ وَ حُرْمَةِ أَبِيهِ فَأَمَرَ لَهُ الرَّشِيدُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِينَارٍ فَأَمْسَكَ يَحْيَى عَنْ أَنْ يَقُولَ فِيهِ شَيْئاً حَتَّى أَمْسَى ثُمَّ قَالَ لِلرَّشِيدِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ كُنْتُ أَخْبَرْتُكَ عَنْ جَعْفَرٍ وَ مَذْهَبِهِ فَتُكَذِّبُ عَنْهُ وَ هَاهُنَا أَمْرٌ فِيهِ الْفَيْصَلُ قَالَ وَ مَا هُوَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَصِلُ إِلَيْهِ مَالٌ مِنْ جِهَةٍ مِنَ الْجِهَاتِ إِلَّا أَخْرَجَ خُمُسَهُ فَوَجَّهَ بِهِ إِلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ لَسْتُ أَشُكُّ أَنَّهُ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ فِي الْعِشْرِينَ الْأَلْفَ دِينَارٍ الَّتِي

أَمَرْتَ بِهَا لَهُ فَقَالَ هَارُونُ إِنَّ فِي هَذَا لَفَيْصَلًا فَأَرْسَلَ إِلَى جَعْفَرٍ لَيْلًا وَ قَدْ كَانَ عَرَفَ سِعَايَةَ يَحْيَى بِهِ فَتَبَايَنَا وَ أَظْهَرَ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ الْعَدَاوَةَ فَلَمَّا طَرَقَ جعفر [جَعْفَراً] رَسُولُ الرَّشِيدِ بِاللَّيْلِ خَشِيَ أَنْ يَكُونَ قَدْ سَمِعَ فِيهِ قَوْلَ يَحْيَى وَ أَنَّهُ إِنَّمَا دَعَاهُ لِيَقْتُلَهُ فَأَفَاضَ عَلَيْهِ مَاءً وَ دَعَا بِمِسْكٍ وَ كَافُورٍ فَتَحَنَّطَ بِهِمَا وَ لَبِسَ بُرْدَةً فَوْقَ ثِيَابِهِ وَ أَقْبَلَ إِلَى الرَّشِيدِ فَلَمَّا وَقَعَتْ عَلَيْهِ عَيْنُهُ وَ شَمَّ رَائِحَةَ الْكَافُورِ وَ رَأَى الْبُرْدَةَ عَلَيْهِ قَالَ يَا جَعْفَرُ مَا هَذَا فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ سُعِيَ بِي عِنْدَكَ فَلَمَّا جَاءَنِي رَسُولُكَ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ لَمْ آمَنْ أَنْ يَكُونَ قَدْ قَرَحَ فِي قَلْبِكَ مَا يَقُولُ عَلَيَّ فَأَرْسَلْتَ إِلَيَّ لِتَقْتُلَنِي قَالَ كَلَّا وَ لَكِنْ قَدْ خُبِّرْتُ أَنَّكَ تَبْعَثُ إِلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ مِنْ كُلِّ مَا يَصِيرُ إِلَيْكَ بِخُمُسِهِ وَ أَنَّكَ قَدْ فَعَلْتَ بِذَلِكَ فِي الْعِشْرِينَ الْأَلْفَ دِينَارٍ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَعْلَمَ ذَلِكَ فَقَالَ جَعْفَرٌ اللهُ أَكْبَرُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ تَأْمُرُ بَعْضَ خَدَمِكَ يَذْهَبُ فَيَأْتِيكَ بِهَا بِخَوَاتِيمِهَا فَقَالَ الرَّشِيدُ لِخَادِمٍ لَهُ خُذْ خَاتَمَ جَعْفَرٍ وَ انْطَلِقْ بِهِ حَتَّى تَأْتِيَنِي بِهَذَا الْمَالِ وَ سَمَّى لَهُ جَعْفَرٌ جَارِيَتَهُ الَّتِي عِنْدَهَا الْمَالُ فَدَفَعَتْ إِلَيْهِ الْبِدَرَ بِخَوَاتِيمِهَا فَأَتَى بِهَا الرَّشِيدَ فَقَالَ لَهُ جَعْفَرٌ هَذَا أَوَّلُ مَا تَعْرِفُ بِهِ كَذِبَ مَنْ سَعَى بِي إِلَيْكَ قَالَ صَدَقْتَ يَا جَعْفَرُ انْصَرِفْ آمِناً فَإِنِّي لَا أَقْبَلُ فِيكَ قَوْلَ أَحَدٍ قَالَ وَ جَعَلَ يَحْيَى يَحْتَالُ فِي إِسْقَاطِ جَعْفَرٍ قَالَ النَّوْفَلِيُّ فَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ بَعْضِ مَشَايِخِهِ وَ ذَلِكَ فِي حَجَّةِ الرَّشِيدِ قَبْلَ هَذِهِ الْحَجَّةِ قَالَ لَقِيَنِي عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ لِي مَا لَكَ قَدْ أَخْمَلْتَ نَفْسَكَ مَا لَكَ لَا تُدَبِّرُ أُمُورَ الْوَزِيرِ فَقَدْ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَعَادَلْتُهُ وَ طَلَبْتُ الْحَوَائِجَ إِلَيْهِ وَ كَانَ سَبَبَ ذَلِكَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ خَالِدٍ قَالَ لِيَحْيَى بْنِ أَبِي مَرْيَمَ أَ لَا تَدُلُّنِي عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ أَبِي طَالِبٍ لَهُ رَغْبَةٌ فِي الدُّنْيَا فَأُوَسِّعَ لَهُ مِنْهَا قَالَ بَلَى أَدُلُّكَ عَلَى رَجُلٍ بِهَذِهِ الصِّفَةِ وَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ يَحْيَى فَقَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ عَمِّكَ وَ عَنْ شِيعَتِهِ وَ الْمَالِ الَّذِي يُحْمَلُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ عِنْدِي الْخَبَرُ وَ سَعَى بِعَمِّهِ فَكَانَ مِنْ سِعَايَتِهِ أَنْ قَالَ مِنْ كَثْرَةِ الْمَالِ عِنْدَهُ أَنَّهُ اشْتَرَى ضَيْعَةً تُسَمَّى الْبَشَرِيَّةَ بِثَلَاثِينَ أَلْفَ دِينَارٍ فَلَمَّا أَحْضَرَ الْمَالَ قَالَ الْبَائِعُ لَا أُرِيدُ هَذَا النَّقْدَ أُرِيدُ نَقْداً كَذَا وَ كَذَا فَأَمَرَ بِهَا فَصُبَّتْ فِي بَيْتِ مَالِهِ وَ أُخْرِجَ مِنْهُ ثَلَاثِينَ أَلْفَ دِينَارٍ مِنْ ذَلِكَ النَّقْدِ وَ وَزْنِهِ فِي ثَمَنِ الضَّيْعَةِ قَالَ النَّوْفَلِيُّ قَالَ أَبِي وَ كَانَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ ﷺ يَأْمُرُ لِعَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ وَ يَثِقُ بِهِ حَتَّى رُبَّمَا خَرَجَ الْكِتَابُ مِنْهُ إِلَى بَعْضِ شِيعَتِهِ بِخَطِّ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ثُمَّ اسْتَوْحَشَ مِنْهُ فَلَمَّا أَرَادَ الرَّشِيدُ الرِّحْلَةَ إِلَى الْعِرَاقِ بَلَغَ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ أَنَّ عَلِيّاً ابْنَ أَخِيهِ يُرِيدُ الْخُرُوجَ مَعَ السُّلْطَانِ إِلَى الْعِرَاقِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مَا لَكَ وَ

الْخُرُوجَ مَعَ السُّلْطَانِ قَالَ لِأَنَّ عَلَيَّ دَيْناً فَقَالَ دَيْنُكَ عَلَيَّ قَالَ فَتَدْبِيرُ عِيَالِي قَالَ أَنَا أَكْفِيهِمْ فَأَبَى إِلَّا الْخُرُوجَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مَعَ أَخِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ بِثَلَاثِمِائَةِ دِينَارٍ وَ أَرْبَعَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ فَقَالَ لَهُ اجْعَلْ هَذَا فِي جَهَازِكَ وَلَا تُوتِمْ وُلْدِي

ترجمه

صالح بن علی بن عطیہ کہتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی گرفتاری اور بغداد روانگی کی وجہ یہ ہے۔

ہارون الرشید کے چودہ بیٹے تھے اور اس نے حکومت کے لئے اپنے تین بیٹوں محمد بن زبیدہ، عبداللہ بن مامون اور قاسم مؤتمن کا انتخاب کیا اور قرار یہ پایا کہ زبیدہ کا بیٹا محمد امین، ہارون کا بلافصل جانشین ہوگا اور امین کے بعد اقتدار مامون کو سونپا جائے گا اور مامون کے بعد حکومت قاسم مؤتمن کے حوالے کی جائے گی۔

ہارون نے اپنے اس ارادہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مکہ کا سفر کیا اور تمام عمال حکومت اور معززین علاقہ اور علماء اور خطباء کو خط لکھ کر مطلع کیا گیا کہ وہ حج کے لئے مکہ آئیں اور ہارون الرشید کا اہم اعلان سنیں اور پھر ہر خاص و عام کو اس سے مطلع کریں۔

ہارون الرشید نے مکہ کے لئے مدینہ منورہ کا راستہ منتخب کیا، علی بن محمد نوفلی کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ یحییٰ بن خالد برمکی نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی چغلی کھائی اور ان کی گرفتاری میں اس نے کلیدی کردار سرانجام دیا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ہارون الرشید نے اپنے بیٹے محمد امین ابن زبیدہ کا اتالیق جعفر بن محمد بن اشعث (محمد اشعث خ،ل) کو مقرر کیا تھا اور وہ انتہائی ذہین وفطین اور امور مملکت کے رازوں سے واقفیت رکھنے والا انسان تھا، یحییٰ برمکی نے سوچا کہ ہارون کے بعد اگر حکومت محمد امین کے ہاتھوں میں چلی گئی تو پھر وہ اپنے اتالیق جعفر بن محمد کو اپنا وزیر مقرر کرے گا اور آل برمک کی حیثیت صفر ہو کر رہ جائے گی، چنانچہ اس نے سب سے پہلے جعفر بن محمد سے دوستانہ تعلقات قائم کیے۔

واضح رہے کہ جعفر بن محمد کا تعلق مذہب شیعہ سے تھا اور وہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا عقیدت منداور پیروکار تھا لیکن حکومت کی سختی کی وجہ سے وہ اپنے مذہب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا تھا۔

یحییٰ نے جعفر بن محمد سے دوستی گانٹھی اور اس سے کہا کہ میں بھی دلی طور پر مذہب شیعہ سے منسلک ہوں لیکن حکومتی مجبوریوں کی وجہ سے مذہب کو ظاہر کرنا پسند نہیں کرتا، اور یوں آہستہ آہستہ اس نے جعفر بن محمد کا اعتماد حاصل کرلیا اور اس سے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے متعلق معلومات حاصل کیں اور جعفر نے اسے باتوں باتوں میں بتایا کہ وہ شدت سے خمس کی پابندی کرتا ہے اور تمام تر خمس امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں روانہ کرتا رہتا ہے۔

ہارون الرشید جعفر بن محمد کا احترام کرتا تھا، الغرض حکومتی قافلہ مدینہ پہنچا اور ہارون نے جعفر کو طلب کیا اور اس کی

خدمات کے عوض اسے بیس ہزار دینار بطور انعام دیئے۔

یحییٰ جو کہ موقع کی تاک میں تھا، رات کے وقت ہارون کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اگر آپ میرے الفاظ کو حسد پر محمول نہ کریں تو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جعفر بن محمد کا تعلق مذہب شیعہ سے ہے اور وہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ارادت مند ہے اور اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ آپ نے اسے جو انعام دیا ہے اس نے اس میں سے پانچواں حصہ نکال کر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو بھیج دیا ہے۔

ہارون نے رات کے وقت ہی جعفر کو طلب کیا اور جیسے ہی جعفر نے اپنی طلبی کا حکم سنا تو اسے یقین ہو گیا کہ حاسدوں نے اس کے خلاف خلیفہ کے کان بھرے ہیں اور اس وقت ہارون نے اسے قتل کی غرض سے بلایا ہے۔

جعفر بن محمد نے غسل کیا، اور اپنے جسم پر کافور ملا اور کفن پہنا اور کفن کو چھپانے کے لئے اوپر ایک قمیص پہنی اور دربار ہارون میں آکر پیش ہوا۔

جب ہارون نے کافور کی خوشبو محسوس کی اور کفن کو دیکھا تو جعفر سے کہا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟

جعفر نے کہا: معلوم ہوتا ہے کہ میرے حاسدوں نے اپنا کام سرانجام دے دیا ہے اور رات کے اس وقت آپ کے طلب کرنے کا مقصد موت کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے۔

ہارون الرشید نے کہا: نہیں، ایسی کوئی بات نہیں، البتہ مجھے تجھ سے شکوہ ہے کہ تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا عقیدت مند ہے اور اپنے مال کا خمس ان کے پاس روانہ کرتا ہے اور میں نے تمہیں جو بیس ہزار دینار دیئے ہیں تو نے ان کا خمس بھی ان کے پاس روانہ کیا ہے۔

جعفر بن محمد نے کہا: اللہ اکبر! آپ اپنے کسی خادم کو طلب کریں، میں اسے اپنی انگوٹھی بطور نشانی دے کر روانہ کرتا ہوں، وہ آپ کی عطا کردہ دونوں تھیلیاں لے کر ابھی آجائے گا اور آپ خود دیکھیں گے کہ ان کی مہر بھی ابھی تک نہیں ٹوٹی۔

چنانچہ ہارون نے اپنے ایک نوکر کو بلایا اور اس سے کہا کہ جعفر کی انگوٹھی لے کر جاؤ اور اس کے خیمہ سے دو تھیلیاں لے کر آؤ۔

جعفر نے اپنی انگوٹھی دی اور کہا: تم میری یہ انگوٹھی لے کر جاؤ اور میری فلاں کنیز کو یہ انگوٹھی دکھا کر دونوں تھیلیاں لے آؤ۔

چنانچہ نوکر گیا اور کچھ دیر بعد دونوں تھیلیاں لے کر آگیا اور ان پر مہر بھی بدستور لگی ہوئی تھی۔

جب ہارون نے تھیلیاں دیکھیں تو اسے یقین ہو گیا کہ جعفر بن محمد بے قصور ہے۔

جعفر بن محمد نے کہا: خلیفہ! آپ نے دیکھ لیا کہ حاسدوں نے مجھ پر افترا پردازی کی ہے اور وہ مجھے ناحق آپ کے

ہاتھوں سے قتل کرانا چاہتے ہیں۔

ہارون نے کہا: تم بے خوف ہو کر چلے جاؤ، آج کے بعد میں تمہارے بارے میں کسی حاسد کی باتوں پر کان نہیں دھروں گا۔

اس کے بعد یحییٰ کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ وہ کسی نہ کسی طرح سے بادشاہ کو جعفر سے بدظن کرے۔

نوفلی کہتے ہیں کہ علی بن حسن بن علی بن عمر بن علی نے اپنے بعض مشائخ کی سند سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ یحییٰ بن خالد برمکی نے یحییٰ بن ابی مریم سے کہا: کیا تم کسی ایسے علوی کو میرے لیے تلاش کر سکتے ہو جو مجھ سے دولت لے کر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے خلاف بیان دے۔

یحییٰ بن ابی مریم نے کہا: میری نظر میں ایسا شخص علی بن اسماعیل بن جعفر صادق علیہ السلام ہے،

کیونکہ وہ دولت کا پجاری ہے اور تم سے دولت لے کر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی مخالفت کرے گا۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اپنے بھتیجے پر ہمیشہ شفقت کیا کرتے تھے اور اس پر اعتماد کیا کرتے تھے بعض اوقات شیعوں کے نام خطوط بھی امامؑ کی طرف سے علی بن اسماعیل ہی کے قلم سے جاری ہوتے تھے۔

چنانچہ علی بن اسماعیل کو یحییٰ برمکی کا پیغام ملا تو فوراً اس کے پاس چلا گیا۔

یحییٰ برمکی نے اس سے کہا: کیا تم اپنے چچا اور ان کے شیعوں اور ان کی سرگرمیوں کے متعلق ہمیں کچھ بتا سکتے ہو؟

علی بن اسماعیل نے جواب دیا: کیوں نہیں! مجھے ان کی تمام سرگرمیوں کا بخوبی علم ہے، ان کے پاس خمس کی بے تحاشا دولت ہے، انہوں نے چند روز پہلے بشریہ نامی جائیداد خریدی جس کی قیمت تیس ہزار دینار طے ہوئی لیکن عین موقع پر بائع نے اس قیمت پر جائیداد دینے سے انکار کر دیا اور زیادہ رقم طلب کی تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے بلا تامل اس کی منہ مانگی رقم اس کے حوالہ کر دی، الغرض اس نے اس طرح کی بہت سی باتیں کیں۔

جب ہارون الرشید عراق کی جانب واپس جانے لگا تو علی بن اسماعیل بھی اس کے قافلہ کے ہمراہ تیار ہونے لگا۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو پتہ چلا تو آپ نے اسے بلا کر فرمایا: تو بادشاہ کے ساتھ عراق کیوں جانا چاہتا ہے؟

اس نے کہا: میں نے لوگوں کا بہت سا قرض دینا ہے۔

امامؑ نے فرمایا:۔ میں تمہارا قرضہ ادا کروں گا۔

اس نے کہا: میرے بیوی بچے بھی ہیں۔

امامؑ نے فرمایا: ان کا سارا خرچ میں ادا کروں گا۔

اس کے باوجود جب وہ مدینہ رکنے پر آمادہ نہ ہوا تو امامؑ نے اس کے بھائی محمد بن اسماعیل بن جعفر کے ہاتھ تین سو

دیناراور چار ہزار درہم روانہ کیے، اور پیغام بھیجا کہ اس سے اپنے اخراجات چلاؤ اور میرے بچوں کو یتیم نہ کرو۔

2 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ هِشَامٍ الْمُؤَدِّبُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ جَاءَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ ذَكَرَ لِي أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ دَخَلَ عَلَى هَارُونَ الرَّشِيدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْخِلَافَةِ ثُمَّ قَالَ لَهُ مَا ظَنَنْتُ أَنَّ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَتَيْنِ حَتَّى رَأَيْتُ أَخِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام يُسَلَّمُ عَلَيْهِ بِالْخِلَافَةِ وَ كَانَ مِمَّنْ سَعَى بِمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام يَعْقُوبُ بْنُ دَاوُدَ وَ كَانَ يَرَى رَأْيَ الزَّيْدِيَّةِ

ترجمہ

علی بن جعفر سے روایت ہے کہ میرے پاس محمد بن اسماعیل بن جعفر صادق علیہ السلام آئے اور مجھ سے کہا کہ محمد بن جعفر صادق علیہ السلام، ہارون الرشید کے دربار میں گئے اور اسے خلیفہ کہہ کر سلام کیا بعدازاں اس سے کہا۔

زمین پر بیک وقت میں دو خلیفے نہیں ہو سکتے، مجھے تعجب ہے کہ میرے بھائی موسیٰ بن جعفر کو بھی لوگ خلیفہ کہہ کر سلام کرتے ہیں۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی چغل خوری کرنے میں بھی یعقوب بن داؤد کا بھی اہم کردار ہے، وہ زیدی نظریات رکھتا تھا۔

3 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْبِلَادِ قَالَ كَانَ يَعْقُوبُ بْنُ دَاوُدَ يُخْبِرُنِي أَنَّهُ قَدْ قَالَ بِالْإِمَامَةِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي أُخِذَ فِيهَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام فِي صَبِيحَتِهَا فَقَالَ لِي كُنْتُ عِنْدَ الْوَزِيرِ السَّاعَةَ يَعْنِي يَحْيَى بْنَ خَالِدٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ الرَّشِيدَ يَقُولُ عِنْدَ قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ كَالْمُخَاطِبِ لَهُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرٍ قَدْ عَزَمْتُ عَلَيْهِ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ آخُذَ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ فَأَحْبِسَهُ لِأَنِّي قَدْ خَشِيتُ أَنْ يُلْقِيَ بَيْنَ أُمَّتِكَ حَرْباً تُسْفَكُ فِيهَا دِمَاؤُهُمْ وَ أَنَا أَحْسَبُ أَنَّهُ سَيَأْخُذُهُ غَداً فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَرْسَلَ إِلَيْهِ الْفَضْلَ بْنَ الرَّبِيعِ وَ هُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي مَقَامِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ فَأَمَرَ بِالْقَبْضِ عَلَيْهِ وَ حَبْسِهِ

ترجمہ

ابراہیم بن ابی البلاد کا بیان ہے کہ یعقوب بن داود نے امامت کا دعویٰ کیا تھا اور جس رات کی صبح امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

کو گرفتار کیا گیا تھا، اس رات میں اس کے پاس گیا تھا، تو اس نے مجھے بتایا کہ میں ابھی وزیر یحییٰ بن خالد برمکی کے پاس موجود تھا تو اس نے کہا کہ میں نے ہارون الرشید کو دیکھا کہ وہ رسول خداؐ کی قبر اطہر پر کھڑا ہو کر یہ کہہ رہا تھا۔

یا رسول اللہؐ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں، میں نے ایک کام کرنے کا ارادہ کیا ہے اور اس کے لئے میں آپؐ سے معذرت خواہ ہوں، میں نے موسیٰ بن جعفر کو گرفتار کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

مجھے اس کے متعلق خطرہ ہے کہ اگر میں نے اس کو گرفتار نہ کیا تو وہ خلافت کے حصول کے لئے تیری امت میں جنگ برپا کر دے گا۔

صبح کے وقت ہارون نے فضل بن ربیع کو امامؑ کی گرفتاری کے لئے روانہ کیا، اس وقت امامؑ مقام رسولؐ پہ نماز ادا کر رہے تھے، اس نے آپ کو نماز کی حالت میں گرفتار کر لیا۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی رہائی

4 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَاحِبُ الْفَضْلِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ كُنْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي فِرَاشِي مَعَ بَعْضِ جَوَارِيَّ فَلَمَّا كَانَ فِي نِصْفِ اللَّيْلِ سَمِعْتُ حَرَكَةَ بَابِ الْمَقْصُورَةِ فَرَاعَنِي ذَلِكَ فَقَالَتِ الْجَارِيَةُ لَعَلَّ هَذَا مِنَ الرِّيحِ فَلَمْ يَمْضِ إِلَّا يَسِيرٌ حَتَّى رَأَيْتُ بَابَ الْبَيْتِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ قَدْ فُتِحَ وَ إِذَا مَسْرُورٌ الْكَبِيرُ قَدْ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ لِي أَجِبِ الْأَمِيرَ وَ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَيَّ فَأَيِسْتُ فِي نَفْسِي وَ قُلْتُ هَذَا مَسْرُورٌ دَخَلَ إِلَيَّ بِلَا إِذْنٍ وَ لَمْ يُسَلِّمْ مَا هُوَ إِلَّا الْقَتْلُ وَ كُنْتُ جُنُباً فَلَمْ أَجْسُرْ أَنْ أَسْأَلَهُ إِنْظَارِي حَتَّى أَغْتَسِلَ فَقَالَتِ الْجَارِيَةُ لَمَّا رَأَتْ تَحَيُّرِي وَ تَبَلُّدِي ثِقْ بِاللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ انْهَضْ فَنَهَضْتُ وَ لَبِسْتُ ثِيَابِي وَ خَرَجْتُ مَعَهُ حَتَّى أَتَيْتُ الدَّارَ فَسَلَّمْتُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ هُوَ فِي مَرْقَدِهِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَسَقَطْتُ فَقَالَ تَدَاخَلَكَ رُعْبٌ قُلْتُ نَعَمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَنِي سَاعَةً حَتَّى سَكَنْتُ ثُمَّ قَالَ لِي سِرْ إِلَى حَبْسِنَا فَأَخْرِجْ مُوسَى بْنَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ ادْفَعْ إِلَيْهِ ثَلَاثِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ فَاخْلَعْ عَلَيْهِ خَمْسَ خِلَعٍ وَ احْمِلْهُ عَلَى ثَلَاثِ مَرَاكِبَ وَ خَيِّرْهُ بَيْنَ الْمُقَامِ مَعَنَا أَوِ الرَّحِيلِ عَنَّا إِلَى أَيِّ بَلَدٍ أَرَادَ وَ أَحَبَّ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ تَأْمُرُ بِإِطْلَاقِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لِي نَعَمْ فَكَرَّرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لِي نَعَمْ وَيْلَكَ أَتُرِيدُ أَنْ أَنْكُثَ الْعَهْدَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ مَا الْعَهْدُ قَالَ بَيْنَا أَنَا فِي مَرْقَدِي هَذَا إِذْ سَاوَرَنِي أَسْوَدُ مَا رَأَيْتُ مِنَ السُّودَانِ أَعْظَمَ مِنْهُ فَقَعَدَ عَلَى صَدْرِي وَ قَبَضَ عَلَى حَلْقِي وَ قَالَ لِي حَبَسْتَ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ ظَالِماً لَهُ فَقُلْتُ فَأَنَا أُطْلِقُهُ وَ أَهَبُ لَهُ وَ أَخْلَعُ عَلَيْهِ

فَأَخَذَ عَلَيَّ عَهْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مِيثَاقَهُ وَ قَامَ عَنْ صَدْرِي وَ قَدْ كَادَتْ نَفْسِي تَخْرُجُ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ وَ وَافَيْتُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام وَ هُوَ فِي حَبْسِهِ فَرَأَيْتُهُ قَائِماً يُصَلِّي فَجَلَسْتُ حَتَّى سَلَّمَ ثُمَّ أَبْلَغْتُهُ سَلَامَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ أَعْلَمْتُهُ بِالَّذِي أَمَرَنِي بِهِ فِي أَمْرِهِ وَ أَنِّي قَدْ أَحْضَرْتُ مَا أُوصِلُهُ بِهِ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ أُمِرْتَ بِشَيْءٍ غَيْرِ هَذَا فَافْعَلْهُ فَقُلْتُ لَا وَ حَقِّ جَدِّكَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مَا أُمِرْتُ إِلَّا بِهَذَا قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِي الْخِلَعِ وَ الْحُمْلَانِ وَ الْمَالِ إِذَا كَانَتْ فِيهِ حُقُوقُ الْأُمَّةِ فَقُلْتُ نَاشَدْتُكَ بِاللهِ أَنْ لَا تَرُدَّهُ فَيَغْتَاظَ فَقَالَ اعْمَلْ بِهِ مَا أَحْبَبْتَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ عليه السلام وَ أَخْرَجْتُهُ مِنَ السِّجْنِ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ أَخْبِرْنِي السَّبَبَ الَّذِي نِلْتَ بِهِ هَذِهِ الْكَرَامَةَ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ فَقَدْ وَجَبَ حَقِّي عَلَيْكَ لِبِشَارَتِي إِيَّاكَ وَ لِمَا أَجْرَاهُ اللهُ عَلَى يَدَيَّ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ فَقَالَ عليه السلام رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم لَيْلَةَ الْأَرْبِعَاءِ فِي النَّوْمِ فَقَالَ لِي يَا مُوسَى أَنْتَ مَحْبُوسٌ مَظْلُومٌ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مَحْبُوسٌ مَظْلُومٌ فَكَرَّرَ عَلَيَّ ذَلِكَ ثَلَاثاً ثُمَّ قَالَ وَ إِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكُمْ وَ مَتاعٌ إِلى حِينٍ أَصْبِحْ غَداً صَائِماً وَ أَتْبِعْهُ بِصِيَامِ الْخَمِيسِ وَ الْجُمُعَةِ فَإِذَا كَانَتْ وَقْتُ الْإِفْطَارِ فَصَلِّ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ الْحَمْدَ مَرَّةً وَ اثْنَتَا عَشْرَةَ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ فَإِذَا صَلَّيْتَ مِنْهَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَاسْجُدْ ثُمَّ قُلْ يَا سَابِقَ الْفَوْتِ وَ يَا سَامِعَ كُلِّ صَوْتٍ يَا مُحْيِيَ الْعِظَامِ وَ هِيَ رَمِيمٌ بَعْدَ الْمَوْتِ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ وَ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ وَ أَنْ تُعَجِّلَ لِيَ الْفَرَجَ مِمَّا أَنَا فِيهِ فَفَعَلْتُ فَكَانَ الَّذِي رَأَيْتَ

ترجمہ

عبداللہ بن صالح کہتے ہیں کہ فضل بن ربیع کے ایک ساتھی نے فضل بن ربیع کی زبانی مجھ سے یہ روایت کی ہے۔

فضل بن ربیع کہتے ہیں: ایک رات میں اپنی ایک کنیز کے ساتھ محو استراحت تھا کہ دروازہ کھٹکنے کی آواز آئی، میری کنیز نے کہا کہ یہ ہوا کی وجہ سے ہے۔

چنانچہ میں نے کوئی توجہ نہ دی، پھر اچانک دیکھا کہ ہارون الرشید کا مخصوص خادم مسرور کبیر میرے گھر میں داخل ہوا اور مجھ سے کہا کہ اس وقت تجھے خلیفہ نے یاد کیا ہے۔

بے وقت بلاوے کی وجہ سے میں بے حد پریشان ہوا اور مجھے یقین ہو گیا کہ ہارون مجھے قتل کرانا چاہتا ہے، ادھر میں حالت جنابت میں تھا، سوچا کہ غسل جنابت کرلوں۔

میری کنیز نے میری پریشانی دیکھی تو کہنے لگی: ''خدا پر بھروسہ کرو اور بے خوف وخطر چلے جاؤ''۔

بہرنوع میں نے کپڑے بدلے اور کانپتے ہوئے دل اور لرزتے ہوئے پاؤں کے ساتھ خلیفہ کے سامنے جا پہنچا، اس وقت خلیفہ اپنی خواب گاہ میں بیٹھا ہوا تھا، جب میری نظر اس پر پڑی تو میں اتنا مرعوب ہوا کہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔

جب میں ہوش میں آیا تو خلیفہ نے کہا: معلوم ہوتا ہے کہ تو اس وقت سخت مرعوب ہے۔

میں نے کہا: ''جی ہاں!''

اس نے کہا: ''سانس لے لو، اور اپنے اعصاب ٹھیک کرلو پھر میں تمہیں ایک کام بتاؤں گا''۔

جب میرے حواس بحال ہوئے تو ہارون نے کہا: تم اس وقت زندان چلے جاؤ اور موسیٰ بن جعفر بن محمد کو زندان سے رہا کرواور ہماری طرف سے تیس ہزار درہم اور پانچ پوشاکیں اور سواری کے لئے تین بہترین جانور بھی ان کے حوالے کرو، اور ہماری طرف سے انہیں یہ اختیار بھی دے دو کہ چاہیں تو ہمارے ہاں قیام کریں اور اگر کسی اور مقام پر جانا چاہتے ہوں تو بھی ہماری طرف سے انہیں اس کی مکمل اجازت ہے۔

فضل بن ربیع نے ازراہ تعجب کہا: خلیفہ صاحب! کیا آپ موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کو واقعاً رہا کر رہے ہیں؟

خلیفہ نے کہا: ہاں! میں انہیں رہا کرتا ہوں تاکہ میں عہد شکنی کا مرتکب قرار نہ پاؤں۔

میں نے پوچھا: آپ کون سے عہد و پیمان کا ذکر کر رہے ہیں؟

ہارون نے کہا: آج رات میں اسی جگہ سویا ہوا تھا کہ ایک کالی رنگت رکھنے والے شخص نے میرا گلہ دبانا شروع کردیا اور پھر وہ میرے سینے پر چڑھ کر بیٹھ گیا اور مجھ سے کہنے لگا۔

''تو نے امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کو ناحق کیوں قید کیا ہے؟''

میں نے اس سے وعدہ کیا کہ میں موسیٰ بن جعفر (علیہ السلام) کو رہائی دیتا ہوں اور انہیں ایک خطیر رقم کے علاوہ چند پوشاکیں دے کر آزاد کرتا ہوں۔

چنانچہ مجھ سے محکم عہد و پیمان لے کر وہ رخصت ہوا اور مجھے یقین ہے کہ اگر میں اس سے یہ عہد و پیمان نہ کرتا تو وہ مجھے ہلاک کر ڈالتا۔

فضل بن ربیع کہتے ہے کہ میں پھر زندان گیا اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی کوٹھڑی کا دروازہ کھول کر دیکھا تو امامؑ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے، جب انہوں نے اپنی نماز مکمل کی تو میں نے انہیں خلیفہ کا سلام پہنچایا اور انہیں ان کی رہائی اور انعام و اکرام کی خبر دی۔

امامؑ نے فرمایا: ''اگر تجھے اس کے علاوہ کوئی اور حکم دیا گیا ہے تو اسے بھی تم سرانجام دے سکتے ہو''۔

میں نے عرض کی: مجھے آپؑ کے جد اطہر رسول خداؐ کی قسم! مجھے اس کے علاوہ اور کوئی حکم نہیں دیا گیا۔

امامؑ نے فرمایا: ''تو پھر میرے لئے رہائی ہی کافی ہے، مجھے ہارون کی پوشاکوں اور رقم اور سواریوں کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ ان تمام چیزوں میں افرادامت کا حصہ شامل ہے''۔

فضل بن ربیع کہتا ہے میں نے ان سے عرض کی: ''خدا کے لئے آپؑ یہ انعام و اکرام ہرگز نہ ٹھکرائیں کیونکہ اس سے حاکم ناراض ہوجائے گا''۔

امامؑ نے فرمایا: ''پھر جیسا مناسب سمجھو وہی کچھ کرو''۔

پھر میں امامؑ کو زندان سے باہر لے آیا اور ان کی خدمت میں عرض کی کہ خدا کے واسطہ سے مجھے یہ بتائیں کہ آپؑ نے وہ کون سا عمل کیا ہے کہ جس کی وجہ سے ہارون آپ کو رہا کرنے پر مجبور ہو گیا ہے؟

امامؑ نے فرمایا: ''بدھ کی شب عالم خواب میں مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی''۔

انہوں نے فرمایا: ''موسیٰ تو بے گناہ قیدی ہے''

میں نے عرض کیا: ''جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں بے گناہ قیدی ہوں''۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ مذکورہ جملہ دہرایا اور ہر بار میں نے بھی ایک سا جواب دیا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔

میں یہ بھی نہیں جانتا کہ شاید یہ (تاخیر عذاب) تمہارے واسطے امتحان ہو اور ایک معین مدّت تک (تمہارے لیے) چین ہو۔ [1]

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کل روزہ رکھنا اور جمعرات اور جمعہ کو بھی روزہ رکھنا اور افطار کے وقت بارہ رکعت نماز پڑھنا، ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد بارہ مرتبہ سورۃ قل ھواللہ احد کی تلاوت کرنا اور سجدہ میں یہ دعا پڑھنا۔

''اے موت سے پہلے موجود!، اے ہر آواز کو سننے والے!، اے ہڈیوں کو زندہ کرنے والے! جب کہ وہ موت کے بعد راکھ ہوجانے والی ہیں۔

میں تجھ سے تیرے اسم اعظم کو واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ تو محمدؐ پر درود بھیج جو تیرا بندہ اور تیرا رسولؐ ہے اور اس کے اھل بیت طیبین علیہم السلام پر درود بھیج۔ تو میرے لیے آسائش کے اسباب مہیا فرما جن میں، میں پُرسکون رہ سکوں''۔

چنانچہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر عمل کیا جس کا نتیجہ تیرے سامنے موجود ہے۔

5 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِيهِ الْفَضْلِ قَالَ كُنْتُ

---

[1] الانبیاء۔ ۱۱۱

أَجِبِ الرَّشِيدَ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ يَوماً غَضْبَانَ وَ بِيَدِهِ سَيْفٌ يُقَلِّبُهُ فَقَالَ لِي يَا فَضْلُ بِقَرَابَتِي مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَئِنْ لَمْ تَأْتِنِي بِابْنِ عَمِّي الْآنَ لَآخُذَنَّ الَّذِي فِيهِ عَيْنَاكَ فَقُلْتُ بِمَنْ أَجِيئُكَ فَقَالَ بِهَذَا الْحِجَازِيِّ فَقُلْتُ وَ أَيَّ الْحِجَازِيِّ قَالَ مُوسَى بْنَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ الْفَضْلُ فَخِفْتُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ أَجِيءَ بِهِ إِلَيْهِ ثُمَّ فَكَّرْتُ فِي النَّقِمَةِ فَقُلْتُ لَهُ أَفْعَلُ فَقَالَ ايتِنِي بِسَوْطَيْنِ وَ هسارين [هَصَّارَيْنِ] وَ جَلَّادَيْنِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ بِذَلِكَ وَ مَضَيْتُ إِلَى مَنْزِلِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام فَأَتَيْتُ إِلَى خَرِبَةٍ فِيهَا كُوخٌ مِنْ جَرَائِدِ النَّخْلِ فَإِذَا أَنَا بِغُلَامٍ أَسْوَدَ فَقُلْتُ لَهُ اسْتَأْذِنْ لِي عَلَى مَوْلَاكَ يَرْحَمُكَ اللهُ فَقَالَ لِي لِجْ فَلَيْسَ لَهُ حَاجِبٌ وَ لَا بَوَّابٌ فَوَلَجْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا أَنَا بِغُلَامٍ أَسْوَدَ بِيَدِهِ مِقَصٌّ يَأْخُذُ اللَّحْمَ مِنْ جَبِينِهِ وَ عِرْنِينِ أَنْفِهِ مِنْ كَثْرَةِ سُجُودِهِ فَقُلْتُ لَهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ أَجِبِ الرَّشِيدَ فَقَالَ مَا لِلرَّشِيدِ وَ مَا لِي أَ مَا تَشْغَلُهُ نَقِمَتُهُ عَنِّي ثُمَّ وَثَبَ مُسْرِعاً وَ هُوَ يَقُولُ لَوْ لَا أَنِّي سَمِعْتُ فِي خَبَرٍ عَنْ جَدِّي رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ طَاعَةَ السُّلْطَانِ لِلتَّقِيَّةِ وَاجِبَةٌ إِذاً مَا جِئْتُ فَقُلْتُ لَهُ اسْتَعِدَّ لِلْعُقُوبَةِ يَا أَبَا إِبْرَاهِيمَ رَحِمَكَ اللهُ فَقَالَ عليه السلام أَ لَيْسَ مَعِي مَنْ يَمْلِكُ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةَ وَ لَنْ يَقْدِرَ الْيَوْمَ عَلَى سُوءٍ بِي إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى قَالَ فَضْلُ بْنُ الرَّبِيعِ فَرَأَيْتُهُ وَ قَدْ أَدَارَ يَدَهُ عليه السلام يَلُوحُ بِهَا عَلَى رَأْسِهِ عليه السلام ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَدَخَلْتُ عَلَى الرَّشِيدِ فَإِذَا هُوَ كَأَنَّهُ امْرَأَةٌ ثَكْلَى قَائِمٌ حَيْرَانُ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ لِي يَا فَضْلُ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ فَقَالَ جِئْتَنِي بِابْنِ عَمِّي قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا تَكُونُ أَزْعَجْتَهُ فَقُلْتُ لَا قَالَ لَا تَكُونُ أَعْلَمْتَهُ أَنِّي عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَإِنِّي قَدْ هَيَّجْتُ عَلَى نَفْسِي مَا لَمْ أُرِدْهُ ائْذَنْ لَهُ بِالدُّخُولِ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمَّا رَآهُ وَثَبَ إِلَيْهِ قَائِماً وَ عَانَقَهُ وَ قَالَ لَهُ مَرْحَباً بِابْنِ عَمِّي وَ أَخِي وَ وَارِثِ نِعْمَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهُ عَلَى فَخِذَيْهِ فَقَالَ لَهُ مَا الَّذِي قَطَعَكَ عَنْ زِيَارَتِنَا فَقَالَ سَعَةُ مَمْلَكَتِكَ وَ حُبُّكَ لِلدُّنْيَا فَقَالَ ايتُونِي بِحُقَّةِ الْغَالِيَةِ فَأُتِيَ بِهَا فَغَلَفَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَ أَنْ يُحْمَلَ بَيْنَ يَدَيْهِ خِلَعٌ وَ بَدْرَتَانِ دَنَانِيرُ فَقَالَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام وَ اللهِ لَوْ لَا أَنِّي أَرَى أَنْ أُزَوِّجَ بِهَا مِنْ عُزَّابِ بَنِي أَبِي طَالِبٍ لِئَلَّا يَنْقَطِعَ نَسْلُهُ أَبَداً مَا قَبِلْتُهَا ثُمَّ تَوَلَّى عليه السلام وَ هُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَالَ الْفَضْلُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَرَدْتَ أَنْ تُعَاقِبَهُ فَخَلَعْتَ عَلَيْهِ وَ أَكْرَمْتَهُ فَقَالَ لِي يَا فَضْلُ إِنَّكَ لَمَّا مَضَيْتَ لِتَجِيئَنِي بِهِ رَأَيْتُ أَقْوَاماً قَدْ أَحْدَقُوا بِدَارِي بِأَيْدِيهِمْ حِرَابٌ قَدْ غَرَسُوهَا فِي أَصْلِ الدَّارِ يَقُولُونَ إِنْ آذَى ابْنَ رَسُولِ اللهِ خَسَفْنَا بِهِ وَ إِنْ أَحْسَنَ إِلَيْهِ انْصَرَفْنَا عَنْهُ وَ تَرَكْنَاهُ فَتَبِعْتُهُ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ مَا الَّذِي قُلْتَ حَتَّى كُفِيتَ أَمْرَ الرَّشِيدِ فَقَالَ دُعَاءُ جَدِّي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَانَ إِذَا دَعَا بِهِ مَا بَرَزَ إِلَى عَسْكَرٍ إِلَّا

هَزَمَهُ وَ لَا إِلَى فَارِسٍ إِلَّا قَهَرَهُ وَ هُوَ دُعَاءُ كِفَايَةِ الْبَلَاءِ قُلْتُ وَ مَا هُوَ قَالَ قُلْتُ اللهُمَّ بِكَ أُسَاوِرُ وَ بِكَ أُحَاوِلُ وَ بِكَ أُجَاوِرُ وَ بِكَ أَصُولُ وَ بِكَ أَنْتَصِرُ وَ بِكَ أَمُوتُ وَ بِكَ أَحْيَا أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَ فَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اللهُمَّ إِنَّكَ خَلَقْتَنِي وَ رَزَقْتَنِي وَ سَتَرْتَنِي عَنِ الْعِبَادِ بِلُطْفِ مَا خَوَّلْتَنِي وَ أَغْنَيْتَنِي إِذَا هَوِيتُ رَدَدْتَنِي وَ إِذَا عَثَرْتُ قَوَّمْتَنِي وَ إِذَا مَرِضْتُ شَفَيْتَنِي وَ إِذَا دَعَوْتُ أَجَبْتَنِي يَا سَيِّدِي ارْضَ عَنِّي فَقَدْ أَرْضَيْتَنِي.

ترجمہ

فضل بن ربیع کا بیان ہے کہ میں ہارون الرشید کا حاجب تھا، ایک دن ہارون انتہائی غصہ کے عالم میں میرے پاس آیا اور اس وقت اس کے ہاتھ میں تلوار تھی جسے وہ اپنے ہاتھوں سے پلٹا رہا تھا اور اس نے آتے ہی مجھ سے کہا: فضل! مجھے میری قرابت رسول کا واسطہ! اگر تو میرے ابن عم کو ابھی ابھی یہاں نہ لے کر آیا تو میں تیری گردن پکڑ لوں گا (تجھے قتل کر دوں گا)۔

فضل بن ربیع کہتے ہے کہ میں نے کہا: آپ کے کون سے ابن عم کو لے کر آؤں؟

ہارون نے کہا: اس حجازی کو لے آؤ۔

فضل نے کہا: کون سا حجازی؟

ہارون الرشید نے کہا: موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کو لے آؤ۔

فضل کہتے ہیں: میں یہ حکم سن کر گھبرا گیا کیونکہ مجھے یقین ہو گیا کہ ہارون امامؑ کو شہید کر دے گا اور اس گناہ میں میرا بھی ایک حصہ ہو گا، لیکن رعب شاہی کی وجہ سے مجھ میں انکار کی گنجائش نہ تھی۔

اور میں نے کہا: میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا۔

پھر ہارون نے کہا: دو کوڑے اور دو جلاد بھی میرے پاس پہنچاؤ۔

چنانچہ حسب الحکم میں نے دو کوڑے اور دو جلاد بھی ہارون کے پاس پہنچا دیئے۔

بعد ازاں میں ابو ابراہیم امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے مکان پر گیا تو وہ کھجور کے عام شہتیروں کا بنا ہوا ایک معمولی سا مکان تھا اور دروازے پر سیاہ فام غلام موجود تھا۔

میں نے اس سے کہا: اپنے آقا کو میرے آنے کی اطلاع کر دو۔

غلام نے کہا: ان کے دروازے پر کوئی دربان اور حاجب نہیں ہے، تو جا سکتا ہے۔

چنانچہ جب میں مکان میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے سامنے ایک سیاہ فام غلام ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک مقراض ہے اور وہ اس مقراض سے حضرتؑ کی پیشانی اور ناک کا وہ مردہ گوشت

کاٹ رہا ہے جو کثرت سجود سے پیدا ہو گیا تھا۔

میں نے حضرتؑ کو سلام کیا اور انہیں کہا کہ ہارون انہیں اپنے دربار میں طلب کر رہا ہے۔

یہ سن کر انہوں نے کہا: بھلا رشید سے میرا کیا تعلق ہے، کیا اتنی نعمات پا کر بھی وہ مجھے فراموش کرنے پر آمادہ نہیں ہے؟

پھر تیزی سے اٹھے اور فرمایا: میرے نانا رسول خداؐ کا فرمان ہے۔

''تقیہ کی حالت میں حاکم کی اطاعت لازمی ہے''

میں نے ان سے کہا: آپؑ اپنے آپ کو سزا کے لئے تیار کر لیں کیونکہ بادشاہ سخت غصہ میں نظر آ رہا ہے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: تو کیا میرے ساتھ وہ نہیں ہے جو دنیا اور آخرت کا مالک ہے؟ اور آج وہ مجھے ہرگز کوئی تکلیف نہیں دے سکے گا۔

فضل بن ربیع کہتے ہیں: پھر میں نے دیکھا کہ انہوں نے اپنے ہاتھ کو تین بار سر کے گرد پھیرا اور زیر لب کچھ کلمات کہے پھر میں انہیں لے کر ہارون کے دروازے پر آیا اور انہیں باہر کھڑا کر کے خود اندر چلا گیا، اور جب میں اندر داخل ہوا تو ہارون ایک پسر مردہ ماں کی طرح حیران و سرگرداں کھڑا تھا، مجھے دیکھ کر کہا۔

فضل! کیا تو میرے ابن عم کو لے آیا ہے؟

فضل نے کہا: جی ہاں! میں انہیں لے آیا ہوں۔

ہارون نے کہا: راستہ میں تو نے انہیں خوفزدہ تو نہیں کیا؟

فضل نے کہا: نہیں! میں نے انہیں خوف زدہ نہیں کیا۔

پھر ہارون نے کہا: کیا تو نے یہ تو نہیں کہا کہ میں سخت غصہ میں ہوں؟

یہ سچ ہے کہ چند لمحات قبل مجھے سخت غصہ تھا لیکن اب میں نے اپنے غصہ پر قابو پا لیا ہے، اب تم میرے ابن عم کو میرے پاس لے آؤ۔

چنانچہ میں امامؑ کو لے کر اس کے سامنے پہنچا تو جیسے ہی امامؑ پر اس کی نظر پڑی تو تعظیم کے لئے اٹھ کھڑا ہوا اور انہیں گلے لگا کر کہا: میں اپنے ابن عم اور بھائی اور وارث نعمت کو خوش آمدید کہتا ہوں، پھر اس نے امامؑ کو اپنے قریب بٹھایا اور کہا: آپؑ ہم سے ملاقات کرنے کیوں نہیں آتے؟

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: تیرے حدود سلطنت کی وسعت اور تیری حب دنیا کی وجہ سے ہم آپ کی ملاقات کو پسند نہیں کرتے۔

پھر ہارون نے حکم دیا کہ قیمتی مرصع برتن لایا جائے چنانچہ اس کے سامنے قیمتی دھاتوں سے مرصع صراحی لائی گئی، پھر ہارون نے حکم دیا کہ چند پوشاکیں اور دیناروں سے بھری ہوئی دو تھیلیاں پیش کی جائیں، اور جب تمام اشیاء جمع ہو گئیں تو ہارون نے وہ تمام چیزیں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی نذر کیں۔

امامؑ نے فرمایا: اولاد ابو طالب میں سے کچھ کنوارے ایسے موجود ہیں جن کی نسل کے معدوم ہونے کا اندیشہ ہے، اور جن کے نکاح اور حق مہر کی ذمہ داری مجھ پر ہے، اگر وہ نہ ہوتے تو میں یہ رقم کبھی قبول نہ کرتا۔

پھر امامؑ الحمدللہ رب العالمین کہہ کر چلے گئے۔

فضل کہتے ہیں: میں نے ہارون الرشید سے کہا آپ تو انہیں سزا دینا چاہتے تھے لیکن آپ نے انہیں انعام دے کر کیوں رخصت کیا؟

یہ سن کر ہارون الرشید نے کہا: جب تو انہیں بلانے کے لئے گئے تو میں نے دیکھا کہ بہت سے افراد میرے گھر میں داخل ہوئے اور ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا اور انہوں نے ان نیزوں کو میرے صحن میں یوں نصب کیا جیسا کہ نیزے اس حویلی میں اگے ہوئے ہوں اور انہوں نے مجھ سے کہا: ''اگر فرزند رسولؐ کو کوئی اذیت پہنچی تو ہم تجھے تیرے محل سمیت زمین میں دھنسا دیں گے، اور اگر تم نے فرزند رسول سے اچھا سلوک کیا تو ہم تجھے کچھ نہیں کہیں گے''۔

یہی وجہ ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ساتھ نیک سلوک روا رکھا۔

فضل کہتے ہیں: پھر میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا: ہارون سخت غصہ میں تھا نجانے اس نے آپ سے بھلائی کیسے کی اور اللہ نے آپ کو اس کے شر سے محفوظ رکھ لیا؟

امامؑ نے فرمایا: میں نے اپنے دادا امیر المومنین علیہ السلام کی وہ دعا پڑھی تھی جسے ''کفایۃ البلاء'' کہا جاتا ہے، اور امیر المومنین علیہ السلام جب بھی کسی دشمن کے مقابلہ میں وارد ہوتے تو آپؑ یہ دعا پڑھا کرتے تھے اور وہ دعا یہ ہے۔

بلا اور دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا

''اے پروردگار! میں تیری وجہ سے خوش رہتا ہوں اور تیرے لیے ہی جنگ کرتا ہوں اور تجھ ہی سے صلہ چاہتا ہوں اور تجھ ہی سے مدد کا طلبگار رہوں۔ اور تو ہی موت دینے والا ہے اور تو زندگی عطا کرتا ہے اور میں نے اپنے تمام امور تیرے سپرد کر دیئے ہیں۔ کوئی حصار اور کوئی طاقت نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی ذات جو اعلیٰ ہے اور عظیم ہے۔

اے پروردگار! تو نے مجھے خلق کیا اور تو ہی مجھے رزق دینے والا ہے اور تو ہی نے مجھے خوشیاں عطا کی ہیں اور تو نے اپنے لطف و کرم سے میرے گناہ اپنے بندوں سے چھپا دیئے ہیں۔ اور تو نے مجھ حوصلہ دیا، جب میں سرگرداں بھاگ رہا تھا تو نے مجھے اپنے مقام پر لوٹا دیا۔ اور جب میں بے سہارا ہوا تو تو نے مجھے سہارا دیا اور جب میں مریض ہوا تو تو نے مجھے شفا بخشی

اور جب میں تجھے پکارتا تھا تھا تو تو مجھے جواب دیتا تھا۔ اے میرے سردار! میں تجھ سے راضی ہوں بس تو مجھ سے راضی ہو جا''۔

قاضی ابو یوسف اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

6 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ أَصْحَابِهِ قَالَ قَالَ أَبُو يُوسُفَ لِلْمَهْدِيِّ وَ عِنْدَهُ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام تَأْذَنُ لِي أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ مَسَائِلَ لَيْسَ عِنْدَهُ فِيهَا شَيْءٌ فَقَالَ لَهُ نَعَمْ فَقَالَ لِمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام أَسْأَلُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا تَقُولُ فِي التَّظْلِيلِ لِلْمُحْرِمِ قَالَ لَا يَصْلُحُ قَالَ فَيَضْرِبُ الْخِبَاءَ فِي الْأَرْضِ وَ يَدْخُلُ الْبَيْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا الْفَرْقُ بَيْنَ هَذَيْنِ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام مَا تَقُولُ فِي الطَّامِثِ أَ تَقْضِي الصَّلَاةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْضِي الصَّوْمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ لِمَ قَالَ هَكَذَا جَاءَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام وَ هَكَذَا جَاءَ هَذَا فَقَالَ الْمَهْدِيُّ لِأَبِي يُوسُفَ مَا أَرَاكَ صَنَعْتَ شَيْئاً قَالَ رَمَانِي بِحَجَرٍ دَامِغٍ.

ترجمہ

عثمان بن عیسیٰ نے اپنے اصحاب سے روایت کی کہ ایک دن قاضی ابو یوسف نے مہدی عباسی سے کہا کہ سامنے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بیٹھے ہیں، اگر آپ کی اجازت ہو تو میں ان سے ایسا مسئلہ پوچھوں جس کے جواب سے وہ عاجز ہوں۔

مہدی عباسی نے کہا: ہاں! تجھے اجازت ہے۔

ابو یوسف نے کہا: آپؑ یہ بتائیں کہ حالت احرام میں اپنے اوپر سایہ کرنا درست ہے؟

امامؑ نے فرمایا: ''درست نہیں ہے''

ابو یوسف نے کہا: اگر زمین پر خیمہ لگا دیا جائے اور محرم (حالت احرام والا شخص) اس میں داخل ہو جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

امامؑ نے فرمایا: ''اس میں کوئی عیب نہیں ہے''

قاضی ابو یوسف نے کہا: ان دونوں صورتوں میں کیا فرق ہے؟

امامؑ نے فرمایا: ''اچھا یہ بتاؤ کہ حائض اپنے ایام کی نماز کی قضا بجالائے گی؟''

قاضی ابو یوسف نے کہا: نہیں!

امامؑ نے فرمایا: تو کیا حائض روزوں کی قضا بجالائے گی؟

قاضی ابو یوسف نے کہا: جی ہاں!

امامؑ نے فرمایا: اس کی وجہ کیا ہے؟

قاضی ابو یوسف نے کہا: شریعت کی تعلیم یہی ہے، ہمیں اس کی پابندی کرنی چاہئے۔

امامؑ نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے فرمایا: ''احرام کے مسائل میں بھی شریعت کی تعلیم یہی ہے، اس کے لئے کسی قیاس کو خاطر میں نہیں لانا چاہئے۔''

مہدی عباسی جو کہ بڑی دلچسپی سے یہ بحث سن رہا تھا۔

اس نے قاضی ابو یوسف سے کہا: تو انہیں لاجواب تو نہیں کرسکا۔

ابو یوسف نے کہا: اس نے مجھے ایسا پتھر مارا جس سے میرے دماغ کے ٹکڑے تک اڑ گئے۔

موسیٰ بن مہدی اور امام موسیٰ کاظمؑ

7 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْمُكَتِّبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّيِّبِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَارُونَ الْحِمْيَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي 0 أَبِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ أُنْهِيَ الْخَبَرُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام وَ عِنْدَهُ جَمَاعَةٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ بِمَا عَزَمَ إِلَيْهِ مُوسَى بْنُ الْمَهْدِيِّ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ لِأَهْلِ بَيْتِهِ مَا تُشِيرُونَ قَالُوا نَرَى أَنْ تَتَبَاعَدَ عَنْهُ وَ أَنْ تُغَيِّبَ شَخْصَكَ فَإِنَّهُ لَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ فَتَبَسَّمَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام ثُمَّ قَالَ

زَعَمَتْ سَخِينَةُ أَنْ سَتَغْلِبُ رَبَّهَا   وَ لَيُغْلَبَنَّ مُغَالِبُ الْغَلَّابِ

ثُمَّ قَالَ رَفَعَ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللهُمَّ كَمْ مِنْ عَدُوٍّ شَحَذَ لِي ظُبَةَ مُدْيَتِهِ وَ أَرْهَفَ لِي شَبَا حَدِّهِ وَ دَافَ لِي قَوَاتِلَ سُمُومِهِ وَ لَمْ تَنَمْ عَنِّي عَيْنُ حَرَاسَتِهِ فَلَمَّا رَأَيْتَ ضَعْفِي عَنِ احْتِمَالِ الْفَوَادِحِ وَ عَجْزِي ذَلِكَ عَنْ مُلِمَّاتِ الْحَوَائِجِ صَرَفْتَ ذَلِكَ عَنِّي بِذَلِكَ بِحَوْلِكَ وَ قُوَّتِكَ لَا بِحَوْلِي وَ قُوَّتِي فَأَلْقَيْتَهُ فِي الْحَفِيرِ الَّذِي احْتَفَرَهُ لِي خَائِباً مِمَّا أَمَّلَهُ فِي دُنْيَاهُ مُتَبَاعِداً مِمَّا رَجَاهُ فِي آخِرَتِهِ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى ذَلِكَ قَدْرَ اسْتِحْقَاقِكَ سَيِّدِي اللهُمَّ فَخُذْهُ بِعِزَّتِكَ وَ أقلل [افْلُلْ حَدَّهُ عَنِّي بِقُدْرَتِكَ وَ اجْعَلْ لَهُ شُغُلاً فِيمَا يَلِيهِ وَ عَجْزاً عَمَّنْ يُنَاوِيهِ اللهُمَّ وَ أَعْدِنِي عَلَيْهِ مِنْ عَدْوَى حَاضِرَةٍ تَكُونُ مِنْ غَيْظِي شِفَاءً وَ مِنْ حَقِّي عَلَيْهِ وَفَاءً وَ صِلِ اللهُمَّ دُعَائِي بِالْإِجَابَةِ وَ انْظِمْ شِكَايَتِي بِالتَّغْيِيرِ وَ عَرِّفْهُ عَمَّا قَلِيلٍ مَا وَعَدْتَ الظَّالِمِينَ وَ عَرِّفْنِي مَا وَعَدْتَ فِي إِجَابَةِ الْمُضْطَرِّينَ إِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ * وَ الْمَنِّ الْكَرِيمِ قَالَ ثُمَّ تَفَرَّقَ الْقَوْمُ فَمَا اجْتَمَعُوا إِلَّا لِقِرَاءَةِ الْكِتَابِ الْوَارِدِ عَلَيْهِ بِمَوْتِ مُوسَى بْنِ الْمَهْدِيِّ فَفِي ذَلِكَ يَقُولُ بَعْضُ مَنْ حَضَرَ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ شِعْراً

وَ سَارِيَةٍ لَمْ تَسِرْ فِي الْأَرْضِ تَبْتَغِي — مَحَلًّا وَ لَمْ تَقْطَعْ بِهَا الْبُعْدَ قَاطِعٌ

سَرَتْ حَيْثُ لَمْ تُجْدِ الرِّكَابُ وَ لَمْ تُنِخْ — لِوِرْدٍ وَ لَمْ يَقْصُرْ لَهَا الْعَبْدَ مَانِعٌ

تَمُرُّ وَرَاءَ اللَّيْلِ وَ اللَّيْلُ ضَارِبٌ — بِجُثْمَانِهِ فِيهِ سَمِيرٌ وَ هَاجِعٌ

تُفَتَّحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ دُونَهَا — إِذَا قَرَعَ الْأَبْوَابَ مِنْهُنَّ قَارِعٌ

إِذَا وَرَدَتْ لَمْ يُرِدِ اللهُ وَفْدَهَا — عَلَى أَهْلِهَا وَ اللهُ رَاءٍ وَ سَامِعٌ

وَ إِنِّي لَأَرْجُو اللهَ حَتَّى كَأَنَّمَا — أَرَى بِجَمِيلِ الظَّنِّ مَا اللهُ صَانِعٌ

ترجمہ

علی بن یقطین سے مروی ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو پتہ چلا کہ موسیٰ بن مہدی عباسی ان پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑنا چاہتا ہے تو انہوں نے اپنے خاندان کے افراد کو جمع کیا اور ان سے مشورہ لیا۔

ان میں سے اکثر افراد نے یہ مشورہ دیا کہ آپؑ چند دنوں کے لئے روپوشی اختیار کر لیں کیونکہ موسیٰ بن مہدی پر اعتماد کرنا درست نہیں ہے۔

یہ سن کر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام مسکرائے اور یہ شعر پڑھا۔

''قریش کا خیال ہے کہ وہ اپنے رب پر غالب آجائیں گے، جبکہ ہمیشہ غالب آنے والا ہی غالب رہے گا''۔

پھر آپؑ نے آسمان کی جانب رخ اٹھایا اور یہ دعا پڑھی۔

دشمن سے امان پانے کی دعا

''خدایا! کتنے ہی ایسے دشمن ہیں جنہوں نے میرے لیے اپنی چھری کی دھار کو تیز کیا اور دھار کو خوب چمکایا، اور میرے لئے مہلک زہروں کو آمادہ کیا، اور اس کی نگاہ رکھنے والی آنکھ مجھ سے غافل نہ ہوئی، اور جب تو نے دیکھا کہ میں ان مشکلات کو برداشت کرنے سے ضعیف ہوں اور نازل ہونے والی حاجات سے عاجز ہوں تو، تو نے اپنی قوت وطاقت سے ان مصائب وآفات کا رخ مجھ سے پھیر دیا، اس میں میری اپنی قوت وطاقت کا کوئی دخل نہیں تھا، اور تو نے اسے اس گڑھے میں گرا دیا جو اس نے میرے لئے کھودا تھا، اور تو نے اس کو اس کے فریبی ارادوں میں ناکام کر دیا اور دور کے منصوبوں میں اسے نامراد کر دیا۔ تیرے لئے ہی حمد وسزاوار ہے جتنا کہ تو اس کا مستحق ہے۔

خدایا! تجھے اپنی عزت کا واسطہ اس کا مؤاخذہ فرما اور اپنی قدرت کاملہ کے ذریعہ سے اس کی دھار کو کند کر دے اور اسے اس کے کاموں میں ہی مصروف کر دے اور جو کچھ وہ ارادہ کرتا ہے اس سے اسے عاجز کر دے۔

خدایا! مجھے میرے دشمنوں پر فوری کامیابی عطا فرما جس سے میرے غصہ کو شفا ملے اور میرا اس پر جو حق ہے وہ پورا

ہو سکے۔

پروردگار! میری دعا کو قبولیت کے ساتھ متصل فرما اور میری شکایت کو تبدیلی سے منظّم فرما اور تو نے ظالموں سے جس کیفر کردار کا وعدہ کیا ہے وہ اسے جلد دکھا دے اور مظلوم ولا چار لوگوں کی دعا کی مقبولیت کا تو نے جو وعدہ کیا ہے، مجھے جلد دکھا دے، بے شک تو فضل عظیم اور احسان کریم کا مالک ہے۔''

علی بن یقطین بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد آپؑ کے افراد خاندان اٹھ کر چلے گئے پھر وہ اس خط کے پڑھنے کے لئے جمع ہوئے جس میں موسیٰ بن مہدی کی موت کی اطلاع دی گئی تھی، اس واقع کو نظم میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

اخلاط اربعہ کا بیان

8 حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَانِي بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمُودٍ الْعَبْدِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي بِإِسْنَادِهِ رَفَعَهُ أَنَّ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام دَخَلَ عَلَى الرَّشِيدِ فَقَالَ لَهُ الرَّشِيدُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الطَّبَائِعِ الْأَرْبَعِ فَقَالَ مُوسَى عليه السلام أَمَّا الرِّيحُ فَإِنَّهُ مَلِكٌ يُدَارَى وَ أَمَّا الدَّمُ فَإِنَّهُ عَبْدٌ عَارِمٌ وَ رُبَّمَا قَتَلَ الْعَبْدُ مَوْلَاهُ وَ أَمَّا الْبَلْغَمُ فَإِنَّهُ خَصْمٌ جَدِلٌ إِنْ سَدَدْتَهُ مِنْ جَانِبٍ انْفَتَحَ مِنْ آخَرَ وَ أَمَّا الْمِرَّةُ فَإِنَّهَا الْأَرْضُ إِذَا اهْتَزَّتْ رَجَفَتْ بِمَا فَوْقَهَا فَقَالَ لَهُ هَارُونُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ تُنْفِقُ عَلَى النَّاسِ مِنْ كُنُوزِ اللهِ وَ رَسُولِهِ

ترجمہ

ایک دن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہارون کے دربار میں گئے۔

ہارون نے کہا: فرزند رسولؐ! آپؑ طبائع اربعہ کے متعلق ارشاد فرمائیں۔

امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا: ''جہاں تک ہوا کا تعلق ہے تو یہ تو مدارات کا خیال رکھنے والا بادشاہ ہے اور باقی رہا خون کا معاملہ تو خون بد اخلاق غلام کی مانند ہے جو کبھی کبھار اپنے آقا کو قتل کر ڈالتا ہے اور بلغم جھگڑالو دشمن ہے، اگر تو اسے ایک جانب سے بند کرو گے تو وہ دوسری جانب سے نکل آئے گا اور صفرا کی مثال تو زمین جیسی ہے، جب زمین پر زلزلہ آئے تو وہ اپنے اوپر والی ہر چیز کو تہ و بالا کر کے رکھ دیتی ہے۔''

ہارون آپؑ کی یہ حکمت آمیز گفتگو سن کر بہت متاثر ہوا اور کہنے لگا:

آپؑ تو خدا اور رسولؐ کے دانش کے خزانے لوگوں میں لٹا رہے ہیں۔

امام موسیٰ کاظمؑ اور ہارون کا مکالمہ

9 حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هَانِي ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمُودٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ بِإِسْنَادِهِ رَفَعَهُ إِلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ لَمَّا دَخَلْتُ عَلَى الرَّشِيدِ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ يَا مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ خَلِيفَتَيْنِ يُجْبَى إِلَيْهِمَا الْخَرَاجُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أُعِيذُكَ بِاللَّهِ أَنْ تَبُوءَ بِإِثْمِي وَ إِثْمِكَ وَ تَقْبَلَ الْبَاطِلَ مِنْ أَعْدَائِنَا عَلَيْنَا فَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّهُ قَدْ كُذِبَ عَلَيْنَا مُنْذُ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا عِلْمُ ذَلِكَ عِنْدَكَ فَإِنْ رَأَيْتَ بِقَرَابَتِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَأْذَنَ لِي أُحَدِّثْكَ بِحَدِيثٍ أَخْبَرَنِي بِهِ أَبِي عَنْ آبَائِهِ عَنْ جَدِّهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ قَدْ أَذِنْتُ لَكَ فَقُلْتُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ آبَائِهِ عَنْ جَدِّهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الرَّحِمَ إِذَا مَسَّتِ الرَّحِمَ تَحَرَّكَتْ وَ اضْطَرَبَتْ فَنَاوِلْنِي يَدَكَ جَعَلَنِيَ اللَّهُ فِدَاكَ فَقَالَ ادْنُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَأَخَذَ بِيَدِي ثُمَّ جَذَبَنِي إِلَى نَفْسِهِ وَ عَانَقَنِي طَوِيلًا ثُمَّ تَرَكَنِي وَ قَالَ اجْلِسْ يَا مُوسَى فَلَيْسَ عَلَيْكَ بَأْسٌ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا إِنَّهُ قَدْ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَرَجَعْتُ إِلَى نَفْسِي فَقَالَ صَدَقْتَ وَ صَدَقَ جَدُّكَ ﷺ لَقَدْ تَحَرَّكَ دَمِي وَ اضْطَرَبَتْ عُرُوقِي حَتَّى غَلَبَتْ عَلَيَّ الرِّقَّةُ وَ فَاضَتْ عَيْنَايَ وَ أَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ أَشْيَاءَ تَتَلَجْلَجُ فِي صَدْرِي مُنْذُ حِينٍ لَمْ أَسْأَلْ عَنْهَا أَحَداً فَإِنْ أَنْتَ أَجَبْتَنِي عَنْهَا خَلَّيْتُ عَنْكَ وَ لَمْ أَقْبَلْ قَوْلَ أَحَدٍ فِيكَ وَ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ قَطُّ فَاصْدُقْنِي عَمَّا أَسْأَلُكَ مِمَّا فِي قَلْبِي فَقُلْتُ مَا كَانَ عِلْمُهُ عِنْدِي فَإِنِّي مُخْبِرُكَ إِنْ أَنْتَ أَمَّنْتَنِي فَقَالَ لَكَ الْأَمَانُ إِنْ صَدَقْتَنِي وَ تَرَكْتَ التَّقِيَّةَ الَّتِي تُعْرَفُونَ بِهَا مَعْشَرَ بَنِي فَاطِمَةَ فَقُلْتُ اسْأَلْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا شِئْتَ قَالَ أَخْبِرْنِي لِمَ فُضِّلْتُمْ عَلَيْنَا وَ نَحْنُ فِي شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ وَ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ نَحْنُ وَ أَنْتُمْ وَاحِدٌ إِنَّا بَنُو الْعَبَّاسِ وَ أَنْتُمْ وُلْدُ أَبِي طَالِبٍ وَ هُمَا عَمَّا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ قَرَابَتُهُمَا مِنْهُ سَوَاءٌ فَقُلْتُ نَحْنُ أَقْرَبُ قَالَ وَ كَيْفَ ذَلِكَ قُلْتُ لِأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ وَ أَبَا طَالِبٍ لِأَبٍ وَ أُمٍّ وَ أَبُوكُمُ الْعَبَّاسُ لَيْسَ هُوَ مِنْ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ وَ لَا مِنْ أُمِّ أَبِي طَالِبٍ قَالَ فَلِمَ ادَّعَيْتُمْ أَنَّكُمْ وَرِثْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَ الْعَمُّ يَحْجُبُ ابْنَ الْعَمِّ وَ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ قَدْ تُوُفِّيَ أَبُو طَالِبٍ قَبْلَهُ وَ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ حَيٌّ فَقُلْتُ لَهُ إِنْ رَأَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يُعْفِيَنِي مِنْ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ وَ يَسْأَلَنِي عَنْ كُلِّ بَابٍ سِوَاهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ لَا أَوْ تُجِيبَ فَقُلْتُ فَآمِنِّي فَقَالَ قَدْ آمَنْتُكَ قَبْلَ الْكَلَامِ فَقُلْتُ إِنَّ فِي قَوْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَنَّهُ لَيْسَ مَعَ وُلْدِ الصُّلْبِ ذَكَراً كَانَ أَوْ أُنْثَى لِأَحَدٍ سَهْمٌ إِلَّا لِلْأَبَوَيْنِ وَ الزَّوْجِ وَ الزَّوْجَةِ وَ لَمْ يَثْبُتْ لِلْعَمِّ مَعَ وُلْدِ الصُّلْبِ مِيرَاثٌ وَ لَمْ يَنْطِقْ بِهِ الْكِتَابُ إِلَّا أَنَّ تَيْماً وَ عَدِيّاً وَ بَنِي أُمَيَّةَ قَالُوا الْعَمُّ وَالِدٌ رَأْياً مِنْهُمْ بِلَا حَقِيقَةٍ وَ لَا أَثَرٍ عَنِ

الرَّسُولِ ﷺ وَ مَنْ قَالَ بِقَوْلِ عَلِيٍّ عليه السلام مِنَ الْعُلَمَاءِ فَقَضَايَاهُمْ خِلَافُ قَضَايَا هَؤُلَاءِ هَذَا نُوحُ بْنُ دَرَّاجٍ يَقُولُ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ بِقَوْلِ عَلِيٍّ عليه السلام وَ قَدْ حَكَمَ بِهِ وَ قَدْ وَلَّاهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ الْمِصْرَيْنِ الْكُوفَةَ وَ الْبَصْرَةَ وَ قَدْ قَضَى بِهِ فَأُنْهِيَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَأَمَرَ بِإِحْضَارِهِ وَ إِحْضَارِ مَنْ يَقُولُ بِخِلَافِ قَوْلِهِ مِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَ إِبْرَاهِيمُ الْمَدَنِيُّ وَ الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ فَشَهِدُوا أَنَّهُ قَوْلُ عَلِيٍّ عليه السلام فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ فَقَالَ لَهُمْ فِيمَا أَبْلَغَنِي بَعْضُ الْعُلَمَاءِ مِنْ أَهْلِ الْحِجَازِ فَلِمَ لَا تُفْتُونَ بِهِ وَ قَدْ قَضَى بِهِ نُوحُ بْنُ دَرَّاجٍ فَقَالُوا جَسَرَ نُوحٌ وَ جَبُنَّا وَ قَدْ أَمْضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَضِيَّةً يَقُولُ قُدَمَاءُ الْعَامَّةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ عَلِيٌّ أَقْضَاكُمْ وَ كَذَلِكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلِيٌّ أَقْضَانَا وَ هُوَ اسْمٌ جَامِعٌ لِأَنَّ جَمِيعَ مَا مَدَحَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَ الْفَرَائِضِ وَ الْعِلْمِ دَاخِلٌ فِي الْقَضَاءِ قَالَ زِدْنِي يَا مُوسَى قُلْتُ الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَاتِ وَ خَاصَّةً مَجْلِسُكَ فَقَالَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ لَمْ يُوَرِّثْ مَنْ لَمْ يُهَاجِرْ وَ لَا أَثْبَتَ لَهُ وَلَايَةً حَتَّى يُهَاجِرَ فَقَالَ مَا حُجَّتُكَ فِيهِ فَقُلْتُ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى وَ الَّذِينَ آمَنُوا وَ لَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُمْ مِنْ وَلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ حَتَّى يُهَاجِرُوا وَ إِنَّ عَمِّيَ الْعَبَّاسَ لَمْ يُهَاجِرْ فَقَالَ لِي أَسْأَلُكَ يَا مُوسَى هَلْ أَفْتَيْتَ بِذَلِكَ أَحَداً مِنْ أَعْدَائِنَا أَمْ أَخْبَرْتَ أَحَداً مِنَ الْفُقَهَاءِ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ بِشَيْءٍ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا وَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا إِلَّا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ قَالَ لِمَ جَوَّزْتُمْ لِلْعَامَّةِ وَ الْخَاصَّةِ أَنْ يَنْسُبُوكُمْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ يَقُولُونَ لَكُمْ يَا بَنِي رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ أَنْتُمْ بَنُو عَلِيٍّ وَ إِنَّمَا يُنْسَبُ الْمَرْءُ إِلَى أَبِيهِ وَ فَاطِمَةُ إِنَّمَا هِيَ وِعَاءٌ وَ النَّبِيُّ ﷺ جَدُّكُمْ مِنْ قِبَلِ أُمِّكُمْ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نُشِرَ فَخَطَبَ إِلَيْكَ كَرِيمَتَكَ هَلْ كُنْتَ تُجِيبُهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَ لِمَ لَا أُجِيبُهُ بَلْ أَفْتَخِرُ عَلَى الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ وَ قُرَيْشٍ بِذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ لَكِنَّهُ ﷺ لَا يَخْطُبُ إِلَيَّ وَ لَا أُزَوِّجُهُ فَقَالَ وَ لِمَ فَقُلْتُ لِأَنَّهُ ﷺ وَلَدَنِي وَ لَمْ يَلِدْكَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ يَا مُوسَى ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتُمْ إِنَّا ذُرِّيَّةُ النَّبِيِّ ﷺ وَ النَّبِيُّ ﷺ لَمْ يُعْقِبْ وَ إِنَّمَا الْعَقِبُ لِلذَّكَرِ لَا لِلْأُنْثَى وَ أَنْتُمْ وُلْدُ الْبِنْتِ وَ لَا يَكُونُ لَهَا عَقِبٌ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِحَقِّ الْقَرَابَةِ وَ الْقَبْرِ وَ مَنْ فِيهِ إِلَّا مَا أعفاني أَعْفَيْتَنِي عَنْ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ فَقَالَ لَا أَوْ تُخْبِرَنِي بِحُجَّتِكُمْ فِيهِ يَا وُلْدَ عَلِيٍّ وَ أَنْتَ يَا مُوسَى يَعْسُوبُهُمْ وَ إِمَامُ زَمَانِهِمْ كَذَا أُنْهِيَ إِلَيَّ وَ لَسْتُ أُعْفِيكَ فِي كُلِّ مَا أَسْأَلُكَ عَنْهُ حَتَّى تَأْتِيَنِي فِيهِ بِحُجَّةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى وَ أَنْتُمْ تَدَّعُونَ مَعْشَرَ وُلْدِ عَلِيٍّ أَنَّهُ لَا يَسْقُطُ عَنْكُمْ مِنْهُ بِشَيْءٍ أَلِفٌ وَ لَا وَاوٌ إِلَّا وَ تَأْوِيلُهُ عِنْدَكُمْ وَ احْتَجَجْتُمْ بِقَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ وَ قَدِ اسْتَغْنَيْتُمْ عَنْ رَأْيِ الْعُلَمَاءِ وَ قِيَاسِهِمْ فَقُلْتُ تَأْذَنُ

لِي فِي الْجَوَابِ قَالَ هَاتِ قُلْتُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ * ... وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ داوُدَ وَ سُلَيْمانَ وَ أَيُّوبَ وَ يُوسُفَ وَ مُوسى وَ هارُونَ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ وَ زَكَرِيَّا وَ يَحْيى وَ عِيسى وَ إِلْياسَ مَنْ أَبُو عِيسَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ لَيْسَ لِعِيسَى أَبٌ فَقُلْتُ إِنَّمَا أَلْحَقْنَاهُ بِذَرَارِيِّ الْأَنْبِيَاءِ عليهم السلام مِنْ طَرِيقِ مَرْيَمَ عليها السلام وَ كَذَلِكَ أُلْحِقْنَا بِذَرَارِيِّ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله مِنْ قِبَلِ أُمِّنَا فَاطِمَةَ عليها السلام أَزِيدُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ هَاتِ قُلْتُ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ ما جاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعالَوْا نَدْعُ أَبْناءَنا وَ أَبْناءَكُمْ وَ نِساءَنا وَ نِساءَكُمْ وَ أَنْفُسَنا وَ أَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللهِ عَلَى الْكاذِبِينَ وَ لَمْ يَدَّعِ أَحَدٌ أَنَّهُ أَدْخَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله تَحْتَ الْكِسَاءِ عِنْدَ الْمُبَاهَلَةِ لِلنَّصَارَى إِلَّا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ فَكَانَ تَأْوِيلُ قَوْلِهِ تَعَالَى أَبْنَاءَنَا الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ نِسَاءَنَا فَاطِمَةَ وَ أَنْفُسَنَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَلَى أَنَّ الْعُلَمَاءَ قَدْ أَجْمَعُوا عَلَى أَنَّ جَبْرَئِيلَ عليه السلام قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ هَذِهِ لَهِيَ الْمُوَاسَاةُ مِنْ عَلِيٍّ قَالَ لِأَنَّهُ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ وَ أَنَا مِنْكُمَا يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله ثُمَّ قَالَ لَا سَيْفَ إِلَّا ذُو الْفَقَارِ وَ لَا فَتَى إِلَّا عَلِيٌّ فَكَانَ كَمَا مَدَحَ اللهُ تَعَالَى بِهِ خَلِيلَهُ عليه السلام إِذْ يَقُولُ فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقالُ لَهُ إِبْراهِيمُ إِنَّا مَعْشَرَ بَنِي عَمِّكَ نَفْتَخِرُ بِقَوْلِ جَبْرَئِيلَ إِنَّهُ مِنَّا فَقَالَ أَحْسَنْتَ يَا مُوسَى ارْفَعْ إِلَيْنَا حَوَائِجَكَ فَقُلْتُ لَهُ أَوَّلُ حَاجَةٍ أَنْ تَأْذَنَ لِابْنِ عَمِّكَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى حَرَمِ جَدِّهِ وَ إِلَى عِيَالِهِ فَقَالَ نَنْظُرُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى فَرُوِيَ أَنَّهُ أَنْزَلَهُ عِنْدَ السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ فَزَعَمَ أَنَّهُ تُوُفِّيَ عِنْدَهُ وَ اللهُ أَعْلَمُ

ترجمہ

ابو احمد ھانی محمد بن محمود العبدی نے ہم سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ محمد بن محمود نے متصل اسناد سے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی، آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب مجھے رشید کے پاس لے جایا گیا تو میں نے اسے سلام کیا اور اس نے مجھے سلام کا جواب دیا پھر کہنے لگا: موسیٰ بن جعفر! زمین پر دو خلیفے کیسے ممکن ہیں جن کی طرف خراج لے جایا جاتا ہو؟

میں نے کہا: خدا آپ کو اس سے محفوظ رکھے کہ آپ میرا اور اپنا بوجھ اپنی گردن میں ڈالیں اور ہمارے دشمنوں کی غلط باتوں کو قبول کریں، آپ جانتے ہیں کہ وفات پیغمبرؐ کے وقت سے لوگ ہمارے خلاف بہتان تراشی کرتے آرہے ہیں، اور آپ بھی رسول خداؐ سے قرابت رکھتے ہیں، اسی لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث سنانا چاہتا ہوں۔

ہارون الرشید نے کہا: ہاں! آپؑ کو اجازت ہے۔

پھر میں نے کہا: میرے والد نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

جب رِحم، رِحم سے ملتا ہے تو!

آپؑ نے فرمایا: ''جب رِحم، رِحم سے ملتا ہے تو اس میں حرکت واضطراب پیدا ہوتا ہے''

لہٰذا اس حدیث کی روشنی میں ہارون نے مجھ سے کہا آپؑ اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیں اور میرے قریب قریب آجائیں میں قریب ہوا، اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے سینہ سے کافی دیر تک چمٹائے رکھا، پھر اس نے مجھ سے کہا آپؑ بیٹھ جائیں، آپؑ کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔

میں نے اس کی طرف دیکھا تو اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے، یہ دیکھ کر میں مطمئن ہو گیا۔

ہارون نے کہا: موسیٰؑ! آپؑ نے سچ کہا اور آپؑ کے جد اطہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی سچ کہا، میں نے جیسے ہی آپؑ کو سینہ سے لگایا تو میرا خون متحرک ہو گیا اور میری رگوں میں اضطراب پیدا ہو گیا اور مجھ پر رقت قلب طاری ہو گئی اور میری آنکھیں برسنے لگیں۔

اب میں آپؑ سے چند سوالات کرنا چاہتا ہوں، جو کہ مدت سے میرے سینے میں گردش کر رہے ہیں اور اگر آپؑ نے مجھے ان کے صحیح صحیح جواب دے دیئے تو میں آپؑ کو آزاد کر دوں گا اور آپؑ کے متعلق کسی بدخواہ کی بات نہیں سنوں گا او آپ کے متعلق میں نے یہ سنا ہے کہ آپؑ کبھی جھوٹ نہیں بولتے اسی لئے مجھے صحیح صحیح جواب دیں اور کسی طرح کے تقیہ کو کام میں مت لائیں۔

میں نے کہا: آپ پہلے یہ وعدہ کریں کہ مجھے امان حاصل ہو گی۔

ہارون نے کہا: میرا وعدہ ہے آپؑ امان میں رہیں گے۔

اس وقت میں نے کہا: اب جو چاہو سوال کرو۔

بنی فاطمہ اپنے کو ہم سے افضل کیوں سمجھتے ہیں؟

ہارون نے سوال کیا: آپؑ یہ بتائیں کہ آپؑ بنی فاطمہ اپنے آپ کو ہم سے افضل کیونکر سمجھتے ہو، حالانکہ ہمارا خاندان ایک ہے، ہمارا اور تمہارا دادا عبد المطلب ہے، ہم عباس کی اولاد ہیں اور تم ابو طالب کی اولاد ہو، عباس اور ابو طالب دونوں بھائی تھے اور دونوں رسول خداؐ کے یکساں طور پر چچا تھے، اس کے باوجود تم اپنے آپ کو ہم سے بہتر کیوں سمجھتے ہو؟

میں نے اس کا جواب یہ دیا: ''ہم قرابت میں تم سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہیں۔

ہارون نے کہا: بھلا وہ کیسے؟

میں نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد عبداللہؑ اور ہمارے دادا ابوطالبؑ ایک ہی ماں کے فرزند تھے جبکہ عباس کی ماں اور تھی۔

اولاد کی موجودگی میں چچا میراث سے محروم رہتا ہے

ہارون نے کہا: اچھا آپؑ یہ بتائیں کہ آپؑ نے وراثت نبویؐ کا دعویٰ کیسے کر لیا؟ جب کہ چچا کی موجودگی میں چچا کا بیٹا میراث حاصل نہیں کر سکتا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی تو اس وقت ابوطالب وفات پا چکے تھے اور ہمارے دادا عباسؓ زندہ تھے

لہٰذا عباسؓ کی موجودگی میں علیؑ وراثت حاصل نہیں کر سکتے مگر اس کے باوجود آپ لوگ میراث رسولؐ کے دعویدار ہیں، آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

میں نے کہا: بادشاہ مجھے اسی سوال کے جواب سے معذور رکھے تو مناسب ہے۔

ہارون نے کہا: نہیں! آپؑ کو ہر صورت میں اس کا جواب دینا ہوگا۔

میں نے کہا: آپ امان کے وعدہ پر قائم ہیں۔

ہارون نے کہا: جی ہاں!

تو میں نے کہا: بادشاہ! تو پھر سن علی ابن طالبؑ کا وارث کے متعلق ناطق فیصلہ یہ ہے کہ اولاد کی موجودگی میں صرف والدین اور شوہر بیوی میراث حاصل کر سکتے ہیں اور اولاد کی موجودگی میں چچا میراث سے محروم ہوتا ہے اور اولاد کی موجودگی میں چچا کی میراث کے لئے قرآن وسنت میں کوئی ثبوت نہیں ہے، البتہ رسول خداؐ کی وفات کے بعد برسر اقتدار آنے والے حکمرانوں اور بنی امیہ کے حکام نے اپنی طرف سے قیاس کرتے ہوئے چچا کو والد کے قائم مقام قرار دے کر اسے میراث میں شامل کیا تھا اور ان کے قیاس کی تائید کسی طور پر سنت نبویؐ سے نہیں ہوتی اور موجودہ دور کے آپ کے اپنے مقرر کردہ قاضی نوح بن دراج نے بھی حضرت علی علیہ السلام کی اتباع کرتے ہوئے اولاد کی موجودگی میں چچا کو میراث سے محروم رکھا ہے۔

یہ سن کر ہارون نے نوح بن دراج اور سفیان ثوری، ابراہیم مدنی اور فضیل بن عیاض کو طلب کر کے حقیقت دریافت کی تو سب نے کہا۔ ''ہاں! یہ علیؑ بن ابی طالبؑ کا قول ہے''

ہارون نے ان سے کہا: پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ نوح بن دراج نے تو قول علی علیہ السلام کے مطابق فتویٰ صادر کیا ہے اور تم لوگوں نے اس کی طرح سے فتویٰ کیوں نہیں دیا؟

مذکورہ علماء نے کہا: نوح بن دراج نے جرأت کا مظاہرہ کیا ہے جب کہ ہم اپنی بزدلی کی وجہ سے ایسا فتویٰ نہیں دے سکے۔

جب ہارون علماء سے معلوم کر چکا تو میں نے کہا بادشاہ! علی علیہ السلام کا فیصلہ ہر لحاظ سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''علی تمہارا سب سے بڑا قاضی ہے''

علاوہ ازیں عمر بن خطاب کے اس اقرار کو بھی پیش نظر رکھیں۔

''علیؑ ہمارا سب سے بڑا قاضی ہے''

اور اس مقام پر یہ نکتہ ہمیشہ ذہن نشین رہنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کے مقامات بیان کرتے ہوئے انہیں جزئی صفات کا حامل قرار دیا، مثلاً کسی کے متعلق کہا کہ اس کے پاس قرأت ہے، کسی کے متعلق فرمایا کہ اس کے پاس علم الفرائض ہے وغیرہ وغیرہ۔

لیکن علی علیہ السلام کو قاضی قرار دیا، اور انسان قاضی تب بن سکتا ہے جب اس کے پاس تمام علوم موجود ہوں کیونکہ قرأت وفرائض عہدۂ قضا کے شرائط میں شامل ہیں۔

اس کے بعد ہارون نے کہا: موسیٰؑ! اس سے کچھ مزید بیان کریں۔

میں نے کہا: میں اس شرط پر مزید کچھ کہہ سکتا ہوں جب یہ گفتگو امانت کی طرح سے محفوظ رہے۔

ہارون نے کہا: مطمئن رہیں، ایسا ہی ہوگا۔

میں نے کہا: بادشاہ! تو پھر مزید سن۔

جس مسلمان نے ہجرت نہ کی ہو تو رسول خداؐ نے سرے سے اس کا حق ہی ثابت نہیں کیا۔

ہارون نے کہا: بھلا وہ کیسے، اس کی دلیل کیا ہے؟

میں نے کہا: اس کی دلیل سورۂ انفال کی یہ آیت ہے۔

''اور جن لوگوں نے ایمان تو قبول کیا اور ہجرت نہیں کی تو تم لوگوں کو ان کی سرپرستی سے سروکار نہیں، یہاں تک کہ وہ ہجرت اختیار کریں۔۔۔الخ''[1]

اور بادشاہ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہمارے چچا عباس نے ہجرت نہیں کی تھی۔

یہ سن کر ہارون نے کہا: موسیٰؑ! خدارا یہ تو بتائیں، آپؑ نے کہیں یہ فتویٰ ہمارے مخالفین کے سامنے تو نہیں دیا؟

میں نے کہا: ہرگز نہیں! آپ نے مزید اصرار کیا تھا اور آپ کے اصرار پر میں نے اس حقیقت کا اظہار کیا۔

آپؑ اولادِ علیؑ کی بجائے اولادِ نبی کیوں کہلاتے ہیں؟

پھر ہارون نے کہا: اچھا! آپؑ یہ بتائیں کہ آپؑ حضرات اپنے آپ کو رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جانب کیوں منسوب

---

[1] الانفال۔ ۷۲

کرتے ہیں اور آپؑ اپنے آپ کو فرزند رسول کیوں کہلاتے ہیں جب کہ اصل حقیقت یہ ہے کہ آپ حضرت علی کی اولا ہیں اور فاطمہ زہرا (س) ان کی زوجہ تھیں اور عورت ایک برتن کی مانند ہوتی ہے اور اولاد کا الحاق بہر نوع باپ سے ہی ہوتا ہے، تم لوگ علی کی اولاد ہونے کے باوجود اولاد نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیوں کہلاتے ہو جب کہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے باپ نہیں نانا تھے؟

میں نے کہا: بادشاہ! ہم اگر یہ فرض کر لیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس دنیا میں دوبارہ بھیج دے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ سے آپ کی بیٹی کے رشتہ کی خواہش کریں تو آپ کا جواب کیا ہوگا؟

ہارون نے کہا: اگر ایسا ہو جائے تو میں حبیب خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو خوشی سے اپنا داماد بناؤں گا اور اسی رشتہ کی وجہ سے عرب وعجم پر فخر کروں گا۔

اس وقت میں نے کہا: بادشاہ! یہی تمہارا اور ہمارا فرق ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ سے رشتہ طلب کر سکتے ہیں اور آپ رشتہ دے سکتے ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے نہ تو رشتہ طلب کر سکتے ہیں اور نہ ہی میں انہیں رشتہ دے سکتا ہوں، کیو نکہ میری بیٹی ان کی نواسی ہے اور آپ کے لئے میری بیٹی کا رشتہ حرام ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے جنم دیا ہے اور آپ کو جنم نہیں دیا۔

ہارون نے یہ سن کر کہا: موسیٰ! آپؑ نے معقول جواب دیا، بھلا یہ بتائیں کہ آپ بنی فاطمہ اپنے آپ کو ذریت رسول کیوں کہلاتے ہیں جب کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تو کوئی اولاد نرینہ تھی ہی نہیں؟

میں نے کہا: بہتر ہے آپ مجھے اس سوال کے جواب سے معذور ہی رکھیں۔

ہارون نے کہا: نہیں! آپ کو ہر صورت میں اس کا جواب دینا ہوگا، کیونکہ قرآن کی آیت ہے۔

''ہم نے کتاب (قرآن) میں کوئی بات فروگزاشت نہیں کی'' (انعام۔۳۸)

اور قرآن مجید کے متعلق آپ حضرات ہمیشہ کہتے رہتے ہیں کہ قرآن کی تاویل آپ کے پاس موجود ہے، لہٰذا آپ مجھے نص قرآن سے ذریت رسولؐ ہونے کا ثبوت دیں۔

میں نے کہا: بادشاہ! مجھے جواب کی اجازت ہے؟

ہارون نے کہا: جی ہاں!

اس وقت میں نے کہا:

''اور ابراہیم کی اولاد سے داؤدؑ وسلیمانؑ وایوبؑ ویوسفؑ وموسیٰؑ وہارونؑ (سب کی ہم نے ہدایت کی) اور نیکوکاروں کو ہم ایسا ہی صلہ عطا فرماتے ہیں اور زکریا ویحییٰؑ اور عیسیٰؑ اور الیاس یہ سب نیک بندوں میں سے ہیں''۔ (الانعام۔ ۸۴،۸۵)

یہ آیت پڑھ کر میں نے ہارون سے کہا: بادشاہ! آپ بتائیں عیسیٰؑ کے باپ کون تھے؟

ہارون نے کہا: عیسیٰؑ کے باپ نہیں تھے، وہ مریمؑ کے فرزند تھے۔

میں نے کہا: پھر یہ بتائیں کہ عیسیٰؑ ذریت ابراہیم سے کیسے ہوئے؟

ہارون نے کہا: عیسیٰؑ اپنی ماں کی وجہ سے ذریت ابراہیم میں سے قرار پائے۔

میں نے کہا: ''بادشاہ! جس طرح سے عیسیٰؑ اپنی ماں کی وجہ سے ذریت ابراہیم میں سے ہیں، اسی طرح ہم بھی ذریت رسولؐ میں سے ہیں۔''

اور اگر اس سے زیادہ کی خواہش ہو تو میں اور ثبوت فراہم کروں؟

ہارون نے کہا: جی ہاں! ضرور بیان کریں۔

اس وقت میں نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کی۔

''پھر جب تمہارے پاس علم آ چکا، اس کے بعد بھی اگر تم سے کوئی (نصرانی) عیسیٰؑ کے بارے میں حجت کرے تو کہو کہ اچھا میدان میں آؤ، ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ اور ہم اپنی عورتوں کو بلائیں اور تم اپنی عورتوں کو بلاؤ اور ہم اپنی جانوں کو بلائیں اور تم اپنی جانوں کو بلاؤ، اس کے بعد ہم سب مل کر مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں۔'' (آل عمران۔۶۱)

اس آیت کے نزول کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چادر کے نیچے علی بن ابی طالبؑ اور فاطمۃ الزہراؑ اور حسن و حسین علیہم السلام کو جمع فرمایا اور آیت کی ترتیب کے مطابق مباہلہ کے لئے روانہ ہوئے امام حسنؑ و حسینؑ کو ''ابنائنا'' یعنی فرزند بنایا اور ''نسائنا'' کے تحت حضرت فاطمہؑ کو ساتھ لیا اور ''انفسنا'' کے تحت علی مرتضیٰؑ کو ساتھ لیا۔

علمائے اسلام کا متفقہ بیان ہے کہ جنگ احد میں جبریل امین نے حضرت علی علیہ السلام کی جاں نثاری دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا تھا:

''یا رسول اللہؐ! ہمدردی اور غمگساری اسی کو کہتے ہیں جو کہ علیؑ کر رہے ہیں''

اس کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: ''ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ علیؑ مجھ سے اور میں علیؑ سے ہوں''

یہ سن کر جبریل امینؑ نے کہا تھا: ''اور میں آپ دونوں میں سے ہوں۔''

پھر جبریل امینؑ نے کہا تھا: ''ذوالفقار کے علاوہ کوئی تلوار نہیں اور علیؑ کے بغیر کوئی جوان نہیں۔''

اس مقام پر لفظ ''فتیٰ'' قابل توجہ ہے کیونکہ یہ لفظ حضرت ابراہیمؑ کے لئے بھی قرآن مجید میں استعمال ہوا ہے، بت پرستوں نے اپنے ٹوٹے ہوئے بتوں کو دیکھ کر کہا تھا کہ ہو نہ ہو یہ ابراہیمؑ کا کام ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کے اس

جملہ کو نقل کرتے ہوئے فرمایا:۔

''انہو ں نے کہا کہ ہم نے ایک جوان کے متعلق سنا ہے جو انہیں برا بھلا کہتا ہے جسے ا براہیم کہا جاتا ہے۔''(الانبیا٦٠)

لہذا ہم بنی فاطمہؑ اگر چہ آپ کے ابن عم ہیں مگر ہم جبریلؑ کے اس قول پر فخر کرتے ہیں کہ وہ ہم میں سے ہیں۔

پھر ہارون نے کہا: آپؑ نے بہت اچھا کہا، اگر آپؑ کی کوئی حاجت ہو تو بیان فرمائیں۔

میں نے کہا: ''میری پہلی اور آخری حاجت یہی ہے کہ آپ اپنے ابن عم کو اہل وعیال کے پاس واپس جانے دیں۔''

ہارون نے کہا: انشاء اللہ ہم اس سلسلہ میں جلد کوئی فیصلہ کریں گے۔

راوی کہتے ہیں: ہارون نے آپؑ کو رہا کرنے کی بجائے سندی بن شاہک داروغہ زندان کی تحویل میں دے دیا، جہا ں آپؑ کو زہر سے شہید کر دیا گیا!

10 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ لَمَّا قَبَضَ الرَّشِيدُ عَلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قُبِضَ عَلَيْهِ وَ هُوَ عِنْدَ رَأْسِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله قَائِماً يُصَلِّي فَقُطِعَ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ وَ حُمِلَ وَ هُوَ يَبْكِي وَ يَقُولُ أَشْكُو إِلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَلْقَى وَ أَقْبَلَ النَّاسُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ يَبْكُونَ وَ يَصِيحُونَ فَلَمَّا حُمِلَ إِلَى بَيْنِ يَدَيِ الرَّشِيدِ شَتَمَهُ وَ جَفَاهُ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ أَمَرَ بِبَيْتَيْنِ فَهُيِّئَا لَهُ فَحَمَلَ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام إِلَى أَحَدِهِمَا فِي خَفَاءٍ وَ دَفَعَهُ إِلَى حَسَّانَ السَّرْوِيِّ وَ أَمَرَهُ بِأَنْ يَصِيرَ بِهِ فِي قُبَّةٍ إِلَى الْبَصْرَةِ فَيُسَلِّمَ إِلَى عِيسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ وَ هُوَ أَمِيرُهَا وَ وَجَّهَ قُبَّةً أُخْرَى عَلَانِيَةً نَهَاراً إِلَى الْكُوفَةِ مَعَهَا جَمَاعَةٌ لِيُعَمِّيَ عَلَى النَّاسِ أَمْرَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَدِمَ حَسَّانُ الْبَصْرَةَ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ فَدَفَعَهُ إِلَى عِيسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ نَهَاراً عَلَانِيَةً حَتَّى عُرِفَ ذَلِكَ وَ شَاعَ خَبَرُهُ فَحَبَسَهُ عِيسَى فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ الْمَجْلِسِ الَّذِي كَانَ يَجْلِسُ فِيهِ وَ أَقْفَلَ عَلَيْهِ وَ شَغَلَهُ الْعِيدُ عَنْهُ فَكَانَ لَا يَفْتَحُ عَنْهُ الْبَابَ إِلَّا فِي حَالَتَيْنِ حَالَةٍ يَخْرُجُ فِيهَا إِلَى الطُّهُورِ وَ حَالَةٍ يَدْخُلُ فِيهَا الطَّعَامُ قَالَ أَبِي فَقَالَ لِي الْفَيْضُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ وَ كَانَ نَصْرَانِيّاً ثُمَّ أَظْهَرَ الْإِسْلَامَ وَ كَانَ زِنْدِيقاً وَ كَانَ يَكْتُبُ لِعِيسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ كَانَ بِي خَاصّاً فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ لَقَدْ سَمِعَ هَذَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فِي أَيَّامِهِ هَذِهِ فِي هَذِهِ الدَّارِ الَّتِي هُوَ فِيهَا مِنْ ضُرُوبِ الْفَوَاحِشِ وَ الْمَنَاكِيرِ مَا أَعْلَمُ وَ لَا أَشُكُّ أَنَّهُ لَمْ يَخْطُرْ بِبَالِهِ قَالَ أَبِي وَ سَعَى بِي فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ إِلَى عِيسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ

عَلِيُّ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ عَوْنِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ رَبِيعَةَ فِي رُقْعَةٍ دَفَعَهَا إِلَيْهِ أَحْمَدُ بْنُ أُسَيْدٍ حَاجِبُ عِيسَى قَالَ وَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ يَعْقُوبَ مِنْ مَشَايِخِ بَنِي هَاشِمٍ وَ كَانَ أَكْبَرَهُمْ سِنّاً وَ كَانَ مَعَ كِبَرِ سِنِّهِ يَشْرَبُ الشَّرَابَ وَ يَدْعُو أَحْمَدَ بْنَ أُسَيْدٍ إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَحْتَفِلُ لَهُ وَ يَأْتِيهِ بِالْمُغَنِّينَ وَ الْمُغَنِّيَاتِ يَطْمَعُ فِي أَنْ يَذْكُرَهُ لِعِيسَى فَكَانَ فِي رُقْعَتِهِ الَّتِي رَفَعَهَا إِلَيْهِ إِنَّكَ تُقَدِّمُ عَلَيْنَا مُحَمَّدَ بْنَ سُلَيْمَانَ فِي إِذْنِكَ وَ إِكْرَامِكَ وَ تَخُصُّهُ بِالْمِسْكِ وَ فِينَا مَنْ هُوَ أَسَنُّ مِنْهُ وَ هُوَ يَدِينُ بِطَاعَةِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْمَحْبُوسِ عِنْدَكَ قَالَ أَبِي فَإِنِّي لَقَائِلٌ فِي يَوْمٍ قَائِظٍ إِذْ حُرِّكَتْ حَلْقَةُ الْبَابِ عَلَيَّ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ لِيَ الْغُلَامُ قَعْنَبُ بْنُ يَحْيَى عَلَى الْبَابِ يَقُولُ لَا بُدَّ مِنْ لِقَائِكَ السَّاعَةَ فَقُلْتُ مَا جَاءَ إِلَّا لِأَمْرٍ ائْذَنُوا لَهُ فَدَخَلَ فَخَبَّرَنِي عَنِ الْفَيْضِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَ الرُّقْعَةِ قَالَ وَ قَدْ كَانَ قَالَ لِيَ الْفَيْضُ بَعْدَ مَا أَخْبَرَنِي لَا تُخْبِرْ أَبَا عَبْدِ اللهِ فَتُحْزِنَهُ فَإِنَّ الرَّافِعَ عِنْدَ الْأَمِيرِ لَمْ يَجِدْ فِيهِ مَسَاعاً وَ قَدْ قُلْتُ لِلْأَمِيرِ أَ فِي نَفْسِكَ مِنْ هَذَا شَيْءٌ حَتَّى أُخْبِرَ أَبَا عَبْدِ اللهِ فَيَأْتِيَكَ وَ يَحْلِفَ عَلَى كَذِبِهِ فَقَالَ لَا تُخْبِرْهُ فَتَغُمَّهُ فَإِنَّ ابْنَ عَمِّهِ إِنَّمَا حَمَلَهُ عَلَى هَذَا الْحَسَدُ لَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَيُّهَا الْأَمِيرُ أَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّكَ لَا تَخْلُو بِأَحَدٍ خَلْوَتَكَ بِهِ فَهَلْ حَمَلَكَ عَلَى أَحَدٍ قَطُّ قَالَ مَعَاذَ اللهِ قُلْتُ فَلَوْ كَانَ لَهُ مَذْهَبٌ يُخَالِفُ فِيهِ النَّاسَ لَأَحَبَّ أَنْ يَحْمِلَكَ عَلَيْهِ قَالَ أَجَلْ وَ مَعْرِفَتِي بِهِ أَكْثَرُ قَالَ أَبِي فَدَعَوْتُ بِدَابَّتِي وَ رَكِبْتُ إِلَى الْفَيْضِ مِنْ سَاعَتِي فَصِرْتُ إِلَيْهِ وَ مَعِي قَعْنَبٌ فِي الظَّهِيرَةِ فَاسْتَأْذَنْتُ إِلَيْهِ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ وَ قَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ جَلَسْتُ مَجْلِساً أَرْفَعُ قَدْرَكَ عَنْهُ وَ إِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى شَرَابِهِ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ وَ اللهِ لَا بُدَّ مِنْ لِقَائِكَ فَخَرَجَ إِلَيَّ فِي قَمِيصٍ رَقِيقٍ وَ إِزَارٍ مُوَرَّدٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا بَلَغَنِي فَقَالَ لِقَعْنَبٍ لَا جُزِيتَ خَيْراً أَ لَمْ أَتَقَدَّمْ إِلَيْكَ أَنْ لَا تُخْبِرَ أَبَا عَبْدِ اللهِ فَتَغُمَّهُ ثُمَّ قَالَ لِي لَا بَأْسَ فَلَيْسَ فِي قَلْبِ الْأَمِيرِ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ قَالَ فَمَا مَضَتْ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا أَيَّامٌ يَسِيرَةٌ حَتَّى حُمِلَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام سِرّاً إِلَى بَغْدَادَ وَ حُبِسَ ثُمَّ أُطْلِقَ ثُمَّ حُبِسَ ثُمَّ سُلِّمَ إِلَى السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ فَحَبَسَهُ وَ ضَيَّقَ عَلَيْهِ ثُمَّ بَعَثَ إِلَيْهِ الرَّشِيدُ بِسَمٍّ فِي رُطَبٍ وَ أَمَرَهُ أَنْ يُقَدِّمَهُ إِلَيْهِ وَ يَحْتِمَ عَلَيْهِ فِي تَنَاوُلِهِ مِنْهُ فَفَعَلَ فَمَاتَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ.

ترجمه

علی بن محمد بن سلیمان نوفلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا: امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو رسول خداؐ کے سر کی جانب حالت نماز میں گرفتار کیا گیا اور جب آپؑ کو قید کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''نانا جان! میں اپنے مصائب کی آپ کے پاس شکایت کرتا ہوں''

آپؑ کی گرفتاری کے وقت لوگ جمع ہو کر رونے لگے، جب آپ کو ہارون کے پاس لے جایا گیا تو اس نے آپؑ کو سخت سست کہا اور جب رات ہوئی تو ہارون کے حکم سے دو محمل تیار کرائے گئے۔

ایک محمل میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو سوار کرایا گیا اور وہ محمل حسان سروی کے حوالہ کر کے بصرہ بھیجا گیا اور حسان کو حکم دیا گیا کہ اس قیدی کو عیسیٰ بن جعفر بن ابی جعفر کے حوالے کرے، اس کے علاوہ دوسرا محمل کوفہ روانہ کیا گیا، اس حرکت کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو پتہ نہ چل سکے کہ امامؑ کس شہر میں قید ہیں۔

حسان امامؑ کا محمل لے کر سات ذی الحجہ کو بصرہ پہنچا، جہاں امام عالی مقام علیہ السلام کو عیسیٰ بن جعفر کی تحویل میں دے دیا گیا، اس نے اپنے دربار کے قریب ایک کمرے میں آپؑ کو قید کر دیا اور قید خانہ کا دروازہ حوائج ضروریہ یا طعام کے لئے کھولا جاتا تھا دربار میں سازندے آ کر ساز بجاتے تھے لیکن امامؑ ان امور کی جانب کبھی توجہ نہیں دیتے تھے اور وہ شبانہ روز عبادت خداوندی میں مصروف رہتے تھے۔

بصرہ میں چند دن رکھنے کے بعد آپ علیہ السلام کو بغداد لے جایا گیا، جہاں آپ کچھ عرصہ قید رہے پھر آپؑ کو آزاد کر دیا گیا، پھر قید کر کے سندی بن شاہک کے زندان میں آپؑ کو رکھا گیا، جہاں آپؑ پر سختیاں کی گئیں اور ہارون نے کھجوروں میں زہر شامل کر کے سندی بن شاہک کے پاس روانہ کیا اور اسے تاکید کی کہ یہ زہر آلود کھجوریں امامؑ کو کھلائے۔

چنانچہ سندی بن شاہک لعین نے آپؑ کو وہ کھجوریں کھلائیں جس کی وجہ سے آپؑ کی شہادت واقع ہوئی۔

ہارون امامؑ کی عظمت سے واقف تھا

11 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُكَتِّبِ وَ أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ تَاتَانَةَ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ نِزَارٍ قَالَ كُنْتُ يَوْماً عَلَى رَأْسِ الْمَأْمُونِ فَقَالَ أَ تَدْرُونَ مَنْ عَلَّمَنِي التَّشَيُّعَ فَقَالَ الْقَوْمُ جَمِيعاً لَا وَ اللهِ مَا نَعْلَمُ قَالَ عَلَّمَنِيهِ الرَّشِيدُ قِيلَ لَهُ وَ كَيْفَ ذَلِكَ وَ الرَّشِيدُ كَانَ يَقْتُلُ أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ قَالَ كَانَ يَقْتُلُهُمْ عَلَى الْمُلْكِ لِأَنَّ الْمُلْكَ عَقِيمٌ وَ لَقَدْ حَجَجْتُ مَعَهُ سَنَةً فَلَمَّا صَارَ إِلَى الْمَدِينَةِ تَقَدَّمَ إِلَى حُجَّابِهِ وَ قَالَ لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَ مَكَّةَ مِنْ أَهْلِ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ وَ بَنِي هَاشِمٍ وَ سَائِرِ بُطُونِ قُرَيْشٍ إِلَّا نَسَبَ نَفْسَهُ وَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى جَدِّهِ مِنْ هَاشِمِيٍّ أَوْ قُرَشِيٍّ أَوْ مُهَاجِرِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ فَيَصِلُهُ مِنَ الْمَالِ بِخَمْسَةِ آلَافِ دِينَارٍ وَ مَا دُونَهَا إِلَى مِائَتَيْ دِينَارٍ عَلَى

قَدْرِ شَرَفِهِ وَ هِجْرَةِ آبَائِهِ فَأَنَا ذَاتَ يَوْمٍ وَاقِفٌ إِذْ دَخَلَ الْفَضْلُ بْنُ الرَّبِيعِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْبَابِ رَجُلٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا وَ نَحْنُ قِيَامٌ عَلَى رَأْسِهِ وَ الْأَمِينُ وَ الْمُؤْتَمَنُ وَ سَائِرُ الْقُوَّادِ فَقَالَ احْفَظُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ ثُمَّ قَالَ لِآذِنِهِ ائْذَنْ لَهُ وَ لَا يَنْزِلْ إِلَّا عَلَى بِسَاطِي فَإِنَّا كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ شَيْخٌ مُسَخَّدٌ قَدْ أَنْهَكَتْهُ الْعِبَادَةُ كَأَنَّهُ شَنٌّ بَالٍ قَدْ كُلِمَ مِنَ السُّجُودِ وَجْهُهُ وَ أَنْفُهُ فَلَمَّا رَأَى الرَّشِيدَ رَمَى بِنَفْسِهِ عَنْ حِمَارٍ كَانَ رَاكِبَهُ فَصَاحَ الرَّشِيدُ لَا وَ اللَّهِ إِلَّا عَلَى بِسَاطِي فَمَنَعَهُ الْحُجَّابُ مِنَ التَّرَجُّلِ وَ نَظَرْنَا إِلَيْهِ بِأَجْمَعِنَا بِالْإِجْلَالِ وَ الْإِعْظَامِ فَمَا زَالَ يَسِيرُ عَلَى حِمَارِهِ حَتَّى صَارَ إِلَى الْبِسَاطِ وَ الْحُجَّابُ وَ الْقُوَّادُ مُحْدِقُونَ بِهِ فَنَزَلَ فَقَامَ إِلَيْهِ الرَّشِيدُ وَ اسْتَقْبَلَهُ إِلَى آخِرِ الْبِسَاطِ فَقَبَّلَ وَجْهَهُ وَ عَيْنَيْهِ وَ أَخَذَ بِيَدِهِ حَتَّى صَيَّرَهُ فِي صَدْرِ الْمَجْلِسِ وَ أَجْلَسَهُ مَعَهُ فِيهِ وَ جَعَلَ يُحَدِّثُهُ وَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهِ عَلَيْهِ وَ يَسْأَلُهُ عَنْ أَحْوَالِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ يَا أَبَا الْحَسَنِ مَا عَلَيْكَ مِنَ الْعِيَالِ فَقَالَ يَزِيدُونَ عَلَى الْخَمْسِمِائَةِ قَالَ أَوْلَادٌ كُلُّهُمْ قَالَ لَا أَكْثَرُهُمْ مَوَالِيَّ وَ حَشَمٌ أَمَّا الْوَلَدُ فَلِي نَيِّفٌ وَ ثَلَاثُونَ وَ الذُّكْرَانُ مِنْهُمْ كَذَا وَ النِّسْوَانُ مِنْهُمْ كَذَا قَالَ فَلِمَ لَا تُزَوِّجُ النِّسْوَانَ مِنْ بَنِي عُمُومَتِهِنَّ وَ أَكْفَائِهِنَّ قَالَ الْيَدُ تَقْصُرُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَمَا حَالُ الضَّيْعَةِ قَالَ تُعْطِي فِي وَقْتٍ وَ تَمْنَعُ فِي آخَرَ قَالَ فَهَلْ عَلَيْكَ دَيْنٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ كَمْ قَالَ نَحْوُ عَشَرَةِ ألف [آلَافِ دِينَارٍ فَقَالَ لَهُ الرَّشِيدُ يَا ابْنَ عَمِّ أَنَا أُعْطِيكَ مِنَ الْمَالِ مَا تُزَوِّجُ الذُّكْرَانَ وَ النِّسْوَانَ وَ تَقْضِي الدَّيْنَ وَ تَعْمُرُ الضِّيَاعَ فَقَالَ لَهُ وَصَلَتْكَ رَحِمٌ يَا ابْنَ عَمِّ وَ شَكَرَ اللَّهُ لَكَ هَذِهِ النِّيَّةَ الْجَمِيلَةَ وَ الرَّحِمُ مَاسَّةٌ وَ الْقَرَابَةُ وَاشِجَةٌ وَ النَّسَبُ وَاحِدٌ وَ الْعَبَّاسُ عَمُّ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم وَ صِنْوُ أَبِيهِ وَ عَمُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ صِنْوُ أَبِيهِ وَ مَا أَبْعَدَكَ اللَّهُ مِنْ أَنْ تَفْعَلَ ذَلِكَ وَ قَدْ بَسَطَ يَدَكَ وَ أَكْرَمَ عُنْصُرَكَ وَ أَعْلَى مَحْتِدَكَ فَقَالَ أَفْعَلُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ وَ كَرَامَةً فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَى وُلَاةِ عَهْدِهِ أَنْ يَنْعَشُوا فُقَرَاءَ الْأُمَّةِ وَ يَقْضُوا عَنِ الْغَارِمِينَ وَ يُؤَدُّوا عَنِ الْمُثْقَلِ وَ يَكْسُوا الْعَارِيَ وَ يُحْسِنُوا إِلَى الْعَانِي فَأَنْتَ أَوْلَى مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ فَقَالَ أَفْعَلُ يَا أَبَا الْحَسَنِ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ الرَّشِيدُ لِقِيَامِهِ وَ قَبَّلَ عَيْنَيْهِ وَ وَجْهَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ وَ عَلَى الْأَمِينِ وَ الْمُؤْتَمَنِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ وَ يَا مُحَمَّدُ وَ يَا إِبْرَاهِيمُ امْشُوا بَيْنَ يَدَيْ عَمِّكُمْ وَ سَيِّدِكُمْ خُذُوا بِرِكَابِهِ وَ سَوُّوا عَلَيْهِ ثِيَابَهُ وَ شَيِّعُوهُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام سِرّاً بَيْنِي وَ بَيْنَهُ فَبَشَّرَنِي بِالْخِلَافَةِ فَقَالَ لِي إِذَا مَلَكْتَ هَذَا الْأَمْرَ فَأَحْسِنْ إِلَى وُلْدِي ثُمَّ انْصَرَفْنَا وَ كُنْتُ أَجْرَى وُلْدِ أَبِي عَلَيْهِ فَلَمَّا خَلَا الْمَجْلِسُ قُلْتُ يَا أَمِيرَ

الْمُؤْمِنِينَ مَنْ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي قَدْ أَعْظَمْتَهُ وَ أَجْلَلْتَهُ وَ قُمْتَ مِنْ مَجْلِسِكَ إِلَيْهِ فَاسْتَقْبَلْتَهُ وَ أَقْعَدْتَهُ فِي صَدْرِ الْمَجْلِسِ وَ جَلَسْتَ دُونَهُ ثُمَّ أَمَرْتَنَا بِأَخْذِ الرِّكَابِ لَهُ قَالَ هَذَا إِمَامُ النَّاسِ وَ حُجَّةُ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ وَ خَلِيفَتُهُ عَلَى عِبَادِهِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَ وَ لَيْسَتْ هَذِهِ الصِّفَاتُ كُلُّهَا لَكَ وَ فِيكَ فَقَالَ أَنَا إِمَامُ الْجَمَاعَةِ فِي الظَّاهِرِ وَ الْغَلَبَةِ وَ الْقَهْرِ وَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ إِمَامُ حَقٍّ وَ اللهِ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَأَحَقُّ بِمَقَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنِّي وَ مِنَ الْخَلْقِ جَمِيعاً وَ وَ اللهِ لَوْ نَازَعْتَنِي هَذَا الْأَمْرَ لَأَخَذْتُ الَّذِي فِيهِ عَيْنَاكَ فَإِنَّ الْمُلْكَ عَقِيمٌ فَلَمَّا أَرَادَ الرَّحِيلَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ أَمَرَ بِصُرَّةٍ سَوْدَاءَ فِيهَا مِائَتَا دِينَارٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ لَهُ اذْهَبْ بِهَذِهِ إِلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ قُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ نَحْنُ فِي ضِيقَةٍ وَ سَيَأْتِيكَ بِرُّنَا بَعْدَ الْوَقْتِ فَقُمْتُ فِي صَدْرِهِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ تُعْطِي أَبْنَاءَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ وَ سَائِرَ قُرَيْشٍ وَ بَنِي هَاشِمٍ وَ مَنْ لَا تَعْرِفُ حَسَبَهُ وَ نَسَبَهُ خَمْسَةَ آلَافِ دِينَارٍ إِلَى مَا دُونَهَا وَ تُعْطِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَ قَدْ أَعْظَمْتَهُ وَ أَجْلَلْتَهُ مِائَتَيْ دِينَارٍ أَخَسَّ عَطِيَّةٍ أَعْطَيْتَهَا أَحَداً مِنَ النَّاسِ فَقَالَ اسْكُتْ لَا أُمَّ لَكَ فَإِنِّي لَوْ أَعْطَيْتُ هَذَا مَا ضَمِنْتُهُ لَهُ مَا كُنْتُ أَمِنْتُهُ أَنْ يَضْرِبَ وَجْهِي غَداً بِمِائَةِ أَلْفِ سَيْفٍ مِنْ شِيعَتِهِ وَ مَوَالِيهِ وَ فَقْرُ هَذَا وَ أَهْلِ بَيْتِهِ أَسْلَمُ لِي وَ لَكُمْ مِنْ بَسْطِ أَيْدِيهِمْ وَ أَعْيُنِهِمْ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَى ذَلِكَ مُخَارِقٌ الْمُغَنِّي دَخَلَهُ فِي ذَلِكَ غَيْظٌ فَقَامَ إِلَى الرَّشِيدِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ دَخَلْتُ الْمَدِينَةَ وَ أَكْثَرُ أَهْلِهَا يَطْلُبُونَ مِنِّي شَيْئاً وَ إِنْ خَرَجْتُ وَ لَمْ أُقْسِمْ فِيهِمْ شَيْئاً لَمْ يَتَبَيَّنْ لَهُمْ تَفَضُّلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيَّ وَ مَنْزِلَتِي عِنْدَهُ فَأَمَرَ لَهُ بِعَشَرَةِ آلَافِ دِينَارٍ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَذَا لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَ عَلَيَّ دَيْنٌ أَحْتَاجُ أَنْ أَقْضِيَهُ فَأَمَرَ لَهُ بِعَشَرَةِ آلَافِ دِينَارٍ أُخْرَى فَقَالَ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَنَاتِي أُرِيدُ أَنْ أُزَوِّجَهُنَّ وَ أَنَا مُحْتَاجٌ إِلَى جِهَازِهِنَّ فَأَمَرَ لَهُ بِعَشَرَةِ آلَافِ دِينَارٍ أُخْرَى فَقَالَ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا بُدَّ مِنْ غَلَّةٍ تُعْطِينِيهَا تَرُدُّ عَلَيَّ وَ عَلَى عِيَالِي وَ بَنَاتِي وَ أَزْوَاجِهِنَّ الْقُوتَ فَأَمَرَ لَهُ بِأَقْطَاعٍ مَا تَبْلُغُ غَلَّتُهُ فِي السَّنَّةِ عَشَرَةَ آلَافِ دِينَارٍ وَ أَمَرَ أَنْ يُعَجَّلَ ذَلِكَ عَلَيْهِ مِنْ سَاعَتِهِ ثُمَّ قَامَ مُخَارِقٌ مِنْ فَوْرِهِ وَ قَصَدَ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام وَ قَالَ لَهُ قَدْ وَقَفْتُ عَلَى مَا عَامَلَكَ بِهِ هَذَا الْمَلْعُونُ وَ مَا أَمَرَ لَكَ بِهِ وَ قَدِ احْتَلْتُ عَلَيْهِ لَكَ وَ أَخَذْتُ مِنْهُ صِلَاتٍ ثَلَاثِينَ أَلْفَ دِينَارٍ وَ أَقْطَاعاً يُغِلُّ فِي السَّنَةِ عَشَرَةَ آلَافِ دِينَارٍ وَ لَا وَ اللهِ يَا سَيِّدِي مَا أَحْتَاجُ إِلَى شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ مَا أَخَذْتُهُ إِلَّا لَكَ وَ أَنَا أَشْهَدُ لَكَ بِهَذِهِ الْأَقْطَاعِ وَ قَدْ حَمَلْتُ الْمَالَ إِلَيْكَ فَقَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي مَالِكَ وَ أَحْسَنَ جَزَاكَ مَا كُنْتُ لِآخُذَ مِنْهُ دِرْهَماً وَاحِداً وَ لَا مِنْ هَذِهِ الْأَقْطَاعِ شَيْئاً وَ قَدْ

قَبِلْتُ صِلَتَكَ وَبِرَّكَ فَانْصَرِفْ رَاشِداً وَلَا تُرَاجِعْنِي فِي ذَلِكَ فَقَبَّلَ يَدَهُ وَانْصَرَفَ.

ترجمه

سفیان بن نزار کا بیان ہے کہ میں ایک دن مامون الرشید کے پاس کھڑا تھا کہ مامون نے اہل دربار سے کہا: جانتے ہو مجھے تشیع کا سبق دینے والا کون ہے؟

حاضرین نے کہا: ہمیں کوئی علم نہیں۔

مامون نے کہا: مجھے تشیع کا درس دراصل ہارون الرشید نے دیا تھا۔

حاضرین نے تعجب سے کہا: بھلا یہ کیسے ممکن ہے وہ تو اہل بیتؑ کا مخالف تھا اور اہل بیتؑ کو قتل کرتا تھا!

مامون نے کہا: بالکل سچ ہے! وہ اپنی حکومت کے لئے ایسا کرتا تھا کیونکہ بادشاہت عقیم ہوتی ہے، اس کا کسی سے کوئی رشتہ نہیں ہوتا۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ہارون حج کرنے گیا اور سفر حج میں، میں بھی اس کے ہمراہ تھا، جب وہ مدینہ پہنچا تو اس نے اپنے دربانوں سے کہا کہ اہل مکہ و مدینہ میں سے جو شخص بھی مجھے ملنے آئے وہ اپنا نسب میرے سامنے بیان کرے۔

اس کے حکم کے بعد جو بھی اس سے ملنے آتا وہ اپنے متعلق تفصیل سے بتاتا کہ میں فلاں بن فلاں ہوں اور وہ اپنے نسب نامہ کو کسی ہاشمی یا قریشی یا کسی مہاجر وانصار پر جا ختم کرتا، اور قوم قبیلہ کی بلندی کو دیکھ کر ہارون پانچ ہزار دینار کا حکم صادر کرتا اور اگر قوم قبیلہ کچھ زیادہ قابل فخر نہ ہوتا تو دو سو دینار کا حکم صادر کرتا اور بلندی و پستی کا فیصلہ اس کے خاندان کے بزرگوں کے شرف و ہجرت اور اسلام کے لئے ان کی قربانیوں کو مدنظر رکھ کر کرتا۔

ایک دن میں اپنے والد کے پاس بیٹھا تھا کہ فضل بن ربیع نے آ کر اطلاع دی کہ دروازے پر موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالبؑ ملنے کے لئے آئے ہیں۔

یہ سن کر ہارون نے اپنے تمام مصاحبین اور مجھے اور امین ومؤتمن اور جملہ سپہ سالاروں کو حکم دیا کہ وہ باادب ہو کر ان کا استقبال کریں، اور دربان سے کہا کہ انہیں ادب سے اندر لے آؤ اور انہیں اسی قالین پر لے آؤ جہاں میں خود بیٹھا ہوں۔

چنانچہ چند لمحے بعد ایک بزرگوار تشریف لائے جو کہ عبادت کی وجہ سے نحیف ولاغر تھے اور ان کے چہرے پر خوف خدا سے زردی چھائی ہوئی تھی، ان کی نظر جیسے ہی ہارون پر پڑی تو ادب شاہی کی وجہ سے اپنے گدھے سے اترنے لگے۔

ہارون نے کہا: خدا کے لئے! آپؑ پیادہ نہ ہوں اور اگر اتریں تو یہاں قالین پر آ کر اتریں، اس سے پہلے ہرگز پیادہ نہ ہوں۔

ہم نے بڑے ادب واحترام سے ان کو دیکھا، دربان انہیں گھیرے ہوئے قالین تک لائے، جب وہ قالین تک

آ گئے تو اپنی سواری سے اترے۔

ہارون نے بڑھ کر ان کا استقبال کیا اور ان کے چہرے اور آنکھوں کو بوسہ دیا اور اپنے ساتھ انہیں بٹھایا اور بڑے ادب واحترام سے ان سے گفتگو کرنے لگے، اور دوران گفتگو ہارون نے ان سے سوال کیا۔

آپؑ کا خاندان کتنے افراد پر مشتمل ہے؟

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جواب دیا: پانچ سو سے زیادہ افراد ہیں۔

ہارون نے کہا: کیا یہ سب اولاد ہیں؟

امامؑ نے فرمایا: نہیں! ان میں سے زیادہ تعداد ہمارے غلاموں کی ہے اور میری صلبی اولاد تیس سے کچھ زیادہ ہے جن میں سے اتنے لڑکے اور اتنی لڑکیاں ہیں۔

ہارون نے کہا: تو آپؑ نے بیٹیوں کا نکاح اپنے رشتہ داروں میں کیوں نہیں کیا؟

امامؑ نے فرمایا: تنگدستی آڑے آرہی ہے۔

ہارون نے پوچھا: آپؑ کی زمین کا کیا بنا؟

امامؑ نے فرمایا: کبھی آباد ہوتی ہے اور کبھی ویران رہ جاتی ہے۔

ہارون نے کہا: تو آپؑ کے ذمہ کچھ قرض بھی واجب الادا ہے؟

امامؑ نے فرمایا: جی ہاں! قریباً دس ہزار دینار کا میں مقروض ہوں۔

ہارون نے کہا: میں آپؑ کی اتنی مدد ضرور کروں گا جس سے آپؑ کا قرض ادا ہو سکے اور آپؑ اپنی بیٹیوں کے فریضہ سے سبکدوش ہو سکیں اور آپؑ اپنی زمین بھی آباد کرا سکیں۔

امامؑ نے فرمایا: اچھی بات ہے! آپؑ اپنے ابن عم کی صلہ رحمی کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ تمہاری اس خدمت کو قبول فرمائے، ہم ایک دوسرے کے قریبی رشتہ دار ہیں، ہمارا نسب ایک ہے آپ کے دادا عباس، رسول خداؐ اور علی مرتضی علیہما السلام کے چچا تھے اور ان دونوں کے لئے والد کے قائم مقام تھے یقیناً آپؑ کا تعلق شریف خاندان سے ہے۔

ہارون نے کہا: ابوالحسن! میں ایسا کر کے اپنے لئے عزت محسوس کروں گا۔

امامؑ نے فرمایا: بادشاہ! اللہ تعالیٰ نے حکام پر فرض کیا ہے کہ وہ امت کے غریب افراد کی دستگیری کریں ان کو قرض سے نجات دلائیں اور انہیں لباس ورہائش کی تنگی سے بچائیں، اور یہ فرض آپ پر بدرجہ اولیٰ عائد ہوتا ہے۔

ہارون نے کہا: آپؑ مطمئن رہیں میں ایسا ہی کروں گا۔

پھر امامؑ رخصت ہونے کے لیے اٹھے تو ہارون بھی ان کے ساتھ اٹھا اور ان کی آنکھوں اور ان کے چہرے کو بوسہ دیا

، پھر ہارون نے مجھے (مامون) اور امین و مؤتمن کو حکم دیا کہ تم تینوں اٹھو اور اپنے چچا اور سردار کے آگے آگے چلو اور ان کی سواری کی رکاب تھام کر انہیں سوار کراؤ اور ان کے گھر تک ان کی مشایعت کرو۔

جب ہم دربار سے روانہ ہوئے تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے چپکے سے مجھے خلافت کی بشارت دی اور فرمایا: جب تو حاکم بن جائے تو میری اولاد سے بھلائی کرنا۔

غرضیکہ ہم امامؑ کو ان کے گھر تک چھوڑ کر واپس آئے اور اپنے والد کی اولاد میں سے میں کچھ زیادہ ہی جسارت کیا کرتا تھا۔

میں نے اپنے والد سے پوچھا: یہ بزرگوار کون تھے جن کی آپؑ نے اتنی تعظیم و تکریم فرمائی اور ہمیں ان کی رکاب تھامنے کا حکم دیا؟

میرے والد ہارون نے بتایا: یہ انسانوں کے امام اور خلق میں خدا کی حجت اور بندوں پر خدا کے خلیفہ ہے۔

میں نے اپنے والد سے کہا: تو کیا ان تمام صفات کے حامل آپ نہیں ہیں؟

میرے والد نے کہا: ''میں ظاہری حکمران ہوں اور میری حکومت جبر و استبداد کی وجہ سے قائم ہے اور موسیٰ بن جعفر (علیہما السلام) حق کے امام ہیں اور خدا کی قسم رسول خدا (ص) کی نیابت کے لئے یہ مجھ سے بلکہ تمام کائنات سے زیادہ مستحق ہیں،

اور مجھے حکومت اتنی پیاری ہے کہ اگر حکومت کے لئے تو بھی مجھ سے نزاع کرے تو میں تیرا سر پکڑ کر اسے بھی جدا کرنے سے دریغ نہیں کروں گا، کیونکہ حکومت کی کسی سے رشتہ داری نہیں ہوتی''۔

پھر جب میرے والد نے مدینہ سے مکہ روانگی اختیار کی تو اس نے امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) کے پاس سیاہ رنگ کی ایک تھیلی روانہ کی جس میں فقط دو سو دینار تھے اور اپنے دربان فضل بن ربیع سے کہا کہ یہ تھیلی موسیٰ بن جعفر (علیہما السلام) کے پا س لے جاؤ اور ان سے کہنا کہ ہم اس وقت کچھ تنگدستی میں مبتلا ہیں، مناسب وقت پر ہم آپؑ کی اعانت کریں گے!

اپنے والد کی یہ ناانصافی دیکھ کر میں کھڑا ہوا اور ان سے کہا: ''ابا جان! آپ نے مہاجرین و انصار کی اولاد کو تو پانچ، پانچ ہزار دینار تک عطا کیے ہیں لیکن موسیٰ بن جعفر (علیہما السلام) کو صرف دو سو دینار بھیج رہے ہیں جب کہ آپ نے کسی دوسرے کی اتنی تعظیم و توقیر نہیں کی جتنی آپ نے موسیٰ بن جعفر (علیہ السلام) کی تعظیم کی ہے''۔

میرے والد نے مجھے جواب دیتے ہوئے کہا: ''خاموش ہو جا! تیری ماں مرے، اگر میں اپنے وعدہ کے مطابق انہیں رقم دے دوں تو مجھے یقین ہے کہ دوسرے دن ایک لاکھ شیعوں کی تلواروں کا مجھے مقابلہ کرنا پڑے گا۔

یاد رکھو! اس خاندان کی غربت و افلاس میرے لئے سلامتی کی ضمانت ہے''۔

مخارق مغنّی کی دریا دلی

اس موقع پر ہارون الرشید کا ایک درباری گوّیا جس کا نام مخارق تھا، وہ بھی موجود تھا اور ہارون کے اس طرز عمل کو دیکھ کر اسے شدید صدمہ ہوا اور اس نے دل میں عہد کیا کہ مجھ سے جس طرح سے بھی ممکن ہوا امامؑ کی مدد کروں گا۔

چنانچہ وہ ہارون کے سامنے کھڑا ہوا اور ہارون سے کہنے لگا: امیرالمومنین! اہل مدینہ بخوبی جانتے ہیں کہ میں آپ کا درباری ہوں اور جب سے آپ مدینہ آئے ہیں، اہل مدینہ مجھ سے بخشش کے طلب گار ہیں اور اگر میں فقرائے مدینہ کو کچھ دیئے بغیر چلا گیا تو لوگوں کو کیسے معلوم ہوگا کہ آپ مجھ سے شفقت فرماتے ہیں۔ چنانچہ ہارون نے اس کے لئے دس ہزار دینار دینے کا حکم جاری کیا۔ مخارق نے کہا: امیرالمومنین! یہ رقم تو مجھ سے فقرائے مدینہ لے جائیں گے، میں خود بھی مقروض ہوں اور قرض ادا کرنے کی میرے پاس کوئی سبیل نہیں ہے۔ ہارون نے اس کے لئے مزید دس ہزار دینار کا حکم صادر کیا۔

مخارق نے کہا: امیرالمومنین! میری بیٹیاں جوان ہیں، میں ان کی رخصتی کرنا چاہتا ہوں اس کے لئے بھی مجھے رقم کی شدید ضرورت ہے۔

ہارون نے مزید دس ہزار دینار کا حکم صادر کیا۔

تیس ہزار دینار حاصل کرنے کے بعد مخارق نے کہا: امیرالمومنین! حالات ہمیشہ یکساں نہیں رہتے میں چاہتا ہوں کہ آپ مدینہ میں کچھ سرکاری زمین مجھے عطا کر دیں تاکہ میری بیٹیاں اپنے مستقبل کے متعلق پریشانی سے محفوظ رہیں۔

ہارون نے اسے فوراً ایک جاگیر عطا کی جس کے غلہ کی سالانہ آمدنی دس ہزار دینار ہوتی تھی۔

چنانچہ مخارق تیس ہزار دینار نقد اور جائیداد کا قبالہ لے کر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: مولاؑ! جو کچھ اس ملعون نے آپؑ کے ساتھ سلوک کیا مجھے اس کا شدید دکھ ہوا، چنانچہ میں نے بہانہ بنا کر یہ رقم اور جائیداد کا قبالہ اس سے حاصل کیا ہے مجھے نہ تو اس رقم کی ضرورت ہے اور نہ ہی اس جائیداد کی ضرورت ہے اور یہ سب کچھ میں آپؑ کی نذر کرتا ہوں، آپؑ قبول فرمائیں۔

امامؑ نے فرمایا: اللہ تیرے جان و مال میں برکت عطا فرمائے میں یہ رقم اور جائیداد ہرگز قبول نہ کرتا لیکن میں تیری طرف سے یہ سب کچھ قبول کر رہا ہوں، اب رخصت ہو جا اور مجھ سے پھر رابطہ نہ کرنا، چنانچہ مخارق نے آپؑ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور رخصت ہو گیا۔

12 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ شَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمَأْمُونَ يَقُولُ مَا زِلْتُ أُحِبُّ أَهْلَ الْبَيْتِ عليهم السلام وَ أُظْهِرُ لِلرَّشِيدِ بُغْضَهُمْ تَقَرُّباً إِلَيْهِ فَلَمَّا حَجَّ الرَّشِيدُ كُنْتُ وَ مُحَمَّدٌ وَ الْقَاسِمُ مَعَهُ فَلَمَّا كَانَ بِالْمَدِينَةِ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ النَّاسُ وَ كَانَ

آخِرُ مَنْ أُذِنَ لَهُ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام فَدَخَلَ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ الرَّشِيدُ تَحَرَّكَ وَ مَدَّ بَصَرَهُ وَ عُنُقَهُ إِلَيْهِ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ الَّذِي كَانَ فِيهِ فَلَمَّا قَرُبَ جَثَى الرَّشِيدُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَ عَانَقَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ كَيْفَ أَنْتَ يَا أَبَا الْحَسَنِ وَ كَيْفَ عِيَالُكَ وَ عِيَالُ أَبِيكَ كَيْفَ أَنْتُمْ مَا حَالُكُمْ فَمَا زَالَ يَسْأَلُهُ هَذَا وَ أَبُو الْحَسَنِ يَقُولُ خَيْرٌ خَيْرٌ فَلَمَّا قَامَ أَرَادَ الرَّشِيدُ أَنْ يَنْهَضَ فَأَقْسَمَ عَلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ فَأَقْعَدَهُ وَ عَانَقَهُ وَ سَلَّمَ عَلَيْهِ وَ وَدَّعَهُ قَالَ الْمَأْمُونُ وَ كُنْتُ أَجْرَى وُلْدِ أَبِي عَلَيْهِ فَلَمَّا خَرَجَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قُلْتُ لِأَبِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ رَأَيْتُكَ عَمِلْتَ بِهَذَا الرَّجُلِ شَيْئاً مَا رَأَيْتُكَ فَعَلْتَهُ بِأَحَدٍ مِنْ أَبْنَاءِ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ وَ لَا بِبَنِي هَاشِمٍ فَمَنْ هَذَا الرَّجُلُ فَقَالَ يَا بُنَيَّ هَذَا وَارِثُ عِلْمِ النَّبِيِّينَ هَذَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام إِنْ أَرَدْتَ الْعِلْمَ الصَّحِيحَ فَعِنْدَ هَذَا قَالَ الْمَأْمُونُ فَحِينَئِذٍ انْغَرَسَ فِي قَلْبِي مَحَبَّتُهُمْ.

ترجمہ

ریان بن شبیب سے مروی ہے وہ کہتے ہے کہ میں نے مامون سے سنا وہ کہا کرتے تھے: میں ہمیشہ سے اہل بیتؑ سے محبت کیا کرتا تھا جبکہ رشید کے سامنے میں ان سے اپنی نفرت کا اظہار کیا کرتا تھا، جب رشید حج کرنے گئے تو میں اور محمد (امین) اور قاسم (مؤتمن) اس کے ساتھ تھے، جب وہ مدینہ پہنچے تو لوگ اس سے ملنے آئے، آخر میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تشریف لائے ہارون نے اٹھ کر ان کا استقبال کیا اور جھک کر انہیں گلے سے لگا لیا پھر ان سے احوال پرسی کی اور افراد خاندان کی خیریت دریافت کی اور مسلسل ان سے ان کے متعلق پوچھتے رہے اور وہ خیریت کا اظہار کرتے رہے جب وہ واپسی کے لئے اٹھے تو میرے والد بھی ان کی تعظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور انہیں گلے لگا کر رخصت کیا، امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اسے مجبور کر کے بٹھایا۔

میں اپنے والد کی اولاد سے کچھ زیادہ ہی جسارت کرنے کا عادی تھا، چنانچہ میں نے ان کی روانگی کے بعد اپنے والد سے پوچھا۔

یہ بزرگوار کون تھے جن کی آپ نے انتہائی تعظیم وتوقیر کی ہے اور اتنی توقیر آپ نے کسی اور کی نہیں کی؟

میرے والد نے مجھ سے کہا: ''یہ انبیاء کے وارث ہیں، یہ موسیٰ بن جعفر (علیہما السلام) ہیں اگر تجھے صحیح [1] علم کی ضرورت ہو تو صرف انہی سے ہی مل سکتا ہے''۔

چنانچہ اسی دن سے میرے دل میں اہل بیتؑ کی محبت مزید پختہ ہوگئی۔

[1] نوٹ: حدیث نمبر ۱۱ قدیم نسخہ میں موجود نہیں ہے

امام موسیٰ کاظمؑ کی دعا اور رہائی

13 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِنَا يَقُولُ لَمَّا حَبَسَ الرَّشِيدُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ فَخَافَ نَاحِيَةَ هَارُونَ أَنْ يَقْتُلَهُ فَجَدَّدَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام طَهُورَهُ فَاسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْقِبْلَةَ وَ صَلَّى لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ دَعَا بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ فَقَالَ يَا سَيِّدِي نَجِّنِي مِنْ حَبْسِ هَارُونَ وَ خَلِّصْنِي مِنْ يَدِهِ يَا مُخَلِّصَ الشَّجَرِ مِنْ بَيْنِ رَمْلٍ وَ طِينٍ وَ يَا مُخَلِّصَ اللَّبَنِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَ دَمٍ وَ يَا مُخَلِّصَ الْوَلَدِ مِنْ بَيْنِ مَشِيمَةٍ وَ رَحِمٍ وَ يَا مُخَلِّصَ النَّارِ مِنَ الْحَدِيدِ وَ الْحَجَرِ وَ يَا مُخَلِّصَ الرُّوحِ مِنْ بَيْنِ الْأَحْشَاءِ وَ الْأَمْعَاءِ خَلِّصْنِي مِنْ يَدِ هَارُونَ قَالَ فَلَمَّا دَعَا مُوسَى عليه السلام بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ أَتَى هَارُونَ رَجُلٌ أَسْوَدُ فِي مَنَامِهِ وَ بِيَدِهِ سَيْفٌ قَدْ سَلَّهُ وَ وَقَفَ عَلَى رَأْسِ هَارُونَ وَ هُوَ يَقُولُ يَا هَارُونُ أَطْلِقْ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَ إِلَّا ضَرَبْتُ عِلَاوَتَكَ بِسَيْفِي هَذَا فَخَافَ هَارُونُ مِنْ هَيْبَتِهِ ثُمَّ دَعَا الْحَاجِبَ فَجَاءَ الْحَاجِبُ فَقَالَ لَهُ اذْهَبْ إِلَى السِّجْنِ فَأَطْلِقْ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ فَخَرَجَ الْحَاجِبُ فَقَرَعَ بَابَ السِّجْنِ فَأَجَابَهُ صَاحِبُ السِّجْنِ فَقَالَ مَنْ ذَا قَالَ إِنَّ الْخَلِيفَةَ يَدْعُو مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام فَأَخْرِجْهُ مِنْ سِجْنِكَ وَ أَطْلِقْ عَنْهُ فَصَاحَ السَّجَّانُ يَا مُوسَى إِنَّ الْخَلِيفَةَ يَدْعُوكَ فَقَامَ مُوسَى عليه السلام مَذْعُوراً فَزِعاً وَ هُوَ يَقُولُ لَا يَدْعُونِي فِي جَوْفِ هَذَا اللَّيْلِ إِلَّا لِشَرٍّ يُرِيدُهُ بِي فَقَامَ بَاكِياً حَزِيناً مَغْمُوماً آيِساً مِنْ حَيَاتِهِ فَجَاءَ إِلَى هَارُونَ وَ هُوَ يَرْتَعِدُ فَرَائِصُهُ فَقَالَ سَلَامٌ عَلَى هَارُونَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ لَهُ هَارُونُ نَاشَدْتُكَ بِاللهِ هَلْ دَعَوْتَ فِي جَوْفِ هَذَا اللَّيْلِ بِدَعَوَاتٍ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ وَ مَا هُنَّ قَالَ جَدَّدْتُ طَهُوراً وَ صَلَّيْتُ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَ رَفَعْتُ طَرْفِي إِلَى السَّمَاءِ وَ قُلْتُ يَا سَيِّدِي خَلِّصْنِي مِنْ يَدِ هَارُونَ وَ شَرِّهِ وَ ذَكَرَ لَهُ مَا كَانَ مِنْ دُعَائِهِ فَقَالَ هَارُونُ قَدِ اسْتَجَابَ اللهُ دَعْوَتَكَ يَا حَاجِبُ أَطْلِقْ عَنْ هَذَا ثُمَّ دَعَا بِخِلَعٍ عَلَيْهِ ثَلَاثاً وَ حَمَلَهُ عَلَى فَرَسِهِ وَ أَكْرَمَهُ وَ صَيَّرَهُ نَدِيماً لِنَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ هَاتِ الْكَلِمَاتِ فَعَلَّمَهُ قَالَ فَأَطْلَقَ عَنْهُ وَ سَلَّمَهُ إِلَى الْحَاجِبِ لِيُسَلِّمَهُ إِلَى الدَّارِ وَ يَكُونَ مَعَهُ فَصَارَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام كَرِيماً شَرِيفاً عِنْدَ هَارُونَ وَ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهِ فِي كُلِّ خَمِيسٍ إِلَى أَنْ حَبَسَهُ الثَّانِيَةَ فَلَمْ يُطْلِقْ عَنْهُ حَتَّى سَلَّمَهُ إِلَى السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ وَ قَتَلَهُ بِالسَّمِّ.

ترجمہ

محمد بن علی ماجیلویہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے علی بن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے،

انہوں نے کہا: میں نے اپنے اصحاب میں سے ایک شخص سے سنا۔

جب ہارون الرشید نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو قید کیا اور زندان میں جب پہلی رات آئی تو امام کو یہ اندیشہ ہوا کہ ہارون انہیں قتل نہ کروائے، چنانچہ انہوں نے تجدید وضو کیا اور چار رکعت نماز ادا کر کے یہ دعا مانگی۔

''میرے آقا! مجھے ہارون کی قید سے نجات دے اور مجھے اس کے ہاتھ سے نجات دے، اے درخت کو ریت اور مٹی کی قید سے آزاد کرنے والے اور اے دودھ کو گوبر اور خون کی قید سے نجات دینے والے اور اے بچہ کو شکم ورحم کی تنگنائیوں سے رہائی دینے والے اور اے آگ کو لوہے اور پتھر کی سرحدوں سے نکالنے والے اور اے روح کو انتڑیوں سے نکالنے والے مجھے ہارون کے ہاتھ سے آزادی عطا کر۔''

امامؑ کی دعا ختم ہوئی، اس وقت ہارون گھر میں سویا ہوا تھا اس نے خواب میں ایک سیاہ فام شخص کو دیکھا جس کے ہاتھ میں تلوار تھی، وہ ہارون کے سر پر کھڑا ہوا اور اس سے کہا: ''اگر تو نے اس وقت موسیٰ بن جعفر علیہما السلام کو زندان سے رہا نہ کیا تو میں اس تلوار سے تیری گردن اڑا دوں گا۔''

یہ خواب دیکھ کر ہارون بہت ہی خوفزدہ ہوا اور بیدار ہو کر دربان کو حکم دیا کہ فوراً قید خانے جا کر موسیٰ بن جعفر (علیہما السلام) کو رہا کرو۔

چنانچہ دربان اسی وقت دروازہ زندان پر پہنچا اور قید خانہ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

داروغہ زندان نے پوچھا: کون ہے؟

تو اس نے کہا: میں ہارون کا فلاں دربان ہوں، تم اسی وقت موسیٰ بن جعفر (علیہما السلام) کو رہا کرو، کیونکہ خلیفہ اس وقت اسے یاد کر رہا ہے۔

امامؑ خوفزدہ حالت میں قید خانہ سے نکلے اور کہنے لگے معلوم ہوتا ہے کہ رات کی اس تاریکی میں ہارون مجھ کو شہید کرنا چاہتا ہے، آپ علیہ السلام زندگی سے مایوس ہو کر روتے ہوئے قید خانہ سے باہر آئے اور جب ہارون کے پاس پہنچے تو خوف ودہشت سے ان کا بدن کپکپا رہا تھا اور آپؑ نے ہارون کو سلام کیا۔

ہارون نے سلام کا جواب دیا اور کہا: آپؑ کو خدا کی قسم! کیا آپؑ نے آج رات کوئی دعا مانگی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں! میں نے تجدید وضو کے بعد چار رکعات نماز پڑھی اور آسمان کی جانب نگاہ کر کے یہ دعا پڑھی، اور آپؑ نے ہارون کو مذکورہ دعا سنائی۔

ہارون نے کہا: اللہ نے آپؑ کی دعا قبول کی، پھر اس نے دربان سے کہا انہیں رہا کر دے اور ہارون نے تین پوشاکیں آپؑ کی نذر کیں اور سواری کے لئے اپنا ذاتی گھوڑا آپؑ کے سپرد کیا اور انہیں اپنا ندیم ومصاحب بنا لیا اور امامؑ کی رہائش

کے لئے ایک مکان فراہم کیا اور یوں امامؑ ہارون کی نظر میں محترم و مؤقر بن کر رہنے لگے اور آپؑ ہر جمعرات کے دن دربار میں تشریف لے جاتے تھے۔

پھر کچھ عرصے کے بعد ہارون نے آپؑ کو دوبارہ قید کیا اور اس بار اس قید سے آپؑ کو رہائی نصیب نہ ہوئی اور آپؑ کو سندی بن شاہک کے حوالے کیا گیا جہاں آپؑ کو زہر سے شہید کر دیا گیا۔

امام موسیٰ کاظمؑ کے طولانی سجدے

14 حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَحْرٍ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْخَزَرِيُّ أَبُو الْعَبَّاسِ بِالْكُوفَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّوْبَانِيُّ قَالَ كَانَتْ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام بِضْعَ عَشْرَةَ سَنَةً كُلَّ يَوْمٍ سَجْدَةٌ بَعْدَ انْقِضَاضِ الشَّمْسِ إِلَى وَقْتِ الزَّوَالِ فَكَانَ هَارُونُ رُبَّمَا صَعِدَ سَطْحاً يُشْرِفُ مِنْهُ عَلَى الْحَبْسِ الَّذِي حُبِسَ فِيهِ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام فَكَانَ يَرَى أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام سَاجِداً فَقَالَ لِلرَّبِيعِ يَا رَبِيعُ مَا ذَاكَ الثَّوْبُ الَّذِي أَرَاهُ كُلَّ يَوْمٍ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا ذَاكَ بِثَوْبٍ وَ إِنَّمَا هُوَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام لَهُ كُلَّ يَوْمٍ سَجْدَةٌ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ إِلَى وَقْتِ الزَّوَالِ قَالَ الرَّبِيعُ فَقَالَ لِي هَارُونُ أَمَا إِنَّ هَذَا مِنْ رُهْبَانِ بَنِي هَاشِمٍ قُلْتُ فَمَا لَكَ قَدْ ضَيَّقْتَ عَلَيْهِ فِي الْحَبْسِ قَالَ هَيْهَاتَ لَا بُدَّ مِنْ ذَلِكَ.

ترجمہ

ثوبانی بیان کرتے ہیں: میں دس برس سے کچھ زیادہ عرصے تک دیکھتا رہا کہ سورج طلوع ہونے کے بعد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سر سجدہ میں رکھتے اور زوال آفتاب تک آپؑ حالت سجدہ میں رہتے تھے ہارون نے کئی مرتبہ اپنے محل کی چھت سے قید خانہ میں جھانک کر یہ منظر دیکھا تو اس نے اپنے دربان ربیع سے کہا: ربیع! قید خانہ میں ایک مخصوص مقام پر مجھے روزانہ ایک کپڑا پڑا ہوا نظر آتا ہے، یہ کپڑا کیسا ہے؟

ربیع نے کہا: یہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہیں جو طلوع آفتاب کے بعد سجدہ کرتے ہیں اور زوال آفتاب تک سر سجدہ سے نہیں اٹھاتے۔

ہارون نے کہا: ''بے شک موسیٰ بن جعفر علیہما السلام بنی ہاشم کے راہبوں میں سے ہیں۔''

دربان نے کہا: پھر آپ نے انہیں قید میں کیوں رکھا ہوا ہے؟

ہارون نے کہا: ایسا کرنا ضروری ہے!

باب8

وہ روایات جن سے امام موسیٰ کاظمؑ کی وفات ثابت ہوتی ہے [1]

1 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ وَ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ اسْتَدْعَى الرَّشِيدُ رَجُلًا يُبْطِلُ بِهِ أَمْرَ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام وَ يَقْطَعُهُ وَ يُخْجِلُهُ فِي الْمَجْلِسِ فَانْتُدِبَ لَهُ رَجُلٌ مُعَزِّمٌ فَلَمَّا أُحْضِرَتِ الْمَائِدَةُ عَمِلَ نَامُوساً عَلَى الْخُبْزِ فَكَانَ كُلَّمَا رَامَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام تَنَاوُلَ رَغِيفٍ مِنَ الْخُبْزِ طَارَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ اسْتَفَزَّ مِنْ هَارُونَ الْفَرَحُ وَ الضَّحِكُ لِذَلِكَ فَلَمْ يَلْبَثْ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام أَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى أَسَدٍ مُصَوَّرٍ عَلَى بَعْضِ السُّتُورِ فَقَالَ لَهُ يَا أَسَدُ خُذْ عَدُوَّ اللهِ قَالَ فَوَثَبَتْ تِلْكَ الصُّورَةُ كَأَعْظَمِ مَا يَكُونُ مِنَ السِّبَاعِ فَافْتَرَسَتْ ذَلِكَ الْمُعَزِّمَ فَخَرَّ هَارُونُ وَ نُدَمَاؤُهُ عَلَى وُجُوهِهِمْ مَغْشِيّاً عَلَيْهِمْ فَطَارَتْ عُقُولُهُمْ خَوْفاً مِنْ هَوْلِ مَا رَأَوْهُ فَلَمَّا أَفَاقُوا مِنْ ذَلِكَ قَالَ هَارُونُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام سَأَلْتُكَ بِحَقِّي عَلَيْكَ لَمَّا سَأَلْتَ الصُّورَةَ أَنْ تَرُدَّ الرَّجُلَ فَقَالَ إِنْ كَانَتْ عَصَا مُوسَى رَدَّتْ مَا ابْتَلَعَتْهُ مِنْ حِبَالِ الْقَوْمِ وَ عِصِيِّهِمْ فَإِنَّ هَذِهِ الصُّورَةَ تَرُدُّ مَا ابْتَلَعَتْهُ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ فَكَانَ ذَلِكَ أَعْمَلُ الْأَشْيَاءِ فِي إِفَاتَةِ نَفْسِهِ.

ترجمہ

حسن بن علی بن یقطین نے اپنے بھائی حسین سے، اس نے اپنے والد علی بن یقطین سے روایت کی۔

ایک مرتبہ ہارون نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو شرمندہ کرنے کے لئے ایک جادوگر کو بلایا اور دسترخوان بچھایا گیا جس میں ہارون اور اعیان مملکت کے ساتھ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بھی موجود تھے۔

جب کھانا شروع ہوا، امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے لقمہ توڑا تو جادوگر نے اپنے جادو کا شعبدہ دکھایا، لقمہ آپؑ کے ہاتھ

[1] امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی شہادت کے بعد چند مفاد پرست قسم کے افراد نے یہ عقیدہ وضع کر لیا تھا کہ ان کی وفات ہی نہیں ہوئی اور وہ قرب قیامت تک زندہ رہیں گے اور وہی اس امت کے مہدی بن کر دوبارہ ظہور کریں گے، چنانچہ اس خودساختہ نظریہ کے معتقدین نے امام علی رضا علیہ السلام کی امامت کا انکار کر دیا تھا، اور تاریخ میں یہ فرقہ "واقفیہ" کے نام سے مشہور ہوا، حضرت صدوق نے اس فرقہ کے باطل نظریات کی تردید کی غرض سے یہ باب قائم کیا، اور اس باب میں دس احادیث نقل فرمائیں۔

سے پرواز کر گیا، یہ دیکھ کر ہارون اور اس کے ساتھی بے حد ہنسے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے دیکھا کہ ایک پردہ پر شیر کی تصویر بنی ہوئی تھی، آپؑ نے تصویر کی طرف دیکھ کر فرمایا:

''اے شیر! خدا کے اس دشمن کو پکڑ لے۔''

ادھر آپؑ کے یہ الفاظ ختم ہوئے کہ تصویر مجسم شیر بن گئی اور اس نے جادوگر پر حملہ کر دیا اور چند لمحات میں اسے کھا لیا۔

یہ منظر دیکھ کر ہارون اور اس کے ساتھی بے ہوش ہو گئے، جیسے ہی انہیں ہوش آیا دیکھا کہ جادوگر کا خون بہا ہوا ہے اور جادوگر شیر کا لقمہ بن چکا ہے۔

ہارون نے امامؑ سے درخواست کی۔

آپؑ کو میرے حق کی قسم! آپؑ تصویر کو حکم دیں کہ وہ اس جادوگر کو اگل ڈالے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: اگر موسیٰ کلیم اللہ کے عصا نے جادوگروں کی رسیوں کو نگلنے کے بعد اگلا تھا تو یہ بھی اگل دے گا، اگر عصا نے جادوگروں کی رسیوں کو نہیں اگلا تھا تو یہ شیر بھی جادوگر کو نہیں اگلے گا۔

چنانچہ امامؑ کا سر دربار یہ معجزہ بھی آپؑ کی شہادت کا ایک سبب بن گیا۔

2 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْيَقْطِينِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ قَطِيعَةِ الرَّبِيعِ مِنَ الْعَامَّةِ مِمَّنْ كَانَ يُقْبَلُ قَوْلُهُ قَالَ قَالَ لِي رَأَيْتُ بَعْضَ مَنْ يُقِرُّونَ بِفَضْلِهِ مِنْ أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ فَمَا رَأَيْتُ مِثْلَهُ قَطُّ فِي نُسُكِهِ وَ فَضْلِهِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُوَ وَ كَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ جُمِعْنَا أَيَّامَ السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ وَ نَحْنُ ثَمَانُونَ رَجُلًا فَأُدْخِلْنَا عَلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لَنَا السِّنْدِيُّ يَا هَؤُلَاءِ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ هَلْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ فَإِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ فُعِلَ بِهِ مَكْرُوهٌ وَ يُكْثِرُونَ فِي ذَلِكَ وَ هَذَا مَنْزِلُهُ وَ فِرَاشُهُ مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ غَيْرُ مُضَيَّقٍ وَ لَمْ يُرِدْ بِهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سُوءاً وَ إِنَّمَا يَنْتَظِرُهُ أَنْ يَقْدَمَ فَيُنَاظِرَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ هَا هُوَ ذَا هُوَ صَحِيحٌ فَسَلُوهُ فَقَالَ أَمَّا مَا ذَكَرَ مِنَ التَّوْسِعَةِ فَهُوَ عَلَى مَا ذَكَرَ غَيْرَ أَنِّي أُخْبِرُكُمْ أَيُّهَا النَّفَرُ أَنِّي قَدْ سُمِمْتُ فِي تِسْعِ تَمَرَاتٍ وَ أَنِّي أَخْضَرُّ غَداً وَ بَعْدَ غَدٍ أَمُوتُ قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَى السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ تَرْتَعِدُ فَرَائِصُهُ وَ يَضْطَرِبُ مِثْلَ السَّعَفَةِ قَالَ الْحَسَنُ وَ كَانَ هَذَا الشَّيْخُ مِنْ خِيَارِ الْعَامَّةِ شَيْخٌ صَدُوقٌ مَقْبُولُ الْقَوْلِ ثِقَةٌ جِدّاً عِنْدَ النَّاسِ

ترجمہ

حسن بن محمد بن بشار بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عامی المذہب شخص سے یہ روایت سنی اور وہ شخص موثق اور صادق شمار کیا جاتا ہے۔

اس نے کہا: میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام جیسا عابد و پرہیز گار اور کہیں نہیں دیکھا جب سندی بن شاہک ان کو زہر دے چکا تو وہ اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کرنے کے لئے وہ اسی (۸۰) افراد کو اس زندان میں لے گیا جہاں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام قید تھے سندی نے ہمیں مخاطب کر کے کہا: حضرات! آپ اس قیدی کو خوب اچھی طرح سے دیکھیں اور پھر خود فیصلہ کریں کہ آیا اس پر کوئی تشدد ہوا ہے، آج کل لوگ ہم پر اس کے متعلق بہت زیادہ تنقید کر رہے ہیں اور اس کی رہائش گاہ دیکھیں اور اس کا بستر دیکھیں، اس میں کسی طرح کی کوئی تنگی ہم نے روا نہیں رکھی اور امیر المومنین ہارون اس سے کسی بدسلوکی کا ارادہ نہیں رکھتے، ہارون نے اسے یہاں اس لئے نظر بند کیا ہوا ہے کیونکہ وہ اس [1] سے گفت و شنید کرنا چاہتا ہے، آپ سب حضرات اسے اچھی طرح سے دیکھیں، یہ بالکل تندرست ہے اور آپ خود بھی اس سے اس کے متعلق پوچھ سکتے ہیں۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جواب میں کہا: جہاں تک زندان کے وسیع ہونے کا تعلق ہے تو وہ بات تو درست ہے لیکن میں تم لوگوں کو ایک بات بتانا چاہتا ہوں، مجھے سات خرما کے دانوں میں زہر دیا جا چکا ہے، کل میری رنگت سبز ہو جائے گی اور پرسوں میری موت واقع ہو گی۔

امامؑ کی یہ بات سن کر میں نے سندی بن شاہک کو دیکھا تو اس کے اعصاب کانپ رہے تھے اور بید خرما کی طرح سے وہ لرز رہا تھا۔

حسن راوی کہا کرتے تھے کہ اس روایت کا راوی مقبول القول اور سچا شخص تھا۔

معززین شہر کا اجتماع

3 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقِطَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ النَّخَّاسُ الْعَدْلُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْخَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ السِّنْدِيُّ بْنُ شَاهَكَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ وَ أَنَا بِبَغْدَادَ يَسْتَحْضِرُنِي فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ لِسُوءٍ يُرِيدُهُ بِي قَالَ فَأَوْصَيْتُ عِيَالِي بِمَا احْتَجْتُ إِلَيْهِ وَ قُلْتُ إِنَّا لِلَّهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ثُمَّ رَكِبْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا رَآنِي مُقْبِلًا قَالَ يَا أَبَا حَفْصٍ لَعَلَّنَا أَرْعَبْنَاكَ وَ أَفْزَعْنَاكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَيْسَ هُنَاكَ إِلَّا

[1] ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس روایت کا باب کے موضوع سے کوئی خاص ارتباط نہیں ہے۔

خَيْرٌ قُلْتُ فَرَسُولٌ تَبْعَثُهُ إِلَى مَنْزِلِي يُخْبِرُهُمْ بِخَبَرِي فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا حَفْصٍ أَ تَدْرِي لِمَ أَرْسَلْتُ إِلَيْكَ فَقُلْتُ لَا قَالَ أَ تَعْرِفُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام قُلْتُ إِي وَ اللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ وَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ صَدَاقَةٌ مُنْذُ دَهْرٍ فَقَالَ مَنْ هَاهُنَا بِبَغْدَادَ يَعْرِفُهُ مِمَّنْ يُقْبَلُ قَوْلُهُ فَسَمَّيْتُ لَهُ أَقْوَاماً وَ وَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهُ عليه السلام قَدْ مَاتَ قَالَ فَبَعَثَ فَجَاءَ بِهِمْ كَمَا جَاءَ بِي فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُونَ قَوْماً يَعْرِفُونَ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ فَسَمَّوْا لَهُ قَوْماً فَجَاءَ بِهِمْ فَأَصْبَحْنَا وَ نَحْنُ فِي الدَّارِ نَيِّفٌ وَ خَمْسُونَ رَجُلًا مِمَّنْ يَعْرِفُ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام وَ قَدْ صَحِبَهُ قَالَ ثُمَّ قَامَ وَ دَخَلَ وَ صَلَّيْنَا فَخَرَجَ كَاتِبُهُ وَ مَعَهُ طُومَارٌ وَ كَتَبَ أَسْمَاءَنَا وَ مَنَازِلَنَا وَ أَعْمَالَنَا وَ حُلَانَا ثُمَّ دَخَلَ إِلَى السِّنْدِيِّ قَالَ فَخَرَجَ السِّنْدِيُّ فَضَرَبَ يَدَهُ إِلَيَّ فَقَالَ لِي قُمْ يَا أَبَا حَفْصٍ فَنَهَضْتُ وَ نَهَضَ أَصْحَابُنَا وَ دَخَلْنَا فَقَالَ لِي يَا أَبَا حَفْصٍ اكْشِفِ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ فَكَشَفْتُهُ فَرَأَيْتُهُ مَيِّتاً فَبَكَيْتُ وَ اسْتَرْجَعْتُ ثُمَّ قَالَ لِلْقَوْمِ انْظُرُوا إِلَيْهِ فَدَنَا وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ فَنَظَرُوا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ تَشْهَدُونَ كُلُّكُمْ أَنَّ هَذَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالَ قُلْنَا نَعَمْ نَشْهَدُ أَنَّهُ مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام ثُمَّ قَالَ يَا غُلَامُ اطْرَحْ عَلَى عَوْرَتِهِ مِنْدِيلًا وَ اكْشِفْهُ قَالَ فَفَعَلَ قَالَ أَ تَرَوْنَ بِهِ أَثَراً تُنْكِرُونَهُ فَقُلْنَا لَا مَا نَرَى بِهِ شَيْئاً وَ لَا نَرَاهُ إِلَّا مَيِّتاً قَالَ فَلَا تَبْرَحُوا حَتَّى تُغَسِّلُوهُ وَ تُكَفِّنُوهُ قَالَ فَلَمْ نَبْرَحْ حَتَّى غُسِّلَ وَ كُفِّنَ وَ حُمِلَ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَلَّى عَلَيْهِ السِّنْدِيُّ بْنُ شَاهَكَ وَ دَفَنَّاهُ وَ رَجَعْنَا وَ كَانَ عُمَرُ بْنُ وَاقِدٍ يَقُولُ مَا أَحَدٌ هُوَ أَعْلَمُ بِمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام مِنِّي كَيْفَ يَقُولُونَ إِنَّهُ حَيٌّ وَ أَنَا دَفَنْتُهُ

ترجمہ

علی بن جعفر بن عمر راوی ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رات کے ایک حصہ میں سندی بن شاہک نے ایک غلام بھیج کر مجھے اپنے ہاں طلب کیا، اتنے رات گئے بلاوے کی وجہ سے میں پریشان ہوگیا اور دل میں سوچا کہ شاید میں زندہ واپس نہ آسکوں اسی لئے میں نے اپنے افرادخانہ کو وصیتیں کیں اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ (البقرہ۔۱۵۶) پڑھتے ہوئے اس کی جانب روانہ ہوا۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو کہنے لگا: ابوحفص! اس ناگہانی بلا کی وجہ سے شاید تم خوف زدہ ہوئے ہوگے؟

میں نے کہا: بالکل صحیح بات ہے۔

سندی نے کہا: تمہیں یہاں کسی قسم کا خطرہ محسوس نہیں کرنا چاہئے۔

میں نے کہا: اگر ایسی ہی بات ہے تو ایک غلام کو میرے گھر روانہ کروتا کہ وہ میرے اہل خانہ کو میری خیریت سے آگاہ کردے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔

پھراس نے مجھ سے کہا: ابوحفص! جانتے ہو میں نے تمہیں اس وقت کیوں بلایا ہے؟
میں نے اپنی لاعلمی کا اظہار کیا تو اس نے کہا: بھلا تم موسیٰ بن جعفر علیہالسلام کو جانتے ہو؟
میں نے کہا: ہاں! میں انہیں کافی عرصہ سے جانتا ہوں اور کافی عرصہ سے ہم ایک دوسرے کے دوست ہیں۔
پھراس نے کہا: تم مجھے ایسے لوگ بتا سکتے ہو جن کی گواہی قابل قبول شمار ہوتی ہو۔ میں نے بہت سے لوگوں کے نام بتائے۔
اس نے ان تمام لوگوں کو بلالیا۔ پھر تمام لوگوں سے کہا: آپ مجھے ایسے افراد بتائیں جو کہ موسیٰ بن جعفر (ع) کے شناسا ہوں۔لوگوں نے بہت سے افراد کے نام گنوائے۔
سندی نے ان سب کو جمع کرایا اور اسی تگ ودو میں صبح ہوگئی، ہم نے نماز پڑھی، سندی بن شاہک کا ایک غلام ایک رجسٹر لے کر آیا جس میں اس نے ہم سب کے نام مع ولدیت ورہائش تحریر کیے اور پھر وہ رجسٹر لے کر سندی کے ہاں چلا گیا۔
کچھ دیر بعد سندی بن شاہک باہر آیا اور مجھے اشارہ کر کے کہا: ابوحفص! اٹھو، آؤ چلیں۔
اس وقت ہم پچاس سے کچھ زیادہ افراد تھے، ہم سب اٹھے اور وہ ہمیں زندان کے ایک کمرے میں لے گیا اور ایک مردہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مجھے کہا: ابوحفص! اس کے منہ سے کپڑا ہٹاؤ۔
جب میں نے کپڑا ہٹایا تو وہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا لاشہ تھا، میں یہ منظر دیکھ کر رو دیا اور **اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيۡهِ رَاجِعُوۡنَ** کی آیت تلاوت کی۔
پھر اس نے تمام لوگوں کو حکم دیا کہ وہ فرداً فرداً جائیں اور امامؑ کے لاشہ کو غور سے دیکھیں۔
جب سب نے ان کا لاشہ دیکھ لیا تو سندی نے کہا: تم سب گواہی دیتے ہو کہ یہ موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کا لاشہ ہے؟
ہم نے کہا: ''جی ہاں! ہم اس بات کے گواہ ہیں''
پھر اس نے غلام سے کہا: میت کی شرم گاہ پر کپڑا ڈال دو اور باقی جسم ان حاضرین کو دکھاؤ۔
غلام نے ایسا ہی کیا۔
سندی نے کہا: کیا تمہیں میت کے جسم پر تشدد کے آثار کہیں نظر آتے ہیں؟
ہم نے کہا: نہیں!
پھر سندی نے کہا: تم لوگ اسے غسل وکفن دو۔
ہم نے انہیں غسل وکفن دیا اور ان کی میت کو جنازہ گاہ لایا گیا، جہاں سندی بن شاہک نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی ،اور ہم انہیں دفن کر کے پھر واپس آئے۔

عمر بن واقد کہا کرتے تھے: مجھ سے زیادہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا جاننے والا کوئی نہیں، اس کے باوجود مجھے حیرت ہے کہ لوگ انہیں زندہ کیسے مانتے ہیں جب کہ میں نے انہیں اپنے ہاتھوں سے دفن کیا ہے۔

4 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَكَرِيَّا بِمَدِينَةِ السَّلَامِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ مَشَايِخِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالُوا لَمَّا مَضَى خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً مِنْ مُلْكِ الرَّشِيدِ اسْتُشْهِدَ وَلِيُّ اللهِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام مَسْمُوماً سَمَّهُ السِّنْدِيُّ بْنُ شَاهَكَ بِأَمْرِ الرَّشِيدِ فِي الْحَبْسِ الْمَعْرُوفِ بِدَارِ الْمُسَيَّبِ بِبَابِ الْكُوفَةِ وَ فِيهِ السِّدْرَةُ وَ مَضَى إِلَى رِضْوَانِ اللهِ تَعَالَى وَ كَرَامَتِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِخَمْسٍ خَلَوْنَ مِنْ رَجَبٍ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَ ثَمَانِينَ وَ مِائَةٍ مِنَ الْهِجْرَةِ وَ قَدْ تَمَّ عُمُرُهُ أَرْبَعاً وَ خَمْسِينَ سَنَةً وَ تُرْبَتُهُ بِمَدِينَةِ السَّلَامِ فِي الْجَانِبِ الْغَرْبِيِّ بِبَابِ التِّبْنِ فِي الْمَقْبَرَةِ الْمَعْرُوفَةِ بِمَقَابِرِ قُرَيْشٍ

ترجمہ

عتاب بن اسید کہتے ہیں، اہل مدینہ کے مشائخ بیان کرتے ہیں: ہارون کی حکومت کے پندرویں برس امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو ہارون کے حکم سے سندی بن شاہک نے زہر دے کر شہید کیا، آپ علیہ السلام کی شہادت شہر بغداد کے باب کوفہ کے قریب اس زندان میں ہوئی جسے ''دار مسیّب'' کہا جاتا ہے،

آپؑ نے پانچ رجب ۱۸۳ھ بروز جمعہ شہادت پائی اور اس وقت آپؑ کی عمر چون (۵۴) برس کی تھی، آپؑ کا مزار بغداد کے مغرب میں باب التبن میں مقابر قریش میں واقع ہے۔

5 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ الْعَطَّارُ النَّيْسَابُورِيُّ بِنَيْسَابُورَ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلَاثِ مِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ عَنْ حَمْدَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّيْسَابُورِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تُوُفِّيَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام فِي يَدِ السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ فَحُمِلَ عَلَى نَعْشٍ وَ نُودِيَ عَلَيْهِ هَذَا إِمَامُ الرَّافِضَةِ فَاعْرِفُوهُ فَلَمَّا أُتِيَ بِهِ مَجْلِسَ الشُّرْطَةِ أَقَامَ أَرْبَعَةَ نَفَرٍ فَنَادَوْا أَلَا مَنْ أَرَادَ أَنْ يَرَى الْخَبِيثَ بْنَ الْخَبِيثِ فَلْيَخْرُجْ وَ خَرَجَ سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيُّ عَنْ قَصْرِهِ إِلَى الشَّطِّ فَسَمِعَ الصِّيَاحَ وَ الضَّوْضَاءَ فَقَالَ لِغِلْمَانِهِ وَ لِوُلْدِهِ مَا هَذَا قَالُوا السِّنْدِيُّ بْنُ شَاهَكَ يُنَادِي عَلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام عَلَى نَعْشِهِ فَقَالَ لِوُلْدِهِ وَ غِلْمَانِهِ يُوشِكُ أَنْ يَفْعَلَ هَذَا بِهِ فِي الْجَانِبِ الْغَرْبِيِّ فَإِذَا عَبَرَ بِهِ فَانْزِلُوا مَعَ غِلْمَانِكُمْ فَخُذُوهُ مِنْ أَيْدِيهِمْ فَإِنْ مَانَعُوكُمْ

فَاضْرِبُوهُمْ وَ خَرِّقُوا مَا عَلَيْهِمْ مِنَ السَّوَادِ فَلَمَّا عَبَرُوا بِهِ نَزَلُوا إِلَيْهِمْ فَأَخَذُوهُ مِنْ أَيْدِيهِمْ وَ ضَرَبُوهُمْ وَ خَرَّقُوا عَلَيْهِمْ مِنْ سَوَادِهِمْ وَ وَضَعُوهُ فِي مَفْرَقِ أَرْبَعَةِ طُرُقٍ وَ أَقَامَ الْمُنَادِينَ يُنَادَى أَلَا وَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَرَى الطَّيِّبَ بْنَ الطَّيِّبِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام فَلْيَخْرُجْ وَ حَضَرَ الْخَلْقُ وَ غُسِّلَ وَ حُنِّطَ بِحَنُوطٍ فَاخِرٍ وَ كَفَّنَهُ بِكَفَنٍ فِيهِ حِبَرَةٌ اسْتُعْمِلَتْ لَهُ بِأَلْفَيْنِ وَ خَمْسِمِائَةِ دِينَارٍ عَلَيْهَا الْقُرْآنُ كُلُّهُ وَ احْتَفَى وَ مَشَى فِي جَنَازَتِهِ مُتَسَلِّباً مَشْقُوقَ الْجَيْبِ إِلَى مَقَابِرِ قُرَيْشٍ فَدَفَنَهُ عليه السلام هُنَاكَ وَ كَتَبَ بِخَبَرِهِ إِلَى الرَّشِيدِ فَكَتَبَ الرَّشِيدُ إِلَى سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ وَصَلَتْكَ رَحِمٌ يَا عَمِّ وَ أَحْسَنَ اللَّهُ جَزَاكَ وَ اللَّهِ مَا فَعَلَ السِّنْدِيُّ بْنُ شَاهَكَ لَعَنَهُ اللَّهُ تَعَالَى مَا فَعَلَهُ عَنْ أَمْرِنَا.

ترجمه

عبداللہ صیرفی نے اپنے والد سے روایت کی، اس نے کہا: جب سندی بن شاہک کے ہاتھوں سے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی شہادت واقع ہوئی تو آپؑ کے جنازہ کو ایک چار پائی پر رکھا گیا اور منادی نے ندا کی۔

لوگو! یہ روافض کا امام ہے اسے پہچانو۔

اور جب آپؑ کا جنازہ پولیس ہیڈ کوارٹر پر پہنچا تو چار افراد نے اعلان کیا۔

جو شخص خبیث ابن خبیث (نعوذ باللہ ونستغفرہ) کو دیکھنا چاہے وہ آ کر اس لاش کو دیکھے۔

اسی اثنا اور شور وغوغا کو سن کر سلیمان بن ابی جعفر جعفری اپنے محل سے اترا اور دریا کے کنارے آیا اور دشمنان آل محمد کی ہفوات کو سنا تو اس نے اپنے غلاموں اور ملازمین سے پوچھا یہ اعلان کس کے متعلق ہے؟

انہوں نے بتایا سندی بن شاہک یہ اعلان امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے متعلق کر رہا ہے۔

سلیمان نے حکم دیا: جب جنازہ پل سے مغربی جانب آئے تو کسی کو یہ اعلان نہ کرنے دیا جائے، ان کے ہاتھوں سے امامؑ کا جنازہ لے لو اور انہیں مار مار کر بھگا دو اور ان کی سرکاری سیاہ وردی پھاڑ ڈالو۔

چنانچہ جیسے ہی جنازہ پل پر سے گزرا تو سلیمان کے ملازمین نے ان پر ہلہ بول دیا اور انہیں خوب مار پیٹ کر وہاں سے بھگا دیا اور لاش کو اپنی تحویل میں لے لیا، پھر منادی نے ندا دی۔

''جو شخص طیب بن طیب کو دیکھنا چاہتا ہو وہ آ کر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھے۔''

یہ اعلان ہوتے ہی مخلوق خدا جنازہ پر امڈ آئی اور سلیمان کے حکم سے حضرت کو غسل وحنوط دیا گیا اور سلیمان نے اپنے لیے حبرہ کا بنا ہوا کفن تیار کرایا ہوا تھا جس کی قیمت اڑھائی ہزار دینار تھی، اس نے وہ کفن امامؑ کو پہنایا اور خود گریبان چاک کر کے ننگے پاؤں جنازہ کے ساتھ روانہ ہوا اور مقابر قریش میں حضرت کو دفن کیا۔

وقائع نگاروں نے اس واقعہ کی اطلاع ہارون کو بھیجی تو ہارون نے سلیمان بن ابی جعفر کو تحریر کیا۔
چچا جان! آپ نے صلہ رحمی کا ثبوت دے کر اچھا اقدام کیا، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزا عطا کرے گا، خدا کی قسم! سندی بن شاہک نے جو کچھ کیا ہے اس میں ہمارا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔

6 حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ تَمِيمٍ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ إِنَّ هَارُونَ الرَّشِيدَ لَمَّا ضَاقَ صَدْرُهُ مِمَّا كَانَ يَظْهَرُ لَهُ مِنْ فَضْلِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام وَ مَا كَانَ يَبْلُغُهُ مِنْ قَوْلِ الشِّيعَةِ بِإِمَامَتِهِ وَ اخْتِلَافِهِمْ فِي السِّرِّ إِلَيْهِ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ خَشِيَهُ عَلَى نَفْسِهِ وَ مُلْكِهِ فَفَكَّرَ فِي قَتْلِهِ بِالسَّمِّ فَدَعَا بِرُطَبٍ وَ أَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ أَخَذَ صِينِيَّةً فَوَضَعَ عَلَيْهَا عِشْرِينَ رُطَبَةً وَ أَخَذَ سِلْكاً فَعَرَكَهُ فِي السَّمِّ وَ أَدْخَلَهُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ فَأَخَذَ رُطَبَةً مِنْ ذَلِكَ الرُّطَبَةِ فَأَقْبَلَ يُرَدِّدُ إِلَيْهَا ذَلِكَ السَّمَّ بِذَلِكَ الْخَيْطِ حَتَّى قَدْ عَلِمَ أَنَّهُ قَدْ حَصَلَ السَّمُّ فِيهَا فَاسْتَكْثَرَ مِنْهُ ثُمَّ رَدَّهَا فِي ذَلِكَ الرُّطَبِ وَ قَالَ لِخَادِمٍ لَهُ احْمِلْ هَذِهِ الصِّينِيَّةَ إِلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ قُلْ لَهُ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَكَلَ مِنْ هَذَا الرُّطَبِ وَ تَنَغَّصَ لَكَ مَا بِهِ وَ هُوَ يُقْسِمُ عَلَيْكَ بِحَقِّهِ لَمَّا أَكَلْتَهَا عَنْ آخِرِ رُطَبَةٍ فَإِنِّي اخْتَرْتُهَا لَكَ بِيَدِي وَ لَا تَتْرُكُهُ يُبْقِي مِنْهَا شَيْئاً وَ لَا تُطْعِمْ مِنْهُ أَحَداً فَأَتَاهُ بِهَا الْخَادِمُ وَ أَبْلَغَهُ الرِّسَالَةَ فَقَالَ ايتِنِي بِخِلَالٍ فَنَاوَلَهُ خِلَالاً وَ قَامَ بِإِزَائِهِ وَ هُوَ يَأْكُلُ مِنَ الرُّطَبِ وَ كَانَتْ لِلرَّشِيدِ كَلْبَةٌ تَعِزُّ عَلَيْهِ فَجَذَبَتْ نَفْسَهَا وَ خَرَجَتْ تَجُرُّ سَلَاسِلَهَا مِنْ ذَهَبٍ وَ جَوْهَرٍ حَتَّى حَاذَتْ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام فَبَادَرَ بِالْخِلَالِ إِلَى الرُّطَبَةِ الْمَسْمُومَةِ وَ رَمَى بِهَا إِلَى الْكَلْبَةِ فَأَكَلَتْهَا فَلَمْ تَلْبَثْ أَنْ ضَرَبَتْ بِنَفْسِهَا الْأَرْضَ وَ عَوَتْ وَ تَهَرَّتْ قِطْعَةً قِطْعَةً وَ اسْتَوْفَى عليه السلام بَاقِيَ الرُّطَبِ وَ حَمَلَ الْغُلَامُ الصِّينِيَّةَ حَتَّى صَارَ بِهَا إِلَى الرَّشِيدِ فَقَالَ لَهُ قَدْ أَكَلَ الرُّطَبَ عَنْ آخِرِهِ قَالَ نَعَمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَكَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ مَا أَنْكَرْتُ مِنْهُ شَيْئاً يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ قَالَ ثُمَّ وَرَدَ عَلَيْهِ خَبَرُ الْكَلْبَةِ بِأَنَّهَا قَدْ تَهَرَّتْ وَ مَاتَتْ فَقَلِقَ الرَّشِيدُ لِذَلِكَ قَلَقاً شَدِيداً وَ اسْتَعْظَمَهُ وَ وَقَفَ عَلَى الْكَلْبَةِ فَوَجَدَهَا مُتَهَرِّئَةً بِالسَّمِّ فَأَحْضَرَ الْخَادِمَ وَ دَعَا بِسَيْفٍ وَ نَطْعٍ وَ قَالَ لَهُ لَتَصْدُقُنِي عَنْ خَبَرِ الرُّطَبِ أَوْ لَأَقْتُلَنَّكَ فَقَالَ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي حَمَلْتُ الرُّطَبَ إِلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ أَبْلَغْتُهُ سَلَامَكَ وَ قُمْتُ بِإِزَائِهِ وَ طَلَبَ مِنِّي خِلَالاً فَدَفَعْتُهُ إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ يَغْرِزُ فِي الرُّطَبَةِ بَعْدَ الرُّطَبَةِ وَ يَأْكُلُهَا حَتَّى مَرَّتِ الْكَلْبَةُ فَغَرَزَ الْخِلَالَ فِي رُطَبَةٍ مِنْ ذَلِكَ الرُّطَبِ- فَرَمَى بِهَا فَأَكَلَتْهَا الْكَلْبَةُ وَ أَكَلَ هُوَ بَاقِيَ الرُّطَبِ فَكَانَ مَا تَرَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ الرَّشِيدُ مَا رَبِحْنَا مِنْ مُوسَى عليه السلام إِلَّا أَنَّا أَطْعَمْنَاهُ

جَيِّدَ الرُّطَبِ وَ ضَيَّعْنَا سَمَّنَا وَ قُتِلَ كَلْبَتُنَا مَا فِي مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ حِيلَةٌ ثُمَّ إِنَّ سَيِّدَنَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا بِالْمُسَيَّبِ وَ ذَلِكَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَ كَانَ مُوَكَّلًا بِهِ فَقَالَ لَهُ يَا مُسَيَّبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا مَوْلَايَ قَالَ إِنِّي ظَاعِنٌ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ مَدِينَةِ جَدِّي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ لِأَعْهَدَ إِلَى عَلِيٍّ ابْنِي مَا عَهِدَهُ إِلَيَّ أَبِي وَ أَجْعَلَهُ وَصِيِّي وَ خَلِيفَتِي وَ آمُرَهُ أَمْرِي قَالَ الْمُسَيَّبُ فَقُلْتُ يَا مَوْلَايَ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَفْتَحَ لَكَ الْأَبْوَابَ وَ أَقْفَالَهَا وَ الْحَرَسُ مَعِي عَلَى الْأَبْوَابِ فَقَالَ يَا مُسَيَّبُ ضَعُفَ يَقِينُكَ بِاللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ فِينَا قُلْتُ لَا يَا سَيِّدِي قَالَ فَمَهْ قُلْتُ يَا سَيِّدِي ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُثَبِّتَنِي فَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي أَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِي دَعَا آصَفُ حَتَّى جَاءَ بِسَرِيرِ بِلْقِيسَ وَ وَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْ سُلَيْمَانَ قَبْلَ ارْتِدَادِ طَرْفِهِ إِلَيْهِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنِي وَ بَيْنَ ابْنِي عَلِيٍّ بِالْمَدِينَةِ قَالَ الْمُسَيَّبُ فَسَمِعْتُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدْعُو فَفَقَدْتُهُ عَنْ مُصَلَّاهُ فَلَمْ أَزَلْ قَائِماً عَلَى قَدَمَيَّ حَتَّى رَأَيْتُهُ قَدْ عَادَ إِلَى مَكَانِهِ وَ أَعَادَ الْحَدِيدَ إِلَى رِجْلَيْهِ فَخَرَرْتُ لِلَّهِ سَاجِداً لِوَجْهِي شُكْراً عَلَى مَا أَنْعَمَ بِهِ عَلَيَّ مِنْ مَعْرِفَتِهِ فَقَالَ لِي ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُسَيَّبُ وَ اعْلَمْ أَنِّي رَاحِلٌ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي ثَالِثِ هَذَا الْيَوْمِ قَالَ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لِي لَا تَبْكِ يَا مُسَيَّبُ فَإِنَّ عَلِيّاً ابْنِي هُوَ إِمَامُكَ وَ مَوْلَاكَ بَعْدِي فَاسْتَمْسِكْ بِوَلَايَتِهِ فَإِنَّكَ لَنْ تَضِلَّ مَا لَزِمْتَهُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ قَالَ ثُمَّ إِنَّ سَيِّدِي عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَانِي فِي لَيْلَةِ الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لِي إِنِّي عَلَى مَا عَرَّفْتُكَ مِنَ الرَّحِيلِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِذَا دَعَوْتُ بِشَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبْتُهَا وَ رَأَيْتَنِي قَدِ انْتَفَخْتُ وَ ارْتَفَعَ بَطْنِي وَ اصْفَرَّ لَوْنِي وَ احْمَرَّ وَ اخْضَرَّ وَ تَلَوَّنَ أَلْوَاناً فَخَبِّرِ الطَّاغِيَةَ بِوَفَاتِي فَإِذَا رَأَيْتَ بِي هَذَا الْحَدَثَ فَإِيَّاكَ أَنْ تُظْهِرَ عَلَيْهِ أَحَداً وَ لَا عَلَى مَنْ عِنْدِي إِلَّا بَعْدَ وَفَاتِي قَالَ الْمُسَيَّبُ بْنُ زُهَيْرٍ فَلَمْ أَزَلْ أَرْقُبُ وَعْدَهُ حَتَّى دَعَا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالشَّرْبَةِ فَشَرِبَهَا ثُمَّ دَعَانِي فَقَالَ لِي يَا مُسَيَّبُ إِنَّ هَذَا الرِّجْسَ السِّنْدِيَّ بْنَ شَاهَكَ سَيَزْعُمُ أَنَّهُ يَتَوَلَّى غُسْلِي وَ دَفْنِي هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ أَبَداً فَإِذَا حُمِلْتُ إِلَى الْمَقْبَرَةِ الْمَعْرُوفَةِ بِمَقَابِرِ قُرَيْشٍ فَالْحَدُونِي بِهَا وَ لَا تَرْفَعُوا قَبْرِي فَوْقَ أَرْبَعِ أَصَابِعَ مُفَرَّجَاتٍ وَ لَا تَأْخُذُوا مِنْ تُرْبَتِي شَيْئاً لِتَتَبَرَّكُوا بِهِ فَإِنَّ كُلَّ تُرْبَةٍ لَنَا مُحَرَّمَةٌ إِلَّا تُرْبَةَ جَدِّيَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَهَا شِفَاءً لِشِيعَتِنَا وَ أَوْلِيَائِنَا قَالَ ثُمَّ رَأَيْتُ شَخْصاً أَشْبَهَ الْأَشْخَاصِ بِهِ جَالِساً إِلَى جَانِبِهِ وَ كَانَ عَهْدِي بِسَيِّدِيَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ هُوَ غُلَامٌ فَأَرَدْتُ سُؤَالَهُ فَصَاحَ بِي سَيِّدِي مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ أَ لَيْسَ قَدْ نَهَيْتُكَ يَا مُسَيَّبُ فَلَمْ أَزَلْ صَابِراً حَتَّى مَضَى وَ غَابَ الشَّخْصُ ثُمَّ أَنْهَيْتُ الْخَبَرَ إِلَى الرَّشِيدِ فَوَافَى السِّنْدِيُّ بْنُ شَاهَكَ فَوَ اللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ بِعَيْنِي وَ هُمْ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ يَغْسِلُونَهُ فَلَا تَصِلُ أَيْدِيهِمْ إِلَيْهِ

وَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ يُحَنِّطُونَهُ وَ يُكَفِّنُونَهُ وَ أَرَاهُمْ لَا يَصْنَعُونَ بِهِ شَيْئاً وَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الشَّخْصَ يَتَوَلَّى غُسْلَهُ وَ تَحْنِيطَهُ وَ تَكْفِينَهُ وَ هُوَ يُظْهِرُ الْمُعَاوَنَةَ لَهُمْ وَ هُمْ لَا يَعْرِفُونَهُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ أَمْرِهِ قَالَ لِي ذَلِكَ الشَّخْصُ يَا مُسَيَّبُ مَهْمَا شَكَكْتَ فِيهِ فَلَا تَشُكَّنَّ فِيَّ فَإِنِّي إِمَامُكَ وَ مَوْلَاكَ وَ حُجَّةُ اللهِ عَلَيْكَ بَعْدَ أَبِي عليه السلام يَا مُسَيَّبُ مَثَلِي مَثَلُ يُوسُفَ الصِّدِّيقِ عليه السلام وَ مَثَلُهُمْ مَثَلُ إِخْوَتِهِ حِينَ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَ هُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ ثُمَّ حُمِلَ عليه السلام حَتَّى دُفِنَ فِي مَقَابِرِ قُرَيْشٍ وَ لَمْ يُرْفَعْ قَبْرُهُ أَكْثَرَ مِمَّا أَمَرَ بِهِ ثُمَّ رَفَعُوا قَبْرَهُ بَعْدَ ذَلِكَ وَ بَنَوْا عَلَيْهِ

ترجمہ

سلیمان بن جعفر بصری نے عمر بن واقد سے روایت کی اس نے کہا: امام موسیٰ کاظمؑ کے فضائل ومناقب کی وجہ سے ہارون کا سینہ تنگ ہوگیا اور رات کے وقت شیعہ ان سے ملاقات کرتے تھے، اس وجہ سے ہارون نے سوچا کہ میں کس طرح سے اپنی حکومت اور جان کو محفوظ رکھ سکتا ہوں، چنانچہ اس نے حضرتؑ کو زہر دینے کا منصوبہ بنایا اور کھجوریں طلب کیں اور زہر کو سوئی کی نوک پر لگایا اور کھجور کے بیس دانے زہر آلود کیے، جب اسے یقین ہوگیا کہ یہ دانے زہریلے ہو چکے ہیں تو اس نے وہ دانے ایک تھالی میں رکھے اور نوکر سے کہا: ''یہ تھالی موسیٰ بن جعفر (علیہما السلام) کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو یہ بہت عمدہ کھجور ہے، امیر المومنین نے خود بھی یہ کھائی ہے اور باقی کھجوریں انہوں نے آپؑ کی خدمت میں بھیجی ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ آپؑ کو ہمارے حق کا واسطہ، آپؑ یہ کھجوریں ضرور کھائیں اور ایک دانہ بھی واپس نہ کریں اور کسی اور کو بھی اس میں شریک نہ کریں۔''

نوکر تھالی لے کر امامؑ کے پاس آیا اور انہیں ہارون کا حکم سنایا۔

امامؑ نے نوکر سے کہا: مجھے خلال کے لئے کوئی تیلی لا دو۔

نوکر نے تیلی پیش کی۔

اسی اثناء میں ہارون کی ایک چہیتی کتیا جس کے گلے میں سونے کی زنجیر پڑی ہوئی تھی، وہ بھی امامؑ کے سامنے آکر کھڑی ہوگئی۔

آپؑ نے کھجوریں کھانی شروع کیں اور ہر کھجور کے بعد آپؑ دانتوں میں خلال کرتے اور کھجوروں کے ریزے نکال کر تھوک دیتے، ہارون کی کتیا نے اس لعاب دہن کو آکر چاٹا، جس کی وجہ سے وہ فوراً تڑپنے لگی اور موقع پر ہلاک ہوگئی۔

امامؑ نے تمام کھجوریں کھائیں۔

نوکر خالی پلیٹ لے کر ہارون کے پاس گیا تو اس نے پوچھا: کیا موسیٰ بن جعفر (علیہما السلام) نے تمام کھجوریں کھا

لیں ہیں؟

نوکر نے اثبات میں جواب دیا۔

ہارون نے پوچھا: کھجوریں کھانے کے بعد ان کی طبیعت میں تجھے کوئی فرق محسوس ہوا؟

نوکر نے کہا: میں نے ان کی طبیعت میں کوئی فرق محسوس نہیں کیا۔

اتنے میں کسی نے ہارون کو کتیا کی موت کی اطلاع دی۔

ہارون کو کتیا کے مرنے کا شدید صدمہ ہوا اور اسی نوکر کو بلا کر کہا: مجھے سچ سچ حالات بتاؤ ورنہ میں تجھے قتل کر دوں گا۔

نوکر نے کہا: میں کھجوروں کی تھالی لے کر ان کے پاس گیا اور میں نے انہیں آپ کا سلام اور پیغام پہنچایا، انہوں نے خلال کے لئے ایک تیلی مجھ سے طلب کی جو میں نے فراہم کر دی، اسی اثنا میں یہ کتیا بھی وہاں آ پہنچی، انہوں نے کھجوریں کھائیں اور خلال کے ساتھ مسوڑھوں میں پھنسے ہوئے ذرات باہر پھینکے، کتیا نے آ کر وہ چاٹ لیے جس کی وجہ سے یہ کتیا ہلاک ہوگئی۔

یہ سن کر ہارون کہنے لگا: ہمیں موسیٰ بن جعفر (علیہما السلام) سے کیا فائدہ پہنچا، ہم نے اسے بہترین کھجوریں کھانے کو دیں اس نے ہماری کتیا کو مار ڈالا اور ہمارے زہر کو ضائع کر دیا، معلوم ہوتا ہے اس پر ہمارا کوئی حیلہ کارگر نہیں ہو رہا۔

شہادت سے تین روز پہلے امامؑ نے مسیب کو بلایا، وہ آپؑ کا نگران تھا۔

جب مسیب آیا تو آپؑ نے فرمایا: میں آج رات اپنے نانا جان کے شہر جاؤں گا تا کہ اپنے بیٹے علی (رضا) کو ان کا عہدہ حوالہ کروں اور اسے اپنا وصی اور جانشین مقرر کروں۔

مسیب کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں نے کہا: مولا! میں مجبور ہوں، میں یہ دروازے کیسے کھول سکتا ہوں جب کہ میرے علاوہ اور بھی بہت سے چوکیدار یہاں پہرہ دے رہے ہیں۔

امامؑ نے فرمایا: مسیب! تو کیا اللہ تعالیٰ اور ہمارے متعلق تمہارا یقین کمزور ہو گیا ہے؟

میں نے عرض کیا: نہیں! آپؑ اللہ سے دعا مانگیں مجھے اس یقین پر ثابت وقائم رکھے۔

امامؑ نے فرمایا: خدایا! اسے یقین پر قائم رکھ۔

پھر آپؑ نے فرمایا: میں وہ دعا پڑھوں گا جو سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے بارے میں آصف نے پڑھی تھی اور جس کی برکت سے تخت بلقیس کو چشم زدن میں حاضر کر دیا تھا، اور اسی دعا کی وجہ سے اللہ مجھے اور میرے بیٹے علیؑ کو بھی ملا دے گا۔

مسیب کہتے ہیں: میں نے حضرت کو دعا مانگتے ہوئے دیکھا، اس کے بعد آپؑ مجھے مصلیٰ پر نظر نہیں آئے، میں حیرت واستعجاب سے وہاں کھڑا رہا، پھر میں نے دیکھا کہ آپ اسی جگہ واپس آئے اور طوق وزنجیر پہننے لگے۔

معرفت آل محمدؑ کی نعمت کے حصول پر میں سجدۂ شکر بجالایا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: مسیب! سر بلند کرو اور جان لو کہ میں تیسرے دن اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا۔

یہ سن کر میں رونے لگا۔

حضرتؑ نے فرمایا: مسیب! مت رو، میرے بعد میرا بیٹا علی تیرا امام اور مولا ہے، اس کی ولایت سے متمسک رہنا اور جب تک تو اس سے متمسک رہے گا، گمراہ ہونے سے محفوظ رہے گا۔

میں نے خدا کا شکر ادا کیا۔

پھر تیسری شب امامؑ نے مجھے بلا کر فرمایا: ''تجھے معلوم ہے میں دنیا سے رخصت ہونے والا ہوں، جب میں تجھ سے پانی طلب کر کے پیئوں گا تو، تو دیکھے گا کہ میرا شکم پھول جائے گا اور میرا رنگ پہلے پیلا پھر سرخ اور آخر میں سبز ہو جائے گا تو طاغوت (ہارون) کو میری وفات کی اطلاع کر دینا لیکن اس سلسلہ میں تم خصوصی احتیاط یہ کرنا کہ میری وفات سے پہلے کسی کو اطلاع نہ دینا۔''

میں امامؑ کے فرمان کا منتظر رہا، آخر کار آپؑ نے مجھ سے پانی طلب کیا اور پانی پینے کے بعد فرمایا: ''مسیب! یہ نجس سندی بن شاہک گمان کرتا ہے کہ وہ مجھے غسل دے گا اور مجھے دفن کرے گا، ایسا کبھی نہیں ہوگا، جب میری لاش تم لے کر مقابر قریش پہنچو تو مجھے وہاں دفن کر دینا، اور میری قبر کو چار انگلیوں سے زیادہ بلند مت کرنا اور تبرک کے لئے میری قبر کی مٹی نہ اٹھانا کیونکہ میرے دادا حسین علیہ السلام کی تربت کے علاوہ تمام قسم کی تربت حرام ہے، اللہ نے خاک کربلا کو ہمارے شیعوں اور دوستوں کے لئے شفا بنایا ہے''۔

اچانک میں نے آپؑ کے جسم کے قریب ایک شخص کو دیکھا جو آپؑ کی شبیہ تھا جب کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو بہت پہلے بچپن میں دیکھا تھا، اس لیے پہنچان نہ سکا اور چاہا کہ ان سے پوچھوں کہ وہ کون ہیں تو اسی وقت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھے صدا دے کر فرمایا: ''مسیب! کیا میں نے اس سے پہلے تجھے منع نہیں کیا تھا؟''

پھر میں صبر کے ساتھ سب کچھ دیکھتا رہا، پھر وہ جوان رخصت ہوا، پھر میں ہارون کے پاس گیا اور اسے امامؑ کی موت کی خبر دی۔

جب غسل وکفن کا وقت آیا تو سندی بن شاہک اپنے دوستوں سمیت غسل وکفن کے لئے آیا، میں نے اسی نوجوان کو دیکھا وہ ان کی مدد کر رہا تھا اور سندی اور اس کے دوست یہ سمجھ رہے تھے کہ وہ امام کو غسل دے رہے ہیں جب کہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا کہ ان کے ہاتھ امامؑ کے بدن تک پہنچ ہی نہیں رہے تھے، بس وہی نوجوان امامؑ کو غسل دے رہا تھا اور اسی نے ہی آپؑ کو حنوط لگایا پھر جب وہ غسل وحنوط سے فارغ ہوا تو اس نے مجھ سے کہا: ''مسیب! جس چیز کے متعلق چاہو

شک کر لینا لیکن میرے متعلق کبھی شک نہ کرنا، میں ہی تیرا امام اور مولا اور اللہ کی طرف سے اپنے والد کے بعد تجھ پر حجت ہوں۔ اے مسیب! میری مثال صدیق یوسف علیہ السلام کی سی ہے، جسے بھائیوں نے نہیں پہچانا تھا جب کہ وہ (یوسفؑ) بھائیوں کو پہچانتے تھے''۔

پھر امامؑ کے جنازہ کو مقابر قریش میں دفن کیا گیا اور ان کے حکم کے مطابق ان کی قبر کو چار انگشت بلند کیا گیا، اس کے بعد لوگوں نے ان کی قبر کو بلند کیا اور مزار تعمیر کی۔

7 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَفْصٍ الْمَرْوَزِيِّ قَالَ إِنَّ هَارُونَ الرَّشِيدَ قَبَضَ عَلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام سَنَةَ تِسْعٍ وَ سَبْعِينَ وَ مِائَةٍ وَ تُوُفِّيَ فِي حَبْسِهِ بِبَغْدَادَ لِخَمْسِ لَيَالٍ بَقِينَ مِنْ رَجَبٍ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَ ثَمَانِينَ وَ مِائَةٍ وَ هُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَ دُفِنَ فِي مَقَابِرِ قُرَيْشٍ وَ كَانَتْ إِمَامَتُهُ خَمْساً وَ ثَلَاثِينَ سَنَةً وَ أَشْهُراً وَ أُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ يُقَالُ لَهُ حَمِيدَةُ وَ هِيَ أُمُّ أَخَوَيْهِ إِسْحَاقَ وَ مُحَمَّدٍ ابْنَيْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام وَ نَصَّ عَلَى ابْنِهِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام بِالْإِمَامَةِ بَعْدَهُ.

ترجمہ

سلیمان بن حفص مروزی نے کہا: ہارون الرشید نے ۱۷۹ھ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو قید کیا اور ۱۸۳ ہجری، پچیس رجب کو سینتالیس سال کی عمر میں زندان ہارون میں ان کی وفات ہوئی اور مقابر قریش میں دفن ہوئے، آپؑ کی مدت امامت پینتیس سال اور چند ماہ ہے اور آپ کی والدہ ام ولد تھیں جنہیں حمیدہ کہا جاتا تھا اور اسحاق اور محمد آپؑ کے سگے بھائی تھے آپؑ نے اپنے فرزند علی رضا علیہ السلام کی امامت پر نص فرمائی۔

8 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَدَقَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام جَمَعَ هَارُونُ الرَّشِيدُ شُيُوخَ الطَّالِبِيَّةِ وَ بَنِي الْعَبَّاسِ وَ سَائِرَ أَهْلِ الْمَمْلَكَةِ وَ الْحُكَّامَ وَ أَحْضَرَ أَبَا إِبْرَاهِيمَ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ هَذَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَدْ مَاتَ حَتْفَ أَنْفِهِ وَ مَا كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ مَا أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْهُ فِي أَمْرِهِ يَعْنِي فِي قَتْلِهِ فَانْظُرُوا إِلَيْهِ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ سَبْعُونَ رَجُلًا مِنْ شِيعَتِهِ فَنَظَرُوا إِلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام وَ لَيْسَ بِهِ أَثَرُ جِرَاحَةٍ وَ لَا خَنْقٍ وَ كَانَ فِي رِجْلِهِ أَثَرُ الْحِنَّاءِ فَأَخَذَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ فَتَوَلَّى غُسْلَهُ وَ تَكْفِينَهُ وَ تَحَفَّى وَ تَحَسَّرَ فِي جَنَازَتِهِ

قال مصنف هذا الكتاب إنما أوردت هذه الأخبار في هذا الكتاب ردا على الواقفة على

موسی بن جعفر علیہ السلام فإنهم يزعمون أنه حی و ينكرون إمامة الرضا علیہ السلام و إمامة من بعده من الأئمة علیہم السلام و فی صحة وفاة موسی بن جعفر إبطال مذهبهم و لهم فی هذه الأخبار كلام يقولون إن الصادق علیہ السلام قال الإمام لا يغسله إلا الإمام

و لو كان الرضا علیہ السلام إماما كما ذكرتم لغسله و فی هذه الأخبار أن موسی علیہ السلام غسله غيره و لا حجة لهم علينا فی ذلك لأن الصادق علیہ السلام إنما نهی أن يغسل الإمام إلا من يكون إماما فإن دخل من يغسل الإمام فی نهيه فغسله لم يبطل بذلك إمامة الإمام بعده و لم يقل علیہ السلام أن الإمام لا يكون إلا الذی يغسل من قبله من الأئمة علیہم السلام فبطل تعلقهم علينا بذلك علی أنا قد روينا فی بعض هذه الأخبار أن الرضا علیہ السلام قد غسل أباه موسی بن جعفر علیہ السلام من حيث خفی علی الحاضرين لغسله غير من اطلع عليه و لا تنكر الواقفية أن الإمام يجوز أن يطوی الله تعالی له البعد حتی يقطع المسافة البعيدة فی المدة اليسيرة

ترجمہ

محمد بن صدقہ عنبری نے کہا: جب ابوابراہیم موسیٰ بن جعفر (علیہما السلام) کی وفات ہوئی تو ہارون نے طالبین اور ابن عباس کے شیوخ اور دیگر حکام اور معززین کو جمع کیا اور کہا: یہ موسیٰ بن جعفر علیہما السلام ہے، یہ اپنی طبعی موت مرے ہیں اور میرے اور ان کے درمیان جو اختلاف تھے ان کے لئے میں خدا سے استغفار کرتا ہوں،: تم لوگ جا کر ان کے جنازہ کو دیکھو۔

ہارون کے ستر پیروکار گئے انہیں کسی قسم کے زخم اور تشدد کے نشان نظر نہ آئے البتہ ان کے پاؤں پر مہندی کے نشان تھے، سلیمان بن جعفر نے انہیں غسل دلایا اور انہیں کفن دیا اور پا پیادہ ان کے جنازہ میں شامل ہوا۔

مصنف کتاب ھذا کہتے ہیں ہم نے یہ روایات اسی لئے درج کی ہیں تاکہ فرقہ واقفیہ کے باطل نظریات کی تردید ہو سکے، امام علی رضا علیہ السلام کی امامت کی تردید کے لئے وہ یہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ امام کو غسل امام ہی دیتا ہے۔

اس کے لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ حدیث کا زیادہ سے زیادہ مفہوم یہی ہے کہ امام کو غسل دینا امام کا حق ہے، اور اگر کوئی ظالم امام کو اس کے حق سے روک دے تو نئے امام کی امامت باطل نہیں ہوگی۔

ثانیاً: ایک سابقہ روایت میں ہمارے قارئین یہ بھی پڑھ چکے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو امام علی رضا علیہ السلام نے ہی غسل دیا تھا، اور امام کے لئے زمینی فاصلے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔

9 حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ

عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ رِبَاطٍ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ عِنْدَنَا رَجُلًا يَذْكُرُ أَنَّ أَبَاكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَيٌّ وَ أَنَّكَ تَعْلَمُ مِنْ ذَلِكَ مَا تَعْلَمُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ لَمْ يَمُتْ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَلَى وَ اللَّهِ لَقَدْ مَاتَ وَ قُسِّمَتْ أَمْوَالُهُ وَ نُكِحَتْ جَوَارِيهِ

ترجمه

علی بن رباط کہتے ہیں: میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ ہمارے ہاں ایک شخص رہتا ہے جو یہ کہتا ہے کہ آپؑ کے والد کی وفات نہیں ہوئی، وہ زندہ جاوید ہیں اس سلسلہ میں آپؑ کیا فرماتے ہیں؟

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: سبحان اللہ! کیسی عجیب بات ہے، رسول خداؐ کی وفات تو ہوئی لیکن موسیٰ بن جعفر علیہما السلام کی وفات نہیں ہوئی۔

ہاں ہاں! خدا کی قسم، وہ وفات پا چکے ہیں ان کا مال تقسیم ہو چکا ہے اور ان کی کنیزوں نے نئے نکاح کر لئے ہیں۔

10 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْيَقْطِينِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْغَرَوِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْفَضْلِ بْنِ الرَّبِيعِ وَ هُوَ جَالِسٌ عَلَى سَطْحٍ فَقَالَ لِي ادْنُ فَدَنَوْتُ حَتَّى حَاذَيْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِي أَشْرِفْ إِلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَأَشْرَفْتُ فَقَالَ مَا تَرَى فِي الْبَيْتِ فَقُلْتُ ثَوْباً مَطْرُوحاً فَقَالَ انْظُرْ حَسَناً فَتَأَمَّلْتُ وَ نَظَرْتُ فَتَيَقَّنْتُ فَقُلْتُ رَجُلٌ سَاجِدٌ فَقَالَ لِي تَعْرِفُهُ قُلْتُ لَا قَالَ هَذَا مَوْلَاكَ قُلْتُ وَ مَنْ مَوْلَايَ فَقَالَ تَتَجَاهَلُ عَلَيَّ فَقُلْتُ مَا أَتَجَاهَلُ وَ لَكِنِّي لَا أَعْرِفُ لِي مَوْلًى فَقَالَ هَذَا أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنِّي أَتَفَقَّدُهُ اللَّيْلَ وَ النَّهَارَ فَلَا أَجِدُهُ فِي وَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ إِلَّا عَلَى الْحَالِ الَّتِي أُخْبِرُكَ بِهَا إِنَّهُ يُصَلِّي الْفَجْرَ فَيُعَقِّبُ سَاعَةً فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ إِلَى أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَةً فَلَا يَزَالُ سَاجِداً حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَ قَدْ وَكَّلَ مَنْ يَتَرَصَّدُ لَهُ الزَّوَالَ فَلَسْتُ أَدْرِي مَتَى يَقُولُ الْغُلَامُ قَدْ زَالَتِ الشَّمْسُ إِذْ يَثِبُ فَيَبْتَدِئُ الصَّلَاةَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُحْدِثَ فَأَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَنَمْ فِي سُجُودِهِ وَ لَا أَغْفَى وَ لَا يَزَالُ إِلَى أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ فَإِذَا صَلَّى سَجَدَ سَجْدَةً فَلَا يَزَالُ سَاجِداً إِلَى أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ فَإِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ وَثَبَ مِنْ سَجْدَتِهِ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُحْدِثَ حَدَثاً وَ لَا يَزَالُ فِي صَلَاتِهِ وَ تَعْقِيبِهِ إِلَى أَنْ يُصَلِّيَ الْعَتَمَةَ فَإِذَا صَلَّى الْعَتَمَةَ أَفْطَرَ عَلَى شَوًى يُؤْتَى بِهِ ثُمَّ يُجَدِّدُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَنَامُ نَوْمَةً خَفِيفَةً ثُمَّ يَقُومُ فَيُجَدِّدُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُومُ فَلَا يَزَالُ يُصَلِّي فِي جَوْفِ اللَّيْلِ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَلَسْتُ أَدْرِي مَتَى يَقُولُ الْغُلَامُ إِنَّ الْفَجْرَ قَدْ طَلَعَ إِذْ قَدْ وَثَبَ هُوَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَهَذَا دَأْبُهُ مُنْذُ حُوِّلَ إِلَيَّ فَقُلْتُ اتَّقِ اللَّهَ

وَ لَا تُحْدِثَنَّ فِي أَمْرِهِ حَدَثاً يَكُونُ فِيهِ زَوَالُ النِّعْمَةِ فَقَدْ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَفْعَلْ أَحَدٌ بِأَحَدٍ مِنْهُمْ سُوءاً إِلَّا كَانَتْ نِعْمَتُهُ زَائِلَةً فَقَالَ قَدْ أَرْسَلُوا إِلَيَّ غَيْرَ مَرَّةٍ يَأْمُرُونِّي بِقَتْلِهِ فَلَمْ أُجِبْهُمْ إِلَى ذَلِكَ وَ أَعْلَمْتُهُمْ أَنِّي لَا أَفْعَلُ ذَلِكَ وَ لَوْ قَتَلُونِي مَا أَجَبْتُهُمْ إِلَى مَا سَأَلُونِي فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ حُوِّلَ عليه السلام إِلَى الْفَضْلِ بْنِ يَحْيَى الْبَرْمَكِيِّ فَحُبِسَ عِنْدَهُ أَيَّاماً فَكَانَ الْفَضْلُ بْنُ الرَّبِيعِ يَبْعَثُ إِلَيْهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَائِدَةً حَتَّى مَضَى ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَ لَيَالِيهَا فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ قُدِّمَتْ إِلَيْهِ مَائِدَةٌ لِلْفَضْلِ بْنِ يَحْيَى فَرَفَعَ عليه السلام يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي لَوْ أَكَلْتُ قَبْلَ الْيَوْمِ كُنْتُ قَدْ أَعَنْتُ عَلَى نَفْسِي فَأَكَلَ فَمَرِضَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جَاءَهُ الطَّبِيبُ فَعَرَضَ عَلَيْهِ خُضْرَةٌ فِي بَطْنِ رَاحَتِهِ وَ كَانَ السَّمُّ الَّذِي سُمَّ بِهِ قَدِ اجْتَمَعَ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ فَانْصَرَفَ الطَّبِيبُ إِلَيْهِمْ فَقَالَ وَ اللهِ لَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا فَعَلْتُمْ بِهِ مِنْكُمْ ثُمَّ تُوُفِّيَ عليه السلام

ترجمہ

محمد بن عبداللہ الفروی نے اپنے والد سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا: میں ایک دن فضل بن ربیع کو ملنے گیا تو وہ اپنے مکان کی چھت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے مجھ سے کہا: قریب آؤ۔

میں قریب ہوا اور جب بالکل اس کے ساتھ ہوا تو اس نے کہا: سامنے گھر کی طرف دیکھو۔

میں نے اس کے اشارہ کردہ گھر کی جانب دیکھا۔

فضل نے کہا: تجھے کچھ صحن میں دکھائی دیتا ہے؟

میں نے کہا: ایک کپڑا پڑا ہوا ہے۔

اس نے کہا: اچھی طرح غور کر کے دیکھو۔

جب میں نے خوب غور کر کے دیکھا تو کہا: یہ ایک شخص معلوم ہوتا ہے جو حالت سجدہ میں ہے۔

اس نے کہا: اس سجدہ کرنے والے کو جانتے ہو؟

میں نے کہا: نہیں!

اس نے کہا: یہ تیرا آقا ہے۔

میں نے کہا: میرا کون سا آقا ہے؟

اس نے کہا: تم تجاہل عارفانہ سے کام لے رہے ہو۔

میں نے کہا: ہرگز نہیں، میں تجاہل سے کام نہیں لے رہا، میں اپنے کسی آقا سے واقف نہیں ہوں۔

اس وقت فضل نے کہا: انہیں پہچان، یہ ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہما السلام ہیں۔ میں دان رات ان کی نگرانی کرتا رہتا ہوں اورانہوں نے اپنے اوقات کواس طرح سے ترتیب دیا ہے کہ نماز فجر کے بعد کچھ دیر تعقیبات میں مصروف رہتے ہیں اور طلوع آفتاب تک تعقیبات بجالاتے ہیں، پھر وہ سجدہ کرتے ہیں، سورج کے زوال تک وہ سجدہ میں رہتے ہیں اور جب غلام انہیں زوال کی خبر دیتا ہے تو وہ کسی تجدید وضو کے بغیر نماز ظہر ادا کرتے ہیں، اس سے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سجدہ میں نیند نہیں کرتے اور پھر تعقیبات واوراد میں مصروف ہوجاتے ہیں، یہاں تک کہ نماز عصر پڑھتے ہیں۔

نماز عصر کے بعد وہ سجدہ کرتے ہیں اور غروب آفتاب سے پہلے وہ سجدہ سے سرنہیں اٹھاتے، جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے تو کسی وضو کی تجدید کے بغیر نماز مغرب وعشاء پڑھتے ہیں۔

پھر وہ کھانا تناول فرماتے ہیں، اس کے بعد تجدید وضو کر کے پھر سجدہ کرتے ہیں، پھر سجدہ سے سر اٹھاتے ہیں اور ہلکی سی نیند کرتے ہیں پھر کھڑے ہو کر تجدید وضو کرتے ہیں اور پھر رات کا تمام حصہ عبادت اور نماز شب میں بسر کرتے ہیں اور جب غلام انہیں طلوع فجر کی اطلاع دیتا ہے تو وہ نماز فجر ادا کرتے ہیں، جب سے وہ آئے ہیں ان کا یہی نظام الاوقات ہے۔

میں (راوی) نے فضل سے کہا: چونکہ امام موسیٰ کاظمؑ تمہاری تحویل میں ہیں، ان سے بدسلوکی کر کے زوال نعمت کے اسباب فراہم نہ کرنا اور تم بخوبی جانتے ہو کہ اس خاندان کے افراد کے ساتھ جس نے بھی بدسلوکی کی ہے، خدا نے اس سے اپنی نعمتیں چھین لی ہیں۔

فضل نے کہا: اہل اقتدار کی طرف سے مجھے کئی مرتبہ ان کے قتل کا حکم ملا ہے لیکن میں نے ان کی بات پر عمل نہیں کیا اور میں نے انہیں کہہ دیا ہے کہ اگر چہ مجھے خود بھی کیوں نہ قتل ہونا پڑے پھر بھی میں امام موسیٰ کاظمؑ کو ہرگز قتل نہیں کروں گا۔

پھر امامؑ کو فضل بن ربیع کی نگرانی سے نکال کر فضل بن یحییٰ برمکی کی تحویل میں دے دیا گیا اور حضرتؑ کئی دن اس کے ہاں قید رہے اور اس دوران تین دن رات تک فضل بن ربیع آپؑ کے لئے کھانا بھیجتا رہا، چوتھی رات فضل بن یحییٰ برمکی کی طرف سے آپؑ کے لئے کھانا بھیجا گیا۔

امامؑ نے آسمان کی جانب ہاتھ بلند کیے اور کہا: ''پروردگار! تو جانتا ہے اگر اس سے پہلے میں اس قسم کا کھانا کھاتا تو یقیناً میں اپنے ہاتھوں سے اپنی موت کو دعوت دینے والا سمجھا جاتا (لیکن آج مجھے مجبور کر کے یہ غذا کھلائی جارہی ہے!)''۔

پھر آپؑ نے وہ کھانا کھایا اور کھانا کھاتے ہی بیمار ہو گئے۔ طبیب لایا گیا تو آپؑ نے اس کے سامنے اپنی ہتھیلی میں پیدا ہونے والا وہ رنگ دکھایا جو زہر کے اکٹھا ہونے سے پیدا ہو چکا تھا۔

طبیب واپس آیا تو اس نے کہا: ''جو کچھ تم نے قیدی کے ساتھ سلوک کیا ہے، وہ اسے تم سے زیادہ بہتر جانتا ہے''۔

پھر حضرتؑ کی وفات ہو گئی۔

باب 9

امام موسیٰ کاظمؑ کے بعد ہارون نے ایک ہی شب میں جن سادات کو قتل کرایا

1 حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ السَّامَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ مَاهَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ الْبَزَّازُ النَّيْسَابُورِيُّ وَ كَانَ مُسِنّاً قَالَ كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَ حُمَيْدِ بْنِ قَحْطَبَةَ الطَّائِيِّ الطُّوسِيِّ مُعَامَلَةٌ فَرَحَلْتُ إِلَيْهِ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ فَبَلَغَهُ خَبَرُ قُدُومِي فَاسْتَحْضَرَنِي لِلْوَقْتِ وَ عَلَيَّ ثِيَابُ السَّفَرِ لَمْ أُغَيِّرْهَا وَ ذَلِكَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَقْتَ صَلَاةِ الظُّهْرِ فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ رَأَيْتُهُ فِي بَيْتٍ يَجْرِي فِيهِ الْمَاءُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَ جَلَسْتُ فَأُتِيَ بِطَشْتٍ وَ إِبْرِيقٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ أَمَرَنِي فَغَسَلْتُ يَدَيَّ وَ أُحْضِرَتِ الْمَائِدَةُ وَ ذَهَبَ عَنِّي أَنِّي صَائِمٌ وَ أَنِّي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ ذَكَرْتُ فَأَمْسَكْتُ يَدِي فَقَالَ لِي حُمَيْدٌ مَا لَكَ لَا تَأْكُلُ فَقُلْتُ أَيُّهَا الْأَمِيرُ هَذَا شَهْرُ رَمَضَانَ وَ لَسْتُ بِمَرِيضٍ وَ لَا بِي عِلَّةٌ تُوجِبُ الْإِفْطَارَ وَ لَعَلَّ الْأَمِيرَ لَهُ عُذْرٌ فِي ذَلِكَ أَوْ عِلَّةٌ تُوجِبُ الْإِفْطَارَ فَقَالَ مَا بِي عِلَّةٌ تُوجِبُ الْإِفْطَارَ وَ إِنِّي لَصَحِيحُ الْبَدَنِ ثُمَّ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ وَ بَكَى فَقُلْتُ لَهُ بَعْدَ مَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ مَا يُبْكِيكَ أَيُّهَا الْأَمِيرُ فَقَالَ أَنْفَذَ إِلَيَّ هَارُونُ الرَّشِيدُ وَقْتَ كَوْنِهِ بِطُوسَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ أَنْ أَجِبْ فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ رأيته [رَأَيْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ شَمْعَةً تَتَّقِدُ وَ سَيْفاً أخضر [أُحْضِرَ مَسْلُولًا وَ بَيْنَ يَدَيْهِ خَادِمٌ وَاقِفٌ فَلَمَّا قُمْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ فَقَالَ كَيْفَ طَاعَتُكَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْتُ بِالنَّفْسِ وَ الْمَالِ فَأَطْرَقَ ثُمَّ أَذِنَ لِي فِي الِانْصِرَافِ فَلَمْ أَلْبَثْ فِي مَنْزِلِي حَتَّى عَادَ الرَّسُولُ إِلَيَّ وَ قَالَ أَجِبْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي إِنَّا لِلَّهِ أَخَافُ أَنْ يَكُونَ قَدْ عَزَمَ عَلَى قَتْلِي وَ أَنَّهُ لَمَّا رَآنِي اسْتَحْيَا مِنِّي فَعُدْتُ إِلَى بَيْنِ يَدَيْهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ فَقَالَ كَيْفَ طَاعَتُكَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْتُ بِالنَّفْسِ وَ الْمَالِ وَ الْأَهْلِ وَ الْوَلَدِ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكاً ثُمَّ أَذِنَ لِي فِي الِانْصِرَافِ فَلَمَّا دَخَلْتُ مَنْزِلِي لَمْ أَلْبَثْ أَنْ عَادَ إِلَيَّ الرَّسُولُ فَقَالَ أَجِبْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَحَضَرْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ هُوَ عَلَى حَالِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَ قَالَ لِي كَيْفَ طَاعَتُكَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْتُ بِالنَّفْسِ وَ الْمَالِ وَ الْأَهْلِ وَ الْوَلَدِ وَ الدِّينِ فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ لِي خُذْ هَذَا السَّيْفَ وَ

امْتَثِلْ مَا يَأْمُرُكَ بِهِ الْخَادِمُ قَالَ فَتَنَاوَلَ الْخَادِمُ السَّيْفَ وَ نَاوَلَنِيهِ وَ جَاءَ بِي إِلَى بَيْتٍ بَابُهُ مُغْلَقٌ فَفَتَحَهُ فَإِذَا فِيهِ بِئْرٌ فِي وَسَطِهِ وَ ثَلَاثَةُ بُيُوتٍ أَبْوَابُهَا مُغْلَقَةٌ فَفَتَحَ بَابَ بَيْتٍ مِنْهَا فَإِذَا فِيهِ عِشْرُونَ نَفْساً عَلَيْهِمُ الشُّعُورُ وَ الذَّوَائِبُ شُيُوخٌ وَ كُهُولٌ وَ شُبَّانٌ مُقَيَّدُونَ فَقَالَ لِي إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَأْمُرُكَ بِقَتْلِ هَؤُلَاءِ وَ كَانُوا كُلُّهُمْ عَلَوِيَّةً مِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ عليها السلام فَجَعَلَ يُخْرِجُ إِلَيَّ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ فَأَضْرِبُ عُنُقَهُ حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى آخِرِهِمْ ثُمَّ رَمَى بِأَجْسَادِهِمْ وَ رُءُوسِهِمْ فِي تِلْكَ الْبِئْرِ ثُمَّ فَتَحَ بَابَ بَيْتٍ آخَرَ فَإِذَا فِيهِ أَيْضاً عِشْرُونَ نَفْساً مِنَ الْعَلَوِيَّةِ مِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ عليها السلام مُقَيَّدُونَ فَقَالَ لِي إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَأْمُرُكَ بِقَتْلِ هَؤُلَاءِ فَجَعَلَ يُخْرِجُ إِلَيَّ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ فَأَضْرِبُ عُنُقَهُ وَ يَرْمِي بِهِ فِي تِلْكَ الْبِئْرِ حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى آخِرِهِمْ ثُمَّ فَتَحَ بَابَ الْبَيْتِ الثَّالِثِ فَإِذَا فِيهِ مِثْلُهُمْ عِشْرُونَ نَفْساً مِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ عليها السلام مُقَيَّدُونَ عَلَيْهِمُ الشُّعُورُ وَ الذَّوَائِبُ فَقَالَ لِي إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَأْمُرُكَ بِقَتْلِ هَؤُلَاءِ أَيْضاً فَجَعَلَ يُخْرِجُ إِلَيَّ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ فَأَضْرِبُ عُنُقَهُ وَ يَرْمِي بِهِ فِي تِلْكَ الْبِئْرِ حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى تِسْعَةَ عَشَرَ نَفْساً مِنْهُمْ وَ بَقِيَ شَيْخٌ مِنْهُمْ عَلَيْهِ شَعْرٌ فَقَالَ لِي تَبّاً لَكَ يَا مَيْشُومُ أَيُّ عُذْرٍ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا قَدِمْتَ علیه ا عَلَى جَدِّنَا رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ قَدْ قَتَلْتَ مِنْ أَوْلَادِهِ سِتِّينَ نَفْساً قَدْ وَلَدَهُمْ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ عليها السلام فَارْتَعَشَتْ يَدِي وَ ارْتَعَدَتْ فَرَائِصِي فَنَظَرَ إِلَيَّ الْخَادِمُ مُغْضَباً وَ زَبَرَنِي فَأَتَيْتُ عَلَى ذَلِكَ الشَّيْخِ أَيْضاً فَقَتَلْتُهُ وَ رَمَى بِهِ فِي تِلْكَ الْبِئْرِ فَإِذَا كَانَ فِعْلِي هَذَا وَ قَدْ قَتَلْتُ سِتِّينَ نَفْساً مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَمَا يَنْفَعُنِي صَوْمِي وَ صَلَاتِي وَ أَنَا لَا أَشُكُّ أَنِّي مُخَلَّدٌ فِي النَّارِ

قال مصنف هذا الكتاب للمنصور مثل هذه الفعلة في ذرية رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ترجمہ

عبداللہ بزاز نیشاپوری کا بیان ہے کہ میرا حمید بن قحطبہ طائی طوسی کے ساتھ کچھ لین دین تھا۔

چنانچہ میں ماہ رمضان میں اس سے ملنے کے لئے گیا، جب میں اس کے پاس پہنچا تو اس کے غلاموں نے میری آمد کی اطلاع کی، اس نے مجھے بلا تاخیر ملاقات کے لئے بلایا۔

میں نے داخل ہو کر اسے سلام کیا اور بیٹھ گیا، اسی اثنا میں نوکر اس کے سامنے طشت اور لوٹا لے کر آیا، اس نے ہاتھ دھوئے اور پھر اس نے مجھے ہاتھ دھونے کا حکم دیا، میں نے بھی ہاتھ دھوئے، پھر دسترخوان بچھ گیا۔

مجھے یہ یاد نہ رہا کہ ماہ رمضان ہے اور میں حالت روزہ میں ہوں چنانچہ میں نے بھی اس کے ساتھ بیٹھ کر دو تین لقمے کھائے، جیسے ہی مجھے یاد آیا کہ میں حالت روزہ میں ہوں تو میں نے اپنا ہاتھ کھانے سے کھینچ لیا۔

حمید نے کہا: کھانا کیوں نہیں کھاتے؟

میں نے کہا: میں روزہ سے ہوں اور بھول کر چند لقمے کھا لئے البتہ آپ کے پاس کوئی عذر شرعی موجود ہوگا جس کی وجہ سے آپ نے روزہ نہیں رکھا۔

اس نے کہا: مجھے کوئی بیماری نہیں جس کی وجہ سے مجھے روزہ مخالف ہو، میں بالکل تندرست وصحت مند ہوں، پھر وہ رونے لگا۔

جب وہ کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو میں نے اس سے پوچھا۔

امیر! آپ کیوں روتے ہیں؟

اس نے کہا: میں اپنی بدبختی پر روتا ہوں۔

واقعہ یہ ہے کہ ایک رات جب کہ ہارون الرشید طوس میں تھا، اس نے مجھے بلایا جب میں اس کے پاس گیا تو میں نے دیکھا اس کے سامنے ایک شمع جل رہی تھی اور ایک سبز قسم کی بے نیام تلوار رکھی ہوئی تھی اور اس کے سامنے ایک خادم کھڑا ہوا تھا۔

جب میں اس کے سامنے کھڑا ہوا تو اس نے سر اٹھا کر میری جانب دیکھا اور کہا: تم اپنے امیر کی اطاعت کس حد تک کر سکتے ہو؟

میں نے کہا: میں جان ومال اطاعت امیر کے لئے قربان کر سکتا ہوں۔

اس نے کچھ دیر سر جھکایا پھر مجھے گھر جانے کی اجازت دے دی۔

میں اپنے گھر آ کر بیٹھا ہی تھا کہ کچھ دیر کے بعد پھر ہارون کا قاصد آ گیا اور مجھے کہا کہ تجھے خلیفہ یاد کر رہے ہیں۔

میں نے اپنے دل میں اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ پڑھا اور میں نے سوچ لیا کہ ہو نہ ہو خلیفہ مجھے قتل کرنا چاہتا ہے، اور شاید پہلی مرتبہ اسے شرم محسوس ہوئی، اس مرتبہ وہ کوئی رحم نہیں کرے گا۔

بہرنوع میں کانپتا ہوا پھر اس کے سامنے گیا تو اس نے کہا: تم اپنے امیر کی اطاعت کس حد تک کر سکتے ہو؟

میں نے کہا: میں اطاعت امیر کے لئے اپنی جان، اولاد اور مال قربان کر سکتا ہوں۔

یہ سن کر وہ تھوڑا سا مسکرایا اور مجھے واپس جانے کی اجازت دے دی۔

اب کی بار میں اپنے گھر پہنچا تو کچھ دیر بعد پھر خلیفہ کے قاصد نے دروازے پر دستک دی اور کہا: تجھے خلیفہ یاد کر رہے ہیں۔

جب میں تیسری مرتبہ اس کے سامنے گیا تو اسے اسی حال میں پایا اور اس نے مجھ سے وہی پرانا سوال دہراتے

ہوئے پوچھا۔

تم امیر کی اطاعت کس حد تک کر سکتے ہو؟

میں نے کہا: میں امیر کی اطاعت کے لئے جان، اولاد، مال اور ایمان قربان کرنے پر آمادہ ہوں۔

میرا جواب سن کر وہ ہنسنے لگا اور مجھے کہا: یہ تلوار اٹھا اور اس غلام کے ساتھ جا اور جو کچھ تجھے یہ حکم دے اس کی تعمیل کر۔

چنانچہ غلام مجھے لے کر ایک جگہ پہنچا جہاں تین بند کمرے تھے اور صحن میں ایک کنواں تھا۔

غلام نے ایک کمرے کا دروازہ کھولا، اس میں بیس افراد قید تھے جن میں بچے، بچیاں اور بوڑھے افراد شامل تھے۔

غلام نے دروازہ کھول کر مجھے کہا: امیر المومنین کا حکم ہے کہ ان سب کو قتل کر دے۔

چنانچہ غلام ان میں سے ایک ایک قیدی کو لاتا گیا اور میں بے دریغ قتل کرتا چلا گیا، پھر میں نے ان کے لاشے کنویں میں ڈال دیئے۔

پھر اس کے بعد اس نے دوسرا کمرہ کھولا، اس میں بھی بیس افراد قید تھے غلام ایک ایک قیدی کو لاتا گیا اور میں قتل کرتا رہا اور میں نے ان کے بے جان لاشے بھی اسی کنویں میں پھینک دیئے۔

آخر میں غلام نے تیسرا کمرہ کھولا، اس میں بھی بیس افراد قید تھے، غلام ایک ایک قیدی کو لاتا گیا اور میں قتل کرتا گیا اور جب ان میں سے انیس افراد کو قتل کر چکا تو آخر میں ایک بوڑھا قیدی میرے سامنے لایا گیا، اس قیدی نے کہا: اے بد بخت! قیامت کے روز تو ہمارے نانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہمارے قتل کے متعلق کیا جواب دے گا۔

تو نے علیؑ و زہراؑ کی اولاد میں سے ساٹھ افراد کو ناحق قتل کیا ہے، اس دن تو کیا جواب دے گا؟

اس وقت میرا ہاتھ کانپنے لگا اور میرے جسم پر لرزہ طاری ہوا، غلام نے مجھے سختی کے ساتھ جھڑکا اور کہا کہ امیر المومنین نے تجھے ان سب کے قتل کا حکم دیا ہے، چنانچہ میں نے اس بوڑھے قیدی کو بھی آخر میں قتل کر دیا، اور اس کا لاشہ بھی اسی کنویں میں ڈال دیا۔

اب جب کہ تم میرا ظلم سن چکے ہو تو مجھے بتاؤ مجھے نماز روزہ سے کیا فائدہ ہوگا، میں اولاد رسولؐ میں سے ساٹھ افراد کا قاتل ہوں، مجھے اپنے دوزخی ہونے کا مکمل یقین ہے، اسی لئے نماز روزہ کا تکلف کرنے کی مجھے کیا ضرورت ہے؟

مصنف کتاب ھذا کہتے ہیں کہ ذریت رسولؐ کے ساتھ منصور نے بھی اسی طرح کا سلوک روا رکھا تھا، اس کے ظلم کی داستانیں بہت طویل ہیں جن میں سے ایک داستان ہم یہاں نقل کر رہے ہیں۔

منصور دوانقی کا ظلم

2 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَنْصُورٍ الْمُطَرِّزُ قَالَ سَمِعْتُ

الْحَاكِمَ أَبَا أَحْمَدَ مُحَمَّدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَنْمَاطِيَّ النَّيْسَابُورِيَّ يَقُولُ بِإِسْنَادٍ مُتَّصِلٍ ذَكَرَ أَنَّهُ لَمَّا بَنَى الْمَنْصُورُ الْأَبْنِيَةَ بِبَغْدَادَ جَعَلَ يَطْلُبُ الْعَلَوِيَّةَ طَلَباً شَدِيداً وَ يَجْعَلُ مَنْ ظَفِرَ بِهِ مِنْهُمْ فِي الْأُسْطُوَانَاتِ الْمُجَوَّفَةِ الْمَبْنِيَّةِ مِنَ الْجِصِّ وَ الْآجُرِّ فَظَفِرَ ذَاتَ يَوْمٍ بِغُلَامٍ مُتَّهَمٍ حَسَنِ الْوَجْهِ عَلَيْهِ شَعْرٌ أَسْوَدُ مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَسَلَّمَهُ إِلَى الْبَنَّاءِ الَّذِي كَانَ يَبْنِي لَهُ وَ أَمَرَهُ أَنْ يَجْعَلَهُ فِي جَوْفِ أُسْطُوَانَةٍ وَ يَبْنِيَ عَلَيْهِ وَ وَكَّلَ عَلَيْهِ مِنْ ثِقَاتِهِ مَنْ يُرَاعِي ذَلِكَ حَتَّى يَجْعَلَهُ فِي جَوْفِ أُسْطُوَانَةٍ بِمَشْهَدِهِ فَجَعَلَهُ الْبَنَّاءُ فِي جَوْفِ أُسْطُوَانَةٍ فَدَخَلَتْهُ رِقَّةٌ عَلَيْهِ وَ رَحْمَةٌ لَهُ فَتَرَكَ فِي الْأُسْطُوَانَةِ فُرْجَةً يَدْخُلُ مِنْهَا الرَّوْحُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ فَاصْبِرْ فَإِنِّي سَأُخْرِجُكَ مِنْ جَوْفِ هَذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ إِذَا جَنَّ اللَّيْلُ فَلَمَّا جَنَّ اللَّيْلُ جَاءَ الْبَنَّاءُ فِي ظُلْمَةٍ فَأَخْرَجَ ذَلِكَ الْعَلَوِيَّ مِنْ جَوْفِ تِلْكَ الْأُسْطُوَانَةِ وَ قَالَ لَهُ اتَّقِ اللهَ فِي دَمِي وَ دَمِ الْفَعَلَةِ الَّذِينَ مَعِي وَ غَيِّبْ شَخْصَكَ فَإِنِّي إِنَّمَا أَخْرَجْتُكَ فِي ظُلْمَةِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ مِنْ جَوْفِ هَذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ لِأَنِّي خِفْتُ إِنْ تَرَكْتُكَ فِي جَوْفِهَا أَنْ يَكُونَ جَدُّكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَصْمِي بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ ثُمَّ أَخَذَ شَعْرَهُ بِآلَاتِ الْجَصَّاصِينَ كَمَا أَمْكَنَ وَ قَالَ غَيِّبْ شَخْصَكَ وَ انْجُ بِنَفْسِكَ وَ لَا تَرْجِعْ إِلَى أُمِّكَ فَقَالَ الْغُلَامُ فَإِنْ كَانَ هَذَا هَكَذَا فَعَرِّفْ أُمِّي أَنِّي قَدْ نَجَوْتُ وَ هَرَبْتُ لِتَطِيبَ نَفْسُهَا وَ يَقِلَّ جَزَعُهَا وَ بُكَاؤُهَا وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لِعَوْدِي إِلَيْهَا وَجْهٌ فَهَرَبَ الْغُلَامُ وَ لَا يُدْرَى أَيْنَ قَصَدَ مِنْ وَجْهِ أَرْضِ اللهِ تَعَالَى وَ لَا إِلَى أَيِّ بَلَدٍ وَقَعَ قَالَ ذَلِكَ الْبَنَّاءُ وَ قَدْ كَانَ الْغُلَامُ عَرَّفَنِي مَكَانَ أُمِّهِ وَ أَعْطَانِي الْعَلَامَةَ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهَا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي دَلَّنِي عَلَيْهِ فَسَمِعْتُ دَوِيّاً كَدَوِيِّ النَّحْلِ مِنَ الْبُكَاءِ فَعَلِمْتُ أَنَّهَا أُمُّهُ فَدَنَوْتُ مِنْهَا وَ عَرَّفْتُهَا خَبَرَ ابْنِهَا وَ أَعْطَيْتُهَا شَعْرَهُ وَ انْصَرَفْتُ

ترجمہ

ہم سے احمد بن محمد بن حسین نے بیان کیا، اس نے ابومنصور مطرز سے روایت کی، اس نے کہا میں نے حاکم ابواحمد محمد بن محمد بن اسحاق انماطی نیشاپوری سے سنا، اس نے اسناد متصل سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا: جب منصور دوانقی نے بغداد شہر قائم کیا تو سادات کو تلاش کرتا، اسے جہاں بھی سید ملتے انہیں مکانات کی دیواروں میں چنا دیتا۔

ایک دن ایک خوبصورت بچہ جس کا تعلق امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی نسل سے تھا پکڑ کر لایا گیا اور منصور نے اس کے متعلق یہ حکم دیا کہ اسے بھی دیوار میں چنوا دیا جائے۔

مکان دھڑا دھڑ بن رہے تھے، اس مظلوم بچے کو پکڑ کر ایک معمار کے پاس لایا گیا اور اسے کہا گیا کہ خلیفہ کا حکم ہے

کہ اسے دیوار میں چن دیا جائے۔ تعمیل حکم کے لئے حکومت کے کارندے ساتھ کھڑے ہو گئے۔

معمار نے معصوم بچے کو دیکھا تو اس کا دل لرز اٹھا، بہر حال اس نے دیوار میں ادھر ادھر اینٹیں لگائیں اور اس کے درمیانی حصہ کو خالی رکھ کر معصوم بچے کو لٹا دیا اور اوپر اینٹیں چن دیں اور اس نے اینٹوں کے درمیان ایک چھوٹا سا سوراخ رکھ دیا جس میں سے ہوا کی آمد و رفت جاری رہ سکے۔

اس کے بعد حکومت کے کارندے اپنے گھروں کو چلے گئے اور رات کی تاریکی میں وہی معمار دیوار کے قریب آیا اور آہستہ آہستہ اینٹیں ہٹائیں اور بچے کو دیوار میں سے برآمد کیا اور اس سے کہا: اب آپ کا گھر چلے جانا مناسب نہیں ہے ، آپ اللہ کی وسیع زمین پر کہیں دور دراز علاقے میں چلے جائیں اور اپنی جان بچائیں ، اگر حکومت کے کارندوں نے آپ کو کہیں دیکھ لیا تو آپ کے ساتھ مجھے بھی قتل کر دیں گے ، میں نے رسول خداؐ کی خوشنودی کے لئے آپ کو اس دیوار سے نکالا ہے۔ پھر معمار نے بچے کے سر کے بال مونڈ دیئے اور کہا: اب آپ کہیں چلے جائیں اور کبھی غلطی سے بھی اپنی ماں کے پاس مت جائیں۔

معصوم بچے نے کہا: ٹھیک ہے میں کہیں چلا جاؤں گا، تم نشانی کے طور پر میرے بال میری بیوہ ماں کے پاس لے جانا اور اسے تسلی دینا، پھر بچے نے معمار کو اپنے گھر کا پتہ بتایا۔

معمار کہتا ہے کہ میں ایک رات بچے کے بتائے ہوئے پتہ پر گیا تو ایک مکان سے مجھے ایک خاتون کے رونے کی دھیمی دھیمی آواز آئی ، میں سمجھ گیا کہ یہ مکان اس بچے کا ہے اور اس کی ماں اپنے بیٹے کو یاد کر کے رو رہی ہے۔

میں نے اس دروازہ پر آہستہ سے دستک دی بی بی نے دروازہ کھولا میں نے اسے اس کے بیٹے کی تمام داستان غم سنائی اور اس کے بال ماں کے حوالے کر کے واپس آ گیا۔

معمار کہتا ہے: مجھے پھر پتہ نہیں چلا کہ وہ معصوم بچہ اس کے بعد کہاں گیا اور اس کا کیا بنا۔

باب10

فرقہ واقفیہ کیونکر معرض وجود میں آیا؟

1 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كَانَ وَ اللهِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام مِنَ الْمُتَوَسِّمِينَ يَعْلَمُ مَنْ يَقِفُ عَلَيْهِ بَعْدَ مَوْتِهِ وَ يَجْحَدُ الْإِمَامَ بَعْدَ إِمَامَتِهِ فَكَانَ يَكْظِمُ غَيْظَهُ عَلَيْهِمْ وَ لَا يُبْدِي لَهُمْ مَا يَعْرِفُهُ مِنْهُمْ فَسُمِّيَ الْكَاظِمَ لِذَلِكَ.

ترجمہ

ربیع بن عبدالرحمٰن کہتے تھے: امام موسیٰ بن جعفر علیہما السلام انتہائی صاحب فراست تھے، آپؑ اپنی فراست ایمانی سے ان لوگوں کو بخوبی جانتے تھے جو آپؑ کی موت کا انکار کرنے والے تھے اور آپؑ کے جانشین امام حق کے منکر بننے والے تھے، اس کے باوجود آپؑ اپنا غصہ ضبط کرتے تھے اور ان کے سامنے کسی ناراضگی کا اظہار نہیں کرتے تھے، اسی لئے آپؑ کا لقب کاظم رکھا گیا۔

2 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ لَمَّا مَاتَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام وَ لَيْسَ مِنْ قُوَّامِهِ أَحَدٌ إِلَّا وَ عِنْدَهُ الْمَالُ الْكَثِيرُ فَكَانَ ذَلِكَ سَبَبَ وَقْفِهِمْ وَ جُحُودِهِمْ لِمَوْتِهِ وَ كَانَ عِنْدَ زِيَادٍ الْقَنْدِيِّ سَبْعُونَ أَلْفَ دِينَارٍ وَ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ثَلَاثُونَ أَلْفَ دِينَارٍ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ وَ تَبَيَّنَ لِيَ الْحَقُّ وَ عَرَفْتُ مِنْ أَمْرِ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام مَا عَرَفْتُ تَكَلَّمْتُ وَ دَعَوْتُ النَّاسَ إِلَيْهِ قَالَ فَبَعَثَا إِلَيَّ وَ قَالَا لِي مَا يَدْعُوكَ إِلَى هَذَا إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَنَحْنُ نُغْنِيكَ وَ ضَمِنَا لِي عَشَرَةَ آلَافِ دِينَارٍ وَ قَالَا لِي كُفَّ فَأَبَيْتُ فَقُلْتُ لَهُمَا إِنَّا رُوِّينَا عَنِ الصَّادِقِينَ عليهم السلام أَنَّهُمْ قَالُوا إِذَا ظَهَرَتِ الْبِدَعُ فَعَلَى الْعَالِمِ أَنْ يُظْهِرَ عِلْمَهُ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ سُلِبَ نُورَ الْإِيمَانِ وَ مَا كُنْتُ لِأَدَعَ الْجِهَادَ فِي أَمْرِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى كُلِّ حَالٍ فَنَاصَبَانِي وَ أَظْهَرَا لِيَ الْعَدَاوَةَ

ترجمہ

یونس بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں: جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی شہادت ہوئی تو اس وقت جتنے بھی آپؑ کے امین تھے ان سب کے پاس خمس کی ایک بڑی رقم موجود تھی۔

چنانچہ اسی مال خمس کو کھانے اور چھپانے کے لئے انہوں نے یہ عقیدہ وضع کر لیا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی وفات ہی نہیں ہوئی اور آپؑ زندہ جاوید ہیں۔

چنانچہ زیاد بن مروان قندی کے پاس ستر ہزار دینار تھے اور علی بن حمزہ ثمالی (بطائنی خ،ل) کے پاس تیس ہزار دینار تھے۔

جب میں نے ان کی تزویراتی گفتگو سنی اور اس کے ساتھ اللہ نے مجھے حق کی ہدایت فرمائی اور میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی امامت کو تسلیم کیا اور میں نے اس کا پرچار شروع کیا تو ان دونوں نے مجھے کہا: تو یہ کیا کر رہا ہے؟

اگر تجھے دولت کی ضرورت ہے تو ہم تجھے مالا مال بنانے کو تیار ہیں، تم علی رضا (علیہ السلام) کی امامت کا پرچار چھوڑ دو۔

میں نے ان دونوں کی پیشکش کو ٹھکراتے ہوئے کہا: ہم نے امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام سے روایت کی۔

انہوں نے فرمایا: ''جب بدعتیں ظاہر ہوں تو عالم کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے علم کا اظہار کرے اگر اس نے ایسا نہ کیا تو اس سے نورِ ایمان سلب کر لیا جائے گا۔''

میں نے ان دونوں سے کہا: میں امر خداوندی کے لئے کسی بھی قیمت پر جہاد چھوڑنے کو تیار نہیں ہوں، اس لئے ان دونوں نے مجھ سے دشمنی رکھی اور میری مخالفت کی۔

3 حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَمَّادٍ قَالَ كَانَ أَحَدُ الْقُوَّامِ عُثْمَانَ بْنَ عِيسَى الرَّوَاسِيَّ وَ كَانَ يَكُونُ بِمِصْرَ وَ كَانَ عِنْدَهُ مَالٌ كَثِيرٌ وَ سِتُّ جَوَارِيَ قَالَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيهِنَّ وَ فِي الْمَالِ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ أَبَاكَ لَمْ يَمُتْ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ أَبِي قَدْ مَاتَ وَ قَدْ قَسَّمْنَا مِيرَاثَهُ وَ قَدْ صَحَّتِ الْأَخْبَارُ بِمَوْتِهِ وَ احْتَجَّ عَلَيْهِ فِيهِ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ أَبُوكَ مَاتَ فَلَيْسَ لَكَ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ وَ إِنْ كَانَ قَدْ مَاتَ عَلَى مَا تَحْكِي فَلَمْ يَأْمُرْنِي بِدَفْعِ شَيْءٍ إِلَيْكَ وَ قَدْ أَعْتَقْتُ الْجَوَارِيَ وَ تَزَوَّجْتُهُنَّ

قال مصنف هذا الكتاب لم يكن موسى بن جعفر عليه السلام ممن يجمع المال و لكنه حصل في وقت الرشيد و كثر أعداؤه و لم يقدر على تفريق ما كان يجتمع إلا على القليل ممن يثق بهم في

كتمان السر فاجتمعت هذه الأموال لأجل ذلك وأراد أن لا يحقق على نفسه قول من كان يسعى به إلى الرشيد ويقول إنه تحمل عليه إليه الأموال ويعتقد له الإمامة ويحمل على الخروج عليه ولو لا ذلك لفرق ما اجتمع من هذه الأموال على أنها لم تكن أموال الفقراء وإنما كانت أموالا يصل بها مواليه ليكون له إكراما منهم له وبرا منهم به عليه السلام.

ترجمه

احمد بن حماد کہتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ایک امین کا نام عثمان بن عیسیٰ رواسی تھا اور اس نے مصر میں رہائش رکھی ہوئی تھی، اس کے پاس بہت سی دولت اور چھ کنیزیں تھیں، امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی وفات کے بعد اس سے مذکورہ چیزوں کا مطالبہ کیا تو اس نے جواب میں تحریر کیا۔

میں یہ چیزیں آپ کے سپرد کیونکر کروں جب کہ آپؑ کے والد کی وفات ہی نہیں ہوئی؟

امام علی رضا علیہ السلام نے اسے تحریر فرمایا: میرے والد کی وفات ہو چکی ہے ہم ان کی میراث بھی تقسیم کر چکے ہیں اور ان کی موت کی خبریں صحیح ہیں۔

لیکن اس بدبخت نے جواب میں لکھا۔

اگر آپؑ کے والد کی وفات نہیں ہوئی اور وہ زندہ ہیں تو آپؑ کو ان چیزوں کے مطالبہ کا کوئی حق نہیں ہے، اگر وہ بالفرض وفات بھی پا گئے ہوں تو بھی میں مذکورہ اشیاء آپؑ کے حوالے نہیں کروں گا کیونکہ آپؑ کے والد نے مجھے اس طرح کا حکم نہیں دیا تھا۔

مصنف کتاب ھذا کہتے ہیں: امام موسیٰ کاظم علیہ السلام مال و دولت جمع کرنے والے انسان ہرگز نہیں تھے، حکومت وقت سے آپؑ کی شدید مخالفت تھی، اسی لیے آپؑ امین افراد کے پاس مال و دولت رکھا دیتے تھے تا کہ بوقت ضرورت مستحقین میں تقسیم کی جا سکے۔

علاوہ ازیں مذکورہ دولت آپؑ کے پاس بغرض تقسیم نہیں بھیجی گئی بلکہ آپؑ کے عقیدت مند افراد نے آپؑ کی خدمت میں بطور نذرانہ روانہ کی تھی۔

باب 11

عقیدۂ توحید کے متعلق امام علی رضاؑ کے فرامین

1 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الصَّقْرِ بْنِ دُلَفَ عَنْ يَاسِرٍ الْخَادِمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ مَنْ شَبَّهَ اللهَ تَعَالَى بِخَلْقِهِ فَهُوَ مُشْرِكٌ وَمَنْ نَسَبَ إِلَيْهِ مَا نَهَى عَنْهُ فَهُوَ كَافِرٌ

ترجمہ

یاسر خادم سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا۔

آپؑ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی شبیہ اس کی مخلوق سے دی وہ مشرک ہے اور جس نے اللہ کی طرف اس چیز کی نسبت دی جس سے اس نے منع کیا، وہ کافر ہے''

2 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الدَّقَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الصُّوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى الرُّويَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَظِيمِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَحْمُودٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ قَالَ يَعْنِي مُشْرِقَةً يَنْتَظِرُ ثَوَابَ رَبِّهَا

ترجمہ

سید عبدالعظیم حسنی نے ابراہیم بن ابی محمود سے روایت کی، اس نے کہا: امام علی رضا علیہ السلام نے قرآن مجید کی اس آیت۔ ''اس دن چہرے تروتازہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔'' (القیامۃ۔ ۲۲۔ ۲۳) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ''یعنی روشن ہوں گے اور اپنے رب کے ثواب کے منتظر ہوں گے''

3 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيِّ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مَا تَقُولُ فِي الْحَدِيثِ الَّذِي يَرْوِيهِ أَهْلُ الْحَدِيثِ أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَزُورُونَ

رَبَّهُمْ فِي مَنَازِلِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عليه السلام يَا أَبَا الصَّلْتِ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَضَّلَ نَبِيَّهُ مُحَمَّداً صلى الله عليه وسلم عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ مِنَ النَّبِيِّينَ وَ الْمَلَائِكَةِ وَ جَعَلَ طَاعَتَهُ طَاعَتَهُ وَ مُتَابَعَتَهُ مُتَابَعَتَهُ وَ زِيَارَتَهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ زِيَارَتَهُ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَ مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَ قَالَ إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللهَ يَدُ اللهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ وَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي أَوْ بَعْدَ مَوْتِي فَقَدْ زَارَ اللهَ تَعَالَى وَ دَرَجَةُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِي الْجَنَّةِ أَرْفَعُ الدَّرَجَاتِ فَمَنْ زَارَهُ فِي دَرَجَتِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْ مَنْزِلِهِ فَقَدْ زَارَ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَمَا مَعْنَى الْخَبَرِ الَّذِي رَوَوْهُ أَنَّ ثَوَابَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ اللهِ تَعَالَى فَقَالَ عليه السلام يَا أَبَا الصَّلْتِ مَنْ وَصَفَ اللهَ تَعَالَى بِوَجْهٍ كَالْوُجُوهِ فَقَدْ كَفَرَ وَ لَكِنَّ وَجْهَ اللهِ تَعَالَى أَنْبِيَاؤُهُ وَ رُسُلُهُ وَ حُجَجُهُ صلى الله عليه وسلم هُمُ الَّذِينَ بِهِمْ يُتَوَجَّهُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِلَى دِينِهِ وَ مَعْرِفَتِهِ وَ قَالَ اللهُ تَعَالَى كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَ يَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ فَالنَّظَرُ إِلَى أَنْبِيَاءِ اللهِ تَعَالَى وَ رُسُلِهِ وَ حُجَجِهِ عليه السلام فِي دَرَجَاتِهِمْ ثَوَابٌ عَظِيمٌ لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ قَدْ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مَنْ أَبْغَضَ أَهْلَ بَيْتِي وَ عِتْرَتِي لَمْ يَرَنِي وَ لَمْ أَرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ قَالَ إِنَّ فِيكُمْ مَنْ لَا يَرَانِي بَعْدَ أَنْ يُفَارِقَنِي يَا أَبَا الصَّلْتِ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَا يُوصَفُ بِمَكَانٍ وَ لَا يُدْرَكُ بِالْأَبْصَارِ وَ الْأَوْهَامِ قَالَ قُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ أَهُمَا الْيَوْمَ مَخْلُوقَتَانِ فَقَالَ نَعَمْ وَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ رَأَى النَّارَ لَمَّا عُرِجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ قَوْماً يَقُولُونَ إِنَّهُمَا الْيَوْمَ مُقَدَّرَتَانِ غَيْرُ مَخْلُوقَتَيْنِ فَقَالَ عليه السلام لَا هُمْ مِنَّا وَ لَا نَحْنُ مِنْهُمْ مَنْ أَنْكَرَ خَلْقَ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ فَقَدْ كَذَّبَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَ كَذَّبَنَا وَ لَيْسَ مِنْ وَلَايَتِنَا عَلَى شَيْءٍ وَ يُخَلَّدُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ قَالَ اللهُ تَعَالَى هٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ وَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لَمَّا عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ أَخَذَ بِيَدِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام فَأَدْخَلَنِي الْجَنَّةَ فَنَاوَلَنِي مِنْ رُطَبِهَا فَأَكَلْتُهُ فَتَحَوَّلَ ذَلِكَ نُطْفَةً فِي صُلْبِي فَلَمَّا هَبَطْتُ إِلَى الْأَرْضِ وَاقَعْتُ خَدِيجَةَ فَحَمَلَتْ بِفَاطِمَةَ عليها السلام فَفَاطِمَةُ حَوْرَاءُ إِنْسِيَّةٌ فَكُلَّمَا اشْتَقْتُ إِلَى رَائِحَةِ الْجَنَّةِ شَمِمْتُ رَائِحَةَ ابْنَتِي فَاطِمَةَ A

ترجمہ

ابوالصلت الہروی عبدالسلام بن صالح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا۔

مولا! آپؑ اس روایت کے متعلق کیا فرماتے ہیں جس کے متعلق لوگ بیان کرتے ہیں۔

''مومنین اپنے منازل جنت میں اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے۔''

یہ سن کر حضرتؑ نے فرمایا: ابوالصلت! اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جملہ مخلوقات اور جملہ انبیاء ومرسلین وملائکہ پر فضیلت دی ہے اوران کی اطاعت اور بیعت کو اپنی اطاعت اور بیعت قرار دیا جیسا کہ اس نے خودفرمایا: ''جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔'' (النساء۔۸۰)

''بے شک جولوگ آپؐ کی بیعت کرر ہے تھے، وہ اللہ کی بیعت کرر ہے تھے۔'' (الفتح۔۱۰)

توجس طرح سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و بیعت کو اپنی اطاعت و بیعت قرار دیا ہے، اسی طرح سے اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کو بھی اپنی زیارت قرار دیا ہے۔

اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے میری زندگی یا میری موت کے بعد میری زیارت کی تو اس نے اللہ کی زیارت کی۔''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنت میں بلندترین درجہ ہوگا اور اہل ایمان اپنے منازل جنت سے ان کا دیدار کریں گے، آپؐ کے دیدار کو ہی اللہ کے دیدار سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ابوالصلت کہتے ہیں پھر میں نے آپؑ سے پوچھا کہ لوگ روایت کرتے ہیں۔

''بے شک لا الہ الا اللہ کا ثواب چہرۂ خداوندی کا دیدار ہے۔''

آخر اس حدیث کا کیا مفہوم ہے؟

اس کے جواب میں حضرتؑ نے ارشادفرمایا: ابوالصلت! جوشخص اللہ کی وصف دیگر چہروں کی طرح سے چہرہ کے ساتھ کرے تو اس نے کفر کیا۔

یادرکھیں! اللہ کے چہرے سے مراد اللہ کے انبیاء ورسل اور حجج ہیں کیونکہ انہی ذوات عالیہ کی وجہ سے اللہ اور اس کے دین ومعرفت کی توجیہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

''جوبھی زمین پر رہتا ہے فنا ہونے والا ہے اور تیرے پروردگار کا جلال واکرام والا چہرہ باقی رہے گا۔'' [۱]

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

''سوائے اس کے چہرے کے باقی ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔'' [۲]

تو مومنین کے لئے قیامت کے دن اپنے درجات میں رہ کر انبیاء ورسل اور حجج الٰہی کا دیدار کرنا عظیم ثواب ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: ''جس نے میرے اہل بیتؑ وعترت سے بغض رکھا، قیامت کے دن نہ وہ مجھے دیکھے گا اور نہ ہی میں اسے دیکھوں گا۔''

---

[۱] الرحمٰن۔۲۶،۲۷

[۲] القصص۔۸۸

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک اور فرمان ہے: ''تمہارے اندر ایسے اشخاص بھی ہیں جو مجھ سے جدا ہونے کے بعد مجھے پھر نہیں دیکھ سکیں گے۔''

ابوالصلت! اللہ تعالیٰ کی توصیف مکان سے نہیں کی جاسکتی اور آنکھیں اور اوہام اس کا ادراک کرنے سے قاصر ہیں۔

ابوالصلت کہتے ہیں، پھر میں نے حضرتؑ سے پوچھا۔

فرزندرسولؐ! یہ بتائیں کیا جنت و دوزخ پیدا ہو چکی ہیں اور کیا اس وقت بھی موجود ہیں؟

حضرتؑ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! شب معراج رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت میں داخل ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوزخ کو بھی دیکھا تھا۔

میں (ابوالصلت) نے عرض کی: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت و دوزخ کا فیصلہ کیا ہوا ہے لیکن ابھی تک انہیں پیدا نہیں فرمایا، اس کے متعلق آپؑ کیا فرماتے ہیں؟

حضرتؑ نے فرمایا: ان لوگوں کا ہم سے کوئی واسطہ نہیں اور نہ ہی ہمارا ان سے کوئی واسطہ ہے، جو شخص جنت و دوزخ کے پیدا ہونے کا انکار کرتا ہے وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہماری تکذیب کرتا ہے، اس کا ہماری ولایت سے کوئی واسطہ نہیں اور وہ ہمیشہ اس دوزخ میں رہے گا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''یہی وہ جہنم ہے جس کا مجرمین انکار کر رہے تھے اب اس کے اور اس کے کھولتے ہوئے پانی کے درمیان چکر لگاتے پھریں گے۔[1]

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے معراج کرائی گئی تو جبریلؑ نے میرے ہاتھ کو سے پکڑا اور مجھے جنت میں لے گئے اور اس نے مجھے جنت کی تازہ کھجور کھلائی تو وہ میرے صلب میں نطفہ کی صورت میں تبدیل ہوگئی اور جب میں زمین پر اترا تو میں نے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے مباشرت کی جس کی وجہ سے فاطمہ سلام اللہ علیہا کا حمل قرار پایا، فاطمہؑ انسانی شکل میں حور ہے اور میں جب بھی خوشبوئے جنت کا مشتاق ہوتا ہوں تو اپنی دختر فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خوشبو سونگھتا ہوں۔

4 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ مَا آمَنَ بِي مَنْ فَسَّرَ بِرَأْيِهِ كَلَامِي وَ مَا عَرَفَنِي مَنْ شَبَّهَنِي بِخَلْقِي وَ مَا عَلَى دِينِي مَنِ اسْتَعْمَلَ الْقِيَاسَ فِي دِينِي

[1] الرحمٰن۔۴۳،۴۴

ترجمہ

ریان بن صلت نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی، آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

''وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں لایا جس نے اپنی رائے سے میرے کلام کی تفسیر کی اور جس نے میری مخلوق کے ساتھ میری تشبیہ دی، اس نے مجھے پہچانا ہی نہیں اور جس نے میرے دین میں قیاس کو استعمال کیا اس کا میرے دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔''

5 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ مَرَّ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام بِقَبْرٍ مِنْ قُبُورِ أَهْلِ بَيْتِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِلَهِي بَدَتْ قُدْرَتُكَ وَ لَمْ تَبْدُ وَاهِيَةٌ فَجَهِلُوكَ وَ قَدَّرُوكَ وَ التَّقْدِيرُ عَلَى غَيْرِ مَا بِهِ وَصَفُوكَ وَ إِنِّي بَرِيءٌ يَا إِلَهِي مِنَ الَّذِينَ بِالتَّشْبِيهِ طَلَبُوكَ لَيْسَ كَمِثْلِكَ شَيْءٌ إِلَهِي وَ لَنْ يُدْرِكُوكَ وَ ظَاهِرُ مَا بِهِمْ مِنْ نِعَمِكَ دَلِيلُهُمْ عَلَيْكَ لَوْ عَرَفُوكَ وَ فِي خَلْقِكَ يَا إِلَهِي مَنْدُوحَةٌ أَنْ يَتَنَاوَلُوكَ بَلْ سَوَّوْكَ بِخَلْقِكَ فَمِنْ ثَمَّ لَمْ يَعْرِفُوكَ وَ اتَّخَذُوا بَعْضَ آيَاتِكَ رَبّاً فَبِذَلِكَ وَصَفُوكَ فَتَعَالَيْتَ رَبِّي عَمَّا بِهِ الْمُشَبِّهُونَ نَعَتُوكَ

ترجمہ

محمد بن خالد نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام اپنے خاندان کے ایک شخص کی قبر کی طرف سے گذرے تو آپؑ اس قبر کے قریب بیٹھ گئے اور اپنا ہاتھ اس قبر پر رکھ کر کہا: ''میرے پروردگار! تیری قدرت واختیار ظاہر ہو چکی ہے اور کوئی کمزوری تیری جانب سے ظاہر نہیں ہوئی کہ لوگ تجھ سے جاہل رہے اور تیرے لئے اندازے مقرر کرے اور لوگوں نے غلط اندازوں سے تیری توصیف کی ہے۔

خدایا! میں ان لوگوں سے بیزار ہوں جنہوں نے تشبیہ کے ذریعہ سے تیری جستجو کی ہے جب کہ کوئی چیز تیری مثال نہیں رکھتی۔

پروردگار! یہ لوگ تجھے ہرگز نہیں پا سکیں گے اور ان پر جو تیری نعمات ہیں وہی بظاہر تیرے لئے ان کی رہنما ہیں، اگر تجھے پانے کے لیے انہیں تیری معرفت کی طلب ہوتی تو تیری مخلوق کے لئے کشادگی اور گنجائش موجود تھی بلکہ ان لوگوں نے تجھے تیری مخلوق کے برابر ٹھہرایا اسی لئے وہ تیری معرفت حاصل نہ کر سکے اور تیری بعض آیات کو رب قرار دے کر تیری وصف بھی انہی کے ساتھ کی۔

میرے پروردگار! تو اس چیز سے بلند و برتر ہے جس کے ساتھ تشبیہ دینے والوں نے تیری وصف بیان کی ہے۔''

6 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ جَاءَ قَوْمٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فَقَالُوا لَهُ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثِ مَسَائِلَ فَإِنْ أَجَبْتَنَا فِيهَا عَلِمْنَا أَنَّكَ عَالِمٌ فَقَالَ سَلُوا فَقَالُوا أَخْبِرْنَا عَنِ اللهِ تَعَالَى أَيْنَ كَانَ كَيْفَ كَانَ وَ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ كَانَ اعْتِمَادُهُ فَقَالَ عليه السلام إِنَّ اللهَ تَعَالَى كَيَّفَ الْكَيْفَ فَهُوَ بِلَا كَيْفٍ وَ أَيَّنَ الْأَيْنَ فَهُوَ بِلَا أَيْنٍ وَ كَانَ اعْتِمَادُهُ عَلَى قُدْرَتِهِ فَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ عَالِمٌ

قال مصنف هذا الكتاب يعني بقوله و كان اعتماده على قدرته أي على ذاته لأن القدرة من صفات ذات الله تعالى

ترجمہ

احمد بن محمد بن ابی نصر نے روایت کی ہے کہ ''وراء النہر'' سے کچھ لوگ امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا: ہم آپؑ سے تین مسائل دریافت کریں گے، اگر آپؑ نے ہمیں ان کے جواب دیئے تو ہم جان لیں گے کہ آپؑ عالم ہیں۔

حضرتؑ نے فرمایا: پوچھئے جو پوچھنا ہو۔

انہوں نے کہا: آپؑ ہمیں اللہ کے متعلق بتائیں۔

1۔ کہاں تھا؟

2۔ کیسے تھا؟

3۔ اور اس کا سہارا کس چیز پر تھا؟

اس کے جواب میں آپؑ نے ارشاد فرمایا:

1۔ اللہ نے جگہ اور کہاں کو خود مقرر کیا، وہ ''کہاں'' سے پاک ہے۔

2۔ اللہ نے خود کیفیات کو پیدا کیا اس پر کیفیت طاری نہیں ہوتی۔

3۔ اس کا اعتماد اور سہارا خود اس کی قدرت پر تھا۔

یہ سن کر ان لوگوں نے کہا: ''ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپؑ عالم ہیں''۔

مصنف کتاب ھذا کہتے ہیں کہ قدرت پر اعتماد اور سہارا کا مقصد یہ ہے

کہ اس کا اپنی ذات پر تکیہ اور سہارا تھا، کیونکہ قدرت کا تعلق ذات حق کی صفات سے ہے۔[1]

7 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ السِّنَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَرْمَكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ قَالَ قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام خَلَقَ اللهُ الْأَشْيَاءَ بِالْقُدْرَةِ أَمْ بِغَيْرِ الْقُدْرَةِ فَقَالَ عليه السلام لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ خَلَقَ الْأَشْيَاءَ بِالْقُدْرَةِ لِأَنَّكَ إِذَا قُلْتَ خَلَقَ الْأَشْيَاءَ بِالْقُدْرَةِ فَكَأَنَّكَ قَدْ جَعَلْتَ الْقُدْرَةَ شَيْئاً غَيْرَهُ وَ جَعَلْتَهَا آلَةً لَهُ بِهَا خَلَقَ الْأَشْيَاءَ وَ هَذَا شِرْكٌ وَ إِذَا قُلْتَ خَلَقَ الْأَشْيَاءَ بِغَيْرِ قُدْرَةٍ فَإِنَّمَا تَصِفُهُ أَنَّهُ جَعَلَهَا بِاقْتِدَارٍ عَلَيْهَا وَ قُدْرَةٍ وَ لَكِنْ لَيْسَ هُوَ بِضَعِيفٍ وَ لَا عَاجِزٍ وَ لَا مُحْتَاجٍ إِلَى غَيْرِهِ بَلْ هُوَ سُبْحَانَهُ قَادِرٌ لِذَاتِهِ لَا بِالْقُدْرَةِ

ترجمه

محمد بن عرفہ (عروہ) کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا۔

اللہ نے اشیاء کو قدرت سے بنایا یا بغیر قدرت کے بنایا؟

اس کے جواب میں امام عالی مقام نے فرمایا: ''یہ کہنا درست نہیں ہے کہ اللہ نے اشیاء کو قدرت کے ذریعہ سے خلق کیا کیونکہ جب تم یہ کہو گے کہ اللہ نے اشیاء کو قدرت کے ذریعہ سے خلق کیا ہے تو اس کا مفہوم یہ قرار پائے گا کہ تو نے اللہ کے علاوہ قدرت کو بھی تسلیم کیا ہے اور تم نے قدرت کو تخلیق اشیاء کا آلہ قرار دیا ہے اور یہ شرک ہے اور جب تم یہ کہتے ہو کہ اللہ نے قدرت کے بغیر اشیاء کو خلق کیا تو اس کا مفہوم یہ بنتا ہے کہ تم دراصل یہ کہہ رہے ہو کہ اللہ نے اپنے ذاتی اقتدار اور قدرت سے اشیاء کو پیدا کیا ہے، اللہ نہ تو ضعیف ہے اور نہ ہی عاجز ہے اور نہ ہی اپنے ماسوا کا محتاج ہے، اللہ قادر لذاتہ ہے اور قدرت (زائدہ) کی وجہ سے قادر نہیں ہے''۔

8 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ سَأَلْتُهُ أَ يَعْلَمُ اللهُ الشَّيْءَ الَّذِي لَمْ يَكُنْ أَنْ لَوْ كَانَ كَيْفَ كَانَ يَكُونُ قَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى هُوَ الْعَالِمُ بِالْأَشْيَاءِ قَبْلَ كَوْنِ الْأَشْيَاءِ قَالَ عَزَّ وَ جَلَ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ ما كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ وَ قَالَ لِأَهْلِ النَّارِ وَ لَوْ رُدُّوا لَعادُوا لِما نُهُوا عَنْهُ وَ إِنَّهُمْ لَكاذِبُونَ فَقَدْ عَلِمَ عَزَّ وَ جَلَّ أَنَّهُ لَوْ ردوهم [رَدَّهُمْ لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَ قَالَ

[1] اللہ تعالیٰ قائم بذاتہ ہے اور امام عالی مقامؑ کا یہ فرمان بر سبیل مجاز ہے جیسا کہ ''يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ'' (الفتح۔۱۰) کی آیت میں ہے واضح رہے کہ مذکورہ احادیث میں مسائل الٰہیات کے دقائق مضمر ہیں اور ہر جملہ کے کئی دقیق معانی ہیں جنہیں ''راسخون فی الحکمت'' ہی بہتر سمجھ سکتے ہیں۔

لِلْمَلَائِكَةِ لَمَّا قَالَتْ أَ تَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَ يَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ ما لا تَعْلَمُونَ فَلَمْ يَزَلِ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عِلْمُهُ سَابِقاً لِلْأَشْيَاءِ قَدِيماً قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَهَا فَتَبَارَكَ اللهُ رَبُّنَا وَ تَعَالَى عُلُوّاً كَبِيراً خَلَقَ الْأَشْيَاءَ وَ عِلْمُهُ بِهَا سَابِقٌ لَهَا كَمَا شَاءَ كَذَلِكَ رَبُّنَا لَمْ يَزَلْ عَالِماً سَمِيعاً بَصِيراً

ترجمہ

حسین بن بشار نے امام علی رضاؑ سے سوال کیا۔کیا اشیاء کی تخلیق سے پہلے اللہ کو تمام اشیاء کے آغاز وانجام کا علم تھا؟

اس کے جواب میں حضرتؑ نے ارشاد فرمایا:''اللہ اشیاء کی تخلیق سے بھی پہلے ان کا عالم تھا''۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:''ہم تمہارے اعمال کو برابر لکھوار ہے تھے۔''[1]

اور اللہ تعالیٰ نے اہل نار کے لئے فرمایا:''اور اگر یہ پلٹا بھی دیئے جائیں تو وہی کریں گے جس سے یہ روکے گئے ہیں اور یہ سب جھوٹے ہیں۔''[2]

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جانتا ہے کہ اگر انہیں دنیا میں لوٹنے کی اجازت بھی دے دی جائے تو بھی وہ منہیات کے مرتکب ہوں گے۔

علاوہ ازیں جب فرشتوں نے تخلیق آدمؑ کے متعلق اعتراض کیا تھا کہ یہ زمین پہ فساد کریں گے اور خون بہائیں گے اور ہم تیری تسبیح وتقدیس کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''جو کچھ میں جانتا ہوں تم اسے نہیں جانتے۔''[3]

اللہ کا علم اشیاء کی تخلیق سے پہلے ہے،ہمارا رب بلندی وعظمت کا مالک ہے اور وہ برکت والا ہے،اس نے اشیاء پیدا کیں جب کہ ان کا علم اس کے پاس پہلے سے موجود تھا۔اور ہمارا رب ازل سے ہی جاننے والا اور سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

9 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ الْعَطَّارُ النَّيْسَابُورِيُّ بِنَيْسَابُورَ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ النَّيْسَابُورِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَاؑ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِهِ وَ أَتْقَنَ مَا خَلَقَ بِحِكْمَتِهِ وَ وَضَعَ كُلَّ شَيْءٍ مِنْهُ مَوْضِعَهُ بِعِلْمِهِ سُبْحَانَ مَنْ يَعْلَمُ خائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَ ما تُخْفِي الصُّدُورُ وَ لَيْسَ

---

[1] الجاثیہ۔۲۹
[2] الانعام۔۸۲
[3] البقرہ۔۳۰

كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ

ترجمہ

ماہ شعبان ۳۵۲ھ میں عبدالواحد بن محمد بن عبدوس عطار نیشاپوری نے ہمیں نیشاپور میں حدیث سنائی اور اس نے کہا کہ میں نے علی بن محمد بن قتیبہ نیشاپوری سے اور اس نے فضل بن شاذان سے روایت کی۔

انہوں نے کہا: میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سنا، آپؑ اپنی ایک دعا میں یہ الفاظ کہہ رہے تھے۔

''پاک ہے وہ جس نے مخلوق کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور جو کچھ اس نے پیدا کیا اسے اپنی حکمت سے مضبوط بنایا اور اپنے علم کے مطابق ہر چیز کو اس کے مقام پر رکھا، پاک ہے وہ جو خیانت کرنے والی نگاہوں کو جانتا ہے اور جو کچھ سینے اپنے اندر چھپائے ہوئے ہیں، انہیں جانتا ہے، اور کوئی چیز اس کی مثل نہیں ہے اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے''۔

صفات عین ذات ہیں

10 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الدَّقَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبَرْمَكِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْكُوفِيُّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ لَمْ يَزَلِ اللهُ تَعَالَى عَالِماً قَادِراً حَيّاً قَدِيماً سَمِيعاً بَصِيراً فَقُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ إِنَّ قَوْماً يَقُولُونَ لَمْ يَزَلِ اللهُ عَالِماً بِعِلْمٍ وَ قَادِراً بِقُدْرَةٍ وَ حَيّاً بِحَيَاةٍ وَ قَدِيماً بِقِدَمٍ وَ سَمِيعاً بِسَمْعٍ وَ بَصِيراً ببصره ابِبَصَرٍ فَقَالَ عليه السلام مَنْ قَالَ ذَلِكَ وَ دَانَ بِهِ فَقَدِ اتَّخَذَ مَعَ اللهِ آلِهَةً أُخْرَى وَ لَيْسَ مِنْ وَلَايَتِنَا عَلَى شَيْءٍ ثُمَّ قَالَ عليه السلام لَمْ يَزَلِ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلِيماً قَادِراً حَيّاً قَدِيماً سَمِيعاً بَصِيراً لِذَاتِهِ تَعَالَى عَمَّا يَقُولُونَ الْمُشْرِكُونَ وَ الْمُشَبِّهُونَ عُلُوّاً كَبِيراً

ترجمہ

حسین بن خالد کا بیان ہے میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ اللہ ازل سے ہی علیم، قادر، حی، قدیم، سمیع اور بصیر ہے۔

میں نے عرض کیا: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ علم کی وجہ سے عالم اور قدرت کی وجہ سے قادر اور حیات کی وجہ سے حی اور قدم کی وجہ سے قدیم اور قوت سماعت کی وجہ سے سمیع اور قوت بصارت کی وجہ سے بصیر رہا ہے۔

یہ سن کر امام علیہ السلام نے فرمایا: ''جو شخص اس نظریہ کا قائل ہو اور اس بات کا اعتقاد رکھتا ہو تو اس نے اللہ کے ساتھ کئی معبود اور بنا ڈالے اور اس کا ہماری ولایت سے کوئی واسطہ نہیں ہے''۔

پھر آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ ازل سے ہی علیم، قادر، حی، قدیم، سمیع، اور بصیر لذاتہ رہا ہے۔

اور جو کچھ مشرکین اور تشبیہ دینے والے کہتے ہیں، اللہ اس سے کہیں بلند و برتر ہے۔

مخلوق و خالق کے ارادے کا فرق

11 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِرَادَةِ مِنَ اللهِ تَعَالَى وَ مِنَ الْخَلْقِ فَقَالَ الْإِرَادَةُ مِنَ الْمَخْلُوقِ الضَّمِيرُ وَ مَا يَبْدُو لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ مِنَ الْفِعْلِ وَ أَمَّا مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِرَادَتُهُ إِحْدَاثُهُ لَا غَيْرُ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَا يُرَوِّي وَ لَا يَهُمُّ وَ لَا يَتَفَكَّرُ وَ هَذِهِ الصِّفَاتُ مَنْفِيَّةٌ عَنْهُ وَ هِيَ مِنْ صِفَاتِ الْخَلْقِ فَإِرَادَةُ اللهِ تَعَالَى هِيَ الْفِعْلُ لَا غَيْرُ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ بِلَا لَفْظٍ وَ لَا نُطْقٍ بِلِسَانٍ وَ لَا هِمَّةٍ وَ لَا تَفَكُّرٍ وَ لَا كَيْفٍ كَذَلِكَ كَمَا أَنَّهُ بِلَا كَيْفٍ

ترجمہ

صفوان بن یحییٰ نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا خالق اور مخلوق کے ارادے کا کیا فرق ہے؟

آپ نے فرمایا: "مخلوق کا ارادہ کسی امر کے سرانجام دینے کے متعلق خیال کرنا ہوتا ہے اور اسی ارادہ کے ثمر کے طور پر فعل واقع ہوتا ہے، جب کہ اللہ کا ارادے کسی کام کو سرانجام دینا ہوتا ہے، کیونکہ اللہ کسی طرح کے سوچ و بچار کا محتاج نہیں ہے ،اور یہ صفات اس سے منفی ہے، اللہ کے ارادہ سے مراد فعل ہی ہوتا ہے اور کچھ نہیں ہوتا، اللہ "کن" کہتا ہے تو وہ چیز معرض وجود میں آجاتی ہے اور واضح رہے کہ "کن" کا اطلاق بھی لفظ اور زبان اور سوچ و بچار اور کیفیت کا محتاج نہیں ہوتا اور جیسا کہ اللہ کسی کیفیت کا پابند نہیں ہے، اسی طرح سے لفظ "کن" بھی کسی کیفیت کا پابند نہیں ہے۔

"اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ" کا مفہوم

12 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِنَّ النَّاسَ يَرْوُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ فَقَالَ قَاتَلَهُمُ اللهُ لَقَدْ حَذَفُوا أَوَّلَ الْحَدِيثِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مَرَّ بِرَجُلَيْنِ يَتَسَابَّانِ فَسَمِعَ أَحَدَهُمَا يَقُولُ لِصَاحِبِهِ قَبَّحَ اللهُ وَجْهَكَ وَ وَجْهَ مَنْ يُشْبِهُكَ فَقَالَ صلى الله عليه وآله وسلم لَهُ يَا عَبْدَ اللهِ لَا تَقُلْ هَذَا لِأَخِيكَ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ

ترجمہ

حسین بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

''اللہ نے آدمؑ کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔''

اس حدیث کا مفہوم کیا ہے؟

یہ سن کر آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''خدا ان لوگوں کو تباہ کرے، انہوں نے حدیث کے پہلے حصے کو حذف کر دیا اس حدیث کا پس منظر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ایسے دو انسانوں کی طرف سے ہوا جو ایک دوسرے کو سب وشتم کر رہے تھے،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا تو ان میں سے ایک شخص دوسرے کو کہہ رہا تھا۔

خدا تیرے چہرے کو رسوا کرے اور جس کا چہرہ تیرے جیسا ہو خدا اسے بھی رسوا کرے۔

یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: بندۂ خدا! اپنے بھائی کے لئے یہ الفاظ مت کہو کیونکہ اللہ نے آدمؑ کو اس کی صورت پر پیدا کیا''۔

ید قدرت کا مفہوم

13 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَاصِمٍ الْكُلَيْنِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُلَيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِإِبْلِيسَ ما مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِما خَلَقْتُ بِيَدَيَ قَالَ عليه السلام يَعْنِي بِقُدْرَتِي وَ قُوَّتِي

قال مصنف هذا الكتاب سمعت بعض مشايخ الشيعة يذكر في هذه الآية أن الأئمة عليهم السلام كانوا يقفون على قوله ما مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِما خَلَقْتُ ثم يبتدءون بقوله عز و جل بِيَدَيَّ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعالِينَ قال و هذا مثل قول القائل بسيفي تقاتلني و برمحي تطاعنني كأنه يقول عز وجل بنعمتي عليك وإحساني إليك قويت على الاستكبار و العصيان

ترجمہ

محمد بن عبیدہ کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے اس آیت کا مفہوم دریافت کیا۔

''کس چیز نے تجھے روکا کہ تو اس کو سجدہ کرے جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا۔''[1]

اس مقام پر ہاتھ سے کیا مراد ہے؟

امام علی رضاؑ نے فرمایا: میرے ہاتھوں سے مراد میری قوت وقدرت ہے (یعنی قوت وقدرت کو لفظ ہاتھ سے تعبیر کیا گیا ہے۔)

مصنف کتاب ھذا کہتے ہیں: میں نے بعض مشائخ شیعہ سے سنا ہے کہ ائمہ کرامؑ جب اس آیت کو پڑھتے تو یوں پڑھا کرتے۔

پھر یہاں وقف کرتے تھے اور پھر بِيَدِيَّ اَسْتَكْبَرْتُ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ پڑھتے تھے۔ اس صورت میں آیت مجیدہ کا ترجمہ یہ ہوگا۔

''جسے میں نے بنایا ہے اس کے سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے روکا، اور میری نعمت واحسان سے تو نے قوت حاصل کی ہے پھر بھی تو نے تکبر کیا ہے یا یہ کہ تو بلند پایہ افراد میں سے ہے؟''

اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسا کہ عرب ایک دوسرے کو کہتے ہیں۔

''تو میری تلوار لے کر ہی مجھ سے جنگ کر رہا ہے اور میرا نیزہ لے کر ہی مجھے نشانہ بنا رہا ہے۔''

ساقِ (پنڈلی) خداوندی کا مفہوم

14 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ هِشَامٍ الْمُكَتِّبُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْكُوفِيُّ الْأَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَرْمَكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَاؑ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَ يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ قَالَ حِجَابٌ مِنْ نُورٍ يُكْشَفُ فَيَقَعُ الْمُؤْمِنُونَ سُجَّداً وَ تَدْمُجُ أَصْلَابُ الْمُنَافِقِينَ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ السُّجُودَ

ترجمہ

حسن بن سعید کہتے ہیں کہ امام علی رضاؑ نے اس آیت مجیدہ۔

''جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور انہیں سجدہ کے لئے بلایا جائے گا۔''[2] کے متعلق فرمایا: ساق سے مراد نور کا حجاب ہے جو ہٹا دیا جائے گا تو مؤمن سجدے میں گر جائیں گے اور منافقین کی پشت اکڑ جائے گی، اس لئے وہ سجدہ کرنے کے

---

[1] ص۔ ۷۵
[2] القلم۔ ۴۲

قابل نہیں ہوں گے۔

مسجد کوفہ میں امیر المومنین علیہ السلام کا خطبہ

15 حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَدَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّمَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ خَطَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام النَّاسَ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا مِنْ شَيْءٍ كَانَ وَ لَا مِنْ شَيْءٍ كَوَّنَ مَا قَدْ كَانَ الْمُسْتَشْهِدِ بِحُدُوثِ الْأَشْيَاءِ عَلَى أَزَلِيَّتِهِ وَ بِمَا وَسَمَهَا بِهِ مِنَ الْعَجْزِ عَلَى قُدْرَتِهِ وَ بِمَا اضْطَرَّهَا إِلَيْهِ مِنَ الْفَنَاءِ عَلَى دَوَامِهِ لَمْ يَخْلُ مِنْهُ مَكَانٌ فَيُدْرَكَ بِأَيْنِيَّتِهِ وَ لَا لَهُ شَبَحُ مِثَالٍ فَيُوصَفَ بِكَيْفِيَّتِهِ وَ لَمْ يَغِبْ عَنْ شَيْءٍ فَيُعْلَمَ بِحَيْثِيَّتِهِ مُبَايِنٌ لِجَمِيعِ مَا أَحْدَثَ فِي الصِّفَاتِ وَ مُمْتَنِعٌ عَنِ الْإِدْرَاكِ بِمَا ابْتَدَعَ مِنْ تَصْرِيفِ الذَّوَاتِ وَ خَارِجٌ بِالْكِبْرِيَاءِ وَ الْعَظَمَةِ مِنْ جَمِيعِ تَصَرُّفِ الْحَالاتِ مُحَرَّمٌ عَلَى بَوَارِعِ نَاقِبَاتِ الْفِطَنِ تَحْدِيدُهَا وَ عَلَى غَوَامِضِ ثَاقِبَاتِ الْفِكَرِ تَكْيِيفُهُ وَ عَلَى غَوَائِصِ سَابِحَاتِ النَّظَرِ تَصْوِيرُهُ لَا تَحْوِيهِ الْأَمَاكِنُ لِعَظَمَتِهِ وَ لَا تُدْرِكُهُ الْمَقَادِيرُ لِجَلَالِهِ وَ لَا تَقْطَعُهُ الْمَقَايِيسُ لِكِبْرِيَائِهِ مُمْتَنِعٌ عَنِ الْأَوْهَامِ أَنْ تَكْتَنِهَهُ وَ عَنِ الْأَفْهَامِ أَنْ تَسْتَغْرِقَهُ وَ عَنِ الْأَذْهَانِ أَنْ تُمَثِّلَهُ وَ قَدْ يَئِسَتْ مِنِ اسْتِنْبَاطِ الْإِحَاطَةِ بِهِ طَوَامِحُ الْعُقُولِ وَ نَضَبَتْ عَنِ الْإِشَارَةِ إِلَيْهِ بِالاكْتِنَاهِ بِحَارُ الْعُلُومِ وَ رَجَعَتْ بِالصُّغْرِ عَنِ السُّمُوِّ إِلَى وَصْفِ قُدْرَتِهِ لَطَائِفُ الْخُصُومِ وَاحِدٌ لَا مِنْ عَدَدٍ وَ دَائِمٌ لَا بِأَمَدٍ وَ قَائِمٌ لَا بِعَمَدٍ لَيْسَ بِجِنْسٍ فَتُعَادِلَهُ الْأَجْنَاسُ وَ لَا بِشَبَحٍ فَتُضَارِعَهُ الْأَشْبَاحُ وَ لَا كَالْأَشْيَاءِ فَتَقَعَ عَلَيْهِ الصِّفَاتُ قَدْ ضَلَّتِ الْعُقُولُ فِي أَمْوَاجِ تَيَّارِ إِدْرَاكِهِ وَ تَحَيَّرَتِ الْأَوْهَامُ عَنْ إِحَاطَةِ ذِكْرِ أَزَلِيَّتِهِ وَ حَصِرَتِ الْأَفْهَامُ عَنِ اسْتِشْعَارِ وَصْفِ قُدْرَتِهِ وَ غَرِقَتِ الْأَذْهَانُ فِي لُجَجِ أَفْلَاكِ مَلَكُوتِهِ مُقْتَدِرٌ بِالْآلَاءِ وَ مُمْتَنِعٌ بِالْكِبْرِيَاءِ وَ مُتَمَلِّكٌ عَلَى الْأَشْيَاءِ فَلَا دَهْرٌ يُخْلِقُهُ وَ لَا زَمَانٌ يُبْلِيهِ وَ لَا وَصْفٌ يُحِيطُ بِهِ وَ قَدْ خَضَعَتْ لَهُ الرِّقَابُ الصِّعَابُ فِي مَحَلِّ تُخُومِ قَرَارِهَا وَ أَذْعَنَتْ لَهُ رَوَاصِنُ الْأَسْبَابِ فِي مُنْتَهَى شَوَاهِقِ أَقْطَارِهَا مُسْتَشْهِدٌ بِكُلِّيَّةِ الْأَجْنَاسِ عَلَى رُبُوبِيَّتِهِ وَ بِعَجْزِهَا عَلَى قُدْرَتِهِ وَ بِفُطُورِهَا عَلَى قِدْمَتِهِ وَ بِزَوَالِهَا عَلَى بَقَائِهِ فَلَا لَهَا مَحِيصٌ عَنْ إِدْرَاكِهِ إِيَّاهَا وَ لَا خُرُوجٌ مِنْ إِحَاطَتِهِ بِهَا وَ لَا احْتِجَابٌ عَنْ إِحْصَائِهِ لَهَا وَ لَا امْتِنَاعٌ مِنْ قُدْرَتِهِ عَلَيْهَا كَفَى بِإِتْقَانِ الصُّنْعِ لَهَا آيَةً وَ بِمُرَكَّبِ الطَّبْعِ عَلَيْهَا دَلَالَةً وَ

بِحُدُوثِ الْفِطَرِ عَلَيْهَا قِدْمَةً وَ بِإِحْكَامِ الصَّنْعَةِ لَهَا عِبْرَةً فَلَا إِلَيْهِ حَدٌّ مَنْسُوبٌ وَ لَا لَهُ مَثَلٌ مَضْرُوبٌ وَ لَا شَيْءٌ عَنْهُ مَحْجُوبٌ تَعَالَى عَنْ ضَرْبِ الْأَمْثَالِ وَ الصِّفَاتِ الْمَخْلُوقَةِ عُلُوّاً كَبِيراً وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِيمَاناً بِرُبُوبِيَّتِهِ وَ خِلَافاً عَلَى مَنْ أَنْكَرَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ الْمُقَرُّ فِي خَيْرِ الْمُسْتَقَرِّ الْمُتَنَاسَخُ مِنْ أَكَارِمِ الْأَصْلَابِ وَ مُطَهَّرَاتِ الْأَرْحَامِ الْمُخْرَجُ مِنْ أَكْرَمِ الْمَعَادِنِ مَحْتِداً وَ أَفْضَلِ الْمَنَابِتِ مَنْبِتاً مِنْ أَمْنَعِ ذِرْوَةٍ وَ أَعَزِّ أَرُومَةٍ مِنَ الشَّجَرَةِ الَّتِي صَاغَ اللهُ مِنْهَا أَنْبِيَاءَهُ وَ انْتَجَبَ مِنْهَا أُمَنَاءَهُ الطَّيِّبَةِ الْعُودِ الْمُعْتَدِلَةِ الْعَمُودِ الْبَاسِقَةِ الْفُرُوعِ النَّاضِرَةِ الْغُصُونِ الْيَانِعَةِ الثِّمَارِ الْكَرِيمَةِ الْجُنَاةِ فِي كَرَمٍ غُرِسَتْ وَ فِي حَرَمٍ أُنْبِتَتْ وَ فِيهِ تَشَعَّبَتْ وَ أَثْمَرَتْ وَ عَزَّتْ وَ امْتَنَعَتْ فَسَمَتْ بِهِ وَ شَمَخَتْ حَتَّى أكرم أَكْرَمَهُ اللهُ تَعَالَى بِالرُّوحِ الْأَمِينِ وَ النُّورِ الْمُبِينِ وَ الْكِتَابِ الْمُسْتَبِينِ وَ سَخَّرَ لَهُ الْبُرَاقَ وَ صَافَحَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَ أَرْعَبَ بِهِ الْأَبَالِيسَ وَ هَدَمَ بِهِ الْأَصْنَامَ وَ الْآلِهَةَ الْمَعْبُودَةَ دُونَهُ سُنَّتُهُ الرُّشْدُ وَ سِيرَتُهُ الْعَدْلُ وَ حُكْمُهُ الْحَقُّ صَدَعَ بِمَا أَمَرَهُ بِهِ رَبُّهُ وَ بَلَّغَ مَا حَمَّلَهُ حَتَّى أَفْصَحَ بِالتَّوْحِيدِ دَعْوَتَهُ وَ أَظْهَرَ فِي الْخَلْقِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ حَتَّى خَلَصَتِ الْوَحْدَانِيَّةُ وَ صَفَتِ الرُّبُوبِيَّةُ فَأَظْهَرَ اللهُ بِالتَّوْحِيدِ حُجَّتَهُ وَ أَعْلَى بِالْإِسْلَامِ دَرَجَتَهُ وَ اخْتَارَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِنَبِيِّهِ مَا عِنْدَهُ مِنَ الرَّوْحِ وَ الدَّرَجَةِ وَ الْوَسِيلَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ عَلَى آلِهِ الطَّاهِرِينَ

ترجمہ

ہیثم بن عبداللہ الرمانی نے امام علی رضا علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے امام حسین علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام نے مسجد کوفہ میں لوگوں کو خطبہ دیا۔

''تمام حمد اللہ کے لئے ہے جو کسی چیز سے نہیں بنا اور نہ ہی اس نے کائنات کو پہلے سے موجود کسی چیز سے بنایا، وہ اشیاء کو حادث بنا کر اپنی ازلیت کی گواہی دلانے والا ہے اور اشیاء کو عاجزی کا نشان لگا کر اپنی قدرت کو ظاہر کرنے والا ہے اور اس اشیاء کو فنا پذیر بنا کر اپنے دوام کی گواہی دلائی۔

کوئی مکان اس سے خالی نہیں ہے کہ اس کی ظرفیت کا ادراک کیا جا سکے اور اس کی کوئی مثال نہیں کہ اس کی کیفیت کی وصف بیان کی جا سکے اور وہ کسی چیز سے غائب نہیں ہے کہ اس حیثیت کو جانا جا سکے۔

وہ مخلوقات سے صفات میں جدا ہے اور ادراک کی سرحدوں سے ماورا ہے اور اپنی کبریائی وعظمت کی وجہ سے حالات تصرف سے خارج ہے۔

تیز ترین اذہان کے لئے اس کی حد بندی کرنا حرام ہے، اور گہری فکر وسوچ کے لئے اس کی کیفیت کا اندازہ لگانا نا

ممکن ہے اور تیز ترین نگاہوں کے لئے اس کی تصویر بنانا غیر ممکن ہے۔

اس کی عظمت کی وجہ سے کوئی مکان اس کا محتوی نہیں اور اس کے جلال کی وجہ سے اندازے اس کے ادراک سے قاصر ہیں اور عقول کی اس کی کبریائی تک رسائی نہیں ہے اور اوہام اس کی کنہ معلوم نہیں کر سکتے، افہام اس کی حقیقت میں ڈوب نہیں سکتے اور اذہان اس کی تمثیل سے قاصر اور بلند ترین عقول اس کے احاطہ سے مایوس ہیں اور علوم کے سمندر اس کی جانب اشارہ کرنے سے خشک ہو چکے ہیں اور منکرین اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود بلندی سے ذلیل ہو کر لوٹتے ہیں اور اس کے وصف قدرت سے قاصر ہیں۔

وہ واحد ہے لیکن باعتبار عدد نہیں وہ دائم ہے لیکن زمانہ کے لحاظ سے نہیں، وہ جنس نہیں کہ دوسری اجناس اس جیسی ہو سکیں اور وہ کوئی مثال نہیں ہے کہ کوئی مثالیں اس کی مشابہت کر سکیں۔

وہ اشیاء کی مانند نہیں کہ اس پہ صفات واقع ہوں، اس کے ادراک کی سر بفلک موجوں میں عقول بھٹک گئے اور اس کی ازلیت کے احاطہ ذکر سے اوہام حیرت زدہ رہ گئے اور اس کے وصف قدرت سے افہام عاجز آ گئے اور اس کے افلاک سلطنت کی لہروں میں اذہان غرق ہو گئے۔

وہ نعمات کے ذریعہ سے مقتدر ہے اور کبریائی کی وجہ سے بے مثال ہے، وہ تمام اشیاء کا مالک ہے اسے وقت بوسیدہ نہیں کرتا اور زمانہ اسے کہنہ نہیں کر سکتا، اور کوئی وصف اس کا احاطہ نہیں کر سکتا اور سرکش گردنیں اس کے سامنے فروتنی اختیار کر چکی ہیں اور اطراف کے بلند و بالا پہاڑ کی چوٹیوں جیسے مضبوط اسباب اس کے سامنے سرنگوں ہیں۔

وہ جملہ اجناس سے اپنی ربوبیت کی گواہی دلانے والا اور ان کی عاجزی سے اپنی قدرت کو ظاہر کرنے والا اور ان کے حدوث سے اپنی قدامت کا پتہ دینے والا اور انہیں زوال پذیر بنا کر اپنی بقا کی گواہی دلانے والا ہے۔

اشیائے کائنات کے پاس اس کے ادراک کا کوئی چارہ کار نہیں اور اللہ کے احاطہ سے کوئی مخلوق نکل نہیں سکتی اور اللہ کی گنتی سے اپنے آپ کو حجاب میں نہیں رکھ سکتی اور اللہ کی قدرت کو اپنے سے ہٹا نہیں سکتی۔

صفت کا مستحکم ہونا اس کے وجود کی نشانی کے لحاظ سے کافی ہے اور اپنی مصنوعات کو طبع کا مرکب بنا کر اس نے اپنی دلالت ظاہر کر دی ہے اور مخلوق کا حدوث اس کے قدیم ہونے کے لئے کافی ہے۔

اس کی جانب کوئی حد منسوبہ حد نہیں ہے اور اس کے لئے کوئی بیان کی جانے والی ضرب المثل نہیں ہے اور کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے، وہ ضرب الامثال اور صفات مخلوقہ سے بہت بلند و برتر ہے اور میں اس کی ربوبیت پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے منکر کی مخالفت کرتے ہوئے اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰؐ اللہ کے عبد اور اس کے رسول ہیں، جو کہ بہترین مقام پر رہائش پذیر ہیں اور وہ کریم اصلاب اور طاہر

ارحام سے پیدا ہوئے، آپؐ کا تعلق افضل ترین معدن اور افضل ترین اگنے کے مقام سے ہے، آپؐ کا واسطہ بلند ترین خاندان سے ہے اور آپؐ اس شجر سے تعلق رکھتے ہیں جس میں سے اللہ نے اپنے انبیاءؑ کا سلسلہ جاری کیا اور اپنے اُمناء کا انتخاب کیا۔

آپؐ کی شاخ طیب اور عمود معتدل، جس کی شاخیں بلند و بالا اور جس کی ٹہنیاں تر و تازہ، جس کا ثمر پختہ ہے۔

یہ شجر کرم و سخاوت کی سرزمین پر کاشت ہوا اور حرم میں اُگا اور اس کی شاخیں اور ثمر اسی سرزمین حرم میں پیدا ہوئیں اور یہ درخت بلند ہوا اور ناقابل تسخیر بنا، یہاں تک کہ اللہ نے انہیں روح امین، نور مبین اور روشن کتاب کے ذریعہ سے عزت عطا فرمائی اور اس کے لئے براق کو مسخر کیا اور ملائکہ نے آپؐ سے مصافحہ کیا اور شیاطین آپؐ سے خوف زدہ ہوئے اور آپؐ ہی کے ذریعہ سے اصنام اور معبودانِ باطل کا قلع قمع ہوا۔

آپؐ کی سنت عین ہدایت اور آپؐ کی سیرت عدل اور آپؐ کا فیصلہ حق پر مبنی ہے، آپؐ کے پروردگار نے آپؐ کو جو حکم دیا، آپؐ نے اس کی مکمل تبلیغ فرمائی اور جو کچھ اللہ نے ان کے ذمہ لگایا انہوں نے اس کی تبلیغ کی یہاں تک کہ آپؐ کی دعوت کے نتیجے میں توحید کا بول بالا ہوا اور مخلوق میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ کا چرچا ہوا، وحدانیت خالص شکل میں نمودار ہوئی اور ربوبیت صاف وشفاف ہوکر سامنے آئی۔

اللہ نے توحید کے ذریعہ سے اپنی حجت کو ظاہر کیا اور اسلام کے ذریعہ سے اس کے مقام کو بلندی دی اور اللہ نے اپنے نبیؐ کے لئے بلند ترین درجہ اور مقام وسیلہ اور رضا کا انتخاب کیا۔

آپؐ اور آپؐ کے پاک خاندان پر درود ہو۔"

ترک، ختم اور طبع کا مفہوم

16 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ السِّنَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ الْآدَمِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَحْمُودٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَ تَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لا يُبْصِرُونَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَا يُوصَفُ بِالتَّرْكِ كَمَا يُوصَفُ خَلْقُهُ وَ لَكِنَّهُ مَتَى عَلِمَ أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ عَنِ الْكُفْرِ وَ الضَّلَالِ مَنَعَهُمُ الْمُعَاوَنَةَ وَ اللُّطْفَ وَ خَلَّى بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ اخْتِيَارِهِمْ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ خَتَمَ اللهُ عَلى قُلُوبِهِمْ وَ عَلى سَمْعِهِمْ قَالَ الْخَتْمُ هُوَ الطَّبْعُ عَلَى قُلُوبِ الْكُفَّارِ عُقُوبَةً عَلَى كُفْرِهِمْ كَمَا قَالَ عَزَّ وَ جَلَ بَلْ طَبَعَ اللهُ عَلَيْها بِكُفْرِهِمْ فَلا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ هَلْ يُجْبِرُ عِبَادَهُ عَلَى الْمَعَاصِي فَقَالَ بَلْ يُخَيِّرُهُمْ وَ يُمْهِلُهُمْ حَتَّى يَتُوبُوا قُلْتُ فَهَلْ يُكَلِّفُ عِبَادَهُ مَا لَا يُطِيقُونَ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ ذَلِكَ وَ هُوَ يَقُولُ وَ ما رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ثُمَّ قَالَ عليه السلام

حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ اللهَ تَعَالَى يُجْبِرُ عِبَادَهُ عَلَى الْمَعَاصِي أَوْ يُكَلِّفُهُمْ مَا لَا يُطِيقُونَ فَلَا تَأْكُلُوا ذَبِيحَتَهُ وَلَا تَقْبَلُوا شَهَادَتَهُ وَلَا تُصَلُّوا وَرَاءَهُ وَلَا تُعْطُوهُ مِنَ الزَّكَاةِ شَيْئاً

ترجمہ

سید عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی نے ابراہیم بن ابی محمود سے روایت کی، انہوں نے کہا: میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے قرآن مجید کی آیت

''خدا نے انہیں تاریکیوں میں چھوڑ دیا، انہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا۔''[1] کے لفظ ''ترک'' کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: ''لفظ ''ترک'' جب مخلوق کے لئے استعمال ہوتا ہے تو اس کے معنی اور، پھر جب یہی لفظ اللہ کے لئے استعمال ہوتا ہے تو اس کا معنی وہ نہیں ہوتے جو مخلوق کے لئے ہوتے ہیں، کیونکہ اس معنی کے لئے اس لفظ کا اللہ کے لئے اطلاق نہیں ہوتا، اس لفظ کا مفہوم یہ ہے کہ جب اللہ نے دیکھ لیا کہ یہ لوگ کفر و ضلالت سے باز نہیں آنا چاہتے تو اللہ نے ان سے اپنا لطف و کرم علیحدہ کر لیا، اور انہیں ان کے پسندیدہ فعل کفر و ضلالت کے لئے باقی رہنے دیا۔

راوی کہتے ہے پھر میں نے آپؑ سے قرآن مجید کی اس آیت ''اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی۔''[2] کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: ''اس آیت مجیدہ میں لفظ ''ختم'' کا معنی یہ ہیں کہ اللہ نے کفار کے کفر کی وجہ سے جو سزا دی ہے وہ ایک طرح کی مہر سے مشابہت رکھتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

''بلکہ اللہ نے ان کے دلوں پر کفر کی وجہ سے مہر لگا دی ہے، پس ان میں سے قلیل افراد ہی ایمان لائیں گے''۔[3]

راوی کہتے ہیں پھر میں نے آپؑ سے پوچھا۔

کیا اللہ اپنے بندوں کو نافرمانی پر مجبور کرتا ہے؟

امامؑ نے فرمایا: ''اللہ انہیں مہلت و اختیار دیتا ہے تا کہ توبہ کر لیں''۔

راوی کہتے ہیں پھر میں نے آپؑ سے پوچھا۔

کیا اللہ اپنے بندوں کو ان کی استطاعت سے زیادہ تکلیف دیتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: بھلا ایسا کیونکر ممکن ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

---

[1] البقرہ۔۱۷

[2] البقرۃ۔۷

[3] النساء۔۱۵۵

''اور تیرا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔''[1]

میرے والد ماجد نے اپنے والد ماجد امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی انہوں نے فرمایا: ''جو شخص یہ گمان کرتا ہو کہ اللہ اپنے بندوں کو نافرمانی پر مجبور کرتا ہے یا انہیں ان کی استطاعت سے بڑھ کر تکلیف دیتا ہے تو ایسے شخص کا ذبیحہ مت کھاؤ اور اس کی گواہی قبول نہ کرو اور اس کی اقتداء میں نماز مت پڑھو اور اسے زکوٰۃ میں سے کچھ بھی نہ دو''۔

جبر و تفویض کی نفی

17 حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عُمَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الشَّامِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا بِمَرْوَ فَقُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ رُوِيَ لَنَا عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالَ إِنَّهُ لَا جَبْرَ وَ لَا تَفْوِيضَ بَلْ أَمْرٌ بَيْنَ أَمْرَيْنِ فَمَا مَعْنَاهُ قَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ اللهَ يَفْعَلُ أَفْعَالَنَا ثُمَّ يُعَذِّبُنَا عَلَيْهَا فَقَدْ قَالَ بِالْجَبْرِ وَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَوَّضَ أَمْرَ الْخَلْقِ وَ الرِّزْقِ إِلَى حُجَجِهِ عليهم السلام فَقَدْ قَالَ بِالتَّفْوِيضِ وَ الْقَائِلُ بِالْجَبْرِ كَافِرٌ وَ الْقَائِلُ بِالتَّفْوِيضِ مُشْرِكٌ فَقُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ فَمَا أَمْرٌ بَيْنَ أَمْرَيْنِ فَقَالَ وُجُودُ السَّبِيلِ إِلَى إِتْيَانِ مَا أُمِرُوا بِهِ وَ تَرْكِ مَا نُهُوا عَنْهُ فَقُلْتُ لَهُ فَهَلْ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَشِيَّةٌ وَ إِرَادَةٌ فِي ذَلِكَ فَقَالَ فَأَمَّا الطَّاعَاتُ فَإِرَادَةُ اللهِ وَ مَشِيَّتُهُ فِيهَا الْأَمْرُ بِهَا وَ الرِّضَا لَهَا وَ الْمُعَاوَنَةُ عَلَيْهَا وَ إِرَادَتُهُ وَ مَشِيَّتُهُ فِي الْمَعَاصِي النَّهْيُ عَنْهَا وَ السَّخَطُ لَهَا وَ الْخِذْلَانُ عَلَيْهَا قُلْتُ فَهَلْ لِلَّهِ فِيهَا الْقَضَاءُ قَالَ نَعَمْ مَا مِنْ فِعْلٍ يَفْعَلُهُ الْعِبَادُ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ إِلَّا وَ لِلَّهِ فِيهِ قَضَاءٌ قُلْتُ مَا مَعْنَى هَذَا الْقَضَاءِ قَالَ الْحُكْمُ عَلَيْهِمْ بِمَا يَسْتَحِقُّونَهُ عَلَى أَفْعَالِهِمْ مِنَ الثَّوَابِ وَ الْعِقَابِ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ

ترجمہ

برید (یزید) بن عمیر بن معاویہ شامی کہتے ہیں کہ میں ''مرو'' کے مقام پر امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کی خدمت میں عرض کی۔

ہم تک امام جعفر صادق علیہ السلام کی ایک حدیث پہنچی ہے۔

انہوں نے فرمایا: ''نہ تو جبر درست ہے اور نہ ہی تفویض صحیح ہے بلکہ دو امور کے درمیان امر ہے۔''

اس فرمان کا مقصد و مفہوم کیا ہے؟

یہ سن کر امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ اللہ ہم سے افعال صادر کرا کے ہمیں ان پر عذاب

---

[1] فصّلت۔ ۴۶

دے گا تو اس نے جبر کا نظریہ اپنایا۔

اور جو شخص یہ گمان کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے خلق ورزق کے معاملات ہادیان علیہم السلام کے سپرد کیے ہیں تو اس نے تفویض کا نظریہ اپنایا۔

یاد رکھیں! جبر کا عقیدہ رکھنے والا کافر اور تفویض کا عقیدہ رکھنے والے مشرک ہے''۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ صحیح معاملہ ان دو معاملوں کے درمیان ہے، کا کیا مقصد ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''جس چیز کے بجالانے کا بندوں کو حکم دیا گیا اس کے لئے راستہ موجود ہے اور جس چیز سے انہیں روکا گیا، اس سے رکنے کی بھی ان میں صلاحیت موجود ہے''۔

پھر میں (راوی) نے آپؑ سے پوچھا۔ تو کیا اوامر ونواہی کے لئے اللہ کی مشیت وارادہ بھی ہے؟

حضرتؑ نے فرمایا: ''طاعات کے لئے خدا کا ارادہ ومشیت ان کا حکم دینا اور ان کی بجا آوری پر راضی ہونا اور مدد فراہم کرنا ہے۔

معاصی کے لئے خدا کا ارادہ ومشیت، ان سے روکنا اور ان پر ناراض ہونا اور اہل معاصی کو رسوا کرنا ہے''۔

میں (راوی) نے پوچھا: اوامر ونواہی کے متعلق اللہ کی قضا بھی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''بندے نیکی یا برائی جو بھی فعل کرتے ہیں اس میں اللہ کی قضا شامل ہوتی ہے''۔

میں (راوی) نے پوچھا: اس قضا کا کیا مفہوم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''اپنے افعال کی بدولت جس جزا یا سزا کے مستحق ہوں ان کی جزا اور سزا کا فیصلہ کرنا قضا کہلاتا ہے''۔

لفظ نسیان کا مفہوم

18 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِصَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُلَيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَعْرُوفُ بِعَلَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْقَاسِمِ الرَّقَّامِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ نَسُوا اللهَ فَنَسِيَهُمْ فَقَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَا يَنْسَى وَ لَا يَسْهُو وَ إِنَّمَا يَنْسَى وَ يَسْهُو الْمَخْلُوقُ الْمُحْدَثُ أَلَا تَسْمَعُهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ وَ ما كانَ رَبُّكَ نَسِيًّا وَ إِنَّمَا يُجَازِي مَنْ نَسِيَهُ وَ نَسِيَ لِقَاءَ يَوْمِهِ بِأَنْ يُنْسِيَهُمْ أَنْفُسَهُمْ كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ لا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللهَ فَأَنْساهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولئِكَ هُمُ الْفاسِقُونَ وَ قَالَ تَعَالَى فَالْيَوْمَ نَنْساهُمْ كَما نَسُوا لِقاءَ يَوْمِهِمْ هذا أَيْ

نَتْرُكُهُمْ كَمَا تَرَكُوا الِاسْتِعْدَادَ لِلِقَاءِ يَوْمِهِمْ هَذَا

قال المصنف قوله نتركهم أی لا نجعل لهم ثواب من كان يرجو لقاء يومه لأن الترك لا يجوز على الله تعالى فأما قول الله تعالى وَ تَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لا يُبْصِرُونَ أی لا يعالجهم إيعاجلهم بالعقوبة و أمهلهم ليتوبوا

ترجمہ

عبدالعزیز بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے امام علی رضاؑ سے قرآن مجید کی اس آیت کے متعلق پوچھا۔

''انہوں نے اللہ کو بھلایا پس اللہ نے ان کو بھلا دیا۔''[1]

تو کیا اللہ پر نسیان بھی طاری ہوتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا:''سہو ونسیان اللہ پر طاری نہیں ہوتا، سہو ونسیان مخلوق پر طاری ہوتا ہے، کیا تو نے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا۔

''اور تیرا پروردگار بھولنے والا نہیں ہے۔''[2]

پہلی آیت میں نسیان کا لفظ بطور جزا استعمال ہوا ہے، مقصد یہ ہے کہ جن لوگوں نے خدا اور یوم آخرت کو فراموش کیا ہے، اللہ ان سے ان کے اپنے نفوس کو بھی فراموش کرا دے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے مفہوم کو اس آیت مجیدہ میں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:''اور تم ان لوگوں کی طرح سے مت بنو جنھوں نے اللہ کو فراموش کیا تو اللہ نے ان سے ان کے نفوس کو فراموش کرا دیا، یہی لوگ فاسق ہیں۔''[3]

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''پس آج کے دن ہم انہیں بھلا دیں گے جیسا کہ انہوں نے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا''۔[4]

اس آیت میں بھلانے کا مقصد چھوڑ دینا، ترک کر دینا ہے۔

مفہوم آیت یہ ہے۔

جس طرح سے ان لوگوں نے یوم آخرت کی تیاری کو چھوڑ دیا تھا، اسی طرح سے ہم بھی انہیں چھوڑ دیں گے، یعنی ان سے کوئی سروکار نہیں رکھیں گے۔

---

[1] التوبۃ۔۶۷
[2] مریم۔۶۴
[3] الحشر۔۱۹
[4] الاعراف۔۵۱

مصنف کتاب ھذا کہتے ہیں: حدیث کے جملے ''فترکھم'' کا مفہوم یہ ہے کہ ہم ایسے لوگوں کو اس ثواب سے محروم رکھیں گے جو یوم آخرت کے امیدواروں کو عطا کریں گے۔

اور اللہ تعالیٰ کے فرمان کا مفہوم یہ ہے کہ ''اللہ انہیں اندھیروں میں ڈال دیتا ہے'' یعنی ان کی سزا میں جلد بازی نہیں کرتا اور انہیں مہلت پہ مہلت دیئے جاتا ہے تا کہ وہ توبہ کر سکیں۔[۱]

خدا سے محجوب ہونے اور خدا کے آنے کا مفہوم

19 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمُعَاذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَا يُوصَفُ بِمَكَانٍ يَحُلُّ فِيهِ فَيُحْجَبَ عَنْهُ فِيهِ عِبَادُهُ وَ لَكِنَّهُ يَعْنِي أَنَّهُمْ عَنْ ثَوَابِ رَبِّهِمْ مَحْجُوبُونَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ جاءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا فَقَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَا يُوصَفُ بِالْمَجِيءِ وَ الذَّهَابِ تَعَالَى عَنِ الِانْتِقَالِ إِنَّمَا يَعْنِي بِذَلِكَ وَ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ وَ الْمَلَكُ صَفّاً صَفّاً قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللهُ فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمامِ وَ الْمَلائِكَةُ قَالَ يَقُولُ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللهُ بِالْمَلَائِكَةِ فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ وَ هَكَذَا نَزَلَتْ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى سَخِرَ اللهُ مِنْهُمْ وَ عَنْ قَوْلِهِ اللهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَ عَنْ قَوْلِهِ وَ مَكَرُوا وَ مَكَرَ اللهُ وَ عَنْ قَوْلِهِ يُخادِعُونَ اللهَ وَ هُوَ خادِعُهُمْ فَقَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَا يَسْخَرُ وَ لَا يَسْتَهْزِئُ وَ لَا يَمْكُرُ وَ لَا يُخَادِعُ وَ لَكِنَّهُ تَعَالَى يُجَازِيهِمْ جَزَاءَ السُّخْرِيَّةِ وَ جَزَاءَ الِاسْتِهْزَاءِ وَ جَزَاءَ الْمَكْرِ الْخَدِيعَةِ تَعَالَى اللهُ عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ عُلُوّاً كَبِيراً

ترجمہ

علی بن حسن بن علی بن فضال نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے اس آیت مجیدہ کے متعلق پوچھا۔

''یاد رکھو! انہیں روز قیامت پروردگار سے محجوب کر دیا جائے گا۔''[۲]

اس آیت کا مفہوم کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''اللہ کی وصف کسی مکان سے نہیں کی جا سکتی کہ اللہ اس میں بیٹھ جائے اور وہ مکان اللہ کے لئے

---

[۱] البقرہ۔۱۷
[۲] المطففین۔۱۵

حجاب ثابت ہو اور کفار محجوب بن جائیں۔

اس آیت کا مقصد یہ ہے کہ انہیں قیامت کے روز ثوابِ پروردگار سے محجوب کر دیا جائے گا''۔

میں (راوی) نے پھر پوچھا: قرآن مجید کی اس آیت کا کیا مفہوم ہے؟

''اور آپ کا پروردگار اور فرشتے صف در صف آ جائیں گے۔''[1]

اس آیت میں اللہ کے آنے کا کیا مفہوم ہے؟

حضرتؑ نے فرمایا: ''خدا کی توصیف آنے، جانے جیسے الفاظ سے نہیں کی جا سکتی، اللہ تعالیٰ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے سے بلند و بالا ہے، اسی لئے اس آیت کا مفہوم یہ ہے۔

آپ کا پروردگار کا حکم اور فرشتے صف در صف آ جائیں گے''۔

پھر میں (راوی) نے آپؑ سے پوچھا: قرآن مجید کی اس آیت کا مفہوم بیان فرمائیں۔

''کیا یہ لوگ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ابر کے سایہ کے پیچھے اللہ اور ملائکہ آ جائیں۔''[2]

اس آیت کے متعلق آپؑ نے فرمایا: ''اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ کیا ان کافروں کو اس بات کا انتظار ہے کہ خدا ابر کے سایہ میں فرشتوں کو بھیجے گا؟''

راوی کہتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے پوچھا کی ان آیات کا مفہوم بیان فرمائیں۔

سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ۔ [3]

''خدا ان کا مذاق اڑائے گا۔'' اور

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ۔ [4]

''اللہ ان سے مذاق کرتا ہے۔'' اور

مَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ۔ [5]

''انہوں نے مکر کیا اور اللہ نے بھی مکر کیا۔'' اور

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ۔

---

[1] الفجر۔ ۲۲

[2] البقرۃ۔ ۲۱۰

[3] التوبہ۔ ۹۷

[4] البقرۃ۔ ۱۵

[5] آل عمران۔ ۵۴

”وہ اللہ کو دھوکا دیتے ہیں جب کہ اللہ انہیں دھوکا دینے والا ہے“۔[1]

ان آیات کے متعلق آپؑ نے فرمایا: اللہ کسی سے مسخرہ پن نہیں کرتا اور کسی کا ٹھٹھہ نہیں اڑاتا اور وہ نہ تو مکر کرتا ہے اور نہ ہی کسی کو دھوکا دیتا ہے، ان تمام آیات کا مقصد یہ ہے کہ اللہ انہیں ان کے مسخرہ پن، استہزاء، مکاری اور دھوکہ دہی کا بدلہ دے گا۔

20 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَوْمَ الْقِيَامَةِ آخِذٌ بِحُجْزَةِ اللهِ تَعَالَى وَ نَحْنُ آخِذُونَ بِحُجْزَةِ نَبِيِّنَا وَ شِيعَتُنَا آخِذُونَ بِحُجْزَتِنَا ثُمَّ قَالَ وَ الْحُجْزَةُ النُّورُ وَ قَالَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ مَعْنَى الْحُجْزَةِ الدِّينُ

ترجمہ

حسن بن علی خزاز نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی۔

آپؑ نے فرمایا: ”قیامت کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور الٰہی کو تھامے ہوئے ہوں گے اور ہمارے شیعہ ہمارے نور کو تھامے ہوئے ہوں گے“۔

21 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الدَّقَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الصُّوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ الرُّويَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَحْمُودٍ قَالَ قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ مَا تَقُولُ فِي الْحَدِيثِ الَّذِي يَرْوِيهِ النَّاسُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَنْزِلُ كُلَّ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَقَالَ لَعَنَ اللهُ الْمُحَرِّفِينَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ* وَ اللهِ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ كَذَلِكَ إِنَّمَا قَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يُنْزِلُ مَلَكاً إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ فِي الثُّلُثِ الْأَخِيرِ وَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ فَيَأْمُرُهُ فَيُنَادِي هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيَهُ هَلْ مِنْ تَائِبٍ فَأَتُوبَ عَلَيْهِ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ يَا طَالِبَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَ يَا طَالِبَ الشَّرِّ أَقْصِرْ فَلَا يَزَالُ يُنَادِي بِهَذَا حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ عَادَ إِلَى مَحَلِّهِ مِنْ مَلَكُوتِ السَّمَاءِ حَدَّثَنِي بِذَلِكَ أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ آبَائِهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله

ترجمہ

سید عبد العظیم بن عبد اللہ الحسنی رضی اللہ عنہ نے ابراہیم بن ابی محمود سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ میں نے امام علی

[1] النساء۔ ۱۴۲

رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی۔

لوگ ایک حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ہر شب جمعہ کو آسمان دنیا پر اترتا ہے۔'' اس حدیث کے متعلق آپؑ کیا فرماتے ہیں؟

امام عالی مقامؑ نے فرمایا: ''خدا ان لوگوں پر لعنت کرے جو الفاظ کو ان کے مقام سے جدا کرتے ہیں ،آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں نہیں فرمایا تھا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا: ''اللہ تعالیٰ ہر رات کی آخری تہائی میں ایک فرشتہ کو آسمان دنیا پر نازل کرتا ہے اور شب جمعہ اسے رات کے ابتدائی حصہ میں نازل کرتا ہے اور وہ حکم خدا سے یہ ندا دیتا ہے۔''

''آیا کوئی توبہ کرنے والا ہے جس کی میں توبہ قبول کروں؟''

''آیا کوئی استغفار کرنے والا ہے جس کی میں مغفرت کروں؟''

''اے طالبِ خیر! آگے بڑھ اور اے طالب شر! باز آجا''۔

چنانچہ وہ فرشتہ طلوع فجر تک یہی ندا کرتا رہتا ہے اور جب فجر طلوع ہوتی ہے تو وہ اپنے مقام پر چلا جاتا ہے۔

یہ حدیث میرے والد ماجد نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے میرے سامنے بیان فرمائی''۔

22 حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأُشْنَانِيُّ الرَّازِيُّ الْعَدْلُ بِبَلْخٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَهْرَوَيْهِ الْقَزْوِينِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْفَرَّاءِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا علیہ السلام عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ إِنَّ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ لَمَّا نَاجَى رَبَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ يَا رَبِّ أَبَعِيدٌ أَنْتَ مِنِّي فَأُنَادِيَكَ أَمْ قَرِيبٌ فَأُنَاجِيَكَ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ أَنَا جَلِيسُ مَنْ ذَكَرَنِي فَقَالَ مُوسَى علیہ السلام يَا رَبِّ إِنِّي أَكُونُ فِي حَالٍ أُجِلُّكَ أَنْ أَذْكُرَكَ فِيهَا فَقَالَ يَا مُوسَى اذْكُرْنِي عَلَى كُلِّ حَالٍ

ترجمه

داؤد بن سلیمان الفراء نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی اور آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''موسیٰ علیہ السلام نے دوران مناجات اللہ تعالیٰ سے عرض کی۔ پروردگار! مجھے بتا، آیا تو بعید ہے تو میں تجھے ندا دوں، یا قریب ہے تو تجھ سے سرگوشی کروں؟

اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: موسیٰؑ! میں اپنے ذکر کرنے والے کا ہمنشین ہوتا ہوں''۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: ''خدایا! بعض اوقات میں، میں ایسی حالت میں ہوتا ہوں کہ اس حالت کو تیرے ذکر کے لئے مناسب خیال نہیں کرتا''۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: موسیٰؑ! مجھے ہر حالت میں یاد کیا کرو"۔

صفاتِ توحید بلحاظِ معنی منفرد ہیں

23 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُخْتَارِ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْفَتْحِ بْنِ يَزِيدَ الْجُرْجَانِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي اللهِ عَزَّ وَ جَلَ هُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ... السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِى لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُولَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ مُنْشِئُ الْأَشْيَاءِ وَ مُجَسِّمُ الْأَجْسَامِ وَ مُصَوِّرُ الصُّوَرِ لَوْ كَانَ كَمَا يَقُولُونَ لَمْ يُعْرَفِ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوقِ وَ لَا الْمُنْشِئُ مِنَ الْمُنْشَإِ لَكِنَّهُ الْمُنْشِئُ فَرْقٌ بَيْنَ مَنْ جَسَّمَهُ وَ صَوَّرَهُ وَ أَنْشَأَهُ إِذْ كَانَ لَا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ وَ لَا يُشْبِهُ هُوَ شَيْئاً قُلْتُ أَجَلْ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ لَكِنَّكَ قُلْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ وَ قُلْتَ لَا يُشْبِهُ شَيْئاً وَ اللهُ وَاحِدٌ وَ الْإِنْسَانُ وَاحِدٌ أَ لَيْسَ قَدْ تَشَابَهَتِ الْوَاحْدَانِيَّةُ قَالَ يَا فَتْحُ أَحَلْتَ ثَبَّتَكَ اللهُ تَعَالَى إِنَّمَا التَّشْبِيهُ فِي الْمَعَانِي فَأَمَّا فِي الْأَسْمَاءِ فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَ هِيَ دَلَالَةٌ عَلَى الْمُسَمَّى وَ ذَلِكَ أَنَّ الْإِنْسَانَ وَ إِنْ قِيلَ وَاحِدٌ فَإِنَّمَا يُخْبَرُ أَنَّهُ جُثَّةٌ وَاحِدَةٌ وَ لَيْسَ بِاثْنَيْنِ فَالْإِنْسَانُ نَفْسُهُ لَيْسَتْ بِوَاحِدَةٍ لِأَنَّ أَعْضَاءَهُ مُخْتَلِفَةٌ وَ أَلْوَانَهُ مُخْتَلِفَةٌ كَثِيرَةٌ غَيْرُ وَاحِدَةٍ وَ هُوَ أَجْزَاءٌ مُجَزَّاةٌ لَيْسَتْ بِسَوَاءٍ دَمُهُ غَيْرُ لَحْمِهِ وَ لَحْمُهُ غَيْرُ دَمِهِ وَ عَصَبُهُ غَيْرُ عُرُوقِهِ وَ شَعْرُهُ غَيْرُ بَشَرِهِ وَ سَوَادُهُ غَيْرُ بَيَاضِهِ وَ كَذَلِكَ سَائِرُ جَمِيعِ الْخَلْقِ فَالْإِنْسَانُ وَاحِدٌ فِي الِاسْمِ لَا وَاحِدٌ فِي الْمَعْنَى وَ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ وَاحِدٌ لَا وَاحِدَ غَيْرُهُ لَا اخْتِلَافَ فِيهِ وَ لَا تَفَاوُتَ وَ لَا زِيَادَةَ وَ لَا نُقْصَانَ فَأَمَّا الْإِنْسَانُ الْمَخْلُوقُ الْمَصْنُوعُ الْمُؤَلَّفُ مِنْ أَجْزَاءٍ مُخْتَلِفَةٍ وَ جَوَاهِرَ شَتَّى غَيْرَ أَنَّهُ بِالاجْتِمَاعِ شَيْءٌ وَاحِدٌ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَرَّجْتَ عَنِّي فَرَّجَ اللهُ عَنْكَ فَقَوْلُكَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ فَسِّرْهُ لِي كَمَا فَسَّرْتَ الْوَاحِدَ فَإِنِّي أَعْلَمُ أَنَّ لُطْفَهُ عَلَى خِلَافِ لُطْفِ خَلْقِهِ لِلْفَصْلِ غَيْرَ أَنِّي أُحِبُّ أَنْ تَشْرَحَ لِي ذَلِكَ فَقَالَ يَا فَتْحُ إِنَّمَا قُلْنَا اللَّطِيفُ لِلْخَلْقِ اللَّطِيفِ وَ لِعِلْمِهِ بِالشَّيْءِ اللَّطِيفِ وَ غَيْرِ اللَّطِيفِ وَ فِي الْخَلْقِ اللَّطِيفِ مِنَ الْحَيَوَانِ الصِّغَارِ مِنَ الْبَعُوضِ وَ الْجِرْجِسِ وَ مَا هُوَ أَصْغَرُ مِنْهَا مَا لَا تَكَادُ تَسْتَبِينُهُ الْعُيُونُ بَلْ لَا يَكَادُ يُسْتَبَانُ لِصِغَرِهِ الذَّكَرُ مِنَ الْأُنْثَى وَ الْحَدَثُ الْمَوْلُودُ مِنَ الْقَدِيمِ فَلَمَّا رَأَيْنَا صِغَرَ ذَلِكَ فِي لُطْفِهِ وَ اهْتِدَاءَهُ لِلسِّفَادِ وَ الْهَرَبَ مِنَ الْمَوْتِ وَ الْجَمْعَ لِمَا يُصْلِحُهُ مِمَّا فِي لُجَجِ الْبِحَارِ وَ مَا فِي لِحَاءِ الْأَشْجَارِ وَ الْمَفَاوِزِ وَ الْقِفَارِ وَ فَهْمَ بَعْضِهَا عَنْ بَعْضٍ مَنْطِقَهَا وَ مَا تَفْهَمُ بِهِ أَوْلَادُهَا عَنْهَا وَ نَقْلَهَا الْغِذَاءَ إِلَيْهَا ثُمَّ تَأْلِيفَ أَلْوَانِهَا حُمْرَةً مَعَ صُفْرَةٍ وَ بَيَاضَهَا مَعَ خُضْرَةٍ وَ مَا لَا تَكَادُ عُيُونُنَا تَسْتَبِينُهُ بِتَمَامِ خَلْقِهَا وَ

لَا تَرَاهُ عُيُونُنَا وَ لَا تَلْمِسُهُ أَيْدِينَا عَلِمْنَا أَنَّ خَالِقَ هَذَا الْخَلْقِ لَطِيفٌ لَطُفَ فِي خَلْقِ مَا سَمَّيْنَا بِلَا عِلَاجٍ وَ لَا أَدَاةٍ وَ لَا آلَةٍ إِنَّ كُلَّ صَانِعِ شَيْءٍ فَمِنْ شَيْءٍ صَنَعَهُ وَ اللهُ الْخَالِقُ اللَّطِيفُ الْجَلِيلُ خَلَقَ وَ صَنَعَ لَا مِنْ شَيْءٍ

ترجمه

فتح بن یزید جرجانی کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضاؑ کو یہ کہتے ہوئے پایا: ''اللہ لطیف، خبیر، سمیع، بصیر، واحد، احد اور صمد ہے۔ وہ نہ تو کسی کا باپ ہے اور نہ خود کسی کی اولاد ہے اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے۔

وہ اشیاء کو پیدا کرنے والا اور اجسام کو جسمانیت کا لبادہ اوڑھانے والا اور صورتوں کا مصور ہے۔

اور جیسا کہ خدا ناشناس لوگوں کا عقیدہ ہے اگر خدا ایسا ہی ہوتا تو پھر خالق و مخلوق اور صانع و مصنوع میں کوئی فرق نہ ہوتا، اس نے کائنات کی تمام اشیاء کو جداگانہ رنگ ڈھنگ دے کر ممتاز کیا ہے، کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں اور وہ خود کسی چیز کے مشابہ نہیں ہے''۔

راوی کہتا ہے میں نے عرض کی: مولا! اللہ واحد ہے اور اکیلے انسان کو بھی ہم واحد کہتے ہیں تو کیا وحدانیت میں دونوں یکساں قرار نہ پائیں گے؟

امام عالی مقامؑ نے فرمایا: ''فتح! تو نے امر محال کا قصد کیا ہے، خدا تجھے دین حق پر ثابت قدم رکھے۔ بات یہ ہے کہ الفاظ کی وحدانیت جدا ہے اور بلحاظ معنیٰ وحدانیت جدا ہے، اور شرک اس وقت لازم آتا ہے جب معنیٰ بھی ایک مراد لیے جائیں۔

جب کسی انسان کے لئے لفظ ''واحد'' کا اطلاق کیا جاتا ہے تو اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک فرد ہے، دو نہیں ہیں۔

لیکن اس کے باوجود ہم جس انسان کو لفظ واحد سے تعبیر کرتے ہیں وہ بھی حقیقی معنیٰ میں واحد نہیں ہوتا، کیونکہ اس کے اعضاء مختلف ہوتے ہیں اور اجزاء کی ہیئت اور رنگت بھی جدا جدا ہوتی ہے کیونکہ خون جدا چیز ہے اور گوشت جدا چیز ہے، اعصاب جدا ہیں اور رگیں جدا ہیں، بال جدا اور جلد جدا ہے، اس کی سیاہی علیحدہ اور سفیدی علیحدہ ہے، لہٰذا ایک انسان بہت سی چیزوں کا مرکب بننے کے بعد واحد کہلایا جب کہ اللہ مرکب نہیں ہے وہ واحد ہے اور ہر لحاظ سے یکتا ہے، اس کی وحدانیت میں ترکیب کارفرما نہیں اور اس میں اختلاف و تفاوت اور کمی بیشی نہیں پائی جاتی''۔

یہ تشریح سن کر میں (راوی) نے کہا: آپؑ نے میری مشکل آسان کی اللہ آپؑ کی مشکلات آسان فرمائے، اور اس کے ساتھ آپؑ لفظ ''لطیف و خبیر'' کی بھی توضیح فرمائیں اور لطیف کے حوالہ سے میں تو صرف اتنا ہی جانتا ہوں کہ اللہ کا لطف و کرم اور ہے اور مخلوق کا ایک دوسرے پر لطف و کرم اور ہے۔ اس کے علاوہ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔

میری درخواست پر آپؑ نے فرمایا: ''خدا لطیف ہے، اس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ وہ باریک بین ہے اور باریک سے باریک چیز کا ادراک کرتا ہے اور ہر چیز کا وجود اور اس کے وجود کی ضروریات سے باخبر ہے۔ اور اس کے ساتھ اس کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ وہ اپنی صفت میں لطیف ہے یعنی اس نے جس چیز کو بھی پیدا کیا، خواہ وہ جسم میں بڑی ہے یا چھوٹی، اس نے سب کو زندہ رہنے کا سلیقہ بھی بتایا اور ہر چیز کو نسل بڑھانے اور اپنا تحفظ کرنے کے طریقے بھی بتائے، اس لئے اس کائنات کی چھوٹی بڑی چیزیں دیکھ کر ہم کہتے ہیں کہ خدا لطیف ہے۔ اور وہ اپنی مخلوق کے لئے کسی طرح کے اوزاروں اور وسائل کا محتاج نہیں ہے۔ (ھذا ھو المفھوم لا نص العبارۃ فافھم جیدا)

اللہ کا پہلا صفاتی نام

24 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَ مُوسَى بْنِ عُمَرَ وَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام هَلْ كَانَ اللهُ عَارِفاً بِنَفْسِهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَرَاهَا وَ يَسْمَعُهَا قَالَ مَا كَانَ مُحْتَاجاً إِلَى ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَسْأَلُهَا وَ لَا يَطْلُبُ مِنْهَا هُوَ نَفْسُهُ وَ نَفْسُهُ هُوَ قُدْرَتُهُ نَافِذَةٌ فَلَيْسَ يَحْتَاجُ إِلَى أَنْ يُسَمِّيَ نَفْسَهُ وَ لَكِنَّهُ اخْتَارَ لِنَفْسِهِ أَسْمَاءً لِغَيْرِهِ يَدْعُوهُ بِهَا لِأَنَّهُ إِذَا لَمْ يُدْعَ بِاسْمِهِ لَمْ يُعْرَفْ فَأَوَّلُ مَا اخْتَارَهُ لِنَفْسِهِ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لِأَنَّهُ أَعْلَى الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا فَمَعْنَاهُ اللهُ وَ اسْمُهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ هُوَ أَوَّلُ أَسْمَائِهِ لِأَنَّهُ عَلَا عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

ترجمہ

محمد بن سنان سے مروی ہے، اس نے کہا کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: کیا اللہ تعالیٰ مخلوقات کی تخلیق سے قبل بھی اپنے آپ کو جانتا تھا؟

آپؑ نے فرمایا: ''جی ہاں!''

میں (راوی) نے کہا: تو کیا وہ اپنے آپ کو بھی دیکھتا اور اپنی باتیں سنتا تھا؟

آپؑ نے فرمایا: ''اللہ کو اس کی چنداں ضرورت نہ تھی کیونکہ اس سے اس کا نفس کسی چیز کا متقاضی نہ تھا اور اس نے اپنے نام اس لئے نہیں رکھے کہ وہ اپنے آپ کو ان ناموں سے پکارے، اس نے یہ نام مخلوق کی سہولت کے لئے بیان کیے ہیں تاکہ مخلوق کو دعا کا سلیقہ آسکے اور ذات حق نے اپنے لئے سب سے پہلے جس نام کا انتخاب کیا وہ نام ''العلی العظیم'' ہے، کیونکہ اللہ تمام اشیاء سے بلند و برتر ہے اور یہ نام اس کا اول اسماء ہے''۔

25 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُهُ يَعْنِي الرِّضَا عليه السلام عَنِ الِاسْمِ مَا هُوَ فَقَالَ

صِفَةٌ لِمَوْصُوفٍ

ترجمہ

اسی اسناد سے مروی ہے، محمد بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے ''اسم'' کے متعلق پوچھا کہ اسم کیا ہے ؟

آپؑ نے فرمایا: ''اسم موصوف کی صفت ہے''۔

ابجد کا مفہوم

26 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرَانَ النَّقَّاشُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالْكُوفَةِ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللهُ تَعَالَى لِيُعَرِّفَ بِهِ خَلْقَهُ الْكِتَابَةَ الْحُرُوفُ الْمُعْجَمُ وَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا ضُرِبَ عَلَى رَأْسِهِ بِعَصًا فَزَعَمَ أَنَّهُ لَا يُفْصِحُ بِبَعْضِ الْكَلَامِ فَالْحُكْمُ فِيهِ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ حُرُوفُ الْمُعْجَمِ ثُمَّ يُعْطَى الدِّيَةَ بِقَدْرِ مَا لَمْ يُفْصِحْ مِنْهَا وَ لَقَدْ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي أ ب ت ث قَالَ الْأَلِفُ آلَاءُ اللهِ وَ الْبَاءُ بَهْجَةُ اللهِ وَ التَّاءُ تَمَامُ الْأَمْرِ لِقَائِمِ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم وَ الثَّاءُ ثَوَابُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى أَعْمَالِهِمُ الصَّالِحَةِ ج ح خ فَالْجِيمُ جَمَالُ اللهِ وَ جَلَالُهُ وَ الْحَاءُ حِلْمُ اللهِ عَنِ الْمُذْنِبِينَ وَ الْخَاءُ خُمُولُ ذِكْرِ أَهْلِ الْمَعَاصِي عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ د ذ فَالدَّالُ دِينُ اللهِ وَ الذَّالُ مِنْ ذِي الْجَلَالِ ر ز فَالرَّاءُ مِنَ الرَّءُوفِ الرَّحِيمِ وَ الزَّاءُ زَلَازِلُ الْقِيَامَةِ س ش فَالسِّينُ سَنَاءُ اللهِ وَ الشِّينُ شَاءَ اللهُ مَا شَاءَ وَ أَرَادَ مَا أَرَادَ وَ مَا تَشَاؤُنَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ صلى الله عليه وآله وسلم ص ض فَالصَّادُ مِنْ صَادِقِ الْوَعْدِ فِي حَمْلِ النَّاسِ عَلَى الصِّرَاطِ وَ حَبْسِ الظَّالِمِينَ عِنْدَ الْمِرْصَادِ وَ الضَّادُ ضَلَّ مَنْ خَالَفَ مُحَمَّداً وَ آلَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم ط ظ فَالطَّاءُ طُوبَى لِلْمُؤْمِنِينَ وَ حُسْنُ مَآبٍ وَ الظَّاءُ ظَنُّ الْمُؤْمِنِينَ بِاللهِ خَيْراً وَ ظَنُّ الْكَافِرِينَ سُوءاً عليه السلام غ فَالْعَيْنُ مِنَ الْعِلْمِ وَ الْغَيْنُ مِنَ الْغِنَى ف ق فَالْفَاءُ فَوْجٌ مِنْ أَفْوَاجِ النَّارِ وَ الْقَافُ قُرْآنٌ عَلَى اللهِ جَمْعُهُ وَ قُرْآنُهُ ك ل فَالْكَافُ مِنَ الْكَافِي وَ اللَّامُ لَغْوُ الْكَافِرِينَ فِي افْتِرَائِهِمْ عَلَى اللهِ الْكَذِبَ* م ن فَالْمِيمُ مُلْكُ اللهِ يَوْمَ لَا مَالِكَ غَيْرُهُ وَ يَقُولُ عَزَّ وَ جَلَ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ثُمَّ يُنْطِقُ أَرْوَاحَ أَنْبِيَائِهِ وَ رُسُلِهِ وَ حُجَجِهِ فَيَقُولُونَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ فَيَقُولُ جَلَّ جَلَالُهُ الْيَوْمَ تُجْزى كُلُّ نَفْسٍ بِما كَسَبَتْ لا ظُلْمَ الْيَوْمَ إِنَّ اللهَ سَرِيعُ الْحِسابِ وَ النُّونُ نَوَالُ اللهِ لِلْمُؤْمِنِينَ وَ نَكَالُهُ بِالْكَافِرِينَ و ه فَالْوَاوُ وَيْلٌ لِمَنْ عَصَى اللهَ وَ الْهَاءُ هَانَ عَلَى اللهِ مَنْ

عَصَاهُ لا ی فَلَامُ أَلِفٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ هِيَ كَلِمَةُ الْإِخْلَاصِ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَهَا مُخْلِصاً إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَ الْيَاءُ يَدُ اللهِ فَوْقَ خَلْقِهِ بَاسِطَةٌ بِالرِّزْقِ سُبْحَانَهُ وَ تَعالى عَمَّا يُشْرِكُونَ ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَنْزَلَ هَذَا الْقُرْآنَ بِهَذِهِ الْحُرُوفِ الَّتِي يَتَدَاوَلُهَا جَمِيعُ الْعَرَبِ ثُمَّ قَالَ قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلى أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هذَا الْقُرْآنِ لا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَ لَوْ كانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيراً

ترجمه

علی بن حسن بن علی بن فضال نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ امام علی رضا علیہ السلام فرمایا: ''اللہ نے سب سے پہلے حروف ابجد کی کتابت کی انسانوں کو اس کی تعلیم دی جیسا کہ اگر کسی شخص کے سر پر کوئی شخص زور سے چوٹ مارے اور مضروب یہ کہے کہ اس چوٹ کی وجہ سے میں صحیح گفتگو نہیں کرسکتا تو مضروب کو یہ حکم دیا جائے گا کہ وہ حروف ابجد ادا کرے اور ان حروف میں سے وہ جتنے حروف ادا نہ کرسکتا ہو تو انہی حروف کو مدنظر رکھ کر اسی مقدار میں دیت ادا کی جائے گی''۔

میرے والد نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت کی۔

آپؑ نے فرمایا:۔

'الف' سے ''آلآء اللہ'' (اللہ کی نعمات) مراد ہیں۔

'ب' سے "بهجة الله" (اللہ کی شان) مراد ہے۔

'ت' سے ''تمام الامر القائم آل محمد'' (قائم آل محمد (عجل اللہ فرجہ الشریف) کے لئے امر مکمل ہوگا)۔

'ث' سے "ثواب المو منين على اعمالهم الصالحة" (مومنین کو نیک اعمال کا بدلہ دیا جائے گا) مراد ہے۔

'ج' سے ''جمال الٰہی'' مراد ہے۔

'ح' سے "حلم الله عن المذنبين" (گناہ گاروں سے اللہ کا حلم) مراد ہے۔

'خ' سے "خمول ذكر اهل المعاصى" (گناہ کا تذکرہ گمنام ہوجائے) مراد ہے۔

'د' سے مراد 'دین خداوندی'' ہے۔

'ذ' کا اشارہ اللہ کے ''ذوالجلال'' ہونے کی جانب ہے۔

'ر' کا اشارہ اللہ کے ''رؤف ورحیم'' ہونے کی طرف ہے۔

'ز' سے قیامت کا ''زلزلہ'' مراد ہے۔

'س' سے "سناء الله" (خدا کی شان وچمک) مراد ہے۔
'ش' سے مراد "شاء الله ما شاء" (خدا جوبھی چاہتا ہے اپنے ارادہ سے چاہتا ہے) ہے۔
'ص' سے خدا کا "صادق الوعد" ہونا مقصود ہے۔
'ض' سے "ضل من خالف محمد او آل محمد"
(جس نے محمد وآل محمد علیہم السلام کی مخالفت کی وہ گمراہ ہوا) مراد ہے۔
'ط' سے "طوبیٰ للمؤ منین" (مومنین کے لئے خوشخبری ہو) مراد ہے۔
'ظ' سے "ظن المؤ منین بالله خیرا" (مومنوں کا اللہ سے نیک گمان) مراد ہے۔
'ع' سے "علم الھی" کی طرف اشارہ ہے۔
'غ' سے اللہ کے ''غنی'' ہونے کی جانب اشارہ ہے۔
'ف' سے "فوج من افواج النار" مقصود ہے۔
'ق' سے "قرآن علی الله جمعهٗ" (قرآن کا جمع کرنا خدا کے ذمہ ہے) مراد ہے۔
'ک' سے اللہ کے ''کافی'' ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔
'ل' سے "لغو الکافرین فی افترائهم علی الله الکذب" (کافر خدا پر جھوٹ تراشتے ہیں وہ سب لغو کردیا جائے گا) مراد ہے۔
'م' سے "ملك الله یوم لا مالك غیره" (اللہ اس دن مالک ہوگا جس دن کوئی دوسرا مالک نہ ہوگا) مراد ہے۔
اس دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا:۔

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۔ [1]

''آج کس کی حکومت ہے''؟
پھر انبیاء ورسل اور حجج الٰہی کے ارواح کہیں گے:۔

لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۔ [2]

''خدائے واحد وقہار کی بادشاہی ہے''۔
اس دن اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے: ''آج ہر نفس کو اس کے اعمال کو بدلہ دیا جائے گا، آج کوئی ظلم نہ ہوگا، بے شک اللہ

---

[1] المؤمن ۔ ١٦
[2] المؤمن ۔ ١٦

جلد حساب لینے والا ہے''۔[1]

'ن' سے "نوال الله للمومنین و نکال الله للکافرین"

(مومنین پر اللہ کا انعام اور کافروں پر اللہ کا عذاب) مراد ہے۔

'و' سے "ویل لمن عصی الله" (اللہ کی نافرمانی کرنے والے کے لئے ہلاکت ہو) مراد ہے۔

'ہ' سے "هان علی الله من عصاه" (نافرمانی کرنے والا اللہ کے ہاں رسوا ہوگا) مراد ہے۔

''لا ی'' میں 'لا' سے کلمہ توحید یعنی ''لا الہ الا اللہ'' مراد ہے، جو شخص اس کلمہ کو اخلاص کے ساتھ ادا کرے گا اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔

'ی' سے "ید الله فوق خلقه" (اللہ کا ہاتھ مخلوقات پر ہے) مراد ہے اللہ ہی رزق وسیع کرنے والا اور کچھ جو لوگ شرک کرتے ہیں، اللہ اس سے بلند و برتر ہے۔

پھر امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: قرآن مجید انہی حروف میں نازل ہوا جو کہ عربوں میں متداول تھے، اس کے باوجود اعجاز قرآن یہ ہے کہ اللہ نے اس کے متعلق چیلنج کرتے ہوئے فرمایا: ''آپ کہہ دیں اگر تمام انسان اور جنات جمع ہو کر قرآن کی مثال لانا چاہیں تو بھی وہ اس کی مثال نہ لاسکیں گے، اگر چہ وہ ایک دوسرے کے پشت پناہ کیوں نہ ہوں''۔[2]

27 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ النَّيْسَابُورِيُّ عَنْ حَمْدَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّيْسَابُورِيِّ قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَمَنْ يُرِدِ اللهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلامِ قَالَ عليه السلام وَ مَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقاً حَرَجاً قَالَ مَنْ يُرِدِ اللهُ أَنْ يَهْدِيَهُ بِإِيمَانِهِ فِي الدُّنْيَا إِلَى جَنَّتِهِ وَ دَارِ كَرَامَتِهِ فِي الْآخِرَةِ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلتَّسْلِيمِ لِلَّهِ وَ الثِّقَةِ بِهِ وَ السُّكُونِ إِلَى مَا وَعَدَهُ مِنْ ثَوَابِهِ حَتَّى يَطْمَئِنَّ إِلَيْهِ وَ مَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ عَنْ جَنَّتِهِ وَ دَارِ كَرَامَتِهِ فِي الْآخِرَةِ لِكُفْرِهِ بِهِ وَ عِصْيَانِهِ لَهُ فِي الدُّنْيَا يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقاً حَرَجاً حَتَّى يَشُكَّ فِي كُفْرِهِ وَ يَضْطَرِبَ مِنِ اعْتِقَادِ قَلْبِهِ حَتَّى يَصِيرَ كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ

ترجمه

حمدان بن سلیمان بن نیشاپوری کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی:۔

''پس خدا جسے ہدایت دینا چاہتا ہے اس کے سینے کو اسلام کے لئے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کو گمراہی میں چھوڑ نا

[1] المؤمن۔۱۷
[2] بنی اسرائیل۔۸۸

چاہتا ہے، اس کے سینہ کو تنگ اور دشوار گزار بنا دیتا ہے۔۔۔“[1]

امامؑ نے فرمایا: ”جس شخص کو ایمان کی وجہ سے اللہ جنت اور آخرت کے دار کرامت کی ہدایت کرنا چاہتا ہے تو اس کے سینہ کو تسلیم اور بھروسہ اور اپنے وعدۂ ثواب پر تسکین عطا کر دیتا ہے اور وہ الٰہی وعدوں پر مطمئن ہو جاتا ہے اور جس کے کفر کی وجہ سے اسے اپنی جنت اور دار کرامت سے دور رکھنا چاہتا ہے تو اس کے سینہ کو تنگ اور دشوار گزار بنا دیتا ہے کہ کفر و اضطراب قلب کی وجہ سے وہ یوں محسوس کرتا ہے کہ آسمان کی جانب چڑھ رہا ہے، اس طرح سے اللہ بے ایمان افراد پر کفر کی ناپاکی ڈال دیتا ہے“۔

امام علی رضا علیہ السلام کی ایک زندیق سے گفتگو

28 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُمَيْنَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُوفِيُّ الصَّيْرَفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْخُرَاسَانِيِّ خَادِمِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الزَّنَادِقَةِ عَلَى الرِّضَا عليه السلام وَ عِنْدَهُ جَمَاعَةٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام أَ رَأَيْتَ إِنْ كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَكُمْ وَلَيْسَ هُوَ كَمَا تَقُولُونَ أَلَسْنَا وَ إِيَّاكُمْ شرع سواه [شَرَعاً سَوَاءً] وَلَا يَضُرُّنَا مَا صَلَّيْنَا وَ صُمْنَا وَ زَكَّيْنَا وَ أَقْرَرْنَا فَسَكَتَ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام وَ إِنْ يَكُنِ الْقَوْلُ قَوْلَنَا وَ هُوَ قَوْلُنَا وَ كَمَا نَقُولُ أَ لَسْتُمْ قَدْ هَلَكْتُمْ وَ نَجَوْنَا قَالَ رَحِمَكَ اللهُ فَأَوْجِدْنِي كَيْفَ هُوَ وَ أَيْنَ هُوَ قَالَ وَيْلَكَ إِنَّ الَّذِي ذَهَبْتَ إِلَيْهِ غَلَطٌ وَ هُوَ أَيَّنَ الْأَيْنَ وَ كَانَ وَلَا أَيْنَ وَ كَيَّفَ الْكَيْفَ وَ كَانَ وَلَا كَيْفَ فَلَا يُعْرَفُ بِكَيْفُوفِيَّةٍ وَلَا بِأَيْنُونِيَّةٍ وَ لَا يُدْرَكُ بِحَاسَّةٍ وَ لَا يُقَاسُ بِشَيْءٍ قَالَ الرَّجُلُ فَإِذاً إِنَّهُ لَا شَيْءَ إِذَا لَمْ يُدْرَكْ بِحَاسَّةٍ مِنَ الْحَوَاسِّ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام وَيْلَكَ لَمَّا عَجَزَتْ حَوَاسُّكَ عَنْ إِدْرَاكِهِ أَنْكَرْتَ رُبُوبِيَّتَهُ وَ نَحْنُ إِذَا عَجَزَتْ حَوَاسُّنَا عَنْ إِدْرَاكِهِ أَيْقَنَّا أَنَّهُ رَبُّنَا وَ أَنَّهُ شَيْءٌ بِخِلَافِ الْأَشْيَاءِ قَالَ الرَّجُلُ فَأَخْبِرْنِي مَتَى كَانَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام أَخْبِرْنِي مَتَى لَمْ يَكُنْ فَأُخْبِرَكَ مَتَى كَانَ قَالَ الرَّجُلُ فَمَا الدَّلِيلُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ إِنِّي لَمَّا نَظَرْتُ إِلَى جَسَدِي فَلَمْ يُمْكِنِّي زِيَادَةٌ وَلَا نُقْصَانٌ فِي الْعَرْضِ وَ الطُّولِ وَ دَفْعُ الْمَكَارِهِ عَنْهُ وَ جَرُّ الْمَنْفَعَةِ إِلَيْهِ عَلِمْتُ أَنَّ لِهَذَا الْبُنْيَانِ بَانِياً فَأَقْرَرْتُ بِهِ مَعَ مَا أَرَى مِنْ دَوَرَانِ الْفَلَكِ بِقُدْرَتِهِ وَ إِنْشَاءِ السَّحَابِ وَ تَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَ مَجْرَى الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ وَ النُّجُومِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ مِنَ الْآيَاتِ الْعَجِيبَاتِ الْمُتْقَنَاتِ عَلِمْتُ أَنَّ لِهَذَا مُقَدِّراً وَ مُنْشِئاً قَالَ الرَّجُلُ فَلِمَ احْتَجَبَ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ إِنَّ الْحِجَابَ عَلَى الْخَلْقِ لِكَثْرَةِ ذُنُوبِهِمْ فَأَمَّا هُوَ فَلَا يَخْفَى عَلَيْهِ خَافِيَةٌ فِي آنَاءِ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ قَالَ فَلِمَ

---

[1] الانعام۔۱۲۵

لَا يُدْرِكُهُ حَاسَّةُ الْأَبْصَارِ قَالَ لِلْفَرْقِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ الَّذِينَ تُدْرِكُهُمْ حَاسَّةُ الْأَبْصَارِ مِنْهُمْ وَمِنْ غَيْرِهِمْ ثُمَّ هُوَ أَجَلُّ مِنْ أَنْ يُدْرِكَهُ بَصَرٌ أَوْ يُحِيطَهُ وَهْمٌ أَوْ يَضْبِطَهُ عَقْلٌ قَالَ فَحُدَّهُ لِي قَالَ لَا حَدَّ لَهُ قَالَ وَ لِمَ قَالَ لِأَنَّ كُلَّ مَحْدُودٍ مُتَنَاهٍ إِلَى حَدٍّ وَ إِذَا احْتَمَلَ التَّحْدِيدَ احْتَمَلَ الزِّيَادَةَ وَ إِذَا احْتَمَلَ الزِّيَادَةَ احْتَمَلَ النُّقْصَانَ فَهُوَ غَيْرُ مَحْدُودٍ وَ لَا مُتَزَائِدٍ وَ لَا مُتَنَاقِصٍ وَ لَا مُتَجَزِّءٍ وَ لَا مُتَوَهَّمٍ قَالَ الرَّجُلُ فَأَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِكُمْ إِنَّهُ لَطِيفٌ وَ سَمِيعٌ وَ حَكِيمٌ وَ بَصِيرٌ وَ عَلِيمٌ أَ يَكُونُ السَّمِيعُ إِلَّا بِأُذُنٍ وَ الْبَصِيرُ إِلَّا بِالْعَيْنِ وَ اللَّطِيفُ إِلَّا بِالْعَمَلِ بِالْيَدَيْنِ وَ الْحَكِيمُ إِلَّا بِالصَّنْعَةِ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ علیہ السلام إِنَّ اللَّطِيفَ مِنَّا عَلَى حَدِّ اتِّخَاذِ الصَّنْعَةِ أَ وَ مَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يَتَّخِذُ شَيْئاً يَلْطُفُ فِي اتِّخَاذِهِ فَيُقَالُ مَا أَلْطَفَ فُلَاناً فَكَيْفَ لَا يُقَالُ لِلْخَالِقِ الْجَلِيلِ لَطِيفٌ إِذْ خَلَقَ خَلْقاً لَطِيفاً وَ جَلِيلًا وَ رَكَّبَ فِي الْحَيَوَانِ مِنْهُ أَرْوَاحَهَا وَ خَلَقَ كُلَّ جِنْسٍ مُتَبَايِناً مِنْ جِنْسِهِ فِي الصُّورَةِ لَا يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضاً فَكُلٌّ لَهُ لُطْفٌ مِنَ الْخَالِقِ اللَّطِيفِ الْخَبِيرِ فِي تَرْكِيبِ صُورَتِهِ ثُمَّ نَظَرْنَا إِلَى الْأَشْجَارِ وَ حَمْلِهَا أَطَائِبَهَا الْمَأْكُولَةَ فَقُلْنَا عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ خَالِقَنَا لَطِيفٌ لَا كَلُطْفِ خَلْقِهِ فِي صَنْعَتِهِمْ وَ قُلْنَا إِنَّهُ سَمِيعٌ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ أَصْوَاتُ خَلْقِهِ مَا بَيْنَ الْعَرْشِ إِلَى الثَّرَى مِنَ الذَّرَّةِ إِلَى أَكْبَرَ مِنْهَا فِي بَرِّهَا وَ بَحْرِهَا وَ لَا يَشْتَبِهُ عَلَيْهِ لُغَاتُهَا فَقُلْنَا عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّهُ سَمِيعٌ لَا بِأُذُنٍ وَ قُلْنَا إِنَّهُ بَصِيرٌ لَا بِبَصَرٍ لِأَنَّهُ يَرَى أَثَرَ الذَّرَّةِ السَّحْمَاءِ فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ عَلَى الصَّخْرَةِ السَّوْدَاءِ وَ يَرَى دَبِيبَ النَّمْلِ فِي اللَّيْلَةِ الدُّجُنَّةِ وَ يَرَى مَضَارَّهَا وَ مَنَافِعَهَا وَ أَثَرَ سِفَادِهَا وَ فِرَاخَهَا وَ نَسْلَهَا فَقُلْنَا عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّهُ بَصِيرٌ لَا كَبَصَرِ خَلْقِهِ قَالَ فَمَا بَرِحَ حَتَّى أَسْلَمَ وَ فِيهِ كَلَامٌ غَيْرُ هَذَا

ترجمہ

محمد بن عبداللہ خراسانی خادم امام علی رضا علیہ السلام کہتے ہیں کہ ایک زندیق (دہریہ) جناب امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا جب کہ آپؑ کے پاس بہت سے آدمی بھی بیٹھے ہوئے تھے۔

آپؑ نے اس سے فرمایا: ''اے شخص! جو کچھ تم لوگ کہتے ہو اگر وہی ٹھیک ہوا (یعنی کوئی عالم کا پیدا کرنے والا نہیں ہے) تو کیا ہم دونوں (میں اور تم) برابر نہ رہیں گے؟

اور جو نماز، روزے، زکوٰۃ اور اقرار توحید ہم کرتے ہیں ان سے ہمیں نقصان نہ پہنچے گا۔ (زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ یہ نماز، روزے ایک فعل عبث قرار پائیں گے مگر چونکہ کوئی پرستش کرنے والا نہ ہوگا لہٰذا ہمیں اس کی بھی کچھ پرواہ نہ ہوگی کہ عبث کیا کیا اور فائدہ کیا حاصل کیا) اس لحاظ سے ہم اور تم دونوں برابر ہی رہیں گے''۔

یہ سن کر وہ زندیق چپ ہو رہا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ''اگر وہ ہوا جو ہم لوگ کہتے ہیں اور وہی ٹھیک بھی ہے جو ہم کہتے ہیں تو کیا تم تباہ و برباد نہ ہو جاؤ گے اور ہم بچ نہ جائیں گے''؟

(کیونکہ تم نے تو اس کے وجود کو مانا ہی نہیں تھا، اس لئے تم نے نہ تو اس کا اقرار کیا اور نہ اس کی عبادت کی اور اب معلوم ہوا کہ وہ موجود ہے تو بتاؤ کہ تمہارا کیا حشر ہوگا۔ اب رہے ہم، تو ہم نے تو اس کی عبادت بھی کی تھی، اس کی توحید وقدرت کا اقرار بھی کرتے تھے، اس صورت میں ہمارے ساتھ تو وہ ضرور نیک برتاؤ کرے گا، لہٰذا تم تباہ ہو جاؤ گے اور ہم نجات پا جائیں گے۔)

یہ سن کر زندیق کہنے لگا: خدا آپؑ کا بھلا کرے، آپؑ مجھے یہ بتایئے کہ آخر وہ کیونکر ہے اور کہاں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہے! ارے جو تو نے خیال کیا ہے وہ غلط ہے، اسی نے تو جگہ اور مکان بنائے ہیں وہ تو اس وقت بھی تھا جب کہ کوئی جگہ موجود نہ تھی۔ اسی نے تو کیفیتوں کو پیدا کیا ہے، وہ تو اس وقت بھی موجود تھا جب کوئی کیفیت موجود نہ تھی (پھر اس میں کیفیت کیونکر ہوگی اور اس کی جگہ کہاں ہوگی)

وہ کسی کیفیت یا کسی مکان کے ذریعے سے نہیں پہچانا جاتا اور نہ کسی حاسے سے، اور نہ اس کا قیاس کسی چیز پر ہوسکتا ہے''۔

اس نے کہا: پھر تو وہ کچھ بھی نہ ہوا کیونکہ جو کسی حاسہ سے محسوس ہی نہیں ہوسکتا ہو تو اس کا وجود ہی کب ہوسکتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''افسوس! جب تمہارے حواس اس سے عاجز ہوئے تو تم اس کی خدائی اور اس کے وجود کا انکار کرنے لگے اور جب ہمارے حواس اس کے ادراک سے عاجز ہوئے تو ہمیں اس بات کا یقین ہوا کہ وہی ہمارا رب ہے اور وہی ایک ایسی چیز ہے جو تمام چیزوں سے جدا ہے''۔

اس نے کہا: اچھا یہ بتائیں کہ وہ کب تھا یعنی کب سے موجود ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''تم پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ وہ کب نہ تھا تو میں تمہیں بتاؤں گا کہ وہ کب سے ہے''۔

اس نے کہا: اس کی کیا دلیل ہے کہ وہ ہمیشہ سے ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''جب میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو ایسا پایا کہ مجھ کو اس میں کچھ کمی زیادتی طول وعرض میں نظر نہ آئی اور نہ میں اس جسم میں سے تکالیف کو دور کرسکتا ہوں اور نہ بطور خود کوئی فائدہ مند چیز اس تک لاسکتا ہوں، اس سے میں نے جانا کہ اس عمارت جسم کا کوئی معمار بھی ہے، اسی لئے میں نے اس کا اقرار بھی کیا اور اس کے وجود کو تسلیم کرلیا۔

علاوہ ازیں اس کی قدرت سے افلاک کی گردش اور بادلوں کی پیدائش، ہواؤں کا چلنا، آفتاب و ماہتاب اور

ستاروں کی حرکت جیسی عجیب آیات دیکھتا ہوں تو ان سب کو دیکھ کر مجھے یقین ہوتا ہے کہ ان سب کا کوئی نہ کوئی مقدِّر اور پیدا کرنے والا ہے''۔

اس (زندیق) نے کہا: تو وہ چھپا ہوا کیوں بیٹھا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''مخلوقات پر جو پردہ پڑا ہوا ہے وہ ان کے گناہوں کی کثرت کی وجہ سے ہے (یعنی آدمی اس کو اس لئے نہیں دیکھ سکتے کہ ان کے دل کی آنکھیں گناہوں کی وجہ سے اندھی ہو چکی ہیں ورنہ جو لوگ صاحبانِ ایمان و تقویٰ ہیں تو ان کی دلی آنکھیں نورالٰہی کے جلوہ کا ہر وقت مشاہدہ کرتی ہیں) رہا وہ خود تو اس پر کوئی چیز بھی رات اور دن کی گھڑیوں میں پوشیدہ نہیں ہے''۔

اس نے کہا: آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ آنکھیں اسے کیوں نہیں دیکھ سکتیں؟

آپؑ نے فرمایا: ''وہ اس سے بالاتر ہے کہ اس کو کوئی آنکھ دیکھ سکے یا کوئی خیال اس کو محیط کر سکے یا کوئی عقل اس کو سمجھ سکے''۔

اس نے کہا: اچھا تو آپؑ اس کی تعریف (اس کے اجزائے اصلیہ) مجھ سے بیان کریں۔

آپؑ نے فرمایا: ''اس کے لئے کوئی حد نہیں ہے''۔

(''حد'' سے مراد یہاں حد منطقی ہے جس کو اہل منطق جنس و فصل سے تعبیر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر چیز کے لئے ایک جنس قریب ہوتی ہے اور ایک فصل قریب ہوتی ہے اور وہی اس کے اجزائے اصلیہ ہوتے ہیں، ان سے مرکب شدہ چیز کا نام ''حد'' ہے اور جس کی حد بیان کی جائے اسے محدود اور نوع حقیقی کہا جاتا ہے۔)

اس نے کہا: یہ کیوں؟

آپؑ نے فرمایا: ''یہ اس لئے کہ ہر محدود کی ایک انتہا ہوتی ہے اور جب وہ محل تحدید ہوا تو اس میں احتمال زیادتی ہوگا اور جب احتمالِ زیادتی ہو تو پھر احتمالِ کمی بھی ہوگا۔ (حالانکہ اس کی ذات میں کمی اور زیادتی کا احتمال ناممکن ہے) لہٰذا نہ وہ محدود ہے، نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے اور نہ اس کے اجزا علیٰحدہ علیحدہ ہوتے ہیں''۔

(یعنی نہ اس میں اجزا ہیں جن کو الگ الگ کر کے سمجھا جائے اور نہ وہ وہم و خیال میں آتا ہے)۔

اس نے کہا: آپؑ لوگ جو اس کو لطیف، سمیع، بصیر، علیم اور حکیم کہتے ہیں، اس کے کیا معنی ہیں؟

کیا بغیر کان کے بھی کوئی سمیع ہو سکتا ہے، کیا بغیر آنکھ کے بھی کوئی بصیر ہو سکتا ہے، کیا بغیر ہاتھوں سے کام لئے بھی کوئی لطیف ہو سکتا ہے، اور کیا بغیر صنّاعی کے بھی کوئی حکیم ہو سکتا ہے؟؟؟؟

آپؑ نے فرمایا: ''ہم انسانوں میں جس کو لطیف کہا جاتا ہے، وہ کاریگری کے مطابق ہوتا ہے، کیا تم نے نہیں دیکھا

جوکوئی لطیف چیز بناتا ہےتو اس کے لئے کہا جاتا ہے"۔
"فلاں شخص نے کیا اچھی کاریگری کی"۔
جب آدمیوں کو ان کی صناعی کی وجہ سے لطیف کہتے ہیں تو خالق جلیل کو لطیف کیوں نہ کہیں، اس لئے کہ اس نے تو نہایت ہی جلیل ولطیف خلقت پیدا کی ہے، حیوانات کے اندر ان کی روحوں کو ترکیب دیا اور ہر قسم کے جاندار الگ الگ باہم صورتوں میں فرق رکھنے والے پیدا کئے، ان میں ایک دوسرے سے مشابہ نہیں ہوتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لطیف وخبیر خالق نے ہر ایک کی صورت ترکیبی میں باریکی صَرف کی ہے۔
(اس وجہ سے اس کو لطیف کہتے ہیں گو اس نے ہاتھوں سے نہیں بنایا بلکہ محض اپنے حکم سے پیدا کیا ہے)
پھر ہم نے درختوں اور اس کے پاکیزہ خوردنی اور ناخوردنی پھلوں کو دیکھا تو اس وقت ہم نے کہا کہ ہمارا خالق لطیف ہے مگر وہ اس معنیٰ سے لطیف نہیں ہے جو مخلوقات کو ان کی صفت میں باریکی کرنے کی وجہ سے کہا جاتا ہے"۔
"اور ہم کہتے ہیں کہ وہ سمیع ہے کیونکہ اس پر اس کی مخلوقات کی کوئی آواز خواہ وہ تحت الثریٰ سے اٹھ رہی ہو یا عرش سے بلند ہو رہی ہو، مخفی اور پوشیدہ نہیں ہے۔
آواز دینے والی خواہ چیونٹی ہو یا اس سے بڑی چیز، خشکی میں ہو یا دریا میں، وہ سب کی آوازیں سنتا ہے، اور اس پر زبانیں اور لغات مشتبہ نہیں ہوتیں"۔
جب ہم نے اس کی قدرت کا یہ نظارہ دیکھا تو ہم نے بے ساختہ کہا: "وہ سمیع ہے، وہ سنتا ہے مگر کانوں سے نہیں"۔
"اور ہم کہتے ہیں وہ بصیر ہے، یعنی وہ دیکھنے والا ہے، مگر حاسہ چشم سے نہیں وہ اتنا بڑا بصیر ہے کہ وہ سیاہ چیونٹی کے نشان کو بھی اندھیری رات میں سیاہ پتھر پر دیکھ لیتا ہے، اور وہ اس کے منافع اور مضار کو بھی جانتا ہے اور اس کے اثر جفتی اور اس کے بچے اور نسل کو بھی جانتا ہے"۔
جب ہم نے اس کی یہ شان ملاحظہ کی تو ہم نے کہا: "وہ بصیر ہے مگر اس طرح سے نہیں جیسے اس کی مخلوقات کسی چیز کو دیکھتی ہے"۔
راوی کہتے ہیں: وہ شخص (زندیق) وہاں سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ مسلمان ہو گیا۔

توحید کی کم از کم معرفت

29 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُخْتَارِ الْهَمَدَانِيِّ عَنِ الْفَتْحِ بْنِ يَزِيدَ الْجُرْجَانِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ أَدْنَى الْمَعْرِفَةِ قَالَ الْإِقْرَارُ بِأَنَّهُ لَا إِلَهَ غَيْرُهُ وَلَا شَبِيهَ لَهُ وَلَا نَظِيرَ لَهُ وَأَنَّهُ مُثْبَتٌ قَدِيمٌ مَوْجُودٌ غَيْرُ

فَقِيدٍ وَأَنَّهُ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ

ترجمہ

فتح بن یزید جرجانی نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: توحید کی کم از کم معرفت کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''کم از کم معرفت کی حد یہ ہے کہ انسان اقرار کرے کہ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کی کوئی مثال اور شبیہ نہیں ہے اور وہ ہمیشہ سے موجود ہے اور ہمیشہ رہے گا اور کوئی چیز اس جیسی نہیں ہے''۔

30 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الدَّقَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَرْمَكِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُهْتَدِي قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنِ التَّوْحِيدِ فَقَالَ كُلُّ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَ آمَنَ بِهَا فَقَدْ عَرَفَ التَّوْحِيدَ قُلْتُ كَيْفَ يَقْرَؤُهَا قَالَ كَمَا يَقْرَأُهَا النَّاسُ وَ زَادَ فِيهِ كَذَلِكَ اللهُ رَبِّي كَذَلِكَ اللهُ رَبِّي كَذَلِكَ اللهُ رَبِّي ثَلَاثاً

ترجمہ

زیاد بن عبدالعزیز بن مہتدی کہتے ہیں: میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے توحید کے متعلق پوچھا: آپؑ نے فرمایا: جس نے سورۃ الاخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) کو پڑھا اور اس پر ایمان لایا تو اس نے توحید کی پہچان حاصل کر لی پھر آپؑ نے سورۃ الاخلاص کے خاتمہ پر تین بار کذالک اللہ ربی کے جملے ارشاد فرمائے:

کیا خدا کو لفظ ''شے'' سے تعبیر کیا جا سکتا ہے؟

31 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُنْدَارَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْخُرَاسَانِيِّ خَادِمِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ قَالَ بَعْضُ الزَّنَادِقَةِ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام هَلْ يُقَالُ لِلَّهِ إِنَّهُ شَيْءٌ فَقَالَ نَعَمْ وَ قَدْ سَمَّى نَفْسَهُ بِذَلِكَ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللهُ شَهِيدٌ بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ فَهُوَ شَيْءٌ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ

ترجمہ

محمد بن علی خراسانی خادمِ امام علی رضا علیہ السلام بیان کرتے ہیں کہ ایک زندیق نے حضرتؑ سے پوچھا: کیا خدا کے لئے لفظ ''شے'' کا اطلاق درست ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بھی اپنے آپؐ کو لفظ ''شے'' سے تعبیر کیا ہے چنانچہ اس کا ارشاد گرامی ہے۔'' آپؐ کہہ دیں گواہی کے اعتبار سے کون سی چیز سب سے بڑی ہے، آپؐ کہہ دیں اللہ میرے اور تمہارے

درمیان گواہ ہے"۔[1]

لہٰذا اللہ "شے" ہے لیکن کوئی شے اس کے مشابہ نہیں ہے"۔

حدوثِ عالم کی دلیل

32 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مَا الدَّلِيلُ عَلَى حُدُوثِ الْعَالَمِ فَقَالَ أَنْتَ لَمْ تَكُنْ ثُمَّ كُنْتَ وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّكَ لَمْ تُكَوِّنْ نَفْسَكَ وَلَا كَوَّنَكَ مَنْ هُوَ مِثْلُكَ

ترجمہ

حسین بن خالد نے روایت کی ہے کہ ایک شخص امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: حدوثِ عالم کی کیا دلیل ہے؟

آپؑ نے فرمایا: "اس کی دلیل یہ ہے کہ تو پہلے موجود نہ تھا، پھر تو معرض وجود میں آیا اور تجھے یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ تو نے اپنے آپ کو پیدا نہیں کیا اور نہ ہی تجھ جیسے کسی شخص نے تجھے پیدا کیا ہے"۔

اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

33 حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ تَمِيمٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي الصَّلْتِ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيِّ قَالَ سَأَلَ الْمَأْمُونُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَ هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّماواتِ وَ الْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَ كَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا فَقَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَلَقَ الْعَرْشَ وَ الْمَاءَ وَ الْمَلَائِكَةَ قَبْلَ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ فَكَانَتِ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَدِلُّ بِأَنْفُسِهَا وَ بِالْعَرْشِ وَ بِالْمَاءِ عَلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ ثُمَّ جَعَلَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ لِيُظْهِرَ بِذَلِكَ قُدْرَتَهُ لِلْمَلَائِكَةِ فَتَعْلَمُوا أَنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثُمَّ رَفَعَ الْعَرْشَ بِقُدْرَتِهِ وَ نَقَلَهُ وَ جَعَلَهُ فَوْقَ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ ثُمَ خَلَقَ السَّماواتِ وَ الْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ * وَ هُوَ مستولى [مُسْتَوْلٍ عَلَى عَرْشِهِ وَ كَانَ قَادِراً عَلَى أَنْ يَخْلُقَهَا فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ وَ لَكِنَّهُ تَعَالَى خَلَقَهَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ لِيَظْهَرَ لِلْمَلَائِكَةِ مَا يَخْلُقُهُ مِنْهَا شَيْئاً بَعْدَ شَيْءٍ فَيُسْتَدَلَّ بِحُدُوثِ مَا يَحْدُثُ عَلَى

---

[1] الانعام۔۱۹

اللهِ تَعَالَى مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ وَ لَمْ يَخْلُقِ اللهُ الْعَرْشَ لِحَاجَةٍ بِهِ إِلَيْهِ لِأَنَّهُ غَنِيٌّ عَنِ الْعَرْشِ وَ عَنْ جَمِيعِ مَا خَلَقَ لَا يُوصَفُ بِالْكَوْنِ عَلَى الْعَرْشِ لِأَنَّهُ لَيْسَ بِجِسْمٍ تَعَالَى عَنْ صِفَةِ خَلْقِهِ عُلُوّاً كَبِيراً وَ أَمَّا قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا فَإِنَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَهُمْ لِيَبْلُوَهُمْ بِتَكْلِيفِ طَاعَتِهِ وَ عِبَادَتِهِ لَا عَلَى سَبِيلِ الِامْتِحَانِ وَ التَّجْرِبَةِ لِأَنَّهُ لَمْ يَزَلْ عَلِيماً بِكُلِّ شَيْءٍ فَقَالَ الْمَأْمُونُ فَرَّجْتَ عَنِّي يَا أَبَا الْحَسَنِؑ فَرَّجَ اللهُ عَنْكَ ثُمَّ قَالَ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ فَمَا مَعْنَى قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَوْ شاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعاً أَ فَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ وَ ما كانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللهِ فَقَالَ الرِّضَاؑ حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍؑ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ قَالُوا لِرَسُولِ اللهِﷺ لَوْ أَكْرَهْتَ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ قَدَرْتَ عَلَيْهِ مِنَ النَّاسِ عَلَى الْإِسْلَامِ لَكَثُرَ عَدَدُنَا وَ قَوِينَا عَلَى عَدُوِّنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِﷺ مَا كُنْتُ لِأَلْقَى اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ بِبِدْعَةٍ لَمْ يُحْدِثْ إِلَيَّ فِيهَا شَيْئاً وَ مَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ يَا مُحَمَّدُ وَ لَوْ شاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعاً عَلَى سَبِيلِ الْإِلْجَاءِ وَ الِاضْطِرَارِ فِي الدُّنْيَا كَمَا يُؤْمِنُونَ عِنْدَ الْمُعَايَنَةِ وَ رُؤْيَةِ الْبَأْسِ فِي الْآخِرَةِ وَ لَوْ فَعَلْتُ ذَلِكَ بِهِمْ لَمْ يَسْتَحِقُّوا مِنِّي ثَوَاباً وَ لَا مَدْحاً لَكِنِّي أُرِيدُ مِنْهُمْ أَنْ يُؤْمِنُوا مُخْتَارِينَ غَيْرَ مُضْطَرِّينَ لِيَسْتَحِقُّوا مِنِّي الزُّلْفَى وَ الْكَرَامَةَ وَ دَوَامَ الْخُلُودِ فِي جَنَّةِ الْخُلْدِ أَ فَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ وَ أَمَّا قَوْلُهُ تَعَالَى وَ ما كانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللهِ فَلَيْسَ ذَلِكَ عَلَى سَبِيلِ تَحْرِيمِ الْإِيمَانِ عَلَيْهَا وَ لَكِنْ عَلَى مَعْنَى أَنَّهَا مَا كَانَتْ لِتُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللهِ وَ إِذْنُهُ أَمْرُهُ لَهَا بِالْإِيمَانِ مَا كَانَتْ مُكَلَّفَةً مُتَعَبَّدَةً وَ إِلْجَاؤُهُ إِيَّاهَا إِلَى الْإِيمَانِ عِنْدَ زَوَالِ التَّكْلِيفِ وَ التبعد التَّعَبُّدِ عَنْهَا فَقَالَ الْمَأْمُونُ فَرَّجْتَ عَنِّي يَا أَبَا الْحَسَنِ فَرَّجَ اللهُ عَنْكَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى الَّذِينَ كانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غِطاءٍ عَنْ ذِكْرِي وَ كانُوا لا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعاً فَقَالَؑ إِنَّ غِطَاءَ الْعَيْنِ لَا يَمْنَعُ مِنَ الذِّكْرِ وَ الذِّكْرُ لَا يُرَى بِالْعَيْنِ وَ لَكِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ شَبَّهَ الْكَافِرِينَ بِوَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍؑ بِالْعُمْيَانِ لِأَنَّهُمْ كَانُوا يَسْتَثْقِلُونَ قَوْلَ النَّبِيِّﷺ فِيهِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُ سَمْعاً فَقَالَ الْمَأْمُونُ فَرَّجْتَ عَنِّي فَرَّجَ اللهُ عَنْكَ

ترجمہ

تمیم قرشی نے اپنے باپ سے، اس نے احمد بن علی انصاری سے، اس نے ابوالصلت ہروی سے روایت کی ہے کہ مامون نے ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضاؑ سے خداوند تعالیٰ کے اس قول کی تشریح پوچھی:

''وہی وہ خدا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا اور اس کا عرش پانی پر تھا تا کہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں سے بہتر عمل کرنے والا کون ہے''۔[۱]

آپؑ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے عرش اور پانی اور فرشتوں کو آسمان و زمین کی تخلیق سے پہلے پیدا کیا تھا، فرشتے اپنے تئیں دیکھ کر اور عرش اور پانی کو دیکھ کر اللہ تعالی کے وجود کو سمجھتے تھے، پھر پروردگار عالم نے اپنے عرش کو پانی پر قائم کیا تا کہ اس سے اپنی قدرت فرشتوں پر ظاہر کرے اور مزید یہ کہ فرشتوں کو علم ہو جائے کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

پھر اس نے عرش کو اپنی قدرت سے بلند کیا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل فرمایا اور اسے ساتویں آسمان کے اوپر قرار دیا، پھر چھ روز میں آسمان اور زمین کو پیدا کیا درآں حالیکہ وہ عرش پر غالب تھا اور اس بات پر قادر تھا کہ آسمانوں کو چشم زدن میں پیدا کرے (معلوم ہوا جو لوگ ''استوی علی العرش'' کے معنی خدا کے بیٹھنے کے لیتے ہیں، وہ غلط ہے، بلکہ ''استوی'' کے معنی غلبہ اور قدرت کے ہیں)۔

لیکن اس نے چھ روز میں اس لئے پیدا کیا کہ فرشتوں پر رفتہ رفتہ ظاہر کرے کہ وہ کیونکر کسی چیز کو خلق کرتا ہے تا کہ اس طرح کے حدوث سے وہ خداوند تعالی کے وجود کو ''مرۃ بعد اخریٰ'' آہستہ آہستہ رفتہ رفتہ سمجھ سکیں۔

اُس نے اس لئے تو پیدا نہیں کیا کہ اسے اس بات کی کچھ غرض تھی کیونکہ وہ عرش سے غنی ہے۔

(اس کو بیٹھنے کی تو ضرورت ہی نہیں جس کے لئے اس نے تخت بنایا ہو)۔ اور وہ تمام مخلوقات سے مستغنی ہے، اس کے بارے میں یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ وہ عرش پر بیٹھا ہے کیونکہ وہ جسم نہیں رکھتا، پروردگار عالم اپنی مخلوقات کی صفات سے بہت بالا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو کس لیے پیدا کیا ہے؟

''تا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے بہتر عمل کرنے والا کون ہے''۔[۲]

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو اس لئے پیدا کیا تا کہ انہیں اپنی عبادت و اطاعت کی تکلیف شرعی سے آزمائے، یہ آزمائش بغرض امتحان و تجربہ نہیں ہے (کیونکہ امتحان و تجربہ کی ضرورت اسے ہوتی ہے جسے پہلے علم نہ ہو) اللہ ہمیشہ سے ہی صاحب علم ہے۔

مامون نے کہا: ابوالحسن! آپ نے میری مشکل آسان کی، اللہ آپ کی مشکلات آسان فرمائے۔

جبر و اختیار کا مفہوم

---

[۱] ہود۔ ۷

[۲] ہود۔ ۷

پھر مامون نے پوچھا: فرزندرسول! آپ اس آیت کا مفہوم واضح فرمائیں۔

''اور اگر خدا چاہتا تو روئے زمین پر رہنے والے سب ایمان لے آتے تو کیا آپ لوگوں پر جبر کریں گے کہ سب مومن بن جائیں، اور کسی نفس کے امکان میں نہیں ہے کہ بغیر اجازت وتوفیق پروردگار کے ایمان لے آئے''۔[۱]

اس آیت کے متعلق آپ نے فرمایا: میرے والد نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

''لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہؐ! آپؐ جن لوگوں پر حکومت کرتے ہیں، اگر آپؐ انہیں اسلام قبول کرنے پر مجبور کریں تو ہماری تعداد میں اضافہ ہوجائے گا اور ہم اپنے دشمن پر برتری حاصل کرلیں گے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں بدعت ایجاد کر کے اپنے خدا کے حضور پیش ہونے کو پسند نہیں کرتا اور میں اپنی جانب سے کچھ بھی کرنا نہیں چاہتا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:۔

''اور اگر خدا چاہتا تو روئے زمین پر رہنے والے سب ایمان لے آتے''۔[۲]

یعنی اگر خدا مجبور کر کے ایمان کا مطالبہ کرتا تو دنیا میں کوئی بھی بے ایمان باقی نہ رہتا، جب کہ تمام لوگ احتضار کے وقت ایمان لے آتے ہیں مگر ان کا وہ ایمان فائدہ مند نہیں ہوتا۔

اسی طرح سے اگر اللہ دار دنیا میں ہی سب کچھ دکھا کر ایمان کا مطالبہ کرتا اور لوگ مومن بھی بن جاتے تو ان کا ایمان کسی قسم کی تعریف وتوصیف کے قابل نہ ہوتا، اس کے برعکس اللہ چاہتا ہے کہ اس کے بندے حالت اختیار میں ایمان لائیں تا کہ قربِ خداوندی اور کرامتِ آخرت اور جنت الخلد کے مستحق بن سکیں۔

اس لئے اللہ نے فرمایا: ''تو کیا آپؐ لوگوں پر جبر کریں گے کہ سب مومن بن جائیں''۔[۳]

''اور کسی نفس کے امکان میں نہیں ہے کہ بغیر اجازت وتوفیق پروردگار کے ایمان لے آئے''۔[۴]

یہاں ''اِذن'' سے مراد نفس کو ایمان لانے کا حکم دینا ہے۔ کیونکہ ہر نفس جب مکلف ہوتا ہے تو اسے ایمان لانے کا حکم دیا جاتا ہے، اگر کوئی نفس مکلف ہی نہ ہو تو اس سے نہ تو ایمان کا مطالبہ کیا جاتا ہے اور نہ ہی اسے ایمان لانے کا حکم دیا جاتا ہے۔

یہ مفہوم سن کر مامون نے کہا: فرزندرسول! آپ نے میری مشکل آسان کی، اللہ آپ کی مشکلات آسان فرمائے۔

---

[۱] یونس۔۹۹،۱۰۰
[۲] یونس۔۹۹
[۳] یونس۔۹۹
[۴] یونس۔۱۰۰

مامون نے پھر کہا: ابوالحسن! بھلا اس آیت کا مفہوم کیا ہے؟

''وہ کافر جن کی نگاہیں ہمارے ذکر کی طرف سے پردہ میں تھیں اور وہ کچھ سننے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے''۔ [1]

اس آیت کے متعلق حضرتؑ نے فرمایا: ''واضح ہو کہ آنکھوں پر کوئی پٹی اور پردہ بھی ہو تو وہ سننے سے روک نہیں سکتا کیونکہ سننے کا تعلق کانوں سے ہوتا ہے آنکھوں سے نہیں ہوتا اور ''ذکر'' دیکھنے کی نہیں سننے، کی چیز ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے منکرین ولایت علی کی تشبیہ اندھوں سے دی ہے اور وہ ولایت علیؑ کے متعلق رسول خدا کا کوئی فرمان سننا گراں سمجھتے تھے، اس لئے وہ کچھ سننے کی استطاعت سے محروم ہو چکے تھے''۔

مامون نے کہا: ابوالحسن! آپ نے میری مشکل آسان کی، اللہ آپ کی مشکلات آسان فرمائے۔

34 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ النَّيْسَابُورِيُّ الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ النَّيْسَابُورِيُّ عَنْ حَمْدَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى الرِّضَا عليه السلام أَسْأَلُهُ عَنْ أَفْعَالِ الْعِبَادِ أَ مَخْلُوقَةٌ أَمْ غَيْرُ مَخْلُوقَةٍ فَكَتَبَ عليه السلام أَفْعَالُ الْعِبَادِ مُقَدَّرَةٌ فِي عِلْمِ اللهِ قَبْلَ خَلْقِ الْعِبَادِ بِأَلْفَيْ عَامٍ

ترجمه

احمدان بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو ایک خط لکھا جس میں پوچھا: بندوں کے افعال مخلوق ہیں یا غیر مخلوق ہیں؟

امامؑ نے جواب میں تحریر فرمایا: ''علم الٰہی میں بندوں کے افعال ان کی تخلیق سے دو ہزار برس پہلے سے مقدر ہو چکے ہیں''۔

35 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِحَوْضِي فَلَا أَوْرَدَهُ اللهُ حَوْضِي وَ مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِشَفَاعَتِي فَلَا أَنَالَهُ اللهُ شَفَاعَتِي ثُمَّ قَالَ عليه السلام إِنَّمَا شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي فَأَمَّا الْمُحْسِنُونَ فَمَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ خَالِدٍ فَقُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ فَمَا مَعْنَى قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضى قَالَ لَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى اللهُ دِينَهُ

---

[1] الکھف۔۱۰۱

قال المصنف المؤمن هو الذی تسره حسنته و تسوؤه سیئته لقول النبی ﷺ من سرته حسنته و ساءته سیئته فهو مؤمن و متی ساءه سیئته ندم علیها و الندم توبة و التائب مستحق للشفاعة و الغفران و من لم تسؤه سیئته فلیس بمؤمن و إذا لم یکن مؤمنا لم یستحق الشفاعة لأن الله عز و جل غیر مرتضی لدینه.

ترجمه

حسین بن خالد نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، آپ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس کا ایمان میرے حوض پر نہ ہو تو خدا اسے میرے حوض پر وارد نہ کرے اور جو میری شفاعت پر ایمان نہ رکھتا ہو تو خدا اسے میری شفاعت نصیب نہ کرے''۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری شفاعت میری امت کے گناہانِ کبیرہ کرنے والے افراد کے لئے ہے، نیکوکاروں کے لئے تو کوئی عذاب سرے سے نہیں ہے''۔

حسین بن خالد (راوی حدیث) کہتے ہیں: میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ اس آیت کا مفہوم کیا ہے؟ ''اور فرشتے کسی کی سفارش بھی نہیں کر سکتے مگر یہ کہ خدا اس کو پسند فرمائے''۔[1]

امام علیہ السلام نے فرمایا: ''مقصودِ آیت یہ ہے کہ فرشتے صرف اسی کی شفاعت کریں گے جس کا دین اللہ کو پسند ہوگا''۔

مصنف کتاب ھذا کہتے ہیں: مومن وہ ہے جسے نیکی کر کے خوشی محسوس ہو اور برائی کر کے دکھ محسوس ہو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جسے نیکی کر کے خوشی اور برائی کر کے دکھ محسوس ہو تو وہ مومن ہے''۔ اور جب اسے برائی پر دکھ ہوگا تو اس پر اسے ندامت ہوگی اور ندامت درحقیقت توبہ ہے اور توبہ کرنے والا شفاعت و مغفرت کا حقدار ہوتا ہے، جسے برائی پر کوئی ندامت محسوس نہ ہو تو وہ مومن نہیں ہے اور جو مومن ہی نہ ہو وہ شفاعت کا مستحق نہیں ہے کیونکہ ایسے شخص کا دین اللہ کے ہاں پسندیدہ نہیں ہے۔

زمین کے بستر اور آسمان کی چھت کا مفہوم

36 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمُفَسِّرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّارٍ عَنْ أَبَوَيْهِمَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ

[1] الانبیاء۔ ۲۸

أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِراشاً وَ السَّماءَ بِناءً قَالَ جَعَلَهَا مُلَائِمَةً لِطَبَائِعِكُمْ مُوَافِقَةً لِأَجْسَادِكُمْ وَ لَمْ يَجْعَلْهَا شَدِيدَةَ الْحَمْيِ وَ الْحَرَارَةِ فَتُحْرِقَكُمْ وَ لَا شَدِيدَةَ الْبُرُودَةِ فَتُجْمِدَكُمْ وَ لَا شَدِيدَةَ طِيبِ الرِّيحِ فَتُصَدِّعَ هَامَاتِكُمْ وَ لَا شَدِيدَةَ النَّتْنِ فَتُعْطِبَكُمْ وَ لَا شَدِيدَةَ اللِّينِ كَالْمَاءِ فَتُغْرِقَكُمْ وَ لَا شَدِيدَةَ الصَّلَابَةِ فَتَمْتَنِعَ عَلَيْكُمْ فِي دُورِكُمْ وَ أَبْنِيَتِكُمْ وَ قُبُورِ مَوْتَاكُمْ وَ لَكِنَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَ فِيهَا مِنَ الْمَتَانَةِ مَا تَنْتَفِعُونَ بِهِ وَ تَتَمَاسَكُونَ وَ تَتَمَاسَكُ عَلَيْهَا أَبْدَانُكُمْ وَ بُنْيَانُكُمْ وَ جَعَلَ فِيهَا مَا تَنْقَادُ بِهِ لِدُورِكُمْ وَ قُبُورِكُمْ وَ كَثِيرٍ مِنْ مَنَافِعِكُمْ فَلِذَلِكَ جَعَلَ الْأَرْضَ فِرَاشاً لَكُمْ ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَ جَلَ وَ السَّماءَ بِناءً سَقْفاً مِنْ فَوْقِكُمْ مَحْفُوظاً يُدِيرُ فِيهَا شَمْسَهَا وَ قَمَرَهَا وَ نُجُومَهَا لِمَنَافِعِكُمْ ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَ جَلَ وَ أَنْزَلَ مِنَ السَّماءِ ماءً يَعْنِي الْمَطَرَ يُنْزِلُهُ مِنْ عَلًا لِيَبْلُغَ قُلَلَ جِبَالِكُمْ وَ تِلَالِكُمْ وَ هِضَابِكُمْ وَ أَوْهَادِكُمْ ثُمَّ فَرَّقَهُ رَذَاذاً وَ وَابِلًا وَ هَطْلًا لِتَنْشَفَهُ أَرَضُوكُمْ وَ لَمْ يَجْعَلْ ذَلِكَ الْمَطَرَ نَازِلًا عَلَيْكُمْ قِطْعَةً وَاحِدَةً فَيُفْسِدَ أَرَضِيكُمْ وَ أَشْجَارَكُمْ وَ زُرُوعَكُمْ وَ ثِمَارَكُمْ ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَ جَلَ فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَراتِ رِزْقاً لَكُمْ يَعْنِي مِمَّا يُخْرِجُهُ مِنَ الْأَرْضِ رِزْقاً لَكُمْ فَلا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْداداً أَيْ أَشْبَاهاً وَ أَمْثَالًا مِنَ الْأَصْنَامِ الَّتِي لَا تَعْقِلُ وَ لَا تَسْمَعُ وَ لَا تُبْصِرُ وَ لَا تَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهَا لَا تَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ مِنْ هَذِهِ النِّعَمِ الْجَلِيلَةِ الَّتِي أَنْعَمَهَا عَلَيْكُمْ رَبُّكُمْ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى

ترجمہ

محمد بن قاسم مفسّر نے کہا کہ میں نے یہ حدیث یوسف بن محمد بن زیاد اور علی بن محمد بن یسار سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے امام علی زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے قرآن مجید کی اس آیت ''اس پروردگار نے تمہارے لئے زمین کا فرش اور آسمان کا شامیانہ بنایا ہے، پھر اس نے آسمان سے پانی برسا کر تمہاری روزی کے لئے زمین سے پھل نکالے ہیں'' [1] کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اللہ فرما رہا ہے کہ اس نے اپنی حکمت کاملہ کے تحت زمین کو طبائع کے مطابق اور تمہارے اجسام کے موافق بنایا، زمین کے فرش کو زیادہ گرم نہیں بنایا ورنہ تم جل جاتے اور زیادہ سرد نہیں بنایا ورنہ تم منجمد ہو کر رہ جاتے اور فرش زمین کو زیادہ خوشبودار نہیں بنایا ورنہ تمہارے سروں میں درد پیدا ہوتا اور فرشِ زمین کو بدبودار نہیں بنایا ورنہ تم ہلاک ہو جاتے اور پانی کی طرح سے فرشِ زمین کو نرم نہیں رکھا ورنہ تم اس میں ڈوب جاتے اور بہت زیادہ سخت نہیں بنایا ورنہ تم مکانات تعمیر نہ کر سکتے اور مردوں کے لئے قبریں نہ

[1]

کھود سکتے۔

اللہ تعالیٰ نے زمین کو ٹھوس بنایا جس سے تم فائدہ حاصل کر سکتے ہو اور تمہارے اجسام اور تمہارے مکانات اس پر قرار پکڑ سکتے ہیں اور تمہاری قبریں اس میں بن سکتی ہیں، اس کے علاوہ بھی تمہارے لئے بہت سے فائدے ہیں، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اس نے زمین کو تمہارے لئے بچھونا بنایا''۔[1]

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''آسمان کو تمہارے لئے چھت بنایا''۔[2]

اللہ تعالیٰ نے آسمان کو محفوظ چھت بنایا اور تمہارے منافع کے لئے اس میں سورج، چاند اور ستاروں کو گردش دی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اس نے آسمان سے پانی نازل کیا''۔[3]

یعنی اللہ تعالیٰ نے بارش برسائی اور بارش کو بلندی سے برسایا تاکہ پانی پہاڑوں کی چوٹیوں اور بلند و بالا ٹیلوں اور بلند و پست زمین پر یکساں پہنچ سکے اور پھر اللہ تعالیٰ نے بارش کو یکساں نہیں رکھا، کبھی باریک قطروں کی شکل میں نازل فرمائی اور کبھی موسلا دھار صورت میں بارش برسائی تاکہ تمہاری زمینیں اس کو برداشت کر سکیں اور اگر وہ بارش کو ایک ہی مرتبہ نازل کر دیتا تو تمہارے مکانات اور زراعت اور درخت اور ہر طرح کے پھل تباہ و برباد ہو جاتے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بارش کے ذریعہ سے اللہ نے تمہارے لئے پھلوں کی روزی فراہم کی''۔[4]

یعنی زمین سے تمہارے لئے روزی برآمد ہوتی ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب علم و عقل سے مطالبہ کیا: ''پس تم کسی کو اللہ کا ہمسر نہ بناؤ''۔[5]

یعنی تم ایسے بتوں کو اللہ کا شریک و سہیم مت بناؤ جو نہ تو عقل رکھتے ہیں اور نہ کچھ سنتے ہیں اور نہ ہی دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی کسی چیز پر قدرت رکھتے ہیں۔ ''اور تم جانتے ہو''۔[6]

تمہیں اس بات کا بخوبی علم ہے کہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے تراشے ہوئے یہ بت ان نعمات میں سے کسی نعمت کے فیضان پر قدرت نہیں رکھتے۔

معصیت (نافرمانی) کس کی جانب سے ہے؟

---

[1] البقرۃ۔۲۲
[2] البقرۃ۔۲۲
[3] البقرۃ۔۲۲
[4] البقرۃ۔۲۲
[5] البقرۃ۔۲۲
[6] البقرۃ۔۲۲

37 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ السِّنَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ الْآدَمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ عَنِ الْإِمَامِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ خَرَجَ أَبُو حَنِيفَةَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ عِنْدِ الصَّادِقِ عليه السلام فَاسْتَقْبَلَهُ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لَهُ يَا غُلَامُ مِمَّنِ الْمَعْصِيَةُ قَالَ لَا تَخْلُو مِنْ ثَلَاثٍ إِمَّا أَنْ تَكُونَ مِنَ اللهِ تَعَالَى وَ لَيْسَتْ مِنْهُ وَ لَا يَنْبَغِي لِلْكَرِيمِ أَنْ يُعَذِّبَ عَبْدَهُ بِمَا لَا يَكْتَسِبُهُ وَ إِمَّا أَنْ تَكُونَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مِنَ الْعَبْدِ فَلَا يَنْبَغِي لِلشَّرِيكِ الْقَوِيِّ أَنْ يَظْلِمَ الشَّرِيكَ الضَّعِيفَ وَ إِمَّا أَنْ تَكُونَ مِنَ الْعَبْدِ وَ هِيَ مِنْهُ فَإِنْ عَاقَبَهُ اللهُ تَعَالَى فَبِذَنْبِهِ وَ إِنْ عَفَى عَنْهُ فَبِكَرَمِهِ وَ جُودِهِ

ترجمہ

سید عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی نے امام علی نقی سے، انہوں نے امام محمد تقی سے، انہوں نے امام علی رضا علیہم السلام سے روایت کی۔ ایک مرتبہ ابوحنیفہ، امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت سے باہر نکل رہے تھے کہ ان کی ملاقات امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: نوجوان! یہ بتائیں کہ معصیت کس کی طرف سے ہے؟

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: "یہ تین میں سے ایک سے سرزد ہوگی"۔

1۔ یا تو معصیت اللہ کی طرف سے ہوگی، جب کہ درحقیقت ایسا نہیں ہے اور اس صورت میں اللہ کو یہ حق ہی نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے بندہ کو معصیت کا رسمجھ کر عذاب دے کیونکہ کریم کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ اپنے ضعیف بندے کو نا کردہ گناہ کی سزا دے۔

2۔ یا یہ کہ معصیت اللہ اور بندے دونوں کی جانب سے ہوگی اور اس صورت میں بھی خدا کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے بندے کو عذاب دے کیونکہ ایک طاقتور شریک کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ اپنے کمزور ساتھی کو عذاب دے۔

3۔ یا یہ کہ معصیت بندے کی طرف سے ہوگی اور حقیقت میں ایسا ہی ہے، پس اگر اللہ بندے کو اس صورت میں عذاب دے تو وہ عذاب اس کے گناہ کی وجہ سے ہوگا اور اگر معاف کردے تو یہ اس کی فیاضی اور اس کا کرم ہوگا۔

قضا و قدر کا مفہوم

38 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الدَّقَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الطَّائِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ الْآدَمِيُّ الرَّازِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ الْكُوفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَيِّدِي عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ عليه السلام يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ الرِّضَا عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ

الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ الْعَلَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام وَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْفَارِسِيُّ الْعَزَائِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رُمَيْحٍ النَّسَوِيُّ بِجُرْجَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ جَيْفَرٍ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَلَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهِ عليه السلام وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ السُّكَّرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْجَوْهَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ بَكَّارٍ الضَّبِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا انْصَرَفَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام مِنَ الصِّفِّينِ قَامَ إِلَيْهِ شَيْخٌ من [مِمَّنْ شَهِدَ مَعَهُ الْوَاقِعَةَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنَا عَنْ مَسِيرِنَا هَذَا بِقَضَاءٍ مِنَ اللهِ تَعَالَى وَ قَدَرِهِ وَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام فِي رِوَايَتِهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ خُرُوجِنَا إِلَى أَهْلِ الشَّامِ أَ بِقَضَاءٍ مِنَ اللهِ تَعَالَى وَ قَدَرِهِ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَجَلْ يَا شَيْخُ فَوَ اللهِ مَا عَلَوْتُمْ تَلْعَةً وَ لَا هَبَطْتُمْ بَطْنَ وَادٍ إِلَّا بِقَضَاءٍ مِنَ اللهِ وَ قَدَرِهِ فَقَالَ الشَّيْخُ عِنْدَ اللهِ أَحْتَسِبُ عَنَائِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عليه السلام مَهْلًا يَا شَيْخُ لَعَلَّكَ تَظُنُّ قَضَاءً حَتْماً وَ قَدَراً لَازِماً لَوْ كَانَ كَذَلِكَ لَبَطَلَ الثَّوَابُ وَ الْعِقَابُ وَ الْأَمْرُ وَ النَّهْيُ وَ الزَّجْرُ وَ أُسْقِطَ مَعْنَى الْوَعْدِ وَ الْوَعِيدِ وَ لَمْ تَكُنْ عَلَى الْمُسِيءِ لَائِمَةٌ وَ لَا لِمُحْسِنٍ مَحْمَدَةٌ وَ لَكَانَ الْمُحْسِنُ أَوْلَى بِاللَّائِمَةِ مِنَ الْمُذْنِبِ وَ الْمُذْنِبُ أَوْلَى بِالْإِحْسَانِ مِنَ الْمُحْسِنِ تِلْكَ مَقَالَةُ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَ خُصَمَاءِ الرَّحْمَنِ وَ قَدَرِيَّةِ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ مَجُوسِهَا يَا شَيْخُ إِنَّ اللهَ تَعَالَى كَلَّفَ تَخْيِيراً وَ نَهَى تَحْذِيراً وَ أَعْطَى عَلَى الْقَلِيلِ كَثِيراً وَ لَمْ يُعْصَ مَغْلُوباً وَ لَمْ يُطَعْ مُكْرِهاً وَ لَمْ يَخْلُقِ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ وَ ما بَيْنَهُما باطِلًا ذلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ قَالَ فَنَهَضَ الشَّيْخُ وَ هُوَ يَقُولُ

أَنْتَ الْإِمَامُ الَّذِي نَرْجُو بِطَاعَتِهِ ... يَوْمَ النَّجَاةِ مِنَ الرَّحْمَنِ غُفْرَاناً

أَوْضَحْتَ مِنْ دِينِنَا مَا كَانَ مُلْتَبِساً ... جَزَاكَ رَبُّكَ عَنَّا فِيهِ إِحْسَاناً

فَلَيْسَ مَعْذِرَةٌ فِي فِعْلِ فَاحِشَةٍ ... قَدْ كُنْتُ رَاكِبَهَا فِسْقاً وَ عِصْيَاناً

لَا لَا وَ لَا قَائِلًا نَاهِيهِ أَوْقَعَهُ ... فِيهَا عَبَدْتُ إِذاً يَا قَوْمِ شَيْطَاناً

وَ لَا أَحَبَّ وَ لَا شَاءَ الْفُسُوقَ وَ لَا ... قَتْلَ الْوَلِيِّ لَهُ ظُلْماً وَ عُدْوَاناً

أَنَّى يُحِبُّ وَ قَدْ صَحَّتْ عَزِيمَتُهُ ... ذُو الْعَرْشِ أَعْلَنَ ذَاكَ اللهُ إِعْلَاناً

ولم يذكر محمد بن عمر الحافظ في آخر هذا الحديث من الشعر إلا بيتين من أوله

ترجمہ

عکرمہ بن عباس کہتے ہیں: جب امیر المومنین علیہ السلام جنگ صفین سے واپس آئے تو جنگ میں شریک ایک عراقی نے آپؑ سے پوچھا: کیا ہمارا اہل شام سے لڑنے کے لئے جانا قضا وقدر سے تھا؟

آپؑ نے فرمایا: ''جی ہاں! تم جس ٹیلے پر چڑھے اور جس وادی میں تم اترے تمہارا چڑھنا اور اترنا سب اللہ کی قضا وقدر سے تھا''۔

یہ سن کر سائل نے کہا: پھر میں اپنی اس تکلیف وزحمت کو اللہ کی جانب سے سمجھتا ہوں۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ''خدا تم پر رحم کرے شاید تم نے حتمی و لازمی قضا وقدر سمجھ لیا ہے (کہ جس کے انجام دینے پر ہم مجبور ہیں) اگر ایسا ہوتا تو پھر نہ ثواب کا کوئی سوال پیدا ہوتا اور نہ عذاب کا اور امر ونہی باطل قرار پاتے اور نہ وعدے کے کچھ معنی رہتے نہ وعید کے اور گناہ گار قابل ملامت نہ ہوتا اور نیکوکار لائق تعریف نہ ہوتا، اور اچھائی کرنے والا، برائی کرنے والے کی بہ نسبت ملامت کے زیادہ لائق قرار پاتا اور برائی کرنے والا، اچھائی کرنے والے کی بہ نسبت زیادہ قابل تعریف ہوتا، اور یہ بت پرست اور رحمان کے دشمنوں اور اس امت کے قدریہ اور مجوسی افراد کا نظریہ ہے۔

اے شیخ! اللہ تعالیٰ نے بندوں کو خودمختار بنا کر مامور کیا ہے اور (عذاب سے) ڈراتے ہوئے نہی کی ہے۔

اس نے سہل وآسان تکلیف دی ہے اور دشواریوں سے بچائے رکھا ہے وہ تھوڑے کیے پر زیادہ اجر دیتا ہے۔

اس کی نافرمانی اس لئے نہیں ہوتی کہ وہ مغلوب ہو گیا ہے اور نہ اس کی اطاعت اس لئے کی جاتی ہے کہ اس نے مجبور کر رکھا ہے۔

اس نے پیغمبروں کو بطور تفریح نہیں بھیجا اور بندوں کے لئے کتابیں بے فائدہ نہیں اتاری ہیں اور نہ آسمان وزمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان سب کو بے کار پیدا کیا ہے۔

یہ تو ان لوگوں کا خیال ہے جنہوں نے کفر اختیار کیا، تو افسوس ہے ان پر جنہوں نے کفر اختیار کیا آتشِ جہنم کے عذاب سے۔

اس روایت کا تتمہ یہ ہے۔

پھر اس شخص نے کہا: وہ کون سی قضاوقدر تھی جس کی وجہ سے ہمیں جانا پڑا؟

حضرتؑ نے فرمایا: ''قضا کے معنی حکم باری تعالیٰ کے ہیں جیسا کہ اس کا ارشاد ہے۔

''اور تمہارے پروردگار نے تو حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا''۔ یہاں پر ''قضٰی'' بمعنی ''امر'' ہے۔ [1]

حضرتؑ کا یہ جواب سن کر وہ شخص اٹھا اور کہنے لگا:۔

'' آپؑ ہی ایسے امام ہیں جن کی اطاعت کی وجہ سے قیامت کے دن ہم مغفرت کی امید رکھتے ہیں۔

آپؑ نے ہمارے دین کے وہ مسائل واضح کیے جو پہلے پردہ میں تھے، اللہ تعالیٰ آپؑ کو اس کی جزائے خیر عنایت فرمائے۔

برائی کے ارتکاب کرنے میں کسی کے پاس کوئی عذر نہیں ہے، اس سے پہلے میں فسق و نافرمانی کرتے ہوئے معصیت کا ارتکاب کرتا رہا ہوں۔

کسی کہنے والے کو یہ حق ہرگز نہیں ہے کہ برائی سے روکنے والے اللہ نے ہی اسے برائی میں دھکیل دیا ہے، اگر میں ایسا نظریہ رکھوں تو پھر میں نے شیطان کی اطاعت کی ہے۔

اللہ کسی طرح کے فسق و فجور کو پسند نہیں کرتا اور نہ یہ چاہتا ہے کہ ظلم و تعدّی سے اس کے ولی کو قتل کیا جائے۔

وہ معصیت کو کیسے پسند کر سکتا ہے کیونکہ عرش کے مالک نے اپنے ارادہ کا اعلان کر دیا ہے''۔

محمد بن حافظ نے صرف پہلے دو بیت نقل کیے ہیں۔

39 حَدَّثَنَا أَبُو مَنْصُورٍ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ بَكْرٍ الْخُوزِيُّ بِنَيْسَابُورَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ الْخُوزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْفَقِيهُ الْخُوزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْجُوَيْبَارِيُّ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدَّرَ الْمَقَادِيرَ وَ دَبَّرَ التَّدَابِيرَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ بِأَلْفَيْ عَامٍ

ترجمہ

احمد بن عبداللہ جویباری شیبانی نے امام علی رضا علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ نے آدمؑ کی تخلیق سے دو ہزار برس قبل تقدیر کا فیصلہ کر دیا ہے اور تدابیر مقرر کر دی ہیں''۔

---

[1] بنی اسرائیل ۲۳

40 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأُشْنَانِيُّ الرَّازِيُّ الْعَدْلُ بِبَلْخٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَهْرَوَيْهِ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَرَّاءُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ إِنَّ يَهُودِيّاً سَأَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَقَالَ أَخْبِرْنِي عَمَّا لَيْسَ لِلَّهِ وَ عَمَّا لَيْسَ عِنْدَ اللهِ وَ عَمَّا لَا يَعْلَمُهُ اللهُ فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام أَمَّا مَا لَا يَعْلَمُهُ اللهُ فَذَلِكَ قَوْلُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ إِنَّ عُزَيْراً ابْنُ اللهِ وَ اللهُ لَا يَعْلَمُ لَهُ وَلَداً وَ أَمَّا قَوْلُكَ مَا لَيْسَ عِنْدَ اللهِ فَلَيْسَ عِنْدَ اللهِ ظُلْمٌ لِلْعِبَادِ وَ أَمَّا قَوْلُكَ مَا لَيْسَ لِلَّهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ شَرِيكٌ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ

ترجمہ

داؤد بن سلیمان الفراء کہتے ہیں کہ امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے امام حسین علیہ السلام سے روایت کی۔ایک یہودی نے امیرالمومنین علیہ السلام سے پوچھا: آپؑ یہ بتائیں۔

1۔کون سی چیز اللہ کے لئے نہیں ہے؟

2۔کون سی چیز اللہ کی جانب سے نہیں؟

3۔کس چیز کو اللہ نہیں جانتا؟

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا:۔

1۔جو چیز اللہ کے لئے نہیں،تو اللہ کے لئے شریک نہیں ہے۔

2۔جو چیز اللہ کی طرف سے نہیں،تو اللہ کی طرف سے ظلم نہیں ہے۔

3۔جس چیز کا علم اللہ کو نہیں،تو اللہ کو تمہارے اس قول کا علم نہیں کہ ''عزیرؑ'' اللہ کے فرزند ہیں،اللہ کو اپنے کسی بیٹے کا علم نہیں ہے۔

حضرتؑ کا یہ جواب سن کر یہودی بے ساختہ پکار اٹھا۔

41 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام وَ هُوَ فِي الطَّوَافِ فَقَالَ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْجَوَادِ فَقَالَ إِنَّ لِكَلَامِكَ وَجْهَيْنِ فَإِنْ كُنْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْمَخْلُوقِ فَإِنَّ الْجَوَادَ الَّذِي يُؤَدِّي مَا افْتَرَضَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ الْبَخِيلَ مَنْ بَخِلَ بِمَا افْتَرَضَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ إِنْ كُنْتَ تَعْنِي الْخَالِقَ فَهُوَ الْجَوَادُ إِنْ أَعْطَى فهو [وَ هُوَ الْجَوَادُ إِنْ مَنَعَ لِأَنَّهُ إِنْ أَعْطَى عَبْداً أَعْطَاهُ مَا لَيْسَ لَهُ وَ إِنْ مَنَعَ مَنَعَ مَا لَيْسَ لَهُ

ترجمہ

احمد بن سلیمان روایت کرتے ہیں کہ امام علی رضاؑ سے کسی نے حالتِ طواف میں پوچھا: سخی کون ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''تیرے کلام کے دو مفہوم ممکن ہیں۔

1۔ اگر تیرا سوال مخلوق کے متعلق ہے تو سخی وہ ہے جو فرائض الٰہی کو بجا لائے اور بخیل وہ ہے جو فرائض سے بخل کرے۔

2۔ اگر تیرا سوال خالق کے متعلق ہے تو پھر اللہ ہی سخی ہے، خواہ وہ عطا کرے یا بندش کرے، کیونکہ اگر وہ اپنے کسی بندہ کو عطا کرتا ہے تو بندہ کا استحقاق نہیں ہوتا اور اگر وہ اپنا فضل کسی سے روک لے تو اس نعمت میں بندے کا حصہ نہیں ہوتا''۔

42 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ الْمُؤَدِّبُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍؑ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِﷺ يَقُولُ قَالَ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ مَنْ لَمْ يَرْضَ بِقَضَائِي وَ مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِقَدَرِي فَلْيَلْتَمِسْ إِلَهاً غَيْرِي وَ قَالَ رَسُولُ اللهِﷺ فِي كُلِّ قَضَاءِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ خِيَرَةٌ لِلْمُؤْمِنِ

ترجمہ

حسین بن خالد بیان کرتے ہیں کہ امام علی رضاؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسول خدا ﷺ سے روایت کی، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

''جو شخص میری قضا پر راضی نہ ہو اور میری تقدیر پر ایمان نہ رکھے تو اسے چاہئے کہ میرے علاوہ کوئی اور معبود تلاش کرے''۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی ہر قضا میں اہل ایمان کے لئے بہتری ہے''۔

43 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ذَكْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْعَبَّاسِ يَقُولُ سَمِعْتُ الرِّضَاؑ وَ قَدْ سَأَلَهُ رَجُلٌ أَ يُكَلِّفُ اللهُ الْعِبَادَ مَا لَا يُطِيقُونَ فَقَالَ هُوَ أَعْدَلُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَ فَيَقْدِرُونَ عَلَى كُلِّ مَا أَرَادُوهُ قَالَ هُمْ أَعْجَزُ مِنْ ذَلِكَ

ترجمہ

ابراہیم بن عباس روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے امام علی رضاؑ سے پوچھا: کیا اللہ اپنے بندوں کو ان کی طاقت سے زیادہ تکلیف دیتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''وہ اس سے کہیں بڑھ کر عادل ہے''۔

پھر اس شخص نے پوچھا: کیا بندے اپنے ہر ارادے کو پورا کرنے کی طاقت رکھتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ''وہ اس سے کہیں زیادہ عاجز ہیں''۔

44 حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْمِيثَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مَهْرَوَيْهِ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْغَازِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام يَقُولُ الْأَعْمَالُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْوَالٍ فَرَائِضُ وَ فَضَائِلُ وَ مَعَاصِي فَأَمَّا الْفَرَائِضُ فَبِأَمْرِ اللهِ وَ بِرِضَاءِ اللهِ وَ بِقَضَاءِ اللهِ وَ تَقْدِيرِهِ وَ مَشِيَّتِهِ وَ عِلْمِهِ وَ أَمَّا الْفَضَائِلُ فَلَيْسَتْ بِأَمْرِ اللهِ وَ لَكِنْ بِرِضَاءِ اللهِ وَ بِقَضَاءِ اللهِ وَ تَقْدِيرِهِ وَ مَشِيَّتِهِ وَ بِعِلْمِهِ وَ أَمَّا الْمَعَاصِي فَلَيْسَتْ بِأَمْرِ اللهِ وَ لَكِنْ بِقَدَرِ اللهِ وَ بِعِلْمِهِ ثُمَّ يُعَاقِبُ عَلَيْهَا

ترجمہ

ابو احمد غازی روایت کرتے ہیں کہ امام علی رضاؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے امام حسینؑ سے روایت کی۔ انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے والد امیر المومنینؑ سے سنا۔

انہوں نے فرمایا: اعمال تین طرح کے ہیں۔

1۔فرائض 2۔فضائل 3۔معاصی

1۔فرائض اللہ کے امر اور اس کی رضا اور اس کی قضا اور اس کی تقدیر، مشیت اور علم سے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

2۔فضائل، اللہ کے امر کی بجائے اللہ کی رضا، قضا، تقدیر، مشیت، اور علم سے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

3۔معاصی کا تعلق امر پروردگار سے نہیں ہوتا البتہ اس کا تعلق قدر الٰہی اور علم پروردگار سے ہوتا ہے، پھر اللہ اس پر سزا بھی دے گا''۔

جبر وتشبیہ کی تردید اور غلاۃ کی پرزور مذمت

45 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَارُونَ الْفَامِيُّ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ قُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ إِنَّ النَّاسَ يَنْسُبُونَنَا إِلَى الْقَوْلِ بِالتَّشْبِيهِ وَ الْجَبْرِ لِمَا رُوِيَ مِنَ الْأَخْبَارِ فِي ذَلِكَ عَنْ آبَائِكَ الْأَئِمَّةِ عليهم السلام فَقَالَ يَا ابْنَ خَالِدٍ أَخْبِرْنِي عَنِ الْأَخْبَارِ الَّتِي رُوِيَتْ عَنْ آبَائِيَ الْأَئِمَّةِ عليهم السلام فِي التَّشْبِيهِ وَ الْجَبْرِ أَكْثَرُ أَمِ الْأَخْبَارُ الَّتِي رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فِي ذَلِكَ فَقُلْتُ بَلْ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ فِي ذَلِكَ أَكْثَرُ قَالَ فَلْيَقُولُوا إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله كَانَ يَقُولُ بِالتَّشْبِيهِ وَ الْجَبْرِ إِذاً فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ لَمْ يَقُلْ مِنْ ذَلِكَ شَيْئاً وَ إِنَّمَا رُوِيَ عَلَيْهِ قَالَ فَلْيَقُولُوا فِي آبَائِيَ الْأَئِمَّةِ عليهم السلام إِنَّهُمْ لَمْ يَقُولُوا مِنْ ذَلِكَ شَيْئاً وَ إِنَّمَا رُوِيَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ عليه السلام مَنْ قَالَ بِالتَّشْبِيهِ وَ الْجَبْرِ فَهُوَ كَافِرٌ مُشْرِكٌ وَ نَحْنُ مِنْهُ بُرَآءُ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ يَا ابْنَ خَالِدٍ إِنَّمَا وَضَعَ الْأَخْبَارَ عَنَّا فِي التَّشْبِيهِ وَ الْجَبْرِ الْغُلَاةُ الَّذِينَ صَغَّرُوا عَظَمَةَ اللهِ تَعَالَى فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَقَدْ أَبْغَضَنَا وَ مَنْ أَبْغَضَهُمْ فَقَدْ أَحَبَّنَا وَ مَنْ وَالاهُمْ فَقَدْ عَادَانَا وَ مَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ وَالانَا وَ مَنْ وَصَلَهُمْ فَقَدْ قَطَعَنَا وَ مَنْ قَطَعَهُمْ فَقَدْ وَصَلَنَا وَ مَنْ جَفَاهُمْ فَقَدْ بَرَّنَا وَ مَنْ بَرَّهُمْ فَقَدْ جَفَانَا وَ مَنْ أَكْرَمَهُمْ فَقَدْ أَهَانَنَا وَ مَنْ أَهَانَهُمْ فَقَدْ أَكْرَمَنَا وَ مَنْ قَبِلَهُمْ فَقَدْ رَدَّنَا وَ مَنْ رَدَّهُمْ فَقَدْ قَبِلَنَا وَ مَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهِمْ فَقَدْ أَسَاءَ إِلَيْنَا وَ مَنْ أَسَاءَ إِلَيْهِمْ فَقَدْ أَحْسَنَ إِلَيْنَا وَ مَنْ صَدَّقَهُمْ فَقَدْ كَذَّبَنَا وَ مَنْ كَذَّبَهُمْ فَقَدْ صَدَّقَنَا وَ مَنْ أَعْطَاهُمْ فَقَدْ حَرَمَنَا وَ مَنْ حَرَمَهُمْ فَقَدْ أَعْطَانَا يَا ابْنَ خَالِدٍ مَنْ كَانَ مِنْ شِيعَتِنَا فَلَا يَتَّخِذَنَّ مِنْهُمْ وَلِيّاً وَ لَا نَصِيراً

ترجمہ

حسین بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: فرزند رسولؐ! لوگ ہمیں تشبیہ و جبر کا قائل کہتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آپؑ کے آبائے کرام سے اس کے لئے بہت سی روایات مروی ہیں۔

امامؑ نے فرمایا: ابن خالد! یہ بتاؤ کہ جبر وتشبیہ کی روایات میرے آباء سے زیادہ مروی ہیں یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ مروی ہیں۔

میں نے عرض کیا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس موضوع کی زیادہ روایات مروی ہیں۔

حضرت علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: پھر تو ان لوگوں کو یہ کہنا چاہیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبر وتشبیہ کا عقیدہ رکھتے تھے۔

میں نے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں کہ یہ روایات موضوع ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دراصل یہ باتیں نہیں فرمائی تھیں، جھوٹے لوگوں نے اس قسم کی روایات وضع کر لیں۔

امامؑ نے فرمایا: ان لوگوں کو چاہئے کہ وہ میرے آبائے کرامؑ کے متعلق بھی یہی عقیدہ رکھیں کہ انہوں نے یہ باتیں نہیں کی تھیں، دروغ گوراویوں نے اپنی طرف سے یہ روایات وضع کر لی ہیں۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ''جو شخص جبر و تشبیہ کا قائل ہو وہ کافر مشرک ہے اور ہم دنیا اور آخرت میں اس سے بیزار ہیں۔

ابن خالد! تشبیہ و جبر کی روایات ہمارے نام پر غالیوں نے وضع کی ہیں جنہوں نے اللہ کی عظمت کو حقیر جانا ہے۔

جو ان غلاۃ سے محبت کرے، اس نے ہم سے بغض رکھا، اور جس نے ان سے بغض رکھا، اس نے ہم سے محبت کی اور جس نے ان سے دوستی رکھی، اس نے ہم سے دشمنی کی، اور جس نے ان سے دشمنی رکھی، اس نے ہم سے دوستی رکھی۔ جس نے ان سے تعلق جوڑا، اس نے ہم سے تعلق توڑا اور جس نے ان سے تعلق توڑا، اس نے ہم سے تعلق جوڑا۔

جس نے ان سے جفا کی اس نے ہم سے بھلائی کی اور جس نے ان سے بھلائی کی، اس نے ہم سے جفا کی، جس نے ان کی عزت کی، اس نے ہماری توہین کی، اور جس نے ان کی توہین کی اس نے ہماری عزت کی، جس نے ان کی بات قبول کی، اس نے ہماری بات ٹھکرائی اور جس نے ان کی بات ٹھکرائی، اس نے ہماری بات قبول کی، جس نے ان پر احسان کیا، اس نے ہم سے برائی کی، جس نے ان سے برائی کی، اس نے ہم پر احسان کیا، جس نے ان کی تصدیق کی، اس نے ہمیں جھٹلایا، اور جس نے انہیں جھٹلایا اس نے ہماری تصدیق کی، جس نے انہیں کچھ عطا کیا، اس نے ہمیں محروم رکھا، اور جس نے انہیں محروم رکھا، اس نے ہمیں عطا کیا۔

ابن خالد! جو بھی ہمارا شیعہ ہو، اسے چاہئے کہ وہ غالیوں کو اپنا سرپرست اور مددگار مت بنائے''۔

46 حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ سَأَلْتُهُ فَقُلْتُ اللهُ فَوَّضَ الْأَمْرَ إِلَى الْعِبَادِ فَقَالَ هُوَ أَعَزُّ مِنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَجْبَرَهُمْ عَلَى الْمَعَاصِي قَالَ اللهُ أَعْدَلُ وَ أَحْكَمُ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ أَنَا أَوْلَى بِحَسَنَاتِكَ مِنْكَ وَ أَنْتَ أَوْلَى بِسَيِّئَاتِكَ مِنِّي عَمِلْتَ الْمَعَاصِيَ بِقُوَّتِيَ الَّتِي جَعَلْتُهَا فِيكَ

ترجمہ

حسن بن علی الوشا کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: کیا اللہ نے معاملہ بندوں کے سپرد کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''اللہ اس سے زیادہ غالب ہے''۔

میں نے عرض کیا: کیا اللہ نے بندوں کو معاصی (نافرمانی) پر مجبور کیا؟

آپؑ نے فرمایا: ''اللہ اس سے کہیں زیادہ عادل وحکیم ہے''۔

پھر امامؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''فرزند آدم! تیری بہ نسبت تیری بھلائیوں کا زیادہ حقدار میں ہوں اور تو اپنی برائیوں کا خود ذمہ دار ہے، میں نہیں ہوں، کیونکہ تو میری ہی عطا کردہ قوت سے میری ہی نافرمانی کر رہا ہے''۔

جبریہ کے لئے فرمان

47 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْمُؤَدِّبُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ مَنْ قَالَ بِالْجَبْرِ فَلَا تُعْطُوهُ مِنَ الزَّكَاةِ شَيْئاً وَ لَا تَقْبَلُوا لَهُ شَهَادَةً أَبَداً إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَا يُكَلِّفُ نَفْساً إِلَّا وُسْعَهَا وَ لَا يُحَمِّلُهَا فَوْقَ طَاقَتِهَا وَ لَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرى

ترجمہ

عبدالسلام بن صالح ہروی کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سنا۔

آپؑ نے فرمایا: ''جو شخص جبر کا عقیدہ رکھتا ہو، اسے مال زکوۃ میں سے کچھ بھی نہ دو اور اس کی گواہی قبول نہ کرو، اللہ کسی نفس کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اور طاقت سے زیادہ اس پر بوجھ نہیں ڈالتا''۔

جبر وتفویض کے لئے قولِ فیصل

48 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجُعْفَرِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ ذُكِرَ عِنْدَهُ الْجَبْرُ وَ التَّفْوِيضُ فَقَالَ أَلَا أُعْطِيكُمْ فِي هَذَا أَصْلًا لَا تَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَ لَا يُخَاصِمُكُمْ عَلَيْهِ أَحَدٌ إِلَّا كَسَرْتُمُوهُ قُلْنَا إِنْ رَأَيْتَ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمْ يُطَعْ بِإِكْرَاهٍ وَ لَمْ يُعْصَ بِغَلَبَةٍ وَ لَمْ يُهْمِلِ الْعِبَادَ فِي مُلْكِهِ هُوَ الْمَالِكُ لِمَا مَلَّكَهُمْ وَ الْقَادِرُ عَلَى مَا أَقْدَرَهُمْ عَلَيْهِ فَإِنِ ائْتَمَرَ الْعِبَادُ بِطَاعَتِهِ لَمْ يَكُنِ اللهُ عَنْهَا صَادّاً وَ لَا مِنْهَا مَانِعاً وَ إِنِ ائْتَمَرُوا بِمَعْصِيَتِهِ فَشَاءَ أَنْ يَحُولَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ ذَلِكَ فَعَلَ وَ إِنْ لَمْ يَحُلْ فَفَعَلُوا فَلَيْسَ هُوَ الَّذِي أَدْخَلَهُمْ فِيهِ ثُمَّ قَالَ عليه السلام مَنْ يَضْبِطْ حُدُودَ هَذَا الْكَلَامِ فَقَدْ خَصَمَ مَنْ خَالَفَهُ

ترجمہ

سلیمان بن جعفر الجعفری (حمیری) کہتے ہیں کہ امام علی رضاؑ کی محفل میں جبر وتفویض کا تذکرہ ہوا تو آپؑ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس کے متعلق ایک بنیادی نکتہ نہ سمجھاؤں جس میں اختلاف نہ ہوسکے اور اگر اس نکتہ کی موجودگی میں کوئی تم سے مباحثہ کرے تو تم اس کو مغلوب کرسکو؟

ہم نے عرض کیا: اگر آپؑ ایسا کریں گے تو بہتر ہوگا۔

آپؑ نے فرمایا: ''اللہ اپنی اطاعت مجبور کر کے نہیں کراتا اور اللہ کی معصیت کی بنیاد خدا کا مغلوب ہونا نہیں ہے، اللہ نے بندوں کو بالکل آزاد نہیں چھوڑا، جس چیز کا اللہ نے انہیں مالک بنایا ہے، اس چیز کا حقیقی مالک وہ خود ہے اور جس چیز پر لوگوں کو قدرت دی ہے، اس پر حقیقی قادر وہ خود ہے، اگر بندے اس کی اطاعت کریں تو وہ بندوں کو اپنی اطاعت سے روکنے والا نہیں ہے اور اگر اللہ مہربانی کرتے ہوئے اپنے بندوں کو گناہوں سے روکنا چاہے تو وہ ایسا کرسکتا ہے، اور اگر وہ بندوں اور گناہوں میں حائل نہ ہو تو بندے گناہ کرتے ہیں، اللہ خود بندوں کو گناہوں میں داخل نہیں کرتا''۔

پھر آپؑ نے فرمایا: جو شخص اس بنیادی نکتہ کے حدود کو اچھی طرح سے یاد کرے گا تو وہ اپنے مخالف کو مغلوب کرے گا۔

49 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّ أَصْحَابَنَا بَعْضُهُمْ يَقُولُ بِالْجَبْرِ وَ بَعْضُهُمْ يَقُولُ بِالاسْتِطَاعَةِ فَقَالَ لِي اكْتُبْ قَالَ اللهُ تَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ بِمَشِيَّتِي كُنْتَ أَنْتَ الَّذِي تَشَاءُ وَ بِقُوَّتِي أَدَّيْتَ إِلَيَّ فَرَائِضِي وَ بِنِعْمَتِي قَوِيتَ عَلَى مَعْصِيَتِي جَعَلْتُكَ سَمِيعاً بَصِيراً قَوِيّاً ما أَصابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ وَ ذَلِكَ أَنِّي أَوْلَى بِحَسَنَاتِكَ مِنْكَ وَ أَنْتَ أَوْلَى بِسَيِّئَاتِكَ مِنِّي وَ ذَلِكَ أَنِّي لَا أُسْأَلُ عَمَّا أَفْعَلُ وَ أَنْتُمْ تُسْأَلُونَ وَ قَدْ نَظَمْتُ لَكَ كُلَّ شَيْءٍ تُرِيدُ

ترجمہ

احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضاؑ کی خدمت میں عرض کی: ہمارے کچھ ساتھی جبر کا عقیدہ رکھتے ہیں اور کچھ ساتھی استطاعت کا عقیدہ رکھتے ہیں (اس سلسلہ میں آپؑ کیا فرماتے ہیں؟)

آپؑ نے فرمایا: قلم دوات لاؤ اور لکھو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''ابن آدم! میری مشیت کی وجہ سے تو چاہتا ہے اور میری عطا کردہ قوت سے ہی تو میرے

فرائض ادا کرتا ہے اور میری نعمت کی وجہ سے ہی تو میری نافرمانی کرتا ہے، میں نے تجھے سننے والا، دیکھنے والا، اور قوت رکھنے والا بنایا ہے۔

اور تجھے جو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تیری ہی جانب سے ہوتی ہے اور تیری نیکیوں کا میں تجھ سے زیادہ حقدار ہوں اور تو اپنی برائیوں کا خود ذمہ دار ہے اور جو کچھ میں کرتا ہوں میں اس کا جوابدہ نہیں ہوں اور جو کچھ تم کرو گے تم اس کے جوابدہ ہو"۔

پھر آپؑ نے فرمایا: جو کچھ تو چاہتا ہے وہ میں نے تجھے لکھوا دیا۔

خالق ومخلوق کے اسماء میں معنوی فرق

50 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الدَّقَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُلَيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَعْرُوفُ بِعَلَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ اعْلَمْ عَلَّمَكَ اللهُ الْخَيْرَ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدِيمٌ وَ الْقِدَمُ صِفَةٌ دَلَّتِ الْعَاقِلَ عَلَى أَنَّهُ لَا شَيْءَ قَبْلَهُ وَ لَا شَيْءَ مَعَهُ فِي دَيْمُومَتِهِ فَقَدْ بَانَ لَنَا بِإِقْرَارِ الْعَامَّةِ مُعْجِزَةُ الصِّفَةِ أَنَّهُ لَا شَيْءَ قَبْلَ اللهِ وَ لَا شَيْءَ مَعَ اللهِ فِي بَقَائِهِ وَ بَطَلَ قَوْلُ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ كَانَ قَبْلَهُ أَوْ كَانَ مَعَهُ شَيْءٌ وَ ذَلِكَ أَنَّهُ لَوْ كَانَ مَعَهُ شَيْءٌ فِي بَقَائِهِ لَمْ يَجُزْ أَنْ يَكُونَ خَالِقاً لَهُ لِأَنَّهُ لَمْ يَزَلْ مَعَهُ فَكَيْفَ يَكُونُ خَالِقاً لِمَنْ لَمْ يَزَلْ مَعَهُ وَ لَوْ كَانَ قَبْلَهُ شَيْءٌ كَانَ الْأَوَّلَ ذَلِكَ الشَّيْءُ لَا هَذَا وَ كَانَ الْأَوَّلُ أَوْلَى بِأَنْ يَكُونَ خَالِقاً لِلْأَوَّلِ ثُمَّ وَصَفَ نَفْسَهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بِأَسْمَاءٍ دَعَا الْخَلْقَ إِذْ خَلَقَهُمْ وَ تَعَبَّدَهُمْ وَ ابْتَلَاهُمْ إِلَى أَنْ يَدْعُوهُ بِهَا فَسَمَّى نَفْسَهُ سَمِيعاً بَصِيراً قَادِراً قَاهِراً حَيّاً قَيُّوماً ظَاهِراً بَاطِناً لَطِيفاً خَبِيراً قَوِيّاً عَزِيزاً حَكِيماً عَلِيماً وَ مَا أَشْبَهَ هَذِهِ الْأَسْمَاءَ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ مِنْ أَسْمَائِهِ الْغَالُونَ الْمُكَذِّبُونَ وَ قَدْ سَمِعُونَا نُحَدِّثُ عَنِ اللهِ أَنَّهُ لَا شَيْءَ مِثْلُهُ وَ لَا شَيْءَ مِنَ الْخَلْقِ فِي حَالِهِ قَالُوا أَخْبِرُونَا إِذْ زَعَمْتُمْ أَنَّهُ لَا مِثْلَ لِلَّهِ وَ لَا شِبْهَ لَهُ كَيْفَ شَارَكْتُمُوهُ فِي أَسْمَاءِ الْحُسْنَى فَتَسَمَّيْتُمْ بِجَمِيعِهَا أَ فَإِنَّ فِي ذَلِكَ دَلِيلًا عَلَى أَنَّكُمْ مِثْلُهُ فِي حَالَاتِهِ كُلِّهَا أَوْ فِي بَعْضِهَا دُونَ بَعْضٍ إِذْ قَدْ جَمَعْتُكُمُ الْأَسْمَاءُ الطَّيِّبَةُ قِيلَ لَهُمْ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَلْزَمَ الْعِبَادَ أَسْمَاءً مِنْ أَسْمَائِهِ عَلَى اخْتِلَافِ الْمَعَانِي وَ ذَلِكَ كَمَا يَجْمَعُ الِاسْمُ الْوَاحِدُ مَعْنَيَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ وَ الدَّلِيلُ عَلَى ذَلِكَ قَوْلُ النَّاسِ الْجَائِزُ عِنْدَهُمُ السَّائِغُ وَ هُوَ الَّذِي خَاطَبَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ الْخَلْقَ فَكَلَّمَهُمْ بِمَا يَعْقِلُونَ لِيَكُونَ عَلَيْهِمْ حُجَّةً فِي تَضْيِيعِ مَا ضَيَّعُوا وَ قَدْ يُقَالُ لِلرَّجُلِ كَلْبٌ وَ حِمَارٌ وَ ثَوْرٌ وَ سُكَّرَةٌ وَ عَلْقَمَةٌ وَ أَسَدٌ وَ كُلُّ ذَلِكَ عَلَى خِلَافِهِ لِأَنَّهُ لَمْ تَقَعِ الْأَسْمَاءُ

عَلَى مَعَانِيهَا الَّتِي كَانَتْ بُنِيَتْ عَلَيْهَا لِأَنَّ الْإِنْسَانَ لَيْسَ بِأَسَدٍ وَ لَا كَلْبٍ فَافْهَمْ ذَلِكَ يَرْحَمُكَ اللهُ وَ إِنَّمَا يُسَمَّى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِالْعَالِمِ لِغَيْرِ عِلْمٍ حَادِثٍ عَلِمَ بِهِ الْأَشْيَاءَ وَ اسْتَعَانَ بِهِ عَلَى حِفْظِ مَا يُسْتَقْبَلُ مِنْ أَمْرِهِ وَ الرَّوِيَّةِ فِيمَا يَخْلُقُ مِنْ خَلْقِهِ وَ تَفْنِيَةِ مَا مَضَى مِمَّا أَفْنَى مِنْ خَلْقِهِ مِمَّا لَوْ لَمْ يَحْضُرْهُ ذَلِكَ الْعِلْمُ وَ يَغِيبُهُ كَانَ جَاهِلًا ضَعِيفاً كَمَا أَنَّا رَأَيْنَا عُلَمَاءَ الْخَلْقِ إِنَّمَا سُمُّوا بِالْعِلْمِ لِعِلْمٍ حَادِثٍ إِذْ كَانُوا قَبْلَهُ جَهَلَةً وَ رُبَّمَا فَارَقَهُمُ الْعِلْمُ بِالْأَشْيَاءِ فَصَارُوا إِلَى الْجَهْلِ وَ إِنَّمَا سُمِّيَ اللهُ عَالِماً لِأَنَّهُ لَا يَجْهَلُ شَيْئاً فَقَدْ جَمَعَ الْخَالِقَ وَ الْمَخْلُوقَ اسْمُ الْعِلْمِ وَ اخْتَلَفَ الْمَعْنَى عَلَى مَا رَأَيْتَ وَ سُمِّيَ رَبُّنَا سَمِيعاً لَا جُزْءَ فِيهِ يَسْمَعُ بِهِ الصَّوْتَ وَ لَا يُبْصِرُ بِهِ كَمَا أَنَّ جُزْأَنَا الَّذِي نَسْمَعُ بِهِ لَا نَقْوَى عَلَى النَّظَرِ بِهِ وَ لَكِنَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَخْبَرَ أَنَّهُ لَا تَخْفَى عَلَيْهِ الْأَصْوَاتُ لَيْسَ عَلَى حَدِّ مَا سُمِّينَا نَحْنُ فَقَدْ جَمَعَنَا الِاسْمُ بِالسَّمِيعِ وَ اخْتَلَفَ الْمَعْنَى وَ هَكَذَا الْبَصِيرُ لَا لِجُزْءٍ بِهِ أَبْصَرَ كَمَا أَنَّا نُبْصِرُ بِجُزْءٍ مِنَّا لَا نَنْتَفِعُ بِهِ فِي غَيْرِهِ وَ لَكِنَّ اللهَ بَصِيرٌ لَا يَجْهَلُ شَخْصاً مَنْظُوراً إِلَيْهِ فَقَدْ جَمَعَنَا الِاسْمُ وَ اخْتَلَفَ الْمَعْنَى وَ هُوَ قَائِمٌ لَيْسَ عَلَى مَعْنَى انْتِصَابٍ وَ قِيَامٍ عَلَى سَاقٍ فِي كَبَدٍ كَمَا قَامَتِ الْأَشْيَاءُ وَ لَكِنْ أَخْبَرَ أَنَّهُ قَائِمٌ يُخْبِرُ أَنَّهُ حَافِظٌ كَقَوْلِ الرَّجُلِ الْقَائِمِ بِأَمْرِنَا فُلَانٌ وَ هُوَ عَزَّ وَ جَلَّ الْقَائِمُ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَ الْقَائِمُ أَيْضاً فِي كَلَامِ النَّاسِ الْبَاقِي وَ الْقَائِمُ أَيْضاً يُخْبِرُ عَنِ الْكِفَايَةِ كَقَوْلِكَ لِلرَّجُلِ قُمْ بِأَمْرِ فُلَانٍ أَيِ اكْفِهِ وَ الْقَائِمُ مِنَّا قَائِمٌ عَلَى سَاقٍ فَقَدْ جَمَعَنَا الِاسْمُ وَ لَمْ يَجْمَعْنَا الْمَعْنَى وَ أَمَّا اللَّطِيفُ فَلَيْسَ عَلَى قِلَّةٍ وَ قَضَافَةٍ وَ صِغَرٍ وَ لَكِنْ ذَلِكَ عَلَى النَّفَاذِ فِي الْأَشْيَاءِ وَ الِامْتِنَاعِ مِنْ أَنْ يُدْرَكَ كَقَوْلِكَ لَطُفَ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ وَ لَطُفَ فُلَانٌ فِي مَذْهَبِهِ وَ قَوْلِهِ يُخْبِرُكَ أَنَّهُ غَمَضَ فَبَهَرَ الْعَقْلَ وَ فَاتَ الطَّلَبُ وَ عَادَ مُتَعَمِّقاً متطلفا [مُتَلَطِّفاً لَا يُدْرِكُهُ الْوَهْمُ فَهَكَذَا لَطُفَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَنْ أَنْ يُدْرَكَ بِحَدٍّ أَوْ يُحَدَّ بِوَصْفٍ وَ اللَّطَافَةُ مِنَّا الصِّغَرُ وَ الْقِلَّةُ فَقَدْ جَمَعَنَا الِاسْمُ وَ اخْتَلَفَ الْمَعْنَى وَ أَمَّا الْخَبِيرُ فَالَّذِي لَا يَعْزُبُ عَنْهُ شَيْءٌ وَ لَا يَفُوتُهُ لَيْسَ لِلتَّجْرِبَةِ وَ الِاعْتِبَارِ بِالْأَشْيَاءِ فَتُفِيدَهُ التَّجْرِبَةُ وَ الِاعْتِبَارُ عِلْماً لَوْلَاهُمَا مَا عَلِمَ لِأَنَّ مَنْ كَانَ كَذَلِكَ كَانَ جَاهِلًا وَ اللهُ تَعَالَى لَمْ يَزَلْ خَبِيراً بِمَا يَخْلُقُ وَ الْخَبِيرُ مِنَ النَّاسِ الْمُسْتَخْبِرُ عَنْ جَهْلٍ الْمُتَعَلِّمُ وَ قَدْ جَمَعَنَا الِاسْمُ وَ اخْتَلَفَ الْمَعْنَى وَ أَمَّا الظَّاهِرُ فَلَيْسَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ عَلَا لِلْأَشْيَاءِ بِرُكُوبٍ فَوْقَهَا وَ قُعُودٍ عَلَيْهَا وَ تَسَنُّمٍ لِذُرَاهَا وَ لَكِنْ ذَلِكَ لِقَهْرِهِ وَ لِغَلَبَتِهِ الْأَشْيَاءَ وَ قُدْرَتِهِ عَلَيْهَا كَقَوْلِ الرَّجُلِ ظَهَرْتُ عَلَى أَعْدَائِي وَ أَظْهَرَنِي اللهُ عَلَى خَصْمِي يُخْبِرُ عَلَى الْفَلْجِ وَ الْغَلَبَةِ فَكَهَذَا ظُهُورُ اللهِ عَلَى الْأَشْيَاءِ وَ وَجْهٌ آخَرُ وَ هُوَ أَنَّهُ وَ هُوَ الظَّاهِرُ لِمَنْ أَرَادَهُ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ أَنَّهُ مُدَبِّرٌ لِكُلِّ مَا

يَرَى فَأَيُّ ظَاهِرٍ أَظْهَرُ وَ أَوْضَحُ أَمْراً مِنَ اللهِ تَعَالَى فَإِنَّكَ لَا تَعْدَمُ صَنْعَتَهُ حَيْثُمَا تَوَجَّهْتَ وَ فِيكَ مِنْ آثَارِهِ مَا يُغْنِيكَ وَ الظَّاهِرُ مِنَّا الْبَارِزُ بِنَفْسِهِ وَ الْمَعْلُومُ بِحَدِّهِ فَقَدْ جَمَعَنَا الِاسْمُ وَ لَمْ يَجْمَعْنَا الْمَعْنَى وَ أَمَّا الْبَاطِنُ فَلَيْسَ عَلَى مَعْنَى الِاسْتِبْطَانِ لِلْأَشْيَاءِ بِأَنْ يَغُورَ فِيهَا وَ لَكِنْ ذَلِكَ مِنْهُ عَلَى اسْتِبْطَانِهِ لِلْأَشْيَاءِ عِلْماً وَ حِفْظاً وَ تَدْبِيراً كَقَوْلِ الْقَائِلِ أَبْطَنْتُهُ يَعْنِي خَبَّرْتُهُ وَ عَلِمْتُ مَكْتُومَ سِرِّهِ وَ الْبَاطِنُ مِنَّا بِمَعْنَى الْغَائِرِ فِي الشَّيْءِ الْمُسْتَتِرِ فَقَدْ جَمَعَنَا الِاسْمُ وَ اخْتَلَفَ الْمَعْنَى وَ أَمَّا الْقَاهِرُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَى مَعْنَى عِلَاجٍ وَ نَصَبٍ وَ احْتِيَالٍ وَ مُدَارَاةٍ وَ مَكْرٍ كَمَا يَقْهَرُ الْعِبَادُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً فَالْمَقْهُورُ مِنْهُمْ يَعُودُ قَاهِراً وَ الْقَاهِرُ يَعُودُ مَقْهُوراً وَ لَكِنْ ذَلِكَ مِنَ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَلَى أَنَّ جَمِيعَ مَا يَخْلُقُ مُلْتَبِسٌ بِهِ الذُّلُّ لِفَاعِلِهِ وَ قِلَّةُ الِامْتِنَاعِ لِمَا أَرَادَ بِهِ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ طَرْفَةَ عَيْنٍ غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ * وَ الْقَاهِرُ مِنَّا عَلَى مَا ذَكَرْتُ وَ وَصَفْتُ فَقَدْ جَمَعَنَا الِاسْمُ وَ اخْتَلَفَ الْمَعْنَى وَ هَكَذَا جَمِيعُ الْأَسْمَاءِ وَ إِنْ كُنَّا لَمْ نُسَمِّهَا كُلَّهَا فَقَدْ يُكْتَفَى الِاعْتِبَارُ بِمَا أَلْقَيْنَا إِلَيْكَ وَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَوْنُنَا وَ عَوْنُكَ فِي إِرْشَادِنَا وَ تَوْفِيقِنَا

ترجمه

حسین بن خالد کہتے ہیں: امام علی رضاؑ نے فرمایا: ''جان لو! اللہ تمہیں اچھائی کی تعلیم دے کہ اللہ تعالیٰ قدیم ہے ، اور ''قدیم'' اللہ تعالیٰ کی وہ صفت ہے جو عاقل کو درس دیتی ہے کہ اس سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی اور اس کے ساتھ بھی کوئی چیز نہ تھی اور اس صفت سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز اللہ سے پہلے نہ تھی اور کوئی چیز اس کے ساتھ نہیں تھی اور کوئی چیز اس کے ساتھ باقی نہیں رہے گی ، اور اس صفت قدیم پر ایمان رکھنے کی وجہ سے ان لوگوں کا یہ قول باطل ہو جائے گا جو یہ کہتے ہیں کہ اس سے پہلے یا اس کے ساتھ کوئی چیز تھی۔

اور ان کے قول کے بطلان کی وجہ یہ ہے کہ اگر بالفرض کوئی چیز اللہ کے ساتھ مان لی جائے تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ اللہ اس چیز کا خالق نہیں ہے ، کیونکہ اللہ ایسی چیز کا خالق کیسے بن سکتا ہے جو اس کے ساتھ موجود ہو؟

اور اگر یہ کہا جائے کہ اللہ سے پہلے کوئی چیز موجود تھی تو اولیت کا شرف اس چیز کو حاصل ہوگا نہ کہ اللہ کو ، اور پھر یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اللہ خالق نہیں ہے بلکہ وہ چیز خالق ہے جو اس سے پہلے موجود تھی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو دعا کا سلیقہ سکھانے کے لئے اپنے کچھ اسماء بیان کیے ، چنانچہ اللہ جل شانہ نے اپنے آپ کو سمیع ، بصیر ، قادر ، قاہر ، حی ، قیوم ، ظاہر ، باطن ، لطیف ، خبیر ، قوی ، عزیز ، حکیم ، اور علیم اور اس طرح کے دوسرے ناموں سے موسوم کیا''۔

غلاۃ کی غلط فہمی

پھر جب تکذیب کرنے والے غلاۃ نے ہم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ کوئی چیز اللہ کی مثال نہیں ہے اور کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں ہے تو انہوں نے کہا: جب آپ یہ کہتے ہیں کہ کوئی چیز اس کی شبیہ ومثیل نہیں ہے تو پھر ہمیں یہ بتائیں کہ آپ حضرات اللہ کے اسماحسنیٰ میں کیسے شریک ہوئے اور آپ نے اپنے آپ کو تمام اسمائے حسنیٰ سے کیونکر موسوم کیا ہے؟

اور یہی بات اس چیز کی دلیل ہے کہ آپ تمام حالات میں اس کی مثال ہیں یا کم از کم بعض اشیاء میں آپ اس جیسے ہیں کیونکہ آپ بھی اسمائے حسنیٰ سے موسوم ہیں۔

غُلاۃ کے اس نظریہ کا ابطال

غلاۃ کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے بعض افراد کو اپنے اسمائے حسنیٰ سے موسوم کر کے انہیں محترم بنایا ہے مگر معانی جدا جدا ہیں کیونکہ اکثر اوقات ایک ہی اسم دو الگ الگ معانی کو ظاہر کرتا ہے۔

اس کی مثال یوں سمجھیں جس طرح سے کسی انسان کو بھی کلب (کتا)، حمار (گدھا)، ثور (بیل)، سکرۃ (شکر)، علقمۃ (ایلوا) اور اسد (شیر) کہا جاتا ہے، لیکن ان اسماء کا اطلاق بطور مجاز ہوتا ہے اور الفاظ اپنے حقیقی اور وضعی معانی میں استعمال نہیں کیے جاتے، کیونکہ انسان شیر اور کتا نہیں ہوتا۔

اللہ کے عالم اور مخلوق کے عالم ہونے کا فرق

اللہ کا اسم ''عالم'' ہے لیکن اس کا علم حادث نہیں ہے اور اس کا علم تجربات ومشاہدات پر مبنی نہیں ہے اور اس سے اس کا علم جدا نہیں ہے۔

اس کے برعکس پڑھے لکھے افراد کو بھی ''عالم'' کہا جاتا ہے، مگر ان کا علم حادث ہوتا ہے اور وہ اس علم سے پہلے جاہل ہوتے ہیں اور بعض اوقات انہیں ضعیفی اور نسیان طاری ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے ان کا علم، جہل میں بدل جاتا ہے۔

اس کے خالق کو بھی ''عالم'' کہا جاتا ہے اور مخلوق کو بھی ''عالم'' کہا جاتا ہے، لفظ بظاہر ایک ہے جب کہ معانی میں بہت بڑا فرق ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ایک نام ''سمیع'' (سننے والا) ہے اور اللہ کی مخلوق میں بھی حُسنِ سماعت موجود ہے جس کی وجہ سے انہیں بھی ''سمیع'' کہا جاتا ہے، لیکن اللہ سننے کے لئے کان کا محتاج نہیں ہے، وہ بغیر کانوں کے سنتا ہے جب کہ اس کی مخلوق سننے کے لئے کانوں کی محتاج ہے اور مخلوق اور خالق کے سننے میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ مخلوق مدھم ترین آواز سننے سے قاصر ہے لیکن رب العالمین خفی سے خفی تر آوازوں کو سنتا ہے۔

اس کے باوجود اللہ کو بھی ''سمیع'' کہا جاتا ہے اور مخلوق کو بھی ''سمیع'' کہا جاتا ہے، لفظ ایک ہے معانی جدا جدا ہیں۔

اللہ کا ایک اسم ''بصیر'' (دیکھنے والا) ہے، اور مخلوق کو بھی ''بصیر'' کہا جاتا ہے، جب کہ ہمارے دیکھنے اور خدا کے دیکھنے میں بڑا فرق ہے، ہم دیکھنے کے لئے آنکھوں کے محتاج ہیں جب کہ اللہ حاسہ چشم کا محتاج نہیں ہے، علاوہ ازیں ہم ہزاروں چیزیں دیکھتے ہیں لیکن انہیں پہچانتے نہیں ہیں جب کہ اللہ ہر چیز کو دیکھتا ہے اور ہر شے کو پہچانتا ہے، اللہ اور مخلوق کے لئے اسم ''بصیر'' ایک ہے اور معانی جدا جدا ہیں۔

انسانوں کے لئے بھی لفظ ''قائم'' استعمال کیا جاتا ہے اور یہی لفظ ''قائم'' اللہ کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے اور معانی میں بڑا فرق ہے۔

انسان کو اس وقت ''قائم'' کہا جاتا ہے جب وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہوا ہو جب کہ اللہ کے لئے پاؤں ہی نہیں ہے، غرض یہ کہ خالق اور مخلوق کے لئے ایک لفظ ''قائم'' استعمال ہوتا ہے، مگر لفظ کے اشتراک کے باوجود معانی جدا جدا ہیں۔

اللہ ''لطیف'' ہے لیکن لفظ ''لطیف'' میں قلّت، دبلے پن اور چھوٹا ہونے کا مفہوم نہیں پایا جاتا۔

اللہ کے ''لطیف'' ہونے کے معانی یہ ہیں کہ وہ باریک بین ہے اور وہم تک اس کا احاطہ کرنے سے قاصر ہے اور اس کے ''لطیف'' ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ اس کو کسی حد منطقی میں محدود نہیں کیا جا سکتا اور کسی وصف کے ساتھ اس کی حد بندی نہیں کی جا سکتی۔

اور اس کے برعکس انسانوں پر بھی لفظ ''لطیف'' کا اطلاق ہوتا ہے جس کے معنی چھوٹا پن اور قلت کے ہوتے ہیں۔

(لہٰذا خالق و مخلوق کے لئے لفظ ''لطیف'' کا اطلاق ہوتا ہے لیکن اس کے مفہوم میں فرق ہوتا ہے۔)

اللہ کے لئے لفظ ''خبیر'' کا اطلاق ہوتا ہے اور مخلوق کے لئے بھی یہ لفظ ''خبیر'' بولا جاتا ہے جب اس لفظ کا اطلاق اللہ کے لئے ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ ایسا باخبر ہے کہ کوئی چیز اس کے احاطہ علم سے باہر نہیں ہے اور کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے لیکن اس کا باخبر ہونا کسی تجربہ کا مرہون نہیں ہے، اگر اس کا علم تجربہ کا محتاج ہوتا تو وہ جاہل کہلاتا اور اللہ ازل سے ہی ہر چیز سے باخبر ہے اور مخلوق میں سے ''خبیر'' اسے کہا جاتا ہے جو اپنے تجربہ کی وجہ سے علم پیدا کرے۔

الغرض نام ایک ہے لیکن مفہوم جدا جدا ہے۔

اللہ کا ایک اسم ''ظاہر'' ہے تو اس کے ''ظاہر'' ہونے کا مفہوم یہ نہیں ہوتا کہ وہ اشیاء کی چوٹی پر سوار ہو کر بیٹھا ہے، لفظ ''ظاہر'' اللہ کی قدرت کو واضح کرتا ہے یعنی وہ تمام اشیاء پر غالب وقادر ہے، جیسا کہ عربی زبان کا مقولہ ہے۔

''میں اپنے دشمنوں پر غالب آیا''۔

علاوہ ازیں ذات احدیت کے لئے لفظ ''ظاہر'' کا ایک مفہوم یہ ہے کہ وہ جس چیز کا ارادہ کرتا ہے اسے ظاہر کرتا

ہے، اس پر کوئی چیز مخفی نہیں ہے اور وہ تمام اشیاء کا تدبیر کنندہ ہے۔ اور اللہ سے زیادہ کس کا امر ظاہر و واضح ہو سکتا ہے؟

کیونکہ آپ جہاں جائیں گے آپ کو اللہ کی صنعت نظر آئے گی اور خود تمہارے وجود میں بھی اللہ نے اتنی نشانیاں رکھی ہیں کہ تمہیں دوسری نشانیوں کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

اور اس کے برعکس جب کسی انسان پر لفظ ''ظاہر'' کا اطلاق کیا جائے تو اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ وہ ظاہر بہ ظاہر دکھائی دینے والا ہے اور اپنی حدود کے ذریعہ سے اس کا علم حاصل کیا جا سکتا ہے۔

تو اگرچہ لفظ ایک ہے، لیکن اس کے مفہوم جدا جدا ہیں۔

اللہ کا ایک اسم ''باطن'' ہے لیکن اس کا یہ مفہوم ہرگز نہیں ہے کہ وہ کسی چیز کے اندر میں چھپا ہوا ہے، اس کے ''باطن'' ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ تمام اشیاء کی اندرونی کیفیات کا علم رکھتا ہے، ان کی محافظت اور تدبیر کرتا ہے اور اس لفظ کا مادۂ اشتقاق ''اَبْطَنْتُہٗ'' ہے جس کے معنی ہیں کہ میں نے اس کے اندرنی راز کو معلوم کیا۔

اور یہی لفظ ''باطن'' مخلوق کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور جب یہ لفظ مخلوق کے لئے بھی مستعمل ہو تو اس کے معنی چھپے ہوئے اور کسی چیز کے اندر بیٹھے ہوئے فرد کے ہوتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ لفظ ''باطن'' اگرچہ خالق و مخلوق کے لئے استعمال ہوتا ہے، لیکن معانی میں فرق ہوتا ہے۔

اللہ ''قاہر'' ہے لیکن اس کے ''قاہر'' ہونے کا مفہوم بندوں کے ''قاہر'' ہونے کے مفہوم سے بالکل جدا ہے کیونکہ مخلوق کسی پر غلبہ حاصل کرتا ہے تو اسے مکر و فریب و حیلہ گری کا سہارا لینا پڑتا ہے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ آج کا مقہور (مغلوب) کل کا ''قاہر'' (غالب) بھی بن سکتا ہے اور قاہر، مقہور میں بدل سکتا ہے، جب کہ اللہ کے ''قاہر'' (غالب) ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ ہر چیز پر ہمیشہ کے لئے اقتدار رکھتا ہے اور تمام موجودات لفظ ''کُنْ'' سے منصۂ شہود پر آنے کے لئے بے تاب ہیں اور ہر چیز اس کے سامنے سرنگوں ہے اور کوئی چیز پلک جھپکنے کی دیر کے لئے بھی اس کے احاطہ اقتدار سے باہر نہیں نکل سکتی۔

تو اس سے معلوم ہوا کہ خالق و مخلوق کے لئے اگرچہ ایک ہی نام استعمال ہوا لیکن دونوں کے مفاہیم میں بہت بڑا فرق ہے۔

اگرچہ ہم تمام ناموں کا باہمی فرق تو بیان نہیں کر سکے لیکن ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے اس میں کنایت ہے اور اللہ تعالیٰ ہماری رہنمائی اور توفیق کے لئے تمہارا، ہمارا مددگار رہو۔

توحید کے متعلق امام علی رضا علیہ السلام کا خطبہ

51 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْكَاتِبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقُلْزُمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ الْجُدِّيِّ صَاحِبِ الصَّلَاةِ بِجُدَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَتَكَلَّمُ بِهَذَا الْكَلَامِ عِنْدَ الْمَأْمُونِ فِي التَّوْحِيدِ قَالَ ابْنُ أَبِي زِيَادٍ وَ رَوَاهُ لِي وَ أَمْلَى أَيْضاً أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَلَوِيُّ مَوْلًى لَهُمْ وَ خَالًا لِبَعْضِهِمْ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَيُّوبَ الْعَلَوِيِّ أَنَّ الْمَأْمُونَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَسْتَعْمِلَ الرِّضَا عليه السلام جَمَعَ بَنِي هَاشِمٍ فَقَالَ لَهُمْ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْتَعْمِلَ الرِّضَا عَلَى هَذَا الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِي فَحَسَدَهُ بَنُو هَاشِمٍ وَ قَالُوا أَ تُوَلِّي رَجُلًا جَاهِلًا لَيْسَ لَهُ بَصَرٌ بِتَدْبِيرِ الْخِلَافَةِ فَابْعَثْ إِلَيْهِ رَجُلًا يَأْتِنَا فَتَرَى مِنْ جَهْلِهِ مَا تَسْتَدِلُّ بِهِ عَلَيْهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ بَنُو هَاشِمٍ يَا أَبَا الْحَسَنِ اصْعَدِ الْمِنْبَرَ وَ انْصِبْ لَنَا عَلَماً نَعْبُدُ اللهَ عَلَيْهِ فَصَعِدَ عليه السلام الْمِنْبَرَ فَقَعَدَ مَلِيّاً لَا يَتَكَلَّمُ مُطْرِقاً ثُمَّ انْتَفَضَ انْتِفَاضَةً وَ اسْتَوَى قَائِماً وَ حَمِدَ اللهَ تَعَالَى وَ أَثْنَى عَلَيْهِ وَ صَلَّى عَلَى نَبِيِّهِ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ أَوَّلُ عِبَادَةِ اللهِ تَعَالَى مَعْرِفَتُهُ وَ أَصْلُ مَعْرِفَةِ اللهِ تَوْحِيدُهُ وَ نِظَامُ تَوْحِيدِ اللهِ تَعَالَى نَفْيُ الصِّفَاتِ عَنْهُ لِشَهَادَةِ الْعُقُولِ أَنَّ كُلَّ صِفَةٍ وَ مَوْصُوفٍ مَخْلُوقٌ وَ شَهَادَةِ كُلِّ مَوْصُوفٍ أَنَّ لَهُ خَالِقاً لَيْسَ بِصِفَةٍ وَ لَا مَوْصُوفٍ وَ شَهَادَةِ كُلِّ صِفَةٍ وَ مَوْصُوفٍ بِالاقْتِرَانِ وَ شَهَادَةِ الِاقْتِرَانِ بِالْحُدُوثِ وَ شَهَادَةِ الْحُدُوثِ بِالامْتِنَاعِ مِنَ الْأَزَلِ الْمُمْتَنِعِ مِنَ الْحُدُوثِ فَلَيْسَ اللهَ [عَرَفَ مَنْ عَرَفَ بِالتَّشْبِيهِ ذَاتَهُ وَ لَا إِيَّاهُ وَحَّدَهُ مَنِ اكْتَنَهَهُ وَ لَا حَقِيقَتَهُ أَصَابَ مَنْ مَثَّلَهُ وَ لَا بِهِ صَدَّقَ مَنْ نَهَّاهُ وَ لَا صَمَدَ صَمْدَهُ مَنْ أَشَارَ إِلَيْهِ وَ لَا إِيَّاهُ عَنَى مَنْ شَبَّهَهُ وَ لَا لَهُ تَذَلَّلَ مَنْ بَعَّضَهُ وَ لَا إِيَّاهُ أَرَادَ مَنْ تَوَهَّمَهُ كُلُّ مَعْرُوفٍ بِنَفْسِهِ مَصْنُوعٌ وَ كُلُّ قَائِمٍ فِي سِوَاهُ مَعْلُولٌ بِصُنْعِ اللهِ يُسْتَدَلُّ عَلَيْهِ وَ بِالْعُقُولِ تُعْتَقَدُ مَعْرِفَتُهُ وَ بِالْفِطْرَةِ تَثْبُتُ حُجَّتُهُ خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ حِجَاباً بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُمْ وَ مُبَايَنَتُهُ إِيَّاهُمْ وَ مُفَارَقَتُهُ أَيْنِيَّتَهُمْ وَ ابْتِدَاؤُهُ إِيَّاهُمْ دَلِيلُهُمْ عَلَى أَنْ لَا ابْتِدَاءَ لَهُ لِعَجْزِ كُلِّ مُبْتَدَإٍ عَنِ ابْتِدَاءِ غَيْرِهِ وَ أدوات [أَدْوُهُ إِيَّاهُمْ دليلهم [دَلِيلٌ عَلَى أَنْ لَا أَدَوَاتَ فِيهِ لِشَهَادَةِ الْأَدَوَاتِ بِفَاقَةِ المادين [الْمُتَأَدِّينَ فَأَسْمَاؤُهُ تَعْبِيرٌ وَ أَفْعَالُهُ تَفْهِيمٌ وَ ذَاتُهُ حَقِيقَةٌ وَ كُنْهُهُ تَفْرِيقٌ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ خَلْقِهِ وَ غُيُورُهُ تَحْدِيدٌ لِمَا سِوَاهُ فَقَدْ جَهِلَ اللهَ مَنِ اسْتَوْصَفَهُ وَ قَدْ تَعَدَّاهُ مَنِ اشْتَمَلَهُ وَ قَدْ أَخْطَأَهُ مَنِ اكْتَنَهَهُ وَ مَنْ قَالَ كَيْفَ فَقَدْ شَبَّهَهُ وَ مَنْ قَالَ لِمَ فَقَدْ عَلَّلَهُ وَ مَنْ قَالَ مَتَى فَقَدْ وَقَّتَهُ وَ مَنْ قَالَ فِيمَ فَقَدْ ضَمَّنَهُ وَ مَنْ قَالَ إِلَى مَ فَقَدْ نَهَّاهُ وَ مَنْ قَالَ حَتَّى مَ فَقَدْ غَيَّاهُ وَ مَنْ غَيَّاهُ فَقَدْ غَايَاهُ

وَ مَنْ غَايَاهُ فَقَدْ جَزَّأَهُ وَ مَنْ جَزَّأَهُ فَقَدْ وَصَفَهُ وَ مَنْ وَصَفَهُ فَقَدْ أَلْحَدَ فِيهِ وَ لَا يَتَغَيَّرُ اللهُ بِانْغِيَارِ
الْمَخْلُوقِ كَمَا لَا يَتَحَدَّدُ بِتَحْدِيدِ الْمَحْدُودِ أَحَدٌ لَا بِتَأْوِيلِ عَدَدٍ ظَاهِرٌ لَا بِتَأْوِيلِ الْمُبَاشَرَةِ متجلی
[مُتَجَلٍّ لَا بِاسْتِقْلَالِ رُؤْيَةٍ بَاطِنٌ لَا بِمُزَايَلَةٍ مُبَايِنٌ لَا بِمَسَافَةٍ قَرِيبٌ لَا بِمُدَانَاةٍ لَطِيفٌ لَا بِتَجَسُّمٍ
مَوْجُودٌ لَا بَعْدَ عَدَمٍ فَاعِلٌ لَا بِاضْطِرَارٍ مُقَدِّرٌ لَا بِحَوْلِ فِكْرَةٍ مُدَبِّرٌ لَا بِحَرَكَةٍ مُرِيدٌ لَا بِهَمَامَةٍ شَاءٍ لَا
بِهِمَّةٍ مُدْرِكٌ لَا بِمَحَسَّةٍ سَمِيعٌ لَا بِآلَةٍ بَصِيرٌ لَا بِأَدَاةٍ لَا تَصْحَبُهُ الْأَوْقَاتُ وَ لَا تَضَمَّنُهُ الْأَمَاكِنُ وَ لَا
تَأْخُذُهُ السِّنَاتُ وَ لَا تَحُدُّهُ الصِّفَاتُ وَ لَا تُقَيِّدُهُ الْأَدَوَاتُ سَابَقَ الْأَوْقَاتِ كَوْنُهُ وَ الْعَدَمَ وُجُودُهُ وَ
الِابْتِدَاءَ أَزَلُهُ بِتَشْعِيرِهِ الْمَشَاعِرَ عُرِفَ أَنْ لَا مَشْعَرَ لَهُ وَ بِتَجْهِيرِهِ الْجَوَاهِرَ عُرِفَ أَنْ لَا جَوْهَرَ لَهُ وَ
بِمُضَادَّتِهِ بَيْنَ الْأَشْيَاءِ عُرِفَ أَنْ لَا ضِدَّ لَهُ وَ بِمُقَارَنَتِهِ بَيْنَ الْأُمُورِ عُرِفَ أَنْ لَا قَرِينَ لَهُ ضَادَّ النُّورَ
بِالظُّلْمَةِ وَ الْجَلَايَةَ بِالْبُهَمِ وَ الْجَسْوَ بِالْبَلَلِ وَ الصَّرْدَ بِالْحَرُورِ مُؤَلِّفٌ بَيْنَ مُتَعَادِيَاتِهَا مُفَرِّقٌ بَيْنَ
مُتَدَانِيَاتِهَا دَالَّةً بِتَفْرِيقِهَا عَلَى مُفَرِّقِهَا وَ بِتَأْلِيفِهَا عَلَى مُؤَلِّفِهَا ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ
خَلَقْنا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ فَفَرَّقَ بِهَا بَيْنَ قَبْلٍ وَ بَعْدٍ لِيُعْلَمَ أَنْ لَا قَبْلَ لَهُ وَ لَا بَعْدَ شَاهِدَةً
بِغَرَائِزِهَا أَنْ لَا غَرِيزَةَ لِمُغَرِّزِهَا دَالَّةً بِتَفَاوُتِهَا أَنْ لَا تَفَاوُتَ لِمُفَاوِتِهَا مُخْبِرَةً بِتَوْقِيتِهَا أَنْ لَا وَقْتَ
لِمُوَقِّتِهَا حَجَبَ بَعْضَهَا عَنْ بَعْضٍ لِيُعْلَمَ أَنْ لَا حِجَابَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا غَيْرُهَا لَهُ مَعْنَى الرُّبُوبِيَّةِ إِذْ لَا
مَرْبُوبَ وَ حَقِيقَةُ الْإِلَهِيَّةِ إِذْ لَا مَأْلُوهَ وَ مَعْنَى الْعَالِمِ وَ لَا مَعْلُومَ وَ مَعْنَى الْخَالِقِ وَ لَا مَخْلُوقَ وَ تَأْوِيلُ
السَّمْعِ وَ لَا مَسْمُوعَ لَيْسَ مُذْ خَلَقَ اسْتَحَقَّ مَعْنَى الْخَالِقِ وَ لَا بِإِحْدَاثِهِ الْبَرَايَا اسْتَفَادَ مَعْنَى الْبَرَائِيَّةِ
كَيْفَ وَ لَا تَغِيبُهُ مُذْ وَ لَا تُدْنِيهِ قَدْ وَ لَا يَحْجُبُهُ لَعَلَّ وَ لَا تُوَقِّتُهُ مَتَى وَ لَا يَشْتَمِلُهُ حِينٌ وَ لَا تُقَارِبُهُ مَعَ
إِنَّمَا تَحُدُّ الْأَدَوَاتُ أَنْفُسَهَا وَ تُشِيرُ الْآلَةُ إِلَى نَظَائِرِهَا وَ فِي الْأَشْيَاءِ يُوجَدُ أَفْعَالُهَا مَنَعَتْهَا مُذُ الْقَدِيمَةَ
وَ حَمَتْهَا قَدُ الْأَزَلِيَّةَ لَوْ لَا الْكَلِمَةُ افْتَرَقَتْ فَدَلَّتْ عَلَى مُفَرِّقِهَا وَ تَبَايَنَتْ فَأَعْرَبَتْ عَنْ مُبَايِنِهَا لَمَّا
تَجَلَّى صَانِعُهَا لِلْعُقُولِ وَ بِهَا احْتَجَبَ عَنِ الرُّؤْيَةِ وَ إِلَيْهَا تَحَاكَمَ الْأَوْهَامُ وَ فِيهَا أُثْبِتَ غَيْرُهُ وَ مِنْهَا
أنبط [أُنِيطَ الدَّلِيلُ وَ بِهَا عَرَّفَهَا الْإِقْرَارَ وَ بِالْعُقُولِ يُعْتَقَدُ التَّصْدِيقُ بِاللهِ وَ بِالْإِقْرَارِ يَكْمُلُ الْإِيمَانُ
بِهِ وَ لَا دِيَانَةَ إِلَّا بَعْدَ مَعْرِفَةٍ وَ لَا مَعْرِفَةَ إِلَّا بِالْإِخْلَاصِ وَ لَا إِخْلَاصَ مَعَ التَّشْبِيهِ وَ لَا نَفْيَ مَعَ إِثْبَاتِ
الصِّفَاتِ لِلتَّشْبِيهِ فَكُلُّ مَا فِي الْخَلْقِ لَا يُوجَدُ فِي خَالِقِهِ وَ كُلُّ مَا يُمْكِنُ فِيهِ يَمْتَنِعُ فِي صَانِعِهِ لَا تَجْرِي
عَلَيْهَا الْحَرَكَةُ وَ السُّكُونُ وَ كَيْفَ يَجْرِي عَلَيْهِ مَا هُوَ أَجْرَاهُ أَوْ يَعُودُ فِيهِ مَا هُوَ ابْتَدَأَهُ إِذاً لَتَفَاوَتَتْ
ذَاتُهُ وَ لَتَجَزَّأَ كُنْهُهُ وَ لَامْتَنَعَ مِنَ الْأَزَلِ مَعْنَاهُ وَ لَمَا كَانَ لِلْبَارِي مَعْنًى غَيْرَ مَعْنَى الْمَبْرُوءِ وَ لَوْ حُدَّ لَهُ

وَرَاءٌ إِذاً لَحُدَّ لَهُ أَمَامٌ وَلَوِ الْتُمِسَ لَهُ التَّمَامُ إِذاً لَزِمَهُ النُّقْصَانُ كَيْفَ يَسْتَحِقُّ الْأَزَلَ مَنْ لَا يَمْتَنِعُ مِنَ الْحُدُوثِ وَ كَيْفَ يُنْشِئُ الْأَشْيَاءَ مَنْ يَمْتَنِعُ مِنَ الْإِنْشَاءِ وَإِذاً لَقَامَتْ فِيهِ آيَةُ الْمَصْنُوعِ وَلَتَحَوَّلَ دَلِيلًا بَعْدَ مَا كَانَ مَدْلُولًا عَلَيْهِ لَيْسَ فِي مَحَالِ الْقَوْلِ حُجَّةٌ وَلَا فِي الْمَسْأَلَةِ عَنْهُ جَوَابٌ وَلَا فِي مَعْنَاهُ لِلَّهِ تَعْظِيمٌ وَلَا فِي إِبَانَتِهِ عَنِ الْخَلْقِ ضَيْمٌ إِلَّا بِامْتِنَاعِ الْأَزَلِيِّ أَنْ يُثَنَّى وَلِمَا لَا بَدْءَ لَهُ أَنْ يُبْدَأَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ كَذَبَ الْعَادِلُونَ وَضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيداً وَخَسِرُوا خُسْرَاناً مُبِيناً وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرِينَ

ترجمہ

محمد بن یحییٰ بن عمر بن ابی طالب بیان کرتے ہیں کہ جب مامون نے امام علی رضا علیہ السلام کو اپنا ولی عہد بنانا چاہا تو اس نے بنی ہاشم کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ میں علی رضا علیہ السلام کو اپنا ولی عہد بنانا چاہتا ہوں۔

یہ سن کر بنی ہاشم نے ان پر حسد کیا اور مامون سے کہنے لگے؟

آپ ایک جاہل شخص (نعوذ باللہ) کو اپنا ولی عہد بنانا چاہتے ہیں جسے امور خلافت کے متعلق کچھ بھی آگاہی نہیں ہے ،آپ اسے یہاں بلائیں اور اس کی جہالت کا خود ہی مشاہدہ کر لیں۔

چنانچہ امام علی رضا علیہ السلام کو بلایا گیا اور بنی ہاشم نے ان سے کہا: ابوالحسن! آپؑ منبر پر بیٹھیں اور ہمیں توحید کے متعلق خطبہ دیں۔ یہ سن کر آپؑ منبر پر تشریف لائے اور کچھ دیر خاموش ہو کر بیٹھے رہے پھر آپؑ نے منبر پر اپنے کپڑوں کو جھاڑا اور منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور حضور اکرمؐ اور ان کے اہل بیتؑ پر درود بھیجی۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اللہ کی پہلی عبادت اس کی معرفت ہے، اور معرفت الٰہی کی بنیاد اس کی توحید ہے، اور اللہ کی توحید کا نظام اس سے صفات کی نفی ہے کیونکہ عقول کی گواہی یہ ہے کہ ہر صفت وموصوف مخلوق ہیں اور ہر موصوف اسی بات کا شاہد ہے کہ اس کا کوئی نہ کوئی پیدا کرنے والا ہے اور وہ خالق نہ صفت ہے اور نہ ہی موصوف ہے۔

اور صفت وموصوف دونوں ایک دوسرے کے ساتھی ہونے کی شہادت دیتے ہیں، اور ساتھی ہونا اس بات کا شاہد اور متقاضی ہے کہ وہ حادث ہے اور حدوث کی گواہی یہ ہے کہ وہ ازلی نہیں اور وہ حدوث سے پاک نہیں ہے۔

جس نے تشبیہ سے اللہ کو پہچانا تو دراصل اس نے اللہ کو پہچانا ہی نہیں اور جس نے اس کی کنہ معلوم کرنی چاہی تو اس نے اسے واحد ہی تسلیم نہیں کیا اور جس نے اس کی تمثیل دی تو اسے اس کی حقیقت کا ادراک ہی نہیں ہوا اور جس نے اس کی غایت بیان کی، اس نے اللہ کی تصدیق ہی نہیں کی، اور جس نے اس کی طرف اشارہ کیا، اس نے ذاتِ احدیت کا قصد ہی نہیں کیا اور ذاتِ احدیت اس کا مقصود ہی نہیں جس نے اس کی تشبیہ دی۔ اور جس نے اللہ کے اجزاء بنائے تو وہ اس کے آگے جھکا

ہی نہیں، اور جس نے اس کا وہم کیا اس نے اللہ کا ارادہ ہی نہیں کیا۔

ہر بھلائی اسی کی وجہ سے بنی ہے اور ہر قائم کی علت وہی ہے، اللہ کی صنعت سے اس کا استدلال کیا جاتا ہے اور عقول سے اس کی معرفت کا اعتقاد رکھا جاتا ہے، اور فطرت سے اس کی حجت کا اثبات کیا جاتا ہے۔

اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا اور اپنے اور ان کے درمیان حجاب رکھا، پھر ان کا تضاد و تباین اور اختلافِ مکان اور ان کی ابتدا مخلوق کے لئے اس بات کی دلیل ہے کہ اس کی کوئی ابتدا ہی نہیں ہے، کیونکہ ابتدا والی چیز دوسری چیز کی ابتدا سے عاجز ہوتی ہے، اور مخلوق کو اعضاء جوارح دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں اعضاء اور جوارح نہیں ہیں اور اعضاء و جوارح اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ انہیں مادہ کی ضرورت ہے اور اس کے اسماء تعبیر کے لئے ہیں اور اس کے افعال تفہیم کے لئے ہیں، اس کی ذات حقیقت ہے اور اس کی کنہ اس کے اور مخلوق کے مابین تفریق ہے۔

اور اس کی طرف سے مخلوقات کا اختلاف اس کے ماسوا کی حد بندی ہے، جس نے اللہ کی وصف کرنی چاہی وہ اللہ سے جاہل رہا اور جس نے اسے مشتمل جانا، اس نے اس کی سرکشی کی، جس نے اس کی کنہ معلوم کرنا چاہی وہ اس کو حاصل کرنے میں ناکام رہا۔

جس نے اس کے متعلق ''کَیفَ'' (کیسا) کہا تو اس نے اس کی تشبیہ دی اور جس نے اس کے لئے ''لِمَا'' (کیوں) کہا تو اس نے اسے علتوں کا پابند کیا، اور جس نے اس کے لئے ''مَتٰی'' (کب) کہا تو اس نے اسے وقت کا پابند سمجھا، اور جس نے اس کے لئے ''فِیْھَا'' (کس میں ہے) کہا تو اس نے اسے کسی چیز کے ضمن میں فرض کرلیا۔

جس نے اس کیلئے ''اِلٰی مَا'' (کب تک) کہا تو وہ اس کے انجام کو معلوم کرنے کا خواہش مند ہوا، جس نے اس کیلئے ''حَتّٰی مَا'' (یہاں تک) کہا تو اس نے اس کی غایت بیان کی تو اس نے گویا اسے سر پر بلند کرنا چاہا اور جس نے اسے سر پر بلند کرنا چاہا تو اس نے دوئی پیدا کی اور جس نے دوئی پیدا کی تو اس نے صفات مانے اور جس نے صفات مانے اس نے ذاتِ خداوندی میں شک کیا۔

مخلوق کے تغیّر سے اس میں تغیر پیدا نہیں ہوتا، جیسا کہ محدود کی حد بندیوں کی وجہ سے اس کی حد بندی نہیں ہوسکتی۔

وہ ''ایک'' ہے لیکن عدد کے اعتبار سے نہیں، وہ ''ظاہر'' ہے لیکن کسی چیز کے ملنے کے اعتبار سے نہیں، وہ ''تجلّی'' کرنے والا ہے لیکن رؤیت کو آزادی دے کر نہیں، وہ ''باطن'' ہے لیکن زائل ہو کر نہیں، وہ ''علیحدہ'' ہے لیکن ساخت کے اعتبار سے نہیں، وہ ''قریب'' ہے لیکن نزدیک ہو کر نہیں، وہ ''لطیف'' ہے مگر جسمانیت کے لحاظ سے نہیں، وہ ''موجود'' ہے، لیکن عدم کے بعد نہیں، وہ ''فاعل'' ہے لیکن اضطرار کی وجہ سے نہیں، وہ ''اندازہ'' کرنے والا ہے لیکن فکر کی جالانی سے نہیں، وہ ''مدبر'' ہے لیکن حرکت سے نہیں، وہ ''ارادہ'' کرنے والا ہے لیکن اشتیاقِ نفس کی وجہ سے نہیں، وہ ''مدرک'' ہے لیکن حاسہ

سے نہیں، وہ ''سننے'' والا ہے مگر آلہ سے نہیں، وہ ''دیکھنے'' والا ہے مگر جوارح کے ساتھ نہیں اوقات اس کے مُصاحب نہیں اور اما کن اسے متضمن نہیں، اسے اونگھ نہیں آتی اور صفات اسے محدود نہیں کر سکتے اور آلات اسے مقید نہیں کر سکتے۔

اس کا ہونا اوقات سے سابق اور اس کا وجود، عدم سے پہلے ہے۔ ابتدا اس کی ازل ہے، نشان قائم کرنے کی وجہ سے معلوم ہوا کہ وہ خود بے نشان ہے اور ''جواہر'' کی جوہریت ثبوت ہے کہ وہ ''جوہر'' میں مقید نہیں ہے۔ اشیاء کے باہمی تضاد سے پتہ چلا اس کا کوئی متضاد نہیں ہے۔

چیزوں کے ایک دوسرے کا ساتھی بننے سے معلوم ہوا کہ اس کا کوئی ساتھی نہیں۔ اس نے نور کو ظلمت کا متضاد اور وضاحت کو اِشکال اور خشکی کو تری اور سردی کو گرمی کا متضاد بنایا۔

مختلف المزاج اشیاء کی تالیف اپنے مؤلّف اور قریبی اشیاء کی ایک دوسرے سے دوری اپنے جدا کرنے والے کا پتہ دیتی ہے۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور ہم نے ہر چیز سے دو جوڑے بنائے تا کہ تم نصیحت حاصل کرو''۔ [1]

اس نے قبل و بعد میں فرق پیدا کیا تا کہ یہ معلوم ہو سکے کہ اس کے لئے نہ تو قبل ہے اور نہ بعد ہے، اشیاء کی طبیعت و مزاج اس بات کا شاہد ہے کہ طبیعت و مزاج کا خالق اس سے منزّہ ہے۔

اشیاء کا تفاوت اس بات کا شاہد ہے کہ تفاوت کے خالق میں کوئی تفاوت نہیں پایا جاتا، اشیاء کو وقت کا پابند بنانا اس بات کا شاہد ہے کہ وہ وقت کا پابند نہیں ہے، بعض چیزوں کو بعض چیزوں سے محجوب رکھ کر اس نے اپنے متعلق اس بات کا یہ ثبوت فراہم کیا ہے کہ اس کے درمیان اور اس کی مخلوقات کے درمیان کوئی حجاب حائل نہیں ہے۔

جب کوئی مربوب نہ تھا وہ اس وقت بھی رب تھا، اور جب کوئی عابد نہ تھا وہ اس وقت بھی معبود تھا، جب کوئی معلوم نہ تھا وہ اس وقت بھی عالم تھا، وہ اس وقت بھی خالق تھا جب مخلوق نہ تھی، اور اس کے لئے ''سمع'' کی تاویل موجود تھی جب کہ کوئی مسموع نہ تھا، ایسا ہرگز نہیں کہ تخلیق کی وجہ سے وہ خالق بنا ہوا اور مخلوق کو بنانے کی وجہ سے ''باریٔ'' کہلایا ہو۔ اس کی کیفیت بیان ہو تو کیسے جسے لفظ ''مُذْ'' غائب نہ کر سکتا ہو اور لفظ ''قَدْ'' جسے قریب نہ کر سکتا ہو اور لفظ ''لَعَلَّ'' جس کے لئے حجاب نہ ہو اور لفظ ''مَتیٰ'' جسے وقت میں مقیّد نہ کر سکتا ہو اور لفظ ''حین'' کا جس پر اطلاق نہ ہوتا ہو، اور لفظ ''مَعَ'' جسے قریب نہ کر سکتا ہو۔

اشیاء اپنی ذات کی ہی حد بندی کر سکتی ہیں اور آلہ اپنے ہم جیسے آلات کی طرف ہی اشارہ کر سکتا ہے، اشیاء میں ان کے افعال مضمر ہوتے ہیں اور ''مُذْ'' قدامت نے ان اشیاء کو روک رکھا ہے اور ازلی ''قَدْ'' نے ان کا احاطہ کیا ہوا ہے، اگر الفاظ جدا ہو کر اپنے جدا کرنے والے اور مختلف ہو کر اپنے اختلاف پیدا کرنے والے پر دلالت نہ کرتے تو ان کے بنانے والا اعقول کے لئے جلوہ ہی نہ کرتا، اور اسی تجلی کی وجہ سے مخلوق سے پوشیدہ ہے، اور اوہام بھی اس جلوہ کو ہی اپنا حکم بناتے ہیں جب کہ

---

[1] الذاریات۔۴۹

اوہام سے اس کے غیر کا اثبات ہوتا ہے اور اسی سے ہی دلیل لائی جاتی ہے اور اس سے اقرار کی پہچان ہوتی ہے، اور عقول کے ذریعہ سے اللہ کی تصدیق کا اقرار کیا جاتا ہے اور اقرار سے ہی اس پر ایمان لانے کی تکمیل ہوتی ہے اور دین داری معرفت کے بعد ہی ممکن ہے اور اخلاص کے بغیر معرفت ممکن نہیں ہے اور عقیدۂ تشبیہ کی موجودگی میں اخلاص کے کوئی معانی نہیں ہیں اور تشبیہ کے اثبات صفات کی موجودگی میں نفی بے سود ہے، جو کچھ مخلوق میں پایا جاتا ہے وہ اس کے خالق میں نہیں پایا جاتا اور جو صفات مخلوق کے لئے ممکن ہیں وہ صانع کے لئے ناممکن ہیں، اس پر حرکت وسکون وارد نہیں ہوتے اور وہ اس پر طاری ہوں تو کیسے جنہیں اس نے خود جاری کیا ہے یا اس میں لوٹیں تو کیسے جس کی ابتدا خود اس کی طرف سے ہوئی ہو؟

اس صورت میں اس کی ذات میں تفاوت آجائے گا اور اس کی حقیقت اجزاء میں بدل جائے گی اور پھر اس میں ازل کا مفہوم باقی نہ رہے گا اور خالق ومخلوق یکساں قرار پائیں گے، اگر اس کے لئے ''پیچھے'' کے الفاظ درست مان لئے جائیں تو پھر اس کے لئے ''آگے'' کے الفاظ بھی درست ماننا پڑیں گے، اگر اس کے لئے لفظ ''کامل'' تسلیم کیا جائے تو پھر اس پر لفظ ''ناقص'' کا بھی اطلاق کرنا پڑے گا اور جو ''حدوث'' سے دور نہ ہو اس میں ازل کا مفہوم کیسے آئے گا اور جو اشیاء کی مشابہت رکھے وہ اشیاء کو پیدا کیسے کرے گا؟

اور یوں اس میں مصنوع کی علامت پیدا ہو جائے گی اور پھر وہ ''مدلول'' کی بجائے ''دلیل'' قرار پائے گا، الفاظ میں اتنی وسعت ہی نہیں کہ اس کی حقیقت کو بیان کیا جائے اور نہ ہی اس کے متعلق سوال کا جواب دینے کے لئے مناسب الفاظ موجود ہیں، اور اس مفہوم میں اللہ کے لئے کوئی تعظیم کا پہلو نہیں رہتا اور اسے مخلوق سے علیحدہ جبھی سمجھا جا سکتا ہے کہ یہ عقیدہ رکھا جائے کہ دو فرد ازلی نہیں ہو سکتے اور ابتدا کرنے والے کو ابتدا کا محتاج نہ سمجھا جائے۔

عدول کرنے والے جھوٹ کہتے ہیں اور وہ صریحی گمراہ ہیں اور ظاہری خسارہ میں ہیں۔

باب 12

دربار مامون میں مختلف ادیان کے علماء سے آپؑ کا مباحثہ

1 حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ الْفَقِيهُ الْقُمِّيُّ ثُمَّ الْإِيلَاقِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ صَدَقَةَ الْقُمِّيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْأَنْصَارِيُّ الْكَجِّيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيَّ ثُمَّ الْهَاشِمِيَّ يَقُولُ لَمَّا قَدِمَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَلَى الْمَأْمُونِ أَمَرَ الْفَضْلَ بْنَ سَهْلٍ أَنْ يَجْمَعَ لَهُ أَصْحَابَ الْمَقَالَاتِ مِثْلَ الْجَاثَلِيقِ وَ رَأْسِ الْجَالُوتِ وَ رُؤَسَاءِ الصَّابِئِينَ وَ الْهِرْبِذِ الْأَكْبَرِ وَ أَصْحَابِ زَرْدَهُشْتَ وَ نِسْطَاسَ الرُّومِيِّ وَ الْمُتَكَلِّمِينَ لِيَسْمَعَ كَلَامَهُ وَ كَلَامَهُمْ فَجَمَعَهُمُ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ ثُمَّ أَعْلَمَ الْمَأْمُونَ بِاجْتِمَاعِهِمْ فَقَالَ أَدْخِلْهُمْ عَلَيَّ فَفَعَلَ فَرَحَّبَ بِهِمُ الْمَأْمُونُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ إِنِّي إِنَّمَا جَمَعْتُكُمْ لِخَيْرٍ وَ أَحْبَبْتُ أَنْ تُنَاظِرُوا ابْنَ عَمِّي هَذَا الْمَدَنِيَّ الْقَادِمَ عَلَيَّ فَإِذَا كَانَ بُكْرَةً فَاغْدُوا عَلَيَّ وَ لَا يَتَخَلَّفْ مِنْكُمْ أَحَدٌ فَقَالُوا السَّمْعَ وَ الطَّاعَةَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ نَحْنُ مُبْكِرُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيُّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِي حَدِيثٍ لَنَا عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيْنَا يَاسِرٌ الْخَادِمُ وَ كَانَ يَتَوَلَّى أَمْرَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ يَا سَيِّدِي إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ فِدَاكَ أَخُوكَ إِنَّهُ أجمع [ا اجْتَمَعَ إِلَيَّ أَصْحَابُ الْمَقَالَاتِ وَ أَهْلُ الْأَدْيَانِ وَ الْمُتَكَلِّمُونَ مِنْ جَمِيعِ الْمِلَلِ فَرَأْيُكَ فِي الْبُكُورِ إِلَيْنَا إِنْ أَحْبَبْتَ كَلَامَهُمْ وَ إِنْ كَرِهْتَ ذَلِكَ فَلَا تَتَجَشَّمْ وَ إِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ نَصِيرَ إِلَيْكَ خَفَّ ذَلِكَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ أَبْلِغْهُ السَّلَامَ وَ قُلْ لَهُ قَدْ عَلِمْتُ مَا أَرَدْتَ وَ أَنَا صَائِرٌ إِلَيْكَ بُكْرَةً إِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيُّ فَلَمَّا مَضَى يَاسِرٌ الْتَفَتَ إِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ لِي يَا نَوْفَلِيُّ أَنْتَ عِرَاقِيٌّ وَ رِقَّةُ الْعِرَاقِيِّ غَيْرُ غَلِيظَةٍ فَمَا عِنْدَكَ فِي جَمْعِ ابْنِ عَمِّكَ عَلَيْنَا أَهْلَ الشِّرْكِ وَ أَصْحَابَ الْمَقَالَاتِ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ يُرِيدُ الِامْتِحَانَ وَ يُحِبُّ أَنْ يَعْرِفَ مَا عِنْدَكَ وَ لَقَدْ بَنَى عَلَى أَسَاسٍ غَيْرِ وَثِيقِ الْبُنْيَانِ وَ بِئْسَ وَ اللهِ مَا بَنَى فَقَالَ لِي وَ مَا بِنَاؤُهُ فِي هَذَا الْبَابِ قُلْتُ إِنَّ أَصْحَابَ الْكَلَامِ وَ الْبِدْعَةِ خِلَافُ الْعُلَمَاءِ وَ ذَلِكَ أَنَّ الْعَالِمَ لَا يُنْكِرُ غَيْرَ الْمُنْكَرِ وَ أَصْحَابُ الْمَقَالَاتِ وَ الْمُتَكَلِّمُونَ وَ أَهْلُ الشِّرْكِ

أَصْحَابُ إِنْكَارٍ وَ مُبَاهَتَةٍ إِنِ احْتَجَجْتَ عَلَيْهِمْ بِأَنَّ اللهَ وَاحِدٌ قَالُوا صح [صَحِّحْ وَحْدَانِيَّتَهُ وَ إِنْ قُلْتَ إِنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالُوا أَثْبِتْ رِسَالَتَهُ ثُمَّ يُبَاهِتُونَ الرَّجُلَ وَ هُوَ يُبْطِلُ عَلَيْهِمْ بِحُجَّتِهِ وَ يُغَالِطُونَهُ حَتَّى يَتْرُكَ قَوْلَهُ فَاحْذَرْهُمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ لِي يَا نَوْفَلِيُّ أَ فَتَخَافُ أَنْ يَقْطَعُوا عَلَيَّ حُجَّتِي فَقُلْتُ لَا وَ اللهِ مَا خِفْتُ عَلَيْكَ قَطُّ وَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يُظْفِرَكَ اللهُ بِهِمْ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى فَقَالَ لِي يَا نَوْفَلِيُّ أَ تُحِبُّ أَنْ تَعْلَمَ مَتَى يَنْدَمُ الْمَأْمُونُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِذَا سَمِعَ احْتِجَاجِي عَلَى أَهْلِ التَّوْرَاةِ بِتَوْرَاتِهِمْ وَ عَلَى أَهْلِ الْإِنْجِيلِ بِإِنْجِيلِهِمْ وَ عَلَى أَهْلِ الزَّبُورِ بِزَبُورِهِمْ وَ عَلَى الصَّابِئِينَ بِعِبْرَانِيَّتِهِمْ وَ عَلَى أَهْلِ الْهَرَابِذَةِ بِفَارِسِيَّتِهِمْ وَ عَلَى أَهْلِ الرُّومِ بِرُومِيَّتِهِمْ وَ عَلَى أَصْحَابِ الْمَقَالَاتِ بِلُغَاتِهِمْ فَإِذَا قَطَعْتُ كُلَّ صِنْفٍ وَ دَحَضَتْ حُجَّتُهُ وَ تَرَكَ مَقَالَتَهُ وَ رَجَعَ إِلَى قَوْلِي عَلِمَ الْمَأْمُونُ الْمَوْضِعَ الَّذِي هُوَ سَبِيلُهُ لَيْسَ بِمُسْتَحِقٍّ لَهُ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَكُونُ النَّدَامَةُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَانَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ ابْنَ عَمِّكَ ينظرك [يَنْتَظِرُكَ وَ قَدِ اجْتَمَعَ الْقَوْمُ فَمَا رَأْيُكَ فِي إِتْيَانِهِ فَقَالَ لَهُ الرِّضَا عليه السلام تَقَدَّمْنِي فَإِنِّي صَائِرٌ إِلَى نَاحِيَتِكُمْ إِنْ شَاءَ اللهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ وَ شَرِبَ شَرْبَةَ سَوِيقٍ وَ سَقَانَا مِنْهُ ثُمَّ خَرَجَ وَ خَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى الْمَأْمُونِ وَ إِذَا الْمَجْلِسُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ جَمَاعَةٌ مِنَ الطَّالِبِيِّينَ وَ الْهَاشِمِيِّينَ وَ الْقُوَّادُ حُضُورٌ فَلَمَّا دَخَلَ الرِّضَا عليه السلام قَامَ الْمَأْمُونُ وَ قَامَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ جَمِيعُ بَنِي هَاشِمٍ فَمَا زَالُوا وُقُوفاً وَ الرِّضَا عليه السلام جَالِسٌ مَعَ الْمَأْمُونِ حَتَّى أَمَرَهُمْ بِالْجُلُوسِ فَجَلَسُوا فَلَمْ يَزَلِ الْمَأْمُونُ مُقْبِلًا عَلَيْهِ يُحَدِّثُهُ سَاعَةً ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى الْجَاثَلِيقِ فَقَالَ يَا جَاثَلِيقُ هَذَا ابْنُ عَمِّي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ هُوَ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّنَا وَ ابْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ فَأُحِبُّ أَنْ تُكَلِّمَهُ أَوْ تُحَاجَّهُ وَ تُنْصِفَهُ فَقَالَ الْجَاثَلِيقُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ أُحَاجُّ رَجُلًا يَحْتَجُّ عَلَيَّ بِكِتَابٍ أَنَا مُنْكِرُهُ وَ نَبِيٍّ لَا أُومِنُ بِهِ فَقَالَ لَهُ الرِّضَا عليه السلام يَا نَصْرَانِيُّ فَإِنِ احْتَجَجْتُ عَلَيْكَ بِإِنْجِيلِكَ أَ تُقِرُّ بِهِ قَالَ الْجَاثَلِيقُ وَ هَلْ أَقْدِرُ عَلَى رَفْعِ مَا نَطَقَ بِهِ الْإِنْجِيلُ نَعَمْ وَ اللهِ أُقِرُّ بِهِ عَلَى رَغْمِ أَنْفِي فَقَالَ لَهُ الرِّضَا عليه السلام سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ وَ اسْمَعِ الْجَوَابَ فَقَالَ الْجَاثَلِيقُ مَا تَقُولُ فِي نُبُوَّةِ عِيسَى وَ كِتَابِهِ هَلْ تُنْكِرُ مِنْهُمَا شَيْئاً قَالَ الرِّضَا أَنَا مُقِرٌّ بِنُبُوَّةِ عِيسَى وَ كِتَابِهِ وَ مَا بَشَّرَ بِهِ أُمَّتَهُ وَ أَقَرَّتْ بِهِ الْحَوَارِيُّونَ وَ كَافِرٌ بِنُبُوَّةِ كُلِّ عِيسَى لَمْ يُقِرَّ بِنُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ بِكِتَابِهِ وَ لَمْ يُبَشِّرْ بِهِ أُمَّتَهُ قَالَ الْجَاثَلِيقُ أَ لَيْسَ إِنَّمَا نَقْطَعُ الْأَحْكَامَ بِشَاهِدَيْ عَدْلٍ قَالَ عليه السلام بَلَى قَالَ فَأَقِمْ شَاهِدَيْنِ مِنْ غَيْرِ أَهْلِ مِلَّتِكَ عَلَى نُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ مِمَّنْ لَا تُنْكِرُهُ

النَّصْرَانِيَّةُ وَ سَلْنَا مِثْلَ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ أَهْلِ مِلَّتِنَا قَالَ الرِّضَا عليه السلام أَلْآنَ جِئْتَ بِالنَّصِفَةِ يَا نَصْرَانِيُّ أَلَا تَقْبَلُ مِنِّي الْعَدْلَ الْمُقَدَّمَ عِنْدَ الْمَسِيحِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام قَالَ الْجَاثَلِيقُ وَ مَنْ هٰذَا الْعَدْلُ سَمِّهِ لِي قَالَ مَا تَقُولُ فِي يُوحَنَّا الدَّيْلَمِيِّ قَالَ بَخْ بَخْ ذَكَرْتَ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى الْمَسِيحِ قَالَ فَأَقْسَمْتُ عَلَيْكَ هَلْ نَطَقَ الْإِنْجِيلُ أَنَّ يُوحَنَّا قَالَ إِنَّمَا الْمَسِيحُ أَخْبَرَنِي بِدِينِ مُحَمَّدٍ الْعَرَبِيِّ وَ بَشَّرَنِي بِهِ أَنَّهُ يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ فَبَشَّرْتُ بِهِ الْحَوَارِيِّينَ فَآمَنُوا بِهِ قَالَ الْجَاثَلِيقُ قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ يُوحَنَّا عَنِ الْمَسِيحِ وَ بَشَّرَ بِنُبُوَّةِ رَجُلٍ وَ بِأَهْلِ بَيْتِهِ وَ وَصِيِّهِ وَ لَمْ يُلَخِّصْ مَتَى يَكُونُ ذٰلِكَ وَ لَمْ تسم [يُسَمِّ لَنَا الْقَوْمَ فَنَعْرِفَهُمْ قَالَ الرِّضَا عليه السلام فَإِنْ جِئْنَاكَ بِمَنْ يَقْرَأُ الْإِنْجِيلَ فَتَلَا عَلَيْكَ ذِكْرَ مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ أُمَّتِهِ أَ تُؤْمِنُ بِهِ قَالَ سَدِيداً قَالَ الرِّضَا عليه السلام لِنِسْطَاسَ الرُّومِيِّ كَيْفَ حِفْظُكَ لِلسِّفْرِ الثَّالِثِ مِنَ الْإِنْجِيلِ قَالَ مَا أَحْفَظَنِي لَهُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى رَأْسِ الْجَالُوتِ فَقَالَ أَ لَسْتَ تَقْرَأُ الْإِنْجِيلَ قَالَ بَلَى لَعَمْرِي قَالَ فَخُذْ عَلَى السِّفْرِ فَإِنْ كَانَ فِيهِ ذِكْرُ مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ أُمَّتِهِ فَاشْهَدُوا لِي وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ ذِكْرُهُ فَلَا تَشْهَدُوا لِي ثُمَّ قَرَأَ عليه السلام السِّفْرَ الثَّالِثَ حَتَّى بَلَغَ ذِكْرَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَقَفَ ثُمَّ قَالَ يَا نَصْرَانِيُّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْمَسِيحِ وَ أُمِّهِ أَ تَعْلَمُ أَنِّي عَالِمٌ بِالْإِنْجِيلِ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا عَلَيْنَا ذِكْرَ مُحَمَّدٍ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ أُمَّتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا تَقُولُ يَا نَصْرَانِيُّ هٰذَا قَوْلُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام فَإِنْ كَذَّبْتَ بِمَا يَنْطِقُ بِهِ الْإِنْجِيلُ فَقَدْ كَذَّبْتَ مُوسَى وَ عِيسَى عليه السلام وَ مَتَى أَنْكَرْتَ هٰذَا الذِّكْرَ وَجَبَ عَلَيْكَ الْقَتْلُ لِأَنَّكَ تَكُونُ قَدْ كَفَرْتَ بِرَبِّكَ وَ نَبِيِّكَ وَ بِكِتَابِكَ قَالَ الْجَاثَلِيقُ لَا أُنْكِرُ مَا قَدْ بَانَ لِي فِي الْإِنْجِيلِ وَ إِنِّي لَمُقِرٌّ بِهِ قَالَ الرِّضَا عليه السلام اشْهَدُوا عَلَى إِقْرَارِهِ ثُمَّ قَالَ يَا جَاثَلِيقُ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ الْجَاثَلِيقُ أَخْبِرْنِي عَنْ حَوَارِيِّ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام كَمْ كَانَ عِدَّتُهُمْ وَ عَنْ عُلَمَاءِ الْإِنْجِيلِ كَمْ كَانُوا قَالَ الرِّضَا عليه السلام عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ أَمَّا الْحَوَارِيُّونَ فَكَانُوا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا وَ كَانَ أَعْلَمُهُمْ وَ أَفْضَلُهُمْ أَلُوقَا وَ أَمَّا عُلَمَاءُ النَّصَارَى فَكَانُوا ثَلَاثَةَ رِجَالٍ يُوحَنَّا الْأَكْبَرُ بِأَجٍّ وَ يُوحَنَّا بِقَرْقِيسِيَا وَ يُوحَنَّا الدَّيْلَمِيُّ بِرِجَازَ وَ عِنْدَهُ كَانَ ذِكْرُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَ ذِكْرُ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ أُمَّتِهِ وَ هُوَ الَّذِي بَشَّرَ أُمَّةَ عِيسَى وَ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ يَا نَصْرَانِيُّ وَ اللّٰهِ إِنَّا لَنُؤْمِنُ بِعِيسَى الَّذِي آمَنَ بِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم وَ مَا نَنْقِمُ عَلَى عِيسَاكُمْ شَيْئاً إِلَّا ضَعْفَهُ وَ قِلَّةَ صِيَامِهِ وَ صَلَاتِهِ قَالَ الْجَاثَلِيقُ أَفْسَدْتَ وَ اللّٰهِ عِلْمَكَ وَ ضَعَّفْتَ أَمْرَكَ وَ مَا كُنْتُ ظَنَنْتُ إِلَّا أَنَّكَ أَعْلَمُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ قَالَ الرِّضَا عليه السلام وَ كَيْفَ ذَاكَ قَالَ الْجَاثَلِيقُ مِنْ قَوْلِكَ أَنَّ عِيسَى كَانَ ضَعِيفاً قَلِيلَ الصِّيَامِ قَلِيلَ الصَّلَاةِ وَ مَا أَفْطَرَ عِيسَى يَوْماً قَطُّ وَ لَا نَامَ بِلَيْلٍ قَطُّ وَ مَا زَالَ صَائِمَ الدَّهْرِ وَ قَائِمَ اللَّيْلِ قَالَ

الرِّضَا عليه السلام فَلِمَنْ كَانَ يَصُومُ وَ يُصَلِّي قَالَ فَخَرِسَ الْجَاثَلِيقُ وَ انْقَطَعَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام يَا نَصْرَانِيُّ أَسْأَلُكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ قَالَ سَلْ فَإِنْ كَانَ عِنْدِي عِلْمُهَا أَجَبْتُكَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام مَا أَنْكَرْتَ أَنَّ عِيسَى عليه السلام كَانَ يُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ الْجَاثَلِيقُ أَنْكَرْتُ ذَلِكَ مِنْ أَجْلِ أَنَّ مَنْ أَحْيَا الْمَوْتَى وَ أَبْرَأَ الْأَكْمَهَ وَ الْأَبْرَصَ فَهُوَ رَبٌّ مُسْتَحِقٌّ لِأَنْ يُعْبَدَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام فَإِنَّ الْيَسَعَ قَدْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ عِيسَى عليه السلام مَشَى عَلَى الْمَاءِ وَ أَحْيَا الْمَوْتَى وَ أَبْرَأَ الْأَكْمَهَ وَ الْأَبْرَصَ فَلَمْ تَتَّخِذْهُ أُمَّتُهُ رَبّاً وَ لَمْ يَعْبُدْهُ أَحَدٌ مِنْ دُونِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَقَدْ صَنَعَ حِزْقِيلُ النَّبِيُّ عليه السلام مِثْلَ مَا صَنَعَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَأَحْيَا خَمْسَةً وَ ثَلَاثِينَ أَلْفَ رَجُلٍ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمْ بِسِتِّينَ سَنَةً ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى رَأْسِ الْجَالُوتِ فَقَالَ لَهُ يَا رَأْسَ الْجَالُوتِ أَ تَجِدُ هَؤُلَاءِ فِي شَبَابِ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي التَّوْرَاةِ اخْتَارَهُمْ بُخْتَنَصَّرُ مِنْ سَبْيِ بَنِي إِسْرَائِيلَ حِينَ غَزَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ ثُمَّ انْصَرَفَ بِهِمْ إِلَى بَابِلَ فَأَرْسَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِمْ فَأَحْيَاهُمْ هَذَا فِي التَّوْرَاةِ لَا يَدْفَعُهُ إِلَّا كَافِرٌ مِنْكُمْ قَالَ رَأْسُ الْجَالُوتِ قَدْ سَمِعْنَا بِهِ وَ عَرَفْنَاهُ قَالَ صَدَقْتَ ثُمَّ قَالَ يَا يَهُودِيُّ خُذْ عَلَى هَذَا السِّفْرِ مِنَ التَّوْرَاةِ فَتَلَا عليه السلام عَلَيْنَا مِنَ التَّوْرَاةِ آيَاتٍ فَأَقْبَلَ الْيَهُودِيُّ يَتَرَجَّجُ لِقِرَاءَتِهِ وَ يَتَعَجَّبُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّصْرَانِيِّ فَقَالَ يَا نَصْرَانِيُّ أَ فَهَؤُلَاءِ كَانُوا قَبْلَ عِيسَى أَمْ عِيسَى كَانَ قَبْلَهُمْ قَالَ بَلْ كَانُوا قَبْلَهُ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام لَقَدِ اجْتَمَعَتْ قُرَيْشٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَسَأَلُوهُ أَنْ يُحْيِيَ لَهُمْ مَوْتَاهُمْ فَوَجَّهَ مَعَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَقَالَ لَهُ اذْهَبْ إِلَى الْجَبَّانَةِ فَنَادِ بِأَسْمَاءِ هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ الَّذِينَ يَسْأَلُونَ عَنْهُمْ بِأَعْلَى صَوْتِكَ يَا فُلَانُ وَ يَا فُلَانُ وَ يَا فُلَانُ يَقُولُ لَكُمْ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم قُومُوا بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَامُوا يَنْفُضُونَ التُّرَابَ عَنْ رُءُوسِهِمْ فَأَقْبَلَتْ قُرَيْشٌ يَسْأَلُهُمْ عَنْ أُمُورِهِمْ ثُمَّ أَخْبَرُوهُمْ أَنَّ مُحَمَّداً قَدْ بُعِثَ نَبِيّاً فَقَالُوا وَدِدْنَا أَنَّا أَدْرَكْنَاهُ فَنُؤْمِنُ بِهِ وَ لَقَدْ أَبْرَأَ الْأَكْمَهَ وَ الْأَبْرَصَ وَ الْمَجَانِينَ وَ كَلَّمَهُ الْبَهَائِمُ وَ الطَّيْرُ وَ الْجِنُّ وَ الشَّيَاطِينُ وَ لَمْ نَتَّخِذْهُ رَبّاً مِنْ دُونِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَمْ نُنْكِرْ لِأَحَدٍ مِنْ هَؤُلَاءِ فَضْلَهُمْ فَمَتَى اتَّخَذْتُمْ عِيسَى رَبّاً جَازَ لَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْيَسَعَ وَ حِزْقِيلَ رَبّاً لِأَنَّهُمَا قَدْ صَنَعَا مِثْلَ مَا صَنَعَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام مِنْ إِحْيَاءِ الْمَوْتَى وَ غَيْرِهِ وَ إِنَّ قَوْماً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ خَرَجُوا مِنْ بِلَادِهِمْ مِنَ الطَّاعُونِ وَ هُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَأَمَاتَهُمُ اللَّهُ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ فَعَمَدَ أَهْلُ تِلْكَ الْقَرْيَةِ فَحَظَرُوا عَلَيْهِمْ حَظِيرَةً فَلَمْ يَزَالُوا فِيهَا حَتَّى نَخِرَتْ عِظَامُهُمْ وَ صَارُوا رَمِيماً فَمَرَّ بِهِمْ نَبِيٌّ مِنْ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَتَعَجَّبَ مِنْهُمْ وَ مِنْ كَثْرَةِ الْعِظَامِ الْبَالِيَةِ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ أَ تُحِبُّ أَنْ أُحْيِيَهُمْ لَكَ فَتُنْذِرَهُمْ قَالَ نَعَمْ يَا رَبِّ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ

جَلَّ إِلَيْهِ أَنْ نَادِهِمْ فَقَالَ أَيَّتُهَا الْعِظَامُ الْبَالِيَةُ قُومِي بِإِذْنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَامُوا أَحْيَاءً أَجْمَعُونَ يَنْفُضُونَ التُّرَابَ عَنْ رُءُوسِهِمْ ثُمَّ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ عليه السلام حِينَ أَخَذَ الطَّيْرَ فَقَطَعَهُنَّ قِطَعاً ثُمَّ وَضَعَ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِنْهُنَّ جُزْءاً ثُمَّ نَادَاهُنَّ فَأَقْبَلْنَ سَعْياً إِلَيْهِ ثُمَّ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ عليه السلام وَ أَصْحَابُهُ السَّبْعُونَ الَّذِينَ اخْتَارَهُمْ صَارُوا مَعَهُ إِلَى الْجَبَلِ فَقَالُوا لَهُ إِنَّكَ قَدْ رَأَيْتَ اللهَ سُبْحَانَهُ فَأَرِنَاهُ كَمَا رَأَيْتَهُ فَقَالَ لَهُمْ إِنِّي لَمْ أَرَهُ فَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّى نَرَى اللهَ جَهْرَةً ... فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ فَاحْتَرَقُوا عَنْ آخِرِهِمْ وَ بَقِيَ مُوسَى وَحِيداً فَقَالَ يَا رَبِّ اخْتَرْتُ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَجِئْتُ بِهِمْ وَ أَرْجِعُ وَحْدِي فَكَيْفَ يُصَدِّقُنِي قَوْمِي بِمَا أُخْبِرُهُمْ بِهِ فَلَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَ إِيَّايَ أَ تُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا فَأَحْيَاهُمُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمْ وَ كُلُّ شَيْءٍ ذَكَرْتُهُ لَكَ مِنْ هَذَا لَا تَقْدِرُ عَلَى دَفْعِهِ لِأَنَّ التَّوْرَاةَ وَ الْإِنْجِيلَ وَ الزَّبُورَ وَ الْفُرْقَانَ قَدْ نَطَقَتْ بِهِ فَإِنْ كَانَ كُلُّ مَنْ أَحْيَا الْمَوْتَى وَ أَبْرَأَ الْأَكْمَهَ وَ الْأَبْرَصَ وَ الْمَجَانِينَ يُتَّخَذُ رَبّاً مِنْ دُونِ اللهِ فَاتَّخِذْ هَؤُلَاءِ كُلَّهُمْ أَرْبَاباً مَا تَقُولُ يَا يَهُودِيُّ فَقَالَ الْجَاثَلِيقُ الْقَوْلُ قَوْلُكَ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى رَأْسِ الْجَالُوتِ فَقَالَ يَا يَهُودِيُّ أَقْبِلْ عَلَيَّ أَسْأَلْكَ بِالْعَشْرِ الْآيَاتِ الَّتِي أُنْزِلَتْ عَلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عليه السلام هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوباً بِنَبَإِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَ أُمَّتِهِ إِذَا جَاءَتِ الْأُمَّةُ الْأَخِيرَةُ أَتْبَاعُ رَاكِبِ الْبَعِيرِ يُسَبِّحُونَ الرَّبَّ جِدّاً جِدّاً تَسْبِيحاً جَدِيداً فِي الْكَنَائِسِ الْجُدُدِ فليفرغ [فَلْيَفْزَعْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَيْهِمْ وَ إِلَى مَلِكِهِمْ لِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُهُمْ فَإِنَّ بِأَيْدِيهِمْ سُيُوفاً يَنْتَقِمُونَ بِهَا مِنَ الْأُمَمِ الْكَافِرَةِ فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ أَ هَكَذَا هُوَ فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوبٌ قَالَ رَأْسُ الْجَالُوتِ نَعَمْ إِنَّا لَنَجِدُهُ كَذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لِلْجَاثَلِيقِ يَا نَصْرَانِيُّ كَيْفَ عِلْمُكَ بِكِتَابِ شَعْيَا عليه السلام قَالَ أَعْرِفُهُ حَرْفاً حَرْفاً قَالَ لَهُمَا أَ تَعْرِفَانِ هَذَا مِنْ كَلَامِهِ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ صُورَةَ رَاكِبِ الْحِمَارِ لَابِساً جَلَابِيبَ النُّورِ وَ رَأَيْتُ رَاكِبَ الْبَعِيرِ ضَوْءُ مِثْلُ ضَوْءِ الْقَمَرِ فَقَالا قَدْ قَالَ ذَلِكَ شَعْيَا عليه السلام قَالَ الرِّضَا عليه السلام يَا نَصْرَانِيُّ هَلْ تَعْرِفُ فِي الْإِنْجِيلِ قَوْلَ عِيسَى عليه السلام إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَى رَبِّكُمْ وَ رَبِّي وَ الْبَارِقْلِيطَا جَاءَ هُوَ الَّذِي يَشْهَدُ لِي بِالْحَقِّ كَمَا شَهِدْتُ لَهُ وَ هُوَ الَّذِي يُفَسِّرُ لَكُمْ كُلَّ شَيْءٍ وَ هُوَ الَّذِي يُبْدِئُ فَضَائِحَ الْأُمَمِ وَ هُوَ الَّذِي يَكْسِرُ عَمُودَ الْكُفْرِ فَقَالَ الْجَاثَلِيقُ مَا ذَكَرْتَ شَيْئاً مِنَ الْإِنْجِيلِ إِلَّا وَ نَحْنُ مُقِرُّونَ بِهِ فَقَالَ أَ تَجِدُ هَذَا فِي الْإِنْجِيلِ ثَابِتاً يَا جَاثَلِيقُ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرِّضَا عليه السلام يَا جَاثَلِيقُ أَ لَا تُخْبِرُنِي عَنِ الْإِنْجِيلِ الْأَوَّلِ حِينَ افْتَقَدْتُمُوهُ عِنْدَ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ وَ مَنْ وَضَعَ لَكُمْ هَذَا الْإِنْجِيلَ فَقَالَ لَهُ مَا افْتَقَدْنَا الْإِنْجِيلَ إِلَّا يَوْماً وَاحِداً حَتَّى وَجَدْنَاهُ غَضّاً طَرِيّاً فَأَخْرَجَهُ

إِلَيْنَا يُوحَنَّا وَ مَتَّى فَقَالَ لَهُ الرِّضَا عليه السلام مَا أَقَلَّ مَعْرِفَتَكَ بِسُنَنِ الْإِنْجِيلِ وَ عُلَمَائِهِ فَإِنْ كَانَ هَذَا كَمَا تَزْعُمُ فَلِمَ اخْتَلَفْتُمْ فِي الْإِنْجِيلِ وَ إِنَّمَا وَقَعَ الِاخْتِلَافُ فِي هَذَا الْإِنْجِيلِ الَّذِي فِي أَيَادِيكُمُ الْيَوْمَ فَلَوْ كَانَ عَلَى الْعَهْدِ الْأَوَّلِ لَمْ تَخْتَلِفُوا فِيهِ وَ لَكِنِّي مُفِيدُكَ عِلْمَ ذَلِكَ اعْلَمْ أَنَّهُ لَمَّا افْتُقِدَ الْإِنْجِيلُ الْأَوَّلُ اجْتَمَعَتِ النَّصَارَى إِلَى عُلَمَائِهِمْ فَقَالُوا لَهُمْ قُتِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام وَ افْتَقَدْنَا الْإِنْجِيلَ وَ أَنْتُمُ الْعُلَمَاءُ فَمَا عِنْدَكُمْ فَقَالَ لَهُمْ أَلُوقَا وَ مرقابوس إِنَّ الْإِنْجِيلَ فِي صُدُورِنَا وَ نَحْنُ نُخْرِجُهُ إِلَيْكُمْ سِفْراً سِفْراً فِي كُلِّ أَحَدٍ فَلَا تَحْزَنُوا عَلَيْهِ وَ لَا تُخْلُوا الْكَنَائِسَ فَإِنَّا سَنَتْلُوهُ عَلَيْكُمْ فِي كُلِّ أَحَدٍ سِفْراً سِفْراً حَتَّى نَجْمَعَهُ كُلَّهُ فَقَعَدَ أَلُوقَا وَ مرقابوس وَ يُوحَنَّا وَ مَتَّى فَوَضَعُوا لَكُمْ هَذَا الْإِنْجِيلَ بَعْدَ مَا افْتَقَدْتُمُ الْإِنْجِيلَ الْأَوَّلَ وَ إِنَّمَا كَانَ هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةُ تَلَامِيذَ تَلَامِيذِ الْأَوَّلِينَ أَ عَلِمْتَ ذَلِكَ فَقَالَ الْجَاثَلِيقُ أَمَّا هَذَا فَلَمْ أَعْلَمْهُ وَ قَدْ عَلِمْتُهُ الْآنَ وَ قَدْ بَانَ لِي مِنْ فَضْلِ عِلْمِكَ بِالْإِنْجِيلِ وَ سَمِعْتُ أَشْيَاءَ مِمَّا عَلِمْتُهُ شَهِدَ قَلْبِي أَنَّهَا حَقٌّ فَاسْتَزَدْتُ كَثِيراً مِنَ الْفَهْمِ فَقَالَ لَهُ الرِّضَا عليه السلام فَكَيْفَ شَهَادَةُ هَؤُلَاءِ عِنْدَكَ قَالَ جَائِزَةٌ هَؤُلَاءِ عُلَمَاءُ الْإِنْجِيلِ وَ كُلَّمَا شَهِدُوا بِهِ فَهُوَ حَقٌّ قَالَ الرِّضَا عليه السلام لِلْمَأْمُونِ وَ مَنْ حَضَرَهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ مِنْ غَيْرِهِمُ اشْهَدُوا عَلَيْهِ قَالُوا قَدْ شَهِدْنَا ثُمَّ قَالَ عليه السلام لِلْجَاثَلِيقِ بِحَقِّ الِابْنِ وَ أُمِّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ مَتَّى قَالَ إِنَّ الْمَسِيحَ هُوَ ابْنُ دَاوُدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ يَهُوذَا بْنِ خضرون فَقَالَ مرقابوس فِي نِسْبَةِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام إِنَّهُ كَلِمَةُ اللَّهِ أَحَلَّهَا فِي جَسَدِ الْآدَمِيِّ فَصَارَتْ إِنْسَاناً وَ قَالَ أَلُوقَا إِنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليه السلام وَ أُمَّهُ كَانَا إِنْسَانَيْنِ مِنْ لَحْمٍ وَ دَمٍ فَدَخَلَ فِيهِمَا الرُّوحُ الْقُدُسُ ثُمَّ إِنَّكَ تَقُولُ مِنْ شَهَادَةِ عِيسَى عَلَى نَفْسِهِ حَقّاً أَقُولُ لَكُمْ يَا مَعْشَرَ الْحَوَارِيِّينَ إِنَّهُ لَا يَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ إِلَّا مَنْ نَزَلَ مِنْهَا إِلَّا رَاكِبَ الْبَعِيرِ خَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّهُ يَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ وَ يَنْزِلُ فَمَا تَقُولُ فِي هَذَا الْقَوْلِ قَالَ الْجَاثَلِيقُ هَذَا قَوْلُ عِيسَى لَا نُنْكِرُهُ قَالَ الرِّضَا عليه السلام فَمَا تَقُولُ فِي شَهَادَةِ أَلُوقَا وَ مرقابوس وَ مَتَّى عَلَى عِيسَى وَ مَا نَسَبُوهُ إِلَيْهِ قَالَ الْجَاثَلِيقُ كَذَبُوا عَلَى عِيسَى فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام يَا قَوْمِ أَ لَيْسَ قَدْ زَكَّاهُمْ وَ شَهِدَ أَنَّهُمْ عُلَمَاءُ الْإِنْجِيلِ وَ قَوْلَهُمْ حَقٌّ فَقَالَ الْجَاثَلِيقُ يَا عَالِمَ الْمُسْلِمِينَ أُحِبُّ أَنْ تُعْفِيَنِي مِنْ أَمْرِ هَؤُلَاءِ قَالَ الرِّضَا عليه السلام فَإِنَّا قَدْ فَعَلْنَا سَلْ يَا نَصْرَانِيُّ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ الْجَاثَلِيقُ لِيَسْأَلْكَ غَيْرِي فَلَا وَ حَقِّ الْمَسِيحِ مَا ظَنَنْتُ أَنَّ فِي عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ مِثْلَكَ فَالْتَفَتَ الرِّضَا عليه السلام إِلَى رَأْسِ الْجَالُوتِ فَقَالَ لَهُ تَسْأَلُنِي أَوْ أَسْأَلُكَ فَقَالَ بَلْ أَسْأَلُكَ وَ لَسْتُ أَقْبَلُ مِنْكَ حُجَّةً إِلَّا مِنَ التَّوْرَاةِ أَوْ مِنَ الْإِنْجِيلِ أَوْ مِنْ زَبُورِ دَاوُدَ أَوْ بِمَا فِي صُحُفِ

إِبْرَاهِيمَ وَ مُوسَى قَالَ الرِّضَا عليه‌السلام لَا تَقْبَلُ مِنِّي حُجَّةً إِلَّا بِمَا تَنْطِقُ بِهِ التَّوْرَاةُ عَلَى لِسَانِ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ وَ الْإِنْجِيلُ عَلَى لِسَانِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ الزَّبُورُ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ فَقَالَ رَأْسُ الْجَالُوتِ مِنْ أَيْنَ تُثْبِتُ نُبُوَّةَ مُحَمَّدٍ صلى‌الله‌عليه‌وآله قَالَ الرِّضَا عليه‌السلام شَهِدَ بِنُبُوَّتِهِ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ وَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَ دَاوُدُ خَلِيفَةُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ لَهُ ثَبِّتْ قَوْلَ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَهُ الرِّضَا عليه‌السلام هَلْ تَعْلَمُ يَا يَهُودِيُّ أَنَّ مُوسَى أَوْصَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّهُ سَيَأْتِيكُمْ نَبِيٌّ مِنْ إِخْوَانِكُمْ فِيهِ فَصَدِّقُوا وَ مِنْهُ فَاسْمَعُوا فَهَلْ تَعْلَمُ أَنَّ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ إِخْوَةً غَيْرَ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ إِنْ كُنْتَ تَعْرِفُ قَرَابَةَ إِسْرَائِيلَ مِنْ إِسْمَاعِيلَ وَ السَّبَبَ الَّذِي بَيْنَهُمَا مِنْ قِبَلِ إِبْرَاهِيمَ عليه‌السلام فَقَالَ رَأْسُ الْجَالُوتِ هَذَا قَوْلُ مُوسَى لَا نَدْفَعُهُ فَقَالَ لَهُ الرِّضَا عليه‌السلام هَلْ جَاءَكُمْ مِنْ إِخْوَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ نَبِيٌّ غَيْرُ مُحَمَّدٍ صلى‌الله‌عليه‌وآله قَالَ لَا قَالَ الرِّضَا عليه‌السلام أَ وَ لَيْسَ قَدْ صَحَّ هَذَا عِنْدَكُمْ قَالَ نَعَمْ وَ لَكِنِّي أُحِبُّ أَنْ تُصَحِّحَهُ لِي مِنَ التَّوْرَاةِ فَقَالَ لَهُ الرِّضَا عليه‌السلام هَلْ تُنْكِرُ أَنَّ التَّوْرَاةَ تَقُولُ لَكُمْ جَاءَ النُّورُ مِنْ قِبَلِ طُورِ سَيْنَاءَ وَ أَضَاءَ لَنَا مِنْ جَبَلِ سَاعِيرَ وَ اسْتَعْلَنَ عَلَيْنَا مِنْ جَبَلِ فَارَانَ قَالَ رَأْسُ الْجَالُوتِ أَعْرِفُ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ وَ مَا أَعْرِفُ تَفْسِيرَهَا قَالَ الرِّضَا عليه‌السلام أَنَا أُخْبِرُكَ بِهِ أَمَّا قَوْلُهُ جَاءَ النُّورُ مِنْ قِبَلِ طُورِ سَيْنَاءَ فَذَلِكَ وَحْيُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى الَّذِي أَنْزَلَهُ عَلَى مُوسَى عليه‌السلام عَلَى جَبَلِ طُورِ سَيْنَاءَ وَ أَمَّا قَوْلُهُ وَ أَضَاءَ لَنَا مِنْ جَبَلِ سَاعِيرَ فَهُوَ الْجَبَلُ الَّذِي أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه‌السلام وَ هُوَ عَلَيْهِ وَ أَمَّا قَوْلُهُ وَ اسْتَعْلَنَ عَلَيْنَا مِنْ جَبَلِ فَارَانَ فَذَاكَ جَبَلٌ مِنْ جِبَالِ مَكَّةَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا يَوْمٌ وَ قَالَ شَعْيَاءُ النَّبِيُّ عليه‌السلام فِيمَا تَقُولُ أَنْتَ وَ أَصْحَابُكَ فِي التَّوْرَاةِ رَأَيْتُ رَاكِبَيْنِ أَضَاءَ لهم [لَهُمَا الْأَرْضُ أَحَدُهُمَا عَلَى حِمَارٍ وَ الْآخَرُ عَلَى جَمَلٍ فَمَنْ رَاكِبُ الْحِمَارِ وَ مَنْ رَاكِبُ الْجَمَلِ قَالَ رَأْسُ الْجَالُوتِ لَا أَعْرِفُهُمَا فَخَبِّرْنِي بِهِمَا قَالَ أَمَّا رَاكِبُ الْحِمَارِ فَعِيسَى عليه‌السلام وَ أَمَّا رَاكِبُ الْجَمَلِ فَمُحَمَّدٌ صلى‌الله‌عليه‌وآله أَ تُنْكِرُ هَذَا مِنَ التَّوْرَاةِ قَالَ لَا مَا أُنْكِرُهُ ثُمَّ قَالَ الرِّضَا عليه‌السلام هَلْ تَعْرِفُ حَيْقُوقَ النَّبِيَّ عليه‌السلام قَالَ نَعَمْ إِنِّي بِهِ لَعَارِفٌ قَالَ فَإِنَّهُ قَالَ وَ كِتَابُكُمْ يَنْطِقُ بِهِ جَاءَ اللَّهُ تَعَالَى بِالْبَيَانِ مِنْ جَبَلِ فَارَانَ وَ امْتَلَأَتِ السَّمَاوَاتُ مِنْ تَسْبِيحِ أَحْمَدَ وَ أُمَّتُهُ يَحْمِلُ خَيْلَهُ فِي الْبَحْرِ كَمَا يَحْمِلُ فِي الْبَرِّ يَأْتِينَا بِكِتَابٍ جَدِيدٍ بَعْدَ خَرَابِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ يَعْنِي بِالْكِتَابِ الْفُرْقَانَ أَ تَعْرِفُ هَذَا وَ تُؤْمِنُ بِهِ قَالَ رَأْسُ الْجَالُوتِ قَدْ قَالَ ذَلِكَ حَيْقُوقُ النَّبِيُّ عليه‌السلام وَ لَا نُنْكِرُ قَوْلَهُ قَالَ الرِّضَا عليه‌السلام فَقَدْ قَالَ دَاوُدُ فِي زَبُورِهِ وَ أَنْتَ تَقْرَؤُهُ اللَّهُمَّ ابْعَثْ مُقِيمَ السُّنَّةِ بَعْدَ الْفَتْرَةِ فَهَلْ تَعْرِفُ نَبِيّاً أَقَامَ السُّنَّةَ بَعْدَ الْفَتْرَةِ غَيْرَ مُحَمَّدٍ صلى‌الله‌عليه‌وآله قَالَ رَأْسُ الْجَالُوتِ هَذَا قَوْلُ دَاوُدَ نَعْرِفُهُ وَ لَا

نُنْكِرُ وَ لَكِنْ عَنَى بِذَلِكَ عِيسَى وَ أَيَّامُهُ هِيَ الْفَتْرَةُ قَالَ لَهُ الرِّضَا عليه السلام جَهِلْتَ إِنَّ عِيسَى عليه السلام لَمْ يُخَالِفِ السُّنَّةَ وَ كَانَ مُوَافِقاً لِسُنَّةِ التَّوْرَاةِ حَتَّى رَفَعَهُ اللهُ إِلَيْهِ وَ فِي الْإِنْجِيلِ مَكْتُوبٌ أَنَّ ابْنَ الْبَرَّةِ ذَاهِبٌ وَ الْبَارِقْلِيطَا جَاءٍ مِنْ بَعْدِهِ وَ هُوَ الَّذِي يَحْفَظُ الْآصَارَ وَ يُفَسِّرُ لَكُمْ كُلَّ شَيْءٍ وَ يَشْهَدُ لِي كَمَا شَهِدْتُ لَهُ أَنَا جِئْتُكُمْ بِالْأَمْثَالِ وَ هُوَ يَأْتِيكُمْ بِالتَّأْوِيلِ أَ تُؤْمِنُ بِهَذَا فِي الْإِنْجِيلِ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ الرِّضَا عليه السلام يَا رَأْسَ الْجَالُوتِ أَسْأَلُكَ عَنْ نَبِيِّكَ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عليه السلام فَقَالَ سَلْ قَالَ مَا الْحُجَّةُ عَلَى أَنَّ مُوسَى ثَبَتَتْ نُبُوَّتُهُ قَالَ الْيَهُودِيُّ إِنَّهُ جَاءَ بِمَا لَمْ يَجِئْ بِهِ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَهُ قَالَ لَهُ مِثْلَ مَا ذَا قَالَ مِثْلَ فَلْقِ الْبَحْرِ وَ قَلْبِهِ الْعَصَا حَيَّةً تَسْعَى وَ ضَرْبِهِ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ الْعُيُونُ وَ إِخْرَاجِهِ يَدَهُ بَيْضَاءَ لِلنَّاظِرِينَ وَ عَلَامَاتُهُ لَا يَقْدِرُ الْخَلْقُ عَلَى مِثْلِهَا قَالَ لَهُ الرِّضَا عليه السلام صَدَقْتَ فِي أَنَّهُ كَانَتْ حُجَّتُهُ عَلَى نُبُوَّتِهِ أَنَّهُ جَاءَ بِمَا لَا يَقْدِرُ الْخَلْقُ عَلَى مِثْلِهِ أَ فَلَيْسَ كُلُّ مَنِ ادَّعَى أَنَّهُ نَبِيٌّ ثُمَّ جَاءَ بِمَا لَا يَقْدِرُ الْخَلْقُ عَلَى مِثْلِهِ وَجَبَ عَلَيْكُمْ تَصْدِيقُهُ قَالَ لَا لِأَنَّ مُوسَى عليه السلام لَمْ يَكُنْ لَهُ نَظِيرٌ لِمَكَانِهِ مِنْ رَبِّهِ وَ قُرْبِهِ مِنْهُ وَ لَا يَجِبُ عَلَيْنَا الْإِقْرَارُ بِنُبُوَّةِ مَنِ ادَّعَاهَا حَتَّى يَأْتِيَ مِنَ الْأَعْلَامِ بِمِثْلِ مَا جَاءَ بِهِ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام فَكَيْفَ أَقْرَرْتُمْ بِالْأَنْبِيَاءِ الَّذِينَ كَانُوا قَبْلَ مُوسَى عليه السلام وَ لَمْ يَفْلِقُوا الْبَحْرَ وَ لَمْ يَفْجُرُوا مِنَ الْحَجَرِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ عَيْناً وَ لَمْ يُخْرِجُوا أَيْدِيَهُمْ مِثْلَ إِخْرَاجِ مُوسَى يَدَهُ بَيْضَاءَ وَ لَمْ يَقْلِبُوا الْعَصَا حَيَّةً تَسْعَى قَالَ الْيَهُودِيُّ قَدْ خَبَّرْتُكَ أَنَّهُ مَتَى مَا جَاءُوا عَلَى نُبُوَّتِهِمْ مِنَ الْآيَاتِ بِمَا لَا يَقْدِرُ الْخَلْقُ عَلَى مِثْلِهِ وَ لَوْ جَاءُوا بِمَا لَمْ يَجِئْ بِهِ مُوسَى أَوْ كَانَ عَلَى غَيْرِ مَا جَاءَ بِهِ مُوسَى وَجَبَ تَصْدِيقُهُمْ قَالَ لَهُ الرِّضَا عليه السلام يَا رَأْسَ الْجَالُوتِ فَمَا يَمْنَعُكَ مِنَ الْإِقْرَارِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ قَدْ كَانَ يُحْيِي الْمَوْتَى وَ يُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَ الْأَبْرَصَ وَ يَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْراً بِإِذْنِ اللهِ تَعَالَى قَالَ رَأْسُ الْجَالُوتِ يُقَالُ إِنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ وَ لَمْ نَشْهَدْهُ قَالَ الرِّضَا عليه السلام أَ رَأَيْتَ مَا جَاءَ بِهِ مُوسَى مِنَ الْآيَاتِ شَاهَدْتَهُ أَ لَيْسَ إِنَّمَا جَاءَتِ الْأَخْبَارُ مِنْ ثِقَاتِ أَصْحَابِ مُوسَى أَنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ قَالَ بَلَى قَالَ فَكَذَلِكَ أَيْضاً أَتَتْكُمُ الْأَخْبَارُ الْمُتَوَاتِرَةُ بِمَا فَعَلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام فَكَيْفَ صَدَّقْتُمْ بِمُوسَى وَ لَمْ تُصَدِّقُوا بِعِيسَى فَلَمْ يُحِرْ جَوَاباً قَالَ الرِّضَا عليه السلام وَ كَذَلِكَ أَمْرُ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم وَ مَا جَاءَ بِهِ وَ أَمْرُ كُلِّ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ وَ مِنْ آيَاتِهِ أَنَّهُ كَانَ يَتِيماً فَقِيراً رَاعِياً أَجِيراً لَمْ يَتَعَلَّمْ كِتَاباً وَ لَمْ يَخْتَلِفْ إِلَى مُعَلِّمٍ ثُمَّ جَاءَ بِالْقُرْآنِ الَّذِي فِيهِ قِصَصُ الْأَنْبِيَاءِ عليهم السلام وَ أَخْبَارُهُمْ حَرْفاً حَرْفاً وَ أَخْبَارُ مَنْ مَضَى وَ مَنْ بَقِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ كَانَ يُخْبِرُهُمْ بِأَسْرَارِهِمْ وَ مَا يَعْمَلُونَ فِي بُيُوتِهِمْ وَ جَاءَ بِآيَاتٍ كَثِيرَةٍ لَا تُحْصَى قَالَ رَأْسُ

الْجَالُوتِ لَمْ يَصِحَّ عِنْدَنَا خَبَرُ عِيسَى وَ لَا خَبَرُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ لَا يَجُوزُ لَنَا أَنْ نُقِرَّ لَهُمَا بِمَا لَا يَصِحُّ قَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَالشَّاهِدُ الَّذِي شَهِدَ لِعِيسَى وَ لِمُحَمَّدٍ ﷺ شَاهِدُ زُورٍ فَلَمْ يُحِرْ جَوَاباً ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْهِرْبِذِ الْأَكْبَرِ فَقَالَ لَهُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْبِرْنِي عَنْ زَرْدَهُشْتَ الَّذِي تَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ مَا حُجَّتُكَ عَلَى نُبُوَّتِهِ قَالَ إِنَّهُ أَتَى بِمَا لَمْ يَأْتِنَا أَحَدٌ قَبْلَهُ وَلَمْ نَشْهَدْهُ وَلَكِنَّ الْأَخْبَارَ مِنْ أَسْلَافِنَا وَرَدَتْ عَلَيْنَا بِأَنَّهُ أَحَلَّ لَنَا مَا لَمْ يُحِلَّهُ غَيْرُهُ فَاتَّبَعْنَاهُ قَالَ أَ فَلَيْسَ إِنَّمَا أَتَتْكُمُ الْأَخْبَارُ فَاتَّبَعْتُمُوهُ قَالَ بَلَى قَالَ فَكَذَلِكَ سَائِرُ الْأُمَمِ السَّالِفَةِ أَتَتْهُمُ الْأَخْبَارُ بِمَا أَتَى بِهِ النَّبِيُّونَ وَ أَتَى بِهِ مُوسَى وَ عِيسَى وَ مُحَمَّدٌ ﷺ فَمَا عُذْرُكُمْ فِي تَرْكِ الْإِقْرَارِ لَهُمْ إِذْ كُنْتُمْ إِنَّمَا أَقْرَرْتُمْ بِزَرْدَهُشْتَ مِنْ قِبَلِ الْأَخْبَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ بِأَنَّهُ جَاءَ بِمَا لَمْ يَجِئْ بِهِ غَيْرُهُ فَانْقَطَعَ الْهِرْبِذُ مَكَانَهُ فَقَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ فِيكُمْ أَحَدٌ يُخَالِفُ الْإِسْلَامَ وَ أَرَادَ أَنْ يَسْأَلَ فَلْيَسْأَلْ غَيْرَ مُحْتَشِمٍ فَقَامَ إِلَيْهِ عِمْرَانُ الصَّابِي وَ كَانَ وَاحِداً مِنَ الْمُتَكَلِّمِينَ فَقَالَ يَا عَالِمَ النَّاسِ لَوْ لَا أَنَّكَ دَعَوْتَ إِلَى مَسْأَلَتِكَ لَمْ أُقْدِمْ عَلَيْكَ بِالْمَسَائِلِ فَلَقَدْ دَخَلْتُ بِالْكُوفَةِ وَ الْبَصْرَةِ وَ الشَّامِ وَ الْجَزِيرَةِ وَ لَقِيتُ الْمُتَكَلِّمِينَ فَلَمْ أَقَعْ عَلَى أَحَدٍ يُثْبِتُ لِي وَاحِداً لَيْسَ غَيْرَهُ قَائِماً بِوَحْدَانِيَّتِهِ أَ فَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَسْأَلَكَ قَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنْ كَانَ فِي الْجَمَاعَةِ عِمْرَانُ الصَّابِي فَأَنْتَ هُوَ قَالَ أَنَا هُوَ قَالَ سَلْ يَا عِمْرَانُ وَ عَلَيْكَ بِالنَّصَفَةِ وَ إِيَّاكَ وَ الْخَطَلَ وَ الْجَوْرَ فَقَالَ وَ اللَّهِ يَا سَيِّدِي مَا أُرِيدُ إِلَّا أَنْ تُثْبِتَ لِي شَيْئاً أَتَعَلَّقُ بِهِ فَلَا أَجُوزُهُ قَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ فَازْدَحَمَ النَّاسُ وَ انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ عِمْرَانُ الصَّابِي أَخْبِرْنِي عَنِ الْكَائِنِ الْأَوَّلِ وَ عَمَّا خَلَقَ فَقَالَ لَهُ سَأَلْتَ فَافْهَمْ أَمَّا الْوَاحِدُ فَلَمْ يَزَلْ وَاحِداً كَائِناً لَا شَيْءَ مَعَهُ بِلَا حُدُودٍ وَ لَا أَعْرَاضٍ وَ لَا يَزَالُ كَذَلِكَ ثُمَّ خَلَقَ خَلْقاً مُبْتَدِعاً مُخْتَلِفاً بِأَعْرَاضٍ وَ حُدُودٍ مُخْتَلِفَةٍ لَا فِي شَيْءٍ أَقَامَهُ وَ لَا فِي شَيْءٍ حَدَّهُ وَ لَا عَلَى شَيْءٍ حَذَاهُ وَ مَثَّلَهُ لَهُ فَجَعَلَ الْخَلْقَ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ صَفْوَةً وَ غَيْرَ صَفْوَةٍ وَ اخْتِلَافاً وَ ائْتِلَافاً وَ أَلْوَاناً وَ ذَوْقاً وَ طَعْماً لَا لِحَاجَةٍ كَانَتْ مِنْهُ إِلَى ذَلِكَ وَ لَا لِفَضْلِ مَنْزِلَةٍ لَمْ يَبْلُغْهَا إِلَّا بِهِ وَ لَا أرى [رَأَى] لِنَفْسِهِ فِيمَا خَلَقَ زِيَادَةً وَ لَا نُقْصَاناً تَعْقِلُ هَذَا يَا عِمْرَانُ قَالَ نَعَمْ وَ اللَّهِ يَا سَيِّدِي قَالَ وَ اعْلَمْ يَا عِمْرَانُ أَنَّهُ لَوْ كَانَ خَلَقَ مَا خَلَقَ لِحَاجَةٍ لَمْ يَخْلُقْ إِلَّا مَنْ يَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى حَاجَتِهِ وَ لَكَانَ يَنْبَغِي أَنْ يَخْلُقَ أَضْعَافَ مَا خَلَقَ لِأَنَّ الْأَعْوَانَ كُلَّمَا كَثُرُوا كَانَ صَاحِبُهُمْ أَقْوَى وَ الْحَاجَةُ يَا عِمْرَانُ لَا يَسَعُهَا لِأَنَّهُ كَانَ لَمْ يُحْدِثْ مِنَ الْخَلْقِ شَيْئاً إِلَّا حَدَثَتْ فِيهِ حَاجَةٌ أُخْرَى وَ لِذَلِكَ أَقُولُ لَمْ يَخْلُقِ الْخَلْقَ لِحَاجَةٍ وَ لَكِنْ نَقَلَ بِالْخَلْقِ الْحَوَائِجَ بَعْضَهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَ فَضَّلَ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ بِلَا حَاجَةٍ مِنْهُ إِلَى مَنْ فَضَّلَ وَ لَا نَقِمَةٍ مِنْهُ عَلَى مَنْ أَذَلَّ فَلِهَذَا خَلَقَ

قَالَ عِمْرَانُ يَا سَيِّدِي هَلْ كَانَ الْكَائِنُ مَعْلُوماً فِي نَفْسِهِ عِنْدَ نَفْسِهِ قَالَ الرِّضَا عليه السلام إِنَّمَا يَكُونُ الْمَعْلَمَةُ بِالشَّيْءِ لِنَفْيِ خِلَافِهِ وَ لِيَكُونَ الشَّيْءُ نَفْسُهُ بِمَا نُفِيَ عَنْهُ مَوْجُوداً وَ لَمْ يَكُنْ هُنَاكَ شَيْءٌ يُخَالِفُهُ فَتَدْعُوهُ الْحَاجَةُ إِلَى نَفْيِ ذَلِكَ الشَّيْءِ عَنْ نَفْسِهِ بِتَحْدِيدِ مَا عَلِمَ مِنْهَا أَ فَهِمْتَ يَا عِمْرَانُ قَالَ نَعَمْ وَ اللَّهِ يَا سَيِّدِي فَأَخْبِرْنِي بِأَيِّ شَيْءٍ عَلِمَ مَا عَلِمَ أَ بِضَمِيرٍ أَمْ بِغَيْرِ ذَلِكَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام أَ رَأَيْتَ إِذَا عَلِمَ بِضَمِيرٍ هَلْ يَجِدُ بُدّاً مِنْ أَنْ يَجْعَلَ لِذَلِكَ الضَّمِيرِ حَدّاً تَنْتَهِي إِلَيْهِ الْمَعْرِفَةُ قَالَ عِمْرَانُ لَا بُدَّ مِنْ ذَلِكَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام فَمَا ذَلِكَ الضَّمِيرُ فَانْقَطَعَ وَ لَمْ يُحِرْ جَوَاباً قَالَ الرِّضَا عليه السلام لَا بَأْسَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنِ الضَّمِيرِ نَفْسِهِ تَعْرِفُهُ بِضَمِيرٍ آخَرَ فَإِنْ قُلْتَ نَعَمْ أَفْسَدْتَ عَلَيْكَ قَوْلَكَ وَ دَعْوَاكَ يَا عِمْرَانُ أَ لَيْسَ يَنْبَغِي أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ الْوَاحِدَ لَيْسَ يُوصَفُ بِضَمِيرٍ وَ لَيْسَ يُقَالُ لَهُ أَكْثَرُ مِنْ فِعْلٍ وَ عَمَلٍ وَ صُنْعٍ وَ لَيْسَ يُتَوَهَّمُ مِنْهُ مَذَاهِبُ وَ تَجْزِيَةٌ كَمَذَاهِبِ الْمَخْلُوقِينَ وَ تَجْزِيَتِهِمْ فَاعْقِلْ ذَلِكَ وَ ابْنِ عَلَيْهِ مَا عَلِمْتَ صَوَاباً قَالَ عِمْرَانُ يَا سَيِّدِي أَ لَا تُخْبِرُنِي عَنْ حُدُودِ خَلْقِهِ كَيْفَ هِيَ وَ مَا مَعَانِيهَا وَ عَلَى كَمْ نَوْعٍ يَكُونُ قَالَ قَدْ سَأَلْتَ فَاعْلَمْ أَنَّ حُدُودَ خَلْقِهِ عَلَى سِتَّةِ أَنْوَاعٍ مَلْمُوسٍ وَ مَوْزُونٍ وَ مَنْظُورٍ إِلَيْهِ وَ مَا لَا ذَوْقَ لَهُ وَ هُوَ الرُّوحُ وَ مِنْهَا مَنْظُورٌ إِلَيْهِ وَ لَيْسَ لَهُ وَزْنٌ وَ لَا لَمْسٌ وَ لَا حِسٌّ وَ لَا لَوْنٌ وَ لَا ذَوْقٌ وَ التَّقْدِيرُ وَ الْأَعْرَاضُ وَ الصُّوَرُ وَ الطُّولُ وَ الْعَرْضُ وَ مِنْهَا الْعَمَلُ وَ الْحَرَكَاتُ الَّتِي تَصْنَعُ الْأَشْيَاءَ وَ تَعْمَلُهَا وَ تُغَيِّرُهَا مِنْ حَالٍ إِلَى حَالٍ وَ تَزِيدُهَا وَ تَنْقُصُهَا فَأَمَّا الْأَعْمَالُ وَ الْحَرَكَاتُ فَإِنَّهَا تَنْطَلِقُ لِأَنَّهُ لَا وَقْتَ لَهَا أَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ مَا يُحْتَاجُ إِلَيْهِ فَإِذَا فَرَغَ مِنَ الشَّيْءِ انْطَلَقَ بِالْحَرَكَةِ وَ بَقِيَ الْأَثَرُ وَ يَجْرِي مَجْرَى الْكَلَامِ الَّذِي يَذْهَبُ وَ يَبْقَى أَثَرُهُ قَالَ عِمْرَانُ يَا سَيِّدِي أَ لَا تُخْبِرُنِي عَنِ الْخَالِقِ إِذَا كَانَ وَاحِداً لَا شَيْءَ غَيْرُهُ وَ لَا شَيْءَ مَعَهُ أَ لَيْسَ قَدْ تَغَيَّرَ بِخَلْقِهِ الْخَلْقَ قَالَ لَهُ الرِّضَا عليه السلام قَدِيمٌ لَمْ يَتَغَيَّرْ عَزَّ وَ جَلَّ بِخَلْقِهِ الْخَلْقَ وَ لَكِنَّ الْخَلْقَ يَتَغَيَّرُ بِتَغْيِيرِهِ قَالَ عِمْرَانُ يَا سَيِّدِي فَبِأَيِّ شَيْءٍ عَرَفْنَاهُ قَالَ بِغَيْرِهِ قَالَ فَأَيُّ شَيْءٍ غَيْرُهُ قَالَ الرِّضَا عليه السلام مَشِيَّتُهُ وَ اسْمُهُ وَ صِفَتُهُ وَ مَا أَشْبَهَ ذَلِكَ وَ كُلُّ ذَلِكَ مُحْدَثٌ مَخْلُوقٌ مُدَبَّرٌ قَالَ عِمْرَانُ يَا سَيِّدِي فَأَيُّ شَيْءٍ هُوَ قَالَ هُوَ نُورٌ بِمَعْنَى أَنَّهُ هَادٍ خَلْقَهُ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَ أَهْلِ الْأَرْضِ وَ لَيْسَ لَكَ عَلَيَّ أَكْثَرُ مِنْ تَوْحِيدِي إِيَّاهُ قَالَ عِمْرَانُ يَا سَيِّدِي أَ لَيْسَ قَدْ كَانَ سَاكِتاً قَبْلَ الْخَلْقِ لَا يَنْطِقُ ثُمَّ نَطَقَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام لَا يَكُونُ السُّكُوتُ إِلَّا عَنْ نُطْقٍ قَبْلَهُ وَ الْمَثَلُ فِي ذَلِكَ أَنَّهُ لَا يُقَالُ لِلسِّرَاجِ هُوَ سَاكِتٌ لَا يَنْطِقُ وَ لَا يُقَالُ إِنَّ السِّرَاجَ لَيُضِيءُ فِيمَا يُرِيدُ أَنْ يَفْعَلَ بِنَا لِأَنَّ الضَّوْءَ مِنَ السِّرَاجِ لَيْسَ بِفِعْلٍ مِنْهُ وَ لَا كَوْنٍ وَ إِنَّمَا هُوَ لَيْسَ شَيْءٌ غَيْرَهُ فَلَمَّا اسْتَضَاءَ لَنَا قُلْنَا قَدْ أَضَاءَ لَنَا

حَتَّى اسْتَضَأْنَا بِهِ فَبِهَذَا تَسْتَبْصِرُ أَمْرَكَ قَالَ عِمْرَانُ يَا سَيِّدِي فَإِنَّ الَّذِي كَانَ عِنْدِي أَنَّ الْكَائِنَ قَدْ تَغَيَّرَ فِي فِعْلِهِ عَنْ حَالِهِ بِخَلْقِهِ الْخَلْقَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام أَحَلْتَ يَا عِمْرَانُ فِي قَوْلِكَ إِنَّ الْكَائِنَ يَتَغَيَّرُ فِي وَجْهٍ مِنَ الْوُجُوهِ حَتَّى يُصِيبَ الذَّاتَ مِنْهُ مَا يُغَيِّرُهُ يَا عِمْرَانُ هَلْ تَجِدُ النَّارَ تُغَيِّرُهَا تَغَيُّرَ نَفْسِهَا وَ هَلْ تَجِدُ الْحَرَارَةَ تُحْرِقُ نَفْسَهَا أَوْ هَلْ رَأَيْتَ بَصِيراً قَطُّ رَأَى بَصَرَهُ قَالَ عِمْرَانُ لَمْ أَرَ هَذَا إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنِي يَا سَيِّدِي أَ هُوَ فِي الْخَلْقِ أَمِ الْخَلْقُ فِيهِ قَالَ الرِّضَا عليه السلام أَجَلُّ يَا عِمْرَانُ عَنْ ذَلِكَ لَيْسَ هُوَ فِي الْخَلْقِ وَ لَا الْخَلْقُ فِيهِ تَعَالَى عَنْ ذَلِكَ وَ سَاءَ عِلْمُكَ مَا تَعْرِفُهُ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْمِرْآةِ أَنْتَ فِيهَا أَمْ هِيَ فِيكَ فَإِنْ كَانَ لَيْسَ وَاحِدٌ مِنْكُمَا فِي صَاحِبِهِ فَبِأَيِّ شَيْءٍ اسْتَدْلَلْتَ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ يَا عِمْرَانُ قَالَ بِضَوْءٍ بَيْنِي وَ بَيْنَهَا قَالَ الرِّضَا عليه السلام هَلْ تَرَى مِنْ ذَلِكَ الضَّوْءِ فِي الْمِرْآةِ أَكْثَرَ مِمَّا تَرَاهُ فِي عَيْنِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرِّضَا عليه السلام فَأَرِنَاهُ فَلَمْ يُحِرْ جَوَاباً قَالَ فَلَا أَرَى النُّورَ إِلَّا وَ قَدْ دَلَّكَ وَ دَلَّ الْمِرْآةَ عَلَى أَنْفُسِكُمَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ فِي وَاحِدٍ مِنْكُمَا وَ لِهَذَا أَمْثَالٌ كَثِيرَةٌ غَيْرُ هَذَا لَا يَجِدُ الْجَاهِلُ فِيهَا مَقَالًا وَ لِلَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَى ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى الْمَأْمُونِ فَقَالَ الصَّلَاةُ قَدْ حَضَرَتْ فَقَالَ عِمْرَانُ يَا سَيِّدِي لَا تَقْطَعْ عَلَيَّ مَسْأَلَتِي فَقَدْ رَقَّ قَلْبِي قَالَ الرِّضَا عليه السلام نُصَلِّي وَ نَعُودُ فَنَهَضَ وَ نَهَضَ الْمَأْمُونُ فَصَلَّى الرِّضَا عليه السلام دَاخِلًا وَ صَلَّى النَّاسُ خَارِجاً خَلْفَ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ثُمَّ خَرَجَا فَعَادَ الرِّضَا عليه السلام إِلَى مَجْلِسِهِ وَ دَعَا بِعِمْرَانَ فَقَالَ سَلْ يَا عِمْرَانُ قَالَ يَا سَيِّدِي أَ لَا تُخْبِرُنِي عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ هَلْ يُوَحَّدُ بِحَقِيقَةٍ أَوْ يُوَحَّدُ بِوَصْفٍ قَالَ الرِّضَا عليه السلام إِنَّ اللَّهَ الْمُبْدِئُ الْوَاحِدُ الْكَائِنُ الْأَوَّلُ لَمْ يَزَلْ وَاحِداً لَا شَيْءَ مَعَهُ فَرْداً لَا ثَانِيَ مَعَهُ لَا مَعْلُوماً وَ لَا مَجْهُولًا وَ لَا مُحْكَماً وَ لَا مُتَشَابِهاً وَ لَا مَذْكُوراً وَ لَا مَنْسِيّاً وَ لَا شَيْئاً يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ غَيْرِهِ وَ لَا مِنْ وَقْتٍ كَانَ وَ لَا إِلَى وَقْتٍ يَكُونُ وَ لَا بِشَيْءٍ قَامَ وَ لَا إِلَى شَيْءٍ يَقُومُ وَ لَا إِلَى شَيْءٍ اسْتَنَدَ وَ لَا فِي شَيْءٍ اسْتَكَنَّ وَ ذَلِكَ كُلُّهُ قَبْلَ الْخَلْقِ إِذْ لَا شَيْءَ غَيْرُهُ وَ مَا أُوقِعَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْكُلِّ فَهِيَ صِفَاتٌ مُحْدَثَةٌ وَ تَرْجَمَةٌ يَفْهَمُ بِهَا مَنْ فَهِمَ وَ اعْلَمْ أَنَّ الْإِبْدَاعَ وَ الْمَشِيَّةَ وَ الْإِرَادَةَ مَعْنَاهَا وَاحِدٌ وَ أَسْمَاؤُهَا ثَلَاثَةٌ وَ كَانَ أَوَّلُ إِبْدَاعِهِ وَ إِرَادَتِهِ وَ مَشِيَّتِهِ الْحُرُوفَ الَّتِي جَعَلَهَا أَصْلًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَ دَلِيلًا عَلَى كُلِّ مُدْرَكٍ وَ فَاصِلًا لِكُلِّ مُشْكِلٍ وَ بِتِلْكَ الْحُرُوفِ تَفْرِيقُ كُلِّ شَيْءٍ مِنِ اسْمِ حَقٍّ وَ بَاطِلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ مَفْعُولٍ أَوْ مَعْنًى أَوْ غَيْرِ مَعْنًى وَ عَلَيْهَا اجْتَمَعَتِ الْأُمُورُ كُلُّهَا وَ لَمْ يَجْعَلْ لِلْحُرُوفِ فِي إِبْدَاعِهِ لَهَا مَعْنًى غَيْرَ أَنْفُسِهَا تَتَنَاهَى وَ لَا وُجُودَ لَهَا لِأَنَّهَا مُبْدَعَةٌ بِالْإِبْدَاعِ وَ النُّورُ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ أَوَّلُ فِعْلِ اللَّهِ الَّذِي هُوَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ الْحُرُوفُ هِيَ الْمَفْعُولُ بِذَلِكَ الْفِعْلِ

وَ هِيَ الْحُرُوفُ الَّتِي عَلَيْهَا مَدَارُ الْكَلَامِ وَ الْعِبَادَاتُ كُلُّهَا مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ عليها [عَلَّمَهَا خَلْقَهُ وَ هِيَ ثَلَاثَةٌ وَ ثَلَاثُونَ حَرْفاً فَمِنْهَا ثَمَانِيَةٌ وَ عِشْرُونَ حَرْفاً تَدُلُّ عَلَى لُغَاتِ الْعَرَبِيَّةِ وَ مِنَ الثَّمَانِيَةِ وَ الْعِشْرِينَ اثْنَانِ وَ عِشْرُونَ حَرْفاً تَدُلُّ عَلَى لُغَاتِ السُّرْيَانِيَّةِ وَ الْعِبْرَانِيَّةِ وَ مِنْهَا خَمْسَةُ أَحْرُفٍ مُتَحَرِّفَةٌ فِي سَائِرِ اللُّغَاتِ مِنَ الْعَجَمِ وَ الْأَقَالِيمِ وَ اللُّغَاتِ كُلِّهَا وَ هِيَ خَمْسَةُ أَحْرُفٍ تَحَرَّفَتْ مِنَ الثَّمَانِيَةِ وَ الْعِشْرِينَ حَرْفاً مِنَ اللُّغَاتِ فَصَارَتِ الْحُرُوفُ ثَلَاثَةً وَ ثَلَاثِينَ حَرْفاً فَأَمَّا الْخَمْسَةُ الْمُخْتَلِفَةُ فيتجحخ [فَبِحُجَجٍ لَا يَجُوزُ ذِكْرُهَا أَكْثَرَ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ ثُمَّ جَعَلَ الْحُرُوفَ بَعْدَ إِحْصَائِهَا وَ إِحْكَامِ عِدَّتِهَا فِعْلًا مِنْهُ كَقَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَ كُنْ فَيَكُونُ وَ كُنْ مِنْهُ صُنْعٌ وَ مَا يَكُونُ بِهِ الْمَصْنُوعُ فَالْخَلْقُ الْأَوَّلُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ الْإِبْدَاعُ لَا وَزْنَ لَهُ وَ لَا حَرَكَةَ وَ لَا سَمْعَ وَ لَا لَوْنَ وَ لَا حِسَّ وَ الْخَلْقُ الثَّانِي الْحُرُوفُ لَا وَزْنَ لَهَا وَ لَا لَوْنَ وَ هِيَ مَسْمُوعَةٌ مَوْصُوفَةٌ غَيْرُ مَنْظُورٍ إِلَيْهَا وَ الْخَلْقُ الثَّالِثُ مَا كَانَ مِنَ الْأَنْوَاعِ كُلِّهَا مَحْسُوساً مَلْمُوساً ذَا ذَوْقٍ مَنْظُوراً إِلَيْهِ وَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى سَابِقٌ لِلْإِبْدَاعِ لِأَنَّهُ لَيْسَ قَبْلَهُ عَزَّ وَ جَلَّ شَيْءٌ وَ لَا كَانَ مَعَهُ شَيْءٌ وَ الْإِبْدَاعُ سَابِقٌ لِلْحُرُوفِ وَ الْحُرُوفُ لَا تَدُلُّ عَلَى غَيْرِ نَفْسِهَا قَالَ الْمَأْمُونُ وَ كَيْفَ لَا تَدُلُّ عَلَى غَيْرِ أَنْفُسِهَا قَالَ الرِّضَا عليه السلام لِأَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَا يَجْمَعُ مِنْهَا شَيْئاً لِغَيْرِ مَعْنًى أَبَداً فَإِذَا أَلَّفَ مِنْهَا أَحْرُفاً أَرْبَعَةً أَوْ خَمْسَةً أَوْ سِتَّةً أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَقَلَّ لَمْ يُؤَلِّفْهَا بِغَيْرِ مَعْنًى وَ لَمْ يَكُنْ إِلَّا لِمَعْنًى مُحْدَثٍ لَمْ يَكُنْ قَبْلَ ذَلِكَ شَيْءٌ قَالَ عِمْرَانُ فَكَيْفَ لَنَا بِمَعْرِفَةِ ذَلِكَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام أَمَّا الْمَعْرِفَةُ فَوَجْهُ ذَلِكَ وَ بَيَانُهُ أَنَّكَ تَذْكُرُ الْحُرُوفَ إِذَا لَمْ تُرِدْ بِهَا غَيْرَ نَفْسِهَا ذَكَرْتَهَا فَرْداً فَقُلْتَ ا ب ت ث ج ح خ حَتَّى تَأْتِيَ عَلَى آخِرِهَا فَلَمْ تَجِدْ لَهَا مَعْنًى غَيْرَ أَنْفُسِهَا وَ إِذَا أَلَّفْتَهَا وَ جَمَعْتَ مِنْهَا أَحْرُفاً وَ جَعَلْتَهَا اسْماً وَ صِفَةً لِمَعْنًى مَا طَلَبْتَ وَ وَجْهِ مَا عَنَيْتَ كَانَتْ دَلِيلَةً عَلَى مَعَانِيهَا دَاعِيَةً إِلَى الْمَوْصُوفِ بِهَا أَ فَهِمْتَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرِّضَا عليه السلام وَ اعْلَمْ أَنَّهُ لَا يَكُونُ صِفَةٌ لِغَيْرِ مَوْصُوفٍ وَ لَا اسْمٌ لِغَيْرِ مَعْنًى وَ لَا حَدٌّ لِغَيْرِ مَحْدُودٍ وَ الصِّفَاتُ وَ الْأَسْمَاءُ كُلُّهَا تَدُلُّ عَلَى الْكَمَالِ وَ الْوُجُودِ وَ لَا تَدُلُّ عَلَى الْإِحَاطَةِ كَمَا تَدُلُّ الْحُدُودُ الَّتِي هِيَ التَّرْبِيعُ وَ التَّثْلِيثُ وَ التَّسْدِيسُ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ تُدْرَكُ مَعْرِفَتُهُ بِالصِّفَاتِ وَ الْأَسْمَاءِ وَ لَا تُدْرَكُ بِالتَّحْدِيدِ بِالطُّولِ وَ الْعَرْضِ وَ الْقِلَّةِ وَ الْكَثْرَةِ وَ اللَّوْنِ وَ الْوَزْنِ وَ مَا أَشْبَهَ ذَلِكَ وَ لَيْسَ يَحُلُّ بِاللهِ [جَلَّ وَ تَقَدَّسَ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى يَعْرِفَهُ خَلْقُهُ بِمَعْرِفَتِهِمْ أَنْفُسَهُمْ بِالضَّرُورَةِ الَّتِي ذَكَرْنَا وَ لَكِنْ يُدَلُّ عَلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِصِفَاتِهِ وَ يُدْرَكُ بِأَسْمَائِهِ وَ يُسْتَدَلُّ عَلَيْهِ بِخَلْقِهِ حق [حَتَّى لَا يَحْتَاجَ فِي ذَلِكَ الطَّالِبُ الْمُرْتَادُ إِلَى رُؤْيَةِ عَيْنٍ وَ لَا

اسْتِمَاعِ أُذُنٍ وَ لَا لَمْسِ كَفٍّ وَ لَا إِحَاطَةٍ بِقَلْبٍ وَ لَوْ كَانَتْ صِفَاتُهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ لَا تَدُلُّ عَلَيْهِ وَ أَسْمَاؤُهُ لَا تَدْعُو إِلَيْهِ وَ الْمَعْلَمَةُ مِنَ الْخَلْقِ لَا تُدْرِكُهُ لِمَعْنَاهُ كَانَتِ الْعِبَادَةُ مِنَ الْخَلْقِ لِأَسْمَائِهِ وَ صِفَاتِهِ دُونَ مَعْنَاهُ فَلَوْ لَا أَنَّ ذَلِكَ كَذَلِكَ لَكَانَ الْمَعْبُودُ الْمُوَحَّدُ غَيْرَ اللهِ لِأَنَّ صِفَاتِهِ وَ أَسْمَاءَهُ غَيْرُهُ أَ فَهِمْتَ قَالَ نَعَمْ يَا سَيِّدِي زِدْنِي قَالَ الرِّضَا عليه السلام إِيَّاكَ وَ قَوْلَ الْجُهَّالِ مِنْ أَهْلِ الْعَمَى وَ الضَّلَالِ الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّ اللهَ جَلَّ وَ تَقَدَّسَ مَوْجُودٌ فِي الْآخِرَةِ لِلْحِسَابِ فِي الثَّوَابِ وَ الْعِقَابِ وَ لَيْسَ بِمَوْجُودٍ فِي الدُّنْيَا لِلطَّاعَةِ وَ الرَّجَاءِ وَ لَوْ كَانَ فِي الْوُجُودِ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ نَقْصٌ وَ اهْتِضَامٌ لَمْ يُوجَدْ فِي الْآخِرَةِ أَبَداً وَ لَكِنَّ الْقَوْمَ تَاهُوا وَ عَمُوا وَ صَمُّوا عَنِ الْحَقِّ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ مَنْ كَانَ فِي هذِهِ أَعْمى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمى وَ أَضَلُّ سَبِيلًا يَعْنِي أَعْمَى عَنِ الْحَقَائِقِ الْمَوْجُودَةِ وَ قَدْ عَلِمَ ذَوُو الْأَلْبَابِ أَنَّ الِاسْتِدْلَالَ عَلَى مَا هُنَاكَ لَا يَكُونُ إِلَّا بِمَا هَاهُنَا وَ مَنْ أَخَذَ عِلْمَ ذَلِكَ بِرَأْيِهِ وَ طَلَبَ وُجُودَهُ وَ إِدْرَاكَهُ عَنْ نَفْسِهِ دُونَ غَيْرِهَا لَمْ يَزْدَدْ مِنْ عِلْمِ ذَلِكَ إِلَّا بُعْداً لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَ عِلْمَ ذَلِكَ خَاصَّةً عِنْدَ قَوْمٍ يَعْقِلُونَ وَ يَعْلَمُونَ وَ يَفْهَمُونَ قَالَ عِمْرَانُ يَا سَيِّدِي أَ لَا تُخْبِرُنِي عَنِ الْإِبْدَاعِ أَ خَلْقٌ هُوَ أَمْ غَيْرُ خَلْقٍ قَالَ الرِّضَا عليه السلام بَلْ خَلْقٌ سَاكِنٌ لَا يُدْرَكُ بِالسُّكُونِ وَ إِنَّمَا صَارَ خَلْقاً لِأَنَّهُ شَيْءٌ مُحْدَثٌ وَ اللهُ تَعَالَى الَّذِي أَحْدَثَهُ فَصَارَ خَلْقاً لَهُ وَ إِنَّمَا هُوَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ خَلْقُهُ لَا ثَالِثَ بَيْنَهُمَا وَ لَا ثَالِثَ غَيْرُهُمَا فَمَا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَعْدُ أَنْ يَكُونَ خَلْقَهُ وَ قَدْ يَكُونُ الْخَلْقُ سَاكِناً وَ مُتَحَرِّكاً وَ مُخْتَلِفاً وَ مُؤْتَلِفاً وَ مَعْلُوماً وَ مُتَشَابِهاً وَ كُلُّ مَا وَقَعَ عَلَيْهِ حَدٌّ فَهُوَ خَلْقُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اعْلَمْ أَنَّ كُلَّ مَا أَوْجَدَتْكَ الْحَوَاسُّ فَهُوَ مَعْنًى مُدْرَكٌ لِلْحَوَاسِّ وَ كُلُّ حَاسَّةٍ تَدُلُّ عَلَى مَا جَعَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهَا فِي إِدْرَاكِهَا وَ الْفَهْمُ مِنَ الْقَلْبِ بِجَمِيعِ ذَلِكَ كُلِّهِ وَ اعْلَمْ أَنَّ الْوَاحِدَ الَّذِي هُوَ قَائِمٌ بِغَيْرِ تَقْدِيرٍ وَ لَا تَحْدِيدٍ خَلَقَ خَلْقاً مُقَدَّراً بِتَحْدِيدٍ وَ تَقْدِيرٍ وَ كَانَ الَّذِي خَلَقَ خَلْقَيْنِ اثْنَيْنِ التَّقْدِيرَ وَ الْمُقَدَّرَ وَ لَيْسَ فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لَوْنٌ وَ لَا وَزْنٌ وَ لَا ذَوْقٌ فَجَعَلَ أَحَدَهُمَا يُدْرَكُ بِالْآخَرِ وَ جَعَلَهُمَا مُدْرَكَيْنِ بِنَفْسِهَا وَ لَمْ يَخْلُقْ شَيْئاً فَرْداً قَائِماً بِنَفْسِهِ دُونَ غَيْرِهِ لِلَّذِي أَرَادَ مِنَ الدَّلَالَةِ عَلَى نَفْسِهِ وَ إِثْبَاتِ وُجُودِهِ فَاللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَرْدٌ وَاحِدٌ لَا ثَانِيَ مَعَهُ يُقِيمُهُ وَ لَا يَعْضُدُهُ وَ لَا يَكُنُّهُ وَ الْخَلْقُ يُمْسِكُ بَعْضُهُ بَعْضاً بِإِذْنِ اللهِ تَعَالَى وَ مَشِيَّتِهِ وَ إِنَّمَا اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي هَذَا الْبَابِ حَتَّى تَاهُوا وَ تَحَيَّرُوا وَ طَلَبُوا الْخَلَاصَ مِنَ الظُّلْمَةِ بِالظُّلْمَةِ فِي وَصْفِهِمُ اللهَ تَعَالَى بِصِفَةِ أَنْفُسِهِمْ فَازْدَادُوا مِنَ الْحَقِّ بُعْداً وَ لَوْ وَصَفُوا اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ بِصِفَاتِهِ وَ وَصَفُوا اللهَ الْمَخْلُوقِينَ بِصِفَاتِهِمْ لَقَالُوا بِالْفَهْمِ وَ الْيَقِينِ وَ لَمَا

اخْتَلَفُوا فَلَمَّا طَلَبُوا مِنْ ذَلِكَ مَا تَحَيَّرُوا فِيهِ ارْتَكَبُوا وَ اللهُ يَهْدِي مَنْ يَشاءُ إِلى صِراطٍ مُسْتَقِيمٍ قَالَ عِمْرَانُ يَا سَيِّدِي أَشْهَدُ أَنَّهُ كَمَا وَصَفْتَ وَ لَكِنْ بَقِيَتْ لِي مَسْأَلَةٌ قَالَ سَلْ عَمَّا أَرَدْتَ قَالَ أَسْأَلُكَ عَنِ الْحَكِيمِ فِي أَيِّ شَيْءٍ هُوَ وَ هَلْ يُحِيطُ بِهِ شَيْءٌ وَ هَلْ يَتَحَوَّلُ مِنْ شَيْءٍ إِلَى شَيْءٍ أَوْ بِهِ حَاجَةٌ إِلَى شَيْءٍ قَالَ الرِّضَا عليه السلام أُخْبِرُكَ يَا عِمْرَانُ فَاعْقِلْ مَا سَأَلْتَ عَنْهُ فَإِنَّهُ مِنْ أَغْمَضِ مَا يَرِدُ عَلَى الْخَلْقِ فِي مَسَائِلِهِمْ وَ لَيْسَ يَفْهَمُ الْمُتَفَاوِتُ عَقْلُهُ الْعَازِبُ حِلْمُهُ وَ لَا يَعْجِزُ عَنْ فَهْمِهِ أُولُو الْعَقْلِ الْمُنْصِفُونَ أَمَّا أَوَّلُ ذَلِكَ فَلَوْ كَانَ خَلَقَ مَا خَلَقَ لِحَاجَةٍ مِنْهُ لَجَازَ لِقَائِلٍ أَنْ يَقُولَ يَتَحَوَّلُ إِلَى مَا خَلَقَ لِحَاجَتِهِ إِلَى ذَلِكَ وَ لَكِنَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَخْلُقْ شَيْئاً لِحَاجَةٍ وَ لَمْ يَزَلْ ثَابِتاً لَا فِي شَيْءٍ وَ لَا عَلَى شَيْءٍ إِلَّا أَنَّ الْخَلْقَ يُمْسِكُ بَعْضُهُ بَعْضاً وَ يَدْخُلُ بَعْضُهُ فِي بَعْضٍ وَ يَخْرُجُ مِنْهُ وَ اللهُ جَلَّ وَ تَقَدَّسَ بِقُدْرَتِهِ يُمْسِكُ ذَلِكَ كُلَّهُ وَ لَيْسَ يَدْخُلُ فِي شَيْءٍ وَ لَا يَخْرُجُ مِنْهُ وَ لَا يَئُودُهُ حِفْظُهُ وَ لَا يَعْجِزُ عَنْ إِمْسَاكِهِ وَ لَا يَعْرِفُ أَحَدٌ مِنَ الْخَلْقِ كَيْفَ ذَلِكَ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ أَطْلَعَهُ عَلَيْهِ مِنْ رُسُلِهِ وَ أَهْلِ سِرِّهِ وَ الْمُسْتَحْفِظِينَ لِأَمْرِهِ وَ خُزَّانِهِ الْقَائِمِينَ بِشَرِيعَتِهِ وَ إِنَّمَا أَمْرُهُ كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِذَا شَاءَ شَيْئاً فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ بِمَشِيَّتِهِ وَ إِرَادَتِهِ وَ لَيْسَ شَيْءٌ مِنْ خَلْقِهِ أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ وَ لَا شَيْءٌ أَبْعَدَ مِنْهُ مِنْ شَيْءٍ أَفَهِمْتَ يَا عِمْرَانُ قَالَ نَعَمْ يَا سَيِّدِي قَدْ فَهِمْتُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ اللهَ تَعَالَى عَلَى مَا وَصَفْتَ وَ وَحَّدْتَ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً صلی اللہ علیہ وسلم عَبْدُهُ الْمَبْعُوثُ بِالْهُدَى وَ دِينِ الْحَقِّ ثُمَّ خَرَّ سَاجِداً نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَ أَسْلَمَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيُّ فَلَمَّا نَظَرَ الْمُتَكَلِّمُونَ إِلَى كَلَامِ عِمْرَانَ الصَّابِي وَ كَانَ جَدِلًا لَمْ يَقْطَعْهُ عَنْ حُجَّتِهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ قَطُّ لَمْ يَدْنُ مِنَ الرِّضَا عليه السلام أَحَدٌ مِنْهُمْ وَ لَمْ يَسْأَلُوهُ عَنْ شَيْءٍ وَ أَمْسَيْنَا فَنَهَضَ الْمَأْمُونُ وَ الرِّضَا عليه السلام فَدَخَلَا وَ انْصَرَفَ النَّاسُ وَ كُنْتُ مَعَ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا إِذْ بَعَثَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي يَا نَوْفَلِيُّ أَ مَا رَأَيْتَ مَا جَاءَ بِهِ صَدِيقُكَ لَا وَ اللهِ مَا ظَنَنْتُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام خَاضَ فِي شَيْءٍ مِنْ هَذَا قَطُّ وَ لَا عَرَفْنَاهُ بِهِ أَنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِالْمَدِينَةِ أَوْ يَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَصْحَابُ الْكَلَامِ قُلْتُ قَدْ كَانَ الْحَاجُّ يَأْتُونَهُ فَيَسْأَلُونَهُ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ حَلَالِهِمْ وَ حَرَامِهِمْ فَيُجِيبُهُمْ وَ رُبَّمَا كَلَّمَ مَنْ يَأْتِيهِ يُحَاجُّهُ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْهِ أَنْ يَحْسُدَهُ عَلَيْهِ هَذَا الرَّجُلُ فَيَسُمَّهُ أَوْ يَفْعَلَ بِهِ بَلِيَّةً فَأَشِرْ عَلَيْهِ بِالْإِمْسَاكِ عَنْ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ قُلْتُ إِذاً لَا يَقْبَلُ مِنِّي وَ مَا أَرَادَ الرَّجُلُ إِلَّا امْتِحَانَهُ لِيَعْلَمَ هَلْ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْ عُلُومِ آبَائِهِ عليهم السلام فَقَالَ لِي قُلْ لَهُ إِنَّ عَمَّكَ قَدْ كَرِهَ هَذَا الْبَابَ وَ أَحَبَّ أَنْ تُمْسِكَ عَنْ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ لِخِصَالٍ شَتَّى فَلَمَّا انْقَلَبْتُ إِلَى مَنْزِلِ الرِّضَا عليه السلام أَخْبَرْتُهُ

بِمَا كَانَ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ فَتَبَسَّمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ حَفِظَ اللهُ عَمِّي مَا أَعْرَفَنِي بِهِ لِمَ كَرِهَ ذٰلِكَ يَا غُلَامُ صِرْ إِلَى عِمْرَانَ الصَّابِي فَأْتِنِي بِهِ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنَا أَعْرِفُ مَوْضِعَهُ وَ هُوَ عِنْدَ بَعْضِ إِخْوَانِنَا مِنَ الشِّيعَةِ قَالَ فَلَا بَأْسَ قَرِّبُوا إِلَيْهِ دَابَّةً فَصِرْتُ إِلَى عِمْرَانَ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَرَحَّبَ بِهِ وَ دَعَا بِكِسْوَةٍ فَخَلَعَهَا عَلَيْهِ وَ حَمَلَهُ وَ دَعَا بِعَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ فَوَصَلَهُ بِهَا قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ حَكَيْتَ فِعْلَ جَدِّكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هٰكَذَا نُحِبُّ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْعَشَاءِ فَأَجْلَسَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَ أَجْلَسَ عِمْرَانَ عَنْ يَسَارِهِ حَتَّى إِذَا فَرَغْنَا قَالَ لِعِمْرَانَ انْصَرِفْ مُصَاحِباً وَ بَكِّرْ عَلَيْنَا نُطْعِمْكَ طَعَامَ الْمَدِينَةِ فَكَانَ عِمْرَانُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَجْتَمِعُ إِلَيْهِ الْمُتَكَلِّمُونَ مِنْ أَصْحَابِ الْمَقَالَاتِ فَيُبْطِلُ أَمْرَهُمْ حَتَّى اجْتَنَبُوهُ وَ وَصَلَهُ الْمَأْمُونُ بِعَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ وَ أَعْطَاهُ الْفَضْلُ مَالًا وَ حَمَلَهُ وَ وَلَّاهُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ صَدَقَاتِ بَلْخٍ فَأَصَابَ الرَّغَائِبَ.

ترجمہ

عمر بن عبدالعزیز انصاری کہتے ہیں کہ میں نے ایک ایسے شخص سے یہ روایت سنی جس نے حسن بن محمد نوفلی اور ہاشمی سے یہ گفتگو سنی تھی۔

راوی کہتے ہیں: جب امام علی رضا علیہ السلام مامون کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے آپؑ کے علم کا اندازہ کرنے کے لئے اپنے مشہور درباری فضل بن سہل کو حکم دیا کہ تم مختلف مذاہب وملل کے علماء ومتکلمین بالخصوص عیسائی، یہودی زرتشتی، اور صابی مذہب کے علماء کو دعوت دو اور ان کا امام علی رضا علیہ السلام سے مناظرہ کراؤ تا کہ ہم ان کی گفتگو سن سکیں۔

فضل بن سہل نے مذکورہ علماء کو دعوت دی اور جب وہ آ گئے تو اس نے مامون کو ان کی آمد کی اطلاع دی۔

مامون نے کہا: ان علماء کو میرے دربار میں لاؤ۔

چنانچہ مذکورہ علماء مامون کے دربار میں حاضر ہوئے تو مامون نے انہیں خوش آمدید کہا اور ان سے کہا: میں نے تمہیں ایک اچھے کام کے لئے زحمت دی ہے، مدینہ سے میرا چچا زاد بھائی آیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم ان سے گفتگو کرو، اور میں چاہتا ہوں کہ کل صبح تم سب دربار میں آ جاؤ۔

مذکورہ علماء نے کہا: ہم حسبِ حکم کل ضرور حاضر ہو جائیں گے۔

حسن بن نوفلی کہتے ہیں: ہم امام علی رضا علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ یاسر خادم آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہی آپؑ کے معاملات کا نگران تھا۔

اس نے آ کر کہا: میرے آقا! بادشاہ آپ کو سلام عرض کرتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ کا بھائی (مامون) آپ پر فدا ہو،

مختلف مذاہب وملل کے علماء میرے پاس جمع ہیں، اگر آپ ان سے گفتگو کرنا پسند فرمائیں تو کل ہمارے ہاں تشریف لائیں اور اگر آپ گفتگو کے خواہش مند نہ ہوں تو بھی آپ پر کوئی جبر نہیں ہے، اور اگر آپ ہمارے آنے کی خواہش رکھتے ہوں تو بھی ہم آپ کہ خدمت میں حاضر ہونے کو تیار ہیں۔

امام علی رضاؑ نے فرمایا: ان سے جا کر کہہ دو کہ جو کچھ آپ چاہتے ہیں، میں اسے سمجھ گیا ہوں اور کل صبح میں آپ کے پاس آؤں گا۔

جب یاسر خادم چلا گیا تو آپؑ نے فرمایا: نوفلی! تو عراقی ہے اور عراقی پختہ عزم والے ہوتے ہیں، اس صورتِ حال کے متعلق تیرا تجزیہ کیا ہے؟

میں (نوفلی) نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں، اصل بات یہ ہے کہ مامون آپؑ کا امتحان لینا چاہتا ہے، اور اس بہانے سے وہ آپؑ کے مبلغ علم سے واقف ہونا چاہتا ہے، اور اس نے ایسا کر کے انتہائی غلط اقدام اٹھایا ہے۔

امام علی رضاؑ نے فرمایا: تم اس کے اس اقدام کو غلط کیوں قرار دے رہے ہو؟

میں (نوفلی) نے کہا: آقا! بات یہ ہے کہ مسلمان علماء اور غیر مسلم علماء کے مباحثہ میں بڑا فرق ہے، مسلمان علماء کے سامنے قرآن وسنت کا حوالہ دیا جائے تو وہ سر تسلیم خم کر لیتے ہیں جب کہ غیر مسلم علماء قرآن وحدیث کے منکر ہیں، مثلاً اگر ان کے سامنے آپؑ یہ کہیں کہ اللہ واحد ہے تو وہ کہیں گے کہ آپؑ پہلے اس کی وحدانیت ثابت کریں اور اگر آپؑ ان سے کہیں گے کہ محمد رسول اللہؐ نے یہ فرمایا ہے تو وہ کہیں گے کہ پہلے آپؑ ان کی نبوت ورسالت ثابت کریں، چنانچہ وہ لوگ اس قسم کی باتیں کر کے انسان کو لاجواب کر دیتے ہیں، اسی لئے غیر مسلم علماء سے مباحثہ انتہائی مشکل ہے، بہتر ہے کہ آپؑ ان سے بحث نہ کریں۔

نوفلی کہتے ہیں: امامؑ میری یہ بات سن کر مسکرائے اور فرمایا تو کیا تجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ میری دلیل کو باطل کر دیں گے؟

میں (نوفلی) نے کہا: نہیں! مجھے ایسا کوئی اندیشہ نہیں ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپؑ کو ان پر فتح عطا فرمائے گا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: نوفلی! کیا تجھے علم ہے کہ مامون کب پشیمان ہوگا؟ تو سن لو! جب میں اہل تورات کو تورات سے اور اہل انجیل کو انجیل سے اور اہل زبور کو زبور سے اور صابئین کو ان کی عبرانیت سے اور زرتشتیوں کو ان کی فارسیت سے اور اہل روم کو ان کی رومیت سے اور اہل مقالات کو ان کی زبانوں سے لاجواب کروں گا اور ان کے دلائل کے تارو پود کو بکھیر دوں گا اور وہ میری بات ماننے پر مجبور ہو جائیں گے تو اس وقت مامون کی پشیمانی دیدنی ہوگی، طاقت وقوت کا مالک خداوند علی العظیم

ہے۔

راوی کہتے ہیں: جب صبح ہوئی تو فضل بن سہل ہمارے پاس آیا اور کہا مامون الرشید آپؑ کا انتظار کر رہا ہے اور مختلف مذاہب کے علماء بھی دربار میں جمع ہیں، آپؑ کی کیا رائے ہے؟

امام رضاؑ نے فرمایا: تم جاؤ، میں بھی آ رہا ہوں۔

پھر آپؑ نے نماز کے لئے وضو کیا اور ستو کے چند گھونٹ نوش فرمائے اور ہمیں بھی آپؑ نے ستو پلایا، پھر آپؑ ہمیں اپنے جلو میں لے کر دربار کی طرف چل پڑے اور جب مولا دربار میں پہنچے تو دربار کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور محمد بن جعفر اور طالبیین اور بنی ہاشم کے تمام اکابر اور معززین موجود تھے، اور جیسے ہی آپؑ نے دربار میں قدم رکھا تو مامون اور محمد بن جعفر اور دیگر بنی ہاشم آپؑ کے استقبال کے لئے کھڑے ہو گئے اور امامؑ خراماں خراماں چلتے ہوئے مامون کے ساتھ تخت پر بیٹھ گئے اور حاضرین کو بیٹھنے کا حکم دیا، چنانچہ تمام اہل دربار بیٹھ گئے۔

مامون کچھ دیر تک آپؑ سے باتیں کرتا رہا، پھر اس نے جاثلیق نصرانی کی طرف رخ کر کے کہا: جاثلیق! یہ میرے ابن عم علی بن موسیٰ بن جعفر ہیں اور یہ ہمارے پیغمبرؐ کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا اور علی بن ابی طالب علیہما السلام کی اولاد ہیں، میں چاہتا ہوں کہ تم ان سے گفتگو کرو اور ان سے مباحثہ کرو۔

نصرانی عالم سے مباحثہ

جاثلیق نصرانی نے کہا: امیر المومنین! میں بھلا ایسے شخص سے کیا مباحثہ کر سکتا ہوں جو کہ اپنے دعویٰ کی دلیل کے لئے ایسی کتاب کا حوالہ دیتا ہو جسے میں تسلیم نہیں کرتا اور ایسے نبی کے قول کو بطور حجت پیش کرتا ہو جس پر میرا ایمان نہیں ہے، اس صورت میں بھلا ان سے مباحثہ ہو تو کیسے؟

امام علی رضاؑ نے فرمایا: ''نصرانی! اگر میں اپنا دعویٰ تیری انجیل سے ثابت کروں تو کیا تو میری بات مان لے گا۔

جاثلیق نے کہا: انجیل کے فرمان کو رد کرنے کی میں کیسے جرأت کر سکتا ہوں؟ خدا کی قسم! انجیل کا فرمان اگرچہ میرے خلاف بھی کیوں نہ ہو میں اسے ضرور مانوں گا۔

امام علی رضاؑ نے فرمایا: ''تو اب پوچھو جو تمہیں پوچھنا ہو اور اس کا جواب بھی مجھ سے سنو''۔

جاثلیق نے کہا: آپؑ حضرت عیسیٰؑ کی نبوت اور ان کی کتاب کے متعلق کیا نظریہ رکھتے ہیں اور کیا آپؑ عیسیٰؑ کی نبوت یا ان کی کتاب کے کسی حصے کا انکار کرتے ہیں؟

امام علی رضاؑ نے فرمایا: ''میں اس عیسیٰؑ کی نبوت اور ان کی کتاب کا اقرار کرتا ہوں جنہوں نے اپنی امت کو محمدؐ کی نبوت کی بشارت دی اور اس کے حواریوں نے اقرار کیا، اور میں ہر اس عیسیٰ کی نبوت کا انکار کرتا ہوں جس نے محمدؐ کی نبوت اور

ان کی کتاب کا اقرار نہیں کیا اور اس کی بشارت اپنی امت کو نہیں دی‘‘۔

جاثلیق نے کہا: کیا دعویٰ کے اثبات کے لئے دو عادل گواہوں کی ضرورت نہیں ہوتی ؟

امامؑ نے فرمایا: ’’جی ہاں!‘‘

جاثلیق نے کہا: تو پھر آپؑ ایسے دو گواہ پیش کریں جن کا تعلق آپؑ کی ملت سے نہ ہو اور عیسائی دنیا بھی انہیں قبول کرتی ہو اور وہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی گواہی دیں اور اگر آپؑ چاہیں تو نبوتِ عیسیٰؑ کے اثبات کے لئے ہم سے بھی ایسے گواہوں کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔

امام علی رضاؑ نے فرمایا: ’’اب تم نے انصاف کی بات کی ہے۔

نصرانی! کیا تم میری طرف سے ایسے شخص کی گواہی کو تسلیم کر لو گے جو مسیح کے ہاں قابل اعتماد رہا ہو؟‘‘

نصرانی نے کہا: وہ عادل گواہ کون ہے، آپؑ اس کے نام بتائیں۔

آپؑ نے فرمایا: ’’یوحنّا دیلمی کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟‘‘

پادری نے کہا: آپؑ نے اس شخص کا نام لیا ہے جو مسیح کو سب سے زیادہ پیارا تھا۔

آپؑ نے فرمایا: ’’میں تجھے قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا انجیل میں یوحنّا کا یہ قول موجود ہے‘‘۔

’’مسیح علیہ السلام نے مجھے محمد عربیؐ کے دین کی خبر دی ہے اور مسیح نے مجھے ان کی بشارت دے کر کہا کہ وہ ان کے بعد آئیں گے، اور میں نے حواریوں کو ان کی بشارت دی، تم ان پر ایمان لاؤ‘‘۔

پادری نے کہا: جی ہاں! یوحنّا نے مسیح سے یہ روایت کی ہے اور اس نے ایک شخص کی نبوت اور اس کے اہل بیت اور اس کے وصی کا تذکرہ کیا ہے لیکن اس نے یہ وضاحت نہیں کی کہ وہ نبی کب مبعوث ہوگا اور پھر یہ کہ انہوں نے ہمیں یہ بھی نہیں بتایا کہ آنے والا نبی کس قوم اور کس علاقہ میں مبعوث ہوگا، اسی لئے ہم ایک موہوم بشارت کی وجہ سے محمد مصطفی (ص) کو کیسے نبی مان سکتے ہیں؟

امام علی رضاؑ نے فرمایا: ’’اگر ہم کسی ایسے شخص کو تمہارے سامنے پیش کریں جو تمہارے سامنے انجیل کی تلاوت کرے اور اس میں محمدؐ اور ان کے اہل بیتؑ اور ان کی امت کا ذکر ہو، تو کیا تم اس پر ایمان لاؤ گے؟‘‘

پادری نے کہا: بہت اچھی تجویز ہے۔

امام علی رضا علیہ السلام نے نسطاس رومی سے فرمایا ’’کیا تمہیں انجیل کا سفر ثالث یاد ہے؟‘‘

نسطاس رومی نے کہا: مجھے اچھی طرح سے یاد نہیں ہے۔

پھر آپؑ نے راس الجالوت سے فرمایا ’’کیا تم انجیل نہیں پڑھا کرتے؟‘‘

اس نے کہا: جی ہاں! میں انجیل پڑھتا رہتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: ''تم انجیل کا سفر ثالث اپنے ہاتھ میں تھامو اور اگر اس میں محمد و آل محمد علیہم السلام اور امت محمدؐ کا ذکر موجود ہو تو میری گواہی دینا اور اگر اس میں یہ ذکر نہ ہو تو میری گواہی مت دینا''۔

راس الجالوت نے انجیل کھولی اور امامؑ نے زبانی انجیل کے سفر ثالث کو پڑھنا شروع کیا اور جب اس میں نبی اکرمؐ کا ذکر آیا تو آپؑ رک گئے۔

پھر فرمایا: ''نصرانی! تجھے مسیح اور ان کی والدہ کی قسم! بتاؤ کیا میں انجیل کا عالم ہوں''۔

عیسائی پادری نے کہا: بے شک، آپ انجیل کے عالم ہیں۔

پھر آپؑ نے محمد مصطفیٰؐ اور ان کے اہل بیت اور امت کا ذکر انجیل سے پڑھ کر سنایا۔

پھر پادری کو خطاب کر کے آپؑ نے فرمایا: ''نصرانی! یہ عیسیٰؑ بن مریمؑ کا فرمان ہے، اگر تو انجیل کے الفاظ کو جھٹلاتا ہے تو تو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کا منکر ہے اور جب تو اپنی الہامی کتاب کا منکر بنے گا تو، تو اپنے رب اور اپنے نبی اور اپنی کتاب کے انکار کی وجہ سے واجب القتل قرار پائے گا''۔

پادری نے کہا: میں انجیل کے فرمان کا انکار نہیں کر سکتا، میں اس کا اقرار کرتا ہوں۔

امامؑ نے فرمایا: ''لوگو! اس کے اقرار کے گواہ رہنا''۔

پھر آپؑ نے پادری سے کہا: ''اس کے علاوہ تمہیں کچھ اور پوچھنا ہو تو وہ بھی پوچھ لو''۔

پادری نے کہا: آپؑ مجھے حضرت عیسیٰ بن مریم کے حواریوں اور علمائے انجیل کی تعداد بتائیں۔

امامؑ نے فرمایا: ''تم نے ایک باخبر انسان سے سوال کیا ہے تو اب سنو! حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ کے حواری بارہ تھے جن میں سے افضل اور اعلم ''الوقا'' تھے اور علمائے نصاریٰ تین تھے۔

1۔ یوحنا اکبر باج (باخ)

2۔ قرقیسا کا یوحنا

3۔ رجاز کا رہنے والا یوحنا دیلمی

اور اسی مؤخر الذکر نے رسول اکرمؐ اور ان کے اہل بیتؑ اور امت محمدؐ کا ذکر کیا تھا اور اسی نے بنی اسرائیل کو بالعموم اور امت عیسیٰؑ کو بالخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت دی تھی''۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ''نصرانی! ہم اس عیسیٰؑ پر ایمان رکھتے ہیں جس کا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان تھا، ہم تمہارے عیسیٰؑ میں کوئی عیب نہیں لگاتے مگر اس کی کمزوری روزے نماز کی کمی ہے''۔

پادری نے کہا: میں تو آپؑ کو عالم اسلام کا سب سے بڑا عالم سمجھتا تھا مگر آپؑ نے یہ بات کہہ کر اپنے علم کی نفی کی ہے۔

آپؑ نے فرمایا: ''کون سی بات؟''

پادری نے کہا: آپؑ نے ابھی کہا ہے کہ عیسیٰؑ نماز روزے کی طرف بہت کم دھیان دیتے تھے، خدا کی قسم حضرت عیسیٰؑ ہمیشہ دن کے روزے رکھتے اور رات عبادت میں بسر کرتے تھے۔

امام علی رضاؑ نے فرمایا: ''پھر یہ بتاؤ وہ کس کی نماز پڑھتے تھے اور کس کے لئے روزے رکھتے تھے''۔

یہ سن کر پادری مبہوت اور لاجواب ہوگیا۔

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد پادری نے کہا: جو مردوں کو زندہ کردے اور اندھوں اور برص کے مریضوں کو اچھا کر دے وہ اس کا مستحق ہے اور اس لائق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔

امام علی رضاؑ نے فرمایا: ''الیسع نبیؑ نے بھی وہ کچھ کیا جو حضرت عیسیٰ نے کیا، وہ بھی پانی پر چلتے تھے، اندھوں اور برص کے مریضوں کو ٹھیک کردیتے تھے، مگر اس کی امت نے تو اسے رب نہیں مانا اور کسی نے اس کی عبادت نہیں کی علاوہ ازیں حزقیل پیغمبرؑ نے بھی وہی کچھ کیا جو حضرت عیسیٰؑ نے کیا تھا۔

انہوں نے ۳۵ ہزار افراد کو ان کے مرنے کے ۶۰ سال بعد زندہ کیا''۔

پھر آپ نے راس الجالوت سے فرمایا: ''تم گواہی دو جب بخت نصر بنی اسرائیل کو قتل کرنے کے بعد بابل روانہ ہوتو بقیۃ السیف، اسرائیلیوں کو غلام بنا کر اپنے ساتھ بابل لے گیا تھا، پھر ساٹھ سال کے بعد ان کی اولاد کو آزادی ملی تو وہ واپس القدس آئے اور حضرت حزقیلؑ نے بحکم خدا ۳۵ ہزار اسرائیلی مقتولین کو زندہ کیا تھا، کیا یہ واقعہ تورات میں نہیں ہے؟ اور کسی کافر کے علاوہ تم میں سے اس کا کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا''۔

راس الجالوت نے کہا: آپؑ سچ کہتے ہیں، ہمیں یہ واقعہ معلوم ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ''تورات کھول کر دیکھو اور مذکورہ باب مجھ سے سنو''۔

یہودی عالم نے تورات کھولی اور حضرتؑ نے تورات کا وہ باب زبانی پڑھنا شروع کیا تو یہودی عالم حیران و پریشان ہوگیا۔

پھر آپؑ نے عیسائی پادری کو مخاطب کرکے فرمایا: ''نصرانی! یہ واقعات حضرت عیسیٰؑ سے پہلے منظر عام پر آئے یا بعد میں؟

پادری نے کہا: یہ واقعات عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے ظہور پذیر ہوئے۔

آپؑ نے فرمایا: ''ایک مرتبہ قریش جمع ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور مطالبہ کیا کہ آپؐ مردوں کو زندہ کر دکھائیں۔

آپؐ نے حضرت علیؑ کو ان کے ساتھ قبرستان روانہ کیا اور فرمایا: جن لوگوں کے زندہ ہونے کی یہ خواہش کریں، تم قبرستان میں ان کو آواز دو اور کہو

''محمد رسول اللہ (ص) کہتے ہیں کہ اللہ کے حکم سے کھڑے ہو جاؤ''۔

چنانچہ حضرت علیؑ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم سن کر قبرستان گئے اور کفار جس جس کا کہتے گئے، علیؑ انہیں آواز دے کر زندہ کرتے گئے۔

کفار نے اپنے مرنے والوں سے بہت سی چیزیں پوچھیں اور پھر انہوں نے اپنے مرنے والے بزرگوں کو بتایا کہ محمدؐ مبعوث ہو چکے ہیں۔

مرنے والوں نے کہا اے کاش! اگر ہم اس دنیا میں بقید حیات ہوتے تو ہم ان پر ایمان لاتے۔ علاوہ ازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اندھوں، برص والوں اور پاگلوں کو ٹھیک کیا اور جنگلی جانور، پرندے، جن اور شیاطین نے ان سے گفتگو کی۔

اتنے عظیم معجزات کے باوجود امتِ محمدؐ نے انہیں رب تسلیم نہیں کیا، اور گروہ نصاریٰ! اگر ان معجزات کی وجہ سے عیسیٰ علیہ السلام کو تم نے رب مانا ہے تو پھر انہی معجزات کی وجہ سے الیسع نبیؑ اور حزقیلؑ پیغمبر کو بھی رب مانو، کیونکہ انہوں نے بھی حضرت عیسیٰؑ کی طرح سے مردوں کو زندہ کیا تھا!

بنی اسرائیل کی ایک قوم طاعون کی وبا کے دوران موت کے خوف سے ہزاروں کی تعداد میں اپنے شہروں سے نکلی، خدا نے انہیں ایک ہی وقت میں مار ڈالا، کئی سالوں کے بعد ایک نبی کا ان کی ہڈیوں کے قریب سے گزر ہوا۔ خدا نے اس نبی کی طرف وحی کی کہ وہ ان کو پکاریں۔

نبی نے آواز دی: ''اے بوسیدہ ہڈیو! اذنِ خدا سے زندہ ہو جاؤ''۔

یہ کہنا تھا کہ وہ لوگ کھڑے ہو گئے۔

اس کے علاوہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار پرندوں کو ذبح کر کے ان کے گوشت کا قیمہ بنا کر مختلف پہاڑوں پر ان کے حصے بنا کر رکھے تھے، پھر ان کو آواز دی تو تمام پرندے دوڑتے ہوئے ان کے پاس آ گئے تھے۔

اس کے علاوہ جناب موسیٰ علیہ السلام کے اس واقعہ کو یاد کرو جب وہ ستر افراد کو طور سینا پر لے گئے تھے اور دیدار کی خواہش کی تھی جلوۂ ربانی سے پہاڑ کے ٹکڑے ہو گئے تھے اور ستر افراد مر گئے اور حضرت موسیٰؑ خود بے ہوش ہو گئے تھے، پھر جب وہ

ہوش میں آئے تو اللہ تعالیٰ سے ان افراد کے زندہ کرنے کی درخواست کی، اللہ تعالیٰ نے ان افراد کو دوبارہ زندہ کر دیا''۔

اے پادری! اب بتاؤ مردہ زندہ کرنے کی وجہ سے ان سب کو معبود مان لو گے؟

پادری لاجواب ہو گیا اور کہنے لگا: آپؑ سچ کہتے ہیں، پھر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔

یہودی، عیسائی اور زرتشتی علماء سے مناظرے

اس کے بعد آپؑ یہودی عالم کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''یہودی! تجھے ان دس معجزات و آیات کا واسطہ جو موسیٰ علیہ السلام کو عطا ہوئے، کیا تورات میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی امت کی خبر ان الفاظ میں موجود نہیں ہے؟''

''جب شتر سوار کی پیروی کرنے والی آخری امت آئے گی تو وہ اپنے رب کی بہت زیادہ پاکیزگی بیان کرے گی اور تسبیح کے لئے وہ نئے معبد بنائے گی، اس وقت اولاد اسرائیل کو چاہئے کہ وہ ان سے اور ان کی حکومت سے الحاق کرے، اس طرح سے ان کے دلوں کو اطمینان نصیب ہوگا، بصورت دیگر ان کے ہاتھوں میں تلواریں ہوں گی جن کے ذریعہ سے وہ اقطارِ ارض میں پھیلی ہوئی کافر امتوں سے انتقام لیں گے''۔

راس الجالوت نے کہا: جی ہاں! تورات میں ہمیں یہ بات نظر آتی ہے۔

پھر آپؑ نے عیسائی پادری سے فرمایا: ''پادری! کیا تجھے شعیا نبیؑ کی کتاب کا علم ہے؟''

پادری نے کہا:۔ جی ہاں! وہ کتاب مجھے حرف بہ حرف یاد ہے۔

پھر آپؑ نے ان دونوں کو مخاطب کر کے فرمایا: تم دونوں مجھے بتاؤ کہ شعیا نبیؑ کی کتاب میں یہ جملے موجود ہیں؟

''میں نے ایک گدھا سوار کو دیکھا جو نور کی چادریں پہنے ہوئے تھا اور میں نے ایک شتر سوار کو دیکھا جس سے چاندی کی سی کرنیں پھوٹ رہی تھیں''۔

عیسائی اور یہودی دونوں علماء نے کہا: جی ہاں! یہ بات شعیا نبی کی کتاب میں موجود ہے۔

عیسائی عالم سے بحث

پھر آپؑ نے فرمایا: نصرانی! کیا تجھے عیسیٰ کا وہ فرمان معلوم ہے جو کہ انجیل میں ہے۔

''میں اپنے اور تمہارے پروردگار کے پاس جا رہا ہوں اور میرے بعد ''فارقلیط'' آئے گا جو میری حقانیت کی گواہی دے گا جیسا کہ میں نے اس کی گواہی دی ہے، اور وہ تمہارے لئے ہر چیز کہ وضاحت کرے گا اور وہ کافر امتوں کو رسوا کرے گا اور وہ کفر کے ستون کو توڑ دے گا''۔

پادری نے کہا: آپؑ نے انجیل کے حوالہ سے جو کچھ فرمایا ہے، ہم اس کی تائید کرتے ہیں اور یہ اناجیل میں موجود

ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ''پادری! کیا تم یہ جانتے ہو کہ جب انجیل تم سے کھو گئی تھی تو تم نے اسے کس کے پاس پایا تھا اور موجودہ انجیل تمہارے لئے کس نے وضع کی تھی؟''

پادری نے کہا: ہم نے صرف ایک دن کے لئے انجیل کو کھویا تھا، دوسرے دن ہمیں تر و تازہ صورت میں مل گئی تھی اور یوحنا نے انجیل کا نسخہ ہمیں دیا تھا۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''تمہیں پھر انجیل کی تاریخ اور اس کے علماء کے متعلق انتہائی کم معلومات حاصل ہیں، اگر تم نے انجیل کو صرف ایک دن کے لئے کھویا تھا تو انجیل میں تمہارا اتنا بڑا اختلاف کیسے پیدا ہوا؟

اگر تمہیں ایک دن بعد ہی اصل انجیل مل ہوتی تو تم میں اتنا اختلاف کبھی نہ [1]۔ ہوتا، میں تمہیں اس کے متعلق بتاتا ہوں (اسے غور سے سنو)، جب پہلی انجیل کھوگئی تو نصاریٰ جمع ہو کر اپنے علماء کے پاس گئے تھے اور ان سے جا کر کہا: مسیح قتل ہو گئے اور انجیل بھی ہم سے کھوگئی ہے، آپ ہمارے مذہب کے عالم ہیں اس کا کوئی نہ کوئی حل نکالیں۔

چنانچہ الوقا، مرقابوس، یوحنا اور متّیٰ نے کہا تھا: انجیل ہمارے سینوں میں موجود ہے، ہم اس کا ایک ایک باب تمہیں لکھ کر دیں گے، تمہیں مغموم اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور اپنے گرجوں کو خالی نہ کرو، ہم ہر اتوار کے اتوار انجیل کا ایک ایک باب تمہیں سنائیں گے اور یوں پوری انجیل جمع کر لیں گے۔

چنانچہ مذکورہ چاروں افراد نے تمہارے لئے چار اناجیل جمع کی ہیں جب کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کے براہ راست شاگرد نہ تھے بلکہ وہ تو شاگرد در شاگرد تھے، کیا تمہیں انجیل کی اس سرگزشت کا علم ہے؟

پادری نے کہا: پہلے تو علم نہ تھا اور اب آپؑ کی بدولت پتہ چل گیا ہے، اور مجھے آپؑ کے متعلق بھی یہ یقین ہو گیا ہے کہ آپؑ ہم سے زیادہ انجیل کے عالم ہیں۔

میں نے آپؑ سے وہ حقائق سنے جنہیں میں نے پہلے کبھی نہیں سنا تھا اور میرا دل گواہی دیتا ہے کہ وہ باتیں حق ہیں اور آپؑ کی باتیں سن کر میرے علم و فہم میں اضافہ ہوا ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ''اچھا یہ بتاؤ انجیل جمع کرنے والے مذکورہ چاروں علماء کی گواہی کی تمہارے ہاں کیا حیثیت ہے؟''

---

[1] ''فارقلیط'' یا ''فارقلیطا'' عبرانی لفظ ہے جس کے معنی ہیں ''حق و باطل میں تفریق کرنے والا'' اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں، انجیل میں ''فارقلطی'' کے الفاظ بھی پائے جاتے ہیں، ممکن ہے اس میں تصحیف ہو، جب کہ بعض تصحیح شدہ نسخوں میں یہ لفظ ''فارقلیطا'' لکھا ہوا ہے، اور اس لفظ کے ایک معنیٰ ''پوشیدہ چیزوں کو ظاہر کرنے والے'' کے بھی ہیں۔
انجیل یوحنا کی چودہویں فصل میں یہ الفاظ ہیں۔
مسیح نے کہا: میں اس سے سوال کروں گا کہ وہ تمہیں ''فارقلیطا'' عطا کرے، جس کے ساتھ حق کی روح ہمیشہ رہے گی۔

پادری نے کہا: ان کی گواہی درست اور حق پر مبنی ہے کیونکہ وہ انجیل کے علماء ہیں۔

پھر آپؑ نے حاضرین سے فرمایا: پادری کی اس بات کے گواہ رہنا۔

حاضرین نے کہا: بے شک ہم اس بات کے گواہ ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: پادری! تجھے بیٹے اور ماں (عیسیٰؑ و مریمؑ) کی قسم! متّی حضرت عیسیٰ کے متعلق لکھا ہے کہ مسیح کا شجرۂ نسب یہ ہے۔

''مسیح بن داود بن ابراہیم بن اسحاق بن یعقوب بن یہودا بن خضرون''

اور مرقابوس نے لکھا ہے: ''اللہ کا کلمہ انسانی وجود میں اترا تو وہ انسان بن گیا''۔

اور الوقا نے جناب مسیح کے لیے لکھا: ''عیسیٰ بن مریم اور اس کی والدہ دونوں گوشت پوست کے انسان تھے، ان میں روح القدس داخل ہوا''۔

علاوہ ازیں خود حضرت عیسیٰ کا اپنا فرمان بھی ہے: ''اے گروہِ حوارین! میں تم سے سچ کہتا ہوں، آسمان پر وہی چڑھ سکتا ہے جو آسمان سے اترا ہو، البتہ شتر سوار خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات جدا گانہ ہے، وہ آسمان پر چڑھ بھی سکتے ہیں اور اتر بھی سکتے ہیں''۔

پادری نے کہا: ہم مسیح کے فرمان کی تردید نہیں کر سکتے۔

آپؑ نے فرمایا: پھر یہ بتاؤ کہ انجیل جمع کرنے والے علماء حضرت عیسیٰؑ کے شجرۂ نسب پر بھی متفق نہیں ہیں اور ان میں سے ہر ایک نے علیٰحدہ علیحدہ نظریہ پیش کیا ہے، اب تم ان کے متعلق کیا کہو گے؟

پادری نے کہا: انہوں نے عیسیٰؑ پر جھوٹ بولا ہے۔

آپؑ نے حاضرین سے فرمایا: تم نے سنا ابھی چند لمحات پہلے یہ ان کی گواہی کو سچا قرار دے رہا تھا اور اب انہیں جھوٹا کہتا ہے۔

پادری نے کہا: آپؑ ان کے لئے مجھے معذور رکھیں۔

آپؑ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے، ہم تمہیں مجبور نہیں کریں گے''۔

آپؑ نے فرمایا: ''پادری! اگر تمہیں کچھ اور پوچھنا ہو تو پوچھ لو۔

پادری نے کہا: حق مسیح کی قسم! میں آپؑ سے کچھ نہیں پوچھوں گا اور میں سمجھتا ہوں کہ عالم اسلام میں آپؑ سے بڑا عالم اور کوئی نہیں ہے۔

اب میری بجائے کسی اور کو سوال کرنا چاہئے۔

یہودی عالم کی طرف رجوع

امام رضا علیہ السلام یہودی عالم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''تم مجھ سے سوال کرو گے یا میں تم سے سوال کروں؟''

یہودی عالم نے کہا: میں آپؑ سے سوال کروں گا اور جواب کے لیے تورات، زبور اور صحف ابراہیم وموسیٰ پر انحصار کرونگا۔

امامؑ نے فرمایا: ''ٹھیک ہے تم وہی بات قبول کرنا جس کی گواہی تورات، زبور اور صحائف انبیاءؑ دیں''۔

یہودی عالم نے کہا: محمد مصطفیٰ (ص) کی نبوت کیسے ثابت ہوتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: محمد مصطفیٰؐ کی نبوت موسیٰ، عیسیٰ وداؤد علیہم السلام کے فرامین سے ثابت ہے۔

یہودی نے کہا: آپؑ موسیٰ بن عمران کے فرمان سے ان کی نبوت کو ثابت کریں۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''یہودی! کیا تجھے علم ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو وصیت کرتے ہوئے کہا تھا۔

''تمہارے بھائیوں میں سے نبی آئے گا تم اس کی تصدیق کرنا اور اس کی بات ماننا''۔

اور کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ اولاد اسماعیلؑ کے علاوہ اسرائیل کا کوئی اور بھائی بھی ہے؟ تم جانتا ہو کہ اسمائیلؑ واسحاقؑ دونوں ابرہیم علیہ السلام کے فرزند تھے اور اسحاقؑ بنی اسرائیل کے جداعلیٰ تھے''۔

یہودی عالم نے کہا: ہم موسیٰؑ کے فرمان کو ٹھکرا نہیں سکتے۔

امامؑ نے فرمایا: ''کیا بنی اسرئیل کے بھائیوں سے محمد مصطفیٰؐ کے علاوہ کوئی نبی مبعوث ہوا ہے؟''

یہودی نے کہا: نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: ''کیا قول موسیٰؑ تمہارے ہاں درجہ صحت کو پہنچا ہوا نہیں ہے؟''

یہودی نے کہا: آپؑ کی بات درست ہے لیکن یہ الفاظ تورات کے نہیں ہیں۔

اگر تورات میں اس طرح کا اشارہ ہوتا تو ہم مان لیتے۔

امامؑ نے فرمایا: کیا تم تورات کے ان جملوں کا انکار کر سکتے ہو؟

''طور سینا سے نور چمکا، جبل ساعیر کو روشن کیا اور کوہ فاران سے بلند ہوا''

یہودی نے کہا: یہ الفاظ تورات میں ہیں لیکن مجھے ان کی تشریح کا علم نہیں ہے۔

امامؑ نے فرمایا: ''میں تجھے ان الفاظ کا مدعا بتاتا ہوں۔

طور سینا سے نور آنے کا مقصد یہ کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر طور سینا پر وحی نازل کی۔

''جبل ساعیر کو روشن کیا'' ساعیر وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل کی۔

اور ''کوہ فاران'' سے بلند ہوا۔ فاران مکہ کے قریب ایک پہاڑ ہے اور اس کا اشارہ محمد مصطفیؐ کی وحی اور کتاب کی طرف ہے۔

علاوہ ازیں تورات میں شعیا نبی کا یہ قول موجود ہے۔

''میں نے دو سوار دیکھے جن کے نور سے زمین روشن ہوگئی۔ ان میں سے ایک گدھے پر اور دوسرا اونٹ پر سوار تھا''۔

یہودی! اب تم مجھے بتاؤ کہ گدھا پر سوار ہونے والا کون ہے اور شتر سوار کون ہے؟''

یہودی نے کہا: مجھے کوئی علم نہیں ہے۔ آپؑ ہی فرمائیں کہ اس سے مراد کون کون ہیں؟

امامؑ نے فرمایا: ''گدھے سوار سے مراد عیسیٰ علیہ السلام اور شتر سوار سے مراد محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں''۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ''یہودی! کیا حیقوق نبی کو جانتا ہے؟''

اس نے کہا: جی ہاں میں اسے جانتا ہوں اس پر ایمان رکھتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: تمہاری کتاب گواہی دیتی ہے کہ حیقوق نبیؑ نے فرمایا: ''اللہ کا بیان کوہ فاران سے احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آیا اور اس کی امت کی تسبیح سے آسمان بھر گئے اور اس کے گھوڑے بحر میں بھی ویسے ہی داخل ہوں گے جیسا کہ وہ خشکی پہ چلتے ہیں، وہ بیت المقدس کی ویرانی کے بعد ہمارے پاس نئی کتاب لائے گا'' (نئی کتاب سے قرآن مجید مراد ہے)

کیا تم اس کلام سے واقف ہو اور اس پر ایمان رکھتے ہو؟

یہودی عالم نے کہا: ہم حیقوق نبی کے فرمان کی تردید نہیں کر سکتے۔

پھر امامؑ نے فرمایا: ''تم زبور پڑھتے ہوں گے، اس میں حضرت داؤدؑ کی یہ دعا موجود ہے۔

''پروردگار! فترۃ (دو رسولوں کا درمیانی دور) کے بعد سنت قائم کرنے والے کو مبعوث فرما''۔

مجھے بتاؤ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ وہ کون سا نبی ہے جو فترۃ کے بعد آیا ہو اور اس نے سنت کو زندہ کیا ہو؟''

یہودی نے کہا: یہ داؤد (ع) کا قول ہے ہم اس کا انکار نہیں کرتے البتہ یہ ممکن ہے کہ اس سے مراد عیسیٰ (ع) ہو۔

حضرتؑ نے فرمایا: عیسیٰؑ نے تو سنت سے اختلاف ہی نہیں کیا تھا وہ تو تورات کی شریعت پر عمل کرتے تھے اور خود انجیل میں ان کا یہ قول موجود ہے۔

''آدمؑ کا بیٹا جا رہا ہے میرے بعد فارقلیط آئے گا اور وہ بوجھ ہٹائے گا اور تمہارے لئے ہر چیز کی وضاحت کرے گا اور وہ آ کر میری گواہی دے گا، جیسا کہ میں نے اس کی گواہی دی ہے، میں تمہارے پاس امثال لے کر آیا ہوں اور وہ ان کی تاویل لے کر آئے گا''۔

پھر امام علی رضا علیہ السلام نے بحث کے رنگ میں تبدیلی کرتے ہوئے فرمایا: ''یہودی! میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم موسیٰ بن عمرانؑ کی نبوت کیسے ثابت کرتا ہے؟

یہودی نے کہا: موسیٰ (علیہ السلام) کی نبوت کے اثبات کے لئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایسے معجزات لے کر آئے جو کسی نبی کو نہیں ملے تھے، جیسا کہ دریا کا پھٹ جانا اور عصا کا سانپ بن جانا اور عصا کو پتھر پر مارنے سے بارہ چشموں کا پھوٹ پڑنا اور ید بیضا کا معجزہ، غرضیکہ ان کی نبوت کی بے حد علامات تھیں

امامؑ نے فرمایا: ''تو نے صحیح کہا، یہ تمام معجزات ان کی نبوت کے شاہد ہیں، کیونکہ موسیٰؑ وہ چیزیں لائے جنہیں لانے سے دوسری مخلوق عاجز تھی، اچھا اب تم یہ بتاؤ کہ اگر کوئی انسان یہ دعویٰ کرے کہ وہ نبی ہے اور اپنی نبوت کے اثبات کے لئے وہ چیزیں پیش کرے جس پر مخلوق قدرت رکھتی ہو تو کیا تم اس مدعی نبوت کا دعویٰ مان کر اس پر ایمان لے آؤ گے؟''

یہودی نے کہا: نہیں! کیونکہ موسیٰ کو اللہ کے ہاں مقام قرب حاصل تھا، ان کی تو کوئی مثال ہی نہیں، ہم تو کسی کو اس صورت میں ہی نبی مانیں گے جب وہ موسیٰ (علیہ السلام) جیسے معجزات لائے گا۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''پھر تم نے موسیٰؑ سے پہلے انبیاءؑ کو کیوں مانا ہے جب کہ انہوں نے نہ تو موسیٰؑ کی طرح سے دریا کو شق کیا تھا اور نہ ہی ان کا عصا سانپ کی شکل میں تبدیل ہوا تھا اور نہ ہی وہ ید بیضا لے کر آئے تھے، آخر تم نے انہیں نبی کیوں مان لیا؟''

یہودی نے کہا: میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ہم ایسے معجزات دیکھ کر ہی کسی کو نبی مانیں گے جن پر مخلوق قادر نہ ہو، اگر چہ وہ معجزات موسیٰ (ع) کے معجزات جیسے ہوں یا ان سے مختلف ہوں، اس کے لئے ہماری شرط صرف یہی ہے کہ مخلوق ان افعال سے عاجز ہو۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''پھر تم عیسیٰؑ بن مریمؑ پر ایمان کیوں نہیں لاتے، وہ مردے زندہ کرتے تھے اندھوں اور برص کے مریضوں کو ٹھیک کرتے تھے اور مٹی سے پرندے کا ڈھانچہ تیار کر کے اس میں پھونک مارتے تو وہ اڑنے لگ جاتے تھے''۔

یہودی نے کہا: بات یہ ہے کہ عیسیٰ نے یہ کام کیے ہوں گے لیکن ہم نے نہیں دیکھے، اس لیے ان پر ایمان بھی نہیں لائے۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''تو کیا موسیٰ علیہ السلام کے معجزات تم نے دیکھے تھے؟''

یہودی نے کہا: دیکھے تو نہیں تھے، البتہ باوثوق افراد کی زبانی ان کی روایت ہم تک پہنچی ہے۔

آپؑ نے فرمایا: ''حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کے متعلق بھی باوثوق افراد کی گواہی موجود ہے، اور اخبار متواترہ سے

ان کے معجزات ثابت ہیں، اس کے باوجود تمہارا طرز عمل عجیب ہے، موسیٰ پر تو ایمان لائے ہو اور عیسیٰ کا انکار کرتے ہو"۔

یہودی سے حضرتؑ کے سوال کو کوئی جواب نہ بن پایا۔

حضرتؑ نے فرمایا: "حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور باقی تمام انبیاءؑ کا حال بھی ایسا ہی ہے، محمد مصطفیٰ یتیم تھے، غریب تھے، اجرت لے کر مزدوری کیا کرتے تھے، انہوں نے بکریاں چرائیں، انہوں نے کسی کتاب کو نہیں پڑھا تھا اور نہ ہی کبھی کسی معلم کے پاس گئے تھے، پھر انہوں نے کائنات کے سامنے قرآن پیش کیا، جس میں انبیاءؑ کے واقعات، قصص اور روز قیامت تک کے پیش آنے والے حالات موجود ہیں جو دنیا کو ہمیشہ کے لئے رہبری کرتے رہیں گے، اس کے علاوہ لوگوں کو ان کے راز بتاتے تھے اور جو کچھ وہ گھروں میں کرتے، انہیں ان کی خبر دیتے تھے، آخر اتنے معجزات کی موجودگی میں تم ان کا انکار کیوں کرتے ہو؟"

یہودی نے کہا: اصل بات یہ ہے کہ عیسیٰ (علیہ السلام) اور محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حالات ہمارے ہاں صحیح نہیں سمجھے جاتے۔

آپؑ نے فرمایا: "یہ کہاں کا انصاف ہے کہ جو راوی موسیٰؑ کے معجزات بیان کریں انہیں تو صحیح سمجھا جائے اور جو راوی عیسیٰؑ اور محمد مصطفیٰؐ کے معجزات بیان کریں، انہیں تسلیم نہ کیا جائے، آخر اس کی کیا وجہ ہے؟"

یہودی یہ سن کر خاموش ہو گیا اور اپنے مغلوب ہونے کا اعلان کر دیا۔

زرتشتی عالم سے مباحثہ

پھر آپؑ نے زرتشتی مذہب کے عالم ہربذ اکبر کو بلایا اور اس سے فرمایا: "مجھے زرتشت کے متعلق خبر دو جسے تم اپنا نبی سمجھتے ہو، اس کی نبوت کی دلیل کیا ہے؟"

زرتشتی عالم نے کہا: ہم انہیں اس لئے نبی مانتے ہیں کہ وہ ہمارے پاس وہ چیزیں لائے جو ان سے پہلے کوئی نہیں لایا تھا، اگرچہ ہم نے ان کی کرامات کا خود تو مشاہدہ نہیں کیا، لیکن ہمارے بزرگوں نے ان کی روایت کی ہے، اور مزید یہ کہ انہوں نے ہمارے لئے وہ چیزیں حلال کی تھیں جو کہ ان سے قبل کسی نے حلال نہیں کی تھیں، اس لئے ہم نے ان کی اتباع کی۔

امامؑ نے فرمایا: "تو اس کا مقصد یہ ہے کہ تم نے روایات سن کر اتباع کی ہے، اور اس طرح سے سابقہ امتوں نے بھی اپنے انبیاءؑ کی پیروی روایات سن کر ہی کی تھی، اب سوال یہ ہے کہ جب تم روایات کی وجہ سے زرتشت کی پیروی کرتے ہو تو روایات کی وجہ سے تم موسیٰ، عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفی علیہم السلام کی پیروی کیوں نہیں کرتے؟

جب کہ ان کے لئے زرتشت کی بہ نسبت ہزار گنا زیادہ روایات مروی ہیں اس کے باوجود تم نے ان بزرگواروں کا اقرار کیوں نہ کیا؟"

یہ سن کر زرتشتی عالم لا جواب ہو گیا۔

عمران صابی سے مباحثہ

علمائے یہود انصاریٰ و مجوس کو لا جواب کرنے کے بعد امام علی رضاؑ نے فرمایا: ''اگر اس بھرے مجمع میں کوئی اسلام مخالف شخص موجود ہو اور وہ سوال کرنے کا خواہش مند ہو تو اسے اجازت ہے''۔

آپؑ کا یہ اعلان سن کر مجمع میں سے مشہور متکلم عمران صابی کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔

اے عالم زمانہ! اگر آپ خود دعوت نہ دیتے تو میں سوال کرنے کی کبھی جرات نہ کرتا۔ چونکہ آپؑ نے خود دعوت دی ہے تو میں چند مسائل آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ میں کوفہ، بصرہ، شام اور الجزائر گیا اور میں نے علمائے متکلمین سے بحث کی ہے۔ لیکن مذکورہ مقامات کے علمائے متکلمین میں سے کوئی بھی میرے سامنے اس انداز سے توحید ثابت نہ کر سکا کہ وہ ذات بایں طور واحد ہے کہ اس کا ثانی نہ ہو۔

تو کیا آپؑ مجھے سوال کرنے کی اجازت دیں گے؟

امام علی رضاؑ نے فرمایا: ''اگر اس مجمع میں عمران صابی موجود ہے تو کیا وہ تم ہو؟''

اس نے کہا: جی ہاں! میں ہی عمران صابی ہوں۔

امام علی رضاؑ نے فرمایا: ''تمہیں اجازت ہے جو چاہو پوچھ لو، لیکن بحث میں انصاف کو ضرور مدنظر رکھنا اور غلط منطقی دلائل سے ہرگز کام نہ لینا۔ اس نے کہا: میں صرف واضح اور یقینی دلائل کا خواہش مند ہوں اور آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپنے موقف کو یقینی دلائل سے ثابت کریں تاکہ میں ان سے تجاوز نہ کر سکوں۔

آپؑ نے فرمایا: ''اچھا اب سوال کرو''۔

اتنے میں مجمع فرطِ اشتیاق سے کھڑا ہو گیا اور ایک دوسرے سے لوگ متصل ہو گئے۔

عمران صابی نے کہا: آپ مجھے یہ بتائیں کہ اول کون تھا اور اس نے کیا پیدا کیا؟

امام علی رضاؑ نے فرمایا: اب تم نے سوال کیا ہے تو پھر سمجھ لو! ''واحد ہمیشہ سے واحد رہا کوئی چیز اس کے ساتھ موجود نہیں تھی اور وہ حدود و اعراض کا پابند نہیں تھا اور وہ ہمیشہ ایسا رہے گا۔ پھر اس نے ایک مخلوق پیدا کی جو کہ مختلف حدود و اعراض کی مقید نہ تھی۔ اس نے اسے کسی چیز میں ٹھہرایا اور نہ ہی اسے کسی چیز میں محدود کیا اور نہ ہی کسی چیز کو اس کے مساوی بنایا اور نہ ہی کسی چیز کو اس کے مثل نہیں بنایا۔

پھر اس کے بعد اس نے مخلوق پیدا کی جن میں سے چنے ہوئے اور نہ چنے ہوئے بھی تھے۔ جن میں اختلاف، ایتلاف اتحاد رنگ، ذوق اور ذائقہ پایا جاتا تھا۔ مگر یہ یاد رکھو۔ اللہ کو اس کے پیدا کرنے کی کوئی حاجت نہیں تھی اور ان کی

تخلیق سے وہ کوئی ایسی فضیلت بھی اپنے لیے ثابت نہیں کرنا چاہتا تھا جو ان کی وساطت سے اسے نصیب ہوا اور اس مخلوق کی پیدائش سے اس میں کسی کمی اور زیادتی نے بھی جنم نہیں لیا''۔ (کیونکہ اس کے خزانے کم نہیں ہوتے اور کثرتِ سخاوت سے اس کے جود وکرم میں اضافہ ہوتا)۔

عمران! تم نے اس مفہوم کو اچھی طرح سے سمجھ لیا؟

اس نے کہا: جی ہاں! میرے آقا میں اچھی طرح سمجھ گیا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: عمران! ''اس کے ساتھ یہ بھی جان لو کہ اگر وہ غنی مطلق مخلوق کو اپنی کسی غرض کی وجہ سے پیدا کرتا تو پھر وہ صرف ایسی مخلوق کو پیدا کرتا جو اس کی حاجات کے لیے مددگار ثابت ہو۔ اور پھر مخلوق کی تعداد اس تعداد سے بیسوں گنا زیادہ ہوتی کیونکہ جتنے مددگار زیادہ ہوں تو ان کا صاحب اتنا ہی زیادہ طاقتور سمجھا جاتا ہے اور حاجات کی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔ کیونکہ اگر مخلوق کسی احتیاج (ضرورت) کی وجہ سے بنی ہوتی تو ہر مخلوق کی خلقت کے ساتھ حاجت میں مزید اضافہ ہوتا رہتا۔ اس لیے میں یہ کہتا ہوں کہ اس نے مخلوق کو کسی احتیاج (ضرورت) کے تحت پیدا نہیں کیا۔ اسے مخلوق کی کوئی حاجت نہ تھی۔ البتہ مخلوقات کی حاجات کو اس نے ایک دوسرے سے متعلق کر دیا اور بعض کو بعض پر فضیلت دی۔ اس نے جسے فضیلت دی اس سے بھی اسے کوئی حاجت وابستہ نہ تھی اور اس نے جسے مفضول بنایا اس پر بھی اسے کوئی ذاتی ناراضگی نہ تھی۔ اور اسی ہمدردی کے لیے اللہ نے انہیں پیدا کیا''۔

عمران صابی نے کہا: میرے آقا! یہ بتائیں کہ کیا خالق اپنے نفس کے ہاں فی نفسہ معلوم تھا؟

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''کسی چیز کا علم اس کے متضاد کی نفی کے لیے پیدا ہوتا ہے۔ اور جس کی نفی کی جاتی ہے وہ موجود ہوتا ہے (اگر چہ وہم وتصور کی حد تک ہی کیوں نہ ہو) اسی لئے احتیاج محسوس ہوتی ہے۔ کہ اپنے علم کی حد بندی کرتے ہوئے اس چیز کی اپنے نفس سے نفی کی جائے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ''عمران! سمجھ گئے ہو؟''

اس نے کہا: جی ہاں! میرے آقا۔

پھر عمران صابی نے کہا: آقا! یہ بتائیں کہ اللہ تعالیٰ جن چیزوں کا علم رکھتا ہے، وہ علم ضمیر سے حاصل کردہ ہے یا کسی اور طریقے سے؟

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''تمہارا کیا خیال ہے جب اس کا علم، ضمیر کی بدولت ہو تو کیا وہ اس ضمیر کے لیے کوئی حد مقرر نہ کرے گا جہاں اس کا علم ومعرفت رک جائے؟''

عمران صابی نے کہا: جی ہاں! ایسا کرنا ضروری ہے۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: پھر وہ ضمیر کیا ہے؟

اس پر وہ لاجواب ہو گیا۔

پھر امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''اگر میں تجھ سے یہ پوچھ لوں تو اس میں کوئی حرج نہ ہوگا کہ ضمیر کو پہچاننے کے لئے تمہیں کیا ایک اور ضمیر کی ضرورت ہوگی؟

پس اگر تم نے اس کا جواب اثبات میں دیا تو میں تمہاری تردید کروں گا کیونکہ اس سے دَور اور تسلسل لازم آتا ہے جو کہ محال ہے۔

عمران! کیا تم یہ جاننا پسند نہیں کرو گے کہ واحد کی وصف ضمیر سے نہیں کی جاتی اور اس کے فعل و عمل کی وجہ سے اس کے اجزا نہیں مانے جائیں گے جیسا کہ مخلوق کے لیے یہ بات لازم آتی ہے۔

لہٰذا تم اس بات کو اچھی طرح سے سمجھو اور اسی پر اپنے نظریات کی بنیاد رکھو۔ تم صحیح راستہ اپنا سکو گے''۔

عمران صابی نے کہا: آقا! مجھے اس کی مخلوق کے حدود سے آگاہ کریں کہ ان کی کیفیت کیا ہے اور اس کے معانی کیا ہیں اور اس کی کتنی اقسام ہیں؟؟؟؟

امامؑ نے فرمایا: ''تم نے پوچھا تو پھر جان لو کہ اس کی مخلوق چھ طرح کی ہے۔

1۔ پہلی قسم وہ ہے جو قابل لمس، قابل وزن ہے اور قابل رویت ہے

2۔ دوسری قسم وہ ہے جس میں مذکورہ اوصاف نہیں ہیں۔

3۔ تیسری قسم وہ ہے جو قابل رویت تو ہے لیکن قابل لمس، قابل حس، قابل وزن اور رنگت کی حدود سے ماورا ہے۔

4۔ چوتھی قسم کا تعلق تقدیر یعنی اندازوں سے ہے اس میں صورتیں اور طول و عرض شامل ہیں۔

5۔ پانچویں قسم ان ''اعراض'' کی ہے جو قرار پذیر ہیں اور حواس سے جن کا ادراک ممکن ہے

6۔ وہ اعراض جو قرار پذیر نہیں۔

اس کے علاوہ اعمال و حرکات ہیں جو اشیاء کو وجود میں لاتے ہیں اور انہیں ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل کرتے ہیں اور ان میں کمی بیشی لاتے ہیں، اعمال و حرکات کا ایک اپنا دورانیہ ہوتا ہے جس میں وہ سرانجام پاتے ہیں، پھر عمل و حرکت ختم ہو جاتی ہے اور اس کا اثر باقی رہتا ہے اور یوں عمل و حرکت کا تعلق ان اشیاء سے بن جاتا ہے جو خود تو چلی جائیں لیکن اپنے پیچھے اثر چھوڑ جائیں''۔

عمران صابی نے کہا: آقا! آپ مجھے یہ بتائیں کہ خالق واحد تھا اس کے ساتھ کوئی ماسوا نہ تھا اور کوئی چیز اس کے ساتھ موجود نہ تھی تو کیا مخلوق کو خلق کرنے سے اس میں تغیر واقع نہیں ہوا ہوگا؟

امامؑ نے فرمایا: ''وہ قدیم ہے، مخلوق کے پیدا کرنے سے اس میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی، خلقت اس میں تبدیلی نہیں لاتی وہ مخلوقات میں تبدیلیاں لاتا ہے''۔

عمران صابی نے کہا: آقا! ہم نے اسے کس چیز سے پہچانا؟

امامؑ نے فرمایا: ''اس کے غیر سے ہم نے اسے پہچانا''۔

عمران صابی نے کہا: ''غیر'' سے کیا مراد ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: ''اس کی مشیت، اس کا اسم، اس کی صفت اور اس جیسی دوسری اشیاء۔ یہ تمام چیزیں حادث اور مخلوق ہیں''۔

عمران صابی نے کہا: آقا! تو وہ خود کیا چیز ہے؟

امامؑ نے فرمایا: ''وہ نور ہے اور اس کے نور ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ زمین وآسمان کی مخلوق کا ہادی ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس اس کی توحید کو ادا کرنے کے لیے الفاظ نہیں ہیں''۔

عمران صابی نے کہا: آقا! کیا ایسا نہیں کہ مخلوق کی پیدائش سے پہلے وہ خاموش (ساکت) تھا پھر اس نے کلام کیا۔

امامؑ نے فرمایا: ''سکوت (خاموشی) کا لفظ خود اس بات کی دلیل ہے کہ اس سے پہلے نُطق موجود تھا۔ اور اس کی مثال یوں سمجھو کہ چراغ کے لئے یہ الفاظ نہیں کہے جاتے

هو ساکت لا ناطق۔ وہ خاموش ہے اور ناطق نہیں ہے۔

اور اسی طرح سے چراغ کے لئے ہم یہ نہیں کہا کرتے ''ان السراج لیضیء فیما یرید'' کہ چراغ اپنی مرضی سے اشیا کو روشن کر رہا ہے۔

تو یہ اور اس طرح کے مقولے ہم اس لئے نہیں کہہ سکتے کہ روشنی دینا چراغ کا ذاتی فعل نہیں ہے۔ اور روشنی کو پیدا کرنا بھی چراغ کے بس میں نہیں ہے۔ اور جب چراغ روشن ہوتا ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں۔

''قد اضاء لنا حتی استضانابه'' اس نے ہمارے لیے روشنی کی، یہاں تک کہ ہم نے اس سے روشنی حاصل کی۔

لہٰذا اس مثال سے تم درست نتیجہ کو اخذ کر سکتے ہو''۔

عمران صابی نے کہا: آقا! میں اس سے قبل یہ سمجھتا تھا کہ جب ذات حق نے مخلوق کو پیدا کیا تو اس میں تبدیلی واقع ہو گئی۔

امامؑ نے فرمایا: ''عمران! تم نے امر محال کی گفتگو کی۔ خالق میں تبدیلی کی کوئی معقول وجہ ہونی چاہیے کہ اس کی

ذات میں تبدیلی تسلیم کی جائے۔عمران! کیا کبھی تم نے دیکھا کہ آگ نے اپنے آپ میں تبدیلی لائی ہو اور کیا کبھی تم نے دیکھا کہ حرارت نے اپنے آپ کو جلایا ہو۔اور کیا تم نے کسی آنکھوں والے کو دیکھا ہے جس نے اپنی بصارت کو دیکھا ہو؟؟؟''

عمران صابی نے کہا: آقا! میں نے ایسا نہیں دیکھا۔

پھر عمران صابی نے کہا: آقا! آپ یہ بتائیں کہ وہ خلقت میں حلول کر چکا ہے یا مخلوق اس میں حلول کر چکی ہے؟

امامؑ نے فرمایا: ''عمران! اللہ اس سے کہیں بلند و بالاتر ہے۔کہ وہ مخلوق میں سمائے یا مخلوق اس میں سما جائے۔اور تیرا یہ علم انتہائی لائق مذمت ہے۔بھلا مجھے یہ بتاؤ کہ جب تم آئینہ میں اپنے آپ کو دیکھتے ہو تو اس وقت تم آئینے میں سما جاتے ہو یا آئینہ تم میں سما جاتا ہے؟

اور اگر تم میں سے کوئی بھی کسی میں سمایا ہوا نہیں ہوتا تو پھر تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو کہ آئینہ میں تم ہی ہو؟''

عمران نے کہا: میں اس روشنی کے ذریعے سے اپنے آپ کو دیکھتا ہوں جو میرے اور آئینہ کے درمیان میں ہوتی ہے۔

امامؑ نے فرمایا: تو وہ روشنی تمہاری آنکھوں کی روشنی سے زیادہ نہیں ہوتی جو تمہیں آئینہ میں نظر آتی ہے؟''

عمران نے کہا: جی ہاں! آنکھ میں تھوڑا سا نور رہوتا ہے جب کہ آئینہ میں زیادہ دیکھائی دیتا ہے۔

امامؑ نے فرمایا: ''پھر ہمیں وہ زیادہ نور دیکھاؤ''۔

عمران صابی سے اس کا کو جواب نہ بن آیا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ''یاد رکھو تم وہ نور چشم دکھانے کے قابل نہیں ہو۔البتہ اس نور نے تمہیں آئینہ دکھایا اور آئینہ نے تمہیں تمہاری شکل صورت دکھائی۔لیکن نہ تو تم آئینہ میں سمائے اور نہ ہی آئینہ تمہارے اندر سمایا۔اس حقیقت کو بہت سی مثالوں سے ثابت کیا جاسکتا ہے۔جب کہ اللہ کی شان بلند و بالا ہے''۔

پھر آپؑ مامون کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''نماز کا وقت ہو چکا ہے؟''

عمران صابی نے کہا: آقا! آپ گفتگو منقطع نہ کریں کیونکہ میرے دل میں رِقت پیدا ہو رہی ہے۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''ہم نماز پڑھ کر ابھی واپس آتے ہیں اور باقی گفتگو بعد میں کریں گے''۔

چنانچہ آپؑ اٹھے اور آپ کی وجہ سے مامون اور دیگر حاضرین بھی اٹھے۔آپؑ نے اندر نماز پڑھی جب کہ باقی افراد نے محمد بن جعفر کی اقتدا میں نماز پڑھی۔نماز سے فارغ ہو کر آپؑ دوبارہ اپنی نشست پر تشریف فرما ہوئے اور عمران سے فرمایا: ''عمران! پوچھو جو تمہیں پوچھنا ہو''۔

عمران صابی نے کہا: آقا! یہ بتائیں اللہ از روئے حقیقت واحد ہے یا از روئے صفات واحد ہے؟

امامؑ نے فرمایا: اللہ خالق واحد ہے اور وہ کائن اول ہے اور وہ ہمیشہ شے واحد ہے کوئی چیز اس کے ساتھ نہ تھی۔ وہ اکیلا ہے جس کے ساتھ کوئی دوسرا نہ تو معلوم تھا، نہ مجہول تھا، نہ محکم تھا، نہ متشابہ تھا، نہ کوئی قابل ذکر تھا نہ قابل فراموش تھا اور نہ ہی کوئی چیز تھی جس پر شے کے لفظ کا اطلاق ممکن ہو۔ اور اس وقت، وقت بھی نہ تھا۔ اور وقت ختم ہو جائے گا وہ پھر بھی باقی رہے گا۔ اور وہ کسی شے کی وجہ سے قائم نہیں ہوا اور اشیاء فنا ہو جائیں گی وہ پھر بھی قائم رہے گا۔ اور اس نے کسی چیز کا سہارا نہیں لیا اور کسی چیز میں قیام نہیں کیا۔ اور تخلیق کائنات سے قبل اس کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ اور جن صفاتی القاب کا اس پر اطلاق ہوتا ہے۔ وہ تو صفات محدثہ ہیں اور سمجھانے کے لیے ان الفاظ کا سہارا لیا جاتا ہے''۔

حروف ابجد کی تخلیق

عمران! تمہیں یہ جاننا چاہیے کہ ابداع، مشیت اور ارادہ اگرچہ تین الگ الگ الفاظ ہیں لیکن ان تینوں کے معنی و مفہوم ایک ہیں۔ اللہ کی پہلی تخلیق وارادہ اور مشیت حروف ابجد ہیں۔ جنہیں اللہ نے ہر چیز کی بنیاد اور ہر چیز کی دلیل اور فاصلہ کرنے والا بنایا اور انہی حروف سے حق و باطل کے تمام اسماء میں تفریق قائم کی اور انہی حروف کو فعل ومفعول، معنی و غیر معنی کا ذریعہ بنایا اور تمام امور کا دارومدار انہی حروف پر رکھا اور حروف مفردہ کی تخلیق سے صرف انہی حروف کے معنیٰ پیش نظر رکھا گئے۔

اور اللہ جو کہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس نے اپنے نور سے ہی حروف معجمہ کی تخلیق کی اور یہ اس کا فعل اول ہے۔ اور حروف ذات حق کے فعل اول کے مفعول اول ہیں اور یہی حروف ہی ہیں جن پر کلام اور عبادات الٰہی کا دارومدار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تینتیس (۳۳) حروف خلق کیے جن میں سے عربی زبان میں اٹھائیس حروف استعمال ہوتے ہیں اور انہیں اٹھائیس حروف میں سے بائیس (۲۲) حروف سریانی وعبرانی زبانوں میں مستعمل ہیں۔ اور پانچ دوسرے حروف عجمی اور دیگر زبانوں میں بولے جاتے ہیں اور یوں ان کی کل تعداد تینتیس (۳۳) بنتی ہے۔

حروف معجمہ کی تخلیق کے بعد "کُنۡ فَیَکُوۡنُ" کا مرحلہ آیا۔ اسی لفظ "کُنۡ" سے مخلوقات ومصنوعات منصۂ شہود پر آئیں۔

لہٰذا اللہ کی مخلوق اول وہ ارادہ وابداع ہے جس کا کوئی وزن نہیں۔ جو حرکت وسمع ورنگ وحِس میں مقید نہیں ہے اور ابداع کے بعد مخلوق دوم حروف ہیں جن کا وزن ورنگ نہیں ہے اور یہ قابل سماعت ہیں لیکن قابل رویت نہیں ہیں۔

اور تیسری مخلوق میں وہ انواع شامل ہیں جو حس ولمس اور ذوق ونظر میں مقیّد ہیں۔ ذات حق ابداع سے بھی پہلے ہے کیونکہ اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اور اس کے ساتھ بھی کوئی چیز نہ تھی۔ اور ابداع، حروف سے مقدّم ہے اور حروف اپنے علاوہ کسی اور پر دلالت نہیں کرتے''۔

مامون نے کہا: حروف اپنے علاوہ کسی اور پر کیوں نہیں دلالت کرتے ؟

امامؑ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی حکمت یہ ہے کہ ان حروف کو غیر معنی کے لیے کبھی جمع نہیں کرتا۔ اور جب تک یہ جمع نہ ہوں تو اس وقت تک

کوئی جدیدہ مفہوم و معنیٰ کا اظہار نہیں ہوتا''۔

عمران نے کہا: ہم اس بات کو کیسے سمجھیں؟

امام عالی مقام علیہ السلام نے فرمایا: ''اس بات پر خصوصی توجہ کرو۔ اس بات کی تفصیل وتوضیح یہ ہے، جب تم صرف حروف معجمہ ادا کرتے ہو اور تمہارا مقصود بھی صرف حروف ہی ہوں تو تم اس وقت انہیں علیحدہ علیحدہ زبان پر لاتے ہو اور یوں انہیں ادا کرتے ہو۔

ا۔ب۔ت۔ث۔ج۔ح۔خ۔ الیٰ اٰخرہ

اس صورت میں ان حروف کو مفرد ادا کرتے ہو اور ان حروف سے بس یہی حروف مقصود ہوتے ہیں ان کے کوئی معنیٰ و مفہوم مقصود نہیں ہوتے۔ اور جب تم ان حروف کو جمع کرتے ہو تو وہ کسی چیز کا نام یا صفت قرار پاتے ہیں۔ اور وہ مطلوبہ معانی پر دلالت کرنے لگ جاتے ہیں۔ کیا تم اس حقیقت کو سمجھ گئے؟''

عمران نے کہا: جی ہاں! میں سمجھ گیا۔

پھر امامؑ نے فرمایا: ''اس حقیقت کو جان لو کہ غیر موصوف کی صفت نہیں ہوتی اور معنی کے بغیر اسم نہیں ہوتا اور غیر محدود کے لیے حد نہیں ہوتی۔ اور صفات و اسماء، کمال اور وجود پر دلالت کرتے ہیں مگر موصوف کو محیط نہیں ہوتے اور اس کے برعکس تہائی، چوتھائی یا چھٹا حصہ قسم کا مفہوم محیط ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی معرفت صفات اور اسماء سے ممکن ہے لیکن طول وعرض، قلت و کثرت، رنگ و وزن وغیرہ سے ممکن نہیں۔ اور خدا کسی چیز میں حلول نہیں کرتا اور نہ ہی اس میں کوئی چیز حلول کرتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی معرفت اس کے صفات اور اس کے اسماء کے ذکر سے ہوسکتی ہے۔ اور مخلوق سے خالق کا استدلال کیا جائے گا۔ کسی شکی مزاج کو آنکھوں سے دیکھنے اور کانوں سے سننے اور ہاتھوں سے لمس کرنے اور دل کے احاطہ کے مطالبہ کا حق نہیں ہے۔

اگر ذات حق کی صفات اس کی دلیل نہ ہوتیں اور اس کے اسماء اس کے داعی نہ ہوتے تو عبادت اللہ کی ہرگز قرار نہ پاتی بلکہ وہ اسماء وصفات کی قرار پاتی۔ اور جب اسماء وصفات اس کے غیر ہوتے تو پھر اللہ معبود ہی نہ ہوتا۔ تو کیا تم نے اس مفہوم کو سمجھ لیا ہے؟''

عمران صابی نے کہا: جی ہاں! میرے آقا۔ میں اس کی مزید تفصیل کا طالب ہوں۔

امامؑ نے فرمایا: ''عقل کے اندھے اور گمراہ جاہلوں کی یہ بات کبھی تسلیم نہ کرنا کہ اللہ روزِ آخرت حساب، ثواب اور عذاب کے لیے موجود ہوگا لیکن دنیا میں اطاعت کے لیے موجود نہیں ہے۔ اگر ذاتِ حق میں کوئی نقص اور کمی ہوتی تو وہ آخرت میں بھی کبھی موجود نہ ہوتا۔ لیکن یہ لوگ جادۂ حق سے بھٹک چکے ہیں۔ اور حق کے دیکھنے اور سننے سے اندھے ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ رب العزت کا فرمان ہے۔

''اور جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور راستے سے بھٹکا ہوا ہوگا''۔ [1]

یعنی جو موجود حقائق کو نہیں دیکھ پاتا اور دانش ور جانتے ہیں کہ اس کا استدلال صرف اسی طریقہ سے ہی ممکن ہے اور جو اس کے علاوہ اپنی رائے سے استدلال کرے گا وہ علم و دانش سے زیادہ دور ہو جائے گا۔ اللہ نے اس کا علم اس قوم کے پاس رکھا ہے جو علم و عقل و فہم کے مالک ہیں''۔

ابداع مخلوق ہے یا نہیں؟

عمران صابی نے کہا: آقا! یہ بتائیں کہ ابداع مخلوق ہے یا نہیں؟

امامؑ نے فرمایا: ''ابداع مخلوق ساکن ہے۔ جس کا ادراک سکون سے نہیں ہوتا۔ اسے مخلوق کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ نے اس کا احداث کیا ہے۔ اللہ نے اسے اس وقت بنایا جب ان دو کے علاوہ کوئی تیسری چیز موجود نہ تھی۔ لیکن یہ یاد رکھو کہ اللہ کی ہر پیدا کردہ چیز کو لفظ مخلوق سے تعبیر نہیں کیا جاتا۔

مخلوق کبھی ساکن ہوتی ہے، کبھی متحرک ہوتی ہے، کبھی مرکب ہوتی ہے، کبھی معلوم اور کبھی متشابہ ہوتی ہے۔ بہر نوع جس پر بھی حد کا اطلاق ہو وہ اللہ کی مخلوق ہے۔

اور تمہیں علم ہونا چاہیے تم جو کچھ اپنے حواس سے پاتے ہو تو وہ معنی و مفہوم حواس کی بدولت ادراک کردہ ہے اور ہر حاسہ اسی چیز کا ادراک کرتا ہے۔ جس کے لئے اللہ نے اسے پیدا کیا ہے اور حواس سے حاصل کردہ معلومات کو جمع و ترتیب دینا دل کا کام ہے۔

علاوہ ازیں تمہیں یہ بھی جاننا چاہیے کہ ذات واحد وہ ہے جو بغیر کسی اندازہ و تقدیر اور حد بندی کے قائم ہو۔ جب کہ تمام مخلوقات تقدیر و حد بندی کی پابند ہیں تو پیدا کرنے والے نے گویا دو چیزیں پیدا کی ہیں۔

ایک تقدیر اور دوسرا تقدیر کا پابند۔ اور ان دونوں میں سے کسی میں بھی رنگ و وزن اور ذائقہ نہیں ہے۔ اور ان میں سے ایک کا ادراک دوسری چیز سے ہوتا ہے اور دونوں کو ان کے نفس سے قابل ادراک بنایا۔ اور اس نے کسی مخلوق کو اکیلا اور قائم بذاتہ نہیں بنایا۔

---

[1] بنی اسرائیل ۷۲

اوراس کے برعکس ذات حق تنہا اور قائم بذاتہ ہے۔ وہ اپنے وجود و قیام کے لئے کسی دوسرے مددگار اور ساتھی کا محتاج نہیں ہے۔ اور مخلوق کا خاصہ یہ ہے کہ وہ اللہ کے اذن ومشیت سے ایک دوسرے کو سہارا دیتی ہے۔

اس بحث میں لوگوں نے اختلاف کیا اور وہ حیران و پریشان ہوئے اور ان کی گمراہی کی وجہ یہ ہے کہ وہ تاریکی کی مدد سے تاریکی سے نجات چاہتے ہیں اور وہ اپنی صفات سے خدا کے وصف بیان کرتے ہیں۔ اس لیے وہ حق سے بہت دور چلے گئے ہیں۔

اگر وہ ایسا کرنے کی بجائے اللہ کی توصیف اس کے اوصاف اور مخلوق کی توصیف مخلوق کے اوصاف سے کرتے تو کبھی گمراہ نہ ہوتے اور اختلاف میں نہ پڑتے اور انہیں فہم ویقین کی دولت نصیب ہوتی۔ اللہ جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی ہدایت کرتا ہے''۔

عمران صابی نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ آپؑ نے اس کے وصف بیان کئے۔

پھر اس نے کہا: آقا! مجھے آخر میں آپ سے ایک اور مسئلہ دریافت کرنا ہے۔

امامؑ نے فرمایا: ''جو چاہو پوچھ لو''۔

عمران صابی نے کہا: میرا سوال ذات احدیت کے متعلق ہے کہ وہ کس چیز میں ہے؟ اور کیا کوئی چیز اس کا احاطہ کر سکتی ہے؟ اور کیا وہ ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہوتا ہے؟ اور کیا اسے کسی چیز کی ضرورت محسوس ہوتی ہے؟

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''عمران! تم نے پوچھا تو پھر اچھی طرح سے سنو اور سمجھ لو! کیونکہ یہ مسائل لوگوں کے لیے پیچیدہ ترین مسائل شمار ہوتے ہیں۔ ان مسائل کو عقل وحلم سے عاری افراد سمجھنے سے قاصر ہیں۔ البتہ اہل عقل وانصاف ہی ان مسائل کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

تمہارے سوالوں کا جوابات یہ ہے۔

اگر وہ کسی چیز کو اس لیے پیدا کرتا کہ اسے اس کی ضرورت ہے۔ تو پھر کہنے والے کو یہ کہنے کا حق حاصل ہوتا کہ وہ اپنی ضرورت کی چیز میں حلول کر سکتا ہے۔ اللہ کسی بھی چیز کو اس لیے نہیں بنایا کہ اسے اس کی حاجت (ضرورت) تھی وہ ہمیشہ سے ثابت وقائم ہے نہ تو کسی چیز میں ہے اور نہ ہی کسی چیز پر ہے۔ مخلوق ایک دوسرے کو تھامے ہوئے ہے اور بعض، بعض میں داخل ہوتی ہے اور خارج بھی ہوتی ہے۔ اور اللہ سبحانہ تمام کائنات کو تھامے ہوئے ہے وہ نہ تو کسی چیز میں داخل ہوتا ہے اور نہ ہی اس سے کوئی چیز برآمد ہوتی ہے۔ اور نہ ہی کائنات کی حفاظت اسے تھکان میں مبتلا کرتی ہے۔ ذات حق کائنات کے تھامنے سے عاجز نہیں آتی۔ اور کائنات اس کی شانِ محافظت کی کیفیت جاننے سے عاجز ہے اور اس شان محافظت کو اللہ خود جانتا ہے یا وہ رسول جانتے ہیں جنہیں اللہ نے اس کی اطلاع دی ہے۔ اور اس کے راز دان اور اس کے امر کے محافظ اور اس کے خازن

اور شریعت کو قائم رکھنے والے جانتے ہیں۔اس کا امر آنکھ جھپکنے یا اس بھی زیادہ جلد نافذ ہوتا ہے۔اور جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اسے "کُن" کہتا ہے۔وہ ہو جاتی ہے۔اور ایسا ہرگز نہیں ہے کہ ایک چیز اس کے زیادہ قریب ہو اور دوسری چیز اس سے دور ہو"۔

عمران! کیا تم نے اس بات کو سمجھ لیا ہے؟

عمران نے کہا: جی ہاں! میرے آقا و مولا! میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا وہی ہے جس کی توصیف و توحید آپؑ نے بیان فرمائی ہے۔اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیؐ اللہ کے عبد ہیں جنہیں ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث کیا گیا۔

پھر اس نے قبلہ رو ہو کر سجدہ کیا اور مسلمان ہو گیا۔

حسن بن نوفلی (راوی) کہتے ہیں کہ جب عمران لاجواب ہو گیا اور اس نے اسلام قبول کیا تو دربار میں بیٹھے ہوئے دیگر متکلمین کو آپؑ سے مزید سوال کرنے کی جرات نہ ہوئی۔

اتنے میں شام ہو گئی اور دربار برخواست ہو گیا اور مامون اپنے محل میں چلا گیا اور امامؑ اپنے بیت الشرف میں تشریف لائے۔

راوی کہتا ہے کہ میں اپنے دوستوں کی جماعت کے ساتھ تھا۔اتنے میں محمد بن جعفر کا مجھے پیغام موصول ہوا۔میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے مجھ سے کہا: نوفلی! آج تم نے اپنے امام کا کارنامہ ملاحظہ کیا؟ خدا کی قسم! ہمیں ان کے اس تبحر علمی کا علم نہیں تھا۔اور ہم نے انہیں علم الکلام کے مسائل پر بحث کرتے ہوئے بھی کبھی نہیں دیکھا تھا۔

البتہ بیت اللہ کے زائرین ان کے پاس آکر مناسک حج اور حلال و حرام کے مسائل پوچھا کرتے تھے۔

پھر محمد بن جعفر نے کہا: ابو محمد! مجھے اندیشہ ہے یہ شخص (مامون) ان سے حسد کرے گا۔اور حسد کے نتیجے میں انہیں زہر بھی دے سکتا ہے یا انہیں کسی اور مصیبت میں بھی گرفتار کر سکتا ہے۔لہٰذا تم جا کر ان سے درخواست کرو کہ وہ ان چیزوں سے باز رہیں۔

میں (نوفلی) نے کہا: امامؑ میری بات نہیں مانیں گے۔اور اس اجتماع کا مقصد بھی یہی تھا کہ مامون اس طرح سے یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ علی رضا علیہ السلام کے پاس بھی ان کے آبائے طاہرینؑ کے علم کا ذخیرہ موجود ہے یا نہیں۔

محمد بن جعفر نے کہا: تم ان کی خدمت میں عرض کرو کہ آپؑ کا چچا بوجوہ ان مسائل کو ناپسند کرتا ہے۔اور وہ آپؑ سے درخواست کرتا ہے کہ آئندہ آپؑ ان مسائل سے باز رہیں۔

نوفلی کہتے ہیں: میں امامؑ کے بیت الشرف میں گیا اور انہیں ان کے چچا کا پیغام سنایا۔

امامؑ پیغام سن کر مسکرا دیئے اور فرمایا میں بخوبی جانتا ہوں کہ میرے چچا مجھے کیوں منع کرنا چاہتے ہیں۔

پھر آپؑ نے اپنے ایک نوکر کو صدا دے کر فرمایا: تم عمران کے پاس جاؤ اور اسے میرے حضور پیش کرو۔

نوفلی کہتے ہیں: میں نے کہا مجھے اس کی رہائش کا پتہ معلوم ہے وہ ہمارے ایک شیعہ بھائی کے ہاں مقیم ہے۔

امامؑ نے فرمایا: بہتر ہے پھر تم خود ہی اس کے لیے سواری لے کر جاؤ اسے ہمارے پاس لے آؤ حسب الحکم میں عمران کے پاس گیا اور اسے آپؑ کی خدمت میں لے آیا۔ آپؑ نے اسے خلعت عطاء فرمائی اور سواری کا جانور دیا اور دس ہزار درہم بھی اسے عطا فرمائے۔

میں (نوفلی) نے کہا: مولا! آپؑ نے تو اپنے جدنامدار امیر المومنین علیہ السلام کی سیرت پر عمل کیا۔

آپؑ نے فرمایا: ہم ایسا ہی طرز عمل پیش کرتے ہیں۔

رات کے کھانے کے لیے دستر خوان لگایا گیا تو حضرتؑ نے مجھے اپنی دائیں طرف اور عمران کو بائیں طرف بٹھایا۔

جب ہم کھانے سے فارغ ہوئے تو حضرتؑ نے عمران سے کو فرمایا: کل آنا۔ ہم تجھے اہل مدینہ کا طعام کھلائیں گے۔

اس واقعہ کے بعد عمران ہمیشہ عقائد اسلامیہ کا دفاع کرتا تھا۔ اور مختلف مذاہب اور ملل کے علماء سے مباحثہ کر کے انہیں لاجواب کر دیتا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ متکلمین ان سے بحث کرنے سے گھبراتے تھے۔

مامون نے بھی عمران کو دس ہزار درہم عطا کیے۔ اور امامؑ نے اسے علاقہ بلخ کے صدقات کا عامل مقرر کیا جہاں اس کی مالی حالت بہتر ہوگئی۔

باب13

خراسانی متکلم سلیمان مروزی سے مباحثہ

1 حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ الْفَقِيهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ صَدَقَةَ الْقُمِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْأَنْصَارِيُّ الْكَجِّيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيَّ يَقُولُ قَدِمَ سُلَيْمَانُ الْمَرْوَزِيُّ مُتَكَلِّمُ خُرَاسَانَ عَلَى الْمَأْمُونِ فَأَكْرَمَهُ وَ وَصَلَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَمِّي عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَدِمَ عَلَيَّ مِنَ الْحِجَازِ وَ هُوَ يُحِبُّ الْكَلَامَ وَ أَصْحَابَهُ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ تَصِيرَ إِلَيْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ لِمُنَاظَرَتِهِ فَقَالَ سُلَيْمَانُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَسْأَلَ مِثْلَهُ فِي مَجْلِسِكَ فِي جَمَاعَةٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَيَنْتَقِصَ عِنْدَ الْقَوْمِ إِذَا كَلَّمَنِي وَ لَا يَجُوزُ الِاسْتِقْصَاءُ عَلَيْهِ قَالَ الْمَأْمُونُ إِنَّمَا وَجَّهْتُ إليه [إِلَيْكَ لِمَعْرِفَتِي بِقُوَّتِكَ وَ لَيْسَ مُرَادِي إِلَّا أَنْ تَقْطَعَهُ عَنْ حُجَّةٍ وَاحِدَةٍ فَقَطْ فَقَالَ سُلَيْمَانُ حَسْبُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اجْمَعْ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ وَ خَلِّنِي وَ الذَّمَّ فَوَجَّهَ الْمَأْمُونُ إِلَى الرِّضَا عليه السلام فَقَالَ إِنَّهُ قَدِمَ إِلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَرْوَ وَ هُوَ وَاحِدُ خُرَاسَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْكَلَامِ فَإِنْ خَفَّ عَلَيْكَ أَنْ تَتَجَشَّمَ الْمَصِيرَ إِلَيْنَا فَعَلْتَ فَنَهَضَ عليه السلام لِلْوُضُوءِ وَ قَالَ لَنَا تَقَدَّمُونِي وَ عِمْرَانُ الصَّابِي مَعَنَا فَصِرْنَا إِلَى الْبَابِ فَأَخَذَ يَاسِرٌ وَ خَالِدٌ بِيَدِي فَأَدْخَلَانِي عَلَى الْمَأْمُونِ فَلَمَّا سَلَّمْتُ قَالَ أَيْنَ أَخِي أَبُو الْحَسَنِ أَبْقَاهُ اللهُ تَعَالَى قُلْتُ خَلَّفْتُهُ يَلْبَسُ ثِيَابَهُ وَ أَمَرَنَا أَنْ نَتَقَدَّمَ ثُمَّ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ عِمْرَانَ مَوْلَاكَ مَعِي وَ هُوَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ وَ مَنْ عِمْرَانُ قُلْتُ الصَّابِي الَّذِي أَسْلَمَ عَلَى يَدِكَ قَالَ فَلْيَدْخُلْ فَدَخَلَ فَرَحَّبَ بِهِ الْمَأْمُونُ ثُمَّ قَالَ لَهُ يَا عِمْرَانُ لَمْ تَمُتْ حَتَّى صِرْتَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي شَرَّفَنِي بِكُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ لَهُ الْمَأْمُونُ يَا عِمْرَانُ هَذَا سُلَيْمَانُ الْمَرْوَزِيُّ مُتَكَلِّمُ خُرَاسَانَ قَالَ عِمْرَانُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ يَزْعُمُ [أَنَّهُ وَاحِدُ خُرَاسَانَ فِي النَّظَرِ وَ يُنْكِرُ الْبَدَاءَ قَالَ فَلِمَ لَا تُنَاظِرُونَهُ قَالَ عِمْرَانُ ذَلِكَ إِلَيْهِ فَدَخَلَ الرِّضَا عليه السلام فَقَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ قَالَ عِمْرَانُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ هَذَا سُلَيْمَانُ الْمَرْوَزِيُّ فَقَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ أَ تَرْضَى بِأَبِي الْحَسَنِ وَ بِقَوْلِهِ فِيهِ فَقَالَ عِمْرَانُ قَدْ رَضِيتُ بِقَوْلِ أَبِي الْحَسَنِ فِي الْبَدَاءِ عَلَى أَنْ يَأْتِيَنِي فِيهِ بِحُجَّةٍ

أَحْتَجُّ بِهَا عَلَى نُظَرَائِي مِنْ أَهْلِ النَّظَرِ قَالَ الْمَأْمُونُ يَا أَبَا الْحَسَنِ مَا تَقُولُ فِيمَا تَشَاجَرَا فِيهِ قَالَ وَ مَا أَنْكَرْتَ مِنَ الْبَدَاءِ يَا سُلَيْمَانُ وَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ أَ وَ لَمْ يَرَ الْإِنْسانُ أَنَّا خَلَقْناهُ مِنْ قَبْلُ وَ لَمْ يَكُ شَيْئاً وَ يَقُولُ عَزَّ وَ جَلَ وَ هُوَ الَّذِي يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَ يَقُولُ بَدِيعُ السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ وَ يَقُولُ عَزَّ وَ جَلَ يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ ما يَشاءُ وَ يَقُولُ وَ بَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسانِ مِنْ طِينٍ وَ يَقُولُ عَزَّ وَ جَلَ وَ آخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَ إِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَ يَقُولُ عَزَّ وَ جَلَ وَ ما يُعَمَّرُ مِنْ مُعَمَّرٍ وَ لا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا فِي كِتابٍ قَالَ سُلَيْمَانُ هَلْ رُوِّيتَ فِيهِ مِنْ آبَائِكَ شَيْئاً قَالَ نَعَمْ رُوِّيتُ عَنْ أَبِي عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عِلْمَيْنِ عِلْماً مَخْزُوناً مَكْنُوناً لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا هُوَ مِنْ ذَلِكَ يَكُونُ الْبَدَاءُ وَ عِلْماً عَلَّمَهُ مَلَائِكَتَهُ وَ رُسُلَهُ فَالْعُلَمَاءُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّنَا يَعْلَمُونَهُ قَالَ سُلَيْمَانُ أُحِبُّ أَنْ تَنْزِعَهُ لِي مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِنَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَما أَنْتَ بِمَلُومٍ أَرَادَ هَلَاكَهُمْ ثُمَّ بَدَا لِلَّهِ تَعَالَى فَقَالَ وَ ذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ سُلَيْمَانُ زِدْنِي جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ الرِّضَا لَقَدْ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَوْحَى إِلَى نَبِيٍّ مِنْ أَنْبِيَائِهِ أَنْ أَخْبِرْ فُلَاناً الْمَلِكَ أَنِّي مُتَوَفِّيهِ إِلَى كَذَا وَ كَذَا فَأَتَاهُ ذَلِكَ النَّبِيُّ فَأَخْبَرَهُ فَدَعَا اللهَ الْمَلِكُ وَ هُوَ عَلَى سَرِيرِهِ حَتَّى سَقَطَ مِنَ السَّرِيرِ وَ قَالَ يَا رَبِّ أَجِّلْنِي حَتَّى يَشِبَّ طِفْلِي وَ قضى امْرِي يَقْضِيَ أَمْرِي فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى ذَلِكَ النَّبِيِّ أَنِ ائْتِ فُلَاناً الْمَلِكَ فَأَعْلِمْ أَنِّي قَدْ أَنْسَيْتُ فِي أَجَلِهِ وَ زِدْتُ فِي عُمُرِهِ إِلَى خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَقَالَ ذَلِكَ النَّبِيُّ عليه السلام يَا رَبِّ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ أَنِّي لَمْ أَكْذِبْ قَطُّ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ إِنَّمَا أَنْتَ عَبْدٌ مَأْمُورٌ فَأَبْلِغْهُ ذَلِكَ وَ اللهُ لا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى سُلَيْمَانَ فَقَالَ أَحْسَبُكَ ضَاهَيْتَ الْيَهُودَ فِي هَذَا الْبَابِ قَالَ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ ذَلِكَ وَ مَا قَالَتِ الْيَهُودُ قَالَ قَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللهِ مَغْلُولَةٌ يَعْنُونَ أَنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ فَرَغَ مِنَ الْأَمْرِ فَلَيْسَ يُحْدِثُ شَيْئاً فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَ لُعِنُوا بِما قالُوا وَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْماً سَأَلُوا أَبِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ الْبَدَاءِ فَقَالَ وَ مَا يُنْكِرُ النَّاسُ مِنَ الْبَدَاءِ وَ أَنْ يَقِفَ اللهُ قَوْماً يُرْجِيهِمْ لِأَمْرِهِ قَالَ سُلَيْمَانُ أَ لَا تُخْبِرُنِي عَنْ إِنَّا أَنْزَلْناهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي أَيِّ شَيْءٍ أُنْزِلَتْ قَالَ يَا سُلَيْمَانُ لَيْلَةُ الْقَدْرِ يُقَدِّرُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهَا مَا يَكُونُ مِنَ السَّنَةِ إِلَى السَّنَةِ مِنْ حَيَاةٍ أَوْ مَوْتٍ أَوْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ أَوْ رِزْقٍ فَمَا قَدَّرَهُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَهُوَ مِنَ الْمَحْتُومِ قَالَ سُلَيْمَانُ أَلْآنَ قَدْ فَهِمْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَزِدْنِي قَالَ يَا سُلَيْمَانُ إِنَّ مِنَ الْأُمُورِ أُمُوراً مَوْقُوفَةً عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ يُقَدِّمُ مِنْهَا مَا يَشَاءُ وَ يُؤَخِّرُ مَا يَشَاءُ وَ يَمْحُو مَا يَشَاءُ يَا سُلَيْمَانُ إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام

كَانَ يَقُولُ الْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ عَلَّمَهُ اللهُ و مَلَائِكَتَهُ وَ رُسُلَهُ فَمَا عَلَّمَهُ مَلَائِكَتَهُ وَ رُسُلَهُ فَإِنَّهُ يَكُونُ وَ لَا يُكَذِّبُ نَفْسَهُ وَ لَا مَلَائِكَتَهُ وَ لَا رُسُلَهُ وَ عِلْمٌ عِنْدَهُ مَخْزُونٌ لَمْ يُطْلِعْ عَلَيْهِ أَحَداً مِنْ خَلْقِهِ يُقَدِّمُ مِنْهُ مَا يَشَاءُ وَ يُؤَخِّرُ مِنْهُ مَا يَشَاءُ وَ يَمْحُو ما يَشاءُ وَ يُثْبِتُ مَا يَشَاءُ قَالَ سُلَيْمَانُ لِلْمَأْمُونِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا أُنْكِرُ بَعْدَ يَوْمِي هَذَا الْبَدَاءَ وَ لَا أُكَذِّبُ بِهِ إِنْ شَاءَ اللهُ فَقَالَ الْمَأْمُونُ يَا سُلَيْمَانُ سَلْ أَبَا الْحَسَنِ عَمَّا بَدَا لَكَ وَ عَلَيْكَ بِحُسْنِ الِاسْتِمَاعِ وَ الْإِنْصَافِ قَالَ سُلَيْمَانُ يَا سَيِّدِي أَسْأَلُكَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ مَا تَقُولُ فِيمَنْ جَعَلَ الْإِرَادَةَ اسْماً وَ صِفَةً مِثْلَ حَيٍّ وَ سَمِيعٍ وَ بَصِيرٍ وَ قَدِيرٍ قَالَ الرِّضَا عليه السلام إِنَّمَا قُلْتُمْ حَدَثَتِ الْأَشْيَاءُ وَ اخْتَلَفَتْ لِأَنَّهُ شَاءَ وَ أَرَادَ وَ لَمْ تَقُولُوا حَدَثَتِ الْأَشْيَاءُ وَ اخْتَلَفَتْ لِأَنَّهُ سَمِيعٌ بَصِيرٌ فَهَذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُمَا لَيْسَتَا مِثْلَ سَمِيعٍ وَ لَا بَصِيرٍ وَ لَا قَدِيرٍ قَالَ سُلَيْمَانُ فَإِنَّهُ لَمْ يَزَلْ مُرِيداً قَالَ عليه السلام يَا سُلَيْمَانُ فَإِرَادَتُهُ غَيْرُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ أَثْبَتَّ مَعَهُ شَيْئاً غَيْرَهُ لَمْ يَزَلْ قَالَ سُلَيْمَانُ مَا أَثْبَتُّ قَالَ الرِّضَا عليه السلام أَ هِيَ مُحْدَثَةٌ قَالَ سُلَيْمَانُ لَا مَا هِيَ مُحْدَثَةٌ فَصَاحَ بِهِ الْمَأْمُونُ وَ قَالَ يَا سُلَيْمَانُ مِثْلُهُ يُعَايَا أَوْ يُكَابَرُ عَلَيْكَ بِالْإِنْصَافِ أَ مَا تَرَى مَنْ حَوْلَكَ مِنْ أَهْلِ النَّظَرِ ثُمَّ قَالَ كَلِّمْهُ يَا أَبَا الْحَسَنِ فَإِنَّهُ مُتَكَلِّمُ خُرَاسَانَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ فَقَالَ هِيَ مُحْدَثَةٌ يَا سُلَيْمَانُ فَإِنَّ الشَّيْءَ إِذَا لَمْ يَكُنْ أَزَلِيّاً كَانَ مُحْدَثاً وَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مُحْدَثاً كَانَ أَزَلِيّاً قَالَ سُلَيْمَانُ إِرَادَتُهُ مِنْهُ كَمَا أَنَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ وَ عِلْمَهُ مِنْهُ قَالَ الرِّضَا عليه السلام فَأَرَادَ نَفْسَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ الْمُرِيدُ مِثْلَ السَّمِيعِ وَ الْبَصِيرِ قَالَ سُلَيْمَانُ إِنَّمَا أَرَادَ نَفْسَهُ كَمَا سَمِعَ نَفْسَهُ وَ أَبْصَرَ نَفْسَهُ وَ عَلِمَ نَفْسَهُ قَالَ الرِّضَا عليه السلام مَا مَعْنَى أَرَادَ نَفْسَهُ أَرَادَ أَنْ يَكُونَ شَيْئاً وَ أَرَادَ أَنْ يَكُونَ حَيّاً أَوْ سَمِيعاً أَوْ بَصِيراً أَوْ قَدِيراً قَالَ نَعَمْ قَالَ الرِّضَا عليه السلام أَ فَبِإِرَادَتِهِ كَانَ ذَلِكَ قَالَ سُلَيْمَانُ نَعَمْ قَالَ الرِّضَا عليه السلام فَلَيْسَ لِقَوْلِكَ أَرَادَ أَنْ يَكُونَ حَيّاً سَمِيعاً بَصِيراً مَعْنًى إِذَا لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ بِإِرَادَتِهِ قَالَ سُلَيْمَانُ بَلَى قَدْ كَانَ ذَلِكَ بِإِرَادَتِهِ فَضَحِكَ الْمَأْمُونُ وَ مَنْ حَوْلَهُ وَ ضَحِكَ الرِّضَا عليه السلام ثُمَّ قَالَ لَهُمُ ارْفُقُوا بِمُتَكَلِّمِ خُرَاسَانَ يَا سُلَيْمَانُ فَقَدْ حَالَ عِنْدَكُمْ عَنْ حَالِهِ وَ تَغَيَّرَ عَنْهَا وَ هَذَا مَا لَا يُوصَفُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ فَانْقَطَعَ ثُمَّ قَالَ الرِّضَا عليه السلام يَا سُلَيْمَانُ أَسْأَلُكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ قَالَ سَلْ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنْكَ وَ عَنْ أَصْحَابِكَ تُكَلِّمُونَ النَّاسَ بِمَا تَفْقَهُونَ وَ تَعْرِفُونَ أَوْ بِمَا لَا تَفْقَهُونَ وَ لَا تَعْرِفُونَ قَالَ بَلْ بِمَا نَفْقَهُ وَ نَعْلَمُ قَالَ الرِّضَا عليه السلام فَالَّذِي يَعْلَمُ النَّاسُ أَنَّ الْمُرِيدَ غَيْرُ الْإِرَادَةِ وَ أَنَّ الْمُرِيدَ قَبْلَ الْإِرَادَةِ وَ أَنَّ الْفَاعِلَ قَبْلَ الْمَفْعُولِ وَ هَذَا يُبْطِلُ قَوْلَكُمْ أَنَّ الْإِرَادَةَ وَ الْمُرِيدَ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَيْسَ ذَلِكَ مِنْهُ

عَلَى مَا يَعْرِفُ النَّاسُ وَ لَا عَلَى مَا يَفْقَهُونَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام فَأَرَاكُمُ ادَّعَيْتُمْ عِلْمَ ذَلِكَ بِلَا مَعْرِفَةٍ وَ قُلْتُمُ الْإِرَادَةُ كَالسَّمْعِ وَ الْبَصَرِ إِذَا كَانَ ذَلِكَ عِنْدَكُمْ عَلَى مَا لَا يُعْرَفُ وَ لَا يُعْقَلُ فَلَمْ يُحِرْ جَوَاباً ثُمَّ قَالَ الرِّضَا عليه السلام يَا سُلَيْمَانُ هَلْ يَعْلَمُ اللهُ جَمِيعَ مَا فِي الْجَنَّةِ وَ النَّارِ قَالَ سُلَيْمَانُ نَعَمْ قَالَ أَ فَيَكُونُ مَا عَلِمَ اللهُ تَعَالَى أَنَّهُ يَكُونُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا كَانَ حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا كَانَ أَ يَزِيدُهُمْ أَوْ يَطْوِيهِ عَنْهُمْ قَالَ سُلَيْمَانُ بَلْ يَزِيدُهُمْ قَالَ فَأَرَاهُ فِي قَوْلِكَ قَدْ زَادَهُمْ مَا لَمْ يَكُنْ فِي عِلْمِهِ أَنَّهُ يَكُونُ قَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَالْمَزِيدُ لَا غَايَةَ لَهُ قَالَ فَلَيْسَ يُحِيطُ عِلْمُهُ عِنْدَكُمْ بِمَا يَكُونُ فِيهِمَا إِذَا لَمْ يَعْرِفْ غَايَةَ ذَلِكَ وَ إِذَا لَمْ يُحِطْ عِلْمُهُ بِمَا يَكُونُ فِيهِمَا لَمْ يَعْلَمْ مَا يَكُونُ فِيهِمَا قَبْلَ أَنْ يَكُونَ تَعَالَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْ ذَلِكَ عُلُوّاً كَبِيراً قَالَ سُلَيْمَانُ إِنَّمَا قُلْتُ لَا يَعْلَمُهُ لِأَنَّهُ لَا غَايَةَ لِهَذَا لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَصَفَهُمَا بِالْخُلُودِ وَ كَرِهْنَا أَنْ نَجْعَلَ لَهُمَا انْقِطَاعاً قَالَ الرِّضَا عليه السلام لَيْسَ عِلْمُهُ بِذَلِكَ بِمُوجِبٍ لِانْقِطَاعِهِ عَنْهُمْ لِأَنَّهُ قَدْ يَعْلَمُ ذَلِكَ ثُمَّ يَزِيدُهُمْ ثُمَّ لَا يَقْطَعُهُ عَنْهُمْ وَ كَذَلِكَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُوداً غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ وَ قَالَ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَ وَ فَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ لَا مَقْطُوعَةٍ وَ لَا مَمْنُوعَةٍ فَهُوَ عَزَّ وَ جَلَّ يَعْلَمُ ذَلِكَ وَ لَا يَقْطَعُ عَنْهُمُ الزِّيَادَةَ أَ رَأَيْتَ مَا أَكَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَ مَا شَرِبُوا لَيْسَ يُخْلِفُ مَكَانَهُ قَالَ بَلَى قَالَ أَ فَيَكُونُ يَقْطَعُ ذَلِكَ عَنْهُمْ وَ قَدْ أَخْلَفَ مَكَانَهُ قَالَ سُلَيْمَانُ لَا قَالَ فَكَذَلِكَ كُلَّمَا يَكُونُ فِيهَا إِذَا أَخْلَفَ مَكَانَهُ فَلَيْسَ بِمَقْطُوعٍ عَنْهُمْ قَالَ سُلَيْمَانُ بَلَى يَقْطَعُهُ عَنْهُمْ وَ لَا يَزِيدُهُمْ قَالَ الرِّضَا عليه السلام إِذاً يَبِيدُ فِيهَا وَ هَذَا يَا سُلَيْمَانُ إِبْطَالُ الْخُلُودِ وَ خِلَافُ الْكِتَابِ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ لَهُمْ مَا يَشَاؤُنَ فِيهَا وَ لَدَيْنَا مَزِيدٌ وَ يَقُولُ عَزَّ وَ جَلَ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ وَ يَقُولُ عَزَّ وَ جَلَ وَ مَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ وَ يَقُولُ عَزَّ وَ جَلَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً وَ يَقُولُ عَزَّ وَ جَلَ وَ فَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ لَا مَقْطُوعَةٍ وَ لَا مَمْنُوعَةٍ فَلَمْ يُحِرْ جَوَاباً ثُمَّ قَالَ الرِّضَا عليه السلام يَا سُلَيْمَانُ أَ لَا تُخْبِرُنِي عَنِ الْإِرَادَةِ فِعْلٌ هِيَ أَمْ غَيْرُ فِعْلٍ قَالَ بَلَى هِيَ فِعْلٌ قَالَ عليه السلام فَهِيَ مُحْدَثَةٌ لِأَنَّ الْفِعْلَ كُلَّهُ مُحْدَثٌ قَالَ لَيْسَتْ بِفِعْلٍ قَالَ فَمَعَهُ غَيْرُهُ لَمْ يَزَلْ قَالَ سُلَيْمَانُ الْإِرَادَةُ هِيَ الْإِنْشَاءُ قَالَ يَا سُلَيْمَانُ هَذَا الَّذِي عِبْتُمُوهُ عَلَى ضِرَارٍ وَ أَصْحَابِهِ مِنْ قَوْلِهِمْ إِنَّ كُلَّ مَا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي سَمَاءٍ أَوْ أَرْضٍ أَوْ بَحْرٍ أَوْ بَرٍّ مِنْ كَلْبٍ أَوْ خِنْزِيرٍ أَوْ قِرْدٍ أَوْ إِنْسَانٍ أَوْ دَابَّةٍ إِرَادَةُ اللهِ وَ إِنَّ إِرَادَةَ اللهِ تَحْيَا وَ تَمُوتُ وَ تَذْهَبُ وَ تَأْكُلُ وَ تَشْرَبُ وَ تَنْكِحُ وَ تَلَذُّ وَ تَظْلِمُ وَ تَفْعَلُ الْفَوَاحِشَ وَ تَكْفُرُ وَ تُشْرِكُ فَيَبْرَأُ مِنْهَا وَ يُعَادِيهَا وَ هَذَا حَدُّهَا قَالَ سُلَيْمَانُ إِنَّهَا كَالسَّمْعِ وَ الْبَصَرِ وَ الْعِلْمِ قَالَ الرِّضَا عليه السلام قَدْ رَجَعْتَ إِلَى هَذَا

ثَانِيَةً فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّمْعِ وَ الْبَصَرِ وَ الْعِلْمِ أَ مَصْنُوعٌ قَالَ سُلَيْمَانُ لَا قَالَ الرِّضَا عليه السلام فَكَيْفَ نَفَيْتُمُوهُ قُلْتُمْ لَمْ يُرِدْ وَ مَرَّةً قُلْتُمْ أَرَادَ وَ لَيْسَتْ بِمَفْعُولٍ لَهُ قَالَ سُلَيْمَانُ إِنَّمَا ذَلِكَ كَقَوْلِنَا مَرَّةً عَلِمَ وَ مَرَّةً لَمْ يَعْلَمْ قَالَ الرِّضَا عليه السلام لَيْسَ ذَلِكَ سَوَاءً لِأَنَّ نَفْيَ الْمَعْلُومِ لَيْسَ بِنَفْيِ الْعِلْمِ وَ نَفْيُ الْمُرَادِ نَفْيُ الْإِرَادَةِ أَنْ تَكُونَ إِنَّ الشَّيْءَ إِذَا لَمْ يُرِدْ لَمْ تَكُنْ إِرَادَةٌ فَقَدْ يَكُونُ الْعِلْمُ ثَابِتاً وَ إِنْ لَمْ يَكُنِ الْمَعْلُومُ بِمَنْزِلَةِ الْبَصَرِ فَقَدْ يَكُونُ الْإِنْسَانُ بَصِيراً وَ إِنْ لَمْ يَكُنِ الْمُبْصَرُ وَ قَدْ يَكُونُ الْعِلْمُ ثَابِتاً وَ إِنْ لَمْ يَكُنِ الْمَعْلُومُ قَالَ سُلَيْمَانُ إِنَّهَا مَصْنُوعَةٌ قَالَ فَهِيَ مُحْدَثَةٌ لَيْسَتْ كَالسَّمْعِ وَ الْبَصَرِ لِأَنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ لَيْسَا بِمَصْنُوعَيْنِ وَ هَذِهِ مَصْنُوعَةٌ قَالَ سُلَيْمَانُ إِنَّهَا صِفَةٌ مِنْ صِفَاتِهِ لَمْ تَزَلْ قَالَ فَيَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ الْإِنْسَانُ لَمْ يَزَلْ لِأَنَّ صِفَتَهُ لَمْ تَزَلْ قَالَ سُلَيْمَانُ لَا لِأَنَّهُ لَمْ يَفْعَلْهَا قَالَ الرِّضَا عليه السلام يَا خُرَاسَانِيُّ مَا أَكْثَرَ غَلَطَكَ أَ فَلَيْسَ بِإِرَادَتِهِ وَ قَوْلِهِ تَكُونُ الْأَشْيَاءُ قَالَ سُلَيْمَانُ لَا قَالَ فَإِذَا لَمْ تَكُنْ بِإِرَادَتِهِ وَ لَا مَشِيَّتِهِ وَ لَا أَمْرِهِ وَ لَا بِالْمُبَاشَرَةِ فَكَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ تَعَالَى اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ فَلَمْ يُحِرْ جَوَاباً ثُمَّ قَالَ الرِّضَا عليه السلام أَ لَا تُخْبِرُنِي عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ إِذا أَرَدْنا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنا مُتْرَفِيها فَفَسَقُوا فِيها يَعْنِي بِذَلِكَ أَنَّهُ يُحْدِثُ إِرَادَةً قَالَ لَهُ نَعَمْ قَالَ عليه السلام فَإِذَا حَدَثَ إِرَادَةٌ كَانَ قَوْلُكَ إِنَّ الْإِرَادَةَ هِيَ هُوَ أَوْ شَيْءٌ مِنْهُ بَاطِلًا لِأَنَّهُ لَا يَكُونُ أَنْ يُحْدِثَ نَفْسَهُ وَ لَا يَتَغَيَّرُ عَنْ حَالِهِ تَعَالَى اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ سُلَيْمَانُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ عَنَى بِذَلِكَ أَنَّهُ يُحْدِثُ إِرَادَةً قَالَ فَمَا عَنَى بِهِ قَالَ عَنَى فِعْلَ الشَّيْءِ قَالَ الرِّضَا عليه السلام وَيْلَكَ كَمْ تَرَدَّدُ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ وَ قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّ الْإِرَادَةَ مُحْدَثَةٌ لِأَنَّ فِعْلَ الشَّيْءِ مُحْدَثٌ قَالَ فَلَيْسَ لَهَا مَعْنًى قَالَ الرِّضَا عليه السلام قَدْ وَصَفَ نَفْسَهُ عِنْدَكُمْ حَتَّى وَصَفَهَا بِالْإِرَادَةِ بِمَا لَا مَعْنَى لَهُ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا مَعْنًى قَدِيمٌ وَ لَا حَدِيثٌ بَطَلَ قَوْلُكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَزَلْ مُرِيداً قَالَ سُلَيْمَانُ إِنَّمَا عَنَيْتُ أَنَّهَا فِعْلٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى لَمْ يَزَلْ قَالَ أَ لَمْ تَعْلَمْ أَنَّ مَا لَمْ يَزَلْ لَا يَكُونُ مَفْعُولًا وَ قَدِيماً وَ حَدِيثاً فِي حَالَةٍ وَاحِدَةٍ فَلَمْ يُحِرْ جَوَاباً قَالَ الرِّضَا عليه السلام لَا بَأْسَ أَتْمِمْ مَسْأَلَتَكَ قَالَ سُلَيْمَانُ قُلْتُ إِنَّ الْإِرَادَةَ صِفَةٌ مِنْ صِفَاتِهِ قَالَ كَمْ تُرَدِّدُ عَلَيَّ أَنَّهَا صِفَةٌ مِنْ صِفَاتِهِ فَصِفَتُهُ مُحْدَثَةٌ أَوْ لَمْ تَزَلْ قَالَ سُلَيْمَانُ مُحْدَثَةٌ قَالَ الرِّضَا عليه السلام اللَّهُ أَكْبَرُ فَالْإِرَادَةُ مُحْدَثَةٌ وَ إِنْ كَانَتْ صِفَةً مِنْ صِفَاتِهِ لَمْ تَزَلْ فَلَمْ يُرِدْ شَيْئاً قَالَ الرِّضَا عليه السلام إِنَّ مَا لَمْ يَزَلْ لَا يَكُونُ مَفْعُولًا قَالَ سُلَيْمَانُ لَيْسَ الْأَشْيَاءُ إِرَادَةً وَ لَمْ يُرِدْ شَيْئاً قَالَ الرِّضَا عليه السلام وُسْوِسْتَ يَا سُلَيْمَانُ فَقَدْ فَعَلَ وَ خَلَقَ مَا لَمْ يَزَلْ خَلْقَهُ وَ فِعْلَهُ وَ هَذِهِ صِفَةُ مَنْ لَا يَدْرِي مَا فَعَلَ تَعَالَى اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ سُلَيْمَانُ يَا سَيِّدِي فَقَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهَا كَالسَّمْعِ وَ الْبَصَرِ وَ الْعِلْمِ قَالَ

الْمَأْمُونُ وَيْلَكَ يَا سُلَيْمَانُ كَمْ هَذَا الْغَلَطُ وَ التَّرْدَادُ اقْطَعْ هَذَا وَ خُذْ فِي غَيْرِهِ إِذْ لَسْتَ تَقْوَى عَلَى غَيْرِ هَذَا الرَّدِّ قَالَ الرِّضَا عليه السلام دَعْهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَقْطَعْ عَلَيْهِ مَسْأَلَتَهُ فَيَجْعَلَهَا حُجَّةً تَكَلَّمْ يَا سُلَيْمَانُ قَالَ قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهَا كَالسَّمْعِ وَ الْبَصَرِ وَ الْعِلْمِ قَالَ الرِّضَا عليه السلام لَا بَأْسَ أَخْبِرْنِي عَنْ مَعْنَى هَذِهِ أَ مَعْنًى وَاحِدٌ أَمْ مَعَانٍ مُخْتَلِفَةٌ قَالَ سُلَيْمَانُ مَعْنًى وَاحِدٌ قَالَ الرِّضَا عليه السلام فَمَعْنَى الْإِرَادَاتِ كُلِّهَا مَعْنًى وَاحِدٌ قَالَ سُلَيْمَانُ نَعَمْ قَالَ الرِّضَا عليه السلام فَإِنْ كَانَ مَعْنَاهَا مَعْنًى وَاحِداً كَانَتْ إِرَادَةُ الْقِيَامِ إِرَادَةَ الْقُعُودِ وَ إِرَادَةُ الْحَيَاةِ إِرَادَةَ الْمَوْتِ إِذَا كَانَتْ إِرَادَتُهُ وَاحِدَةً لَمْ تَتَقَدَّمْ بَعْضُهَا بَعْضاً وَ لَمْ يُخَالِفْ بَعْضُهَا بَعْضاً وَ كَانَتْ شَيْئاً وَاحِداً قَالَ سُلَيْمَانُ إِنَّ مَعْنَاهَا مُخْتَلِفٌ قَالَ عليه السلام فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْمُرِيدِ أَ هُوَ الْإِرَادَةُ أَوْ غَيْرُهَا قَالَ سُلَيْمَانُ بَلْ هُوَ الْإِرَادَةُ قَالَ الرِّضَا عليه السلام فَالْمُرِيدُ عِنْدَكُمْ مُخْتَلِفٌ إِذْ كَانَ هُوَ الْإِرَادَةَ قَالَ يَا سَيِّدِي لَيْسَ الْإِرَادَةُ الْمُرِيدَ قَالَ فَالْإِرَادَةُ مُحْدَثَةٌ وَ إِلَّا فَمَعَهُ غَيْرُهُ افْهَمْ وَ زِدْ فِي مَسْأَلَتِكَ قَالَ سُلَيْمَانُ فَإِنَّهَا اسْمٌ مِنْ أَسْمَائِهِ قَالَ الرِّضَا عليه السلام هَلْ سَمَّى نَفْسَهُ بِذَلِكَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَا لَمْ يُسَمِّ بِهِ نَفْسَهُ بِذَلِكَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام فَلَيْسَ لَكَ أَنْ تُسَمِّيَهُ بِمَا لَمْ يُسَمِّ بِهِ نَفْسَهُ قَالَ قَدْ وَصَفَ نَفْسَهُ بِأَنَّهُ مُرِيدٌ قَالَ الرِّضَا عليه السلام لَيْسَ صِفَتُهُ نَفْسَهُ أَنَّهُ مُرِيدٌ إِخْبَاراً عَنْ أَنَّهُ إِرَادَةٌ وَ لَا إِخْبَاراً عَنْ أَنَّ الْإِرَادَةَ اسْمٌ مِنْ أَسْمَائِهِ قَالَ سُلَيْمَانُ لِأَنَّ إِرَادَتَهُ عِلْمُهُ قَالَ الرِّضَا عليه السلام يَا جَاهِلُ فَإِذَا عَلِمَ الشَّيْءَ فَقَدْ أَرَادَهُ قَالَ سُلَيْمَانُ أَجَلْ فَقَالَ فَإِذَا لَمْ يُرِدْهُ لَمْ يَعْلَمْهُ قَالَ سُلَيْمَانُ أَجَلْ قَالَ مِنْ أَيْنَ قُلْتَ ذَاكَ وَ مَا الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ إِرَادَتَهُ عِلْمُهُ وَ قَدْ يَعْلَمُ مَا لَا يُرِيدُهُ أَبَداً وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَئِنْ شِئْنا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنا إِلَيْكَ فَهُوَ يَعْلَمُ كَيْفَ يَذْهَبُ بِهِ وَ هُوَ لَا يَذْهَبُ بِهِ أَبَداً قَالَ سُلَيْمَانُ لِأَنَّهُ قَدْ فَرَغَ مِنَ الْأَمْرِ فَلَيْسَ يَزِيدُ فِيهِ شَيْئاً قَالَ الرِّضَا عليه السلام هَذَا قَوْلُ الْيَهُودِ فَكَيْفَ قَالَ تَعَالَى ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ قَالَ سُلَيْمَانُ إِنَّمَا عَنَى بِذَلِكَ أَنَّهُ قَادِرٌ عَلَيْهِ قَالَ أَ فَيَعِدُ مَا لَا يَفِي بِهِ فَكَيْفَ قَالَ يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ ما يَشاءُ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ يَمْحُوا اللهُ ما يَشاءُ وَ يُثْبِتُ وَ عِنْدَهُ أُمُّ الْكِتابِ وَ قَدْ فَرَغَ مِنَ الْأَمْرِ فَلَمْ يُحِرْ جَوَاباً قَالَ الرِّضَا عليه السلام يَا سُلَيْمَانُ هَلْ يَعْلَمُ أَنَّ إِنْسَاناً يَكُونُ وَ لَا يُرِيدُ أَنْ يَخْلُقَ إِنْسَاناً أَبَداً وَ أَنَّ إِنْسَاناً يَمُوتُ الْيَوْمَ وَ لَا يُرِيدُ أَنْ يَمُوتَ الْيَوْمَ قَالَ سُلَيْمَانُ نَعَمْ قَالَ الرِّضَا عليه السلام فَيَعْلَمُ أَنَّهُ يَكُونُ مَا يُرِيدُ أَنْ يَكُونَ أَوْ يَعْلَمُ أَنَّهُ يَكُونُ مَا لَا يُرِيدُ أَنْ يَكُونَ قَالَ يَعْلَمُ أَنَّهُمَا يَكُونَانِ جَمِيعاً قَالَ الرِّضَا عليه السلام إِذاً يَعْلَمُ أَنَّ إِنْسَاناً حَيٌّ مَيِّتٌ قَائِمٌ قَاعِدٌ أَعْمَى بَصِيرٌ فِي حَالَةٍ وَاحِدَةٍ وَ هَذَا هُوَ الْمُحَالُ قَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ يَكُونُ أَحَدُهُمَا دُونَ الْآخَرِ قَالَ لَا بَأْسَ فَأَيُّهُمَا يَكُونُ الَّذِي أَرَادَ أَنْ يَكُونَ أَوِ

الَّذِی لَمْ یُرِدْ أَنْ یَکُونَ قَالَ سُلَیْمَانُ الَّذِی أَرَادَ أَنْ یَکُونَ فَضَحِكَ الرِّضَا عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ الْمَأْمُونُ وَ أَصْحَابُ الْمَقَالاتِ قَالَ الرِّضَا عَلَیْهِ السَّلَامُ غَلِطْتَ وَ تَرَکْتَ قَوْلَكَ أَنَّهُ یَعْلَمُ أَنَّ إِنْسَاناً یَمُوتُ الْیَوْمَ وَ هُوَ لَا یُرِیدُ أَنْ یَمُوتَ الْیَوْمَ وَ أَنَّهُ یَخْلُقُ خَلْقاً وَ أَنَّهُ لَا یُرِیدُ أَنْ یَخْلُقَهُمْ وَ إِذَا لَمْ یَجُزِ الْعِلْمُ عِنْدَکُمْ بِمَا لَمْ یُرِدْ أَنْ یَکُونَ فَإِنَّمَا یَعْلَمُ أَنْ یَکُونَ مَا أَرَادَ أَنْ یَکُونَ قَالَ سُلَیْمَانُ فَإِنَّمَا قَوْلِی إِنَّ الْإِرَادَةَ لَیْسَتْ هُوَ وَ لَا غَیْرَهُ قَالَ الرِّضَا عَلَیْهِ السَّلَامُ یَا جَاهِلُ إِذَا قُلْتَ لَیْسَتْ هُوَ فَقَدْ جَعَلْتَهَا غَیْرَهُ وَ إِذَا قُلْتَ لَیْسَتْ هِیَ غَیْرَهُ فَقَدْ جَعَلْتَهَا هُوَ قَالَ سُلَیْمَانُ فَهُوَ یَعْلَمُ کَیْفَ یَصْنَعُ الشَّیْءَ قَالَ نَعَمْ قَالَ سُلَیْمَانُ فَإِنَّ ذَلِكَ إِثْبَاتٌ لِلشَّیْءِ قَالَ الرِّضَا عَلَیْهِ السَّلَامُ أَحَلْتَ لِأَنَّ الرَّجُلَ قَدْ یُحْسِنُ الْبِنَاءَ وَ إِنْ لَمْ یَبْنِ وَ یُحْسِنُ الْخِیَاطَةَ وَ إِنْ لَمْ یَخِطْ وَ یُحْسِنُ صَنْعَةَ الشَّیْءِ وَ إِنْ لَمْ یَصْنَعْهُ أَبَداً ثُمَّ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَهُ یَا سُلَیْمَانُ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ وَاحِدٌ لَا شَیْءَ مَعَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ الرِّضَا عَلَیْهِ السَّلَامُ فَیَکُونُ ذَلِكَ إِثْبَاتاً لِلشَّیْءِ قَالَ سُلَیْمَانُ لَیْسَ یَعْلَمُ أَنَّهُ وَاحِدٌ لَا شَیْءَ مَعَهُ قَالَ الرِّضَا عَلَیْهِ السَّلَامُ أَ فَتَعْلَمُ أَنْتَ ذَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتَ یَا سُلَیْمَانُ إِذاً أَعْلَمُ مِنْهُ قَالَ سُلَیْمَانُ الْمَسْأَلَةُ مُحَالٌ قَالَ مُحَالٌ عِنْدَكَ أَنَّهُ وَاحِدٌ لَا شَیْءَ مَعَهُ وَ أَنَّهُ سَمِیعٌ بَصِیرٌ حَکِیمٌ قَادِرٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَکَیْفَ أَخْبَرَ عَزَّ وَ جَلَّ أَنَّهُ وَاحِدٌ حَیٌّ سَمِیعٌ بَصِیرٌ حَکِیمٌ قَادِرٌ عَلِیمٌ خَبِیرٌ وَ هُوَ لَا یَعْلَمُ ذَلِكَ وَ هَذَا رَدُّ مَا قَالَ وَ تَکْذِیبُهُ تَعَالَى اللهُ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لَهُ الرِّضَا عَلَیْهِ السَّلَامُ فَکَیْفَ یُرِیدُ صُنْعَ مَا لَا یَدْرِی صُنْعَهُ وَ لَا مَا هُوَ وَ إِذَا کَانَ الصَّانِعُ لَا یَدْرِی کَیْفَ یَصْنَعُ الشَّیْءَ قَبْلَ أَنْ یَصْنَعَهُ فَإِنَّمَا هُوَ مُتَحَیِّرٌ تَعَالَى اللهُ عَنْ ذَلِكَ عُلُوّاً کَبِیراً قَالَ سُلَیْمَانُ فَإِنَّ الْإِرَادَةَ الْقُدْرَةُ قَالَ الرِّضَا عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ هُوَ عَزَّ وَ جَلَّ یَقْدِرُ عَلَى مَا لَا یُرِیدُهُ أَبَداً وَ لَا بُدَّ مِنْ ذَلِكَ لِأَنَّهُ قَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ لَئِنْ شِئْنا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِی أَوْحَیْنا إِلَیْكَ فَلَوْ کَانَتِ الْإِرَادَةُ هِیَ الْقُدْرَةَ کَانَ قَدْ أَرَادَ أَنْ یَذْهَبَ بِهِ لِقُدْرَتِهِ فَانْقَطَعَ سُلَیْمَانُ فَقَالَ الْمَأْمُونُ عِنْدَ ذَلِكَ یَا سُلَیْمَانُ هَذَا أَعْلَمُ هَاشِمِیٍّ ثُمَّ تَفَرَّقَ الْقَوْمُ

قال مصنف هذا الکتاب رضی الله عنه کان المأمون یجلب علی الرضا علیه السلام من متکلمی الفرق و الأهواء المضلة کل من سمع به حرصا علی انقطاع الرضا علیه السلام عن الحجة مع واحد منهم و ذلك حسدا منه له و لمنزلته من العلم فکان لا یکلمه أحد إلا أقر له بالفضل و التزم الحجة له علیه لأن الله تعالی ذکره یأبی إلا أن یعلی کلمته و یتم نوره و ینصر حجته و هکذا وعد تبارك و تعالی فی کتابه فقال إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنا وَ الَّذِینَ آمَنُوا فِی الْحَیاةِ الدُّنْیا یعنی بالذین آمنوا الأئمة الهداة و أتباعهم العارفین بهم و الآخذین عنهم بنصرهم بالحجة علی مخالفیهم ما داموا فی

الدنیا و کذلك یفعل بھم فی الآخرۃ و إن اللہ عز و جل لا یُخْلِفُ الْمِیعادَ

ترجمہ

حسن بن محمد نوفلی نے بیان کیا کہ خراسان کا مشہور متکلم سلیمان مروزی، مامون کے پاس آیا۔

مامون نے اس کا احترام کیا اور اس سے کہا: میرے چچا زاد بھائی علی بن موسیٰ علیہالسلام حجاز سے میرے یہاں تشریف لائے ہیں۔ انہیں علم الکلام اور متکلمین سے بڑی دلچسپی ہے۔ لہٰذا تم روزِ ترویہ آؤ اور ان سے مناظرہ کرو۔

سلیمان جو کہ بزعم خویش بڑا عالم بنا ہوا تھا، نے کہا: امیر المومنین! میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ بنی ہاشم کی محفل میں ان سے مباحثہ کر کے ان کی سبکی کا باعث بنوں۔ اسی لیے میں ان کی توہین کا موجب بننا نہیں چاہتا۔

مامون نے کہا: نہیں ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔ میں ان کے علم و فضل کو بخوبی جانتا ہوں میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم انہیں ایک دلیل سے ہی شکست دے دو۔

سلیمان نے کہا: امیر المومنین! پھر درست ہے آپ ان سے میرا مباحثہ مقرر کریں اور اس کے ساتھ مجھے ملامت کرنے سے بھی پرہیز کرنا ہوگا۔

مامون نے امام عالی مقامؑ کے پاس پیغام بھیجا کہ ہمارے پاس مروز (مرو) سے علم الکلام کا ایک ماہر آیا ہوا ہے۔ لہٰذا اگر آپؑ کو گراں نہ ہو تو پھر ہمارے ہاں تشریف لائیں۔

یہ پیغام سن کر آپؑ اٹھے اور وضو کیا۔ پھر آپؑ نے مجھے اور عمران صابی کو اپنے سے پہلے روانہ کیا اور فرمایا تم دونوں چلے جاؤ۔ میں تمہارے بعد آ جاؤں گا۔

چنانچہ ہم دونوں دربار کی طرف روانہ ہوئے۔ جب ہم دربار کے دروازے پر پہنچے تو دربار کے دو دربانوں یاسر اور خالد نے مجھے ہاتھ سے پکڑا اور مجھے مامون کے پاس لے گئے۔ میں نے سلام کیا تو مامون نے کہا: میرے بھائی ابوالحسن ابقاہ اللہ تعالیٰ کہاں ہیں؟

میں نے کہا: وہ لباس بدل رہے تھے اور انہوں نے ہمیں اپنے سے پہلے روانہ کیا ہے۔ اور عمران بھی اس وقت دروازے پر باریابی کا منتظر ہے۔

مامون نے کہا: کون عمران؟

میں نے کہا: وہی عمران جو چند روز قبل آپ کے دربار میں مسلمان ہوا تھا۔

مامون نے کہا: اسے اجازت ہے اسے دربار میں لایا جائے۔ چنانچہ عمران بھی دربار میں حاضر ہو گیا۔ اس وقت مامون نے اس سے کہا: عمران! یہ سلیمان مروزی ہے اور یہ خراسان کا مشہور متکلم ہے۔

عمران نے کہا: مجھے تعجب ہوتا ہے کہ یہ شخص جو کہ خراسان میں صاحب نظر سمجھا جاتا ہے پھر بھی وہ ''بدا'' کا منکر ہے۔

مامون نے کہا: اسی لیے میں چاہتا ہوں کہ تم اس سے مناظرہ کرو۔

عمران نے کہا: اگر اس کی یہی خواہش ہو تو بہتر ہے۔

ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ امام علی رضاؑ دربار میں تشریف لائے اور فرمایا: ''آپ حضرات کیا باتیں کر رہے تھے؟''

عمران نے کہا: فرزند رسولؐ! یہ سلیمان مروزی ہے۔

سلیمان نے کہا: کیا تم ابوالحسنؑ کے فیصلے کو تسلیم کر لو گے؟

عمران نے کہا: جی ہاں! میں ابوالحسنؑ کے فیصلے کو ضرور تسلیم کروں گا۔ مگر میں ان سے دلیل و برہان ضرور طلب کرونگا تاکہ میں اپنے جیسے اہل نظر کے سامنے بیان کرسکوں۔

مامون نے کہا: ابوالحسن! آپؑ ان دونوں کے تنازعہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

بداء کے اثبات

امام علی رضاؑ نے فرمایا: سلیمان! تم بداء کا انکار کیسے کر سکتے ہو جب کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

''کیا انسان اس بات کو یاد نہیں کرتا کہ پہلے ہم نے ہی اسے پیدا کیا ہے۔ جب یہ کچھ نہیں تھا''۔[1]

''اور وہی وہ ہے جو خلقت کی ابتدا کرتا ہے اور پھر دوبارہ بھی پیدا کرے گا''۔[2]

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''وہ زمین و آسمان کا موجد ہے''۔[3]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''وہ خلقت میں جس قدر چاہتا ہے اضافہ کر دیتا ہے''۔[4]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اور اس نے انسان کی خلقت کا آغاز مٹی سے کیا''۔[5]

---

[1] مریم۔۶۷

[2] الروم۔۲۷

[3] البقرہ۔۱۱۷

[4] فاطر۔۱

[5] الم السجدہ۔۷

اور رب العزت نے فرمایا:

''اور کچھ ایسے بھی ہیں جنہیں حکم خدا کی امید پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ یا خدا ان پر عذاب کرے گا یا ان کی توبہ قبول کو کرے گا۔ وہ بڑا جاننے والا اور صاحب حکمت ہے''۔[۱]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

''اور کسی بھی طویل العمر کو جو عمر دی جاتی ہے یا عمر میں کمی کی جاتی ہے یہ سب کتاب الٰہی میں مذکور ہے اور اللہ کے لیے یہ کام بہت آسان ہے''۔[۲]

سلیمان نے کہا: اس سلسلے میں آپؑ کے آبائے طاہرینؑ سے بھی کچھ منقول ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''جی ہاں! میں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کے علم دو طرح کے ہے۔

1۔ علم مخزون ومکنون جسے اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ اور بداء کا تعلق بھی اسی علم سے ہے۔

2۔ وہ علم جو اس نے اپنے انبیاءؑ وملائکہؑ کو تعلیم دیا۔ اس علم کو اہل بیتؑ نبی بھی جانتے ہیں''۔

سلیمان نے کہا: آپؑ اس مفہوم کو قرآن مجید سے ثابت کریں۔

حضرتؑ نے فرمایا: ''قرآن مجید کی ان آیات میں اس مسئلے کو واضح کیا گیا ہے۔

''ان سے منہ موڑ لیں پھر آپ پر کوئی الزام نہیں ہے''۔[۳]

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ نے ان کے ہلاک کرنے کا ارادہ کرلیا۔ مگر اس کے ساتھ ہی ''بداء'' واقع ہوا اور فرمایا:

''آپ نصیحت کریں اور یقیناً نصیحت مومنین کو فائدہ دیتی ہے''۔[۴]

سلیمان نے کہا: آقا! اس کی مزید وضاحت فرمائیں۔

امامؑ نے فرمایا: ''میرے والد نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کو وحی فرمائی کہ فلاں بادشاہ کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ میں اتنے عرصے میں اس کی روح قبض کرنے والا ہوں۔

چنانچہ نبی گئے اور بادشاہ کو اللہ کا پیغام پہنچایا اور واپس اپنی جگہ پر آ گئے۔ بادشاہ نے رو رو کر اللہ سے درخواست کی

---

[۱] التوبہ ۱۰۶
[۲] فاطر۔ ۱۱
[۳] الذاریات ۵۴
[۴] الذاریات۔ ۵۵

کہ اسے اتنی مہلت دے کہ اس کا بیٹا جوان ہو جائے اور معاملات حکومت مستحکم ہو سکیں۔

بادشاہ دعا مانگتے ہوئے اتنا رویا کہ اپنے تخت سے گر گیا۔ اللہ کو اس پر ترس آیا اور پھر اسی نبی کو وحی کی کہ فلاں بادشاہ کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ میں نے اس کی عمر میں پندرہ برس کا اضافہ کر دیا ہے۔

جب نبی نے یہ وحی سنی تو عرض کیا خدایا! تو جانتا ہے کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا (اب اگر اسے یہ خبر سناؤں گا تو وہ مجھے جھوٹا سمجھے گا)۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو عبد مامور ہے تیرا کام صرف ہمارا فرمان پہنچانا ہے۔ تم اس تک میرا پیغام پہنچا دو۔ اللہ اپنے کام کے لیے کسی کے سامنے جوابدہ نہیں ہے''۔ پھر آپؑ نے سلیمان سے کہا: سلیمان! کیا تو اس مسئلے میں یہودیوں کا ہم نوا بن چکا ہے؟

اس نے کہا: خدا کی پناہ! یہودی کیا کہتے تھے؟

آپؑ نے فرمایا: ''یہودیوں کا قول قرآن مجید میں مذکور ہے۔

''یہودی کہتے ہیں کہا کہ اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں''۔ [۱]

مقصد یہ تھا کہ اللہ تمام معاملات سے فارغ ہو چکا اب کچھ بھی نہیں کر رہا۔

اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ بات ناپسند آئی اور فرمایا: ''اصل میں انھیں کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور یہ اپنے قول کی بنا پر ملعون ہیں''۔ [۲]

کچھ لوگ میرے والد علیہ السلام کے پاس آئے اور ان سے بداء کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: لوگ آخر بداء کا انکار کیوں کرتے ہیں اور انہیں اس میں کیا قباحت نظر آتی ہے؟

آخر کسی قوم کو امید سے بہرہ ور کرنے کے لئے اللہ اپنا سابقہ فیصلہ کیوں نہیں بدل سکتا''۔

سلیمان نے کہا: آپؑ مجھے اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ [۳] ''ہم نے اسے شب قدر میں نازل کیا'' کے متعلق بتائیں کہ یہ آیت کس چیز کے متعلق نازل ہوئی؟

آپؑ نے فرمایا: ''سلیمان! یاد رکھو لیلۃ القدر میں اللہ پورے سال کے معاملات یعنی موت و حیات خیر و شر اور رزق کا فیصلے کر کے ملائکہ کے ذریعہ سے نفاذ کے لیے بھیج دیتا ہے۔ اور اس رات جو فیصلے کیے جاتے ہیں۔ اس کا تعلق ''علم محتوم'' سے ہوتا ہے''۔

---

[۱] المائدہ۔ ۶۴
[۲] المائدہ۔ ۶۴
[۳] القدر۔ ۱

سلیمان نے کہا: اب میں نے سمجھ لیا اور آپؑ اس کی مزید وضاحت فرمائیں۔

حضرتؑ نے فرمایا: ''سلیمان! کچھ امور ایسے ہیں جو خداوند کے ہاں موقوف ہیں وہ اپنی مشیت و مصلحت کے تحت ان میں تقدم و تاخر کرتا رہتا ہے اور جسے چاہتا ہے مٹا بھی دیتا ہے۔

سلیمان! حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔

علم الٰہی دو طرح کا ہے:

1۔ وہ علم جو اللہ نے ملائکہ و رسل کو تعلیم دیا۔

2۔ وہ علم مخزون جس کی اس نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو اطلاع نہیں دی۔ اس علم میں سے اپنی مصلحت کے تحت تقدم و تاخر کرتا رہتا ہے اور جسے چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے''۔

سلیمان نے مامون سے کہا: امیر المومنین! آج کے بعد میں انشاء اللہ بداء کی کسی قسم کا کبھی انکار نہیں کروں گا۔ اور نہ ہی اس کی تکذیب کروں گا۔

کیا ارادہ بھی حیّ و قیوم کی طرح صفت ہے؟

مامون نے سلیمان سے کہا: تمہیں ابوالحسنؑ سے جو کچھ پوچھنا ہو پوچھ سکتے ہو۔ لیکن اس کے لئے دائرۂ انصاف سے تجاوز نہیں کر سکتے۔

سلیمان مروزی نے کہا: آقا! آپ اس شخص کے متعلق کیا فرمائیں گے جو ارادہ کو حی، سمیع، بصیر اور قدیر کی طرح سے اللہ کا اسم اور صفت قرار دیتا ہو؟ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''تم یہ کہتے ہو کہ چیزیں بنیں اور ابتدائے خلقت سے چیزیں مختلف بنیں اور یہ اس کی مشیت اور ارادہ کی وجہ سے ایسا ہوا۔ اور اس کے برعکس تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ چیزوں کا باہمی اختلاف اس لیے ہوا کہ وہ سمیع و بصیر ہے۔ اور یہ الفاظ بذات خود اس بات کی دلیل ہیں کہ ارادہ و مشیت، سمیع و بصیر اور قدیر کی مانند صفت و اسم نہیں ہے''۔

سلیمان نے کہا: مگر یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ ازل سے ہی صاحب ارادہ ہے۔

امامؑ نے فرمایا: ''یہ بتاؤ ارادہ اس کی عین ذات ہے یا ذات کے علاوہ ہے؟''

اس (سلیمان) نے کہا: ارادہ اس کی ذات کے علاوہ ہے۔

امامؑ نے فرمایا: ''پھر تم اللہ کے ساتھ ایک اور ازلی وجود کا اثبات کرتے ہو اور یہ شرک ہے''

سلیمان نے کہا: نہیں، میں اس کا اثبات نہیں کرتا۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''کیا ارادہ ''محدث'' ہے؟''

سلیمان نے کہا: نہیں، ارادہ محدث نہیں ہے۔

اتنے میں مامون نے سلیمان کو آواز دے کر کہا: سلیمان! معلوم ہوتا ہے کہ تم ناحق ضد اور مکابرہ پر اتر آئے ہو۔ دربار اہل نظر سے بھرا ہوا ہے۔ لہٰذا تمہیں ناحق ضد اور ہٹ دھرمی سے کام نہیں لینا چاہیے۔

پھر مامون نے امام عالی مقامؑ سے کہا: ابوالحسنؑ! آپؑ اس خراسانی متکلم سے گفتگو کریں۔

امامؑ نے فرمایا: ''سلیمان! ارادہ حادث ہے۔ کیونکہ یہ سیدھی بھلی سی بات ہے جو چیز ازلی نہ ہو وہ حادث ہوتی ہے۔ اور اس کے برعکس جو چیز حادث نہ ہو وہ ازلی ہوتی ہے''۔

سلیمان نے کہا: میرا موقف یہ ہے کہ اللہ کی دیگر صفات مثلاً سمع، بصر و علم کی طرح سے ارادہ بھی اس کی عین ذات ہے۔

امام علی رضاؑ نے فرمایا: ''پھر ''اَرَادَ نَفْسَہٗ'' یعنی اس نے اپنی ذات کا ارادہ کیا، کے کیا معنی بنیں گے۔ کیا اس صورت میں اس کا یہ مفہوم نہیں بنے گا کہ اس نے ارادہ کیا کہ وہ بھی شے ہو۔ اور اس نے ارادہ کیا کہ وہ حی، سمیع، بصیر اور قادر ہو؟''

سلیمان نے کہا: جی ہاں! اس کا یہی مفہوم ہوگا۔

امامؑ نے فرمایا: ''تمہارے نظریہ کے مطابق یہ لازم آئے گا کہ جب اس نے اپنے لیے سمع کا ارادہ کیا تو سمیع بنا، بصر کا ارادہ کیا تو بصیر بنا، علم کا ارادہ کیا تو علیم بنا اور قدرت کا ارادہ کیا تو وہ قادر بن''۔

سلیمان نے کہا: جی ہاں! یہی ہمارا موقف ہے۔

امامؑ نے فرمایا: تو کیا ارادے سے پہلے خدا میں یہ صفات نہیں تھیں۔ کیا وہ ارادے سے قبل سمیع، بصیر، عالم اور قادر نہ تھا اور اگر بالفرض نہ تھا تو کیا تھا؟''

یہ سن کر مامون سمیت تمام حاضرین ہنسنے لگے۔ اور خود حضرت بھی مسکرائے پھر آپؑ نے حاضرین سے فرمایا: ''دوستو! خراسانی متکلم کے ساتھ رعایت کرو اور سلیمان سے آپؑ نے فرمایا: سلیمان! اگر ایسا ہونا مان لیا جائے تو پھر اللہ کی حالت میں تغیر و تبدل تسلیم کرنا پڑے گا۔ یعنی پہلے سمیع نہ تھا پھر بنا اور پہلے بصیر نہ تھا پھر بنا، پہلے عالم و قادر نہ تھا پھر بنا۔ اور اس سے خدا محل حوادث قرار پائے گا۔ جب کہ اللہ محل حوادث نہیں ہے''۔

سلیمان سے کوئی جواب نہ بن پایا۔ پھر امامؑ نے اسے مخاطب کر کے فرمایا: ''سلیمان! یہ بتاؤ کہ تم اور تمہارے ہم نظریہ افراد لوگوں کو جو تعلیم دیتے ہو، اسے خود بھی جانتے ہو یا جانے بوجھے بغیر لوگوں کو اپنے نظریات کی دعوت دیتے ہو؟''

سلیمان نے کہا: آقا! ہم سوچ سمجھ کر اپنے نظریات بیان کرتے ہیں۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا: ''تمہاری تعلیمات میں تضاد پایا جاتا ہے۔ کیونکہ تم کہتے ہو کہ مرید اور ہے ارادہ اور ہے۔ اور مرید پہلے تھا اور ارادہ بعد میں ہوا اور فاعل پہلے تھا اور مفعول بعد میں ہوا۔ اور دوسری طرف تم اس بات کے مدعی ہو کہ ارادہ اور مرید ایک چیز ہیں تو کیا اس طرح سے تمہارے نظریات میں تضاد نہیں پایا جاتا؟

اور میں یہ ثابت کر سکتا ہوں کہ تمہاری تعلیمات علم و فہم پر ہرگز مبنی نہیں ہیں۔ کیونکہ جب تم ارادے کو سمع و بصر جیسی ہی ایک صفت قرار دیتے ہو۔ اس سے تمہارے نظریات میں دوغلا پن کا اظہار ہوتا ہے۔

سلیمان سے کوئی جواب نہ بن سکا۔

پھر امامؑ نے فرمایا: ''سلیمان! یہ بتاؤ کہ جو کچھ بھی جنت و دوزخ میں ہے اسے اللہ جانتا ہے یا نہیں؟

سلیمان نے کہا: جی ہاں۔

حضرتؑ نے فرمایا: ''تو جو کچھ اللہ کے علم میں ہے وہی کچھ ہی جنت و دوزخ میں ہوگا یا اس کے علاوہ بھی کچھ ہوگا؟''

سلیمان نے کہا: وہاں صرف وہی کچھ ہوگا جو پہلے سے اللہ کے علم میں ہے۔

حضرتؑ نے فرمایا: ''فرض کرو جو کچھ اللہ کے علم میں ہے، اللہ وہ سب فراہم کر دیتا ہے۔ تو اس کے بعد کیا وہ اس میں کچھ کمی بیشی کر سکتا ہے؟''

سلیمان نے کہا: کمی تو نہیں، البتہ اضافہ کرے گا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: تو اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ وہ اضافہ اس کے علم کے علاوہ کوئی اور چیز ہے۔ اور اس صورت میں اللہ اہل جنت کے لیے ان نعمات کا اضافہ کرے جو پہلے سے اس کے علم نہیں تھیں۔ اس کے بارے میں تم کیا کہو گے؟''

سلیمان نے کہا: آقا! وہ ایسا صاحب ارادے ہے جس کے ارادہ کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

امامؑ نے فرمایا: ''تو پھر اس کا مقصد تو یہ ہوا کہ اس کا ارادہ بے انتہا ہے اور اس کے اپنے علم میں بھی اس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ تو پھر اس کی مزید نعمات کے وقوع پذیر ہونے سے قبل وہ ان کا عالم ہی نہیں ہوگا۔ جب کہ اللہ کی شان اس سے کہیں بلند و بالا ہے''۔

سلیمان نے کہا: میں نے مزید نعمات کی صورت میں جو یہ کہا ہے کہ وہ اسے نہیں جانتا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے ارادے کی کوئی حد و انتہا نہیں ہے اور اللہ نے جنت و دوزخ کے متعلق ہمیشگی کا اعلان کیا ہے۔ اسی لئے ہم ان کے لئے منقطع ہونے کے الفاظ کو ناپسند کرتے ہیں۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''اصل بات یہ ہے کہ اس کا علم انقطاع کا موجب نہیں ہے۔ کیونکہ اضافہ کا اسے پہلے سے علم ہے۔ اسی لئے وہ خواہ نعمت میں اضافہ کرے یا عذاب میں اضافہ کرے، وہ اس کے علم سے ماورا نہیں ہے۔ کیونکہ وہ

اپنے عذاب میں بھی اضافہ کرے گا اور نعمات میں بھی اضافہ کرے گا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا: ''اہل دوزخ کی جب ایک کھال پک جائے گی تو ہم دوسری بدل دیں گے تا کہ وہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں''۔[1]

اور اہل جنت کے متعلق فرمایا: ''یہ خدا کی عطا ہے جو ختم ہونے والی نہیں ہے''۔(ہود۔۱۰۸)

''وہ کثیر تعداد کے میووں کے درمیان ہوں گے جن کا سلسلہ نہ ختم ہوگا اور نہ ان پر کوئی روک ٹوک ہوگی''۔[2]

اللہ تعالیٰ ان کو جانتا ہے اور اضافہ کو منقطع نہیں کرے گا۔

سلیمان! نعمات جنت کی کیفیت یہ ہے کہ جب اہل جنت کوئی ثمر کھائیں گے تو اس کی جگہ پر دوسرا ثمر لگ جائے گا''۔

سلیمان نے کہا: جی ہاں! ایسا ہی ہوگا۔

حضرتؑ نے فرمایا: جب ہر نعمت کا بدل وہ عطا کرتا رہے گا تو انقطاع لازم نہیں آئے گا۔

سلیمان نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ اللہ اپنی نعمات قطع کر دے گا اور ان میں اضافہ نہیں کرے گا۔

امامؑ نے فرمایا: ''پھر تو جنت کی تمام نعمات ختم ہو جائیں گی اور جنت میں کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: ''جنت میں ان کے لیے وہ سب کچھ ہوگا جس کی وہ خواہش کریں گے اور ہمارے ہاں اس سے بھی زیادہ''۔[3]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یہ خدا کی عطا ہے جو ختم ہونے والی نہیں ہے''۔[4]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور انہیں وہاں سے نہیں نکالا جائے گا''۔[5]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے''۔[6]

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''وہ کثیر تعداد کے میووں کے درمیان ہوں گے جن کا سلسلہ نہ ختم ہوگا اور نہ ان پر کوئی روک ٹوک ہوگی''۔[7]

---

[1] النساء۔۵۶
[2] الواقعہ۔۳۲،۳۳
[3] ق۔۳۵
[4] ہود۔۱۰۸
[5] الحجر۔۴۸
[6] البینہ۔۸
[7] الواقعہ۔۳۲،۳۳

یہ سن کرسلیمان لا جواب ہو گیا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ''سلیمان! مجھے یہ بتاؤ کہ ارادہ فعل ہے یا نہیں؟''

سلیمان نے کہا: ارادہ فعل ہے۔

امامؑ نے فرمایا: ''ارادہ کو حادث ہونا چاہیے کیونکہ ہر فعل حادث ہوتا ہے''۔

سلیمان نے کہا: میں اپنے موقف میں تبدیلی کرتا ہوں اور اب یہ کہتا ہوں کہ ارادہ فعل نہیں ہے۔

امامؑ نے فرمایا: ''تو تم واجب الوجود قدیم کے ساتھ اس کے غیر کو بھی ازلی مان رہے ہو''۔

سلیمان نے کہا: ارادہ سے مراد ایجاد وانشا ہے۔

امامؑ نے فرمایا: پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ تم ضرار اور اس کے ہم مکتب افراد کے نظریہ پر اعتراض کیوں کرتے ہو اور انہیں قابل ملامت کیوں ٹھہراتے ہو جب کہ ان کا نظریہ یہ ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان، بحر و بر میں، انسان، حیوان، کتے، خنزیر اور بندر وغیرہ جو کچھ بھی بنائے ہیں وہ سب اللہ کے ارادے ہیں۔ اور اللہ کا ارادہ زندہ بھی ہوتا ہے اور مرتا بھی ہے۔ اور اللہ کا ارادہ کھاتا ہے، پیتا ہے، نکاح کرتا ہے، مقاربت کرتا ہے۔ ظلم کرتا ہے، برائیاں سرانجام دیتا ہے اور کفر وشرک بھی کرتا ہے''۔

جب کہ تمہارا اور ضرار دونوں کا نظریہ تو یکساں ہے۔ بایں ہمہ پھر تم اسے ملامت کیوں کرتے ہو؟''

سلیمان نے کہا: ارادہ بھی سمع، بصر وعلم کی طرح سے ایک صفت ہے۔

امامؑ نے فرمایا: تم پھر پہلی بات کر رہے ہو۔ ذرا مجھے یہ تو بتاؤ کہ سمع، بصر وعلم کون سی مصنوعات ہیں؟

سلیمان نے کہا: نہیں

امامؑ نے فرمایا: ''سمع، بصر وعلم کی اللہ سے نفی نہیں کی جاسکتی جب کہ لفظ ارادہ کی بعض اوقات اس سے تم بھی نفی کرتے ہو اور یہ کہتے ہو ''اللہ نے اس امر کا ارادہ نہیں کیا'' اور اس کے باوجود بھی تم کہتے ہو کہ ارادہ حادث ومخلوق نہیں ہے''۔

سلیمان نے کہا: اس طرح سے اللہ کے لیے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس نے جانا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس نے نہیں جانا۔

اگر ''علم'' کی نفی واثبات سے علم حادث نہیں بنا تو آخر ارادہ کی نفی واثبات سے ارادہ کیسے حادث بن جائے گا؟

امامؑ نے فرمایا: ''مذکورہ دونوں مثالوں میں بڑا واضح فرق ہے۔

لہٰذا ایک کا قیاس دوسری مثال سے نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ ''معلوم'' کی نفی سے علم کی نفی لازم نہیں آتی ہے۔ جب کہ ''مراد'' کی نفی سے ارادہ کی نفی لازم آتی ہے۔ جب مراد نہ ہو تو پھر ارادہ بھی نہیں ہوتا۔ اور علم کی مثال بصر سے دی جاسکتی ہے

اگر قابل رویت چیز سامنے نہ ہو تو بصارت کی نفی نہیں کی جاسکتی۔ اسی طرح سے اگر ''معلوم'' موجود نہ ہو تو علم کی نفی نہیں کی جاسکتی''۔

سلیمان نے کہا: ارادہ مصنوع ہے۔

امامؑ نے فرمایا: ''پھر تو وہ حادث ہوا، جب کہ سمع وبصر حادث نہیں ہیں''۔

سلیمان نے کہا: بات دراصل یہ ہے کہ ارادہ اس کی ازلی صفات میں سے ایک صفت ہے۔

امامؑ نے فرمایا: ''پھر تو انسانوں کو بھی ازلی ماننا پڑے گا کیونکہ ارادۂ ازلی میں وہ شامل تھے۔

خراسانی (سلیمان) نے کہا: نہیں، صرف ارادے سے انسان ازلی نہیں بن سکتا کیونکہ ارادہ فعل میں تبدیل نہیں ہوا تھا۔

امامؑ نے فرمایا: ''خراسانی! تم بہت زیادہ غلطیاں کررہے ہو۔ کیا اللہ کے ارادہ وقول کی وجہ سے اشیاء منصۂ شہود پر نہیں آتیں؟''

سلیمان نے کہا: نہیں ایسا نہیں ہے۔

امامؑ نے کہا: ''جب اس کے ارادے، مشیت اور امر سے چیزیں نہیں بنتیں تو پھر کیسے وجود میں آتی ہیں؟''

سلیمان سے اس بات کا کوئی جواب نہ بن سکا۔

امامؑ نے فرمایا: ''سلیمان! ذرا قرآن مجید کی اس آیت کا مفہوم تو بتاؤ ''اور جب ہم کسی قریہ کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم ان کے ثروت مندوں پر احکام نافذ کردیتے ہیں اور وہ ان کے متعلق نافرمانی کرتے ہیں''۔[1] کیا اس کا مفہوم یہی ہے کہ وہ ارادے کو پیدا کرتا ہے؟

سلیمان نے کہا: جی ہاں! یہی مفہوم ہے۔

آپؑ نے فرمایا: ''تمہارے اس اقرار سے یہ پتہ چل گیا کہ ارادہ اس کی تخلیق ہے اگر ارادہ اس کی عین ذات ہوتا تو وہ اپنے آپ کو کیسے پیدا کرتا؟۔ اللہ کی شان اس سے بہت بلند وبالا ہے''۔

سلیمان نے کہا: آقا! میرا مقصود بس یہ تھا کہ وہ کسی فعل کو سرانجام دیتا ہے۔

امامؑ نے فرمایا: ''سلیمان! تجھ پر افسوس ہے اس مسئلے کو کتنی بار دہراؤ گے۔ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ ارادہ حادث ہے اسی طرح سے فعل بھی حادث ہے۔ اور اس سے تمہارا یہ دعویٰ باطل ہوتا ہے کہ اللہ ازل سے مرید ہے''۔

سلیمان نے کہا: میرا مقصد یہ ہے کہ ارادہ اللہ کا فعل ازلی ہے۔

---

[1] بنی اسرائیل۔۱۶

امامؑ نے فرمایا: ''ازلی کبھی بھی مفعول، قدیم وحادث بیک وقت نہیں ہوسکتا''۔

سلیمان سے اس کا کوئی جواب نہ بن پایا۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''تمہارا مسئلہ مکمل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے''۔

سلیمان نے کہا: میں نے یہ کہا کہ ارادہ محدث ہے۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''اللہ اکبر! یہ کیسی بات ہے کہ ارادہ بیک وقت ازلی بھی ہے اور حادث بھی ہے''۔

سلیمان سے کوئی جواب نہ بن آیا۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''ازل سے موجود چیز کبھی مفعول نہیں ہوا کرتی''۔

سلیمان نے کہا: اشیاء ارادہ نہیں اور انہوں نے کسی چیز کا ارادہ نہیں کیا۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: سلیمان! تم وسوسہ کا شکار ہو اور ان الفاظ سے یہ ثابت کرنا چاہتا ہو کہ خالقِ لم یزل نے ایک لم یزل چیز کو پیدا کیا اور یہ تو اس کی صفت ہوسکتی ہے جسے پتہ ہی نہ ہو کہ اس نے کون سا فعل سرانجام دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے کہیں بلند و بالا ہے''۔

سلیمان نے کہا: آقا! میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ارادہ بھی سمع، بصر و علم کی طرح سے ہے۔

مامون نے کہا: سلیمان! افسوس تم کتنی بار ایک بات کو دہراتے رہو گے۔ اس بات کو چھوڑ کر کوئی اور بات کرو۔ کیونکہ اس کے علاوہ تمہارے پاس اپنے مؤقف کی تائید کیلئے کچھ بھی نہیں ہے۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''بادشاہ سلامت! آپ اسے کچھ نہ کہیں اگر آپ اسے منع کریں گے تو یہ مشہور کرے گا کہ اسے دلائل پیش نہیں کرنے دیئے گئے تھے۔

سلیمان! بولتے رہو۔ ہم تمہاری بات سنیں گے''۔

سلیمان نے کہا: میں آپؑ کو بتا چکا ہوں کہ صفت ارادہ بھی سمع، بصر و علم کی طرح سے ایک صفت ہے۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''کوئی بات نہیں۔ مگر تم مجھے یہ بتاؤ کہ ارادے کے ایک ہی معنی ومفہوم ہیں یا بہت سے معانی و مفاہیم ہیں''۔

سلیمان نے کہا: آقا! ایک ہی معنی ہے۔

امامؑ نے فرمایا: ''پھر اچھی طرح سے سوچ کر بتاؤ کہ تمام ارادوں کا مفہوم ایک ہے یا مختلف؟''

سلیمان نے کہا: آقا! تمام ارادوں کا ایک ہی معنی ومفہوم ہے۔

امامؑ نے فرمایا: ''تو اس نظریہ کے تحت قیام کا ارادہ قعود کا ارادہ کہلائے گا۔ اور موت کا ارادہ حیات کا ارادہ کہلائے

گا۔ کیونکہ بقول تمہارے ارادے کے تو ایک ہی معنی و مفہوم ہیں۔ اور یہ سب ایک چیز کہلائیں گے۔ اور ان میں کوئی فرق و اختلاف نہیں ہوگا''۔ (بھلا اس یک طرفہ منطق کے متعلق تم کیا کہو گے؟)

سلیمان نے کہا: آقا! اس کے معنی مختلف ہیں۔

امامؑ نے فرمایا: ''اچھا مجھے یہ بتاؤ کہ مرید (صاحب ارادہ) عین ارادہ ہے یا اس کے علاوہ ہے''۔

سلیمان نے کہا: آقا! وہ عین ارادہ ہے۔

امامؑ نے فرمایا: ''اس صورت میں تمہیں بہت سے مرید تسلیم کرنے پڑیں گے کیونکہ ارادے بہت سے ہیں''۔

سلیمان نے کہا: ارادہ، مرید نہیں ہے۔

امام علی رضاؑ نے فرمایا: ''تو اس صورت میں تمہیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ ارادہ حادث ہے اور وہ مرید کا فعل ہے اور اگر اس کے باوجود تم اسے قدیم مانو گے تو اس سے تعددِ قدماء یعنی بیک وقت کئی قدیم کا نظریہ ماننا پڑے گا''۔ (جب کہ اسلام میں اس کی گنجائش نہیں ہے)۔

سلیمان نے کہا: اصل میں ارادہ اس کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔

امام علی رضاؑ نے فرمایا: ''تو کیا اللہ نے اپنے جو اسمائے حسنٰی بیان کیے ہیں، ان میں یہ نام کہیں موجود ہے''۔

سلیمان نے کہا: آقا یہ نام موجود نہیں ہے۔

امام علی رضاؑ نے فرمایا: ''اللہ نے جس لفظ کو اپنا نام نہیں بنایا، تمہیں ایسا نام رکھنے کی کیا ضرورت ہے؟''

سلیمان نے کہا: اللہ نے اپنے متعلق خبر دی ہے کہ وہ صاحب ارادہ ہے۔

امامؑ نے فرمایا: ''اللہ نے تو اپنے صاحب ارادہ ہونے کی خبر دی ہے لیکن یہ تو نہیں فرمایا کہ اس کا نام بھی مرید (صاحب ارادہ) ہے''۔

سلیمان نے کہا: اس کا ارادہ تو اس کا علم ہے۔

امامؑ نے فرمایا: ''جاہل! جب اللہ کسی چیز کا علم رکھے تو اس کا مفہوم ہوگا کہ اس نے اس کا ارادہ کیا ہے''۔ (کیا تم یہی کہنا چاہتے ہو؟)

سلیمان نے کہا: جی ہاں!

امامؑ نے فرمایا: ''تو جب وہ کسی چیز کا ارادہ نہ کرے تو پھر تمہارے نظریے کے تحت اللہ اس سے لاعلم ہے''۔

سلیمان نے کہا: جی ہاں!

امامؑ نے فرمایا: ''تمہارے اس نظریہ کی بنیاد کیا ہے اور تمہارے پاس اس بات کی کیا دلیل ہے کہ اس کا ارادہ اس کا

علم ہے؟

کیونکہ خدا اس چیز کو بھی جانتا ہے جس کا ارادہ نہیں رکھتا، اس کے لئے قرآن مجید کی اس آیت پر غور کرو۔

''اور اگر ہم چاہیں تو جو کچھ آپؐ کو وحی کے ذریعہ دیا گیا ہے، اٹھالیں''۔[1]

تو آیت کا مطلب یہ بنا کہ اللہ جانتا ہے کہ اپنے پیغمبرؐ سے تعلیماتِ وحی کو کیسے اٹھایا جاسکتا ہے، لیکن وہ اس کا ارادہ نہیں رکھتا''۔

سلیمان نے کہا: آقا! بات یہ ہے کہ وہ اپنے فیصلے مکمل کر چکا ہے، اب کسی نئے فیصلے کا اضافہ نہیں کرسکتا۔

امامؑ نے فرمایا: ''تمہارا یہ قول، قول یہود سے مطابقت رکھتا ہے، اور اگر بالفرض یہی بات درست ہے تو پھر اللہ تعالیٰ نے یہ کیوں کہا:۔

''تم مجھ سے دعا مانگو، میں قبول کروں گا''۔[2]

سلیمان نے کہا: اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ وہ دعا قبول کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

امامؑ نے فرمایا: ''کیا اللہ کو یہ بات زیب دیتی ہے کہ وہ کبھی وفا نہ ہونے والا وعدہ کر کے وعدہ خلافی کا ارتکاب کرے۔

علاوہ ازیں رب العزت کا فرمان ہے: ''وہ تخلیق میں جو چاہتا ہے اضافہ کرتا ہے''۔[3]

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''وہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے، اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور اس کے ہاں اصل کتاب ہے''۔[4]

اب اگر وہ تمام فیصلے کر کے فارغ ہو چکا ہے تو ان آیات کا کیا مفہوم ہے؟''

سلیمان سے کوئی جواب نہ بن پایا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ''سلیمان! تمہارے نظریہ کے تحت کیا ایسا ممکن ہے کہ اللہ ایک انسان کے پیدا ہونے کا علم رکھتا ہو لیکن اسے پیدا نہ کرنا چاہتا ہو اور اسے معلوم ہو کہ فلاں شخص آج مرجائے گا لیکن وہ اسے آج مارنا نہ چاہتا ہو؟''

سلیمان نے کہا: جی ہاں! یہ بات صحیح ہے۔

امامؑ نے فرمایا: جب اس کے علم اور ارادے میں فرق ہو تو اس صورت میں علم والی چیز منصۂ شہود پر آئے گی یا ارادہ

---

[1] بنی اسرائیل۔۸۶
[2] مؤمن۔۶۰
[3] فاطر۔۱
[4] الرعد۔۹۳

والی چیز منصۂ شہود پر آئے گی''۔

سلیمان نے کہا: دونوں چیزیں ظہور پذیر ہوں گی۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''پھر تو عجیب صورت حال بن جائے گی، ایک انسان کے متعلق اس کے علم کا فیصلہ یہ ہو کہ وہ زندہ رہے گا اور ارادہ کا تقاضا یہ ہو کہ وہ مرجائے، تو ایک ہی وقت میں ایک انسان زندہ بھی ہوگا اور مردہ بھی ہوگا، اور یہ بات عقلاً وفعلاً محال ہے''۔

سلیمان نے کہا: آقا! بات یہ ہے کہ وہ جانتا ہے کہ علم کا تقاضا پورا ہوگا یا ارادہ کا تقاضا پورا ہوگا، بہرنوع ایک ہی تقاضا پورا ہوگا۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''کوئی بات نہیں، اب ذرا یہ بتاؤ کہ ان دو میں سے کونسی چیز ظہور پذیر ہوگی۔

1۔جس کا ارادہ رکھتا ہے۔ 2۔ یا جس کا ارادہ نہیں رکھتا؟''

سلیمان نے کہا: وہ چیز ظہور پذیر ہوگی جس کا اس نے ارادہ کیا ہوگا۔ اس کی یہ بات سن کر امامؑ اور مامون اور دیگر اہل فضل ہنسنے لگے۔

پھر امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''تو غلطی کر رہا ہے اور تو اپنے سابقہ موقف سے انحراف کر رہا ہے کہ اللہ ایک شخص کے متعلق جانتا ہے کہ وہ آج مرجائے گا لیکن اس کے آج مرنے کو پسند نہیں کرتا، اور وہ ایک چیز پیدا کرتا ہے لیکن اس کے پیدا ہونے کو پسند نہیں کرتا۔

مذکورہ سابقہ موقف سے اور تمہارے موجودہ جواب سے پتہ چلتا ہے کہ ہوتا وہی ہے جس کا ارادہ وہ کرتا ہے، علم پر عمل نہیں ہوتا تو پھر اسے ایسے علم کی ضرورت ہی کیا ہے جو اس کے ارادے کے بغیر کچھ بھی حیثیت نہ رکھتا ہو؟''

سلیمان نے کہا: میرا موقف یہ ہے کہ ارادہ نہ تو خدا ہے اور نہ خدا کے علاوہ ہے۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''جاہل! تمہارا یہ دعویٰ خود ایک دوسرے کے متضاد ہے کیونکہ جب تم یہ کہتے ہو۔

''ارادہ خدا نہیں ہے''

تو تم یہ ثابت کرتے ہو کہ وہ خدا کے علاوہ کچھ اور ہے، اور جب تم یہ کہتے ہو۔

''وہ اس کے علاوہ بھی نہیں'' تو تم اسے اللہ قرار دیتے ہو''۔

سلیمان نے کہا: کیا وہ جانتا ہے کہ چیز کو کیسے بنایا جائے؟

امامؑ نے فرمایا: ''جی ہاں! وہ جانتا ہے''۔

اس نے کہا: یہی چیز تو کسی چیز کے اثبات ہیں۔

امامؑ نے فرمایا: ''تو نے امر محال کا دعویٰ کیا، کیونکہ کائنات میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص اچھا معمار ہوتا ہے اگر چہ وہ تعمیر نہ بھی کر رہا ہو اور ایک شخص اچھا درزی ہوتا ہے اگر چہ وہ کپڑا نہ بھی سی رہا ہو، تو کیا کسی کے معمار ہونے کی وجہ سے عمارت وجود میں آجائے گی اور کسی کے درزی ہونے کی وجہ سے کپڑا سل جائے گا؟''

پھر آپؑ نے مزید فرمایا: ''سلیمان! کیا تو جانتا ہے کہ اللہ واحد ہے؟''

اس نے کہا: جی ہاں! میں جانتا ہوں کہ اللہ ایک ہے۔

امامؑ نے فرمایا: ''تو کیا تمہارے علم کی وجہ سے اللہ واحد بن گیا، یعنی کیا اس کے واحد ہونے کا سبب تمہارا علم ہے؟''

سلیمان نے کہا: اللہ کو اس بات کا علم ہی نہیں کہ وہ واحد ہے اور اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں ہے۔

امامؑ نے فرمایا: ''کیا تجھے اس بات کا علم ہے کہ اللہ واحد ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے؟''

سلیمان نے کہا: جی ہاں! مجھے علم ہے۔

امامؑ نے فرمایا: ''(واہ! کیا کہنا) پھر تو تمہارا علم اللہ کے علم سے زیادہ ہوا اور تم اللہ سے بڑے عالم ٹھہرے''۔

سلیمان نے زچ ہو کر کہا: مسئلہ محال ہے۔

امامؑ نے فرمایا: ''ہرگز نہیں، یہ تمہارے لئے تو محال ہو سکتا ہے لیکن ہمارے لئے نہیں کیونکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ واحد ہے، اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں ہے اور وہ سمیع، بصیر، حکیم و قادر ہے''۔

سلیمان نے کہا: جی ہاں! ایسا ہی ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ''ذرا سوچو! اگر وہ اپنے سمیع، بصیر، حی و قیوم ہونے کو جانتا نہ تھا تو اس نے اس کی خبر کیسے دی؟ اور یہ تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ جو شخص فن تعمیر سے آگاہ نہ ہو تو وہ مکان تعمیر کرنے کا دعویٰ کر دے گا، اگر بالفرض کوئی ایسا دعویٰ بھی کرے تو وہ سرگردان ہو جائے گا اور اللہ اس سے بلند و بالا ہے''۔

سلیمان نے کہا: ارادہ دراصل قدرت ہے۔

امامؑ نے فرمایا: تمہاری یہ بات غلط ہے، کیونکہ وہ اس چیز پر بھی قدرت رکھتا ہے جس کا وہ ارادہ نہیں کرتا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

''اور اگر ہم چاہیں تو جو کچھ آپؐ کو وحی کے ذریعہ دیا گیا ہے، اٹھا لیں''۔ [1]

تو اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ وحی کو لے جانے کی قدرت رکھتا ہے، لیکن وہ اس کا ارادہ ہرگز نہیں رکھتا۔

اس سے ثابت ہوا کہ قدرت اور ہے اور ارادہ اور ہے۔

---

[1] بنی اسرائیل۔۸۶

سلیمان لاجواب ہوکر خاموش ہوگیا۔

اس وقت مامون نے کہا: سلیمان! یہ بنی ہاشم کے سب سے بڑے عالم ہیں۔

پھر دربار برخواست ہوگیا اور محفل منتشر ہوگئی۔

مصنف کتاب کہتے ہیں: اصل بات یہ تھی کہ مامون الرشید امامؑ سے حسد کرتا تھا، اسی لئے اس کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی تھی کہ کسی نہ کسی طرح سے امامؑ کو لوگوں کی نظر میں گرادے، چنانچہ اسی خواہش کی وجہ سے وہ دور دراز علاقوں کے متکلمین کو بلا کر امامؑ سے مباحثہ کراتا تھا، مگر اللہ کی نصرت ہمیشہ امامؑ کے ہمراہ رہی، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

''یقیناً ہم اپنے رسولوں اور اہل ایمان کی دنیاوی زندگی میں مدد کریں گے''۔ [1]

اور اللہ تعالیٰ کی یہ مدد ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کے پیروکاروں کو ہمیشہ نصیب رہی ہے اور روز قیامت تک حاصل ہوتی رہے گی۔

---

[1] المومن۔۵۱

باب 14

علی جہم سے عصمتِ انبیاءؑ پر مباحثہ

1 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ هِشَامٍ الْمُكَتِّبُ وَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَرَّاقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَرْمَكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الصَّلْتِ الْهَرَوِيُّ قَالَ لَمَّا جَمَعَ الْمَأْمُونُ لِعَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام أَهْلَ الْمَقَالاتِ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَ الدِّيَانَاتِ مِنَ الْيَهُودِ وَ النَّصَارَى وَ الْمَجُوسِ وَ الصَّابِئِينَ وَ سَائِرِ أَهْلِ الْمَقَالاتِ فَلَمْ يَقُمْ أَحَدٌ إِلَّا وَ قَدْ أَلْزَمَهُ حُجَّتَهُ كَأَنَّهُ أُلْقِمَ حَجَراً قَامَ إِلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَهْمِ فَقَالَ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ أَ تَقُولُ بِعِصْمَةِ الْأَنْبِيَاءِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا تَعْمَلُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ عَصى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوى وَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ ذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغاضِباً فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ وَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي يُوسُفَ عليه السلام وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَ هَمَّ بِها وَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي دَاوُدَ وَ ظَنَّ داوُدُ أَنَّما فَتَنَّاهُ وَ قَوْلِهِ تَعَالَى فِي نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَ تُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام وَيْحَكَ يَا عَلِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَ لَا تَنْسُبْ إِلَى أَنْبِيَاءِ اللَّهِ الْفَوَاحِشَ وَ لَا تَتَأَوَّلْ كِتَابَ اللَّهِ بِرَأْيِكَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ قَالَ وَ ما يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَ الرَّاسِخُونَ وَ أَمَّا قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي آدَمَ وَ عَصى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوى فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ آدَمَ حُجَّةً فِي أَرْضِهِ وَ خَلِيفَةً فِي بِلَادِهِ لَمْ يَخْلُقْهُ لِلْجَنَّةِ وَ كَانَتِ الْمَعْصِيَةُ مِنْ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ لَا فِي الْأَرْضِ وَ عِصْمَتُهُ تَجِبُ أَنْ يَكُونَ فِي الْأَرْضِ لِيَتِمَّ مَقَادِيرُ أَمْرِ اللَّهِ فَلَمَّا أُهْبِطَ إِلَى الْأَرْضِ وَ جُعِلَ حُجَّةً وَ خَلِيفَةً عُصِمَ بِقَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفى آدَمَ وَ نُوحاً وَ آلَ إِبْراهِيمَ وَ آلَ عِمْرانَ عَلَى الْعالَمِينَ وَ أَمَّا قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ ذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغاضِباً فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ إِنَّمَا ظَنَّ بِمَعْنَى اسْتَيْقَنَ أَنَّ اللَّهَ لَنْ يُضَيِّقَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ أَ لَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ أَمَّا إِذا مَا ابْتَلاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ أَيْ ضَيَّقَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ وَ لَوْ ظَنَّ أَنَّ اللَّهَ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ لَكَانَ قَدْ كَفَرَ وَ أَمَّا قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي يُوسُفَ وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَ هَمَّ بِها فَإِنَّهَا هَمَّتْ بِالْمَعْصِيَةِ وَ هَمَّ يُوسُفُ بِقَتْلِهَا إِنْ أَجْبَرَتْهُ لِعِظَمِ مَا تَدَاخَلَهُ فَصَرَفَ اللَّهُ عَنْهُ قَتْلَهَا وَ الْفَاحِشَةَ وَ هُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَ كَذلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَ الْفَحْشاءَ يَعْنِي

الْقَتْلَ وَ الزِّنَاءَ وَ أَمَّا دَاوُدُ عليه السلام فَمَا يَقُولُ مَنْ قِبَلَكُمْ فِيهِ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَهْمِ يَقُولُونَ إِنَّ دَاوُدَ عليه السلام كَانَ فِي مِحْرَابِهِ يُصَلِّي فَتَصَوَّرَ لَهُ إِبْلِيسُ عَلَى صُورَةِ طَيْرٍ أَحْسَنَ مَا يَكُونُ مِنَ الطُّيُورِ فَقَطَعَ دَاوُدُ صَلَاتَهُ وَ قَامَ لِيَأْخُذَ الطَّيْرَ فَخَرَجَ الطَّيْرُ إِلَى الدَّارِ فَخَرَجَ الطَّيْرُ إِلَى السَّطْحِ فَصَعِدَ فِي طَلَبِهِ فَسَقَطَ الطَّيْرُ فِي دَارِ أُورِيَا بْنِ حَنَانٍ فَأَطْلَعَ دَاوُدُ فِي أَثَرِ الطَّيْرِ فَإِذَا بِامْرَأَةِ أُورِيَا تَغْتَسِلُ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا هَوَاهَا وَ كَانَ قَدْ أَخْرَجَ أُورِيَا فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فَكَتَبَ إِلَى صَاحِبِهِ أَنْ قَدِّمْ أُورِيَا أَمَامَ التَّابُوتِ فَقُدِّمَ فَظَفِرَ أُورِيَا بِالْمُشْرِكِينَ فَصَعُبَ ذَلِكَ عَلَى دَاوُدَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ثَانِيَةً أَنْ قَدِّمْهُ أَمَامَ التَّابُوتِ فَقُدِّمَ فَقُتِلَ أُورِيَا فَتَزَوَّجَ دَاوُدُ بِامْرَأَتِهِ قَالَ فَضَرَبَ الرِّضَا عليه السلام بِيَدِهِ عَلَى جَبْهَتِهِ وَ قَالَ إِنَّا لِلَّهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ لَقَدْ نَسَبْتُمْ نَبِيّاً مِنْ أَنْبِيَاءِ اللهِ إِلَى التَّهَاوُنِ بِصَلَاتِهِ حَتَّى خَرَجَ فِي أَثَرِ الطَّيْرِ ثُمَّ بِالْفَاحِشَةِ ثُمَّ بِالْقَتْلِ فَقَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ فَمَا كَانَ خَطِيئَتُهُ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ دَاوُدَ إِنَّمَا ظَنَّ أَنَّ مَا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ خَلْقاً هُوَ أَعْلَمُ مِنْهُ فَبَعَثَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ الْمَلَكَيْنِ فَتَسَوَّرَا الْمِحْرَابَ فَقَالا خَصْمانِ بَغى بَعْضُنا عَلى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنا بِالْحَقِّ وَ لا تُشْطِطْ وَ اهْدِنا إِلى سَواءِ الصِّراطِ إِنَّ هذا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَ تِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ واحِدَةٌ فَقالَ أَكْفِلْنِيها وَ عَزَّنِي فِي الْخِطابِ فَعَجَّلَ دَاوُدُ عليه السلام عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤالِ نَعْجَتِكَ إِلى نِعاجِهِ وَ لَمْ يَسْأَلِ الْمُدَّعِيَ الْبَيِّنَةَ عَلَى ذَلِكَ وَ لَمْ يُقْبِلْ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ فَيَقُولَ لَهُ مَا تَقُولُ فَكَانَ هَذَا خَطِيئَةُ رَسْمِ الْحُكْمِ لَا مَا ذَهَبْتُمْ إِلَيْهِ أَلَا تَسْمَعُ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ يا داوُدُ إِنَّا جَعَلْناكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَ لا تَتَّبِعِ الْهَوى إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ فَمَا قِصَّتُهُ مَعَ أُورِيَا فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام إِنَّ الْمَرْأَةَ فِي أَيَّامِ دَاوُدَ عليه السلام كَانَتْ إِذَا مَاتَ بَعْلُهَا أَوْ قُتِلَ لَا تَتَزَوَّجُ بَعْدَهُ أَبَداً وَ أَوَّلُ مَنْ أَبَاحَ اللهُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ بِامْرَأَةٍ قُتِلَ بَعْلُهَا كَانَ دَاوُدُ عليه السلام فَتَزَوَّجَ بِامْرَأَةِ أُورِيَا لَمَّا قُتِلَ وَ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا مِنْهُ فَذَلِكَ الَّذِي شَقَّ عَلَى النَّاسِ مِنْ قِبَلِ أُورِيَا وَ أَمَّا مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ تُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللهُ مُبْدِيهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ وَ اللهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشاهُ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ عَرَّفَ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله أَسْمَاءَ أَزْوَاجِهِ فِي دَارِ الدُّنْيَا وَ أَسْمَاءَ أَزْوَاجِهِ فِي دَارِ الْآخِرَةِ وَ أَنَّهُنَّ أُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ وَ إِحْدَاهُنَّ مَنْ سُمِّيَ لَهُ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَ هِيَ يَوْمَئِذٍ تَحْتَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فَأَخْفَى اسْمَهَا فِي نَفْسِهِ وَ لَمْ يُبْدِهِ لِكَيْلَا يَقُولَ أَحَدٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ إِنَّهُ قَالَ فِي امْرَأَةٍ فِي بَيْتِ رَجُلٍ إِنَّهَا إِحْدَى أَزْوَاجِهِ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَ خَشِيَ قَوْلَ الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ تَخْشَى النَّاسَ وَ اللهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشاهُ يَعْنِي فِي نَفْسِكَ وَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ مَا تَوَلَّى تَزْوِيجَ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ إِلَّا تَزْوِيجَ

حَوَّاءَ مِنْ آدَمَ علیہ السلام وَ زَيْنَبَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِقَوْلِهِ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَراً زَوَّجْنَاكَهَا الْآيَةَ وَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ فَبَكَى عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَهْمِ فَقَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ أَنَا تَائِبٌ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ أَنْ أَنْطِقَ فِي أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ علیہ السلام بَعْدَ يَوْمِي هٰذَا إِلَّا بِمَا ذَكَرْتَهُ.

ترجمه

ابوصلت ہروی کا بیان ہے: مامون الرشید نے دربار میں مختلف مذاہب و ادیان کے علماء کو جمع کیا اور امام علی رضا علیہ السلام نے سب کو لاجواب کر دیا تو اس وقت علی بن محمد بن جہم کھڑا ہوا اور کہا: فرزند رسولؐ! کیا آپؑ عصمت انبیاءؑ کے قائل ہیں؟

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں! میں انبیاء کو معصوم مانتا ہوں۔

علی بن محمد بن جہم نے کہا: تو آپؑ قرآن مجید کی ان آیات کے متعلق کیا کہیں گے؟

''اور آدم نے اپنے پروردگار کی نصیحت پر عمل نہ کیا تو راحت کے راستے سے بے راہ ہو گئے''۔[۱]

''اور مچھلی والا (جناب یونسؑ) جب ناراض ہو کر چل دیئے اور انہوں نے گمان کیا کہ ہم اس (قوم) پر ہرگز قابو نہ پا سکیں گے''۔[۲] ''اور اس (زلیخا) نے ان سے برائی کا ارادہ کر لیا تھا اور وہ (یوسفؑ) بھی ارادہ کر بیٹھے''۔[۳] (اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتے)۔''داؤدؑ سمجھ گئے کہ ہم نے انہیں آزمایا ہے''۔[۴]

''اور تم اپنے دل میں اس بات کو چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا''۔[۵]

امامؑ کا جواب

آپؑ نے فرمایا: ''علی! تجھ پر صد افسوس! خدا سے ڈرو اور انبیائے کرامؑ کی طرف فحش کلامی مت کرو اور اللہ کی کتاب کی تفسیر اپنی رائے سے بیان نہ کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آیات متشابہات کے متعلق فرمایا:۔

''ان آیات کی تاویل کو اللہ جانتا ہے اور وہ جانتے ہیں جو علم میں پختہ ہیں''۔[۶]

اب اپنے سوالات کے ترتیب وار جواب سنو

''اور آدم نے اپنے پروردگار کی نصیحت پر عمل نہ کیا تو راحت کے راستے سے بے راہ ہو گئے''۔[۷]

---

[۱] طٰہٰ۔۱۲۱
[۲] الانبیاء۔۸۷
[۳] یوسف۔۲۴
[۴] ص۔۴۲
[۵] الاحزاب۔۳۷
[۶] آل عمران۔۷
[۷] طٰہٰ۔۱۲۱

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو زمین پر اپنی حجت اور خلیفہ بنایا تھا، ان کی تخلیق زمین کے لئے ہوئی تھی، انہیں جنت کے لئے نہیں بنایا گیا تھا اور آدمؑ سے جو لغزش ہوئی وہ جنت میں ہوئی، البتہ زمین پر ان سے مذکورہ لغزش صادر ہوتی تو ان کی عصمت پر اعتراض ہوسکتا تھا، ان کی عصمت زمین کے لئے ضروری تھی تا کہ وہ امر خدا کے مقررات کی تکمیل کرسکیں، اور جب آدمؑ زمین پر اترے تو اللہ نے ان کی عصمت کا اعلان ان الفاظ میں فرمایا: ''بے شک اللہ نے آدمؑ نوحؑ، آل ابراہیمؑ اور آل عمران کو اس عالمین پر منتخب کرلیا ہے''۔[1]

اس آیت میں لفظ ''ظن'' یقین کے معنی میں ہے اور مفہوم آیت یہ ہے کہ مچھلی والا جب ناراض ہوکر چل دیا اور انہوں نے یقین کرلیا کہ ہم اس پر رزق تنگ نہیں کریں گے۔[2]

عربی زبان میں لفظ ''قَدَرَ'' تنگ کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید کی اس آیت میں ہے۔

''اور جب اللہ انسان کی آزمائش کرتے ہوئے اس پر رزق تنگ کردیتا ہے''۔[3] اور اگر خدانخواستہ یونس یہ گمان کرتے کہ اللہ کو اس پر قدرت حاصل نہیں ہوگی، تو یقیناوہ کافر ہوجاتے۔

''اور اس (زلیخا) نے ان سے برائی کا ارادہ کرلیا تھا اور وہ (یوسفؑ) بھی ارادہ کر بیٹھے''۔[4] (اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتے)

زلیخا و یوسفؑ دونوں کے ارادے مختلف تھے، زلیخا نے یوسفؑ سے جنسی تسکین کا ارادہ کیا تھا اور یوسفؑ نے فیصلہ کیا تھا کہ اگر اس نے معصیت پر زیادہ مجبور کیا تو وہ اسے قتل کردیں گے۔

اور اللہ نے یوسفؑ سے قتل کی برائی اور زنا کو دور رکھا، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔

''اس طرح ہم ان سے برائی اور بے حیائی کو دور کرنا چاہتے تھے''۔[5] چنانچہ برائی سے مراد قتل اور فاحشہ سے مراد زنا ہے۔

4۔علی بن محمد بن جہم ! یہ بتاؤ کہ داستان گو حضرت داؤدؑ کے متعلق کیا کہتے ہیں۔

اس نے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایک دن داود علیہ السلام محراب عبادت میں بیٹھے نماز پڑھ رہے تھے، اتنے میں ابلیس ایک خوبصورت پرندے کی شکل میں نمودار ہوا، داؤد علیہ السلام اس کو پکڑنے کے لئے دوڑے، پرندہ چھت پر چلا گیا، داؤدؑ چھت پر گئے، اور پھر وہ پرندہ ''اوریا'' کے گھر میں جا گرا۔

---

[1] آل عمران۔ ۳۳
[2] الانبیاء۔ ۸۷
[3] الفجر۔۱۶
[4] یوسف۔ ۲۴
[5] یوسف۔ ۲۴

داؤدؑ پرندے کو حاصل کرنے کے لئے اوریا بن حنان کے گھر میں چلے گئے، جب آپ اس کے گھر میں داخل ہوئے تو اوریا کی زوجہ غسل کر رہی تھی، جب داؤدؑ نے اس کے جسم کے خدوخال اور اس کے بھرپور شباب کو دیکھا تو اس پر عاشق ہو گئے۔

اس وقت اوریا کسی جنگ کے سلسلے میں باہر گئے ہوئے تھے۔

داؤد علیہ السلام نے سالار لشکر کو لکھا کہ اوریا کو تابوت سکینہ کے آگے ہراول دستہ میں رکھو۔

سالار نے حکم کی تعمیل کی، مگر داؤدؑ کا مقصد پھر بھی حل نہ ہوا، اوریا نے لشکر مشرکین کو شکست فاش دی، یہ بات داؤدؑ کو گراں گزری کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح اوریا سے جان چھوٹ جائے۔

داؤدؑ نے سالار لشکر کو پھر خط لکھا کہ اوریا کو ہراول دستہ میں رکھو۔ سالار نے حکم کی تعمیل کی اور اوریا کو پھر ہراول دستہ میں رکھا، اوریا جنگ کرتے ہوئے قتل ہو گئے اور داؤدؑ نے اس کی زوجہ سے نکاح کر لیا، جب کہ داؤدؑ کے پاس ننانوے بیویاں پہلے سے موجود تھیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے داؤدؑ کو ان کی غلطی پر متنبہ کرنے کے لئے دو فرشتوں کو بھیجا اور ان میں سے ایک فرشتہ نے ان سے کہا: آپ میرے اور میرے بھائی کے درمیان فیصلہ کریں، اس کے پاس ننانوے بھیڑیں ہیں جب کہ میرے پاس صرف ایک بھیڑ ہے، اب یہ شخص مجھ سے وہ ایک بھیڑ بھی لینا چاہتا ہے۔ داؤد نے کہا: یقیناً یہ ظلم کر رہا ہے کیونکہ تم اس کی ننانوے بھیڑوں کو برداشت کر گئے اور یہ تمہاری ایک بھیڑ بھی برداشت نہیں کر پایا۔ اس کے بعد فرشتے تو چلے گئے، پھر داؤدؑ کو معلوم ہوا کہ یہ تمثیل دراصل ان کے کردار کی عکاسی تھی، چنانچہ انہوں نے توبہ (استغفار) کی، پھر اللہ نے اس کے گناہ کو معاف کر دیا۔

یہ داستان سن کر امام علی رضا علیہ السلام نے از روئے تاسف اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا اور فرمایا:۔

داستان گو افراد نے تین قسم کی غلطیاں کی ہیں۔

1۔ اللہ کے ایک نبیؑ کے ذوقِ عبادت کو اتنا کمتر بنا کر پیش کیا گیا کہ وہ نماز چھوڑ کر ایک پرندے کے پیچھے بھاگنے لگے!

2۔ وہ ایک شوہر دار عورت پر فریفتہ ہو گئے!

3۔ اسے حاصل کرنے کے لئے دانستہ طور پر وہ اقدام کیا جس کی وجہ سے اس کے شوہر کو قتل ہونا پڑا!''

علی بن محمد بن جہم نے کہا: فرزند رسولؐ! یہ درست ہے کہ اوریا کی زوجہ کا قصہ قرآن مجید میں نہیں ہے، لیکن دو فرشتوں کے آنے کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے اور اس کے ساتھ داؤدؑ کی توبہ (استغفار) کا ذکر بھی موجود ہے، اگر مذکورہ واقعہ داستان سازوں کی تخلیق ہے تو پھر یہ بتائیں کہ داؤدؑ کی وہ کون سی غلطی تھی جس کے لئے اسے توبہ (استغفار) کرنا پڑی؟

امامؑ نے فرمایا: ''بات صرف اتنی ہے کہ داوَدؑ یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ اس وقت ان سے بڑا عالم کوئی نہیں ہے اور وہی اعلم دوران ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی قوت فیصلہ کو آزمانے کے لئے دو فرشتوں کو انسانی شکل میں ان کے پاس بھیجا، جنہوں نے مذکورہ سوال کیا اور حضرت داوَدؑ نے فی الفور اپنا فیصلہ صادر کر دیا، جب وہ فیصلہ صادر کر بیٹھے تو بعد میں انہیں احساس ہوا کہ یہ فیصلہ انہوں نے یک طرفہ طور پر صادر کیا ہے، کیونکہ انہوں نے فریق ثانی کا موقف ہی نہیں سنا تھا اور اس کا موقف سنے بغیر یوں جلد بازی میں انہیں فیصلہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔

چنانچہ وہ اپنی اس غلطی پر بہت پچھتائے کہ آخر ان سے یہ غلطی کس طرح سے سرزد ہوئی، اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا۔

اصل واقعہ تو صرف اتنا ہی ہے''۔

علی بن محمد بن جہم نے کہا: فرزند رسولؐ! یہ بتائیں کہ اوریا کی زوجہ کے قصے میں کس حد تک صداقت پائی جاتی ہے؟

امامؑ نے فرمایا: ''واقعہ یہ ہے کہ داوَدؑ کے زمانے میں جو عورت شوہر کی طبعی موت یا قتل ہونے کی وجہ سے بیوہ ہوتی تو وہ عقد ثانی نہیں کرتی تھی، حضرت داوَد علیہ السلام اس غلط رسم کو توڑنا چاہتے تھے، اتفاق سے ان کی فوج کا افسر اوریا ایک فوجی مہم میں مارا گیا، تو اس کی زوجہ کی عدت کے بعد حضرت داوَدؑ نے اس سے نکاح کیا تھا، اور اس نکاح سے انہوں نے سابقہ رسمِ بد کو ختم کیا، مگر عوام الناس کو حضرت داوَدؑ یہ فعل پسند نہ آیا اور انہوں نے داستانیں بنا ڈالیں۔

''اور تم اپنے دل میں اس بات کو چھپائے ہوئے تھے جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تو لوگوں سے ڈرتے تھا جب کہ تمہیں اللہ سے ڈرنا چاہئے تھا''۔[۱]

''بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی دنیا اور آخرت کی ازواج کے نام بتائے اور فرمایا: تمہاری ازواج مومنین کے لئے بمنزلہ مائیں ہیں، ان ناموں میں زینبؓ بنت جحش کا نام بھی موجود تھا اور وہ اس وقت زید بن حارثہ کی زوجیت میں تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نام اپنے دل میں چھپائے رکھا اور کسی پر اس کا اظہار نہ ہونے دیا تا کہ منافقین یہ نہ کہیں: محمدؐ ایک شادی شدہ عورت کو اپنی زوجہ بتاتے ہیں۔

اور یاد رکھیں! اس کائنات میں صرف تین نکاح ایسے ہیں جنہیں اللہ نے براہ راست اپنی طرف سے قرار دیا ہے۔

1۔ آدمؑ و حوّاؑ کا نکاح جیسا کہ اللہ نے فرمایا: ''آدمؑ تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو''۔[۲]

2۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و زینبؓ کا نکاح جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے: ''جب زیدؓ نے اس سے (کوئی)

---

[۱] الاحزاب۔۳۷
[۲] البقرہ۔۳۵

حاجت (متعلق) نہ رکھی (یعنی زینبؓ بنت جحش کو طلاق دے دی[1]) تو ہم نے اس کا عقد آپؐ سے کر دیا''۔[2]

3۔علی مرتضی و فاطمہ زہرا علیہا السلام کا نکاح۔

حضرتؑ کی یہ تقریر سن کر علی بن محمد بن جہم رونے لگے اور کہا: فرزند رسولؐ! میں خدا کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں پھر کبھی انبیاءؑ کی شان میں گستاخی نہیں کروں گا۔

---

[1] زیدؓ اور زینبؓ کے رشتے میں چند مسائل قابل توجہ ہیں:

1۔زیدؓ ایک غلام تھے اور زینبؓ ایک سیدانی تھیں اور سماج ایسے رشتے کو برداشت کرنے والا نہیں تھا۔

2۔زیدؓ طبقاتی طور پر پست تھے اور زینبؓ بلند اور یہ بات بھی قابل برداشت نہ تھی

3۔زیدؓ رسول اکرمؐ کے فرزند کہے جاتے تھے اور بیٹے کی زوجہ سے عقد کرنا کسی سماج میں قابل قبول نہیں ہے۔

4۔زیدؓ نے جنسی تعلقات کے بعد طلاق دی تھی اور ایسی عورت عام انسانوں کے لیے نا قابل قبول ہو جاتی ہے۔ چہ جائیکہ کائنات کے بلند ترین انسان پیغمبر خداؐ کے لیے۔

5۔زیدؓ کا طلاق دینا رسول اکرمؐ کے لئے باعث بدنامی تھا کہ ایسا غلط رشتہ کر دیا کہ بالآخر طلاق کی نوبت آ گئی۔

6۔اس طلاق میں یہ بدنامی بھی تھی کہ اپنے عقد کے لیے طلاق دلوادی ہے اگر یہ کوئی مسئلہ شہوت ہوتا تو خدا اسی وقت بے نقاب کر دیتا یا بعد میں یہ اعلان ہو جاتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عقد کر لیا۔ جب کہ آیت میں زَوَّجْنَاكَهَا ''ہم نے اس (زینبؓ) کا عقد آپؐ سے کر دیا'' جس کے معنی یہ ہیں کہ سارا کام حکم خدا سے ہوا اس میں جنسی خواہشات کا کوئی دخل نہیں ہے۔ رب کریم نے ایک ایک لفظ سے ہر اعتراض کا جواب دیا ہے اور واضح کر دیا کہ اسلامی نقطہ نگاہ سے جاہلیت کے کسی فیصلے کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور حکم خدا کے خلاف جو قانون بھی بنایا جاتا ہے وہ جاہلیت کا قانون ہوتا ہے۔

[2] احزاب۔۳۷

باب 15

مامون الرشید سے عصمتِ انبیاءؑ پر دوسرا مباحثہ

1 حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ تَمِيمٍ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَمْدَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّيْسَابُورِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ حَضَرْتُ مَجْلِسَ الْمَأْمُونِ وَ عِنْدَهُ الرِّضَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى عليه السلام فَقَالَ لَهُ الْمَأْمُونُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ أَلَيْسَ مِنْ قَوْلِكَ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ مَعْصُومُونَ قَالَ بَلَى قَالَ فَمَا مَعْنَى قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ عَصى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوى فَقَالَ عليه السلام إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَالَ لِآدَمَ اسْكُنْ أَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلا مِنْها رَغَداً حَيْثُ شِئْتُما وَ لا تَقْرَبا هذِهِ الشَّجَرَةَ وَ أَشَارَ لَهُمَا إِلَى شَجَرَةِ الْحِنْطَةِ فَتَكُونا مِنَ الظَّالِمِينَ وَ لَمْ يَقُلْ لَهُمَا لَا تَأْكُلَا مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ وَ لَا مِمَّا كَانَ مِنْ جِنْسِهَا فَلَمْ يَقْرَبَا تِلْكَ الشَّجَرَةَ وَ لَمْ يَأْكُلَا مِنْهَا وَ إِنَّمَا أَكَلَا مِنْ غَيْرِهَا لَمَّا أَنْ وَسْوَسَ الشَّيْطَانُ إِلَيْهِمَا وَ قَالَ ما نَهاكُما رَبُّكُما عَنْ هذِهِ الشَّجَرَةِ وَ إِنَّمَا يَنْهَاكُمَا أَنْ تَقْرَبَا غَيْرَهَا وَ لَمْ يَنْهَكُمَا عَنِ الْأَكْلِ مِنْهَا إِلَّا أَنْ تَكُونا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونا مِنَ الْخالِدِينَ وَ قاسَمَهُما إِنِّي لَكُما لَمِنَ النَّاصِحِينَ وَ لَمْ يَكُنْ آدَمُ وَ حَوَّاءُ شَاهَدَا قَبْلَ ذَلِكَ مَنْ يَحْلِفُ بِاللهِ كَاذِباً فَدَلَّاهُما بِغُرُورٍ فَأَكَلَا مِنْهَا ثِقَةً بِيَمِينِهِ بِاللهِ وَ كَانَ ذَلِكَ مِنْ آدَمَ قَبْلَ النُّبُوَّةِ وَ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ بِذَنْبٍ كَبِيرٍ اسْتَحَقَّ بِهِ دُخُولَ النَّارِ وَ إِنَّمَا كَانَ مِنَ الصَّغَائِرِ الْمَوْهُوبَةِ الَّتِي تَجُوزُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَ نُزُولِ الْوَحْيِ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا اجْتَبَاهُ اللهُ تَعَالَى وَ جَعَلَهُ نَبِيّاً كَانَ مَعْصُوماً لَا يُذْنِبُ صَغِيرَةً وَ لَا كَبِيرَةً قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ عَصى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوى ثُمَّ اجْتَباهُ رَبُّهُ فَتابَ عَلَيْهِ وَ هَدى وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَ إِنَّ اللهَ اصْطَفى آدَمَ وَ نُوحاً وَ آلَ إِبْراهِيمَ وَ آلَ عِمْرانَ عَلَى الْعالَمِينَ فَقَالَ لَهُ الْمَأْمُونُ فَمَا مَعْنَى قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ فَلَمَّا آتاهُما صالِحاً جَعَلا لَهُ شُرَكاءَ فِيما آتاهُما فَقَالَ لَهُ الرِّضَا عليه السلام إِنَّ حَوَّاءَ وَلَدَتْ لِآدَمَ خَمْسَمِائَةِ بَطْنٍ ذَكَراً وَ أُنْثَى وَ إِنَّ آدَمَ عليه السلام وَ حَوَّاءَ عَاهَدَا اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ دَعَوَاهُ وَ قَالا لَئِنْ آتَيْتَنا صالِحاً لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ فَلَمَّا آتاهُما صالِحاً مِنَ النَّسْلِ خَلْقاً سَوِيّاً بَرِيئاً مِنَ الزَّمَانَةِ وَ الْعَاهَةِ وَ كَانَ مَا آتَاهُمَا صِنْفَيْنِ صِنْفاً ذُكْرَاناً وَ صِنْفاً إِنَاثاً فَجَعَلَ الصِّنْفَانِ لِلَّهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ شُرَكاءَ فِيما آتاهُما وَ لَمْ يَشْكُرَاهُ كَشُكْرِ أَبَوَيْهِمَا لَهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ

وَ تَعَالَى فَتَعالَى اللهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ فَقَالَ الْمَأْمُونُ أَشْهَدُ أَنَّكَ ابْنُ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَقّاً فَأَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي حَقِّ إِبْرَاهِيمَ علیہ السلام فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأى كَوْكَباً قالَ هذا رَبِّي فَقَالَ الرِّضَا علیہ السلام إِنَّ إِبْرَاهِيمَ علیہ السلام وَقَعَ إِلَى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ صِنْفٍ يَعْبُدُ الزُّهَرَةَ وَ صِنْفٍ يَعْبُدُ الْقَمَرَ وَ صِنْفٍ يَعْبُدُ الشَّمْسَ وَ ذَلِكَ حِينَ خَرَجَ مِنَ السَّرَبِ الَّذِي أُخْفِيَ فِيهِ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ فَرَأَى الزُّهَرَةَ قَالَ هذا رَبِّي عَلَى الْإِنْكَارِ وَ الِاسْتِخْبَارِ فَلَمَّا أَفَلَ الْكَوْكَبُ قالَ لا أُحِبُّ الْآفِلِينَ لِأَنَّ الْأُفُولَ مِنْ صِفَاتِ الْمُحْدَثِ لَا مِنْ صِفَاتِ الْقِدَمِ فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بازِغاً قالَ هذا رَبِّي عَلَى الْإِنْكَارِ وَ الِاسْتِخْبَارِ فَلَمَّا أَفَلَ قالَ لَئِنْ لَمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ يَقُولُ لَوْ لَمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَكُنْتُ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ فَلَمَّا أَصْبَحَ وَ رَأَى الشَّمْسَ بازِغَةً قالَ هذا رَبِّي هذا أَكْبَرُ مِنَ الزُّهَرَةِ وَ الْقَمَرِ عَلَى الْإِنْكَارِ وَ الِاسْتِخْبَارِ لَا عَلَى الْإِخْبَارِ وَ الْإِقْرَارِ فَلَمَّا أَفَلَتْ قَالَ لِلْأَصْنَافِ الثَّلَاثَةِ مِنْ عَبَدَةِ الزُّهَرَةِ وَ الْقَمَرِ وَ الشَّمْسِ يا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّماواتِ وَ الْأَرْضَ حَنِيفاً وَ ما أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَ إِنَّمَا أَرَادَ إِبْرَاهِيمُ علیہ السلام بِمَا قَالَ أَنْ يُبَيِّنَ لَهُمْ بُطْلَانَ دِينِهِمْ وَ يُثْبِتَ عِنْدَهُمْ أَنَّ الْعِبَادَةَ لَا تَحِقُّ لِمَا كَانَ بِصِفَةِ الزُّهَرَةِ وَ الْقَمَرِ وَ الشَّمْسِ وَ إِنَّمَا تَحِقُّ الْعِبَادَةُ لِخَالِقِهَا وَ خَالِقِ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ كَانَ مَا احْتَجَّ بِهِ عَلَى قَوْمِهِ مِمَّا أَلْهَمَهُ اللهُ تَعَالَى وَ آتَاهُ كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ تِلْكَ حُجَّتُنا آتَيْناها إِبْراهِيمَ عَلى قَوْمِهِ فَقَالَ الْمَأْمُونُ لِلَّهِ دَرُّكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ فَأَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ علیہ السلام رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتى قالَ أَ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قالَ بَلى وَ لكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي قَالَ الرِّضَا علیہ السلام إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى كَانَ أَوْحَى إِلَى إِبْرَاهِيمَ علیہ السلام أَنِّي مُتَّخِذٌ مِنْ عِبَادِي خَلِيلًا إِنْ سَأَلَنِي إِحْيَاءَ الْمَوْتَى أَجَبْتُهُ فَوَقَعَ فِي نَفْسِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ ذَلِكَ الْخَلِيلُ فَقَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتى قالَ أَ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قالَ بَلى وَ لكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي عَلَى الْخُلَّةِ قالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلى كُلِّ جَبَلٍ مِنْهُنَّ جُزْءاً ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْياً وَ اعْلَمْ أَنَّ اللهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ فَأَخَذَ إِبْرَاهِيمُ علیہ السلام نَسْراً وَ طَاوُساً وَ بَطّاً وَ دِيكاً فَقَطَّعَهُنَّ وَ خَلَطَهُنَّ ثُمَّ جَعَلَ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ الَّتِي حَوْلَهُ وَ كَانَتْ عَشَرَةً مِنْهُنَّ جُزْءاً وَ جَعَلَ مَنَاقِيرَهُنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ دَعَاهُنَّ بِأَسْمَائِهِنَّ وَ وَضَعَ عِنْدَهُ حَبّاً وَ مَاءً فَتَطَايَرَتْ تِلْكَ الْأَجْزَاءُ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ حَتَّى اسْتَوَتِ الْأَبْدَانُ وَ جَاءَ كُلُّ بَدَنٍ حَتَّى انْضَمَّ إِلَى رَقَبَتِهِ وَ رَأْسِهِ فَخَلَّى إِبْرَاهِيمُ علیہ السلام عَنْ مَنَاقِيرِهِنَّ فَطِرْنَ ثُمَّ وَقَعْنَ فَشَرِبْنَ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ وَ الْتَقَطْنَ مِنْ ذَلِكَ الْحَبِّ وَ قُلْنَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَحْيَيْتَنَا أَحْيَاكَ اللهُ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بَلِ اللهُ يُحْيِي وَ يُمِيتُ وَ

هُوَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ الْمَأْمُونُ بَارَكَ اللهُ فِيكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ فَأَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ فَوَ كَزَهُ مُوسى فَقَضى عَلَيْهِ قالَ هذا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطانِ قَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ مُوسَى دَخَلَ مَدِينَةً مِنْ مَدَائِنِ فِرْعَوْنَ عَلى حِينِ غَفْلَةٍ مِنْ أَهْلِها وَ ذٰلِكَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ فَوَجَدَ فِيها رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلانِ هذا مِنْ شِيعَتِهِ وَ هذا مِنْ عَدُوِّهِ فَاسْتَغاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ فَقَضَى مُوسَى عَلَى الْعَدُوِّ وَ بِحُكْمِ اللهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ فَوَ كَزَهُ فَمَاتَ قالَ هذا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطانِ يَعْنِي الِاقْتِتَالَ الَّذِي كَانَ وَقَعَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ لَا مَا فَعَلَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ قَتْلِهِ إِنَّهُ يَعْنِي الشَّيْطَانَ عَدُوٌّ مُضِلٌّ مُبِينٌ فَقَالَ الْمَأْمُونُ فَمَا مَعْنَى قَوْلِ مُوسَى رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي قَالَ يَقُولُ إِنِّي وَضَعْتُ نَفْسِي غَيْرَ مَوْضِعِهَا بِدُخُولِي هَذَا الْمَدِينَةَ فَاغْفِرْ لِي أَيْ اسْتُرْنِي مِنْ أَعْدَائِكَ لِئَلَّا يَظْفَرُوا بِي فَيَقْتُلُونِي فَغَفَرَ لَهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ قالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبِّ بِما أَنْعَمْتَ عَلَيَّ مِنَ الْقُوَّةِ حَتَّى قَتَلْتُ رَجُلًا بِوَ كْزَةٍ فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيراً لِلْمُجْرِمِينَ بَلْ أُجاهِدُ فِي سَبِيلِكَ بِهَذِهِ الْقُوَّةِ حَتَّى رَضِيَ فَأَصْبَحَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمَدِينَةِ خائِفاً يَتَرَقَّبُ فَإِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُ عَلَى آخَرَ قالَ لَهُ مُوسى إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُبِينٌ قَاتَلْتَ رَجُلًا بِالْأَمْسِ وَ تُقَاتِلُ هَذَا الْيَوْمَ لَأُوذِينك لَأُؤَدِّبَنَّكَ وَ أَرادَ أَنْ يَبْطِشَ بِهِ فَلَمَّا أَنْ أَرادَ أَنْ يَبْطِشَ بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَهُما وَ هُوَ مِنْ شِيعَتِهِ قالَ يا مُوسى أَ تُرِيدُ أَنْ تَقْتُلَنِي كَما قَتَلْتَ نَفْساً بِالْأَمْسِ إِنْ تُرِيدُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ جَبَّاراً فِي الْأَرْضِ وَ ما تُرِيدُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ قَالَ الْمَأْمُونُ جَزَاكَ اللهُ عَنْ أَنْبِيَائِهِ خَيْراً يَا أَبَا الْحَسَنِ فَمَا مَعْنَى قَوْلِ مُوسَى لِفِرْعَوْنَ فَعَلْتُها إِذاً وَ أَنَا مِنَ الضَّالِّينَ قَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ فِرْعَوْنَ قَالَ لِمُوسَى لَمَّا أَتَاهُ وَ فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَ أَنْتَ مِنَ الْكافِرِينَ بِي قالَ مُوسَى فَعَلْتُها إِذاً وَ أَنَا مِنَ الضَّالِّينَ عَنِ الطَّرِيقِ بِوُقُوعِي إِلَى مَدِينَةٍ مِنْ مَدَائِنِكَ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْماً وَ جَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ وَ قَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيماً فَآوى يَقُولُ أَلَمْ يَجِدْكَ وَحِيداً فَآوَى إِلَيْكَ النَّاسَ وَ وَجَدَكَ ضَالًّا يَعْنِي عِنْدَ قَوْمِكَ فَهَدى أَيْ هَدَاهُمْ إِلَى مَعْرِفَتِكَ وَ وَجَدَكَ عائِلًا فَأَغْنى يَقُولُ أَغْنَاكَ بِأَنْ جَعَلَ دُعَاءَكَ مُسْتَجَاباً قَالَ الْمَأْمُونُ بَارَكَ اللهُ فِيكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ فَمَا مَعْنَى قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ لَمَّا جاءَ مُوسى لِمِيقاتِنا وَ كَلَّمَهُ رَبُّهُ قالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ قالَ لَنْ تَرانِي كَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ كَلِيمُ اللهِ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَعْلَمُ أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ذِكْرُهُ لَا يَجُوزُ عَلَيْهِ الرُّؤْيَةُ حَتَّى يَسْأَلَهُ هَذَا السُّؤَالَ فَقَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ كَلِيمَ اللهِ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلِمَ أَنَّ اللهَ تَعَالَى أَعَزُّ أَنْ يُرَى بِالْأَبْصَارِ وَ لَكِنَّهُ

لَمَّا كَلَّمَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قَرَّبَهُ نَجِيّاً رَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ كَلَّمَهُ وَ قَرَّبَهُ وَ نَاجَاهُ فَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّى نَسْتَمِعَ كَلَامَهُ كَمَا سَمِعْتَ وَ كَانَ الْقَوْمُ سَبْعَمِائَةِ أَلْفِ رَجُلٍ فَاخْتَارَ مِنْهُمْ سَبْعِينَ أَلْفاً ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهُمْ سَبْعَةَ آلَافٍ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهُمْ سَبْعَمِائَةٍ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْهُمْ سَبْعِينَ رَجُلًا لِمِيقَاتِ رَبِّهِمْ فَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى طُورِ سَيْنَاءَ فَأَقَامَهُمْ فِي سَفْحِ الْجَبَلِ وَ صَعِدَ مُوسَى إِلَى الطُّورِ وَ سَأَلَ اللهَ تَعَالَى أَنْ يُكَلِّمَهُ وَ يُسْمِعَهُمْ كَلَامَهُ فَكَلَّمَهُ اللهُ تَعَالَى ذِكْرُهُ وَ سَمِعُوا كَلَامَهُ مِنْ فَوْقُ وَ أَسْفَلُ وَ يَمِينُ وَ شِمَالُ وَ وَرَاءُ وَ أَمَامُ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَحْدَثَهُ فِي الشَّجَرَةِ وَ جَعَلَهُ مُنْبَعِثاً مِنْهَا حَتَّى سَمِعُوهُ مِنْ جَمِيعِ الْوُجُوهِ فَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ بِأَنَّ هَذَا الَّذِي سَمِعْنَاهُ كَلَامُ اللهِ حَتَّى نَرَى اللهَ جَهْرَةً فَلَمَّا قَالُوا هَذَا الْقَوْلَ الْعَظِيمَ وَ اسْتَكْبَرُوا وَ عَتَوْا بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِمْ صَاعِقَةً فَأَخَذَتْهُمْ بِظُلْمِهِمْ فَمَاتُوا فَقَالَ مُوسَى يَا رَبِّ مَا أَقُولُ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ إِذَا رَجَعْتُ إِلَيْهِمْ وَ قَالُوا إِنَّكَ ذَهَبْتَ بِهِمْ فَقَتَلْتَهُمْ لِأَنَّكَ لَمْ تَكُنْ صَادِقاً فِيمَا ادَّعَيْتَ مِنْ مُنَاجَاةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِيَّاكَ فَأَحْيَاهُمُ اللهُ وَ بَعَثَهُمْ مَعَهُ فَقَالُوا إِنَّكَ لَوْ سَأَلْتَ اللهَ أَنْ يُرِيَكَ نَنْظُرُ إِلَيْهِ لَأَجَابَكَ وَ كُنْتَ تُخْبِرُنَا كَيْفَ هُوَ فَنَعْرِفُهُ حَقَّ مَعْرِفَتِهِ فَقَالَ مُوسَى يَا قَوْمِ إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَا يُرَى بِالْأَبْصَارِ وَ لَا كَيْفِيَّةَ لَهُ وَ إِنَّمَا يُعْرَفُ بِآيَاتِهِ وَ يُعْلَمُ بِأَعْلَامِهِ فَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّى تَسْأَلَهُ فَقَالَ مُوسَى يَا رَبِّ إِنَّكَ قَدْ سَمِعْتَ مَقَالَةَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ أَنْتَ أَعْلَمُ بِصَلَاحِهِمْ فَأَوْحَى اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ يَا مُوسَى سَلْنِي مَا سَأَلُوكَ فَلَنْ أُؤَاخِذَكَ بِجَهْلِهِمْ فَعِنْدَ ذَلِكَ قَالَ مُوسَى عليه السلام رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِي وَ لَكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ وَ هُوَ يَهْوِي فَسَوْفَ تَرَانِي فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ بِآيَةٍ مِنْ آيَاتِهِ جَعَلَهُ دَكّاً وَ خَرَّ مُوسَى صَعِقاً فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ يَقُولُ رَجَعْتُ إِلَى مَعْرِفَتِي بِكَ عَنْ جَهْلِ قَوْمِي وَ أَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُمْ بِأَنَّكَ لَا تُرَى فَقَالَ الْمَأْمُونُ لِلَّهِ دَرُّكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ فَأَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَ هَمَّ بِهَا لَوْ لَا أَنْ رَأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام لَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَ لَوْ لَا أَنْ رَأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ لَهَمَّ بِهَا كَمَا هَمَّتْ بِهِ لَكِنَّهُ كَانَ مَعْصُوماً وَ الْمَعْصُومُ لَا يَهُمُّ بِذَنْبٍ وَ لَا يَأْتِيهِ وَ لَقَدْ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ الصَّادِقِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ هَمَّتْ بِأَنْ تَفْعَلَ وَ هَمَّ بِأَنْ لَا يَفْعَلَ فَقَالَ الْمَأْمُونُ لِلَّهِ دَرُّكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ فَأَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ ذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِباً فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام ذَاكَ يُونُسُ بْنُ مَتَّى عليه السلام ذَهَبَ مُغَاضِباً لِقَوْمِهِ فَظَنَّ بِمَعْنَى اسْتَيْقَنَ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ أَيْ لَنْ نُضَيِّقَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ وَ مِنْهُ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ أَوْ أَيْ ضَيَّقَ وَ قَتَّرَ فَنَادَى فِي

الظُّلُماتِ أَیْ ظُلْمَةِ اللَّیْلِ وَ ظُلْمَةِ الْبَحْرِ وَ ظُلْمَةِ بَطْنِ الْحُوتِ أَنْ لا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحانَكَ إِنِّی كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِینَ بِتَرْكِی مِثْلَ هَذِهِ الْعِبَادَةِ الَّتِی قَدْ فَرَّغْتَنِی لَهَا فِی بَطْنِ الْحُوتِ فَاسْتَجَابَ اللهُ لَهُ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَ فَلَوْ لا أَنَّهُ كانَ مِنَ الْمُسَبِّحِینَ لَلَبِثَ فِی بَطْنِهِ إِلی یَوْمِ یُبْعَثُونَ فَقَالَ الْمَأْمُونُ لِلَّهِ دَرُّكَ یَا أَبَا الْحَسَنِؑ فَأَخْبِرْنِی عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ حَتَّی إِذَا اسْتَیْأَسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا جاءَهُمْ نَصْرُنا قَالَ الرِّضَاؑ یَقُولُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ حَتَّی إِذَا اسْتَیْأَسَ الرُّسُلُ مِنْ قَوْمِهِمْ وَ ظَنَّ قَوْمُهُمْ أَنَّ الرُّسُلَ قَدْ كُذِبُوا جاءَ الرُّسُلَ نَصْرُنا فَقَالَ الْمَأْمُونُ لِلَّهِ دَرُّكَ یا أَبَا الْحَسَنِ فَأَخْبِرْنِی عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ لِیَغْفِرَ لَكَ اللهُ ما تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ ما تَأَخَّرَ قَالَ الرِّضَاؑ لَمْ یَكُنْ أَحَدٌ عِنْدَ مُشْرِكِی أَهْلِ مَكَّةَ أَعْظَمَ ذَنْباً مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِأَنَّهُمْ كَانُوا یَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ ثَلَاثَمِائَةٍ وَ سِتِّینَ صَنَماً فَلَمَّا جاءَهُمْ ﷺ بِالدَّعْوَةِ إِلَی كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ كَبُرَ ذَلِكَ عَلَیْهِمْ وَ عَظُمَ وَ قَالُوا أَ جَعَلَ الْآلِهَةَ إِلهاً واحِداً إِنَّ هذا لَشَیْءٌ عُجابٌ وَ انْطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ امْشُوا وَ اصْبِرُوا عَلی آلِهَتِكُمْ إِنَّ هذا لَشَیْءٌ یُرادُ ما سَمِعْنا بِهذا فِی الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هذا إِلَّا اخْتِلاقٌ فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَی نَبِیِّهِ ﷺ مَكَّةَ قَالَ لَهُ یَا مُحَمَّدُ إِنَّا فَتَحْنا لَكَ مَكَّةَ فَتْحاً مُبِیناً لِیَغْفِرَ لَكَ اللهُ ما تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ ما تَأَخَّرَ عِنْدَ مُشْرِكِی أَهْلِ مَكَّةَ بِدُعَائِكَ إِلَی تَوْحِیدِ اللهِ فِیمَا تَقَدَّمَ وَ مَا تَأَخَّرَ لِأَنَّ مُشْرِكِی مَكَّةَ أَسْلَمَ بَعْضُهُمْ وَ خَرَجَ بَعْضُهُمْ عَنْ مَكَّةَ وَ مَنْ بَقِیَ مِنْهُمْ لَمْ یَقْدِرْ عَلَی إِنْكَارِ التَّوْحِیدِ عَلَیْهِ إِذَا دَعَا النَّاسَ إِلَیْهِ فَصَارَ ذَنْبُهُ عِنْدَهُمْ فِی ذَلِكَ مَغْفُوراً بِظُهُورِهِ عَلَیْهِمْ فَقَالَ الْمَأْمُونُ لِلَّهِ دَرُّكَ یَا أَبَا الْحَسَنِ فَأَخْبِرْنِی عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ عَفَا اللهُ عَنْكَ لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ قَالَ الرِّضَاؑ هَذَا مِمَّا نَزَلَ بِإِیَّاكِ أَعْنِی وَ اسْمَعِی یَا جَارَةُ خَاطَبَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِذَلِكَ نَبِیَّهُ وَ أَرَادَ بِهِ أُمَّتَهُ وَ كَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَی لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْخاسِرِینَ وَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ لَوْ لا أَنْ ثَبَّتْناكَ لَقَدْ كِدْتَ تَرْكَنُ إِلَیْهِمْ شَیْئاً قَلِیلًا قَالَ صَدَقْتَ یَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبِرْنِی عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ إِذْ تَقُولُ لِلَّذِی أَنْعَمَ اللهُ عَلَیْهِ وَ أَنْعَمْتَ عَلَیْهِ أَمْسِكْ (عَلَیْكَ) زَوْجَكَ وَ اتَّقِ اللهَ وَ تُخْفِی فِی نَفْسِكَ مَا اللهُ مُبْدِیهِ وَ تَخْشَی النَّاسَ وَ اللهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشاهُ قَالَ الرِّضَاؑ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَصَدَ دَارَ زَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ شَرَاحِیلَ الْكَلْبِیِّ فِی أَمْرٍ أَرَادَهُ فَرَأَی امْرَأَتَهُ تَغْتَسِلُ فَقَالَ لَهَا سُبْحَانَ الَّذِی خَلَقَكِ وَ إِنَّمَا أَرَادَ بِذَلِكَ تَنْزِیهَ الْبَارِی عَزَّ وَ جَلَّ عَنْ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ بَنَاتُ اللهِ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ أَ فَأَصْفاكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِینَ وَ اتَّخَذَ مِنَ الْمَلائِكَةِ إِناثاً إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلًا عَظِیماً فَقَالَ النَّبِیُّ لَمَّا رَآهَا تَغْتَسِلُ سُبْحَانَ الَّذِی خَلَقَكِ أَنْ یَتَّخِذَ

لَهُ وَلَداً يَحْتَاجُ إِلَى هَذَا التَّطْهِيرِ وَ الِاغْتِسَالِ فَلَمَّا عَادَ زَيْدٌ إِلَى مَنْزِلِهِ أَخْبَرَتْهُ امْرَأَتُهُ بِمَجِيءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ قَوْلِهِ لَهَا سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَكِ فَلَمْ يَعْلَمْ زَيْدٌ مَا أَرَادَ بِذَلِكَ وَ ظَنَّ أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ لِمَا أَعْجَبَهُ مِنْ حُسْنِهَا فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ قَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ إِنَّ امْرَأَتِي فِي خُلُقِهَا سُوءٌ وَ إِنِّي أُرِيدُ طَلَاقَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَ اتَّقِ اللهَ وَ قَدْ كَانَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَرَّفَهُ عَدَدَ أَزْوَاجِهِ وَ أَنَّ تِلْكَ الْمَرْأَةَ مِنْهُنَّ فَأَخْفَى ذَلِكَ فِي نَفْسِهِ وَ لَمْ يُبْدِهِ لِزَيْدٍ وَ خَشِيَ النَّاسَ أَنْ يَقُولُوا إِنَّ مُحَمَّداً يَقُولُ لِمَوْلَاهُ إِنَّ امْرَأَتَكَ سَتَكُونُ لِي زَوْجَةً يَعِيبُونَهُ بِذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ إِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ يَعْنِي بِالْإِسْلَامِ وَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِ يَعْنِي بِالْعِتْقِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَ اتَّقِ اللهَ وَ تُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللهُ مُبْدِيهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ وَ اللهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ ثُمَّ إِنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ طَلَّقَهَا وَ اعْتَدَّتْ مِنْهُ فَزَوَّجَهَا اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ أَنْزَلَ بِذَلِكَ قُرْآناً فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَ فَلَمَّا قَضى زَيْدٌ مِنْها وَطَراً زَوَّجْناكَها لِكَيْ لا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْواجِ أَدْعِيائِهِمْ إِذا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَراً وَ كانَ أَمْرُ اللهِ مَفْعُولًا ثُمَّ عَلِمَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنَّ الْمُنَافِقِينَ سَيَعِيبُونَهُ بِتَزْوِيجِهَا فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ما كانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيما فَرَضَ اللهُ لَهُ فَقَالَ الْمَأْمُونُ لَقَدْ شَفَيْتَ صَدْرِي يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ وَ أَوْضَحْتَ لِي مَا كَانَ مُلْتَبِساً عَلَيَّ فَجَزَاكَ اللهُ عَنْ أَنْبِيَائِهِ وَ عَنِ الْإِسْلَامِ خَيْراً قَالَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَهْمِ فَقَامَ الْمَأْمُونُ إِلَى صَلَاةٍ وَ أَخَذَ بِيَدِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام وَ كَانَ حَاضِرَ الْمَجْلِسِ وَ تَبِعْتُهُمَا فَقَالَ لَهُ الْمَأْمُونُ كَيْفَ رَأَيْتَ ابْنَ أَخِيكَ فَقَالَ لَهُ عَالِمٌ وَ لَمْ نَرَهُ يَخْتَلِفُ إِلَى أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَقَالَ الْمَأْمُونُ إِنَّ ابْنَ أَخِيكَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ الَّذِينَ قَالَ فِيهِمُ النَّبِيُّ ﷺ أَلَا إِنَّ أَبْرَارَ عِتْرَتِي وَ أَطَائِبَ أُرُومَتِي أَحْلَمُ النَّاسِ صِغَاراً وَ أَعْلَمُ النَّاسِ كِبَاراً فَلَا تُعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ لَا يُخْرِجُونَكُمْ مِنْ بَابِ هُدًى وَ لَا يُدْخِلُونَكُمْ فِي بَابِ ضَلَالَةٍ وَ انْصَرَفَ الرِّضَا عليه السلام إِلَى مَنْزِلِهِ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ غَدَوْتُ عَلَيْهِ وَ أَعْلَمْتُهُ مَا كَانَ مِنْ قَوْلِ الْمَأْمُونِ وَ جَوَابِ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ لَهُ فَضَحِكَ عليه السلام ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ الْجَهْمِ لَا يَغُرَّنَّكَ مَا سَمِعْتَهُ مِنْهُ فَإِنَّهُ سَيَغْتَالُنِي وَ اللهُ تَعَالَى يَنْتَقِمُ لِي مِنْهُ

قال مصنف هذا الكتاب هذا الحديث غريب من طريق علی بن محمد بن الجهم مع نصبه و بغضه و عداوته لأهل البيت عليهم السلام

ترجمہ

تمیم بن عبداللہ بن تمیم القرشی رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا اور انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حمدان بن سلیمان نیشاپوری سے، انہوں نے علی بن محمد بن جہم سے روایت کی، اس نے کہا: میں مامون الرشید کے پاس گیا اور اس وقت دربار میں علی رضا علیہ السلام بھی موجود تھے، مامون نے ان سے کہا: فرزند رسول! کیا آپؑ انبیاء کو معصوم جانتے ہیں؟

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں! میں انہیں معصوم جانتا ہوں۔

مامون نے کہا: پھر آپؑ اس آیت کے متعلق کیا فرمائیں گے؟

''اور آدم نے اپنے پروردگار کی نصیحت پر عمل نہ کیا تو راحت کے راستے سے بے راہ ہو گئے''۔[۱]

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے آدمؑ وحواؑ کو جنت میں رہائش دی تھی تو ان سے فرمایا تھا:۔

''تم دونوں جنت کے پھلوں کو جہاں سے تم چاہو بلا روک ٹوک کھاؤ اور اس درخت کے قریب مت جانا''۔[۲] اور گندم کی طرف اشارہ کر کے انہیں یہ کہا گیا تھا اور اس کے ساتھ ان دونوں کو تنبیہ کی گئی کہ اگر وہ اس درخت کے قریب گئے تو ''تم دونوں ظالم قرار پاؤ گے''۔[۳]

اس مقام پر یہ نکتہ خصوصی توجہ کا طالب ہے کہ اللہ نے انہیں یہ نہیں کہا تھا کہ تم مذکورہ درخت کے ہم جنس درخت کے قریب نہ جانا۔

اور واقعہ یہ ہوا کہ آدمؑ وحواؑ اس اشارہ شدہ درخت کے پاس نہیں گئے تھے اور نہ ہی انہوں نے اس پودے کا پھل کھایا تھا۔

البتہ انہوں نے اس کی جنس کے دیگر پودے کا پھل کھایا تھا اور اس میں بھی ان کا ارادہ معصیت و نافرمانی کا ہرگز نہ تھا، کیونکہ ابلیس ان دونوں کے پاس گیا اور ان سے کہا تھا کہ تم دونوں اس کے کھانے سے یا فرشتے بن جاؤ گے یا تمہیں ہمیشہ کی زندگی مل جائے گی۔

''اور ان دونوں کے سامنے اس نے خدا کی قسم کھا کر کہا کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں''۔[۴]

حضرت آدمؑ وحواؑ سلسلہ انسانیت کے پہلے افراد تھے اور انہوں نے کبھی کسی کو جھوٹی قسم کھاتے ہوئے بھی نہیں دیکھا تھا، لہٰذا اس کا نتیجہ یہ نکلا۔

---

[۱] طٰہٰ۔۱۲۱
[۲] البقرہ۔۵۳
[۳] البقرہ ۳۵
[۴] الاعراف۔۱۲

''وہ دھوکا کھا گئے'' [۱]

اور قسم پروردگار پر اعتماد کرلیا اور وہ درخت کے پاس چلے گئے۔

بایں ہمہ ان کا یہ عمل گناہ کبیرہ نہ تھا کہ جس کی پاداش میں وہ جہنم کے مستحق بنتے، البتہ ان کا اقدام ایک گناہ صغیرہ کی حیثیت رکھتا ہے جو قبل وحی انبیاءؑ سے سرزد بھی ہوتو قابل بخشش ہوتا ہے، اور پھر جب اللہ نے ان کا انتخاب کیا اور انہیں نبی بنایا تو وہ ہر لحاظ سے معصوم قرار پائے، اور ان سے پھر کسی طرح کا صغیرہ یا کبیرہ گناہ سرزد نہیں ہوا، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

''اور آدمؑ نے اپنے پروردگار کی نصیحت پر عمل نہ کیا تو راحت کے راستے سے بے راہ ہو گئے، اس کے بعد ان کے پروردگار نے انہیں برگزیدہ کیا، پھر ان کی توبہ قبول کی اور ان کی ہدایت فرمائی۔[۲] اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے آدمؑ، نوحؑ، آل ابراہیمؑ اور آل عمرانؑ کو عالمین پر منتخب کرلیا ہے''۔[۳] پھر مامون نے کہا: فرزند رسولؐ! بھلا آپؑ اس آیت کے متعلق کیا فرمائیں گے۔

''پس جب اللہ نے انہیں صالح فرزند عطا کردیا، تو انہوں نے اللہ کی عطا کردہ چیز میں شریک بنالئے''۔[۴]

امام علی رضاؑ نے فرمایا: ''بات یہ ہے کہ آدمؑ وحواؑ سے پانچ سو بچے ہوئے، جن میں لڑکے اور لڑکیاں تھیں، آدمؑ وحواؑ ہر حمل کے وقت اللہ کے حضور منت مانتے تھے۔

''خدایا اگر تو نے ہمیں صالح اولاد عطا کی تو ہم تیرے شکر گزار ہوں گے''۔[۵] چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انھیں صالح اولاد عطا کی اور جب ان کے بچوں کے بچے ہوئے تو انہوں نے آدمؑ وحواؑ کی طرح سے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا اور خدا کا شریک ٹھہرانے لگے، اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کا اختتام ان الفاظ پر کیا۔

''جو وہ شرک کرتے ہیں، اللہ اس سے بلند و بالا ہے''۔[۶]

لفظ ''یُشْرِکُوْنَ'' صیغہ جمع ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمؑ وحواؑ نے اللہ کی عطا میں کسی کو شریک نہیں کیا تھا بلکہ شریک ٹھہرانے والی جماعت ان کے علاوہ تھی اور وہ ان کی اولاد در اولاد تھی۔

مامون نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپؑ فرزند رسولؐ ہیں، اور علاوہ ازیں آپؑ ابراہیمؑ کے اور آیت مجیدہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

---

[۱] الاعراف۔۲۲
[۲] طہٰ۔۱۲۱۔۱۲۲
[۳] آل عمران۔۳۳
[۴] الاعراف۔۱۹۰
[۵] الاعراف۱۸۹
[۶] الاعراف۔۱۹۰

''جب رات چھائی، انہوں نے ستارے کو دیکھا اور کہا، کیا یہ میرا رب ہے''؟[1]

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''ابراہیم علیہ السلام کے دور میں مظاہر فطرت کے پجاریوں کے تین گروہ تھے، ایک گروہ زہرہ (ستارہ) دوسرا گروہ قمر (چاند) اور تیسرا گروہ شمس (سورج) کی پوجا کرتا تھا۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام تہ خانہ سے باہر آئے تو انہوں نے بطور حجت جب ستارہ کو طلوع کرتے ہوئے دیکھا تو انکار و استخبار کے طور پر فرمایا: ''کیا یہ میرا رب ہے''؟[2]

جب ستارہ غروب ہوا تو انہوں نے فرمایا: ''میں غروب ہونے والوں سے محبت نہیں کرتا''۔[3]

کیونکہ غروب ہونا حادث ہونے کی دلیل ہے اور قدیم ہونے کی نفی ہے۔ اسی طرح سے جب انہوں نے چاند کو ابھرتے ہوئے دیکھا تو بطور انکار فرمایا: ''پھر کیا یہ رب ہوگا؟''۔[4]

جب چاند ڈوب گیا تو فرمایا: ''اگر میرے خدا نے میری رہنمائی نہ کی ہوتی تو میں یقیناً گمراہ لوگوں میں سے ہو جاتا''۔[5]

صبح ہوئی تو انہوں نے سورج کو طلوع کرتے ہوئے پایا تو انہوں نے بطور انکار فرمایا: ''پھر کیا یہ خدا ہوگا کہ یہ زیادہ بڑا ہے''؟[6]

اور جب سورج ڈوب گیا تو انہوں نے مظاہر فطرت کے تینوں قسم کے پجاریوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''اے میری قوم! جو تم شرک کرتے ہو، میں اس سے بے زار ہوں، بلاشبہ میں نے تمام جہان سے منقطع ہو کر اپنا چہرہ اس کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں''۔[7]

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مظاہر فطرت کے پجاریوں کے سامنے دلیل و برہان سے ان کے نظریات کی تردید کر کے واضح فرمایا کہ صرف زہرہ (ستارہ) قمر (چاند) اور شمس (سورج) ہی عبادت کے لئے نا قابل قبول ہیں بلکہ ایسے تمام اجسام و اجرام فلکی جن میں انہی کی طرح سے طلوع و غروب کے اوصاف پائے جاتے ہوں، عبادت کے ہرگز لائق نہیں ہیں۔ عبادت کے لائق صرف وہ ذات حق ہے جس نے ان اجرام کو پیدا کیا اور اسی نے اپنی قدرت کاملہ سے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے۔

---

[1] الانعام۔ ۷۶ تا ۸۳
[2] انعام۔ ۷۶
[3] انعام۔ ۷۶
[4] انعام۔ ۷۷
[5] انعام۔ ۷۷
[6] انعام۔ ۷۸
[7] انعام۔ ۷۸، ۷۹

حضرت ابراہیمؑ کی یہ دلیل الہام خداوندی اور تعلیم ربانی کے تحت تھی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ابراہیم کو قوم کے مقابلے میں یہ دلیل ہم نے عطا کی تھی''۔[1]

مامون نے کہا: فرزند رسولؐ! خدا آپؑ کو جزائے خیر عطا فرمائے، اور آپؑ مجھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس قول کے متعلق مطمئن فرمائیں: ابراہیمؑ نے بارگاہ احدیت میں التجا کی ''پروردگار! مجھے دکھا تو کس طرح سے مردوں کو زندہ کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تمہارا اس پر ایمان نہیں ہے؟ ابراہیمؑ نے کہا ایمان تو ہے! لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے دل کو اطمینان حاصل ہو''۔[2]

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو وحی فرمائی تھی کہ میں اپنے ایک بندے کو اپنا خلیل بنا رہا ہوں، اگر اس نے مجھ سے مردے زندہ کرنے کا بھی سوال کیا تو بھی میں اس کے لئے مردے زندہ کردوں گا۔

ابراہیم علیہ السلام نے دل میں سوچا کہ مذکورہ خلیل ہونے کا شرف شاید مجھے ہی حاصل ہو، لیکن جب تک مردے زندہ نہ ہوں، انہیں اپنے اس شرف کے حامل ہونے کا اطمینان نہیں ہوسکتا تھا، اسی لئے انہوں نے اللہ سے درخواست کی کہ وہ اسے دکھائے کہ وہ مردے کیسے زندہ کرتا ہے؟ تاکہ میرا دل اس خُلّت پر مطمئن ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تم چار پرندے پکڑ لو اور انہیں اپنے سے مانوس کرلو پھر ان کے اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک حصہ رکھ دو، اس کے بعد انہیں بلاؤ، وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے، اور جان لو کہ بے شک اللہ غالب اور حکمت والا ہے''۔[3]

ابراہیم علیہ السلام نے گدھ، بطخ، مور اور مرغ کو پکڑ کر اس کے ٹکڑے کیے اور سب ٹکڑوں کو ملایا، اس گوشت کے دس حصے کر کے پہاڑوں پہ رکھ دیئے اور چاروں کی چونچیں اپنے پاس رکھیں اور اپنے پاس پانی اور دانہ رکھا، اس کے بعد چاروں کو پکارا تو ان کا ریزہ ریزہ اپنی جگہ سے اڑ کر ان کی اپنی چونچ سے جا ملے اور وہ سب اپنی اصلی حالت پر آ گئے، پھر ان پرندوں نے پانی پیا اور دانے چگے اور کہنے لگے: اللہ کے نبی! آپؑ نے ہم کو زندہ کیا، خدا آپؑ کو زندہ رکھے''۔

ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: بے شک اللہ ہی زندگی اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے''۔

مامون نے کہا: ابوالحسن! خدا آپؑ کو برکت دے، مجھے موسیٰ علیہ السلام اور اس آیت کے متعلق مطمئن فرمائیں:۔

''موسیٰؑ نے اسے ایک گھونسا مار کر اس کی زندگی کا فیصلہ کردیا اور کہا کہ یہ یقیناً شیطان کے عمل سے تھا''۔[4]

---

[1] انعام۔ ۸۳
[2] البقرہ۔ ۲۶۰
[3] البقرہ۔ ۲۶۰
[4] القصص۔ از آیت ۱۵

امام علی رضاؑ نے فرمایا: اس واقعہ کو ابتدا سے دیکھتے ہیں: ''اور موسیٰؑ شہر میں اس وقت داخل ہوئے جب لوگ غفلت میں تھے (اور وہ مغرب وعشا کے درمیان کا وقت تھا) انہوں نے دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے دیکھا، ایک ان کے شیعوں میں سے تھا اور ایک دشمنوں میں سے، تو جو ان کے شیعوں میں سے تھا اس نے دشمن کے ظلم کی فریاد کی، موسیٰؑ نے (اپنے شیعہ کے حق میں فیصلہ کیا اور حکم خدا سے) دشمن کو گھونسا رسید کیا جس سے وہ مر گیا اور انہوں نے کہا یہ یقینا شیطان کے عمل سے تھا''۔[1]

(مقصد یہ ہے کہ جو لڑائی دو افراد میں جاری تھی، وہ عمل شیطان تھی نہ کہ موسیٰؑ کا عمل) اور اس کے ساتھ انہوں نے فرمایا:

یقینا شیطان دشمن اور کھلا گمراہ کرنے والا ہے۔[2]

مامون نے کہا: فرزند رسولؐ! اگر یہی مفہوم ہے تو پھر موسیٰ کے اس قول کا مفہوم کیا ہوگا؟

''موسیٰ نے کہا، پروردگار میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے، لہٰذا مجھے معاف کر دے''۔[3]

امامؑ نے فرمایا: ظلم کا مفہوم یہ ہے کہ کسی چیز کو غیر موزوں مقام پر رکھا جائے تو موسیٰؑ نے بھی یہی کہا تھا کہ میں نے اس وقت اس علاقے میں آ کر اپنے آپ کو مصیبت میں پھنسایا۔

اور ''غَفَرَ'' کے معنی چھپانے کے ہیں، اسی لئے انہوں نے عرض کی ''فَاغْفِرْ لِیْ'' یعنی خدایا! مجھے اپنے ان دشمنوں سے چھپا لے تاکہ وہ مجھے گرفتار کر کے قتل نہ کر دیں۔

''اللہ نے انہیں چھپا دیا، یقینا وہ چھپانے والا اور مہربان ہے''۔[4]

''موسیٰؑ نے کہا! پروردگار تو نے مجھ پر نعمت کی ہے، لہٰذا میں کبھی مجرموں کا ساتھی نہیں بنوں گا''۔[5]

اس کی بجائے تیری راہ میں جہاد کروں گا۔

''پھر صبح کے وقت موسیٰؑ شہر میں داخل ہوئے تو خوف زدہ اور حالات کی نگرانی کرتے ہوئے کہ اچانک دیکھا کہ جس نے کل مدد کے لئے پکارا تھا وہ پھر فریاد کر رہا ہے موسیٰ نے کہا یقینا تو کھلا ہوا گمراہ ہے''۔[6]

''پھر جب موسیٰؑ نے چاہا کہ اس پر حملہ آور ہوں جو دونوں کا دشمن ہے تو اس نے کہا موسیٰ! تم مجھے اس طرح قتل کرنا

---

[1] القصص۔ آیت ۱۵
[2] القصص۔ ۱۵
[3] القصص۔ ۱۶
[4] القصص۔ ۱۶
[5] القصص۔ ۱۷
[6] القصص۔ ۱۸

چاہتے ہو جس طرح تم نے کل ایک شخص کو قتل کیا ہے، تم صرف روئے زمین پر سرکش حاکم بن کر رہنا چاہتے ہو اور یہ نہیں چاہتے کہ تمہارا شمار اصلاح کرنے والوں میں ہو“۔[1]

مامون نے کہا: اللہ آپؑ کو انبیاءؑ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے، لیکن اسی سلسلے کی اس آیت کے متعلق میری تشفی فرمائیں موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے سامنے اس قتل کے متعلق خود کہا تھا۔

”میں نے وہ قتل اس وقت کیا تھا جب میں بھٹکا ہوا تھا“۔[2]

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: اس جواب سے پہلے فرعون نے انہیں کہا تھا۔

”اور تم نے وہ کام کیا ہے جو تم کر گئے ہو اور تم شکریہ ادا کرنے والوں میں سے نہیں ہو“۔[3]

تو اس کے جواب میں موسیٰ علیہ السلام نے مذکورہ جملہ کہا تھا، یعنی میں اس وقت تمہارے ایک شہر میں بھٹکتا پھر رہا تھا۔

”پھر میں نے تم لوگوں کے خوف سے گریز اختیار کیا تو میرے رب نے مجھے نبوت عطا کی اور مجھے اپنے نمائندوں میں سے قرار دیا“۔[4]

اسی طرح سے اللہ نے اپنے حبیب کو اپنے احسانات یاد دلاتے ہوئے فرمایا: ”اللہ نے تمہیں یکتا پایا تو آپؐ کو لوگوں کا ملجاو ماوی بنا دیا“۔[5]

”اور آپؐ کو آپؐ کی قوم کی نظر میں گمنام پایا تو لوگوں کو آپؐ کی رہنمائی فرمائی“۔[6]

”اور آپؐ کو تنگ دست پایا تو آپؐ کو غنی کر دیا“۔[7]

مقصد یہ ہے کہ آپ کی دعا کو شرف قبولیت عطا کر کے آپؐ کو مستغنی کر دیا“۔

مامون نے کہا: فرزند رسولؐ! خدا آپؐ کو مزید برکت عطا فرمائے، مجھے قرآن مجید کی اس آیت کے متعلق بھی مطمئن فرمائیں۔

”تو جب موسیٰؑ ہمارا وعدہ پورا کرنے کے لئے آئے اور ان کے رب نے ان سے کلام کیا تو انہوں نے کہا، پروردگار

---

[1] القصص۔۱۹
[2] الشعراء۔۲۰
[3] الشعراء۔۱۹
[4] الشعراء۔۲۱
[5] الضحیٰ۔۶
[6] الضحیٰ۔۷
[7] الضحیٰ۔۸

مجھے اپنا جلوہ دکھا دے، ارشاد ہوا، تم ہرگز مجھے نہیں دیکھ سکتے''۔[1]

اب سوال یہ ہے کہ جب کلیم خدا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آیا یہ علم نہ تھا کہ خدا دیکھنے کی چیز نہیں ہے، اور اگر بالفرض انہیں اس کا علم تھا تو انہوں نے یہ سوال ہی کیوں کیا؟

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''واقعہ یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام جانتے تھے کہ ذات احدیت قابل مشاہدہ نہیں ہے لیکن ایسا سب کچھ اس لئے ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا اور انہیں اپنا مقرب بنایا تو انہوں نے اپنی قوم سے کہا: ''اللہ نے مجھ سے کلام کی ہے''۔

بنی اسرائیل نے کہا: ''جب تک ہم اللہ کے کلام کو خود نہ سنیں، ہم آپ کی بات پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے''۔

تو اس کے بعد حضرت موسیٰؑ نے سات لاکھ اسرائیلیوں میں سے ستر ہزار افراد کا انتخاب کیا اور ستر ہزار میں سے سات سو افراد کو چنا اور سات سو میں سے ستر افراد کو اس کام کے لئے منتخب کیا اور انہیں طور سینا پر اپنے ساتھ لے گئے اور انہیں دامن کوہ پہ ٹھہرایا اور خود طور کی چوٹی پر چلے گئے اور اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ وہ ان لوگوں کو اپنا کلام سنائے۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے گفتگو کی جسے ان تمام افراد نے اوپر، نیچے، دائیں اور بائیں سے سنا، جب وہ اللہ کا کلام سن چکے تو انہوں نے کہا: ''ہم آپ پر اس وقت تک ایمان نہ لائیں گے جب تک ہم اپنے پروردگار کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں''۔

حضرت موسیٰؑ نے انہیں بہت سمجھایا کہ ذات خداوندی قابل رویت نہیں ہے مگر وہ جاہل لوگ اپنی ضد پر اڑے رہے، حضرت موسیٰؑ کو ان کا مطالبہ پیش کرتے ہوئے شرم آتی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''موسیٰ! میں نے بنی اسرائیل کی گفتگو سن لی، ان کا مطالبہ تم مجھ تک پہنچاؤ، میں تمہارا مؤاخذہ نہیں کروں گا''۔ اسی لئے موسیٰ علیہ السلام نے جلوہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو اللہ نے فرمایا:۔

''تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے، تم پہاڑ کی جانب نگاہ کرو، اگر پہاڑ اپنی جگہ پر قائم ہے تو تم عنقریب مجھے دیکھ لو گے، اور جب اللہ تعالیٰ نے (اپنی آیات میں سے ایک آیت کا) پہاڑ پر جلوہ دکھایا تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اور موسیٰؑ بے ہوش ہو گئے اور جب ہوش میں آئے تو کہا خدایا! تو پاک ہے، میں تیرے حضور (اپنے اس عقیدہ کی طرف رجوع کرتا ہوں کہ تو لائق رویت نہیں ہے، اور اپنی قوم کی جہالت کے لئے) توبہ کرتا ہوں اور سب سے پہلے میں تیرے غیر مرئی ہونے پر ایمان لانے والا ہوں''۔[2]

مامون نے کہا: ابوالحسن! خدا آپؑ کا بھلا کرے، آپؑ قصہ یوسف سے تعلق رکھنے والی اس آیت کے متعلق میری

---

[1] الاعراف۔۱۴۳

[2] الاعراف۔۱۴۳

رہنمائی فرمائیں۔

''اور یقینا اس (عورت) نے ان سے برائی کا ارادہ کیا اور وہ بھی ارادہ کر بیٹھتے اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتے''۔ [۱]

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''زلیخا نے یقینا برائی کا مصمم ارادہ کر لیا تھا اور اگر یوسفؑ برہان خداوندی کا مشاہدہ نہ کرتے تو وہ بھی برائی کا ارادہ کر بیٹھتے لیکن وہ معصوم تھے اور معصوم نہ تو گناہ کا ارادہ کرتے ہیں اور نہ ہی گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں''۔

میرے والد ماجد نے اپنے والد ماجد امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی۔ انہوں نے فرمایا: ''زلیخا برائی کا ارادہ کر چکی تھی اور یوسف ارادہ کر چکے تھے کہ وہ برائی نہیں کریں گے''۔

مامون نے کہا: ابوالحسن! خدا آپؑ کا بھلا کرے، یونس علیہ السلام کے متعلق اس ارشاد خداوندی کی بھی وضاحت فرمائیں۔

''اور مچھلی والے کو یاد کرو جب وہ غصہ میں آ کر چلے اور یہ خیال کیا ہم اس پر قدرت نہیں رکھیں گے''۔ [۲]

امامؑ نے فرمایا: ''اس آیت میں یونس بن متی کا واقعہ بیان ہوا ہے اور لفظ ''ظَنَّ'' یقین کے معنی میں ہے، یعنی جب وہ غصہ میں چلے تو انہوں نے یقین کر لیا کہ ''ہم ان پر روزی تنگ نہ کریں گے''۔ [۳]

لفظ ''قَدَرَ یَقْدِرُ'' عربی زبان میں ''تنگ کرنے'' کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اور بہرحال جب اللہ انسان کی آزمائش کرتا ہے، تو اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے''۔ [۴]

اس آیت میں لفظ ''قَدَرَ'' تنگ کرنے کے معنی میں مستعمل ہے، اسی طرح سے یونس علیہ السلام کے لئے بھی ''اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْہِ'' روزی تنگ کرنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

بہرنوع۔ ''انہوں نے تاریکیوں یعنی تاریکی شب، تاریکی بحر اور تاریکی شکم ماہی میں ندا دی''۔ [۵]

''پروردگار! تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو پاک و بے نیاز ہے، میں ہی اپنے نفس پر ظلم کرنے والوں میں سے ہوں''۔ [۶]

---

[۱] یوسف۔۲۴
[۲] الانبیاء۔۸۷
[۳] الانبیاء۔۸۷
[۴] الفجر۔۱۶
[۵] الانبیاء۔۸۷
[۶] الانبیاء۔۸۷

مقصد یہ ہے کہ شکم ماہی میں مجھے جو خلوت نصیب ہوئی ہے، اس خلوت میں، میں حق عبادت ادا کرنے سے قاصر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول کیا اور شکم ماہی سے انہیں نجات دی۔

''پھر اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے تو روز قیامت تک اسی کے شکم میں رہ جاتے''۔[۱]

مامون نے کہا: ابوالحسن! خدا آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، انبیائے کرامؑ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ان کی مایوسی کا ذکر کیا ہے، لہٰذا اس آیت مجیدہ کا مفہوم بھی واضح کریں۔

امامؑ نے فرمایا: آیت کا ترجمہ بڑا واضح ہے۔

''یہاں تک کہ جب ان کے انکار سے مرسلین مایوس ہو گئے اور ان کی قوم نے یہ گمان کرلیا کہ پیغمبروں کی جانب سے ان سے جھوٹا وعدہ کیا گیا ہے تو ہماری مدد مرسلین کے پاس آ گئی''۔[۲]

مامون نے کہا: ابوالحسن! خدا آپؑ کو سلامت رکھے، مجھے اس آیت مجیدہ کے مفہوم سے بھی آگاہ کریں۔

''بے شک ہم نے آپؐ کو کھلی ہوئی فتح عطا کی ہے تاکہ خدا آپؐ کے اگلے پچھلے گناہ ختم کردے''۔[۳]

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''بات یہ ہے کہ اہل مکہ کی نظر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑا گناہ گار کوئی نہیں تھا، کیونکہ وہ تین سو ساٹھ بتوں کی عبادت کرتے تھے اور آپؐ خدائے واحد کی عبادت کرتے اور لوگوں کو بھی اس کی عبادت کا حکم دیتے اور بتوں کی تنقیص کیا کرتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فعل ان کی نظر میں بہت بڑا گناہ تھا اور وہ کہتے تھے۔

''کیا اس نے سارے خداؤں کو چھوڑ کر ایک خدا بنا دیا ہے، یہ تو انتہائی تعجب خیز بات ہے، ان میں سے ایک گروہ یہ کہہ کر چل دیا چلو اپنے خداؤں پر قائم رہو کہ اس میں ان کی کوئی غرض پائی جاتی ہے، ہم نے اگلے دور کی امتوں میں یہ باتیں نہیں سنی تھیں اور یہ کوئی خود ساختہ بات معلوم ہوتی ہے''۔[۴]

اور جب خدا کی مہربانی سے مکہ فتح ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہم نے آپؐ کو کھلم کھلا فتح عطا کی''۔[۵]

''تاکہ خدا آپؐ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردے''۔[۶]

یعنی جسے کفار مکہ گناہ سمجھتے تھے اب وہ مغلوب ہو گئے ہیں، ان میں سے کچھ مسلمان ہو گئے اور کچھ مکہ چھوڑ کر دور

---

[۱] الصافات۔ ۱۴۳، ۱۴۴

[۲] یوسف۔ ۱۱۰

[۳] الفتح۔ ۱، ۲

[۴] ص۔ ۵، ۶، ۷

[۵] الفتح۔ ۱

[۶] الفتح۔ ۲

دراز علاقوں میں نکل گئے اور باقی کفار کو یہ جرأت نہیں ہے کہ آپ کے خلاف زبان طعن دراز کر سکیں اور کھلم کھلا توحید کا انکار کر سکیں، لہٰذا اب اگر آپؐ انہیں دعوت توحید دیں گے تو ان کی نظر میں آپؐ کا فعل گناہ محسوب نہیں ہوگا۔

مامون نے کہا: خدا آپؑ کا بھلا کرے، اس کے ساتھ مجھے اس آیت کا مفہوم بھی سمجھائیں۔

''پیغمبرؐ! خدا نے آپؐ سے درگذر کیا کہ آپؐ نے کیوں انہیں پیچھے رہنے کی اجازت دے دی''۔[1]

امام علیہ السلام نے فرمایا: اس آیت میں دراصل حضور اکرمؐ کو سنا کر دوسروں کو تنبیہ کی گئی ہے جیسا کہ قرآن کریم کی اس آیت کا بھی یہی انداز ہے۔

''اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے تمام اعمال برباد کر دیئے جائیں گے اور تمہارا شمار گھاٹے والوں میں ہو جائے گا''۔ [2]

مامون نے کہا: فرزند رسولؐ! بے شک آپؑ بجا فرماتے ہیں، آپؑ مجھے قرآن مجید کی اس آیت کے متعلق بھی بتائیں۔

''اور اس وقت کو یاد کریں جب آپؐ اس شخص سے جس پر خدا نے بھی نعمت نازل کی اور آپؐ نے بھی احسان کیا، یہ کہہ رہے تھے کہ اپنی زوجہ کو اپنے ہاں ٹھہرائے رکھو اور اللہ سے ڈرو اور تم اپنے دل میں اس بات کو چھپائے ہوئے تھے جسے خدا ظاہر کرنے والا تھا اور تمہیں لوگوں کے طعنوں کا خوف تھا حالانکہ خدا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے ڈرا جائے''۔[3]

امامؑ نے فرمایا: ان آیات کا تعلق زیدؓ اور زینبؓ کے واقعہ سے ہے۔

ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کام کے لئے زیدؓ بن حارثہ بن شراحیل کلبیؓ کے گھر تشریف لے گئے اور اتفاق یہ ہوا کہ زیدؓ گھر پر موجود نہ تھے اور اس کی زوجہ زینبؓ غسل کر رہی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پر نظر پڑی تو آپؐ نے اللہ کی تنزیہ و تقدیس کے قصد سے فرمایا: ''وہ ذات پاک ہے جس نے تجھے پیدا کیا کہ اس کی کوئی اولاد ہو''۔[4]

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تنزیہ باری کفار و مشرکین کے اس نظریہ کے خلاف کی تھی جس کا تذکرہ قرآن مجید کی اس آیت میں کیا گیا ہے: ''کیا تمہارے پروردگار نے تم لوگوں کے لئے لڑکوں کو پسند کیا ہے اور اپنے لئے ملائکہ میں سے لڑکیاں بنائی ہیں، یہ تم بہت بڑی بات کہہ رہے ہو''۔[5]

یعنی مقصد یہ تھا کہ خدا کو لڑکیوں کی ضرورت ہی کیا ہے؟ ضرورت انہیں ہے جنہیں غسل کی احتیاج ہو۔

---

[1] التوبہ۔۴۳
[2] الزمر۔۶۵
[3] الاحزاب۔۳۷
[4] النساء۔۱۷۱
[5] بنی اسرائیل۔۴۰

آنحضرت ﷺ یہ کہہ کر واپس چلے گئے، جب زید اپنے گھر آئے تو ان کی زوجہ نے آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری کے متعلق انہیں بتایا اور آنحضرت ﷺ کے الفاظ بھی انہیں سنائے۔

زیدؓ آنحضرت ﷺ کے الفاظ کا مطلب نہ سمجھ پائے، انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ آنحضرت ﷺ اس کی زوجہ کے حسن و جمال پہ فریفتہ ہوئے ہیں۔اسی لئے زیدؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کی۔

یارسول اللہؐ! زینب بد اخلاق ہے اور میں اس کی بد خلقی سے تنگ آچکا ہوں، میں اسے طلاق دینا چاہتا ہوں۔

نبی کریمؐ نے زیدؓ سے فرمایا: ''اپنی زوجہ کو اپنے ہاں رہنے دو اور اللہ سے ڈرو''۔

اور ادھر شان قدرت ملاحظہ فرمائیں، اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو ان کی دنیا و آخرت کی ازواج کے نام بتائے ہوئے تھے جن میں زینبؓ بنت جحش کا نام بھی تھا، مگر آنحضرت ﷺ لوگوں کو یہ بتانا پسند نہیں کرتے تھے اور آپؐ نے زیدؓ کو بھی بتانا پسند نہ کیا مبادا لوگ یہ طعنہ نہ دیں کہ محمدؐ اپنے آزاد کردہ غلام کی زوجہ پہ فریفتہ ہو چکے ہیں، چنانچہ انہی حالات کے پس منظر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

''اور اس وقت کو یاد کریں جب آپؐ اس شخص سے جس پر خدا نے (اسلام کی) نعمت نازل کی اور آپؐ نے بھی (آزادی دے کر) جس پر احسان کیا، یہ کہہ رہے تھے کہ اپنی زوجہ کو اپنے ہاں ٹھہرائے رکھو اور اللہ سے ڈرو اور آپؐ اپنے دل میں اس بات کو چھپائے ہوئے تھے جسے خدا ظاہر کرنے والا تھا اور آپؐ لوگوں کو لوگوں کے طعنوں کا خوف تھا حالانکہ خدا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے ڈرا جائے''۔[1]

بہرنوع زیدؓ بن حارثہ نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی، ایام عدت گزرنے کے بعد حکم خدا سے آنحضرت ﷺ نے اس سے نکاح کرلیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس سرگزشت کو ان الفاظ میں بیان کیا۔

''اس کے بعد جب زیدؓ نے اس سے (کوئی) حاجت (متعلق) نہ رکھی (یعنی اس کو طلاق دے دی) تو ہم نے اس کا عقد آپؐ سے کر دیا تا کہ مؤمنین کے لئے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں سے عقد کرنے میں کوئی حرج نہ رہے، جب وہ ان سے (اپنی) حاجت (متعلق) نہ رکھیں اور اللہ کا حکم بہر حال نافذ ہو کر رہتا ہے۔[2]

اور اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ منافقین اس نکاح پر طعنے دیں گے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''نبی کے لئے خدا کے فرائض میں کوئی حرج نہیں ہے''۔[3]

مامون نے کہا: فرزند رسولؐ! اللہ تعالیٰ آپؐ کو جزائے خیر عطا فرمائے، آپؐ نے میرے دل کو شفا بخشی ہے، اور آپؐ

---

[1] الاحزاب۔۳۷
[2] الاحزاب۔۳۷
[3] الاحزاب۔۳۸

نے متشابہ امور کی مکمل وضاحت فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ آپؑ کو اپنے انبیاءؑ اور اسلام کی جانب سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

علی بن محمد بن جہم (راوی) کہتے ہیں: مامون، محمد بن جعفر کا ہاتھ تھامے ہوئے نماز کے لئے روانہ ہوئے، میں ان دونوں کے پیچھے چل رہا تھا۔

مامون نے محمد بن جعفر سے کہا: آپ نے اپنے بھتیجے کو کیسا پایا؟

انہوں نے کہا: وہ عالم ہیں اور ہم نے انہیں آج تک کسی عالم سے علم حاصل کرتے ہوئے بھی نہیں دیکھا۔

مامون نے کہا: بھلا ایسا کیوں نہ ہو، آپ کے بھتیجے کا تعلق اس خاندان سے ہے جن کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: ''میری عترت کے نیک افراد اور میری نسل کے پاکیزہ افراد بچپن میں تمام لوگوں سے زیادہ حلیم اور جوانی میں سب سے بڑے عالم ہوں گے، انہیں پڑھانے کی کوشش نہ کرنا وہ تم سے زیادہ عالم ہیں، وہ تمہیں ہدایت کے دروازے سے نکال کر گمراہی کے دروازے میں داخل نہیں کریں گے''۔

امام رضا علیہ السلام اپنے بیت الشرف روانہ ہو گئے۔

دوسرے دن میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور مامون کے تاثرات سے انہیں آگاہ کیا تو آپؑ مسکرا دیئے اور فرمایا: ''ابن جہم! مامون کی ان باتوں سے کبھی دھوکا نہ کھانا وہ مجھے عنقریب خفیہ طور پر قتل کرائے گا اور اللہ اس سے میرا انتقام لے گا''۔

مصنف کتاب کہتے ہیں: یہ حدیث علی بن محمد بن جہم جیسے ناصبی اور دشمن آل محمد کی زبانی مروی ہے اور اس ناصبی سے یہ روایت انتہائی تعجب خیز ہے۔

باب16

حضرتؑ کی روایت، اصحابِ رس کون تھے؟

1 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الصَّلْتِ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ الْهَرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ أَتَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَبْلَ مَقْتَلِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ تَمِيمٍ يُقَالُ لَهُ عَمْرٌو فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنْ أَصْحَابِ الرَّسِّ فِي أَيِّ عَصْرٍ كَانُوا وَ أَيْنَ كَانَتْ مَنَازِلُهُمْ وَ مَنْ كَانَ مَلِكُهُمْ وَ هَلْ بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِمْ رَسُولًا أَمْ لَا وَ بِمَا ذَا هَلَكُوا فَإِنِّي أَجِدُ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى ذِكْرَهُمْ وَ لَا أَجِدُ خَبَرَهُمْ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ حَدِيثٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ وَ لَا يُحَدِّثُكَ بِهِ أَحَدٌ بَعْدِي إِلَّا عَنِّي وَ مَا فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ آيَةٌ إِلَّا وَ أَنَا أَعْرِفُهَا وَ أَعْرِفُ تَفْسِيرَهَا وَ فِي أَيِّ مَكَانٍ نَزَلَتْ مِنْ سَهْلٍ أَوْ جَبَلٍ وَ فِي أَيِّ وَقْتٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ وَ إِنَّ هَاهُنَا لَعِلْماً جَمّاً وَ أَشَارَ إِلَى صَدْرِهِ وَ لَكِنَّ طُلَّابَهُ يَسِيرٌ وَ عَنْ قَلِيلٍ يَنْدَمُونَ لَوْ فَقَدُونِي كَانَ مِنْ قِصَّتِهِمْ يَا أَخَا تَمِيمٍ أَنَّهُمْ كَانُوا قَوْماً يَعْبُدُونَ شَجَرَةَ صَنَوْبَرَةٍ يُقَالُ لَهَا شَاهْدِرَخْتُ كَانَ يَافِثُ بْنُ نُوحٍ غَرَسَهَا عَلَى شَفِيرِ عَيْنٍ يُقَالُ لَهَا دُوشَابُ كَانَتْ أُنْبِطَتْ لِنُوحٍ عليه السلام بَعْدَ الطُّوفَانِ وَ إِنَّمَا سُمُّوا أَصْحَابَ الرَّسِّ لِأَنَّهُمْ رَسُّوا نَبِيَّهُمْ فِي الْأَرْضِ وَ ذَلِكَ بَعْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عليه السلام وَ كَانَتْ لَهُمُ اثْنَتَا عَشْرَةَ قَرْيَةً عَلَى شَاطِئِ نَهَرٍ يُقَالُ لَهَا رَسٌّ مِنْ بِلَادِ الْمَشْرِقِ وَ بِهِمْ سُمِّيَ ذَلِكَ النَّهَرُ وَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ فِي الْأَرْضِ نَهَرٌ أَغْزَرُ مِنْهُ وَ لَا أَعْذَبُ مِنْهُ وَ لَا قُرًى أَكْثَرُ وَ لَا أَعْمَرُ مِنْهَا تُسَمَّى إِحْدَاهُنَّ آبَانَ وَ الثَّانِيَةُ آذَرَ وَ الثَّالِثَةُ دَىْ وَ الرَّابِعَةُ بَهْمَنَ وَ الْخَامِسَةُ إِسْفَنْدَارَ وَ السَّادِسَةُ فَرْوَرْدِينَ وَ السَّابِعَةُ ارْدِيبِهِشْتَ وَ الثَّامِنَةُ خُرْدَادَ وَ التَّاسِعَةُ مُرْدَادَ وَ الْعَاشِرَةُ تِيرَ وَ الْحَادِيَةَ عَشَرَ مِهْرَ وَ الثَّانِيَةَ عَشَرَ شَهْرِيوَرَ وَ كَانَتْ أَعْظَمُ مَدَائِنِهِمْ إِسْفَنْدَارَ وَ هِيَ الَّتِي يَنْزِلُهَا مَلِكُهُمْ وَ كَانَ يُسَمَّى تر كوذَ بْنَ غابورَ بْنِ يارِشَ بْنِ سازنِ بْنِ نُمْرُودَ بْنِ كَنْعَانَ فِرْعَوْنَ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَ بِهَا الْعَيْنُ وَ الصَّنَوْبَرَةُ وَ قَدْ غَرَسُوا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ مِنْهَا حَبَّةً مِنْ طَلْعِ

تِلْكَ الصَّنَوْبَرَةِ فَنَبَتَتِ الْحَبَّةُ وَ صَارَتْ شَجَرَةً عَظِيمَةً وَ حَرَّمُوا مَاءَ الْعَيْنِ وَ الْأَنْهَارِ فَلَا يَشْرَبُونَ مِنْهَا وَ لَا أَنْعَامُهُمْ وَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ قَتَلُوهُمْ وَ يَقُولُونَ هُوَ حَيَاةُ آلِهَتِنَا فَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ حَيَاتِهَا وَ يَشْرَبُونَهُمْ وَ أَنْعَامُهُمْ مِنْ نَهَرِ الرَّسِّ الَّذِي عَلَيْهِ قُرَاهُمْ وَ قَدْ جَعَلُوا فِي كُلِّ شَهْرٍ مِنَ السَّنَةِ فِي كُلِّ قَرْيَةٍ عِيداً يَجْمَعُ إِلَيْهِ أَهْلُهَا فَيَضْرِبُونَ عَلَى الشَّجَرَةِ الَّتِي بِهَا كِلَّةً مَنْ يُرِيدُ فِيهَا مِنْ أَنْوَاعِ الصُّوَرِ ثُمَّ يَأْتُونَ بِشَاةٍ وَ بَقَرٍ فَيَذْبَحُونَهَا قُرْبَاناً لِلشَّجَرَةِ وَ يُشْعِلُونَ فِيهَا النِّيرَانَ بِالْحَطَبِ فَإِذَا سَطَعَ دُخَانُ تِلْكَ الذَّبَائِحِ وَ قُتَارُهَا فِي الْهَوَاءِ وَ حَالَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ النَّظَرِ إِلَى السَّمَاءِ خَرُّوا لِلشَّجَرَةِ سُجَّداً وَ يَبْكُونَ وَ يَتَضَرَّعُونَ إِلَيْهَا أَنْ تَرْضَى عَنْهُمْ فَكَانَ الشَّيْطَانُ يَجِيءُ فَيُحَرِّكُ أَغْصَانَهَا وَ يَصِيحُ مِنْ سَاقِهَا صِيَاحَ الصَّبِيِّ وَ يَقُولُ قَدْ رَضِيتُ عَنْكُمْ عِبَادِي فَطِيبُوا نَفْساً وَ قَرُّوا عَيْناً فَيَرْفَعُونَ رُءُوسَهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ وَ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَ يَضْرِبُونَ بِالْمَعَازِفِ وَ يَأْخُذُونَ الدَّسْتُبَنْدَ فَيَكُونُونَ عَلَى ذَلِكَ يَوْمَهُمْ وَ لَيْلَتَهُمْ ثُمَّ يَنْصَرِفُونَ وَ إِنَّمَا سَمَّتِ الْعَجَمُ شُهُورَهَا بِآبَانَمَاهَ وَ آذَرْمَاهَ وَ غَيْرِهِمَا اشْتِقَاقاً مِنْ أَسْمَاءِ تِلْكَ الْقُرَى لِقَوْلِ أَهْلِهَا بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ هَذَا عِيدُ شَهْرِ كَذَا وَ عِيدُ شَهْرِ كَذَا حَتَّى إِذَا كَانَ عِيدُ شَهْرِ قَرْيَتِهِمُ الْعُظْمَى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ صَغِيرُهُمْ فَضَرَبُوا عِنْدَ الصَّنَوْبَرَةِ وَ الْعَيْنِ سُرَادِقاً مِنْ دِيبَاجٍ عَلَيْهِ مِنْ أَنْوَاعِ الصُّوَرِ لَهُ اثْنَا عَشَرَ بَاباً كُلُّ بَابٍ لِأَهْلِ قَرْيَةٍ مِنْهُمْ وَ يَسْجُدُونَ لِلصَّنَوْبَرَةِ خَارِجاً مِنَ السُّرَادِقِ وَ يُقَرِّبُونَ لَهُ الذَّبَائِحَ أَضْعَافَ مَا قَرَّبُوا لِلشَّجَرَةِ الَّتِي فِي قُرَاهُمْ فَيَجِيءُ إِبْلِيسُ عِنْدَ ذَلِكَ فَيُحَرِّكُ الصَّنَوْبَرَةَ تَحْرِيكاً شَدِيداً وَ يَتَكَلَّمُ مِنْ جَوْفِهَا كَلَاماً جَهْوَرِيّاً وَ يَعِدُهُمْ وَ يُمَنِّيهِمْ بِأَكْثَرَ مِمَّا وَعَدَتْهُمْ وَ مَنَّتْهُمُ الشَّيَاطِينُ كُلُّهَا فَيَرْفَعُونَ رُءُوسَهُمْ مِنَ السُّجُودِ وَ بِهِمْ مِنَ الْفَرَحِ وَ النَّشَاطِ مَا لَا يُفِيقُونَ وَ لَا يَتَكَلَّمُونَ مِنَ الشُّرْبِ وَ الْعَزْفِ فَيَكُونُونَ عَلَى ذَلِكَ اثْنَيْ عَشَرَ يَوْماً وَ لَيَالِيَهَا بِعَدَدِ أَعْيَادِهِمْ سَائِرَ السَّنَةِ ثُمَّ يَنْصَرِفُونَ فَلَمَّا طَالَ كُفْرُهُمْ بِاللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عِبَادَتُهُمْ غَيْرَهُ بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِمْ نَبِيّاً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ وُلْدِ يَهُودَ بْنِ يَعْقُوبَ فَلَبِثَ فِيهِمْ زَمَاناً طَوِيلًا يَدْعُوهُمْ إِلَى عِبَادَةِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَعْرِفَةِ رُبُوبِيَّتِهِ فَلَا يَتَّبِعُونَهُ فَلَمَّا رَأَى شِدَّةَ تَمَادِيهِمْ فِي الْغَيِّ وَ الضَّلَالِ وَ تَرْكَهُمْ قَبُولَ مَا دَعَاهُمْ إِلَيْهِ مِنَ الرُّشْدِ وَ النَّجَاحِ وَ حَضَرَ عِيدُ قَرْيَتِهِمُ الْعُظْمَى قَالَ يَا رَبِّ إِنَّ عِبَادَكَ أَبَوْا إِلَّا تَكْذِيبِي وَ الْكُفْرَ بِكَ وَ غَدَوْا يَعْبُدُونَ شَجَرَةً لَا تَنْفَعُ وَ لَا تَضُرُّ فَأَيْبِسْ شَجَرَهُمْ أَجْمَعَ وَ أَرِهِمْ قُدْرَتَكَ وَ سُلْطَانَكَ فَأَصْبَحَ الْقَوْمُ وَ قَدْ يَبِسَ شَجَرُهُمْ فَهَالَهُمْ ذَلِكَ وَ قُطِعَ بِهِمْ وَ صَارُوا فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ قَالَتْ سَحَرَ آلِهَتَكُمْ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ رَبِّ السَّمَاءِ وَ

الْأَرْضِ إِلَيْكُمْ لِيَصْرِفَ وُجُوهَكُمْ عَنْ آلِهَتِكُمْ إِلَى إِلَهِهِ وَ فِرْقَةٌ قَالَتْ لَا بَلْ غَضِبَتْ آلِهَتُكُمْ حِينَ رَأَتْ هَذَا الرَّجُلَ يَعِيبُهَا وَ يَقَعُ فِيهَا وَ يَدْعُوكُمْ إِلَى عِبَادَةِ غَيْرِهَا فَحَجَبَتْ حُسْنَهَا وَ بَهَاءَهَا لِكَيْ تَغْضَبُوا لَهَا فَتَنْتَصِرُوا مِنْهُ فَأَجْمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى قَتْلِهِ فَاتَّخَذُوا أَنَابِيبَ طِوَالًا مِنْ رَصَاصٍ وَاسِعَةَ الْأَفْوَاهِ ثُمَّ أَرْسَلُوهَا فِي قَرَارِ الْعَيْنِ إِلَى أَعْلَى الْمَاءِ وَاحِدَةً فَوْقَ وَ الْأُخْرَى مِثْلَ الْبَرَابِخِ وَ نَزَحُوا مَا فِيهَا مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ حَفَرُوا فِي قَرَارِهَا بِئْراً ضَيِّقَةَ الْمَدْخَلِ عَمِيقَةً وَ أَرْسَلُوا فِيهَا نَبِيَّهُمْ وَ أَلْقَمُوا فَاهَا صَخْرَةً عَظِيمَةً ثُمَّ أَخْرَجُوا الْأَنَابِيبَ مِنَ الْمَاءِ وَ قَالُوا نَرْجُو الْآنَ أَنْ تَرْضَى عَنَّا آلِهَتُنَا إِذْ رَأَتْ أَنَّا قَدْ قَتَلْنَا مَنْ كَانَ يَقَعُ فِيهَا وَ يَصُدُّ عَنْ عِبَادَتِهَا وَ دَفَنَّاهُ تَحْتَ كَبِيرِهَا يَتَشَفَّى مِنْهُ فَيَعُودَ لَنَا نُورُهَا وَ نَضَارَتُهَا كَمَا كَانَ فَبَقُوا عَامَّةَ يَوْمِهِمْ يَسْمَعُونَ أَنِينَ نَبِيِّهِمْ علیہ السلام وَ هُوَ يَقُولُ سَيِّدِي قَدْ تَرَى ضِيقَ مَكَانِي وَ شِدَّةَ كَرْبِي فَارْحَمْ ضَعْفَ رُكْنِي وَ قِلَّةَ حِيلَتِي وَ عَجِّلْ بِقَبْضِ رُوحِي وَ لَا تُؤَخِّرْ إِجَابَةَ دَعْوَتِي حَتَّى مَاتَ علیہ السلام فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِجَبْرَئِيلَ علیہ السلام يَا جَبْرَئِيلُ أَنْظُرُ عِبَادِي هَؤُلَاءِ الذی الَّذِينَ غَرَّهُمْ حِلْمِي وَ أَمِنُوا مَكْرِي وَ عَبَدُوا غَيْرِي وَ قَتَلُوا رَسُولِي أَنْ يَقُومُوا لِغَضَبِي أَوْ يَخْرُجُوا مِنْ سُلْطَانِي كَيْفَ وَ أَنَا الْمُنْتَقِمُ مِمَّنْ عَصَانِي وَ لَمْ يَخْشَ عِقَابِي وَ إِنِّي حَلَفْتُ بِعِزَّتِي لَأَجْعَلَنَّهُمْ عِبْرَةً وَ نَكَالًا لِلْعَالَمِينَ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَ هُمْ فِي عِيدِهِمْ ذَلِكَ إِلَّا بِرِيحٍ عَاصِفٍ شَدِيدَةِ الْحُمْرَةِ فَتَحَيَّرُوا فِيهَا وَ ذُعِرُوا مِنْهَا وَ انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ صَارَتِ الْأَرْضُ مِنْ تَحْتِهِمْ كَحَجَرِ كِبْرِيتٍ يَتَوَقَّدُ وَ أَظَلَّتْهُمْ سَحَابَةٌ سَوْدَاءُ فَأَلْقَتْ عَلَيْهِمْ كَالْقُبَّةِ جَمْراً تَلْتَهِبُ فَذَابَتْ أَبْدَانُهُمْ فِي النَّارِ كَمَا يَذُوبُ الرَّصَاصُ فِي النَّارِ فَنَعُوذُ بِاللَّهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ مِنْ غَضَبِهِ وَ نُزُولِ نَقِمَتِهِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

ترجمہ

ابوالصلت عبدالسلام بن صالح ہروی نے امام علی رضاؑ سے، انہوں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے، انہوں نے امام جعفر صادقؑ سے، انہوں نے امام محمد باقرؑ سے، انہوں نے علی زین العابدینؑ سے، انہوں نے امام حسینؑ سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا: امیر المؤمنین علیہ السلام کی ضربت سے تین دن پہلے بنی تمیم کا ایک سرداران کے پاس آیا، جس کا نام عمرو تھا۔

اس نے کہا: امیر المؤمنین! آپؑ ہمیں اصحاب رس کے متعلق بتائیں کہ وہ کس دور میں تھے اور ان کی رہائش کہاں تھی، ان کا بادشاہ کون تھا اور کیا اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب کوئی رسول بھیجا تھا یا نہیں اور وہ کیسے ہلاک کیے گئے؟؟؟

قرآن مجید میں ہمیں "اَصْحَابَ الرَّسِّ" کے الفاظ تو نظر آتے ہیں۔

''اور عاد وثمود اور اصحاب رس اور ان کے درمیان بہت سی نسلوں اور قوموں کو بھی تباہ کر دیا ہے''۔[1]

''ان سے پہلے قوم نوح، اصحاب رس اور ثمود نے بھی تکذیب کی تھی'' (ق۔۱۲) لیکن ان کی توضیح کہیں دکھائی نہیں دیتی۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: تم نے مجھ سے وہ بات پوچھی ہے جو اس سے قبل مجھ سے کسی نے نہیں پوچھی اور میرے بعد تمہیں یہ بات کوئی نہیں بتائے گا اور اگر کسی نے بتایا تو وہ مجھ سے سن کر بتا سکے گا، قرآن مجید کی ہر آیت کو میں جانتا ہوں اور ہر آیت کی تفسیر جانتا ہوں اور ہر آیت کے متعلق یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ میدان میں نازل ہوئی یا پہاڑ میں اتری اور رات کو اتری یا دن کو نازل ہوئی، یہاں بہت زیادہ علم موجود ہے، یہ لفظ کہتے ہوئے حضرتؑ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا لیکن علم کے طلب گار کم ہیں اور عنقریب مجھے کھو کر وہ پچھتائیں گے۔

اے بنی تمیم سے تعلق رکھنے والے سنو! ان کا قصہ یہ ہے۔

یہ لوگ وہ قوم تھے جو صنوبر کے درخت کی عبادت (پوجا) کرتے تھے اور اس درخت کو ''شاہ درخت'' کہا جاتا تھا، یافث بن نوح نے طوفان کے بعد ایک چشمہ کے کنارے اسے کاشت کیا تھا، چشمہ کا نام ''دوشاب'' تھا، یہ چشمہ بھی طوفان کے بعد جاری ہوا تھا اور انہیں اصحاب رس کہنے کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے زمین میں فساد برپا کر رکھا تھا۔

اور یہ لفظ ''رَسَّ بَيْنَهُمْ'' سے مشتق ہے جس کے معنی فساد برپا کرنے کے ہیں۔

یہ لوگ سلیمان بن داؤدؑ کے بعد خوب پھلے پھولے، ایک دریا کے کنارے پر ان کی بارہ بستیاں تھیں اور انہی لوگوں کی وجہ سے دریا کو دریائے رس کہا جاتا تھا، اور اس وقت اس دریا سے زیادہ زرخیزی پھیلانے والا اور ذائقہ میں اس سے بہتر کوئی دریا روئے زمین پر نہ تھا اور ان کی بستیوں سے زیادہ آباد و شاداب بستیاں کہیں اور موجود نہ تھیں۔

ان کی بستیوں کے نام یہ تھے۔

پہلی بستی کا نام آبان، دوسری بستی کا نام آذر، تیسری کا نام دَی، چوتھی کا نام بہمن، پانچویں کا نام اسفندار، چھٹی کا نام فروردین، ساتویں کا نام اردی بہشت، آٹھویں کا نام خرداد، نویں کا نام مرداد، دسویں کا نام تیر، گیارہویں کا نام مہر اور بارہویں کا نام شہریور تھا۔ ان کا سب سے بڑا شہر اسفندار تھا، اور ان کا بادشاہ اسی شہر میں رہتا تھا، اس کا نام ترکوذ بن غابور بن یارش بن سازن بن نمرود تھا۔ یہ وہی نمرود ہے جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تھا، ان کا متبرک چشمہ اور صنوبر کا درخت بھی اسی شہر میں تھا۔

ان لوگوں نے اس درخت صنوبر کے بیج سے اپنی بستیوں میں صنوبر کے درخت کاشت کیے تھے، چنانچہ ہر بستی میں

---

[1] الفرقان۔۳۸

اس متبرک صنوبر کی نسل کا ایک ایک درخت موجود تھا۔

ہر بستی والوں نے اپنے درخت کی خوب حفاظت کی، چنانچہ وہ بہت بڑے درخت بن گئے اور ان لوگوں نے دریا اور چشمہ کا پانی اپنے اور اپنے جانوروں کے لئے حرام قرار دیا تھا اور کہتے تھے

''یہ پانی ہمارے خداؤں کی زندگی ہے، اسی لئے کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ ہمارے خداؤں کی زندگی میں کچھ مداخلت کرتے ہوئے اس میں کمی کرے'' اور اگر کوئی اس پانی کو خود پیتا یا جانوروں کو پلانے کی جسارت کرتا تو وہ اسے قتل کر دیتے تھے۔

وہ لوگ ہر ماہ ایک ایک بستی میں عید مناتے تھے اور اس عید کی خوشیاں منانے کے لئے باقی بستیوں والے بھی اس بستی میں آجاتے تھے اور صنوبر کے درخت کے نیچے جمع ہو کر خوب ڈھول بجاتے اور خوشیاں مناتے تھے اور وہ درخت پر ایک کپڑا لٹکایا کرتے تھے جس پر مختلف جانداروں کی تصویریں ہوتی تھیں۔

پھر درخت دیوتا کو خوش کرنے کے لئے اس کے نیچے گائے اور بکریاں لا کر ذبح کرتے تھے اور درخت کے نیچے آگ جلاتے تھے اور جب جانوروں کی چربی کی خوشبو دھوئیں کے ساتھ بلند ہوتی اور دھوئیں کی وجہ سے آسمان دکھائی نہ دیتا تو وہ درخت کے آگے سجدہ ریز ہو جاتے اور خوب رو رو کر اس سے درخواست کرتے کہ وہ ان سے راضی ہو جائے۔

چنانچہ شیطان آ کر درخت کی ٹہنیاں ہلاتا اور بچے کی سی آواز نکال کر کہتا: ''میرے بندو! میں تم سے راضی ہوں تم خوشیاں مناؤ اور اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا رکھو''۔

جیسے ہی یہ آواز بلند ہوتی تو وہ اپنے سر سجدہ سے اٹھاتے تھے اور خوب شراب نوشی کرتے اور ڈھول و تاشے پیٹتے تھے اور ایک دن اور رات اسی طرح سے بسر کرتے تھے۔

اہل عجم نے اپنے مہینوں کے نام اصحاب رس کی بستیوں کے نام پر رکھے ہیں کیونکہ لوگ کہا کرتے تھے کہ یہ فلاں ماہ کی عید ہے، یہ فلاں ماہ کی عید ہے، یعنی یہ آبان ماہ کی عید ہے، یہ آذر ماہ کی عید ہے، الغرض ہر ماہ کسی نہ کسی بستی میں یہ جشن بپا رہتا تھا اور جب بڑے شہر کی عید ہوتی تو وہ بڑے جوش وخروش سے اس میں حصہ لیتے تھے اور ان کے صغیر و کبیر اس جشن میں شریک ہوتے تھے۔

میلہ کے موقع پر صنوبر اور چشمہ کو دیباج کے پردوں سے مزیّن کر دیا جاتا تھا اس شہر کے بارہ دروازے تھے اور ہر بستی والوں کے لئے علیحدہ علیحدہ دروازہ مخصوص ہوتا تھا، چنانچہ تمام بستیوں والے وہاں بڑی مقدار میں قربانیاں لے کر آتے اور اپنے مخصوص دروازوں سے داخل ہو کر اپنے معبود درخت کے سامنے جاتے اور اسے سجدہ کرتے اور قربانی کے جانور ذبح کرتے تھے، اس وقت ابلیس وہاں پہنچ کر درخت صنوبر کو زور زور سے ہلا کر درخت کے تنے سے بلند آواز میں گفتگو کرتا اور

انہیں زجر وتوبیخ (ڈانٹ ڈپٹ ،لعنت ملامت) کرتا اور انہیں امیدیں دلاتا ،الغرض باقی شیاطین کے وعد وعید (ٹال مٹول) سے وہ کہیں زیادہ انہیں امیدیں دلاتا تھا۔

اس کی آواز سن کر وہ سجدے سے سر اٹھاتے اور بڑے خوش ہوتے اور خوشی کے اظہار کے لئے خوب ڈھول پیٹتے اور تاشے بجاتے اور یوں یہ جشن پورے بارہ دن جاری رہتا تھا، بارہ دن جشن منانے کے بعد وہ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے تھے۔

ایک طویل عرصہ تک یہ کفر جاری رہا اور غیر اللہ کی عبادت ہوتی رہی ،آخر کار اللہ تعالیٰ نے یہودا بن یعقوب کی نسل میں سے ایک نبی کو ان کے پاس بھیجا جو ایک عرصہ تک ان میں قیام پذیر رہا اور انہیں عبادت خدا اور معرفت ربوبیت کی دعوت دیتا رہا،مگر وہ لوگ اپنے کفر سے باز نہ آئے اور کسی نے ان کی پیروی نہ کی۔

جب نبی نے ان کی گمراہی کی شدت کو دیکھا تو اور انہیں یقین ہو گیا کہ یہ لوگ راہ راست پر نہیں آئیں گے، پھر وہ ان کی بڑی عید پر گئے اور بارگاہِ احدیت میں عرض کی:''پروردگار! تیرے بندوں نے مجھے جھٹلایا ہے اور تیرا انکار کیا ہے اور تجھے چھوڑ کر ایک ایسے درخت کی عبادت کر رہے ہیں جو نہ تو فائدہ دے سکتا ہے اور نہ ہی نقصان پہنچا سکتا ہے۔

خدایا! ان کے اس درخت کو خشک کر کے انہیں اپنی قدرت وطاقت کا کرشمہ دکھا''۔

نبی کی بد دعا فوراً قبول ہوئی ، وہ درخت خشک ہو گیا اور درخت کی یہ حالت دیکھ کر ان کے چہرے اتر گئے اور بڑے پریشان ہوئے اور ان کے دو گروہ بن گئے۔

ایک گروہ کہتا: آسمان وزمین کے رب کا نمائندہ ہونے کے دعویدار نے تمہارے خداؤں پر جادو کر دیا ہے اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ تم اپنے خداؤں کو چھوڑ کر اس کے خدا کو مانو۔

دوسرا گروہ کہتا: نہیں! یہ بات نہیں ہے، اس شخص نے تمہارے خداؤں کی برائی کی ہے اور ان پر زبان طعن دراز کی ہے، اسی لئے تمہارے خدا ناراض ہو گئے اور انہوں نے تم سے اپنے حسن وسرسبزی کو چھپا لیا ہے تا کہ تم اس پر اپنے غضب کا اظہار کرتے ہوئے اپنے خداؤں کی مدد کرو۔

پھر ان لوگوں نے سیسے کے پائپ بنائے اور ان پائپوں کی مدد سے چشمہ کا تمام پانی نکال لیا اور چشمہ کی تہ میں ایک گہرا کنواں کھودا اور اپنے نبی کو اس کنویں میں ڈال کر اس نبی کے منہ پر بھاری پتھر رکھ دیا اور پھر کہنے لگے۔

''اب ہمیں امید ہے کہ ہمارے خدا ہم پر راضی ہو جائیں گے کیونکہ ہم نے ان کے مخالف کو قید کر دیا ہے''۔

نبی سارے دن کنویں میں قید رہے اور اس کے رونے کی آواز سارا دن ان کے کانوں میں آتی رہی ، نبی رو رو کر یہ کہتے تھے:''اے میرے پروردگار، اے میرا آقا! تو میرے تنگ مکان اور سخت مصیبت کو دیکھ رہا ہے، میری بے بسی اور

کمزوری پر رحم فرما اور جلدی سے میری روح قبض فرما اور میری دعا کی قبولیت میں تاخیر نہ فرما''۔

نبی یہ دعا مانگتے رہے حتّٰی کہ اللہ کی رحمت میں پہنچ گئے۔

اس وقت رب العالمین نے جبریلؑ سے فرمایا: ''جبریلؑ! میرے ان بندوں کو دیکھو، جنہیں میرے حلم (تحمل) کی وجہ سے دھوکا ہوا، میری تدبیر سے مطمئن ہوئے، میرے غیر کی عبادت کی اور میرے رسول کو شہید کر دیا، کیا یہ سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ میرے غضب کی تاب لا سکتے ہیں اور کیا یہ میرے دائرۂ سلطنت سے کہیں باہر جا سکتے ہیں؟

انہیں معلوم ہونا چاہیئے جو میری نافرمانی کرے، میرے عذاب سے نہ ڈرے، میں اس سے انتقام لیتا ہوں اور میں اپنی عزت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں تمام جہانوں کے لئے انہیں باعث عبرت بنا دوں گا''۔

ابھی وہ لوگ جشن عید میں مصروف تھے کہ سرخ و تند آندھی اٹھی اور اسے دیکھ کر وہ حیران و پریشان رہ گئے اور ان کے قدموں کے نیچے زمین سے گندھک کے پتھر کی طرح سے شعلے نکلنے لگے، سیاہ بادل چھا گئے جس سے انگاروں کی بارش ہوئی اور آگ میں ان کے بدن یوں پگھل گئے جیسا کہ سکہ آگ میں پگھل جاتا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کے غضب و نزول عذاب سے پناہ چاہتے ہیں۔

باب 17

"وَ فَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ" کی تفسیر

1 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ النَّيْسَابُورِيُّ الْعَطَّارُ بِنَيْسَابُورَ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ النَّيْسَابُورِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ لَمَّا أَمَرَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى إِبْرَاهِيمَ عليه السلام أَنْ يَذْبَحَ مَكَانَ ابْنِهِ إِسْمَاعِيلَ الْكَبْشَ الَّذِي أَنْزَلَهُ عَلَيْهِ تَمَنَّى إِبْرَاهِيمُ عليه السلام أَنْ يَكُونَ يَذْبَحُ ابْنَهُ إِسْمَاعِيلَ عليه السلام بِيَدِهِ وَ أَنَّهُ لَمْ يُؤْمَرْ بِذَبْحِ الْكَبْشِ مَكَانَهُ لِيَرْجِعَ إِلَى قَلْبِهِ مَا يَرْجِعُ إِلَى قَلْبِ الْوَالِدِ الَّذِي يَذْبَحُ أَعَزَّ وُلْدِهِ بِيَدِهِ فَيَسْتَحِقَّ بِذَلِكَ أَرْفَعَ دَرَجَاتِ أَهْلِ الثَّوَابِ عَلَى الْمَصَائِبِ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ يَا إِبْرَاهِيمُ مَنْ أَحَبُّ خَلْقِي إِلَيْكَ فَقَالَ يَا رَبِّ مَا خَلَقْتَ خَلْقاً هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ يَا إِبْرَاهِيمُ أَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَوْ نَفْسُكَ قَالَ بَلْ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي قَالَ فَوَلَدُهُ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَوْ وَلَدُكَ قَالَ بَلْ وَلَدُهُ قَالَ فَذَبْحُ وَلَدِهِ ظُلْماً عَلَى أَعْدَائِهِ أَوْجَعُ لِقَلْبِكَ أَوْ ذَبْحُ وَلَدِكَ بِيَدِكَ فِي طَاعَتِي قَالَ يَا رَبِّ بَلْ ذَبْحُهُ عَلَى أَيْدِي أَعْدَائِهِ أَوْجَعُ لِقَلْبِي قَالَ يَا إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ طَائِفَةً تَزْعُمُ أَنَّهَا مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم سَتَقْتُلُ الْحُسَيْنَ عليه السلام ابْنَهُ مِنْ بَعْدِهِ ظُلْماً وَ عُدْوَاناً كَمَا يُذْبَحُ الْكَبْشُ فَيَسْتَوْجِبُونَ بِذَلِكَ سَخَطِي فَجَزِعَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام لِذَلِكَ وَ تَوَجَّعَ قَلْبُهُ وَ أَقْبَلَ يَبْكِي فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ فَدَيْتُ جَزَعَكَ عَلَى ابْنِكَ إِسْمَاعِيلَ لَوْ ذَبَحْتَهُ بِيَدِكَ بِجَزَعِكَ عَلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام وَ قَتْلِهِ وَ أَوْجَبْتُ لَكَ أَرْفَعَ دَرَجَاتِ أَهْلِ الثَّوَابِ عَلَى الْمَصَائِبِ فَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ فَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

ترجمہ

فضل بن شاذان کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا، انہوں نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بدلے میں دنبہ بھیجا اور ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ اسماعیل علیہ السلام کی جگہ اس دنبہ کو ذبح کریں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک قلق سا محسوس ہوا اور انہوں نے خواہش کی کہ کاش اس دنبہ کی جگہ وہ اپنے جگر گوشہ کو ذبح کرتے تو اس کے

ذریعہ سے انہیں بہت بڑا درجہ نصیب ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی: ابراہیمؑ! میری تمام مخلوق میں سے تمہیں کس سے زیادہ محبت ہے؟

اللہ تعالیٰ علیہ السلام نے عرض کی: ''پروردگار! تیری تمام مخلوق میں سے مجھے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ محبت ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے وحی کی: یہ بتاؤ تمہیں اپنے آپ سے زیادہ محبت ہے یا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ محبت ہے؟

ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی: ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اپنی جان سے زیادہ عزیز ہیں''۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اچھا یہ بتاؤ تمہیں ان کے بیٹے سے زیادہ محبت ہے یا اپنے بیٹے سے زیادہ محبت ہے؟

ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی: ''مجھے ان کے بیٹے سے زیادہ محبت ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اچھا یہ بتاؤ کہ ان کا بیٹا دشمنوں کے ہاتھوں ظلم سے شہید ہو جائے تو تمہارے دل کو زیادہ تکلیف ہوگی یا تمہارا بیٹا میری اطاعت میں تمہارے اپنے ہاتھ سے ذبح ہو، اس سے تمہارے دل کو زیادہ تکلیف ہوگی؟

ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی: ''پروردگار! ان کے بیٹے کا دشمنوں کے ہاتھوں ظلم سے شہید ہو جانا میرے دل کے لئے زیادہ تکلیف دِہ ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ابراہیمؑ! ایک گروہ جو اپنے آپ کو امت محمدؐ سمجھتا ہوگا وہ ان کے فرزند حسینؑ کو ان کے بعد ظلم و ستم سے دنبے کی طرح سے ذبح کرے گا، اس کی وجہ سے وہ میرے غضب کے حقدار بن جائیں گے''۔ یہ سن کر ابراہیمؑ چلانے لگے اور ان کے دل میں درد کی ایک لہر اٹھی اور رونے لگے۔

اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی فرمائی: ''ابراہیمؑ! اسماعیلؑ کی بجائے میں نے تمہیں حسینؑ کا غم دیا ہے، اور اگر تم اپنے فرزند کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کرتے تو بھی تمہیں اتنا قلق نہ ہوتا جتنا کہ حسینؑ کی شہادت کا تمہیں قلق ہوا، اسی لئے میں نے اہل مصائب کے بلند ترین درجات کا تمہیں مستحق ٹھہرایا''۔

''ہم نے اس کا فدیہ ذبح عظیم سے دیا، کا بھی یہی مطلب ہے''۔

باب 18

"أَنَا ابْنُ الذَّبِيحَيْنِ" کی تشریح

1 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله أَنَا ابْنُ الذَّبِيحَيْنِ قَالَ يَعْنِي إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ عليه السلام وَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَمَّا إِسْمَاعِيلُ فَهُوَ الْغُلَامُ الْحَلِيمُ الَّذِي بَشَّرَ اللهُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ وَ هُوَ لَمَّا عَمِلَ مِثْلَ عَمَلِهِ قَالَ يا بُنَيَّ إِنِّي أَرى فِي الْمَنامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ ما ذا تَرى قالَ يا أَبَتِ افْعَلْ ما تُؤْمَرُ وَ لَمْ يَقُلْ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا رَأَيْتَ سَتَجِدُنِي إِنْ شاءَ اللهُ مِنَ الصَّابِرِينَ فَلَمَّا عَزَمَ عَلَى ذَبْحِهِ فَدَاهُ اللهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ بِكَبْشٍ أَمْلَحَ يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَ يَشْرَبُ فِي سَوَادٍ وَ يَنْظُرُ فِي سَوَادٍ وَ يَمْشِي فِي سَوَادٍ وَ يَبُولُ فِي سَوَادٍ وَ يَبْعَرُ فِي سَوَادٍ وَ كَانَ يَرْتَعُ قَبْلَ ذَلِكَ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَرْبَعِينَ عاماً وَ مَا خَرَجَ مِنْ رَحِمِ أُنْثَى وَ إِنَّمَا قَالَ اللهُ لَهُ عَزَّ وَ جَلَّ كُنْ فَيَكُونُ فَكَانَ لِيُفْدَى بِهِ إِسْمَاعِيلُ فَكُلُّ مَا يُذْبَحُ فِي مِنًى فَهُوَ فِدْيَةٌ لِإِسْمَاعِيلَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَهَذَا أَحَدُ الذَّبِيحَيْنِ وَ أَمَّا الْآخَرُ فَإِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ كَانَ تَعَلَّقَ بِحَلْقَةِ بَابِ الْكَعْبَةِ وَ دَعَا اللهَ أَنْ يَرْزُقَهُ عَشَرَةَ بَنِينَ وَ نَذَرَ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يَذْبَحَ وَاحِداً مِنْهُمْ مَتَى أَجَابَ اللهُ دَعْوَتَهُ فَلَمَّا بَلَغُوا عَشَرَةً قَالَ قَدْ وَفَى اللهُ لِي فَلَأُوفِيَنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَأَدْخَلَ وُلْدَهُ الْكَعْبَةَ وَ أَسْهَمَ بَيْنَهُمْ فَخَرَجَ سَهْمُ عَبْدِ اللهِ أَبِي رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ كَانَ أَحَبَّ وُلْدِهِ إِلَيْهِ ثُمَّ أَجَالَهَا ثَانِيَةً فَخَرَجَ سَهْمُ عَبْدِ اللهِ ثُمَّ أَجَالَهَا ثَالِثَةً فَخَرَجَ سَهْمُ عَبْدِ اللهِ فَأَخَذَهُ وَ حَبَسَهُ وَ عَزَمَ عَلَى ذَبْحِهِ فَاجْتَمَعَتْ قُرَيْشٌ وَ مَنَعَتْهُ مِنْ ذَلِكَ وَ اجْتَمَعَ نِسَاءُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَبْكِينَ وَ يَصِحْنَ فَقَالَتْ لَهُ ابْنَتُهُ عَاتِكَةُ يَا أَبَتَاهْ اعْذِرْ فِيمَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي قَتْلِ ابْنِكَ قَالَ وَ كَيْفَ أُعْذِرُ يَا بُنَيَّةُ فَإِنَّكِ مُبَارَكَةٌ قَالَتْ اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ السَّوَائِمِ الَّتِي لَكَ فِي الْحَرَمِ فَاضْرِبْ بِالْقِدَاحِ عَلَى ابْنِكَ وَ عَلَى الْإِبِلِ وَ أَعْطِ رَبَّكَ حَتَّى يَرْضَى فَبَعَثَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ إِلَى إِبِلِهِ فَأَحْضَرَهَا وَ أَعْزَلَ مِنْهَا عَشْراً وَ ضَرَبَ بِالسِّهَامِ فَخَرَجَ سَهْمُ عَبْدِ اللهِ فَمَا زَالَ يَزِيدُ عَشْراً عَشْراً حَتَّى بَلَغَتْ مِائَةً فَضَرَبَ فَخَرَجَ السَّهْمُ عَلَى الْإِبِلِ فَكَبَّرَتْ قُرَيْشٌ تَكْبِيرَةً

ارْتَجَّتْ لَهَا جِبَالُ تِهَامَةَ فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لَا حَتَّى أَضْرِبَ بِالْقِدَاحِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَضَرَبَ ثَلَاثاً كُلَّ ذَلِكَ يَخْرُجُ السَّهْمُ عَلَى الْإِبِلِ فَلَمَّا كَانَتْ فِي الثَّالِثَةِ اجْتَذَبَهُ الزُّبَيْرُ وَ أَبُو طَالِبٍ وَ أَخَوَاتُهُمَا مِنْ تَحْتِ رِجْلَيْهِ فَحَمَلُوهُ وَ قَدِ انْسَلَخَتْ جِلْدَةُ خَدِّهِ الَّذِي كَانَتْ عَلَى الْأَرْضِ وَ أَقْبَلُوا يَرْفَعُونَهُ وَ يُقَبِّلُونَهُ وَ يَمْسَحُونَ عَنْهُ التُّرَابَ فَأَمَرَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ أَنْ تُنْحَرَ الْإِبِلُ بِالْحَزْوَرَةِ وَ لَا يُمْنَعَ أَحَدٌ مِنْهَا وَ كَانَتْ مِائَةً فَكَانَتْ لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ خَمْسٌ مِنَ السنين السُّنَنِ أَجْرَاهَا اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي الْإِسْلَامِ حَرَّمَ نِسَاءَ الْآبَاءِ عَلَى الْأَبْنَاءِ وَ سَنَّ الدِّيَةَ فِي الْقَتْلِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَ كَانَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ وَ وَجَدَ كَنْزاً فَأَخْرَجَ مِنْهُ الْخُمُسَ وَ سَمَّى زَمْزَمَ حِينَ حَفَرَهَا سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَ لَوْ لَا أَنَّ عَمَلَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ حُجَّةً وَ أَنَّ عَزْمَهُ كَانَ عَلَى ذَبْحِ ابْنِهِ عَبْدِ اللهِ شَبِيهاً بِعَزْمِ إِبْرَاهِيمَ عَلَى ذَبْحِ ابْنِهِ إِسْمَاعِيلَ لَمَا افْتَخَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالانْتِسَابِ إِلَيْهِمَا لِأَجْلِ أَنَّهُمَا الذَّبِيحَانِ فِي قَوْلِهِ ﷺ أَنَا ابْنُ الذَّبِيحَيْنِ وَ الْعِلَّةُ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا دَفَعَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الذَّبْحَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ هِيَ الْعِلَّةُ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا دَفَعَ الذَّبْحَ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَ هِيَ كَوْنُ النَّبِيِّ ﷺ وَ الْأَئِمَّةِ الْمَعْصُومِينَ ﷺ فِي صُلْبَيْهِمَا فَبِبَرَكَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَ الْأَئِمَّةِ عليهم السلام دَفَعَ اللهُ الذَّبْحَ عَنْهُمَا فَلَمْ تَجْرِ السُّنَّةُ فِي النَّاسِ بِقَتْلِ أَوْلَادِهِمْ وَ لَوْ لَا ذَلِكَ لَوَجَبَ عَلَى النَّاسِ كُلَّ أَضْحَى التَّقَرُّبُ إِلَى اللهِ تَعَالَى بِقَتْلِ أَوْلَادِهِمْ وَ كُلُّ مَا يَتَقَرَّبُ النَّاسُ بِهِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ أُضْحِيَّةٍ فَهُوَ فِدَاءٌ لِإِسْمَاعِيلَ عليه السلام إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

قال مصنف هذا الكتاب قد اختلفت الروايات فی الذبح فمنها ما ورد بأنه إسحاق و منها ما ورد بأنه إسماعيل عليه السلام و لا سبيل إلى رد الأخبار متى صح طرقها و كان الذبيح إسماعيل عليه السلام لكن إسحاق لما ولد بعد ذلك تمنى أن يكون هو الذی أمر أبوه بذبحه فكان يصبر لأمر الله عز و جل و يسلم له كصبر أخيه و تسليمه فينال بذلك درجته فی الثواب فعلم الله عز و جل ذلك من قلبه فسماه بين ملائكته ذبيحا لتمنيه لذلك و قد أخرجت الخبر فی ذلك مسندا فی كتاب النبوة

ترجمہ

علی بن حسین بن علی بن فضال نے اپنے والد سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا: میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث اَنَا ابنُ الذَّبِیحَینِ ''میں دو ذبیحوں کا فرزند ہوں'' کا مطلب دریافت کیا۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''اس سے اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام اور عبداللہ بن عبدالمطلبؑ مراد ہیں۔

اسماعیل وہ غلام حلیم ہیں جن کی بشارت اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو دی تھی، ان کے واقعے کا تذکرہ کرتے ہوئے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جب وہ والد کے ساتھ محنت مشقت کے قابل ہوئے''[1] (یعنی باپ کی طرح اطاعتِ خداوندی بجا لانے کے قابل ہوئے۔)

''تو حضرت ابراہیم نے کہا، پیارے بیٹے میں خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں، اب بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے؟، انہوں نے کہا ابا جان! آپ کو جو کچھ حکم کیا جا رہا ہے، آپ وہ کر گزریں''۔[2]

حضرت اسماعیل علیہ السلام نے یہ لفظ نہیں کہے: ''ابا جان! جو کچھ آپؑ نے دیکھا ہے وہ کریں''۔

کیونکہ اسماعیلؑ یہ سمجھ چکے تھے کہ یہ بات صرف دیکھنے تک محدود نہیں ہے بلکہ ان کے والد بزرگوار کو اس کا امر (حکم) کیا جا رہا ہے۔

''خدا نے چاہا تو عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے''۔[3]

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں قربان کرنے کے لئے لٹایا تو اللہ نے ان کے عوض موٹا تازہ خوبصورت دنبہ بھیج دیا جو کہ جنت کے باغات میں چالیس برس تک چرتا رہا تھا اور وہ کسی مادہ کے شکم سے نہیں نکلا تھا وہ دنبہ کُنْ فَیَکُوْنُ کے حکم الٰہی سے پیدا ہوا تھا، چنانچہ وہ دنبہ اسماعیلؑ کے عوض ذبح ہوا اور منیٰ میں قیامت تک جتنے جانور بھی ذبح ہوں گے وہ سب اسماعیل کا فدیہ ہوں گے، چنانچہ اسماعیلؑ پہلے ذبیح ہیں۔

دوسرے ذبیح رسول خداؐ کے والد ماجد حضرت عبداللہؑ تھے۔

حضرت عبدالمطلبؑ نے کعبہ شریف کا دروازہ پکڑ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ اللہ تعالیٰ انہیں دس بیٹے عطا فرمائے، اورانہوں نے خدا کے حضور نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی تو وہ ایک بیٹے کو اللہ کی راہ میں ذبح کریں گے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انہیں دس بیٹے عطا کیے تو انہوں نے کہا: ''اللہ نے میری منت پوری کی ہے، لہٰذا میں بھی اللہ سے کیا ہوا وعدہ پورا کروں گا''۔

چنانچہ منت ادا کرنے کے لئے عبدالمطلبؑ اپنے دس بیٹے لے کر صحن کعبہ میں آئے اور قرعہ اندازی کی اور قرعہ حضرت عبداللہؑ کے نام پر نکلا، عبداللہؑ ان کے سب سے پیارے بیٹے تھے۔

عبدالمطلبؑ نے دوبارہ قرعہ ڈالا تو دوبارہ بھی عبداللہؑ کے نام کا قرعہ نکلا، اور تیسری دفعہ انہوں نے پھر قرعہ ڈالا تو بھی عبداللہؑ کا قرعہ نکلا۔ انہوں نے عبداللہؑ کو پکڑا اور اس کے ذبح کرنے کا ارادہ کیا۔

قریش اکٹھے ہو گئے اور ان سے کہنے لگے: آپ سردار قریش ہیں، آپ کا عمل آنے والی نسلوں کے لئے سنت بن

---

[1] الصافات۔۱۰۲
[2] الصافات۔۱۰۲
[3] الصافات۔۱۰۲

جائے گا اور لوگ اپنے بیٹوں کو ذبح کریں گے، لہٰذا آپ ایسا نہ کریں۔

عبدالمطلبؑ کی بیویاں بھی جمع ہوگئیں اور رونے پیٹنے لگیں۔

ان کی بیٹی عاتکہ نے کہا: ''ابا جان! میں اللہ سے اپنے بھائی کو بچانے کے لیے آپ کو ایک ترکیب بتاتی ہوں''۔

عبدالمطلبؑ نے کہا: ''آپ ضرور بتائیں، کیونکہ آپ میری بابرکت بیٹی ہیں''۔

عاتکہ نے کہا: ''ابا جان! آپ عبداللہؑ اور دس اونٹوں کا قرعہ ڈالیں اور مسلسل قرعہ ڈالتے آئیں جس وقت اونٹوں کا قرعہ نکلے تو آپ وہ اونٹ خدا کی راہ میں ذبح کر دیں''۔

چنانچہ عبدالمطلبؑ نے عبداللہؑ اور دس اونٹوں کا قرعہ ڈالا تو قرعہ عبداللہؑ کے نام پر نکلا، انہوں نے مزید دس اونٹوں کا اضافہ کیا قرعہ پھر بھی عبداللہؑ کے نام پر نکلا، آخر کار دسویں بار سو اونٹوں کا قرعہ نکلا۔

جب اونٹوں کا قرعہ نکلا تو قریش نے زور سے تکبیر کہی جس سے تہامہ کے پہاڑ لرز اٹھے۔

عبدالمطلب نے کہا: ''میں پھر بھی تین بار قرعہ ڈالوں گا''۔

چنانچہ انہوں نے تین بار قرعہ ڈالا، ہر بار قرعہ سو اونٹوں کا نکلتا رہا۔ جب تیسری بار اونٹوں کا قرعہ نکلا تو عبداللہؑ کے بھائیوں زبیر اور ابو طالبؑ نے اسے عبدالمطلبؑ کے پاؤں سے کھینچ لیا اور اسے اٹھا کر چل پڑے، زمین پر لیٹنے کی وجہ سے ان کے ایک رخسار کی جلد پھٹ گئی تھی۔

عبداللہؑ کے بھائی اسے اپنے کاندھوں پر اٹھائے اور بوسے دیتے ہوئے گھر لے آئے۔ حضرت عبدالمطلبؑ نے سو اونٹ ذبح کیے اور ہر عام وخاص کو گوشت لینے کی اجازت دی گئی۔

عبدالمطلبؑ نے پانچ سنتیں رائج کی تھیں جنہیں اللہ نے اسلام میں بھی باقی رکھا۔

1۔ انہوں نے باپ کی بیوی کو بیٹے کے لئے حرام قرار دیا۔

2۔ انہوں نے قتل کی دیت سو اونٹ قرار دی۔

3۔ وہ بیت اللہ کے سات چکر لگا کر ایک طواف شمار کرتے تھے۔

4۔ انہیں ایک خزانہ ملا تو انہوں نے اس میں سے خمس نکالا۔

5۔ انہوں نے چاہ زمزم کو دوبارہ کھود کر اس کا نام ''سقایۃ الحاج'' رکھا۔

اگر عبدالمطلبؑ حجت خدا نہ ہوتے تو سنت ابراہیمؑ پر عمل کرتے ہوئے اپنے فرزند عبداللہؑ کو ذبح کرنے کا ارادہ نہ کرتے۔ اور حضرت رسول خداؐ ان کے فعل پر فخر کرتے ہوئے کبھی یہ نہ کہتے۔

''میں دو ذبیحوں کا فرزند ہوں''۔

اللہ تعالیٰ نے جس وجہ سے اسماعیلؑ کو ذبح ہونے سے بچایا تھا، اسی وجہ سے حضرت عبداللہ کو ذبح ہونے سے محفوظ رکھا اور دونوں بزرگواروں کے محفوظ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ رسول خداؐ اور ائمہ طاہرینؑ ان کے صلب میں موجود تھے، رسول خداؐ اور ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کی برکت سے دونوں بزرگ ذبح ہونے سے محفوظ رہے، اور لوگوں میں بھی اپنی اولاد کو ذبح کرنے کی رسم جاری نہ ہوئی، اگر اسماعیلؑ وعبداللہؑ ذبح ہوجاتے تو لوگوں پر اپنی اولاد کی قربانی فرض ہوجاتی، اور قیامت تک خدا کو تقرب حاصل کرنے کے لئے جتنی بھی قربانیاں ہوتی رہیں گی وہ سب اسماعیلؑ کا فدیہ متصور ہوں گی۔

مصنف کتاب ہذا کہتے ہیں۔

ذبح کے متعلق روایات میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے، بعض روایات میں ہے کہ ذبح ہونے والے اسحاقؑ تھے اور اکثر روایات میں ہے کہ ذبح ہونے والے اسماعیلؑ تھے اور جن روایات میں اسماعیلؑ کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ روایات از روئے سند بھی زیادہ قوی ہیں، اسی لئے ان کا انکار ممکن نہیں ہے۔

جب قربانی کا واقعہ ہوا تو اس وقت حضرت اسحاقؑ پیدا نہیں ہوئے تھے، اور جب پیدا ہونے اور منصب نبوت حاصل کرنے کے بعد انہیں قربانی کی وجہ سے اسماعیلؑ کے مراتب کا علم ہوا تو ان کے دل میں بھی یہ حسرت پیدا ہوئی کہ کاش وہ بھی اپنے بھائی کی طرح سے راہ خدا میں ذبح ہونے کے لئے اپنا سر جھکا دیتے اور ان کی طرح سے صبر کر کے ان کے برابر ثواب حاصل کرتے۔

اور اللہ تعالیٰ نے جب ان کی نیت کے اخلاص کا مشاہدہ کیا تو اپنے ملائکہ میں ان کا نام ذبیح رکھ دیا اور میں نے کتاب النبوۃ میں اس حدیث کو اسناد کے ساتھ تحریر کیا ہے۔

باب 19

علاماتِ امام پر حضرتؑ کا فرمان

1 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عُقْدَةَ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ لِلْإِمَامِ عَلَامَاتٌ يَكُونُ أَعْلَمَ النَّاسِ وَ أَحْكَمَ النَّاسِ وَ أَتْقَى النَّاسِ وَ أَحْلَمَ النَّاسِ وَ أَشْجَعَ النَّاسِ وَ أَسْخَى النَّاسِ وَ أَعْبَدَ النَّاسِ وَ يلد [يُولَدُ مَخْتُوناً وَ يَكُونُ مُطَهَّراً وَ يَرَى مِنْ خَلْفِهِ كَمَا يَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ لَا يَكُونُ لَهُ ظِلٌّ وَ إِذَا وَقَعَ إِلَى الْأَرْضِ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ وَقَعَ عَلَى رَاحَتَيْهِ رَافِعاً صَوْتَهُ بِالشَّهَادَتَيْنِ وَ لَا يَحْتَلِمُ وَ يَنَامُ عَيْنُهُ وَ لَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَ يَكُونُ مُحَدَّثاً وَ يَسْتَوِي عَلَيْهِ دِرْعُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَ لَا يُرَى لَهُ بَوْلٌ وَ لَا غَائِطٌ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ وَكَّلَ الْأَرْضَ بِابْتِلَاعِ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ وَ يَكُونُ رَائِحَتُهُ أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ الْمِسْكِ وَ يَكُونُ أَوْلَى بِالنَّاسِ مِنْهُمْ بِأَنْفُسِهِمْ وَ أَشْفَقَ عَلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَ أُمَّهَاتِهِمْ وَ يَكُونُ أَشَدَّ النَّاسِ تَوَاضُعاً لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ يَكُونُ آخَذَ النَّاسِ بِمَا يَأْمُرُهُ بِهِ وَ أَكَفَّ النَّاسِ عَمَّا يَنْهَى عَنْهُ وَ يَكُونُ دُعَاؤُهُ مُسْتَجَاباً حَتَّى إِنَّهُ لَوْ دَعَا عَلَى صَخْرَةٍ لَانْشَقَّتْ بِنِصْفَيْنِ وَ يَكُونُ عِنْدَهُ سِلَاحُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَ سَيْفُهُ ذُو الْفَقَارِ وَ يَكُونُ عِنْدَهُ صَحِيفَةٌ فِيهَا أَسْمَاءُ شِيعَتِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ صَحِيفَةٌ فِيهَا أَسْمَاءُ أَعْدَائِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ يَكُونُ عِنْدَهُ الْجَامِعَةُ وَ هِيَ صَحِيفَةٌ طُولُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعاً فِيهَا جَمِيعُ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ وُلْدُ آدَمَ وَ يَكُونُ عِنْدَهُ الْجَفْرُ الْأَكْبَرُ وَ الْأَصْغَرُ وَ إِهَابُ مَاعِزٍ وَ إِهَابُ كَبْشٍ فِيهِمَا جَمِيعُ الْعُلُومِ حَتَّى أَرْشُ الْخَدْشِ وَ حَتَّى الْجَلْدَةُ وَ نِصْفُ الْجَلْدَةِ وَ يَكُونُ عِنْدَهُ مُصْحَفُ فَاطِمَةَ A

ترجمہ:

علی بن حسن بن علی بن فضال نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ ابوالحسن علی بن موسیٰ الرضا علیہما السلام نے فرمایا:۔ ''امام کی یہ علامتیں ہیں۔

1۔ امام تمام لوگوں سے بڑا عالم ہوتا ہے۔

2۔امام تمام لوگوں سے زیادہ صحیح فیصلہ کرنے والا ہوتا ہے۔

3۔امام تمام لوگوں سے زیادہ پرہیز گار ہوتا ہے۔

4۔امام تمام لوگوں سے زیادہ حلیم ہوتا ہے۔

5۔امام تمام لوگوں سے زیادہ بہادر ہوتا ہے۔

6۔امام تمام لوگوں سے زیادہ سخی ہوتا ہے۔

7۔امام تمام لوگوں سے زیادہ عابد ہوتا ہے۔

8۔امام ختنہ شدہ پیدا ہوتا ہے۔

9۔امام طاہر ومطہر ہوتا ہے۔

10۔امام اپنے پس پشت ایسے دیکھتا ہے جیسا کہ اپنے سامنے دیکھتا ہے۔

11۔امام کا سایہ نہیں ہوتا۔

12۔امام جب شکم مادر سے زمین پر قدم رکھتا ہے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کے بل زمین پر سجدہ کرتا ہے اور بلند آواز سے کلمۂ شہادتین ادا کرتا ہے۔

13۔امام کو احتلام نہیں ہوتا۔

14۔امام کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن امام کا دل نہیں سوتا۔

15۔امام محدث بہ الہام خدا ہوتا ہے۔

16۔امام کے جسم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ پوری آتی ہے۔

17۔امام کا بول وبراز کسی کو دکھائی نہیں دیتا کیونکہ زمین اس کے نگلنے پر مُؤَکّل ہے۔

18۔امام کے بدن سے اٹھنے والی خوشبو مشک کی خوشبو سے کہیں زیادہ اچھی ہوتی ہے۔

19۔امام لوگوں کی جانوں سے ان پر زیادہ حق تصرف رکھتا ہے۔

20۔امام لوگوں کے لیے والدین سے زیادہ شفیق ہوتا ہے۔

21۔امام اللہ کے لئے تمام انسانوں سے زیادہ تواضع کرنے والا ہوتا ہے۔

22۔امام حکم خدا کا سب سے زیادہ پابند ہوتا ہے۔

23۔امام منہیات سے سب سے زیادہ پرہیز کرنے والا ہوتا ہے۔

24۔امام کی دعا مقبول ہوتی ہے، اگر وہ چٹان کے لئے بھی دعا کرے تو وہ بھی دو حصے میں تقسیم ہو جائے گی۔

25۔امام اس کے پاس رسول خداؐ کے ہتھیار اور ان کی تلوار ذوالفقار ہوتی ہے۔

26۔امام کے پاس ایک صحیفہ ہوتا ہے جس میں قیامت تک آنے والے تمام شیعوں کے نام موجود ہوتے ہیں۔

27۔امام کے پاس ایک صحیفہ ہوتا ہے جس میں قیامت تک آنے والے دشمنوں کے نام لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔

28۔امام کے پاس ایک ''جامعہ'' ہوتا ہے، جامعہ ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ہاتھ کی ہے، اس میں وہ تمام چیزیں ہوتی ہیں جن کی اولاد آدم کو ضرورت ہو سکتی ہے۔

29۔امام کے پاس جفر اکبر اور جفر اصغر ہوتا ہے۔

30۔امام کے پاس ایک بکری اور ایک بھیڑ کی کھال ہوتی ہے، جس میں تمام علوم ہوتے ہیں، یہاں تک کہ خراشکرنے کی دیت اور ایک اور نصف کوڑے تک کا بھی تذکرہ موجود ہوتا ہے۔

31۔امام کے پاس حضرت فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کا مصحف ہوتا ہے۔

2 وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ إِنَّ الْإِمَامَ مُؤَيَّدٌ بِرُوحِ الْقُدُسِ وَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اللهِ عَمُودٌ مِنْ نُورٍ يَرَى فِيهِ أَعْمَالَ الْعِبَادِ وَ كُلَّمَا احْتَاجَ إِلَيْهِ لِدَلَالَةٍ اطَّلَعَ عَلَيْهِ وَ يَبْسُطُهُ فَيَعْلَمُ وَ يُقْبَضُ عَنْهُ فَلَا يَعْلَمُ وَ الْإِمَامُ يُولَدُ وَ يَلِدُ وَ يَصِحُّ وَ يَمْرَضُ وَ يَأْكُلُ وَ يَشْرَبُ وَ يَبُولُ وَ يَتَغَوَّطُ وَ يَنْكِحُ وَ يَنَامُ وَ يَنْسَى وَ يَسْهُو وَ يَفْرَحُ وَ يَحْزَنُ وَ يَضْحَكُ وَ يَبْكِي وَ يَحْيَى وَ يَمُوتُ وَ يُقْبَرُ وَ يُزَارُ وَ يُحْشَرُ وَ يُوقَفُ وَ يُعْرَضُ وَ يُسْأَلُ وَ يُثَابُ وَ يُكْرَمُ وَ يُشَفَّعُ وَ دَلَالَتُهُ فِي خَصْلَتَيْنِ فِي الْعِلْمِ وَ اسْتِجَابَةِ الدَّعْوَةِ وَ كُلُّ مَا أَخْبَرَ بِهِ مِنَ الْحَوَادِثِ الَّتِي تَحْدُثُ قَبْلَ كَوْنِهَا فَذَلِكَ بِعَهْدٍ مَعْهُودٍ إِلَيْهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَوَارَثَهُ وَ عَنْ آبَائِهِ عَنْهُ عليه السلام وَ يَكُونُ ذَلِكَ مِمَّا عَهِدَ إِلَيْهِ جَبْرَئِيلُ عليه السلام مِنْ عَلَّامِ الْغُيُوبِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ جَمِيعُ الْأَئِمَّةِ الْأَحَدَ عَشَرَ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ قُتِلُوا مِنْهُمْ بِالسَّيْفِ وَ هُوَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْحُسَيْنُ عليه السلام وَ الْبَاقُونَ قُتِلُوا بِالسَّمِّ قَتَلَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ طَاغِيَةُ زَمَانِهِ وَ جَرَى ذَلِكَ عَلَيْهِمْ عَلَى الْحَقِيقَةِ وَ الصِّحَّةِ لَا كَمَا تَقُولُهُ الْغُلَاةُ وَ الْمُفَوِّضَةُ لَعَنَهُمُ اللهُ فَإِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّهُمْ لَمْ يُقْتَلُوا عَلَى الْحَقِيقَةِ وَ إِنَّهُ شُبِّهَ لِلنَّاسِ أَمْرُهُمْ فَكَذَبُوا عَلَيْهِمْ غَضَبُ اللهِ فَإِنَّهُ مَا شُبِّهَ أَمْرُ أَحَدٍ مِنْ أَنْبِيَاءِ اللهِ وَ حُجَجِهِ لِلنَّاسِ إِلَّا أَمْرُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام وَحْدَهُ لِأَنَّهُ رُفِعَ مِنَ الْأَرْضِ حَيّاً وَ قُبِضَ رُوحُهُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ ثُمَّ رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ وَ رُدَّ عَلَيْهِ رُوحُهُ وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى إِذْ قالَ اللهُ يا عِيسى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَ رافِعُكَ إِلَيَّ وَ مُطَهِّرُكَ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ حِكَايَةً لِقَوْلِ عِيسَى عليه السلام يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيداً ما دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَ أَنْتَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ وَ يَقُولُونَ الْمُتَجَاوِزُونَ لِلْحَدِّ فِي أَمْرِ

الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّهُ إِنْ جَازَ أَنْ يُشَبَّهَ أَمْرُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلنَّاسِ فَلِمَ لَا يَجُوزُ أَنْ يُشَبَّهَ أَمْرُهُمْ أَيْضاً وَ الَّذِي يَجِبُ أَنْ يُقَالَ لَهُمْ أَنَّ عِيسَى هُوَ مَوْلُودٌ مِنْ غَيْرِ أَبٍ فَلِمَ لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونُوا مَوْلُودِينَ مِنْ غَيْرِ آبَاءٍ فَإِنَّهُمْ لَا يَجْتَرُّونَ عَلَى إِظْهَارِ مَذْهَبِهِمْ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي ذَلِكَ وَ مَتَى جَازَ أَنْ يَكُونَ جَمِيعُ أَنْبِيَاءِ اللهِ وَ رُسُلِهِ وَ حُجَجِهِ بَعْدَ آدَمَ مَوْلُودِينَ مِنَ الْآبَاءِ وَ الْأُمَّهَاتِ وَ كَانَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ بَيْنِهِمْ مَوْلُوداً مِنْ غَيْرِ أَبٍ جَازَ أَنْ يُشَبَّهَ أَمْرُ غَيْرِهِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَ الْحُجَجِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ كَمَا جَازَ أَنْ يُولَدَ مِنْ غَيْرِ أَبٍ دُونَهُمْ وَ إِنَّمَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يَجْعَلَ أَمْرَهُ آيَةً وَ عَلَامَةً لِيُعْلَمَ بِذَلِكَ أَنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

ترجمہ

ایک اور حدیث میں مذکور ہے۔

1۔امام مؤید بروح القدس ہوتا ہے۔

2۔امام کے اور خدا کے درمیان نور کا ایک ستون ہوتا ہے، جس کے ذریعے سے وہ بندوں کے اعمال کا مشاہدہ کرتا ہے، امام کو جب کچھ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو اس ستون میں سے دیکھتا ہے، جب ستون پھیل جائے تو وہ جان لیتا ہے اور اگر ستون سمیٹ لیا جائے تو اسے علم نہیں ہوتا۔

امام کے ہاں اولاد بھی پیدا ہوتی ہے اور امام خود بھی پیدا ہوتا ہے، امام تندرست بھی ہوسکتا ہے اور امام بیمار بھی ہوسکتا ہے۔

امام کھاتا اور پیتا بھی ہے، امام بول و براز بھی کرتا ہے، امام نکاح بھی کرتا ہے، امام کو نیند بھی آتی ہے اور امام پہ سہو و نسیان بھی ہوسکتا ہے۔

امام خوش بھی ہوتا ہے اور غمگین بھی ہوتا ہے اور امام ہنستا بھی ہے اور روتا بھی ہے، امام زندگی بسر بھی کرتا ہے اور امام پر موت بھی وارد ہوتی ہے، امام مدفون بھی ہوتا ہے اور اس کی زیارت بھی کی جاتی ہے اور امام عرصہ محشر میں اٹھایا بھی جائے گا اور ان سے سوال بھی کیا جائے گا، محشر میں امام کو ثواب بھی عطا کیا جائے گا اور ان کا احترام بھی کیا جائے گا اور امام شفاعت بھی کریں گے۔

امام کی پہچان دو چیزوں سے ہوتی ہے، علم اور دعا کی قبولیت سے اور امام کسی واقعے کی قبل از وقت خبر اس لئے دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس واقعے کی خبر اپنے رسولؐ کو دی ہوئی ہوتی ہے اور رسول خداؐ نے ائمہؑ کو اس کی خبر دی ہوئی ہوتی ہے، اسی لئے امامؑ اپنے آبائے طاہرینؑ سے وہ علم لے کر قبل از وقت کسی واقعے کی خبر دیتے ہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ خبر علام الغیوب خدا کی طرف سے جبریل امینؑ کے ذریعے سے موصول ہوتی ہے۔

رسول خداؐ کے بعد گیارہ ائمہؑ میں سے حضرت علی اور امام حسین علیہما السلام تلوار سے شہید ہوئے اور باقی نو امامؑ زہر سے شہید کیے گئے اور ہر امامؑ کو ان کے زمانے کے طاغوت نے شہید کرایا۔

ائمہ ہدیٰ حقیقی معنوں میں شہید ہوئے ہیں اور اس سلسلے میں غلاۃ (۱) اور مفوضہ (۲) لعنھم اللہ کا قول غلط ہے، یہ بد بخت کہتے ہیں کہ ''ائمہ ہدیٰ درحقیقت قتل نہیں ہوئے، لوگوں کو ان کی شہادت کے متعلق اشتباہ ہوا ہے''۔

یہ لوگ جھوٹے ہیں ان پر اللہ کا غضب نازل ہو۔

عیسیٰؑ بن مریمؑ کے علاوہ کسی بھی نبی یا امام کی شہادت کا معاملہ کبھی بھی اشتباہ میں نہیں آیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ زمین سے اٹھایا گیا اور زمین و آسمان کے درمیان ان کی روح قبض کر لی گئی، پھر انہیں آسمان پر لے جایا گیا اور ان کی روح ان کے جسم میں پلٹا دی گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے کہا، اے عیسیٰؑ میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف بلند کرنے والا ہوں''۔[1]

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کا قیامت کے دن کا قول نقل کرتے ہوئے فرمایا: ''اور جب تک میں ان میں رہا، میں ان کا گواہ تھا اور جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تو خود ہی ان کا نگران تھا اور تو ہر چیز کا گواہ ہے''[2]

ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کے متعلق تجاوز کرنے والے یہ بد بخت کہتے ہیں: جب عیسیٰؑ کا معاملہ مشتبہ رہ سکتا ہے تو پھر ائمہ ہدیٰ کا معاملہ کیوں مشتبہ نہیں رہ سکتا؟ ان لوگوں کو یہ جواب دیا جائے گا: یہ ضروری تو نہیں کہ ہمارے ائمہؑ اور عیسیٰؑ بن مریمؑ میں ہر لحاظ سے مشابہت پائی جائے، حضرت عیسیٰؑ بغیر والد کے پیدا ہوئے جب کہ ہمارے ائمہؑ کے والد موجود تھے۔

حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش اور موت دونوں کو ہی اللہ نے عجیب و غریب بنایا تا کہ دنیا جان لے کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

---

[1] آل عمران۔۵۵
[2] المائدہ۔۱۱۷

باب 20

وصف امام اور رتبہ وفضیلت امامؑ

1 حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْهَارُونِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَامِدٍ عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْقَاسِمِ الرَّقَّامِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ كُنَّا فِي أَيَّامِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَرْوَ فَاجْتَمَعْنَا فِي مَسْجِدِ جَامِعِهَا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي بَدْءِ مَقْدَمِنَا فَإِذَا رَأَى النَّاسُ أَمْرَ الْإِمَامَةِ وَ ذَكَرُوا كَثْرَةَ اخْتِلَافِ النَّاسِ فِيهَا فَدَخَلْتُ عَلَى سَيِّدِي وَ مَوْلَايَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَعْلَمْتُهُ مَا خَاضَ النَّاسُ فِيهِ فَتَبَسَّمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ الْعَزِيزِ جَهِلَ الْقَوْمُ وَ خُدِعُوا عَنْ أَدْيَانِهِمْ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَمْ يَقْبِضْ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ حَتَّى أَكْمَلَ لَهُ الدِّينَ وَ أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ فِيهِ تَفْصِيلُ كُلِّ شَيْءٍ بَيَّنَ فِيهِ الْحَلَالَ وَ الْحَرَامَ وَ الْحُدُودَ وَ الْأَحْكَامَ وَ جَمِيعَ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ كَمَلًا فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ وَ أَنْزَلَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَ هِيَ آخِرُ عُمُرِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيناً وَ أَمْرُ الْإِمَامَةِ مِنْ تَمَامِ الدِّينِ وَ لَمْ يَمْضِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ حَتَّى بَيَّنَ لِأُمَّتِهِ مَعَالِمَ دِينِهِمْ وَ أَوْضَحَ لَهُمْ سَبِيلَهُمْ وَ تَرَكَهُمْ عَلَى قَصْدِ الْحَقِّ وَ أَقَامَ لَهُمْ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَماً وَ إِمَاماً وَ مَا تَرَكَ شَيْئاً يَحْتَاجُ إِلَيْهِ الْأُمَّةُ إِلَّا بَيَّنَهُ فَمَنْ زَعَمَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يُكْمِلْ دِينَهُ فَقَدْ رَدَّ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ رَدَّ كِتَابَ اللهِ تَعَالَى فَهُوَ كَافِرٌ هَلْ يَعْرِفُونَ قَدْرَ الْإِمَامَةِ وَ مَحَلَّهَا مِنَ الْأُمَّةِ فَيَجُوزَ فِيهَا اخْتِيَارُهُمْ إِنَّ الْإِمَامَةَ أَجَلُّ قَدْراً وَ أَعْظَمُ شَأْناً وَ أَعْلَى مَكَاناً وَ أَمْنَعُ جَانِباً وَ أَبْعَدُ غَوْراً مِنْ أَنْ يَبْلُغَهَا النَّاسُ بِعُقُولِهِمْ أَوْ يَنَالُوهَا بِآرَائِهِمْ أَوْ يُقِيمُوا إِمَاماً بِاخْتِيَارِهِمْ إِنَّ الْإِمَامَةَ خَصَّ اللهُ بِهَا إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ النُّبُوَّةِ وَ الْخُلَّةِ مَرْتَبَةً ثَالِثَةً وَ فَضِيلَةً شَرَّفَهُ بِهَا وَ أَشَادَ بِهَا ذِكْرَهُ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَاماً فَقَالَ الْخَلِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ سُرُوراً بِهَا وَ مِنْ ذُرِّيَّتِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ فَأَبْطَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ إِمَامَةَ كُلِّ ظَالِمٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ صَارَتْ فِي الصَّفْوَةِ ثُمَّ أَكْرَمَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِأَنْ جَعَلَهَا ذُرِّيَّتَهُ أَهْلَ الصَّفْوَةِ وَ الطَّهَارَةِ

فَقالَ عَزَّ وَ جَلَ وَ وَهَبْنا لَهُ إِسْحاقَ وَ يَعْقُوبَ نافِلَةً وَ كُلًّا جَعَلْنا صالِحِينَ وَ جَعَلْناهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنا وَ أَوْحَيْنا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْراتِ وَ إِقامَ الصَّلاةِ وَ إِيتاءَ الزَّكاةِ وَ كانُوا لَنا عابِدِينَ فَلَمْ يَزَلْ فِي ذُرِّيَّتِهِ يَرِثُهَا بَعْضٌ عَنْ بَعْضٍ قَرْناً فَقَرْناً حَتَّى وَرِثَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْراهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَ هذَا النَّبِيُّ وَ الَّذِينَ آمَنُوا وَ اللهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ فَكَانَتْ لَهُ خَاصَّةً فَقَلَّدَهَا ﷺ عَلِيّاً بِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى رَسْمِ مَا فَرَضَهَا اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَصَارَتْ فِي ذُرِّيَّتِهِ الْأَصْفِيَاءُ الَّذِينَ آتَاهُمُ اللهُ الْعِلْمَ وَ الْإِيمَانَ بِقَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ قالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَ الْإِيمانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتابِ اللهِ إِلى يَوْمِ الْبَعْثِ فَهِيَ فِي وُلْدِ عَلِيٍّ عليه السلام خَاصَّةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِذْ لَا نَبِيَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَمِنْ أَيْنَ يَخْتَارُ هَؤُلَاءِ الْجُهَّالُ إِنَّ الْإِمَامَةَ هِيَ مَنْزِلَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَ إِرْثُ الْأَوْصِيَاءِ إِنَّ الْإِمَامَةَ خِلَافَةُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ خِلَافَةُ الرَّسُولِ وَ مَقَامُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ مِيرَاثُ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عليهما السلام إِنَّ الْإِمَامَةَ زِمَامُ الدِّينِ وَ نِظَامُ الْمُسْلِمِينَ وَ صَلَاحُ الدُّنْيَا وَ عِزُّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ الْإِمَامَةَ أُسُّ الْإِسْلَامِ النَّامِي وَ فَرْعُهُ السَّامِي بِالْإِمَامِ تَمَامُ الصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ وَ الصِّيَامِ وَ الْحَجِّ وَ الْجِهَادِ وَ تَوْفِيرُ الْفَيْءِ وَ الصَّدَقَاتِ وَ إِمْضَاءُ الْحُدُودِ وَ الْأَحْكَامِ وَ مَنْعُ الثُّغُورِ وَ الْأَطْرَافِ الْإِمَامُ يُحِلُّ حَلَالَ اللهِ وَ يُحَرِّمُ حَرَامَ اللهِ وَ يُقِيمُ حُدُودَ اللهِ وَ يَذُبُّ عَنْ دِينِ اللهِ وَ يَدْعُو إِلَى سَبِيلِ رَبِّهِ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ الْحُجَّةِ الْبَالِغَةِ الْإِمَامُ كَالشَّمْسِ الطَّالِعَةِ لِلْعَالَمِ وَ هِيَ بِالْأُفُقِ بِحَيْثُ لَا تَنَالُهَا الْأَيْدِي وَ الْأَبْصَارُ الْإِمَامُ الْبَدْرُ الْمُنِيرُ وَ السِّرَاجُ الزَّاهِرُ وَ النُّورُ السَّاطِعُ وَ النَّجْمُ الْهَادِي فِي غَيَاهِبِ الدُّجَى وَ الْبِيدِ الْقِفَارِ وَ لُجَجِ الْبِحَارِ الْإِمَامُ الْمَاءُ الْعَذْبُ عَلَى الظَّمَإِ وَ الدَّالُّ عَلَى الْهُدَى وَ الْمُنْجِي مِنَ الرَّدَى وَ الْإِمَامُ النَّارُ عَلَى الْيَفَاعِ الْحَارُّ لِمَنِ اصْطَلَى بِهِ وَ الدَّلِيلُ فِي الْمَهَالِكِ مَنْ فَارَقَهُ فَهَالِكٌ الْإِمَامُ السَّحَابُ الْمَاطِرُ وَ الْغَيْثُ الْهَاطِلُ وَ الشَّمْسُ الْمُضِيئَةُ وَ الْأَرْضُ الْبَسِيطَةُ وَ الْعَيْنُ الْغَزِيرَةُ وَ الْغَدِيرُ وَ الرَّوْضَةُ الْإِمَامُ الْأَمِينُ الرَّفِيقُ وَ الْوَالِدُ الرَّقِيقُ وَ الْأَخُ الشَّفِيقُ وَ مَفْزَعُ الْعِبَادِ فِي الدَّاهِيَةِ الْإِمَامُ أَمِينُ اللهِ فِي أَرْضِهِ وَ حُجَّتُهُ عَلَى عِبَادِهِ وَ خَلِيفَتُهُ فِي بِلَادِهِ الدَّاعِي إِلَى اللهِ وَ الذَّابُّ عَنْ حَرَمِ اللهِ الْإِمَامُ الْمُطَهَّرُ مِنَ الذُّنُوبِ الْمُبَرَّأُ مِنَ الْعُيُوبِ مَخْصُوصٌ بِالْعِلْمِ مَرْسُومٌ بِالْحِلْمِ نِظَامُ الدِّينِ وَ عِزُّ الْمُسْلِمِينَ وَ غَيْظُ الْمُنَافِقِينَ وَ بَوَارُ الْكَافِرِينَ الْإِمَامُ وَاحِدُ دَهْرِهِ لَا يُدَانِيهِ أَحَدٌ وَ لَا يُعَادِلُهُ عَالِمٌ وَ لَا يُوجَدُ مِنْهُ بَدَلٌ وَ لَا لَهُ مِثْلٌ وَ لَا نَظِيرٌ مَخْصُوصٌ بِالْفَضْلِ كُلِّهِ مِنْ غَيْرِ طَلَبٍ مِنْهُ لَهُ وَ لَا اكْتِسَابٍ بَلِ اخْتِصَاصٌ مِنَ الْمُفْضِلِ الْوَهَّابِ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَبْلُغُ مَعْرِفَةَ الْإِمَامِ وَ يُمْكِنُهُ اخْتِيَارُهُ هَيْهَاتَ

هَيْهَاتَ ضَلَّتِ الْعُقُولُ وَ تَاهَتِ الْحُلُومُ وَ حَارَتِ الْأَلْبَابُ وَ حَسَرَتِ الْعُيُونُ وَ تَصَاغَرَتِ الْعُظَمَاءُ وَ تَحَيَّرَتِ الْحُكَمَاءُ وَ تَقَاصَرَتِ الْحُلَمَاءُ وَ حَصِرَتِ الْخُطَبَاءُ وَ جَهِلَتِ الْأَلِبَّاءُ وَ كَلَّتِ الشُّعَرَاءُ وَ عَجَزَتِ الْأُدَبَاءُ وَ عَيِيَتِ الْبُلَغَاءُ عَنْ وَصْفِ شَأْنٍ مِنْ شَأْنِهِ أَوْ فَضِيلَةٍ مِنْ فَضَائِلِهِ فَأَقَرَّتْ بِالْعَجْزِ وَ التَّقْصِيرِ وَ كَيْفَ يُوصَفُ لَهُ أَوْ يُنْعَتُ بِكُنْهِهِ أَوْ يُفْهَمُ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِهِ أَوْ يُوجَدُ مَنْ يُقَامُ مَقَامَهُ وَ يُغْنِي غِنَاهُ لَا كَيْفَ وَ أَنَّى وَ هُوَ بحيت [بِحَيْثُ النَّجْمُ مِنْ أَيْدِي الْمُتَنَاوِلِينَ وَ وَصْفِ الْوَاصِفِينَ فَأَيْنَ الِاخْتِيَارُ مِنْ هَذَا وَ أَيْنَ الْعُقُولُ عَنْ هَذَا وَ أَيْنَ يُوجَدُ مِثْلُ هَذَا أَ ظَنُّوا أَنْ يُوجَدَ ذَلِكَ فِي غَيْرِ آلِ الرَّسُولِ ﷺ كَذَبَتْهُمْ وَ اللهِ أَنْفُسُهُمْ وَ مَنَّتْهُمُ الْبَاطِلَ فَارْتَقَوْا مُرْتَقًى صَعْباً دَحْضاً تَزِلُّ عَنْهُ إِلَى الْحَضِيضِ أَقْدَامُهُمْ رَامُوا إِقَامَةَ الْإِمَامِ بِعُقُولٍ جائرة [حَائِرَةٍ بَائِرَةٍ نَاقِصَةٍ وَ آرَاءٍ مُضِلَّةٍ فَلَمْ يَزْدَادُوا مِنْهُ إِلَّا بُعْداً قَاتَلَهُمُ اللهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ لَقَدْ رَامُوا صَعْباً وَ قَالُوا إِفْكاً وَ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيداً وَ وَقَعُوا فِي الْحَيْرَةِ إِذْ تَرَكُوا الْإِمَامَ عَنْ بَصِيرَةٍ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَ مَا كَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ وَ رَغِبُوا عَنِ اخْتِيَارِ اللهِ وَ اخْتِيَارِ رَسُولِهِ إِلَى اخْتِيَارِهِمْ وَ الْقُرْآنُ يُنَادِيهِمْ وَ رَبُّكَ يَخْلُقُ ما يَشاءُ وَ يَخْتارُ ما كانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحانَ اللهِ وَ تَعالى عَمَّا يُشْرِكُونَ وَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ ما كانَ لِمُؤْمِنٍ وَ لا مُؤْمِنَةٍ إِذا قَضَى اللهُ وَ رَسُولُهُ أَمْراً أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَ ما لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ أَمْ لَكُمْ كِتابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَما تَخَيَّرُونَ أَمْ لَكُمْ أَيْمانٌ عَلَيْنا بالِغَةٌ إِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ إِنَّ لَكُمْ لَما تَحْكُمُونَ سَلْهُمْ أَيُّهُمْ بِذلِكَ زَعِيمٌ أَمْ لَهُمْ شُرَكاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكائِهِمْ إِنْ كانُوا صادِقِينَ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَ أَ فَلا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلى قُلُوبٍ أَقْفالُها أَمْ طَبَعَ اللهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ أَمْ قَالُوا سَمِعْنَا وَ لَا يَسْمَعُونَ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لا يَعْقِلُونَ وَ لَوْ عَلِمَ اللهُ فِيهِمْ خَيْراً لَأَسْمَعَهُمْ وَ لَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَ هُمْ مُعْرِضُونَ وَ قالُوا سَمِعْنا وَ عَصَيْنا بَلْ هُوَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشاءُ وَ اللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ فَكَيْفَ لَهُمْ بِاخْتِيَارِ الْإِمَامِ وَ الْإِمَامُ عَالِمٌ لَا يَجْهَلُ رَاعٍ لَا يَنْكُلُ مَعْدِنُ الْقُدْسِ وَ الطَّهَارَةِ وَ النُّسُكِ وَ الزَّهَادَةِ وَ الْعِلْمِ وَ الْعِبَادَةِ مَخْصُوصٌ بِدَعْوَةِ الرَّسُولِ وَ هُوَ نَسْلُ الْمُطَهَّرَةِ الْبَتُولِ لَا مَغْمَزَ فِيهِ فِي نَسَبٍ وَ لَا يُدَانِيهِ ذُو حَسَبٍ فَالنَّسَبُ مِنْ قُرَيْشٍ وَ الذِّرْوَةُ مِنْ هَاشِمٍ وَ الْعِتْرَةُ مِنْ آلِ الرَّسُولِ ﷺ وَ الرِّضَى مِنَ اللهِ شَرَفُ الْأَشْرَافِ وَ الْفَرْعُ مِنْ عَبْدِ مَنَافٍ نَامِي الْعِلْمِ كَامِلُ الْحِلْمِ مُضْطَلِعٌ بِالْإِمَامَةِ عَالِمٌ بِالسِّيَاسَةِ مَفْرُوضُ الطَّاعَةِ قَائِمٌ بِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ نَاصِحٌ لِعِبَادِ اللهِ حَافِظٌ لِدِينِ اللهِ إِنَّ

الْأَنْبِيَاءَ وَ الْأَئِمَّةَ ﷺ يُوَفِّقُهُمُ اللهُ وَ يُؤْتِيهِمْ مِنْ مَخْزُونِ عِلْمِهِ وَ حُكْمِهِ مَا لَا يُؤْتِيهِ غَيْرَهُمْ فَيَكُونُ عِلْمُهُمْ فَوْقَ كُلِّ عِلْمِ أَهْلِ زَمَانِهِمْ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى أَ فَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لا يَهِدِّي إِلَّا أَنْ يُهْدى فَما لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ وَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ مَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْراً كَثِيراً وَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي طَالُوتَ إِنَّ اللهَ اصْطَفاهُ عَلَيْكُمْ وَ زادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ وَ اللهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَنْ يَشاءُ وَ اللهُ واسِعٌ عَلِيمٌ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ لِنَبِيِّهِ ﷺ وَ كانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيماً وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ فِي الْأَئِمَّةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ عِتْرَتِهِ وَ ذُرِّيَّتِهِ أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلى ما آتاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنا آلَ إِبْراهِيمَ الْكِتابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ آتَيْناهُمْ مُلْكاً عَظِيماً فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ وَ كَفى بِجَهَنَّمَ سَعِيراً وَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اخْتَارَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِأُمُورِ عِبَادِهِ شَرَحَ اللهُ صَدْرَهُ لِذَلِكَ وَ أَوْدَعَ قَلْبَهُ يَنَابِيعَ الْحِكْمَةِ وَ أَلْهَمَهُ الْعِلْمَ إِلْهَاماً فَلَمْ يَعْيَ بَعْدَهُ بِجَوَابٍ وَ لَا يَحِيدُ فِيهِ عَنِ الصَّوَابِ وَ هُوَ مَعْصُومٌ مُؤَيَّدٌ مُوَفَّقٌ مُسَدَّدٌ قَدْ أَمِنَ الْخَطَايَا وَ الزَّلَلَ وَ الْعِثَارَ يَخُصُّهُ اللهُ بِذَلِكَ لِيَكُونَ حُجَّتَهُ عَلَى عِبَادِهِ وَ شَاهِدَهُ عَلَى خَلْقِهِ وَ ذلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشاءُ وَ اللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ فَهَلْ يَقْدِرُونَ عَلَى مِثْلِ هَذَا فَيَخْتَارُوهُ أَوْ يَكُونُ مُخْتَارُهُمْ بِهَذِهِ الصِّفَةِ فَيُقَدِّمُوهُ تَعَدَّوْا وَ بَيْتِ اللهِ الْحَقَّ وَ نَبَذُوا كِتابَ اللهِ وَراءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لا يَعْلَمُونَ وَ فِي كِتَابِ اللهِ الْهُدَى وَ الشِّفَاءُ فَنَبَذُوهُ وَ اتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ فَذَمَّهُمُ اللهُ وَ مَقَّتَهُمْ وَ أَتْعَسَهُمْ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَ وَ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَواهُ بِغَيْرِ هُدىً مِنَ اللهِ إِنَّ اللهَ لا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَ فَتَعْساً لَهُمْ وَ أَضَلَّ أَعْمالَهُمْ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَ كَبُرَ مَقْتاً عِنْدَ اللهِ وَ عِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا كَذلِكَ يَطْبَعُ اللهُ عَلى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ

ترجمہ:

عبدالعزیز بن مسلم سے مروی ہے کہ جب ہم جناب امام علی رضا علیہ السلام کے ہمراہ مقام مرو میں تھے، پس بروز جمعہ ہم جامع مسجد میں گئے اور وہاں امر امامت پر بحث شروع ہوئی اور لوگوں نے مختلف آراء کا اظہار کیا، کسی نے کچھ کہا اور کسی نے کچھ۔

جب میں اپنے امام برحق اور سردار مطلق کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے حضور لوگوں کا نظریہ امامت بیان کیا تو امامؑ مسکرائے اور فرمایا: اے عبدالعزیز! یہ لوگ بالکل ناواقف ہیں، ان کی آراء نے ان کو دھوکا دیا ہے، خداوند بزرگ و برتر نے جب تک دین اسلام کو کامل نہ کرلیا اپنے نبی کو اس وقت تک دنیا سے نہیں بلایا۔

ان پر قرآن نازل فرمایا جس میں ہر چیز حلال و حرام، حدود و احکام اور تمام انسانی ضروریات کا مفصل بیان مذکور

ہے۔

پس اللہ نے ارشاد فرمایا: ''ہم نے اس کتاب میں کوئی بات باقی نہیں رکھی''۔[1]

اور حجۃ الوداع میں جو حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف کا آخر یحصہ تھا، یہ آیت نازل فرمائی۔

''آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر تمام کر دیا ہے، اور میں نے تمہارے لئے یہی دین اسلام پسند فرمایا ہے''۔[2]

اور امر امامت کا تعلق اتمام دین سے ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عقبیٰ کو اس وقت تک اختیار نہ کیا جب تک انہوں نے معالم دین بیان نہ فرمائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کا راستہ واضح کر کے انہیں راہ حق پر ڈال کر گئے، اور ان کے لئے علیؑ کو علم اور امام مقرر کر کے گئے، آپؐ نے ہر اس چیز جس کی امت کو حاجت تھی بیان فرمائی، لہٰذا جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو مکمل نہیں کیا وہ دراصل کتاب خدا کو رد کرتا ہے اور جو کتاب خدا کو رد کرے وہ کافر ہے۔

عبدالعزیز! جانتے ہو کہ قدر امامت کیا ہے اور آیا امت کے لئے امامت میں تصرف کرنا جائز بھی ہے یا نہیں؟

امامت کی قدر و منزلت اس کی شان اور اس کا مکان اور اس کے اطراف و جوانب اور اس کی گہرائی اس بات سے کہیں جلیل، عظیم، اعلیٰ، محفوظ اور بعید ہے کہ لوگ اپنی عقلوں سے اس تک پہنچیں یا اپنی آراء سے اس کو حاصل کریں یا امام کو اپنے اختیار سے قائم کریں۔

امامت ایک ایسا جوہر ہے جو اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو نبوت وخلت کے بعد عطا کیا، پس امامت، نبوت وخلت کے بعد کا تیسرا درجہ ہے، پس امامت وہ فضیلت ہے کہ اس سے ان کو شرف عنایت فرمایا اور اسی سے ان کے ذکر کو محکم فرمایا، پس ارشاد ہوا۔

''بالتحقیق میں تمہیں لوگوں کا امام بناؤں گا''۔[3]

یہ سن کر حضرت خلیلؑ اس مرتبۂ عظمیٰ سے خوش ہوئے اور عرض کی:۔

''کیا یہ مرتبہ میری ذریت کو بھی حاصل ہوگا''۔[4]

ارشاد رب العزت ہوا: ''ہاں پہنچے گا مگر جو ظالم ہیں ان کو نہیں پہنچے گا''۔[5]

پس اس آیت نے ہر ظالم کی امامت کو قیامت تک کے لئے باطل کر دیا اور اس کو صرف معصومینؑ میں باقی رکھا۔

---

[1] الانعام۔ ۳۸
[2] المائدہ۔ ۳
[3] البقرہ۔ ۱۲۴
[4] البقرہ۔ ۱۲۴
[5] البقرہ۔ ۱۲۴

پھر خداوند عالم نے جناب ابراہیمؑ کی تعظیم وتکریم کے لئے ان کی ذریت میں معصومین ومطہرین کو خلق فرمایا اور ارشاد فرمایا: ''ہم نے ابراہیمؑ کو اسحاقؑ ویعقوبؑ عنایت فرمائے اوران کو صالح بنایا اورہم نے ان کو امام بنایا کہ ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کریں اور ہم نے ان کو وحی کی کہ تمام اچھے کاموں کو بجا لائیں اور مخلوقات میں نماز کو قائم کرائیں اور زکوٰۃ دلوائیں اور وہ سب صرف ہماری ہی عبادت کرنے والے تھے''۔[1]

پس یہ عہدۂ امامت جناب ابراہیمؑ کی ذریت میں بطور میراث جاری رہا اور ایک کے بعد دوسرا اس کا وارث ہوتا رہا، یہاں تک کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وارث بنایا اور ارشاد فرمایا:۔

''بالتحقیق وراثت ابراہیمؑ کے سب سے زیادہ مستحق وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی پیروی کی ہے اور یہ نبی اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور اللہ مؤمنین کا ولی ہے''۔[2]

پس یہ عہدۂ امامت خاص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تھا، جو انہوں نے بطریق سنت خداوندی اپنے بھائی علی بن ابی طالبؑ علیہ السلام کو سونپا، پس علی بن ابی طالب کی ذریت میں اصفیاء واتقیاء پیدا ہوئے جنہیں خداوند عالم نے علم وہبی اور ایمان لدنی عنایت فرمایا جس کا بیان اس آیت مجیدہ میں مذکور ہے۔

''جن لوگوں کو علم اور ایمان خداوند عالم کی طرف سے عطا ہوا ہے، وہ کہیں گے کہ تم لوگ کتاب خدا کے مطابق قیامت کے دن تک ٹھہرے رہے۔[3]

اور یہ قیامت کا دن ہے''۔

پس وہ امامت اب اولاد علی بن ابی طالب علیہ السلام میں قیامت تک محصور اور مخصوص ہے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، پس یہ جاہل لوگ کہاں سے امامت کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ امامت مقام انبیاء اور میراث اوصیاء ہے اور امامت خلافتِ الٰہی اور خلافت رسول ہے اور مقام امیر المومنین اور میراث حسنؑ اور حسینؑ ہے۔

امامت سلک دین ہے، امامت نظام مسلمین ہے، امامت صلاح دنیا ہے، امامت مومنین کی عزت ہے اور امامت اسلام عالی کی اصل ہے اور اس کی بلند وبالا شاخ ہے اور امام کی وجہ سے نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج اور جہاد اور غنیمت وصدقات کامل ہوتے ہیں اور امام حدود الٰہی اور احکام خداوندی کو جاری کرتے ہیں اور سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

امام حلال خدا کو حلال اور حرام خدا کو حرام کرتے ہیں اور حدود الہیہ کو قائم کرتے ہیں اور دین خدا کی حفاظت کرتے ہیں اور لوگوں کو اپنے پروردگار کے راستے کی حکمت، موعظہ حسنہ اور حجت بالغہ سے دعوت دیتے ہیں۔

---

[1] الانبیاء۔۷۲، ۷۳
[2] آل عمران۔۶۸
[3] الروم۔۵۶

امام شمس نصف النہار کی طرح ہے جو اپنی ضیا بار شعاعوں سے عالم کو روشن کرتا ہے اور خود اس قدر بلند مقام پر ہوتا ہے کہ نہ تو وہاں تک کوئی ہاتھ پہنچ سکتا ہے اور نہ نظر کام کر سکتی ہے۔

امام بدر منیر، روشن چراغ، نور ساطع اور تاریک راتوں، شہروں کے چوراہوں، چٹیل میدانوں اور بہتے سمندروں میں رہنمائی کرنے والا ستارہ ہے۔

امام پیاسوں کے لئے آب شیرین ہے، ہدایت کا رہبر ہے، ہلاکت سے نجات دینے والا ہے۔

امام آگ کے بقعہ نور کی گرمی کی شدت ہے (اسخیائے عرب قحط سالی میں بلند مقام پر آگ روشن کر دیتے تھے تاکہ بھولا بھٹکا شخص اسے دیکھ کر ان کے پاس آ جائے)۔

امام سرما خورد بھٹکا کے لئے حرارت ہے اور خوفناک مقامات پر امام رہبر، ہے، جو امام کو چھوڑ دے گا وہ ہلاک ہو جائے گا، امام برسنے والا بادل ہے، امام جھڑی والی گھٹا ہے، امام ضیا بار سورج ہے، امام سایہ دار آسمان ہے، امام پر فضا زمین ہے، امام بہتا ہوا چشمہ ہے، امام پانی سے لبریز تالاب ہے، امام پر بہار سبزہ زار ہے۔

امام رفیق ساتھی اور شفیق والد اور مہربان بھائی، شفیق ماں اور آفتوں اور بلاؤں میں جائے پناہ ہے، امام مخلوقات میں اللہ کا امین ہے اور بندوں پر اللہ کی حجت ہے، اور اللہ کی سلطنت میں اس کا خلیفہ ہے۔

امام اللہ کی طرف بلانے والا ہے، امام اللہ کے حرم کا محافظ ہے، امام گناہوں سے پاک اور عیوب سے بری ہے، امام علم سے مخصوص ہے، امام علم سے موسوم ہے، امام دین کا نظام ہے، امام مسلمانوں کی عزت ہے اور امام منافقین کے لئے باعثِ غیظ وغضب ہے اور امام کفار کے لئے پیغام ہلاکت ہے۔

امام اپنے زمانے میں یکتا ہوتا ہے، کوئی اس کے رتبہ تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ کوئی عالم اس کے برابر ہو سکتا ہے اور نہ تو امام کا بدل مل سکتا ہے اور نہ کوئی اس کا مثیل ونظیر ہوتا ہے، تمام فضائل بغیر طلب واکتساب کے اس کے ساتھ مخصوص ہوتے ہیں اور یہ اس کو فضل کرنے اور عطا کرنے والے خدا کی طرف سے خصوصیت ملی ہے۔

پس کون ہے جو معرفت امام حاصل کرے اور کس کی مجال ہے کہ اپنی مرضی سے امام بنا لے، یہ بات بہت دور ہے، بہت دور ہے! عقل گمراہ ہے دانش پریشان ہے، خرد حیران ہے، آنکھیں چندھیا گئی ہیں بڑے بڑے حقیر ہو گئے ہیں حکماء متحیر ہیں۔

صاحبانِ دانش قاصر ہیں، خطباء گنگ ہیں، دانا جاہل ہیں، شعراء تھک گئے، ادباء عاجز ہو گئے، بلغاء رہ گئے اور یہ تمام طبقے امام کی شان یا فضیلت بیان کرنے سے عاجز آ گئے۔ اور انہوں نے اپنی عاجزی اور تقصیر کا اعتراف کر لیا اور یہ لوگ امام کے اوصاف یا نعت وکنہ بیان کریں تو کیسے کریں جب کہ امام کا کوئی امر ان کی سمجھ میں نہیں آ سکا؟

کسی کی کیا مجال کہ اپنی جانب سے امام کا قائم مقام ہو سکے یا اس سے مستغنی کر سکے۔

ہرگز نہیں، کس طرح اور کہاں! وہ تو ثریا کی طرح لوگوں کے ہاتھوں اور تعریف کرنے والوں کی زبانوں سے بلند اور دور ہے۔

پس وہ ایسے صفات کے حامل کو کہاں سے اختیار کر سکتے ہیں اور اس تک عقلیں کب، کیسے پہنچ سکتی ہیں اور ایسا کہاں مل سکتا ہے؟

اور کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ ایسا شخص آل رسول کے علاوہ کہیں اور مل سکتا ہے؟

اللہ کی قسم! ان کے نفسوں نے انہیں دھوکا دیا ہے اور ان کے باطل خیالات نے انہیں جھوٹی آرزو میں مبتلا کیا ہے، وہ ایک دشوار گزار مہلک مقام پر چڑھ گئے جہاں سے پھسل کر تحت الثریٰ میں گریں گے اور انہوں نے اپنی متحیر و ناقص عقول اور گمراہ آراء سے امام کے تقرر کا قصد کر لیا ہے، یہ لوگ اسی وجہ سے امام برحق سے بہت دور چلے گئے۔

''انہیں خدا مارے یہ کہاں بھٹک رہے ہیں''۔[1]

بالتحقیق انہوں نے بڑی جرأت کی اور جھوٹ کہا ہے اور سخت گمراہی میں پڑ گئے اور دیدہ و دانستہ امام برحق کو چھوڑ کر حیران ہو گئے ہیں اور شیطان نے ان کے غلط اعمال کو ان کے لئے مزین کر دیا ہے اور راہ حق سے ان کو روک دیا ہے، اور انہوں نے جان بوجھ کر امام کو چھوڑ دیا ہے، اور انہوں نے خدا اور رسولؐ کے اختیارات کا انکار کر کے اپنے اختیار کو ترجیح دی ہے، حالانکہ قرآن مجید ان کو پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔

''اور تیرا پروردگار جو چاہتا ہے خلق کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے مختار بناتا ہے، ان کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ جس کو چاہیں اپنا مختار بنالیں، اللہ ان کے شرک سے پاک ہیں''۔[2]

اور دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''کسی مومن اور مومنہ کو اختیار نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسولؐ کسی امر کا فیصلہ کر دیں تو وہ اپنی مرضی سے اس میں تغیر و تبدل کریں''۔[3]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو، آیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں پڑھتے ہو اور تمہارے واسطے اس میں جو کچھ چاہو موجود ہے، یا تمہارا کامل عہد و پیمان قیامت تک ہم سے یہ ہے کہ جو کچھ تم حکم لگاؤ ہمیں منظور ہے؟

اے پیغمبرؐ! ذرا ان سے پوچھیئے تو سہی کہ اس بات کا تم میں سے کون ذمہ دار ہے؟ یا ان کے شرکاء ہیں، اگر وہ اپنے

---

[1] التوبہ۔۳۰
[2] القصص۔۶۸
[3] الاحزاب۔۳۶

دعویٰ میں سچے ہیں تو وہ اپنے شرکاء کو بلائیں''۔[1]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یہ لوگ قرآن میں تدبر کیوں نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں''؟[2]

یا اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے پس وہ کچھ نہیں سمجھ سکتے؟ یا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا، حالانکہ نہیں سنتے۔

''بالتحقیق اللہ کے نزدیک سب سے برا چلنے پھرنے والا وہ ہے جو کچھ نہیں سنتا اور نہیں سمجھتا اور اگر اللہ کو ان میں کچھ بھلائی نظر آتی تو وہ ضرور ان کو سننے والا بناتا اور اگر سننے والا بناتا تو بھی وہ حق سے اعراض کر کے بھاگتے''۔[3]

یا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا لیکن ہم مخالفت ہی کریں گے (خیر جو کچھ ہو) امامت فضل خدا ہے اور فضل خدا کا وصف یہ ہے۔

''یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہے عطا کرے اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے''۔[4]

پس کس طرح وہ امام کو خود اختیار کر سکتے ہیں، حالانکہ امام ایسا عالم ہے کہ کوئی شے اس سے پوشیدہ نہیں ہے اور ایسا داعی ہے کہ تنگ نہیں ہوتا اور وہ تقدس، طہارت، نسک، زہد، علم، عبادت کا منبع اور سرچشمہ ہوتا ہے۔

امام دعوت رسولؐ سے مخصوص ہوتا ہے اور نسل بتولؑ کا پاک و پاکیزہ فرد ہوتا ہے، اس کے نسب میں کوئی شبہ نہیں ہوتا اور حسب میں کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا، امام خاندان میں قریشی اور ہاشمی الاصل ہوتا ہے، عترت رسولؐ ہوتا ہے، امام اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے، اشراف کے لئے مایہ شرافت اور عبدمناف کی شاخ ہے علم میں نامی اور حلم میں کامل ہوتا ہے۔

امام حامل بارِ امامت اور عالمِ علمِ سیاست اور واجب الاطاعت قائم بامر اللہ، خیرخواہ عباد اور محافظ دین خدا ہے۔

انبیاء اور ائمہؑ خدا کی طرف سے توفیق یافتہ ہوتے ہیں اور خداوند عالم انہیں اپنے علم مخزون اور حکمت سے سب سے زیادہ حصہ عنایت فرماتا ہے، ان کا علم کل علمائے زمانہ سے زیادہ ہوتا ہے، جس کا تذکرہ خداوند عالم نے اس آیت میں کیا ہے۔

''کیا وہ شخص جو حق کی ہدایت کرتا ہے زیادہ مستحق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ شخص جس میں ہدایت کی صلاحیت ہی نہیں اور دوسرے کی ہدایت کا محتاج ہے پس تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو؟[5]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جس کو اللہ کی طرف سے حکمت ملی، اس کو خیر کثیر عطا ہوئی''۔[6]

اور اللہ تعالیٰ نے طالوت کے متعلق ارشاد فرمایا: ''بالتحقیق اللہ نے اس کو تم پر مختار بنا دیا ہے اور اسے علم اور جسم میں تم

---

[1] القلم۔ ۳۶ تا ۴۱
[2] محمدؐ۔ ۲۴
[3] الانفال۔ ۲۲، ۲۳
[4] جمعہ۔ ۴
[5] یونس۔ ۳۵
[6] البقرہ۔ ۲۶۹

پر زیادتی عطا فرمائی ہے اور اللہ جس کو چاہتا ہے اپنا ملک عطا کرتا ہے، اللہ وسعت والا اور علم والا ہے''۔[1]

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے فرمایا: ''اور ہمیشہ سے تم پر اللہ کا عظیم فضل رہا ہے''۔[2]

اور ائمہ اہل بیتؑ نبی، عترت نبی اور ذریت نبی کی نسبت ارشاد فرماتا ہے۔

''کیا ان فضائل پر جو اللہ نے انہیں عطا کیے ہیں لوگ حسد کرتے ہیں، پس اس سے پہلے بھی ہم نے آل ابراہیمؑ کو کتاب حکمت اور ملک عظیم عطا فرمایا تھا، پس بعض ان میں سے ایمان لائے اور بعض رُک گئے اور جہنم ان کے عذاب کے لئے کافی ہے''۔[3]

اور جب اللہ اپنے بندوں کے امور کے لئے کسی کا انتخاب کرتا ہے تو اس کے سینے کو کشادہ کر دیتا ہے اور اس کے دل میں حکمت کے چشمے جاری کر دیتا ہے اور اس کو ہر طرح کا علم الہام کر دیتا ہے۔

پس وہ کسی سوال کے جواب سے عاجز نہیں ہوتا، اور راہ حق سے کبھی منحرف نہیں ہوتا، پس وہ معصوم ہے، مؤید ہے، موفّق ہے، مسدّد ہے، ہر طرح کی خطا و لغزش سے محفوظ ہے۔

اللہ اس کو ان امور سے مخصوص فرماتا ہے تاکہ وہ اس کے بندوں پر حجت ہو اور اس کی مخلوقات پر اس کا شاہد ہو۔

''یہ خدا کا مخصوص فضل ہے جسے چاہے عطا کرے اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے''[4]

پس کیا یہ لوگ ایسے شخص کے انتخاب پر قدرت رکھتے ہیں جو ان صفات حسنہ کا حامل ہو اور کیا ان کا اپنی مرضی سے چنا ہوا شخص مذکورہ صفات سے موصوف ہو سکتا ہے کہ اس کو مقتدا بنائیں؟

بیت اللہ کی قسم! یہ لوگ حق سے تجاوز کر گئے ہیں اور کتاب خدا کو انہوں نے پس پشت ڈال دیا ہے گویا کہ کچھ جانتے ہی نہیں اور حالانکہ کتاب خدا میں ہدایت اور شفا ہے، پس اس کو تو انہوں نے چھوڑ دیا ہے اور اپنی خواہشوں کی پیروی کر لی ہے۔

پس خداوند عالم نے ان کی مذمت کی ہے اور ان کو مورد عذاب و ہلاکت قرار دیا ہے، پس رب العالمین نے ارشاد فرمایا: ''اور اس سے بھی بھلا کوئی زیادہ گمراہ ہے جس نے اپنی خواہشات کی پیروی کی ہو، حالانکہ اللہ نے اس کو اس امر کی ہدایت نہیں کی اور اللہ ظالموں کو ہرگز ہدایت نہیں کرتا''[5]

---

[1] البقرہ۔ ۲۴۷
[2] النساء۔ ۱۱۳
[3] النساء۔ ۵۴، ۵۵
[4] جمعہ۔ ۴
[5] القصص۔ ۵۰

اور رب العزت نے ارشاد فرمایا: ''پس ہلاکت ہے ان کے لئے اور ان کے سارے اعمال بے کار ہیں''۔[۱]
اور ارشاد فرمایا: ''اللہ اور اہل ایمان کے ہاں یہ سخت ناراضگی کا سبب ہے اور اسی طرح سے اللہ ہر متکبر اور جبار کے دل پر مہر لگا دیتا ہے''۔[۲]

2 حَدَّثَنَا وَ حَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِصَامٍ الْكُلَيْنِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الدَّقَّاقُ وَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ وَ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُؤَدِّبُ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ هِشَامٍ الْمُؤَدِّبُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُلَيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْقَاسِمُ بْنُ الْعَلَا قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الرِّضَا عليه السلام

ترجمہ

۲۔ مجھ سے یہ حدیث محمد بن محمد بن عصام کلینی اور علی بن احمد بن محمد بن عمران دقاق اور علی بن عبداللہ ورّاق اور حسن بن احمد المؤدب اور حسین بن ابراہیم بن احمد بن ہشام (ہاشم) مؤدب رضی اللہ عنھم نے بیان کی اور انہوں نے یہ حدیث محمد بن یعقوب کلینی سے روایت کی، انہوں نے ابومحمد قاسم بن علا سے یہ حدیث نقل کی، انہوں نے قاسم بن مسلم سے، انہوں نے یہ حدیث عبدالعزیز بن مسلم سے روایت کی اور انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے مذکورہ حدیث روایت کی۔

---

[۱] محمد۔۸
[۲] مومن۔۳۵

باب 21

حضرتؑ کی زبانی فاطمہ زہراؑ کی شادی کی روایت

1 حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ بِمَرْوَرُودَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْمَهْدِيُّ بْنُ سَابِقٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عليه السلام قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام لَقَدْ هَمَمْتُ بِالتَّزْوِيجِ فَلَمْ أَجْتَرِئْ أَنْ أَذْكُرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَ إِنَّ ذَلِكَ اخْتَلَجَ فِي صَدْرِي لَيْلِي وَ نَهَارِي حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ لِي يَا عَلِيُّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ هَلْ لَكَ فِي التَّزْوِيجِ قُلْتُ رَسُولُ اللهِ أَعْلَمُ وَ ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُزَوِّجَنِي بَعْضَ نِسَاءِ قُرَيْشٍ وَ إِنِّي لَخَائِفٌ عَلَى فَوْتِ فَاطِمَةَ فَمَا شَعَرْتُ بِشَيْءٍ إِذْ دَعَانِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَأَتَيْتُهُ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيَّ تَهَلَّلَ وَجْهُهُ وَ تَبَسَّمَ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى بَيَاضِ أَسْنَانِهِ يَبْرُقُ فَقَالَ لِي يَا عَلِيُّ أَبْشِرْ فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْ كَفَانِي مَا كَانَ هَمَّنِي مِنْ أَمْرِ تَزْوِيجِكَ قُلْتُ وَ كَيْفَ كَانَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَتَانِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام وَ مَعَهُ مِنْ سُنْبُلِ الْجَنَّةِ وَ قَرَنْفُلِهَا فَنَاوَلَنِيهِمَا فَأَخَذْتُهُمَا فَشَمَمْتُهُمَا وَ قُلْتُ يَا جَبْرَئِيلُ مَا سَبَبُ هَذَا السُّنْبُلِ وَ الْقَرَنْفُلِ فَقَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَمَرَ سُكَّانَ الْجِنَانِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ مَنْ فِيهَا أَنْ يُزَيِّنُوا الْجِنَانَ كُلَّهَا بِمَغَارِسِهَا وَ أَنْهَارِهَا وَ ثِمَارِهَا وَ أَشْجَارِهَا وَ قُصُورِهَا وَ أَمَرَ رِيَاحَهَا فَهَبَّتْ بِأَنْوَاعِ الْعِطْرِ وَ الطِّيبِ وَ أَمَرَ حُورَ عِينِهَا بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا طه وَ طس وَ حمعسق ثُمَّ أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مُنَادِياً فَنَادَى أَلَا يَا مَلَائِكَتِي وَ سُكَّانَ جَنَّتِي اشْهَدُوا أَنِّي قَدْ زَوَّجْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رِضًى مِنِّي بَعْضُهُمَا لِبَعْضٍ ثُمَّ أَمَرَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مَلَكاً مِنْ مَلَائِكَةِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ رَاحِيلُ وَ لَيْسَ فِي الْمَلَائِكَةِ أَبْلَغُ مِنْهُ فَخَطَبَ بِخُطْبَةٍ لَمْ يَخْطُبْ بِمِثْلِهَا أَهْلُ السَّمَاءِ وَ لَا أَهْلُ الْأَرْضِ ثُمَّ أَمَرَ مُنَادِياً فَنَادَى أَلَا يَا مَلَائِكَتِي وَ سُكَّانَ جَنَّتِي بَارِكُوا عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام حَبِيبِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم وَ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم فَإِنِّي قَدْ بَارَكْتُ عَلَيْهِمَا فَقَالَ رَاحِيلُ يَا رَبِّ وَ مَا بَرَكَتُكَ عَلَيْهِمَا أَكْثَرُ مِمَّا رَأَيْنَا لَهُمَا فِي جِنَانِكَ وَ دَارِكَ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَا رَاحِيلُ إِنَّ مِنْ بَرَكَتِي

عَلَيْهِمَا أَنِّي أَجْمَعُهُمَا عَلَى مَحَبَّتِي وَ أَجْعَلُهُمَا حُجَّتِي عَلَى خَلْقِي وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَأَخْلُقَنَّ مِنْهُمَا خَلْقاً وَ لَأُنْشِئَنَّ مِنْهُمَا ذُرِّيَّةً أَجْعَلُهُمْ خُزَّانِي فِي أَرْضِي وَ مَعَادِنَ لِحُكْمِي بِهِمْ أَحْتَجُّ عَلَى خَلْقِي بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَ الْمُرْسَلِينَ فَأَبْشِرْ يَا عَلِيُّ فَإِنِّي قَدْ زَوَّجْتُكَ ابْنَتِي فَاطِمَةَ عَلَى مَا زَوَّجَكَ الرَّحْمَنُ وَ قَدْ رَضِيتُ لَهَا بِمَا رَضِيَ اللهُ لَهَا فَدُونَكَ أَهْلَكَ فَإِنَّكَ أَحَقُّ بِهَا مِنِّي وَ لَقَدْ أَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ عليه السلام أَنَّ الْجَنَّةَ وَ أَهْلَهَا مُشْتَاقُونَ إِلَيْكُمَا وَ لَوْ لَا أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَرَادَ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْكُمَا مَا يَتَّخِذُ بِهِ عَلَى الْخَلْقِ حُجَّةً لَأَجَابَ فِيكُمَا الْجَنَّةَ وَ أَهْلَهَا فَنِعْمَ الْأَخُ أَنْتَ وَ نِعْمَ الْخَتَنُ أَنْتَ وَ نِعْمَ الصَّاحِبُ أَنْتَ وَ كَفَاكَ بِرِضَاءِ اللهِ رِضًى فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله آمِينَ.

ترجمہ

ابوالحسن محمد بن علی بن شاہ نے مرورود میں ہمیں یہ حدیث سنائی، انہوں نے یہ حدیث ابوالعباس احمد بن مظفر بن حسین سے سنی، انہوں نے ابوعبداللہ محمد بن زکریا بصری سے یہ حدیث سنی، انہوں نے محمد بن سابق سے، انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ میں نے یہ حدیث اپنے والد علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے والد امام جعفر صادق علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے، انہوں نے امام زین العابدین علیہ السلام سے، انہوں نے امام حسین علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے فرمایا کہ میرے والد علی بن ابی طالبؑ نے فرمایا: میں نے فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے شادی کا ارادہ کیا لیکن رسول خداؐ کے سامنے خواستگاری کی مجھ میں جرأت نہیں ہوتی تھی، اور دن رات میرے ذہن پر یہی سوچ سوار تھی، ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: ''یا علیؑ!''

میں نے عرض کی: ''لبیک یا رسول اللہؐ!''

آپؐ نے فرمایا: ''کیا تم شادی کرنے کی خواہش رکھتے ہو؟''

میں نے عرض کی: ''اللہ کے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں''۔

میں نے گمان کیا کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش کی کسی عورت سے کہیں میرا نکاح نہ کر دیں اور اگر ایسا ہوا تو فاطمہ سلام اللہ علیہا سے محروم ہو جاؤں گا۔

پھر اچانک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ام سلمہؓ کے گھر میں بلایا، میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے جیسے ہی مجھے دیکھا ان کا چہرہ کھل اٹھا اور آپؐ مسکرائے، یہاں تک کہ آپؐ کے دانتوں کی چمک مجھے نظر آئی اور آپؐ نے مجھے فرمایا: ''علیؑ! تمہیں مبارک ہو، تمہاری شادی کی فکر کے لئے اللہ نے میری کفایت کی''۔

میں نے عرض کی: ''یا رسول اللہ! وہ کیسے؟''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس جبریلؑ آئے اور ان کے پاس جنت کا ایک خوشہ اور لونگ تھا، انہوں نے دونوں چیزیں مجھے پکڑا دیں''۔

میں نے انہیں لے کر سونگھا اور میں نے کہا: ''جبریلؑ! یہ خوشہ اور یہ لونگ کیسا ہے؟''

انہوں نے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے ملائکہ بہشت اور ساکنین جنت کو حکم دیا کہ وہ جنت کی نہروں اور پھلوں اور اشجار اور محلات کو مزیّن کریں اور اللہ تعالیٰ نے ہوا کو حکم دیا، ہوا نے عطر وخوشبو کی لپٹیں نثار کیں اور اللہ تعالیٰ نے حور العین کو حکم دیا کہ وہ سورۂ طٰہٰ، طٰسٓ (سورۂ نمل) اور حٰمٓ عٓسٓقٓ (سورۂ شوریٰ) کی تلاوت کریں''۔

بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے ایک منادی کو حکم دیا جس نے اذن خدا سے یہ منادی کی: ''اے میرے ملائکہ اور میری جنت میں رہائش پذیر مخلوق! گواہ رہو میں نے فاطمہ بنت محمدؐ کی تزویج علی بن ابی طالبؑ سے کر دی اور یہ تزویج ان دونوں اور میری رضامندی سے ہوئی ہے''۔

پھر اللہ تعالیٰ نے جنت کے ایک فرشتے کو جس کا نام ''راحیل'' ہے اور وہ تمام ملائکہ میں سب سے زیادہ فصیح وبلیغ ہے ، اس کو خطبہ نکاح پڑھنے کا حکم صادر فرمایا، اس نے حکم الٰہی سے ایسا فصیح وبلیغ خطبہ پڑھا جس جیسا خطبہ آج تک زمین وآسمان میں نہیں پڑھا گیا۔

پھر منادی نے حق کی طرف سے ندا دی: ''میرے ملائکہ اور میری جنت کے باسیو! تم علی بن ابی طالب علیہ السلام اور میرے حبیب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فاطمہ بنت محمد علیہا السلام پر برکت بھیجو، اور میں بھی ان پر برکت بھیجتا ہوں''۔

راحیل فرشتہ نے عرض کی: ''پروردگار! ہم نے علی و فاطمہ علیہا السلام کے لئے جو برکت تیری جنت اور تیری دار کرامت میں دیکھی ہے اس سے زیادہ تو دنیا میں ان پر برکت نازل نہیں کرے گا''۔

خداوند عالم نے فرمایا: ''راحیل! ان دونوں پر میری برکت یہ ہے کہ ان دونوں کو اپنی محبت پر جمع کروں گا اور ان دونوں کو اپنی مخلوق پر حجت بناؤں گا۔

اور مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں ان دونوں سے مخلوق پیدا کروں گا اور ان سے ان کی ذریت جاری کروں گا، انہیں اپنی زمین میں اپنا خازن بناؤں گا اور اپنی حکمت کا انہیں معدن بناؤں گا، اور انبیاء اور مرسلین کے بعد انہی کے ذریعے سے اپنی مخلوق پر حجت قائم کروں گا''۔

لہٰذا علیؑ! تمہیں مبارک اور خوشخبری ہو، میں نے تمہارا اسی مہر پر اپنی بیٹی فاطمہ سے نکاح کیا ہے جو اللہ نے اس کے لئے مقرر کیا ہے اور جس مہر پر اللہ راضی ہے، میں بھی اسی مہر پر راضی ہوں۔

تم اپنی زوجہ کو لے جا سکتے ہو، کیونکہ اب میری بہ نسبت تم اس کے زیادہ حقدار ہو، مجھے جبریل امین نے خبر دی ہے

کہ جنت اور اہل جنت تم دونوں کے مشتاق ہیں، اگر اللہ نے تم دونوں سے اپنی حجتوں کا ظہور نہ کرانا ہوتا تو اہل جنت اور جنت کی خواہش کے تحت تم دونوں کو فوراً وہاں بھیج دیتا، تم میرے بہترین بھائی اور بہترین داماد اور بہترین ساتھی ہو، رضائے الٰہی تمہاری رضامندی کے لئے کافی ہے۔

حضرت علیؑ نے کہا: ''پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکرادا کروں جو تو نے مجھے عطا کی ہے''۔

رسول خداؐ نے فرمایا: ''آمین!''

2 حَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الدَّقَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَرْثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ بِتَزْوِيجِ فَاطِمَةَ عليها السلام وَ لَمْ أَجْتَرَّ أَنْ أَذْكُرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ وَ ذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ سَوَاءً

و لهذا الحديث طريق آخر قد أخرجته في مدينة العلم

ترجمہ

مجھ سے یہ حدیث علی بن احمد بن محمد بن عمران نے بیان کی، انہوں نے یہ حدیث احمد بن یحییٰ بن زکریا قطان سے، انہوں نے ابو محمد بکر بن عبداللہ بن جندب (حبیب) سے، انہوں احمد بن حرث (حارث) سے، انہوں نے ابو معاویہ سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے والد محمد باقر علیہ السلام، انہوں نے اپنے والد امام زین العابدین علیہ السلام سے، انہوں نے امام حسین علیہ السلام سے، انہوں نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی۔

انہوں نے کہا: میں نے فاطمہؑ سے شادی کا ارادہ کیا لیکن میں رسول خداؐ کی خدمت میں خواستگاری کی جرأت نہ کر سکا۔

اس کے بعد مذکورہ حدیث بیان ہوئی ہے۔

علاوہ ازیں یہ حدیث اور بھی کئی طریقوں سے مروی ہے جن کا تذکرہ میں نے اپنی کتاب مدینۃ العلم میں کیا ہے۔

3 حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ نُعَيْمٍ الشَّاذَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَا عَلِيُّ لَقَدْ عَاتَبَتْنِي رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ فِي أَمْرِ فَاطِمَةَ وَ قَالُوا خَطَبْنَاهَا إِلَيْكَ فَمَنَعْتَنَا وَ تَزَوَّجْتَ عَلِيّاً فَقُلْتُ لَهُمْ وَ اللهِ مَا أَنَا مَنَعْتُكُمْ وَ زَوَّجْتُهُ بَلِ

اللهُ تَعَالَى مَنَعَكُمْ وَزَوَّجَهُ فَهَبَطَ عَلَيَّ جَبْرَئِيلُ عليه السلام فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللهَ جَلَّ جَلَالُهُ يَقُولُ لَوْ لَمْ أَخْلُقْ عَلِيّاً عليه السلام لَمَا كَانَ لِفَاطِمَةَ ابْنَتِكَ كُفُوٌ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ.

ترجمه

۳۔حسین بن خالد بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے ان کے آبائے طاہرینؑ کی سند سے سنا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: یا علیؑ! قریش کے کئی افراد فاطمہؑ کے معاملے کی وجہ سے مجھ پر ناراض ہوئے اور مجھ سے کہا: ہم نے آپؐ سے آپؐ کی صاحبزادی کا رشتہ طلب کیا تھا لیکن آپؐ نے ہمیں رشتہ دینا گوارہ نہ کیا اور علیؑ سے ان کا نکاح کر دیا۔

میں نے انہیں کہا: ''خدا کی قسم! میں نے تمہیں اس رشتہ سے محروم نہیں کیا اور میں نے اپنی مرضی سے علیؑ کو رشتہ نہیں دیا بلکہ تمہیں اللہ نے محروم رکھا اور [1]۔اللہ نے علیؑ کا نکاح کیا'' مجھ پر جبریل نازل ہوئے اور کہا: محمدؐ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اگر میں علیؑ کو پیدا نہ کرتا تو روئے زمین پر فاطمہؑ کا کوئی ہمسر نہ ہوتا، نہ ہی آدمؑ اور نہ ہی کوئی اور''۔

4 حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

وقد أخرجت ما رويته في هذا المعنى في كتاب مولد فاطمة عليها السلام وفضائلها.

ترجمه

ہم سے یہ حدیث احمد بن زیاد بن جعفر ہمدانی رضی اللہ عنہ نے بیان کی، انہوں نے یہ حدیث علی بن ابراہیم بن ہاشم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے علی بن معبد سے، انہوں نے حسین بن خالد سے، انہوں نے امام علی رضاؑ سے یہ حدیث روایت کی اور آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے امیرالمومنین علیہ السلام سے درج بالا حدیث نقل کی۔

مصنف کہتے ہیں: میں نے اس روایت کے تمام طرق "کتاب مولد فاطمه و فضائلها" میں جمع کیے ہیں۔

[1] ''مدینۃ العلم'' شیخ صدوق اعلی اللہ مقامہ کی اہم کتاب ہے لیکن یہ کتاب نا قدری زمانہ کی وجہ سے تلف ہو چکی ہے

باب 22

ایمان؛ معرفت بالقلب، اقرار باللسان اور عمل بالارکان کا مجموعہ

1 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ الْحَاكِمُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمُطَّوِّعِيُّ الْبُخَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْمُلَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الصَّلْتِ الْهَرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْإِيمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَ إِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ عَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ

ترجمہ

ابوالصلت ہروی کہتے ہیں، میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے ان کے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان سنا۔ آپؐ نے فرمایا: ''ایمان نام ہے معرفت بالقلب اور اقرار باللسان اور عمل بالارکان کا''۔ یعنی تین اجزاء کے مجموعے کا نام ایمان ہے، دل تصدیق کرے، زبان اقرار کرے اور اعضاء وجوارح سے ایمان کے تقاضوں پر عمل کیا جائے۔

2 حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبُنْدَارُ بِفَرْغَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ الْحَمَّادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَنْصُورٍ الْبَلْخِيُّ بِمَكَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ الْهَرَوِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْإِيمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَ إِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ عَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ.

ترجمہ

عبدالسلام بن صالح ہروی نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ایمان معرفت بالقلب اور اقرار باللسان

اور عمل بالارکان کا نام ہے"۔

3 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ الرَّازِيِّ عَنْ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنِ الْإِيمَانِ فَقَالَ عليه السلام الْإِيمَانُ عَقْدٌ بِالْقَلْبِ وَ لَفْظٌ بِاللِّسَانِ وَ عَمَلٌ بِالْجَوَارِحِ لَا يَكُونُ الْإِيمَانُ إِلَّا هَكَذَا

ترجمہ

ابوالصلت ہروی کہتے ہیں، میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے ایمان کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: "ایمان دل کے عقیدہ اور زبان کے الفاظ اور اعضاء و جوارح کے مجموعہ کا نام ہے، ایمان اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے"۔

4 أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَيُّوبَ اللَّخْمِيُّ فِيمَا كَتَبَ إِلَيَّ مِنْ أَصْبَهَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَ مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ الْهَرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْإِيمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَ إِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ عَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ.

ترجمہ

عبدالسلام بن صالح الہروی نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے اپنے آبائے طاہرین ؑ کی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ایمان معرفت بالقلب، اقرار باللسان اور عمل بالارکان کا نام ہے"۔

5 حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام بِقُمَّ فِي رَجَبٍ سَنَةَ تِسْعٍ وَ ثَلَاثِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْغَازِي قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْإِيمَانُ إِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَ عَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ قَالَ حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ

الْعَلَوِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي حَاتِمٍ يَقُولُ و سمعت أبي يقول و قد روى هذا الحديث عن أبي الصلت الهروي عبد السلام بن صالح عن علي بن موسى الرضا عليه السلام بإسناده مثله قال أبو حاتم لو قرء هذا الإسناد على مجنون لبرأ

ترجمه

ابواحمد داؤد بن سلیمان غازی نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، آپ کے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔

آپؐ نے فرمایا: ''ایمان اقرار باللسان اور معرفت بالقلب اور عمل بالارکان کا نام ہے''۔

حمزہ بن محمد علوی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اپنے والد اور عبدالرحمان بن ابی حاتم سے سنا، ابوحاتم کہتے تھے اگر اس حدیث کے اسناد کو کسی دیوانہ پر بھی پڑھا جائے تو وہ بھی تندرست ہو جائے گا۔

یعنی امام علی رضا علیہ السلام کے مبارک نام سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام تک یہ پاکیزہ اسماء کو کسی دیوانہ پر بھی دم کیا جائے تو ان پاکیزہ ناموں کی برکت سے وہ شفایاب ہو جائے گا۔

6 حَدَّثَنَا أَبِي رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْقِلٍ الْقِرْمِيسِينِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاهِرٍ قَالَ كُنْتُ وَاقِفاً عَلَى رَأْسِ أَبِي وَ عِنْدَهُ أَبُو الصَّلْتِ الْهَرَوِيُّ وَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ فَقَالَ أَبِي لِيُحَدِّثْنِي كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِحَدِيثٍ فَقَالَ أَبُو الصَّلْتِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام وَ كَانَ وَ اللهِ رِضًى كَمَا سُمِّيَ عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْإِيمَانُ قَوْلٌ وَ عَمَلٌ- فَلَمَّا خَرَجْنَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ مَا هَذَا الْإِسْنَادُ فَقَالَ لَهُ أَبِي هَذَا سَعُوطُ الْمَجَانِينِ إِذَا سُعِطَ بِهِ الْمَجْنُونُ أَفَاقَ

ترجمه

مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا، ان سے محمد بن معقل القرمیسینی (۱) نے بیان کیا، ان سے محمد بن عبداللہ بن طاہر نے بیان کیا: میں اپنے والد کے سرہانے کھڑا تھا، اور اس وقت ہمارے گھر میں ابوالصلت ہروی اور اسحاق بن راھویہ اور احمد بن محمد بن حنبل موجود تھے۔

میرے والد نے کہا: تم میں سے ہر شخص ایک ایک حدیث پڑھے۔ چنانچہ ابوالصلت ہروی نے یہ حدیث پڑھی۔ مجھ سے یہ حدیث علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے بیان کی اور خدا کی قسم وہ اپنے نام کے مطابق رضا تھے، انہوں نے

اپنے والد موسیٰ بن جعفر سے، انہوں نے اپنے والد جعفر بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد محمد بن علی سے، انہوں نے اپنے والد علی بن حسین سے، انہوں نے اپنے والد حسین بن علی سے، انہوں نے اپنے والد علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ایمان قول اور عمل کا نام ہے''۔ جب ہم نکلے تو احمد بن محمد بن حنبل نے کہا: ''یہ کیسے اسناد ہیں؟''

میرے والد نے کہا: ''یہ پاگلوں کی نسوار ہے، جب پاگلوں پر یہ نام پڑھے جاتے ہیں تو وہ تندرست ہو جاتے ہیں''۔

باب 23

حضرتؑ کی زبانی عترت اور امت کا فرق

1 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَاذَوَيْهِ الْمُؤَدِّبُ وَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ حَضَرَ الرِّضَاؑ مَجْلِسَ الْمَأْمُونِ بِمَرْوَ وَ قَدِ اجْتَمَعَ فِي مَجْلِسِهِ جَمَاعَةٌ مِنْ عُلَمَاءِ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَ خُرَاسَانَ فَقَالَ الْمَأْمُونُ أَخْبِرُونِي عَنْ مَعْنَى هَذِهِ الْآيَةِ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنا مِنْ عِبادِنا فَقَالَتِ الْعُلَمَاءُ أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِذَلِكَ الْأُمَّةَ كُلَّهَا فَقَالَ الْمَأْمُونُ مَا تَقُولُ يَا أَبَا الْحَسَنِ فَقَالَ الرِّضَاؑ لَا أَقُولُ كَمَا قَالُوا وَ لَكِنِّي أَقُولُ أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِذَلِكَ الْعِتْرَةَ الطَّاهِرَةَ فَقَالَ الْمَأْمُونُ وَ كَيْفَ عَنَى الْعِتْرَةَ مِنْ دُونِ الْأُمَّةِ فَقَالَ لَهُ الرِّضَاؑ إِنَّهُ لَوْ أَرَادَ الْأُمَّةَ لَكَانَتْ أَجْمَعُهَا فِي الْجَنَّةِ لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ فَمِنْهُمْ ظالِمٌ لِنَفْسِهِ وَ مِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَ مِنْهُمْ سابِقٌ بِالْخَيْراتِ بِإِذْنِ اللهِ ذلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ثُمَّ جَمَعَهُمْ كُلَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَها يُحَلَّوْنَ فِيها مِنْ أَساوِرَ مِنْ ذَهَبٍ الْآيَةَ فَصَارَتِ الْوِرَاثَةُ لِلْعِتْرَةِ الطَّاهِرَةِ لَا لِغَيْرِهِمْ فَقَالَ الْمَأْمُونُ مَنِ الْعِتْرَةُ الطَّاهِرَةُ فَقَالَ الرِّضَاؑ الَّذِينَ وَصَفَهُمُ اللهُ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَ إِنَّما يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً وَ هُمُ الَّذِينَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنِّي مُخَلِّفٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللهِ وَ عِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي أَلَا وَ إِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونَ فِيهِمَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تُعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ قَالَتِ الْعُلَمَاءُ أَخْبِرْنَا يَا أَبَا الْحَسَنِ عَنِ الْعِتْرَةِ أَ هُمُ الْآلُ أَمْ غَيْرُ الْآلِ فَقَالَ الرِّضَاؑ هُمُ الْآلُ فَقَالَتِ الْعُلَمَاءُ فَهَذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يُؤْثَرُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أُمَّتِي آلِي وَ هَؤُلَاءِ أَصْحَابُهُ يَقُولُونَ بِالْخَبَرِ الْمُسْتَفَاضِ الَّذِي لَا يُمْكِنُ دَفْعُهُ آلُ مُحَمَّدٍ أُمَّتُهُ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِؑ أَخْبِرُونِي فَهَلْ تَحْرُمُ الصَّدَقَةُ عَلَى الْآلِ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ فَتَحْرُمُ عَلَى الْأُمَّةِ قَالُوا لَا قَالَ هَذَا فَرْقٌ بَيْنَ الْآلِ وَ الْأُمَّةِ وَيْحَكُمْ أَيْنَ يُذْهَبُ بِكُمْ أَ ضَرَبْتُمْ عَنِ الذِّكْرِ صَفْحاً أَمْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ أَ مَا عَلِمْتُمْ أَنَّهُ وَقَعَتِ الْوِرَاثَةُ وَ الطَّهَارَةُ عَلَى الْمُصْطَفَيْنَ الْمُهْتَدِينَ دُونَ سَائِرِهِمْ قَالُوا وَ مِنْ أَيْنَ يَا أَبَا الْحَسَنِ

فَقَالَ مِنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ لَقَدْ أَرْسَلْنا نُوحاً وَ إِبْراهِيمَ وَ جَعَلْنا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَ الْكِتابَ فَمِنْهُمْ مُهْتَدٍ وَ كَثِيرٌ مِنْهُمْ فاسِقُونَ فَصَارَتْ وِرَاثَةُ النُّبُوَّةِ وَ الْكِتَابِ لِلْمُهْتَدِينَ دُونَ الْفَاسِقِينَ أَ مَا عَلِمْتُمْ أَنَّ نُوحاً حِينَ سَأَلَ رَبَّهُ عَزَّ وَ جَلَ فَقالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَ إِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَ أَنْتَ أَحْكَمُ الْحاكِمِينَ وَ ذَلِكَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَعَدَهُ أَنْ يُنْجِيَهُ وَ أَهْلَهُ فَقَالَ رَبُّهُ عَزَّ وَ جَلَ يا نُوحُ ... إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صالِحٍ فَلا تَسْئَلْنِ ما لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجاهِلِينَ فَقَالَ الْمَأْمُونُ هَلْ فَضَّلَ اللهُ الْعِتْرَةَ عَلَى سَائِرِ النَّاسِ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَبَانَ فَضْلَ الْعِتْرَةِ عَلَى سَائِرِ النَّاسِ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ فَقَالَ لَهُ الْمَأْمُونُ وَ أَيْنَ ذَلِكَ مِنْ كِتَابِ اللهِ فَقَالَ لَهُ الرِّضَا عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ إِنَّ اللهَ اصْطَفى آدَمَ وَ نُوحاً وَ آلَ إِبْراهِيمَ وَ آلَ عِمْرانَ عَلَى الْعالَمِينَ ذُرِّيَّةً بَعْضُها مِنْ بَعْضٍ وَ اللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلى ما آتاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنا آلَ إِبْراهِيمَ الْكِتابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ آتَيْناهُمْ مُلْكاً عَظِيماً ثُمَّ رَدَّ الْمُخَاطَبَةَ فِي أَثَرِ هَذِهِ إِلَى سَائِرِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ يَعْنِي الَّذِي قَرَنَهُمْ بِالْكِتَابِ وَ الْحِكْمَةِ وَ حَسَدُوا عَلَيْهِمَا فَقَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَ أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلى ما آتاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنا آلَ إِبْراهِيمَ الْكِتابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ آتَيْناهُمْ مُلْكاً عَظِيماً يَعْنِي الطَّاعَةَ لِلْمُصْطَفَيْنَ الطَّاهِرِينَ فَالْمُلْكُ هَاهُنَا هُوَ الطَّاعَةُ لَهُمْ فَقَالَتِ الْعُلَمَاءُ فَأَخْبِرْنَا هَلْ فَسَّرَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الِاصْطِفَاءَ فِي الْكِتَابِ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام فَسَّرَ الِاصْطِفَاءَ فِي الظَّاهِرِ سِوَى الْبَاطِنِ فِي اثْنَيْ عَشَرَ مَوْطِناً وَ مَوْضِعاً فَأَوَّلُ ذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ أَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ وَ رَهْطَكَ الْمُخْلَصِينَ هَكَذَا فِي قِرَاءَةِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَ هِيَ ثَابِتَةٌ فِي مُصْحَفِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَ هَذِهِ مَنْزِلَةٌ رَفِيعَةٌ وَ فَضْلٌ عَظِيمٌ وَ شَرَفٌ عَالٍ حِينَ عَنَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِذَلِكَ الْآلَ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَهَذِهِ وَاحِدَةٌ وَ الْآيَةُ الثَّانِيَةُ فِي الِاصْطِفَاءِ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَ إِنَّما يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً وَ هَذَا الْفَضْلُ الَّذِي لَا يَجْهَلُهُ أَحَدٌ إِلَّا مُعَانِدٌ ضَالٌّ لِأَنَّهُ فَضْلٌ بَعْدَ طَهَارَةٍ تُنْتَظَرُ فَهَذِهِ الثَّانِيَةُ وَ أَمَّا الثَّالِثَةُ فَحِينَ مَيَّزَ اللهُ الطَّاهِرِينَ مِنْ خَلْقِهِ فَأَمَرَ نَبِيَّهُ بِالْمُبَاهَلَةِ بِهِمْ فِي آيَةِ الِابْتِهَالِ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ يَا مُحَمَّدُ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ ما جاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعالَوْا نَدْعُ أَبْناءَنا وَ أَبْناءَكُمْ وَ نِساءَنا وَ نِساءَكُمْ وَ أَنْفُسَنا وَ أَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللهِ عَلَى الْكاذِبِينَ فَبَرَزَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَلِيّاً وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ فَاطِمَةَ صلى الله عليه وسلم وَ قَرَنَ أَنْفُسَهُمْ بِنَفْسِهِ فَهَلْ تَدْرُونَ مَا مَعْنَى قَوْلِهِ وَ أَنْفُسَنا وَ

أَنْفُسَكُمْ قَالَتِ الْعُلَمَاءُ عَنَى بِهِ نَفْسَهُ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِؑ لَقَدْ غَلِطْتُمْ إِنَّمَا عَنَى بِهَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍؑ وَ مِمَّا يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ بَنُو وَلِيعَةَ أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْهِمْ رَجُلًا كَنَفْسِي يَعْنِي عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍؑ وَ عَنَى بِالْأَبْنَاءِ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَؑ وَ عَنَى بِالنِّسَاءِ فَاطِمَةَؑ فَهَذِهِ خُصُوصِيَّةٌ لَا يَتَقَدَّمُهُمْ فِيهَا أَحَدٌ وَ فَضْلٌ لَا يَلْحَقُهُمْ فِيهِ بَشَرٌ وَ شَرَفٌ لَا يَسْبِقُهُمْ إِلَيْهِ خَلْقٌ إِذْ جَعَلَ نَفْسَ عَلِيٍّؑ كَنَفْسِهِ فَهَذِهِ الثَّالِثَةُ وَ أَمَّا الرَّابِعَةُ فَإِخْرَاجُهُ ﷺ النَّاسَ مِنْ مَسْجِدِهِ مَا خَلَا الْعِتْرَةَ حَتَّى تَكَلَّمَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ وَ تَكَلَّمَ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَكْتَ عَلِيّاً وَ أَخْرَجْتَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَنَا تَرَكْتُهُ وَ أَخْرَجْتُكُمْ وَ لَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ تَرَكَهُ وَ أَخْرَجَكُمْ وَ فِي هَذَا تِبْيَانُ قَوْلِهِ ﷺ لِعَلِيٍّؑ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى قَالَتِ الْعُلَمَاءُ وَ أَيْنَ هَذَا مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ أُوجِدُكُمْ فِي ذَلِكَ قُرْآناً وَ أَقْرَؤُهُ عَلَيْكُمْ قَالُوا هَاتِ قَالَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ أَوْحَيْنا إِلى مُوسى وَ أَخِيهِ أَنْ تَبَوَّءا لِقَوْمِكُما بِمِصْرَ بُيُوتاً وَ اجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً فَفِي هَذِهِ الْآيَةِ مَنْزِلَةُ هَارُونَ مِنْ مُوسَى وَ فِيهَا أَيْضاً مَنْزِلَةُ عَلِيٍّؑ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ مَعَ هَذَا دَلِيلٌ وَاضِحٌ فِي قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ قَالَ أَلَا إِنَّ هَذَا الْمَسْجِدَ لَا يَحِلُّ لِجُنُبٍ إِلَّا لِمُحَمَّدٍ ﷺ وَ آلِهِ قَالَتِ الْعُلَمَاءُ يَا أَبَا الْحَسَنِ هَذَا الشَّرْحُ وَ هَذَا الْبَيَانُ لَا يُوجَدُ إِلَّا عِنْدَكُمْ مَعَاشِرَ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ وَ مَنْ يُنْكِرُ لَنَا ذَلِكَ وَ رَسُولُ اللَّهِ يَقُولُ أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا فَمَنْ أَرَادَ الْمَدِينَةَ فَلْيَأْتِهَا مِنْ بَابِهَا فَفِيمَا أَوْضَحْنَا وَ شَرَحْنَا مِنَ الْفَضْلِ وَ الشَّرَفِ وَ التَّقْدِمَةِ وَ الِاصْطِفَاءِ وَ الطَّهَارَةِ مَا لَا يُنْكِرُهُ إِلَّا مُعَانِدٌ وَ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الْحَمْدُ عَلَى ذَلِكَ فَهَذِهِ الرَّابِعَةُ وَ الْآيَةُ الْخَامِسَةُ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ آتِ ذَا الْقُرْبى حَقَّهُ خُصُوصِيَّةٌ خَصَّهُمُ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ بِهَا وَ اصْطَفَاهُمْ عَلَى الْأُمَّةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ادْعُوا إِلَيَّ فَاطِمَةَ فَدُعِيَتْ لَهُ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ قَالَتْ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ هَذِهِ فَدَكُ مِمَّا هِيَ لَمْ يُوجَفْ عَلَيْهِ بِالْخَيْلِ وَ لَا رِكَابٍ وَ هِيَ لِي خَاصَّةً دُونَ الْمُسْلِمِينَ وَ قَدْ جَعَلْتُهَا لَكِ لِمَا أَمَرَنِيَ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ فَخُذِيهَا لَكِ وَ لِوُلْدِكِ فَهَذِهِ الْخَامِسَةُ وَ الْآيَةُ السَّادِسَةُ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَ قُلْ لا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبى وَ هَذِهِ خُصُوصِيَّةٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ خُصُوصِيَّةٌ لِلْآلِ دُونَ غَيْرِهِمْ وَ ذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ حَكَى فِي ذِكْرِ نُوحٍ فِي كِتَابِهِ يا قَوْمِ لا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مالًا إِنْ أَجرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَ ما أَنَا بِطارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّهُمْ مُلاقُوا رَبِّهِمْ وَ لكِنِّي أَراكُمْ قَوْماً تَجْهَلُونَ وَ حَكَى عَزَّ وَ جَلَّ عَنْ هُودٍ أَنَّهُ قَالَ يا قَوْمِ لا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي أَفَلا تَعْقِلُونَ وَ قَالَ عَزَّ

وَ جَلَّ لِنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ ﷺ قُلْ يَا مُحَمَّدُ لَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى وَ لَمْ يَفْرِضِ اللّٰهُ تَعَالَى مَوَدَّتَهُمْ إِلَّا وَ قَدْ عَلِمَ أَنَّهُمْ لَا يَرْتَدُّونَ عَنِ الدِّينِ أَبَداً وَ لَا يَرْجِعُونَ إِلَى ضَلَالٍ أَبَداً وَ أُخْرَى أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ وَادّاً لِلرَّجُلِ فَيَكُونُ بَعْضُ أَهْلِ بَيْتِهِ عَدُوّاً لَهُ فَلَا يَسْلَمُ لَهُ قَلْبُ الرَّجُلِ فَأَحَبَّ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ لَا يَكُونَ فِي قَلْبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ شَيْءٌ فَفَرَضَ عَلَيْهِمُ اللّٰهُ مَوَدَّةَ ذَوِي الْقُرْبَى فَمَنْ أَخَذَ بِهَا وَ أَحَبَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَ أَحَبَّ أَهْلَ بَيْتِهِ لَمْ يَسْتَطِعْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُبْغِضَهُ وَ مَنْ تَرَكَهَا وَ لَمْ يَأْخُذْ بِهَا وَ أَبْغَضَ أَهْلَ بَيْتِهِ فَعَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُبْغِضَهُ لِأَنَّهُ قَدْ تَرَكَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَأَيُّ فَضِيلَةٍ وَ أَيُّ شَرَفٍ يَتَقَدَّمُ هَذَا أَوْ يُدَانِيهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ هَذِهِ الْآيَةَ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ قُلْ لَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي أَصْحَابِهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ وَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ فَرَضَ لِي عَلَيْكُمْ فَرْضاً فَهَلْ أَنْتُمْ مُؤَدُّوهُ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ فِضَّةٍ وَ لَا ذَهَبٍ وَ لَا مَأْكُولٍ وَ لَا مَشْرُوبٍ فَقَالُوا هَاتِ إِذاً فَتَلَا عَلَيْهِمْ هَذِهِ الْآيَةَ فَقَالُوا أَمَّا هَذِهِ فَنَعَمْ فَمَا وَفَى بِهَا أَكْثَرُهُمْ وَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ نَبِيّاً إِلَّا أَوْحَى إِلَيْهِ أَنْ لَا يَسْأَلَ قَوْمَهُ أَجْراً لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُوَفِّيهِ أَجْرَ الْأَنْبِيَاءِ وَ مُحَمَّدٌ ﷺ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ طَاعَتَهُ وَ مَوَدَّةَ قَرَابَتِهِ عَلَى أُمَّتِهِ وَ أَمَرَهُ أَنْ يَجْعَلَ أَجْرَهُ فِيهِمْ لِيُؤَدُّوهُ فِي قَرَابَتِهِ بِمَعْرِفَةِ فَضْلِهِمُ الَّذِي أَوْجَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُمْ فِي الْمَوَدَّةِ إِنَّمَا تَكُونُ عَلَى قَدْرِ مَعْرِفَةِ الْفَضْلِ فَلَمَّا أَوْجَبَ اللّٰهُ تَعَالَى ذَلِكَ ثَقُلَ ذَلِكَ لِثِقْلِ وُجُوبِ الطَّاعَةِ فَتَمَسَّكَ بِهَا قَوْمٌ قَدْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَهُمْ عَلَى الْوَفَاءِ وَ عَانَدَ أَهْلُ الشِّقَاقِ وَ النِّفَاقِ وَ أَلْحَدُوا فِي ذَلِكَ فَصَرَفُوهُ عَنْ حَدِّهِ الَّذِي حَدَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَالُوا الْقَرَابَةُ هُمُ الْعَرَبُ كُلُّهَا وَ أَهْلُ دَعْوَتِهِ فَعَلَى أَيِّ الْحَالَتَيْنِ كَانَ فَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ الْمَوَدَّةَ هِيَ لِلْقَرَابَةِ فَأَقْرَبُهُمْ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ أَوْلَاهُمْ بِالْمَوَدَّةِ وَ كُلَّمَا قَرُبَتِ الْقَرَابَةُ كَانَتِ الْمَوَدَّةُ عَلَى قَدْرِهَا وَ مَا أَنْصَفُوا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ فِي حِيطَتِهِ وَ رَأْفَتِهِ وَ مَا مَنَّ اللّٰهُ بِهِ عَلَى أُمَّتِهِ مِمَّا تَعْجِزُ الْأَلْسُنُ عَنْ وَصْفِ الشُّكْرِ عَلَيْهِ أَنْ لَا يُؤَدُّوهُ فِي ذُرِّيَّتِهِ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ أَنْ يَجْعَلُوهُمْ فِيهِمْ بِمَنْزِلَةِ الْعَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ حِفْظاً لِرَسُولِ اللّٰهِ فِيهِمْ وَ حُبّاً لَهُمْ فَكَيْفَ وَ الْقُرْآنُ يَنْطِقُ بِهِ وَ يَدْعُو إِلَيْهِ وَ الْأَخْبَارُ ثَابِتَةٌ بِأَنَّهُمْ أَهْلُ الْمَوَدَّةِ وَ الَّذِينَ فَرَضَ اللّٰهُ تَعَالَى مَوَدَّتَهُمْ وَ وَعَدَ الْجَزَاءَ عَلَيْهَا فَمَا وَفَى أَحَدٌ بِهَا فَهَذِهِ الْمَوَدَّةُ لَا يَأْتِي بِهَا أَحَدٌ مُؤْمِناً مُخْلِصاً إِلَّا اسْتَوْجَبَ الْجَنَّةَ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَ الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ لَهُمْ مَا يَشَاؤُنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ذَلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ

آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قُلْ لا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبى مُفَسَّراً وَ مُبَيَّناً ثُمَّ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ آبَائِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ اجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ وَ الْأَنْصَارُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالُوا إِنَّ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله مَئُونَةً فِي نَفَقَتِكَ وَ فِيمَنْ يَأْتِيكَ مِنَ الْوُفُودِ وَ هَذِهِ أَمْوَالُنَا مَعَ دِمَائِنَا فَاحْكُمْ فِيهَا بَارّاً مَأْجُوراً أَعْطِ مَا شِئْتَ وَ أَمْسِكْ مَا شِئْتَ مِنْ غَيْرِ حَرَجٍ قَالَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِ الرُّوحَ الْأَمِينَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْ لا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبى يَعْنِي أَنْ تَوَدُّوا قَرَابَتِي مِنْ بَعْدِي فَخَرَجُوا فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ مَا حَمَلَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَى تَرْكِ مَا عَرَضْنَا عَلَيْهِ إِلَّا لِيَحُثَّنَا عَلَى قَرَابَتِهِ مِنْ بَعْدُ إِنْ هُوَ إِلَّا شَيْءٌ افْتَرَاهُ فِي مَجْلِسِهِ وَ كَانَ ذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ عَظِيماً فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ هَذِهِ الْآيَةَ أَمْ يَقُولُونَ افْتَراهُ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللهِ شَيْئاً هُوَ أَعْلَمُ بِما تُفِيضُونَ فِيهِ كَفى بِهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ فَبَعَثَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ هَلْ مِنْ حَدَثٍ فَقَالُوا إِي وَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدْ قَالَ بَعْضُنَا كَلَاماً غَلِيظاً كَرِهْنَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْآيَةَ فَبَكَوْا وَ اشْتَدَّ بُكَاؤُهُمْ فَأَنْزَلَ عَزَّ وَ جَلَ وَ هُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبادِهِ وَ يَعْفُوا عَنِ السَّيِّئاتِ وَ يَعْلَمُ ما تَفْعَلُونَ فَهَذِهِ السَّادِسَةُ وَ أَمَّا الْآيَةُ السَّابِعَةُ فَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ إِنَّ اللهَ وَ مَلائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوا تَسْلِيماً قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ عَرَفْنَا التَّسْلِيمَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ فَقَالَ تَقُولُونَ اللهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ فَهَلْ بَيْنَكُمْ مَعَاشِرَ النَّاسِ فِي هَذَا خِلَافٌ فَقَالُوا لَا فَقَالَ الْمَأْمُونُ هَذَا مِمَّا لَا خِلَافَ فِيهِ أَصْلًا وَ عَلَيْهِ إِجْمَاعُ الْأُمَّةِ فَهَلْ عِنْدَكَ فِي الْآلِ شَيْءٌ أَوْضَحُ مِنْ هَذَا فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ نَعَمْ أَخْبِرُونِي عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ يس وَ الْقُرْآنِ الْحَكِيمِ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ عَلى صِراطٍ مُسْتَقِيمٍ فَمَنْ عَنَى بِقَوْلِهِ يس قَالَتِ الْعُلَمَاءُ يس مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله لَمْ يَشُكَّ فِيهِ أَحَدٌ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَعْطَى مُحَمَّداً وَ آلَ مُحَمَّدٍ مِنْ ذَلِكَ فَضْلًا لَا يَبْلُغُ أَحَدٌ كُنْهَ وَصْفِهِ إِلَّا مَنْ عَقَلَهُ وَ ذَلِكَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا عَلَى الْأَنْبِيَاءِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى سَلامٌ عَلى نُوحٍ فِي الْعالَمِينَ وَ قَالَ سَلامٌ عَلى إِبْراهِيمَ وَ قَالَ سَلامٌ عَلى مُوسى وَ هارُونَ وَ لَمْ يَقُلْ سَلَامٌ عَلَى آلِ نُوحٍ وَ لَمْ يَقُلْ سَلَامٌ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَ لَا قَالَ سَلَامٌ عَلَى آلِ مُوسَى وَ هَارُونَ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ سَلَامٌ عَلَى آلِ يس يَعْنِي آلَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فَقَالَ الْمَأْمُونُ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ فِي مَعْدِنِ النُّبُوَّةِ شَرْحَ هَذَا وَ بَيَانَهُ فَهَذِهِ السَّابِعَةُ وَ أَمَّا الثَّامِنَةُ فَقَوْلُ اللهِ

عَزَّ وَ جَلَ وَ اعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَ لِلرَّسُولِ وَ لِذِي الْقُرْبَى فَقَرَنَ سَهْمَ ذِي الْقُرْبَى بِسَهْمِهِ وَ بِسَهْمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَهَذَا فَضْلٌ أَيْضاً بَيْنَ الْآلِ وَ الْأُمَّةِ لِأَنَّ اللهَ تَعَالَى جَعَلَهُمْ فِي حَيِّزٍ وَ جَعَلَ النَّاسَ فِي حَيِّزٍ دُونَ ذَلِكَ وَ رَضِيَ لَهُمْ مَا رَضِيَ لِنَفْسِهِ وَ اصْطَفَاهُمْ فِيهِ فَبَدَأَ بِنَفْسِهِ ثُمَّ ثَنَّى بِرَسُولِهِ ثُمَّ بِذِي الْقُرْبَى فِي كُلِّ مَا كَانَ مِنَ الْفَيْءِ وَ الْغَنِيمَةِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا رَضِيَهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِنَفْسِهِ فَرَضِيَ لَهُمْ فَقَالَ وَ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَ اعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَ لِلرَّسُولِ وَ لِذِي الْقُرْبَى فَهَذَا تَأْكِيدٌ مُؤَكَّدٌ وَ أَثَرٌ قَائِمٌ لَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي كِتَابِ اللهِ النَّاطِقِ الَّذِي لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ لَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ وَ أَمَّا قَوْلُهُ وَ الْيَتَامَى وَ الْمَسَاكِينِ فَإِنَّ الْيَتِيمَ إِذَا انْقَطَعَ يُتْمُهُ خَرَجَ مِنَ الْغَنَائِمِ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ وَ كَذَلِكَ الْمِسْكِينُ إِذَا انْقَطَعَتْ مَسْكَنَتُهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنَ الْمَغْنَمِ وَ لَا يَحِلُّ لَهُ أَخْذُهُ وَ سَهْمُ ذِي الْقُرْبَى قَائِمٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِيهِمْ لِلْغَنِيِّ وَ الْفَقِيرِ مِنْهُمْ لِأَنَّهُ لَا أَحَدَ أَغْنَى مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجَعَلَ لِنَفْسِهِ مِنْهَا سَهْماً وَ لِرَسُولِهِ ﷺ سَهْماً فَمَا رَضِيَهُ لِنَفْسِهِ وَ لِرَسُولِهِ ﷺ رَضِيَهُ لَهُمْ وَ كَذَلِكَ الْفَيْءُ مَا رَضِيَهُ مِنْهُ لِنَفْسِهِ وَ لِنَبِيِّهِ ﷺ رَضِيَهُ لِذِي الْقُرْبَى كَمَا أَجْرَاهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ فَبَدَأَ بِنَفْسِهِ جَلَّ جَلَالُهُ ثُمَّ بِرَسُولِهِ ثُمَّ بِهِمْ وَ قَرَنَ سَهْمَهُمْ بِسَهْمِ اللهِ وَ سَهْمِ رَسُولِهِ ﷺ وَ كَذَلِكَ فِي الطَّاعَةِ قَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَبَدَأَ بِنَفْسِهِ ثُمَّ بِرَسُولِهِ ثُمَّ بِأَهْلِ بَيْتِهِ كَذَلِكَ آيَةُ الْوَلَايَةِ إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَ رَسُولُهُ وَ الَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَ هُمْ رَاكِعُونَ فَجَعَلَ طَاعَتَهُمْ مَعَ طَاعَةِ الرَّسُولِ مَقْرُونَةً بِطَاعَتِهِ كَذَلِكَ وَلَايَتَهُمْ مَعَ وَلَايَةِ الرَّسُولِ مَقْرُونَةً بِطَاعَتِهِ كَمَا جَعَلَ سَهْمَهُمْ مَعَ سَهْمِ الرَّسُولِ مَقْرُوناً بِسَهْمِهِ فِي الْغَنِيمَةِ وَ الْفَيْءِ فَتَبَارَكَ اللهُ وَ تَعَالَى مَا أَعْظَمَ نِعْمَتَهُ عَلَى أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ فَلَمَّا جَاءَتْ قِصَّةُ الصَّدَقَةِ نَزَّهَ نَفْسَهُ وَ رَسُولَهُ وَ نَزَّهَ أَهْلَ بَيْتِهِ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَ الْمَسَاكِينِ وَ الْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغَارِمِينَ وَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَ ابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللهِ فَهَلْ تَجِدُ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ أَنَّهُ سَمَّى لِنَفْسِهِ أَوْ لِرَسُولِهِ أَوْ لِذِي الْقُرْبَى لِأَنَّهُ لَمَّا نَزَّهَ نَفْسَهُ عَنِ الصَّدَقَةِ وَ نَزَّهَ رَسُولَهُ وَ نَزَّهَ أَهْلَ بَيْتِهِ لَا بَلْ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ لِأَنَّ الصَّدَقَةَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ وَ آلِهِ وَ هِيَ أَوْسَاخُ أَيْدِي النَّاسِ لَا يَحِلُّ لَهُمْ لِأَنَّهُمْ طُهِّرُوا مِنْ كُلِّ دَنَسٍ وَ وَسَخٍ فَلَمَّا طَهَّرَهُمُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اصْطَفَاهُمْ رَضِيَ لَهُمْ مَا رَضِيَ لِنَفْسِهِ وَ كَرِهَ لَهُمْ مَا كَرِهَ لِنَفْسِهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَهَذِهِ الثَّامِنَةُ وَ أَمَّا التَّاسِعَةُ فَنَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ

الَّذِينَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لا تَعْلَمُونَ فَنَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ فَاسْأَلُونَا إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ فَقَالَتِ الْعُلَمَاءُ إِنَّمَا عَنَى اللهُ بِذَلِكَ الْيَهُودَ وَ النَّصَارَى فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام سُبْحَانَ اللهِ وَ هَلْ يَجُوزُ ذَلِكَ إِذاً يَدْعُونَا إِلَى دِينِهِمْ وَ يَقُولُونَ إِنَّهُ أَفْضَلُ مِنْ دِينِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ الْمَأْمُونُ فَهَلْ عِنْدَكَ فِي ذَلِكَ شَرْحٌ بِخِلَافِ مَا قَالُوهُ يَا أَبَا الْحَسَنِ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ نَعَمْ الذِّكْرُ رَسُولُ اللهِ وَ نَحْنُ أَهْلُهُ وَ ذَلِكَ بَيِّنٌ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَيْثُ يَقُولُ فِي سُورَةِ الطَّلَاقِ فَاتَّقُوا اللهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ آمَنُوا قَدْ أَنْزَلَ اللهُ إِلَيْكُمْ ذِكْراً رَسُولًا يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللهِ مُبَيِّنَاتٍ فَالذِّكْرُ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم وَ نَحْنُ أَهْلُهُ فَهَذِهِ التَّاسِعَةُ وَ أَمَّا الْعَاشِرَةُ فَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي آيَةِ التَّحْرِيمِ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَ بَنَاتُكُمْ وَ أَخَوَاتُكُمْ الْآيَةَ فَأَخْبِرُونِي هَلْ تَصْلُحُ ابْنَتِي وَ ابْنَةُ ابْنِي وَ مَا تَنَاسَلَ مِنْ صُلْبِي لِرَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم أَنْ يَتَزَوَّجَهَا لَوْ كَانَ حَيّاً قَالُوا لَا قَالَ فَأَخْبِرُونِي هَلْ كَانَتْ ابْنَةُ أَحَدِكُمْ تَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا لَوْ كَانَ حَيّاً قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَفِي هَذَا بَيَانٌ لِأَنِّي أَنَا مِنْ آلِهِ وَ لَسْتُمْ مِنْ آلِهِ وَ لَوْ كُنْتُمْ مِنْ آلِهِ لَحَرُمَ عَلَيْهِ بَنَاتُكُمْ كَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ بَنَاتِي لِأَنِّي مِنْ آلِهِ وَ أَنْتُمْ مِنْ أُمَّتِهِ فَهَذَا فَرْقٌ بَيْنَ الْآلِ وَ الْأُمَّةِ لِأَنَّ الْآلَ مِنْهُ وَ الْأُمَّةَ إِذَا لَمْ تَكُنْ مِنَ الْآلِ فَلَيْسَتْ مِنْهُ فَهَذِهِ الْعَاشِرَةُ وَ أَمَّا الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ فَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي سُورَةِ الْمُؤْمِنِ حِكَايَةً عَنْ قَوْلِ رَجُلٍ مُؤْمِنٍ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ وَ قَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَ تَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللهُ وَ قَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ إِلَى تَمَامِ الْآيَةِ فَكَانَ ابْنَ خَالِ فِرْعَوْنَ فَنَسَبَهُ إِلَى فِرْعَوْنَ بِنَسَبِهِ وَ لَمْ يُضِفْهُ إِلَيْهِ بِدِينِهِ وَ كَذَلِكَ خُصِّصْنَا نَحْنُ إِذْ كُنَّا مِنْ آلِ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم بِوِلَادَتِنَا مِنْهُ وَ عَمَّمْنَا النَّاسُ بِالدِّينِ فَهَذَا فَرْقٌ بَيْنَ الْآلِ وَ الْأُمَّةِ فَهَذِهِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ وَ أَمَّا الثَّانِيَةَ عَشْرَةَ فَقَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ أْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهَا فَخَصَّصَنَا اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بِهَذِهِ الْخُصُوصِيَّةِ إِذْ أَمَرَنَا مَعَ الْأُمَّةِ بِإِقَامَةِ الصَّلَاةِ ثُمَّ خَصَّصَنَا مِنْ دُونِ الْأُمَّةِ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَجِيءُ إِلَى بَابِ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ عليها السلام بَعْدَ نُزُولِ هَذِهِ الْآيَةِ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ كُلَّ يَوْمٍ عِنْدَ حُضُورِ كُلِّ صَلَاةٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَيَقُولُ الصَّلَاةَ رَحِمَكُمُ اللهُ وَ مَا أَكْرَمَ اللهُ أَحَداً مِنْ ذَرَارِيِّ الْأَنْبِيَاءِ بِمِثْلِ هَذِهِ الْكَرَامَةِ الَّتِي أَكْرَمَنَا بِهَا وَ خَصَّصَنَا مِنْ دُونِ جَمِيعِ أَهْلِ بَيْتِهِمْ فَقَالَ الْمَأْمُونُ وَ الْعُلَمَاءُ جَزَاكُمُ اللهُ أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَيْراً فَمَا نَجِدُ الشَّرْحَ وَ الْبَيَانَ فِيمَا اشْتَبَهَ عَلَيْنَا إِلَّا عِنْدَكُمْ.

ترجمه

ریان بن صلت بیان کرتے ہیں: امام علی رضاؑ "مرو" میں مامون کے دربار میں تشریف لائے، اس وقت دربار میں عراق وخراسان کے علماء جمع تھے۔

مامون نے علماء سے کہا: آپ حضرات مجھے قرآن کی اس آیت مجیدہ کے متعلق بتلائیں۔

"پھر ہم نے کتاب کا وارث انہیں بنایا جنہیں اپنے بندوں میں سے چن لیا"۔ [1]

علماء نے کہا: اس سے مراد پوری امت ہے۔

مامون نے امام علی رضاؑ سے پوچھا: ابوالحسن! آپؑ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

امام علی رضاؑ نے فرمایا: میں وہ نہیں کہتا جو انہوں نے کہا ہے، اس کے لئے میرا قول یہ ہے "اللہ نے اس سے عترت طاہرہ مراد لی ہے"۔

مامون نے کہا: امت کو چھوڑ کر اللہ نے عترت کیسے مراد لی ہے؟

امام علی رضاؑ نے فرمایا: "اگر اس سے امت مراد ہوتی تو پوری کی پوری امت ہی جنتی ہوتی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور پوری آیت یوں ہے۔

"پھر ہم نے کتاب کا وارث ان کو قرار دیا جنہیں اپنے بندوں میں سے چن لیا کیونکہ بعض اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض اعتدال پسند ہیں اور بعض خدا کی اجازت سے نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے ہیں اور درحقیقت یہی بڑا فضل وشرف ہے"۔ (فاطر۔ ۳۲)

پھر اللہ تعالیٰ نے سب کو جنت میں جمع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔ "یہ لوگ ہمیشہ رہنے والی جنت میں داخل ہوں گے، انہیں سونے کے کنگن اور موتی کے زیورات پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس جنت میں ریشم کا ہوگا"۔ (فاطر۔ ۳۳)

اسی لئے وراثت کتاب عترت طاہرہؑ کے لیے مخصوص ہے، اس سے ان کے غیر مراد نہیں ہیں"۔

مامون نے کہا: عترت طاہرہ کون ہیں؟

امام علی رضاؑ نے فرمایا: "عترت طاہرہ وہی ہے جن کی توصیف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ "بس اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ اے اہل بیتؑ تم سے ہر برائی کو دور رکھے اور تمہیں اس طرح پاک و پاکیزہ رکھے جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے"۔ (الاحزاب۔ ۳۳)

اہل بیتؑ وہی ہیں جن کے متعلق رسول خدا ﷺ نے فرمایا: "میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا

---

[1] فاطر۔ ۳۲

رہا ہوں اور وہ ہیں اللہ کی کتاب اور میری عترت اہل بیتؑ، یہ ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ روز قیامت میرے پاس حوض کوثر پر پہنچ جائیں، دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دونوں سے کیا سلوک کرتے ہو، تم انہیں تعلیم مت دینا، وہ تم سے زیادہ عالم ہیں۔

علماء نے کہا: ابوالحسنؑ! آپ ہمیں یہ بتائیں کہ عترت سے مراد آل ہے یا آل کے علاوہ کچھ اور ہے؟

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''عترت سے مراد آل ہے''

علماء نے کہا: رسول خداؐ سے مروی ہے۔

آپؑ نے فرمایا: میری امت میری آل ہے، اور اصحاب رسول نے روایت کی ہے کہ آل محمدؐ سے مراد امت محمدؐ ہے۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''مجھے یہ بتاؤ کہ کیا آل پر صدقہ حرام ہے؟''

تمام علماء نے کہا: بے شک آل پر صدقہ حرام ہے۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''تو کیا امت پر بھی صدقہ حرام ہے؟''

علماء نے کہا: نہیں! امت پر صدقہ حرام نہیں ہے۔

آپؑ نے فرمایا: ''یہ آل اور امت کا پہلا فرق ہے، تم پر افسوس ہے تم کہاں جا رہے ہو اور جان بوجھ کر نصیحت سے اعراض کر رہے ہو اور کیا تم مسرفین تو نہیں ہو۔

کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ وراثت وطہارت، مصطفی اور ہدایت یافتہ افراد کے لئے مخصوص ہے، دوسروں کے لئے نہیں ہے''۔

علماء نے کہا: آپؑ کے اس قول کی بنیاد کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان اس دعویٰ کی دلیل ہے۔

''اور یقینا ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو رسول بنا کر بھیجا اور ہم نے ان دونوں کی ذریت میں نبوت و کتاب کو رکھا پس ان میں کچھ ہدایت یافتہ ہیں اور ان میں سے زیادہ تعداد فاسقین کی ہے''۔(الحدید۔۲۶)

اللہ تعالیٰ نے وراثت ونبوت کے لئے ہدایت یافتہ افراد کا انتخاب کیا اور فاسقین کو اس سے محروم رکھا۔(اسی لئے وراثت قرآن بھی ہدایت یافتہ افراد کے لئے مخصوص ہے، بدکار افراد قرآن کے وارث نہیں ہو سکتے)

اور کیا تمہیں یہ علم نہیں ہے کہ جب نوح علیہ السلام کا نافرمان بیٹا غرق ہونے لگا تو انہوں نے اس کی نجات کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے عرض کی تھی۔

''پروردگار! بیشک میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تو احکم الحاکمین ہے''۔(ہود۔۴۵)
یہ الفاظ حضرت نوح علیہ السلام نے اس وجہ سے کہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے اور اس کے اہل کو طوفان سے نجات دے گا، اسی لئے انہوں نے خدا کو وعدہ یاد دلاتے ہوئے عرض کیا تھا کہ میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے اور تیرا وعدہ حق ہے۔
اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو جواب دیا:۔''ارشاد ہوا کہ نوح یہ تمہارے اہل میں سے نہیں ہے، یہ عمل غیر صالح ہے، لہٰذا مجھ سے اس چیز کے بارے میں سوال نہ کرو جس کا تمہیں علم نہیں ہے، میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تمہارا شمار اجاہلوں میں نہ ہو جائے''۔(ہود۔۴۶)
مامون نے کہا: ابوالحسن! کیا اللہ تعالیٰ نے عترت کو دوسرے لوگوں پر فضیلت دی ہے؟
امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:''اللہ تعالیٰ نے دوسرے لوگوں پر عترت کی فضیلت کو اپنی محکم کتاب میں بیان کیا ہے''۔
مامون نے کہا: وہ اللہ کی کتاب میں کہاں ہے؟
امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: عترت کی فضیلت ان آیات سے ثابت ہوتی ہے۔
''بے شک اللہ نے آدم، نوح، آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام جہانوں سے منتخب کیا ہے یہ ایک نسل ہے جس ایک کا سلسلہ ایک سے ہے اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے''۔(آل عمران۔۳۳،۳۴)
علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:''یا وہ ان لوگوں سے حسد کرتے ہیں جنہیں خدا نے اپنے فضل وکرم سے بہت کچھ عطا کیا ہے، یقینا ہم نے آل ابراہیم کو کتاب حکمت اور ملک عظیم سب کچھ عطا کیا ہے''(النساء۔۵۴)
پھر کے چند آیات کے بعد اللہ نے اہل ایمان کو حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:''ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ اور صاحبان امر کی اطاعت کرو جو تمہیں میں سے ہیں''۔(النساء۔۵۹)
یعنی اللہ نے انہیں کتاب وحکمت عطا کی ہے اور اسی لئے باقی دنیا نے ان سے حسد کیا اور اللہ نے انہیں ملک عظیم عطا کیا، اور یہاں''ملک''سے مراد ان کی اطاعت ہے۔

قرآن میں بارہ مقامات پر اہل بیتؑ کی فضیلت اور انتخاب کا تذکرہ

علماء نے کہا: ابوالحسن! آپ یہ بتائیں کہ عترت کے انتخاب کا تذکرہ قرآن مجید میں بھی کہیں موجود ہے؟
امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:''باطنِ قرآن سے قطع نظر اللہ تعالیٰ نے ظاہر قرآن میں بارہ مقامات پر عترت اہل بیتؑ کے اصطفاء وانتخاب کا تذکرہ کیا ہے۔

پہلی آیت

''اور اے پیغمبر، آپؐ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے (اور اپنے مخلص گروہ کو ڈرائیے)''۔[1]

یاد رکھیں! ''رھطك المخلصین'' کے الفاظ ابی بن کعب کی قرأت میں ہیں اور عبداللہ بن مسعود کے مصحف میں بھی یہ الفاظ موجود ہیں لہٰذا دعوت اسلامیہ کے آغاز کے لئے قریبی رشتہ داروں کا انتخاب عترت کے لئے ایک عظیم اعزاز ہے، چنانچہ یہ عترت کی پہلی فضیلت ہے۔

دوسری آیت

اس آیت کا تعلق اہل بیتؑ کے اصطفاء سے ہے، چنانچہ رب العزت کا ارشاد ہے۔

''اے اہل بیتؑ! اللہ کا ارادہ بس یہی ہے کہ وہ تم سے ہر برائی کو دور رکھے اور تمہیں اس طرح پاک و پاکیزہ رکھے جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے''۔[2]

اہل بیتؑ کی اس فضیلت سے کوئی ضد کرنے والا جاہل ہی انکار کرسکتا ہے کیونکہ اہل بیتؑ کی طہارت قرآن مجید سے ثابت ہے۔

تیسری آیت

جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں سے پاک و پاکیزہ افراد کا انتخاب کرلیا اور ان کے حق میں آیت تطہیر نازل کردی تو اس نے اپنے نبیؐ کو حکم دیا کہ وہ ان افراد کو لے کر نصاریٰ سے مباہلہ کریں، چنانچہ ارشاد ہوا:۔

''پھر جو شخص آپؐ کے پاس علم آنے کے بعد آپؐ سے جھگڑا کرے تو آپؐ کہہ دیں کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ اور ہم اپنی عورتوں کو بلائیں اور تم اپنی عورتوں کو بلاؤ اور ہم اپنی جانوں کو بلائیں اور تم اپنی جانوں کو بلاؤ، پھر ہم مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت قرار دیں''۔[3]

اس آیت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی اور حسن وحسین اور فاطمہ علیہم السلام کو بلایا اور اپنے آپؐ کو ان کے ساتھ شامل کیا، اور مباہلہ کے لئے چل دیئے۔

امامؑ نے اہل دربار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: جانتے ہو ''اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ'' سے کون مراد ہیں؟''

علماء نے کہا: اس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی ذات مراد ہے۔

امامؑ نے فرمایا: ''نہیں! تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے، اس سے مراد علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں، علیؑ ہی نفس رسولؐ ہیں اور

---

[1] الشعراء۔۲۱۴
[2] الاحزاب۔۳۳
[3] آل عمران۔۶۱

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث بھی اسی پر دلالت کرتی ہے

آپؑ نے فرمایا: ''بنو ولیعہ باز آ جائیں ورنہ میں ان کی طرف اسے روانہ کروں گا جو میرے نفس کی مانند ہوگا، اس سے مراد علی بن ابی طالبؑ ہیں''۔

اور ''ابناء'' سے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام مراد ہیں اور ''نساء'' سے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا مراد ہیں۔

اور یہ عترت طاہرہؑ کی وہ خصوصیت ہے کہ کوئی ان سے آگے نہیں بڑھ سکتا اور یہ وہ فضیلت ہے جس میں کوئی بشر ان کا شریک نہیں ہوسکتا، اور اس شرف میں کوئی ان کا مقابلہ نہیں کرسکتا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے نفس علیؑ کو نفس محمدؐ قرار دیا ہے، یہ تیسری فضیلت ہے۔

چوتھی آیت

مسجد نبوی میں صحابہ کے دروازے کھلتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عترت طاہرہؑ کے علاوہ سب دروازے بند کرا دیئے۔

اس پر لوگوں نے بہت باتیں بنائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا عباس بن عبدالمطلب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس سلسلے میں گفتگو کرتے ہوئے کہا: یارسول اللہ! آپؐ نے علیؑ کا دروازہ کھلا رہنے دیا اور ہمیں آپؐ نے باہر نکال دیا؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اپنی مرضی سے علیؑ کو نہیں رہنے دیا اور تمہیں اپنی مرضی سے نہیں نکالا، اللہ نے اسے رہنے دیا اور تمہیں نکال دیا''۔

دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عمل سے اپنی حدیث کا عملی ثبوت فراہم کیا۔

''علی! تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی''

علماء نے کہا: ابوالحسن! اس کا قرآن مجید میں بھی کوئی حوالہ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''جی ہاں! اس کے لئے میں تمہیں قرآن مجید کی آیت پڑھ کر سناتا ہوں''۔

علماء نے کہا: آپؑ ہمیں سنائیں۔

پھر آپؑ نے یہ آیت پڑھی۔

''اور ہم نے موسیٰؑ اور ان کے بھائی کی طرف وحی کی کہ اپنی قوم کے لئے مصر میں گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو قبلہ قرار دو''۔[1]

اس آیت سے حضرت ہارونؑ کی منزلت ظاہر ہوتی ہے اور رسول خداؐ نے تمام دروازوں کو بند کر کے علیؑ کا دروازہ

---

[1] یونس۔ ۸۷

کھول کر ہارون محمدی یعنی علیؑ کی فضیلت ظاہر کی، اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ مسجد کسی جنابت والے کے لئے حلال نہیں ہے سوائے محمدؐ اور آل محمدؐ کے۔

علماء نے حضرتؑ کا استدلال سن کر کہا: ابوالحسن! یہ شرح اور یہ بیان صرف اہل بیت رسولؐ کے پاس ہی مل سکتا ہے۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: اس کا انکار کون کرسکتا ہے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

''میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے جسے علم کی ضرورت ہو وہ دروازہ پر آئے''۔

اور ہم نے عترت طاہرہؑ کی فضیلت وشرف اور بزرگی و اصطفاء وطہارت کے لئے جو وضاحت کی ہے، اس کا انکار صرف بدبخت دشمن ہی کرسکتا ہے۔

پانچویں آیت

عزیز وحکیم خدا نے اہل بیت پیغمبرؐ کو مخصوص اور امت میں سے ان کا انتخاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

''اور آپؐ قرابت دار کو اس کا حق دیں''۔[1]

جب یہ آیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی تو آپؐ نے فرمایا: ''فاطمہؑ کو بلاؤ، چنانچہ سیدہ سلام اللہ علیہا کو بلایا گیا''۔

تو آپؐ نے فرمایا: ''فاطمہؑ!''

انہوں نے کہا: ''لبیک یا رسول اللہ!''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ فدک ہے، اس کے حصول کے لئے مسلمانوں نے اونٹ اور گھوڑے نہیں دوڑائے، یہ میری ذاتی جاگیر ہے، اس میں مسلمانوں کا کوئی حصہ نہیں ہے، اور میں یہ جاگیر حکم خدا کے تحت تمہیں دے رہا ہوں تم اسے لے لے، یہ جاگیر تیرے اور تیری اولاد کے لئے ہے''۔

یہ پانچویں خصوصیت ہے۔

چھٹی آیت

رب العزت کا فرمان ہے:۔

''آپؐ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس تبلیغ رسالت کا کوئی اجر نہیں چاہتا، علاوہ اس کے کہ میرے اقربا سے محبت کرو اور جو شخص بھی کوئی نیکی حاصل کرے گا تو ہم اس کی نیکی میں اضافہ کردیں گے، بے شک اللہ بہت بخشنے والا اور قدردان ہے''۔[2]

یہ خصوصیت صرف آل کو حاصل ہے کہ ان کی مودت اجر رسالت ہے، انبیائے سابقینؑ نے اپنی رسالت کی اجرت

---

[1] بنی اسرائیل۔۲٦
[2] الشوریٰ۔۲۳

طلب نہیں کی تھی۔

حضرت نوح علیہ السلام کا یہ فرمان قرآن مجید میں موجود ہے۔

''اے میری قوم! میں تم سے کوئی مال تو نہیں چاہتا ہوں، میرا اجر تو اللہ کے ذمہ ہے اور میں صاحبان ایمان کو نکال بھی نہیں سکتا کہ وہ لوگ اپنے پروردگار کی ملاقات کرنے والے ہیں، البتہ میں تم کو ایک جاہل قوم تصور کر رہا ہوں''۔[1]

حضرت ہود علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ قول نقل کیا ہے۔

''قوم والو! میں تم سے کسی اجرت کا سوال نہیں کرتا، میرا اجر تو اس پروردگار کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے، کیا تم عقل نہیں رکھتے''۔[2]

الغرض انبیائے سابقینؑ میں سے کسی نے بھی اجرت طلب نہیں کی، مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کو حکم دیا کہ وہ اجرت طلب کریں۔

''آپؐ کہہ دیں میں تم سے تبلیغ رسالت کی کوئی اجرت طلب نہیں کرتا، مگر یہ کہ میرے اقربا سے محبت کرو''۔[3]

اللہ تعالیٰ نے عترت طاہرہؑ کی مودت کو اس لئے اجر رسالت قرار دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ دین سے کبھی منحرف نہیں ہوں گے اور کبھی بھی گمراہی کو اختیار نہیں کریں گے۔

علاوہ ازیں یہ اصول فطرت ہے کہ اگر کوئی کسی شخص سے محبت کرتا ہو لیکن اس کے افراد خانہ میں سے کسی سے دشمنی رکھتا ہو تو محبوب یہ سمجھ لیتا ہے کہ اسے مجھ سے کوئی محبت نہیں ہے، کیونکہ اگر اسے مجھ سے محبت ہوتی تو پھر میرے پیاروں سے بھی محبت کرتا، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے عترت طاہرہؑ کی مودت فرض کی تا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقین کر لیں کہ میرے کلمہ پڑھنے والوں کو مجھ سے حقیقی محبت ہے، اسی لئے جو شخص عترت سے محبت کرے گا، رسول خداؐ اس سے کبھی نفرت نہیں کریں گے اور جو شخص حضورؐ کے افراد خانہ سے نفرت کرے گا تو یقیناً حضور اکرمؐ کبھی بھی اسے اپنا محب تصور نہیں کریں گے اور اس سے نفرت کریں گے، اس سے بڑھ کر فضیلت و شرف اور کیا ہو کہ عترت طاہرہؑ کی محبت اللہ نے اجر رسالت قرار دیتے ہوئے فرمایا:۔

''آپؐ کہہ دیں میں تم سے تبلیغ رسالت کی کوئی اجرت طلب نہیں کرتا، مگر یہ کہ میرے قرابت داروں سے محبت رکھو''۔[4]

جب یہ آیت مجیدہ نازل ہوئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب کے درمیان خطبہ دیا، حمد وثنا کے بعد ارشاد فرمایا:

---

[1] ہود۔ ۲۹
[2] ہود۔ ۵۱
[3] الشوریٰ۔ ۲۳
[4] الشوریٰ۔ ۲۳

لوگو! اللہ نے تم پر میرا ایک حق واجب کیا ہے، کیا تم وہ حق ادا کرو گے؟

کسی نے بھی کوئی جواب نہ دیا۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگو! میرا حق سونے چاندی اور کھانے پینے کی شکل میں نہیں ہے۔

لوگوں نے کہا: پھر آپؐ بیان فرمائیں، اللہ نے آپؐ کا کون سے حق ہم پر فرض کیا ہے؟

اس وقت آپؐ نے یہ آیت تلاوت کی تو لوگوں نے یہ آیت سن کر کہا کہ یہ ٹھیک ہے، لیکن اس کے باوجود اکثریت نے اس وعدے کو پورا نہیں کیا۔

حضور اکرمؐ سے پہلے جتنے بھی نبی آئے، اللہ نے ان سب کو وحی فرمائی کہ تم قوم سے اجر رسالت طلب نہ کرنا، میں تمہیں اس کا اجر عطا کروں گا۔

جب محمد رسول اللہؐ کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی اطاعت اور ان کے قرابت داروں کی مودت کو واجب کر دیا اور اللہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اجر رسالت کو مودت اہل بیتؑ کی صورت میں طلب کریں اور یہ قاعدہ ہے کہ محبت ایسے نہیں ہوتی، محبت کسی کی فضیلت و کمال کو دیکھ کر ہی کی جاتی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بیتؑ کی محبت اس لئے فرض کی کہ اللہ جانتا تھا کہ خاندان محمدؐ صاحب فضیلت بھی ہے اور صاحب کمال بھی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آل محمدؐ کی مودت کو فرض کیا تو کئی لوگوں پر یہ بات گراں گذری کیونکہ انہوں نے جان لیا تھا کہ جس سے مودت کی جائے اس کے فرمان پر عمل کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔

اس کے بعد جن لوگوں نے خدا سے وفا کا عہد و پیمان کیا ہوا تھا بس وہی اس پر ثابت قدم رہے اور بغض و نفاق رکھنے والوں نے اس کی ناجائز تاویلات شروع کر دیں، اور حکم خدا کو اس کی حدوں سے باہر لے جانے کی مذموم کوششیں کیں۔

انہوں نے یہاں تک کہا: قرابت سے مراد سارا عرب ہے اور تمام مسلمان ہیں۔

بہرنوع اگر ان کی یہ بات بھی مان لی جائے تو عرب سے محبت اس لئے ضروری قرار پائی کہ وہ حضور اکرمؐ سے عجم کی بہ نسبت زیادہ قریب ہیں، اسی طرح سے اہل مکہ و مدینہ سے محبت کی وجہ یہ ہوگی کہ ان دو شہروں کے افراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور زیادہ قریب ہیں اور قریش سے محبت کی وجہ یہ ہوگی کہ یہ قبیلہ اور قبیلوں کی بہ نسبت آپؐ سے زیادہ قریب ہے، تو جو جتنا بھی قریب ہوتا جائے گا محبت کے قابل بنتا جائے گا۔

جب عرب صرف زبان کی بنیاد پر اور اہل مکہ و مدینہ صرف ہم شہر ہونے کی بنیاد پر اور قریش ہم قبیلہ ہونے کی بنا پر لائق مودت بن سکتے ہیں تو جو افراد حضورؐ کا خون اور گوشت پوست ہوں تو ان کے ساتھ مودت تو اور زیادہ ضروری قرار پائے گی۔

اسی لئے اہل ایمان کا فرض ہے کہ وہ عترت طاہرہ سے مودت کریں اور اسی مودت کے صلہ میں اللہ سے جنت حاصل کریں، کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے:۔

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے وہ جنت کے باغات میں رہیں گے اور ان کے لیے پروردگار کی بارگاہ میں وہ تمام چیزیں ہیں جن کے وہ خواہش مند ہوں گے، یہ بہت بڑا فضل پروردگار ہے، یہی وہ فضل عظیم ہے جس کی بشارت پروردگار اپنے بندوں کو دیتا ہے، جنہوں نے ایمان اختیار کیا ہے اور نیک اعمال کیے ہیں تو آپؐ کہہ دیجئے میں تم سے تبلیغ رسالت کا کوئی اجر نہیں چاہتا، علاوہ اس کے کہ میرے قرابت داروں سے محبت کرو''۔[1]

پھر امامؑ نے اس آیت کے شان نزول کے متعلق فرمایا: مجھ سے میرے والد نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے بیان کیا ہے۔

مہاجرین وانصار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔

یارسول اللہؐ! آپؐ کو کافی خرچے کی ضرورت ہے اور آپؐ کے پاس وفود بھی آتے رہتے ہیں، ہم اپنے مال اور اپنی جانیں آپؐ کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کرتے ہیں، آپؐ جو حکم کریں گے اس کی تعمیل ہوگی اور جسے چاہیں عطا کریں اور جس سے چاہیں روک لیں، آپؐ ہمارے اموال کے مالک ومختار ہیں۔

اس وقت اللہ تعالیٰ نے روح الامینؑ کو آپؐ پر نازل کیا جنہوں نے آپؐ کو یہ آیت پڑھ کر سنائی۔''کہ میری رسالت کا اجر یہی ہے کہ تم میرے بعد میرے قرابت داروں سے محبت کرو''۔

اللہ کا یہ حکم سن کر مہاجرین وانصار چلے گئے۔

اس آیت کے نزول کے بعد منافقین نے یہ کہا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری پیش کش کو اس لئے ٹھکرایا ہے کہ وہ ہمیں اپنے قرابت داروں کی مودت کی ترغیب دے سکیں اور انہوں نے یہ بات اپنی طرف سے گھڑ لی ہے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:۔

''کیا ان لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ رسولؐ نے اللہ پر جھوٹا بہتان تراش لیا ہے جب کہ خدا چاہے تو تمہارے قلب پر مہر بھی لگا سکتا ہے اور خدا تو باطل کو مٹا دیتا ہے اور حق کو اپنے کلمات کے ذریعے سے ثابت اور پائیدار بنا دیتا ہے، یقیناً وہ دلوں کے رازوں کو جاننے والا ہے''۔[2]

رسول خداؐ نے قاصد بھیج کر ان لوگوں کو اپنے ہاں طلب کیا اور فرمایا:۔کیا اس طرح کی باتیں ہوئی ہیں؟

لوگوں نے کہا: جی ہاں! ہم میں سے کچھ لوگوں نے اس طرح کی باتیں کی ہیں اور وہ ہمیں ناگوار گزری ہیں۔

---

[1] الشوریٰ۔۲۲، ۲۳

[2] الشوریٰ۔۲۴

آنحضرت ﷺ نے انہیں یہ آیت پڑھ کر سنائی، اہل ایمان یہ آیت سن کر رونے لگے اور ان کے رونے کی آوازیں کافی بلند ہوئیں تو اللہ کو ان پر رحم آ گیا اور یہ آیت نازل فرمائی:۔

''اور وہی وہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کی برائیوں کو معاف کرتا ہے اور وہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے''۔[1]

چنانچہ یہ اہل بیتؑ کی چھٹی خصوصیت ہے۔

ساتویں آیت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں، ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجو اور سلام کرو جیسا کہ سلام کرنے کا حق ہے''۔[2]

جب یہ آیت مجیدہ نازل ہوئی تو صحابہ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں آپؐ پر سلام کرنے کا تو علم ہے، آپؐ پر صلوات کیسے پڑھی جائے؟

آپؐ نے فرمایا: تم یہ کہو: ''لوگو! کیا تمہیں اس مسئلے میں کوئی اختلاف ہے؟

تمام حاضرین نے کہا: نہیں! ہمیں اس بات سے کوئی اختلاف نہیں ہے، پوری امت کا اس مسئلہ پر اجماع ہے''۔

مامون نے کہا: ابوالحسنؑ! کیا آل کے متعلق قرآن مجید میں اس سے زیادہ واضح آیت بھی موجود ہے؟

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''لوگو! مجھے قرآن مجید کی اس آیت مجیدہ کے متعلق بتلاؤ۔

لفظ یاسین سے کون مراد ہیں؟''

علماء نے کہا: ابوالحسن! سیدھی سی بات ہے کہ ''یاسین'' سے مراد حضرت محمد مصطفی ﷺ ہیں، اور اس کے متعلق کوئی شک نہیں ہے۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''سنو! اللہ تعالیٰ نے محمد و آل محمد علیہم السلام کو وہ فضیلت عطا کی ہے جس کی حقیقت تک لوگوں کی عقل پرواز نہیں کر سکتی۔

اللہ تعالیٰ نے انبیاءؑ پر سلام بھیجا ہے لیکن کسی نبی کی آل پر سلام نہیں بھیجا، چنانچہ فرمان الٰہی ہے:۔

''عالمین میں نوحؑ پر سلام ہو''۔[3]

---

[1] الشوریٰ۔۲۵
[2] الاحزاب۔۵۶
[3] الصافات۔۷۹

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ابراہیمؑ پر سلام ہو''۔[1]

اور فرمایا: ''موسیٰؑ وہارونؑ پر سلام ہو''۔[2]

اس کے برعکس پورے قرآن میں اللہ نے یہ نہیں کہا: کہ آل نوح پر سلام ہو، آل ابراہیم پر سلام ہو، آل موسیٰ و ہارون پر سلام ہو، لیکن جب آل محمدؐ کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''آل یاسین پر سلام ہو، یعنی آل محمدؐ پر سلام ہو''۔[3]

امامؑ کا یہ بیان سن کر مامون نے کہا: میں مان گیا ہوں کہ معدن نبوت ہی ایسی تشریح کر سکتے ہیں۔

آٹھویں آیت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور جان لو جو کچھ تمہیں غنیمت حاصل ہو، اس میں پانچواں حصہ اللہ اور رسولؐ اور ان کے قرابت داروں کا ہے''۔[4]

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عترت طاہرہؑ کا حصہ اپنے اور اپنے رسولؐ کے ساتھ شامل کیا، یہ آل کا عظیم شرف ہے، اور اللہ تعالیٰ نے عترت طاہرہؑ کے حصے کو اپنے اور رسولؐ کے حصے سے متصل کیا اور باقی خمس کے حق داروں کو جدا اور علیحدہ رکھا، اللہ نے اپنی ذات سے ابتدا کی اور دوسرے نمبر پر اپنے رسولؐ کا تذکرہ کیا اور تیسرے درجہ پر عترت طاہرہؑ کا تذکرہ کیا۔

یہ اس کتاب کا فرمان ہے جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں اور یہ کتاب ہے کہ جس کے آگے اور پیچھے باطل نہیں آ سکتا جو صاحب حکمت اور لائق حمد کی نازل کردہ ہے۔

خمس کے تین مذکورہ طبقات کے بعد اللہ تعالیٰ نے دوسرے مستحقین کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ''خمس یتیموں اور مساکین اور مسافرین کے لئے ہے''۔[5]

اب قابل توجہ بات یہ ہے کہ یتیم خمس کا حقدار ہے، لیکن جب یتیم بالغ ہو جائے تو وہ خمس کا حق دار نہیں رہے گا، اور اس طرح سے جب مسکین آسودہ حال ہو جائے تو اسے بھی غنیمت میں سے حصہ نہیں دیا جائے گا اور جب مسافر اپنے گھر پہنچ جائے تو وہ بھی غنیمت میں سے حصہ نہیں لے گا۔

اور ان تینوں طبقات کے برعکس ''ذی القربیٰ'' کا حصہ قیامت تک قائم رہے گا، چاہے وہ امیر ہوں یا غریب ہوں، پھر بھی خمس میں ان کا حصہ موجود رہے گا، کیونکہ ان کے حصہ کا تذکرہ اللہ اور رسول کے حصے کے ساتھ کیا گیا ہے، اور اللہ اور

---

[1] الصافات۔۱۰۹
[2] الصافات۔۱۲۰
[3] الصافات۔۱۳۰
[4] انفال۔۱۴
[5] انفال۔۱۴

رسول ہرگز غریب نہیں ہیں۔

جس طرح سے خدا نے خمس وغنیمت میں پہلے اپنا تذکرہ کیا پھر اپنے رسولؐ کا تذکرہ کیا اور پھر عترت طاہرہؑ یعنی ''ذی القربیٰ'' کا تذکرہ کیا، اسی طرح سے اللہ تعالیٰ نے وجوب اطاعت کے لئے پہلے اپنا ذکر کیا، پھر اپنے رسولؐ کا ذکر کیا پھر اہل بیتؑ کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

''ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ اور صاحبان امر کی اطاعت کرو جو تم میں سے ہوں''۔ [۱]

اور آیت ولایت میں بھی اللہ نے پہلے اپنی ولایت پھر اپنے نبیؐ کی ولایت پھر عترت کی ولایت کا تذکرہ کیا، چنانچہ ارشاد ہوا: ''(اہل ایمان) تمہارا ولی بس اللہ ہے اور اس کا رسولؐ ہے اور وہ مومن تمہارے ولی ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں''۔ [۲]

اللہ تعالیٰ نے غنیمت و فے کے خمس میں انہیں اپنے اور اپنے رسولؐ کے ساتھ شامل کیا اور اطاعت میں بھی انہیں اپنے اور اپنے رسولؐ کے ساتھ شامل کیا اور ولایت میں بھی اللہ نے اپنی اور اپنے رسول کی ولایت کے ساتھ عترت طاہرہؑ کی ولایت کو شامل کیا۔

اس سے خود اندازہ کریں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بیتؑ پر کتنی نعمتیں نازل کی ہیں۔

اور جب زکوۃ وصدقات کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

''صدقات فقراء اور مساکین اور اس کے عاملین اور جن کی تالیف قلب مطلوب ہو اور غلاموں کو آزاد کرانے اور قرض داروں کا قرض اتارنے اور خدا کی راہ میں اور مسافروں کے لئے ہیں، یہ اللہ کی طرف سے فرض ہے''۔ [۳]

صدقات میں اللہ نے اپنا کوئی حصہ نہیں رکھا اور اپنے رسولؐ کا بھی کوئی حصہ مقرر نہیں کیا، اسی طرح سے عترت طاہرہؑ کا بھی صدقات میں کوئی حصہ نہیں رکھا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ اور ان کے اہل بیتؑ پر صدقہ حرام کیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ صدقہ لوگوں کے ہاتھ کی میل کچیل ہے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر طرح کے میل کچیل سے پاک وپاکیزہ رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اہل بیتؑ کو طاہر بنایا اور انہیں اپنی رضا کے لئے چن لیا اور ذات احدیت نے جو کچھ اپنے لئے پسند کیا وہی کچھ اہل بیتؑ کے لئے پسند کیا، اور جس چیز کو اپنے لئے ناپسند کیا، اسے اہل بیتؑ کے لئے بھی ناپسند کیا۔

نویں آیت

[۱] النساء۔۵۹
[۲] المائدہ۔۵۵
[۳] التوبہ۔۶۰

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو''۔ [1]

لوگو! ہم اہل ذکر ہیں اور اگر تم لاعلم ہو تو ہم سے پوچھو''۔

علماء نے کہا: ابوالحسن! ''اہل ذکر'' سے تو یہود و نصاریٰ مراد ہیں۔

امام علی رضاؑ نے فرمایا: ''سبحان اللہ! اگر اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں تو امت اسلامیہ جب ان سے سوال کرے گی تو وہ تو اپنے دین کی دعوت دیں گے اور کہیں گے کہ ہمارا دین تمہارے دین سے بہتر ہے۔ بھلا اس صورت میں تم کیا کرو گے؟''

مامون نے کہا: ابوالحسن! پھر اس آیت کی تفسیر کیا ہو سکتی ہے؟

امام علی رضاؑ نے فرمایا: ''ذکر'' سے رسول خدا مراد ہیں اور ہم اہل ذکر ہیں، اللہ تعالیٰ نے سورہ طلاق میں ارشاد فرمایا: ''اللہ نے تمہارے پاس رسولؐ کو ذکر بنا کر نازل کیا''۔ [2]

لہٰذا ''ذکر'' رسول اکرمؐ ہیں اور ہم ان کے اہل ہیں، لہٰذا ہم ہی ''اہل الذکر'' ہیں۔

یہ ہماری نویں خصوصیت ہے۔

دسویں آیت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''تم پر تمہاری مائیں، اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں حرام کی گئیں'' اب آپ حضرات مجھے یہ جواب دیں کہ کیا میری بیٹی، یا میری نواسی یا میرے صلب سے پیدا ہونے والی کوئی لڑکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے حلال ہے اگر آپؐ زندہ ہوں؟'' [3]

حاضرین نے کہا: نہیں!

امام علی رضاؑ نے فرمایا: ''اچھا یہ بتاؤ! اگر بالفرض رسول خداؐ زندہ ہوں تو کیا تمہاری بیٹیاں ان کے لیے حلال ہوں گی یا حرام ہوں گی؟

حاضرین نے کہا: ہماری بیٹیاں حلال ہوں گی۔

امام علی رضاؑ نے فرمایا: بس اس سے ثابت ہو گیا کہ میں اور ہوں اور تم اور ہو، میں آل میں سے ہوں اور تم آل میں سے نہیں ہو، اگر تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل ہوتے تو تمہاری بیٹیاں بھی میری بیٹیوں کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے حرام ہوتیں۔

---

[1] النحل۔ ۴۳
[2] طلاق۔ ۱۰، ۱۱
[3] النساء۔ ۲۳

اس سے ثابت ہوا کہ میں آنحضرت ﷺ کی آل ہوں اور تم ان کی امت ہو، یہ آل اور امت کا فرق ہے، آل آنحضرت ﷺ کا جزو ہیں اور امت آپ کا جزو نہیں ہے۔

گیارہویں آیت

اللہ تعالیٰ نے مومن آل فرعون کے قول کو نقل کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اور مرد مومن نے کہا جس کا تعلق آل فرعون سے تھا جو اپنے ایمان کو چھپاتا تھا، کیا تم اس شخص کو قتل کرو گے جو یہ کہتا ہے کہ اللہ میرا رب ہے اور وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس واضح نشانیاں بھی لے کر آیا ہے''۔[1]

مومن آل فرعون رشتہ میں فرعون کے ماموں کا بیٹا تھا، وہ اگرچہ فرعون کے مسلک کا مخالف تھا، اللہ تعالیٰ نے نسب کی وجہ سے اسے آل فرعون قرار دیا، جب ایک شخص نظریاتی مخالف ہونے کے باوجود صرف نسب کی وجہ سے کسی کی آل قرار پاتا ہے تو ہم حضور اکرمؐ کے نسب میں بھی شریک ہیں اور دین میں بھی شریک ہیں تو ہمارے آل ہونے کا کتنا بلند مقام ہوگا؟

یہ آل اور امت کا گیارہواں فرق ہے۔

بارہویں آیت

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو حکم دیا۔

''اور اپنے اہل کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس کی پابندی کرو''۔[2]

اللہ تعالیٰ نے اس فضیلت کے لئے ہمیں مخصوص فرمایا، کیونکہ تمام امت کے ساتھ ہمیں نماز قائم کرنے کا حکم دیا، اور پھر امت سے علیحدہ کر کے اپنے حبیبؐ کو کہا کہ وہ ہمیں نماز کا حکم دیں۔

چنانچہ اس آیت مجیدہ کے نزول کے بعد رسول خداؐ پورے نو مہینے تک ہر نماز کے وقت علی و بتول علیہما السلام کے دروازے پر روزانہ پانچ بار آتے تھے اور دروازے پر کھڑے ہو کر فرماتے تھے۔

''خدا تم پر رحم کرے، نماز کا وقت ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کی اولاد کو وہ عزت و عظمت عطا نہیں کی جو عزت و عظمت اہل بیت مصطفیٰ علیہم السلام کو عطا کی۔

مامون اور دوسرے علماء نے کہا: اے اہل بیتؑ پیغمبرؐ! خدا تمہیں اس امت کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے، جو حقائق ہماری فہم و فراست سے بلند ہوتے ہیں، ان کی تشریح اور بیان آپ کی طرف سے ہی ہمیں نصیب ہوتے ہیں۔

---

[1] مومن۔ ۲۸
[2] طٰہٰ۔ ۱۳۲

باب 24

آپؑ کی زبانی، شامی کے سوالات اور امیر المومنینؑ کے جوابات

1 حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَصْرِيُّ بِإِيلَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ جَبَلَةَ الْوَاعِظُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَامِرٍ الطَّائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام بِالْكُوفَةِ فِي الْجَامِعِ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَنْ أَشْيَاءَ فَقَالَ سَلْ تَفَقُّهاً وَ لَا تَسْأَلْ تَعَنُّتاً فَأَحْدَقَ النَّاسُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ مَا خَلَقَ اللهُ تَعَالَى فَقَالَ عليه السلام خَلَقَ النُّورَ قَالَ فَمِمَّ خُلِقَتِ السَّمَاوَاتُ قَالَ عليه السلام مِنْ بُخَارِ الْمَاءِ قَالَ فَمِمَّ خُلِقَتِ الْأَرْضُ قَالَ عليه السلام مِنْ زَبَدِ الْمَاءِ قَالَ فَمِمَّ خُلِقَتِ الْجِبَالُ قَالَ مِنَ الْأَمْوَاجِ قَالَ فَلِمَ سُمِّيَتْ مَكَّةُ أُمَّ الْقُرَى قَالَ عليه السلام لِأَنَّ الْأَرْضَ دُحِيَتْ مِنْ تَحْتِهَا وَ سَأَلَهُ عَنِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا مِمَّا هِيَ قَالَ عليه السلام مِنْ مَوْجٍ مَكْفُوفٍ وَ سَأَلَهُ عَنْ طُولِ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ وَ عَرْضِهِمَا قَالَ تِسْعُمِائَةِ فَرْسَخٍ فِي تِسْعِمِائَةِ فَرْسَخٍ وَ سَأَلَهُ كَمْ طُولُ الْكَوْكَبِ وَ عَرْضُهُ قَالَ اثْنَا عَشَرَ فَرْسَخاً فِي مِثْلِهَا وَ سَأَلَهُ عَنْ أَلْوَانِ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَ أَسْمَائِهَا فَقَالَ لَهُ اسْمُ أسماء [السَّمَاءِ الدُّنْيَا رَفِيعٌ وَ هِيَ مِنْ مَاءٍ وَ دُخَانٍ وَ اسْمُ السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَيْدُومُ وَ هِيَ عَلَى لَوْنِ النُّحَاسِ وَ السَّمَاءُ الثَّالِثَةُ اسْمُهَا الْمَارُومُ وَ هِيَ عَلَى لَوْنِ الشَّبَهِ وَ السَّمَاءُ الرَّابِعَةُ اسْمُهَا أرفلون وَ هِيَ عَلَى لَوْنِ الْفِضَّةِ وَ السَّمَاءُ الْخَامِسَةُ اسْمُهَا هيعون وَ هِيَ عَلَى لَوْنِ الذَّهَبِ وَ السَّمَاءُ السَّادِسَةُ اسْمُهَا عَرُوسٌ وَ هِيَ يَاقُوتَةٌ خَضْرَاءُ وَ السَّمَاءُ السَّابِعَةُ اسْمُهَا عَجْمَاءُ وَ هِيَ دُرَّةٌ بَيْضَاءُ وَ سَأَلَهُ عَنِ الثَّوْرِ مَا بَالُهُ غَاضٌّ طَرْفَهُ لَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ عليه السلام حَيَاءً مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَمَّا عَبَدَ قَوْمُ مُوسَى الْعِجْلَ نَكَسَ رَأْسَهُ وَ سَأَلَهُ عَنْ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ فَقَالَ عليه السلام يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ جَمَعَ بَيْنَ حبار وَ رَاحِيلَ فَحُرِّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُنْزِلَ وَ أَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ وَ سَأَلَهُ عَنِ الْمَدِّ وَ الْجَزْرِ مَا هُمَا فَقَالَ مَلَكٌ مِنْ مَلَائِكَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مُوَكَّلٌ

بِالْبِحَارِ يُقَالُ لَهُ رُومَانُ فَإِذَا وَضَعَ قَدَمَيْهِ فِي الْبَحْرِ فَاضَ فَإِذَا أَخْرَجَهُمَا غَاضَ وَ سَأَلَهُ عَنِ اسْمِ أَبِي الْجِنِّ فَقَالَ شُومَانُ وَ هُوَ الَّذِي خُلِقَ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَ سَأَلَهُ هَلْ بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ نَبِيّاً إِلَى الْجِنِّ فَقَالَ عليه السلام نَعَمْ بَعَثَ إِلَيْهِمْ نَبِيّاً يُقَالُ لَهُ يُوسُفُ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَتَلُوهُ وَ سَأَلَهُ عَنِ اسْمِ إِبْلِيسَ مَا كَانَ فِي السَّمَاءِ قَالَ كَانَ اسْمُهُ الْحَارِثُ وَ سَأَلَهُ لِمَ سُمِّيَ آدَمُ آدَمَ قَالَ عليه السلام لِأَنَّهُ خُلِقَ مِنْ أَدِيمِ الْأَرْضِ وَ سَأَلَهُ لِمَ صَارَتِ الْمِيرَاثُ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَقَالَ عليه السلام مِنْ قِبَلِ السُّنْبُلَةِ كَانَتْ عَلَيْهَا ثَلَاثُ حَبَّاتٍ فَبَادَرَتْ إِلَيْهَا حَوَّاءُ فَأَكَلَتْ مِنْهَا حَبَّةً وَ أَطْعَمَتْ آدَمَ حَبَّتَيْنِ فَمِنْ ذَلِكَ وُرِّثَ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَ سَأَلَهُ مَنْ خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَخْتُوناً فَقَالَ عليه السلام خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ آدَمَ مَخْتُوناً وَ وُلِدَ شَيْثٌ مَخْتُوناً وَ إِدْرِيسُ وَ نُوحٌ وَ سَامُ بْنُ نُوحٍ وَ إِبْرَاهِيمُ وَ دَاوُدُ وَ سُلَيْمَانُ وَ لُوطٌ وَ إِسْمَاعِيلُ وَ مُوسَى وَ عِيسَى عليه السلام وَ مُحَمَّدٌ صلی الله علیه وآله وَ سَأَلَهُ كَمْ كَانَ عُمُرُ آدَمَ عليه السلام فَقَالَ تِسْعُمِائَةِ سَنَةٍ وَ ثَلَاثِينَ سَنَةً وَ سَأَلَهُ عَنْ أَوَّلِ مَنْ قَالَ الشِّعْرَ فَقَالَ آدَمُ عليه السلام قَالَ وَ مَا كَانَ شِعْرُهُ قَالَ عليه السلام لَمَّا أُنْزِلَ إِلَى الْأَرْضِ مِنَ السَّمَاءِ فَرَأَى تُرْبَتَهَا وَ سِعَتَهَا وَ هَوَاهَا وَ قَتَلَ قَابِيلُ هَابِيلَ قَالَ آدَمُ عليه السلام

تَغَيَّرَتِ الْبِلَادُ وَ مَنْ عَلَيْهَا ... فَوَجْهُ الْأَرْضِ مُغْبَرٌّ قَبِيحٌ
تَغَيَّرَ كُلُّ ذِي طَعْمٍ وَ لَوْنٍ ... وَ قَلَّ بَشَاشَةُ الْوَجْهِ الْمَلِيحِ
أَرَى طُولَ الْحَيَاةِ عَلَيَّ غَمّاً ... وَ هَلْ أَنَا مِنْ حَيَاتِي مُسْتَرِيحٌ
وَ مَا لِي لَا أَجُودُ بِسَكْبِ دَمْعٍ ... وَ هَابِيلُ تَضَمَّنَهُ الضَّرِيحُ
قَتَلَ قَابِيلُ هَابِيلًا أَخَاهُ ... فَوَا حُزْنِي لَقَدْ فُقِدَ الْمَلِيحُ

فَأَجَابَهُ إِبْلِيسُ لَعَنَهُ اللهُ

تَنَحَّ عَنِ الْبِلَادِ وَ سَاكِنِيهَا ... فَبِي فِي الْخُلْدِ ضَاقَ بِكَ الْفَسِيحُ
وَ كُنْتَ بِهَا وَ زَوْجُكَ فِي قَرَارٍ ... وَ قَلْبُكَ مِنْ أَذَى الدُّنْيَا مَرِيحٌ
فَلَمْ تَنْفَكَّ مِنْ كَيْدِي وَ مَكْرِي ... إِلَى أَنْ فَاتَكَ الثَّمَنُ الرَّبِيحُ
وَ بُدِّلَ أَهْلُهَا أَثْلًا وَ خَمْطاً ... بِجَنَّاتٍ وَ أَبْوَابٍ مَنِيحٍ
فَلَوْ لَا رَحْمَةُ الْجَبَّارِ أَضْحَى ... بِكَفِّكَ مِنْ جِنَانِ الْخُلْدِ رِيحٌ

وَ سَأَلَهُ عَنْ بُكَاءِ آدَمَ عَلَى الْجَنَّةِ وَ كَمْ كَانَتْ دُمُوعُهُ الَّتِي جَرَتْ مِنْ عَيْنَيْهِ فَقَالَ عليه السلام بَكَى

مِائَةَ سَنَةٍ أَيْ وَ خَرَجَ مِنْ عَيْنِهِ الْيُمْنَى مِثْلُ الدِّجْلَةِ وَ الْعَيْنُ الْأُخْرَى مِثْلُ الْفُرَاتِ سَأَلَهُ كَمْ حَجَّ آدَمُ مِنْ حِجَّةٍ فَقَالَ عليه السلام سَبْعِينَ حِجَّةً مَاشِياً عَلَى قَدَمَيْهِ وَ أَوَّلُ حِجَّةٍ حَجَّهَا كَانَ مَعَهُ الصُّرَدُ يَدُلُّهُ عَلَى مَوَاضِعِ الْمَاءِ وَ خَرَجَ مَعَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ قَدْ نُهِيَ عَنْ أَكْلِ الصُّرَدِ وَ الْخُطَّافِ وَ سَأَلَهُ مَا بَالُهُ لَا يَمْشِي قَالَ لِأَنَّهُ نَاحَ عَلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَطَافَ حَوْلَهُ أَرْبَعِينَ عَاماً يَبْكِي عَلَيْهِ وَ لَمْ يَزَلْ يَبْكِي مَعَ آدَمَ عليه السلام فَمِنْ هُنَاكَ سَكَنَ الْبُيُوتَ وَ مَعَهُ تِسْعُ آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِمَّا كَانَ آدَمُ عليه السلام يَقْرَؤُهَا فِي الْجَنَّةِ وَ هِيَ مَعَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثَلَاثُ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ وَ ثَلَاثُ آيَاتٍ مِنْ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى وَ هِيَ إِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ وَ ثَلَاثُ آيَاتٍ مِنْ يس وَ هِيَ وَ جَعَلْنا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَ سَأَلَهُ عَنْ أَوَّلِ مَنْ كَفَرَ وَ أَنْشَأَ الْكُفْرَ فَقَالَ عليه السلام إِبْلِيسُ لَعَنَهُ اللهُ وَ سَأَلَهُ عَنِ اسْمِ نُوحٍ مَا كَانَ فَقَالَ اسْمُهُ السَّكَنُ وَ إِنَّمَا سُمِّيَ نُوحاً لِأَنَّهُ نَاحَ عَلَى قَوْمِهِ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَاماً وَ سَأَلَهُ عَنْ سَفِينَةِ نُوحٍ مَا كَانَ عَرْضُهَا وَ طُولُهَا فَقَالَ كَانَ طُولُهَا ثَمَانَمِائَةِ ذِرَاعٍ وَ عَرْضُهَا خَمْسَمِائَةِ ذِرَاعٍ وَ ارْتِفَاعُهَا فِي السَّمَاءِ ثَمَانِينَ ذِرَاعاً ثُمَّ جَلَسَ الرَّجُلُ فَقَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنَا عَنْ أَوَّلِ شَجَرَةٍ غُرِسَتْ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ الْعَوْسَجَةُ وَ مِنْهَا عَصَا مُوسَى عليه السلام وَ سَأَلَهُ عَنْ أَوَّلِ شَجَرَةٍ نَبَتَتْ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ هِيَ الدُّبَّاءُ وَ هُوَ الْقَرْعُ وَ سَأَلَهُ عَنْ أَوَّلِ مَنْ حَجَّ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالَ لَهُ جَبْرَئِيلُ وَ سَأَلَهُ عَنْ أَوَّلِ بُقْعَةٍ بُسِطَتْ مِنَ الْأَرْضِ أَيَّامَ الطُّوفَانِ فَقَالَ لَهُ مَوْضِعُ الْكَعْبَةِ وَ كَانَتْ زَبَرْجَدَةً خَضْرَاءَ وَ سَأَلَهُ عَنْ أَكْرَمِ وَادٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَقَالَ لَهُ وَادٍ يُقَالُ لَهُ سَرَنْدِيبُ فَسَقَطَ فِيهِ آدَمُ عليه السلام مِنَ السَّمَاءِ وَ سَأَلَهُ عَنْ شَرِّ وَادٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَقَالَ وَادٍ بِالْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ بَرَهُوتُ وَ هُوَ مِنْ أَوْدِيَةِ جَهَنَّمَ وَ سَأَلَهُ عَنْ سِجْنٍ سَارَ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ الْحُوتُ سَارَ بِيُونُسَ بْنِ مَتَّى وَ سَأَلَهُ عَنْ سِتَّةٍ لَمْ يَرْكُضُوا فِي رَحِمٍ فَقَالَ آدَمُ وَ حَوَّاءُ وَ كَبْشُ إِبْرَاهِيمَ وَ عَصَا مُوسَى وَ نَاقَةُ صَالِحٍ وَ الْخُفَّاشُ الَّذِي عَمِلَهُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام وَ طَارَ بِإِذْنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ سَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ مَكْذُوبٍ عَلَيْهِ لَيْسَ مِنَ الْجِنِّ وَ لَا مِنَ الْإِنْسِ فَقَالَ الذِّئْبُ الَّذِي كَذَبَ عَلَيْهِ إِخْوَةُ يُوسُفَ وَ سَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ أُوحِيَ إِلَيْهِ لَيْسَ مِنَ الْجِنِّ وَ لَا مِنَ الْإِنْسِ فَقَالَ أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى النَّحْلِ وَ سَأَلَهُ عَنْ أَطْهَرِ مَوْضِعٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ لَا تَحِلُّ الصَّلَاةُ فِيهِ فَقَالَ لَهُ ظَهْرُ الْكَعْبَةِ وَ سَأَلَهُ عَنْ مَوْضِعٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ وَ لَا تَطْلُعُ عَلَيْهِ أَبَداً فَقَالَ ذَلِكَ الْبَحْرُ حِينَ فَلَقَهُ اللهُ لِمُوسَى عليه السلام فَأَصَابَتْ أَرْضَهُ الشَّمْسُ وَ أطبق [أُطْبِقَ عَلَيْهِ الْمَاءُ فَلَنْ يصبه [تُصِيبَهُ الشَّمْسُ وَ سَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ شَرِبَ وَ هُوَ حَيٌّ وَ أَكَلَ وَ هُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ تِلْكَ عَصَا مُوسَى عليه السلام وَ سَأَلَهُ

عَنْ نَذِيرٍ أَنْذَرَ قَوْمَهُ لَيْسَ مِنَ الْجِنِّ وَ لَا مِنَ الْإِنْسِ فَقَالَ هِيَ النَّمْلَةُ وَ سَأَلَهُ عَنْ أَوَّلِ مَا أُمِرَ بِالْخِتَانِ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ سَأَلَهُ عَنْ أَوَّلِ مَنْ خُفِضَ مِنَ النِّسَاءِ فَقَالَ هَاجَرُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ خَفَضَتْهَا سَارَةُ لِتَخْرُجَ مِنْ يَمِينِهَا وَ سَأَلَهُ عَنْ أَوَّلِ امْرَأَةٍ جَرَّتْ ذَيْلَهَا فَقَالَ هَاجَرُ لَمَّا هَرَبَتْ مِنْ سَارَةَ وَ سَأَلَهُ عَنْ أَوَّلِ مَنْ جَرَّ ذَيْلَهُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ قَارُونُ وَ سَأَلَهُ عَنْ أَوَّلِ مَنْ لَبِسَ النَّعْلَيْنِ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ وَ سَأَلَهُ عَنْ أَكْرَمِ النَّاسِ نَسَباً فَقَالَ صَدِيقُ اللهِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ إِسْرَائِيلَ اللهِ بْنُ إِسْحَاقَ ذَبِيحِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَأَلَهُ عَنْ سِتَّةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لَهُمُ اسْمَانِ فَقَالَ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ وَ هُوَ ذُو الْكِفْلِ وَ يَعْقُوبُ وَ هُوَ إِسْرَائِيلُ وَ الْخِضْرُ وَ هُوَ حلقيا وَ يُونُسُ وَ هُوَ ذُو النُّونِ وَ عِيسَى وَ هُوَ الْمَسِيحُ وَ مُحَمَّدٌ وَ هُوَ أَحْمَدُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ يَتَنَفَّسُ لَيْسَ لَهُ لَحْمٌ وَ لَا دَمٌ فَقَالَ لَهُ ذَاكَ الصُّبْحُ إِذَا تَنَفَّسَ وَ سَأَلَهُ عَنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَكَلَّمُوا بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ هُودٌ وَ شُعَيْبٌ وَ صَالِحٌ وَ إِسْمَاعِيلُ وَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ ثُمَّ جَلَسَ وَ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ سَأَلَهُ وَ تَعَنَّتَهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنَا عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَ أُمِّهِ وَ أَبِيهِ وَ صاحِبَتِهِ وَ بَنِيهِ لِكُلِّ امْرِءٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ مَنْ هُمْ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَابِيلُ يَفِرُّ مِنْ هَابِيلَ وَ الَّذِي يَفِرُّ مِنْ أُمِّهِ مُوسَى وَ الَّذِي يَفِرُّ مِنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي الْأَبَ الْمُرَبِّيَ لَا الْوَالِدَ وَ الَّذِي يَفِرُّ مِنْ صَاحِبَتِهِ لُوطٌ وَ الَّذِي يَفِرُّ مِنِ ابْنِهِ نُوحٌ يَفِرُّ مِنِ ابْنِهِ كَنْعَانَ وَ سَأَلَهُ عَنْ أَوَّلِ مَنْ مَاتَ فَجْأَةً فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَاوُدُ مَاتَ عَلَى مِنْبَرِهِ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَ سَأَلَهُ عَنْ أَرْبَعَةٍ لَا يَشْبَعْنَ مِنْ أَرْبَعٍ فَقَالَ وَ الْأَرْضُ مِنَ الْمَطَرِ وَ الْأُنْثَى مِنَ الذَّكَرِ وَ الْعَيْنُ مِنَ النَّظَرِ وَ الْعَالِمُ مِنَ الْعِلْمِ وَ سَأَلَهُ عَنْ أَوَّلِ مَنْ وَضَعَ سِكَّةَ الدَّنَانِيرِ وَ الدَّرَاهِمِ فَقَالَ نُمْرُودُ بْنُ كَنْعَانَ بَعْدَ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ سَأَلَهُ عَنْ أَوَّلِ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِبْلِيسُ لِأَنَّهُ أَمْكَنَ مِنْ نَفْسِهِ وَ سَأَلَهُ عَنْ مَعْنَى هَدِيرِ الْحَمَامِ الرَّاعِبِيَّةِ فَقَالَ تَدْعُو عَلَى أَهْلِ الْمَعَازِفِ وَ الْقِيَانِ وَ الْمَزَامِيرِ وَ الْعِيدَانِ وَ سَأَلَهُ عَنْ كُنْيَةِ الْبُرَاقِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُكَنَّى أَبَا هِلَالٍ وَ سَأَلَهُ لِمَ سُمِّيَ تُبَّعُ الْمَلِكِ تُبَّعاً فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِأَنَّهُ كَانَ غُلَاماً كَاتِباً وَ كَانَ يَكْتُبُ لِلْمَلِكِ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ وَ كَانَ إِذَا كَتَبَ كَتَبَ بِاسْمِ اللهِ الَّذِي خَلَقَ صُبْحاً وَ رِيحاً فَقَالَ الْمَلِكُ اكْتُبْ وَ ابْدَأْ بِاسْمِ مَلِكِ الرَّعْدِ فَقَالَ لَا أَبْدَأُ إِلَّا بِاسْمِ إِلَهِي ثُمَّ أَعْطِفُ عَلَى حَاجَتِكَ فَشَكَرَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ ذَلِكَ فَأَعْطَاهُ مُلْكَ ذَلِكَ الْمَلِكِ فَتَابَعَهُ النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ فَسُمِّيَ تُبَّعاً وَ سَأَلَهُ مَا بَالُ الْمَاعِزِ مَرْفُوعَةَ الذَّنَبِ بَادِيَةَ الْحَيَاءِ وَ الْعَوْرَةِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِأَنَّ الْمَاعِزَ عَصَتْ نُوحاً عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا أَدْخَلَهَا السَّفِينَةَ فَدَفَعَهَا فَكَسَرَ ذَنَبَهَا وَ النَّعْجَةُ مَسْتُورَةُ الْحَيَاءِ وَ الْعَوْرَةِ لِأَنَّ النَّعْجَةَ بَادَرَتْ

بِالدُّخُولِ إِلَى السَّفِينَةِ فَمَسَحَ نُوحٌ عليه السلام يَدَهُ عَلَى حَيَاهَا وَ ذَنَبِهَا فَاسْتَتَرَتْ بِالْأَلْيَةِ وَ سَأَلَهُ عَنْ كَلَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَالَ كَلَامُ أَهْلِ الْجَنَّةِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَ سَأَلَهُ عَنْ كَلَامِ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ بِالْمَجُوسِيَّةِ وَ سَأَلَهُ عَنِ النَّوْمِ عَلَى كَمْ وَجْهٍ هُوَ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام النَّوْمُ عَلَى أَرْبَعَةِ أَصْنَافٍ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ عَلَى أَقْفِيَتِهَا مُسْتَلْقِيَةً وَ أَعْيُنُهَا لَا تَنَامُ مُتَوَقِّعَةً لِوَحْيِ رَبِّهَا عَزَّ وَ جَلَّ وَ الْمُؤْمِنُ يَنَامُ عَلَى يَمِينِهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَ الْمُلُوكُ وَ أَبْنَاؤُهَا تَنَامُ عَلَى شِمَالِهَا لِيَسْتَمْرِءُوا مَا يَأْكُلُونَ وَ إِبْلِيسُ وَ أَخَوَاتُهُ وَ كُلُّ مَجْنُونٍ وَ ذُو عَاهَةٍ يَنَامُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ مُنْبَطِحِينَ ثُمَّ جَلَسَ وَ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنْ يَوْمِ الْأَرْبِعَاءِ وَ تَطَيُّرِنَا مِنْهُ وَ ثِقْلِهِ وَ أَيُّ أَرْبِعَاءَ هُوَ فَقَالَ عليه السلام آخِرُ أَرْبِعَاءَ فِي الشَّهْرِ وَ هُوَ الْمُحَاقُ وَ فِيهِ قَتَلَ قَابِيلُ هَابِيلَ أَخَاهُ وَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ أُلْقِيَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام فِي النَّارِ وَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَضَعُوهُ فِي الْمَنْجَنِيقِ وَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ غَرَّقَ اللهُ فِرْعَوْنَ وَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ جَعَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَرْيَةَ لُوطٍ عالِيَها سافِلَها وَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ أَرْسَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الرِّيحَ عَلَى قَوْمِ عَادٍ وَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ أَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ وَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ سَلَّطَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى نُمْرُودَ الْبَقَّةَ وَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ طَلَبَ فِرْعَوْنُ مُوسَى عليه السلام لِيَقْتُلَهُ وَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ خَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ أَمَرَ فِرْعَوْنُ بِذَبْحِ الْغِلْمَانِ وَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ خُرِّبَ بَيْتُ الْمَقْدِسِ وَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ أُحْرِقَ مَسْجِدُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ بِإِصْطَخْرَ مِنْ كُورَةِ فَارِسَ وَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ قُتِلَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا وَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ أَظَلَّ قَوْمَ فِرْعَوْنَ أَوَّلُ الْعَذَابِ وَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ خَسَفَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِقَارُونَ وَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ ابْتُلِيَ أَيُّوبُ عليه السلام بِذَهَابِ أَهْلِهِ وَ وُلْدِهِ وَ مَالِهِ وَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ أُدْخِلَ يُوسُفُ عليه السلام السِّجْنَ وَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ أَنَّا دَمَّرْناهُمْ وَ قَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ وَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ أَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ وَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ عَقَرُوا النَّاقَةَ وَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ أُمْطِرَتْ عَلَيْهِمْ حِجَارَةٌ مِنْ سِجِّيلٍ وَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ شُجَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ أَخَذَتِ الْعَمَالِقَةُ التَّابُوتَ وَ سَأَلَهُ عَنِ الْأَيَّامِ وَ مَا يَجُوزُ فِيهَا مِنَ الْعَمَلِ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَوْمُ السَّبْتِ يَوْمُ مَكْرٍ وَ خَدِيعَةٍ وَ يَوْمُ الْأَحَدِ يَوْمُ غَرْسٍ وَ بِنَاءٍ وَ يَوْمُ الْإِثْنَيْنِ يَوْمُ حَرْبٍ وَ دَمٍ وَ يَوْمُ الثَّلَاثَاءِ يَوْمُ سَفَرٍ وَ طَلَبٍ وَ يَوْمُ الْأَرْبِعَاءِ يَوْمُ شُؤْمٍ يَتَطَيَّرُ فِيهِ النَّاسُ وَ يَوْمُ الْخَمِيسِ يَوْمُ الدُّخُولِ عَلَى الْأُمَرَاءِ وَ قَضَاءِ الْحَوَائِجِ وَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمُ خِطْبَةٍ وَ نِكَاحٍ.

ترجمہ:

ابوالقاسم عبداللہ بن احمد بن عامر طائی نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے کہا، امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے

آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امام حسین علیہ السلام سے روایت کی۔

انہوں نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام کوفہ کی جامع مسجد میں تشریف فرما تھے تو مجمع میں سے ایک شامی نے اٹھ کر کہا:۔ امیر المومنین! میں آپؑ سے چند چیزوں کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: سمجھنے کے لئے سوال کرو اور ضد بازی کے لئے سوال نہ کرو۔ مسجد میں بیٹھے ہوئے لوگ اسے گھور گھور کر دیکھنے لگے۔

شامی: اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا؟

امیر المومنینؑ: اللہ نے نور کو پیدا کیا۔

شامی: آسمانوں کو کس چیز سے خلق کیا گیا؟

امیر المومنینؑ: پانی کے بخارات سے

شامی: زمین کس چیز سے بنائی گئی؟

امیر المومنینؑ: پانی کی جھاگ سے۔

شامی: پہاڑ کس چیز سے بنائے گئے؟

امیر المومنینؑ: پانی کی موجوں سے۔

شامی: مکہ کو ''ام القریٰ'' کیوں کہا جاتا ہے؟

امیر المومنینؑ: کیونکہ زمین اس کے نیچے سے بچھائی گئی۔

شامی: آسمان دنیا کس چیز سے بنا؟

امیر المومنینؑ: رکی ہوئی فوج سے۔

شامی: سورج اور چاند کا طول وعرض کیا ہے؟

امیر المومنینؑ: نوسو فرسخ ضرب نوسو فرسخ (۹۰۰×۹۰۰ فرسخ)۔

شامی: ستارے کا طول وعرض کیا ہے؟

امیر المومنینؑ: بارہ فرسخ ضرب بارہ فرسخ (۱۲×۱۲) فرسخ

شامی: سات آسمانوں کے رنگ اور ان کے علیحدہ علیحدہ نام بتائیں؟

امیر المومنینؑ:

آسمان دنیا کا نام ''رفیع'' ہے اور وہ پانی اور دھوئیں سے بنا ہوا ہے

آسمان دوم کا نام ''قیذوم'' ہے اس کا رنگ تانبے جیسا ہے۔

آسمان سوم کا نام ''مادون'' ہے اس کا رنگ ملتا جلتا ہے۔

آسمان چہارم کا نام ''ارفلون'' ہے، اس کی رنگت چاندی جیسی ہے۔

آسمان پنجم کا نام ''ہیجون'' ہے، اس کی رنگت سونے جیسی ہے۔

آسمان ششم کا نام ''عروس'' ہے اور وہ سبز یاقوت کا ہے۔

آسمان ہفتم کا نام ''عجماء'' ہے اور وہ سفید موتی کا ہے۔

شامی: بیل ہمیشہ کیوں سر جھکائے رہتا ہے اور کبھی بھی آنکھ اٹھا کر آسمان کی طرف نہیں دیکھتا؟

امیر المومنینؑ: جب سے بنی اسرائیل نے گوسالہ کی پوجا کی ہے، اس دن سے بیل بے چارہ شرم کی وجہ سے آسمان کی جانب آنکھ نہیں اٹھاتا۔

شامی: وہ نبی کون ہیں جنہوں نے بیک وقت دو بہنوں سے نکاح کیا تھا؟

امیر المومنینؑ: وہ حضرت یعقوب بن اسحاقؑ تھے، جنہوں نے حبار اور راحیل دو بہنوں سے بیک وقت نکاح کیا تھا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دو بہنوں سے بیک وقت نکاح کو حرام کر دیا۔

شامی: مدو جزر کیا ہے؟

امیر المومنینؑ: اللہ تعالیٰ نے سمندروں پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے جس کا نام ''رومان'' ہے، جب وہ اپنے قدم سمندر میں رکھتا ہے تو مد پیدا ہوتی ہے اور جب وہ پاؤں نکالتا ہے تو جزر پیدا ہوتی ہے۔

شامی: جنات کا باپ کون تھا؟

امیر المومنینؑ: جنات کے جداعلیٰ کا نام ''شومان'' ہے اور اسے اللہ تعالیٰ نے آگ کے شعلہ سے پیدا کیا تھا۔

شامی: کیا اللہ تعالیٰ نے قوم جنات کی طرف کسی نبی کو مبعوث کیا؟

امیر المومنینؑ: جی ہاں! اللہ نے ایک نبی کو ان کی طرف مبعوث کیا تھا جس کا نام ''یوسف'' تھا، نبی نے انہیں اللہ کی دعوت دی، انہوں نے اس نبی کو قتل کر دیا تھا۔

شامی: ابلیس کا آسمان میں کیا نام تھا؟

امیر المومنینؑ: آسمان میں اس کا نام ''حارث'' تھا۔

شامی: آدمؑ کا نام ''آدم'' کیوں رکھا گیا؟

امیر المومنینؑ: کیونکہ وہ ''ادیمِ ارض'' زمین کی کھال سے بنائے گئے تھے۔

شامی: میراث میں مرد کے دو حصے اور عورت کا ایک حصہ کیوں ہے؟

امیر المومنینؑ: حوّاؑ نے خوشہ اٹھایا، اس پر تین دانے تھے، ایک اس نے خود کھایا اور دو دانے آدمؑ کو کھلائے اسی لئے عورت کا ایک حصہ اور مرد کے دو حصے مقرر ہوئے۔

شامی: کون سے انبیاء ''مختون'' پیدا ہوئے؟

امیر المومنینؑ: اللہ تعالیٰ نے آدم، شیث، ادریس، نوح، سام بن نوح، ابراہیم، داؤد، سلیمان، لوط، اسماعیل، موسیٰ، عیسیٰ اور محمد مصطفی علیہم السلام کو ''مختون'' پیدا کیا۔

شامی: آدمؑ کی عمر کتنی تھی؟

امیر المومنینؑ: نوسوتیس سال۔

شامی: سب سے پہلے شعر کس نے کہے؟

امیر المومنینؑ: آدمؑ نے۔

شامی: اس نے شعر کب اور کیوں کہے؟

امیر المومنینؑ: جب آدمؑ زمین پر اترے تو انہوں نے زمین کی خاک اور وسعت اور ہوا کو دیکھا اور پھر جب قابیل نے ہابیلؑ کو قتل کیا تو حضرت آدمؑ علیہ السلام نے یہ شعر کہے تھے۔

''شہر اور ان کے رہنے والے بدل گئے اور زمین کا چہرہ خراب اور گرد آلود ہو چکا ہے۔

ہر رنگ و ذائقہ رکھنے والی چیز بدل گئی ہے اور خوبصورت چہرے کی بشاشت ماند پڑ گئی ہے۔

میں اپنے لئے طول حیات کو باعث غم سمجھتا ہوں، اور کیا زندگی کے خاتمہ کی وجہ سے مجھے چین مل سکے گا؟

میں آنسو آخر کیوں نہ بہاؤں کیونکہ ہابیلؑ قبر میں مدفون ہو چکا ہے۔

قابیل نے اپنے بھائی ہابیلؑ کو قتل کر ڈالا ہے، ہائے غم وحسرت کہ سانولا سلونا بیٹا گم ہو گیا''۔

جب حضرت آدم نے ہابیلؑ کا یہ مرثیہ پڑھا تو ابلیس لعین نے جواب میں یہ شعر پڑھے۔

''تو شہروں اور شہر والوں سے دور ہو جا، میری وجہ سے تیرے لئے وسیع جنت تنگ ہوئی تھی۔ جہاں تو اور تیری زوجہ سکون وقرار سے رہتے تھے اور دنیا کی تکلیف سے تیرا دل آزاد تھا۔ تو میرے فریب اور مکر سے نہ بچ سکا اور تجھ سے قیمتی سرمایہ چلا گیا''۔

شامی: حضرت آدمؑ فراق جنت میں کتنے روئے اور انہوں نے کس قدر آنسو بہائے تھے؟

امیر المومنینؑ: حضرت آدمؑ فراق جنت میں ایک سو سال تک روتے رہے اور ان کی دائیں آنکھ سے دجلہ اور بائیں

آنکھ سے فرات جتنے آنسو نکلے تھے۔

شامی: حضرت آدم نے کتنے حج کیے تھے؟

امیر المومنینؑ: انہوں نے ستر حج پا پیادہ کیے تھے، جب وہ پہلا حج کرنے گئے تھے تو ایک لٹورا[1] ان کے ساتھ تھا جو انہیں پانی کے مقامات کی رہنمائی کرتا تھا اور وہ پرندہ ان کے ہمراہ جنت سے آیا تھا، اسی لئے لٹورے اور خطاف[2] کے کھانے سے منع کیا گیا ہے۔

شامی: خطاف اپنے پاؤں پر کیوں نہیں چلتا۔

امیر المومنینؑ: اس نے چالیس برس تک بیت المقدس کا طواف کیا اور اس کا نوحہ کرتا رہا اور آدمؑ کے ساتھ ہمیشہ روتا رہتا تھا، اسی لئے اس نے گھروں میں رہائش رکھی اور اسی پرندہ کے پاس اللہ کی کتاب کی نو آیات تھیں جن کی آدمؑ جنت میں تلاوت کیا کرتے تھے، اور وہ نو آیات قیامت تک اس کے پاس رہیں گی، اور وہ آیات یہ ہیں۔

سورۂ کہف کی پہلی تین آیات اور سورہ بنی اسرائیل کی تین آیات جو کہ "اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ" سے شروع ہوتی ہیں (یعنی سورۂ بنی اسرائیل کی ۴۵ تا ۴۷ آیات) اور سورۂ یاسین کی تین آیات جو کہ "وَجَعَلْنَا مِنۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا" سے شروع ہوتی ہیں (یعنی سورہ یاسین کی آیت ۹ سے ۱۱ تک)۔

شامی: کفر کی ابتدا کس نے کی اور پہلا کافر کون تھا؟

امیر المومنینؑ: کفر کی ابتدا ابلیس سے ہوئی اور وہی کائنات کا پہلا کافر ہے۔

شامی: نوح علیہ السلام کا اصل نام کیا تھا؟

امیر المومنینؑ: نوح کا اصل نام "سکن" تھا، انہیں نوح کہنے کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے نوسو پچاس برس تک قوم پر نوحہ کیا تھا۔

شامی: کشتی نوح کا طول وعرض کیا تھا؟

امیر المومنینؑ: اس کا طول آٹھ سو ہاتھ اور عرض پانچ سو ہاتھ اور سطح زمین سے اس کی بلندی اسی ہاتھ تھی۔

اس کے بعد وہ شامی بیٹھ گیا اور ایک اور شخص کھڑا ہو گیا اور اس نے آپؑ سے یہ سوالات پوچھے۔

سائل: زمین پر سب سے پہلے کون سا درخت کاشت کیا گیا؟

امیر المومنینؑ: عوسجہ نامی درخت سب سے پہلے کاشت کیا گیا اور حضرت موسیٰؑ کا عصا بھی اسی درخت سے تعلق رکھتا تھا۔

---

[1] لٹورا ایک پرندہ ہے جس کا سر موٹا اور پیٹ سفید اور پیٹھ سبز ہوتی ہے، چھوٹے پرندوں کو شکار کر کے کھاتا ہے۔

[2] یہ ایک پرندہ ہے جس کے بازو لمبے اور پاؤں چھوٹے اور رنگ سیاہ ہوتا ہے۔

سائل: وہ کون سا درخت ہے جو سب سے پہلے زمین پر اگا؟

امیر المومنینؑ: سب سے پہلے کدو پیدا ہوا۔

سائل: آسمان والوں میں سے سب سے پہلے حج کس نے کیا تھا؟

امیر المومنینؑ: جبریل علیہ السلام نے سب سے پہلے حج کیا تھا۔

سائل: طوفان نوح کے زمانہ میں کس سرزمین کو سب سے پہلے پھیلایا گیا تھا؟

امیر المومنینؑ: مقام کعبہ کو اور وہ سبز زبرجد کا تھا۔

سائل: روئے زمین پر سب سے قابل احترام وادی کون سی ہے؟

امیر المومنینؑ: سرندیب کی وادی، حضرت آدم علیہ السلام آسمان سے یہیں اترے تھے۔

سائل: روئے زمین کی بدترین وادی کون سی ہے؟

امیر المومنینؑ: یمن میں ایک وادی ہے جس کا نام برہوت ہے اور وہ دوزخ کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے۔

سائل: وہ قید خانہ کون سا ہے جو اپنے قیدی کو لے کر چلتا رہا؟

امیر المومنینؑ: وہ وہی مچھلی ہے جس کے شکم میں یونس بن متیؑ تھے وہ انہیں لے کر چلتی رہی۔

سائل: آپؑ ان چھ چیزوں کے نام بتائیں جو رحم مادر میں نہیں رہیں؟

امیر المومنینؑ: وہ یہ ہیں۔

1۔آدمؑ 2۔حوّا 3۔ابراہیمؑ کا دنبہ 4۔موسیٰؑ کا عصا 5۔صالح کی اونٹنی 6۔وہ چمگادڑ جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنایا تھا اور جو اذن خدا سے اڑا تھا۔

سائل: آپؑ اس متّہم کے متعلق بتائیں جو نہ تو انسان تھا اور نہ ہی جن تھا اور اس پر تہمت بھی لگائی گئی؟

امیر المومنینؑ: وہ بھیڑیا تھا جس کے متعلق برادران یوسف نے تہمت لگائی تھی۔

سائل: اس چیز کا نام بتائیں جو نہ تو انسان ہے اور نہ ہی جن ہے مگر اس کی طرف اللہ نے وحی کی ہو؟

امیر المومنینؑ: وہ شہد کی مکھی ہے۔

سائل: وہ پاکیزہ ترین جگہ کون سی ہے جہاں نماز جائز نہیں ہے؟

امیر المومنینؑ: کعبہ کی چھت۔

سائل: وہ جگہ بتائیں جہاں صرف ایک مرتبہ سورج چمکا پھر نہیں چمکا؟

امیر المومنینؑ: یہ وہ سمندر ہے جہاں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو لے کر گئے تھے، ایک مرتبہ بنی اسرائیل کے

گزرنے کی جگہ کو اللہ نے خشک کر دیا تھا اور وہاں سورج چمکا تھا، پھر وہاں آج تک سورج نہیں چمکا۔

سائل: وہ کون سی چیز ہے جب زندہ تھی تو پیتی تھی اور جب مرگئی تو کھاتی تھی؟

امیر المومنینؑ: وہ موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہے جب تک تر و تازہ تھا، پانی پیتا تھا اور جب خشک ہو کر موسیٰؑ کے ہاتھ میں آیا تو جادوگروں کی رسیوں کو کھا گیا۔

سائل: وہ ڈرانے والا کون تھا جس نے اپنی قوم کو ڈرایا مگر وہ نہ تو انسان تھا اور نہ ہی جن تھا؟

امیر المومنینؑ: وہ وہی چیونٹی تھی جس نے اپنی قوم کو لشکر سلیمانؑ سے ڈرایا تھا، وہ نہ تو انسان تھی اور نہ ہی جن تھی۔

سائل: سب سے پہلے ختنہ کرانے کا حکم کس نے جاری کیا؟

امیر المومنینؑ: ابراہیم علیہ السلام نے۔

سائل: وہ کون سی عورت تھی جس کا سب سے پہلے ختنہ ہوا؟

امیر المومنینؑ: وہ ہاجرہؑ تھیں جن کا ختنہ سارہ نے کیا تھا تاکہ وہ ان کی کنیزوں سے آزاد ہو جائیں۔

سائل: وہ عورت کون تھی جس نے سب سے پہلے اپنے تہ بند کو لٹکایا؟

امیر المومنینؑ: وہ ہاجرہؑ تھیں، جب وہ سارہ سے بھاگیں تو انہوں نے اپنے تہہ بند کو لٹکایا اور زمین پر خط دیتی ہوئی روانہ ہوئیں۔

سائل: اس مرد کا نام بتائیں جس نے سب سے پہلے اپنے تہہ بند کو لٹکایا؟

امیر المومنینؑ: وہ قارون تھا۔

سائل: سب سے پہلے جوتا کس نے پہنا؟

امیر المومنینؑ: ابراہیم علیہ السلام نے۔

سائل: از روئے نسب سب سے زیادہ معزز کون ہیں؟

امیر المومنینؑ: وہ یوسفؑ بن یعقوبؑ اسرائیل اللہ بن اسحاقؑ ذبیح اللہ بن ابراہیمؑ خلیل اللہ ہیں۔

سائل: وہ کون سے چھ نبی ہیں جن کے دو دو نام ہیں؟

امیر المومنینؑ: وہ یہ ہیں۔

1۔ یوشعؑ بن نون، ان کا دوسرا نام ''ذوالکفل'' ہے۔

2۔ یعقوبؑ، ان کا دوسرا نام ''اسرائیل'' ہے۔

3۔ خضرؑ، ان کا دوسرا نام ''حلقیا'' ہے۔

4۔ یونسؑ، ان کا دوسرا نام ''ذوالنون'' ہے۔

5۔ عیسیٰؑ، ان کا دوسرا نام ''مسیح'' ہے۔

6۔ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ان کا دوسرا نام ''احمدؐ'' ہے۔

سائل: وہ کون سی چیز ہے جو سانس تو لیتی ہے مگر اس میں گوشت اور خون نہیں ہے؟

امیر المومنینؑ: وہ صبح ہے "وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ"۔ [۱]

''اور صبح کی قسم جب سانس لینے لگی''

سائل: وہ پانچ نبی کون سے تھے جو عربی میں کلام کرتے تھے؟

امیر المومنینؑ: وہ ہود، شعیب، صالح، اسماعیل اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔

پھر وہ سائل بیٹھ گیا اور ایک اور شخص کھڑا ہو گیا اور اس نے حضرتؑ سے عرض کیا: سائل: امیر المومنینؑ! آپؑ قرآن مجید کی اس آیت کے متعلق ہمیں بتائیں۔

''جس دن انسان اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور اپنی زوجہ اور اپنی اولاد سے بھاگے گا، اس دن ہر شخص اپنی پریشانی میں مبتلا ہوگا جس کی وجہ سے وہ کسی پر توجہ نہیں کرے گا''۔ [۲]

مذکورہ افراد کون ہیں؟

امیر المومنینؑ: قیامت کے دن قابیل اپنے بھائی ہابیلؑ سے بھاگے گا اور موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ سے بھاگیں گے (۱)، ابراہیم علیہ السلام اپنے مربی باپ آزر سے بھاگیں گے نہ کہ حقیقی والد سے۔

لوط علیہ السلام اپنی زوجہ سے بھاگیں گے اور نوح علیہ السلام اپنے نااہل بیٹے کنعان سے بھاگیں گے۔

سائل: وہ کون تھے جن کی سب سے پہلے اچانک وفات ہوئی تھی؟

امیر المومنینؑ: وہ داؤد علیہ السلام تھے، بدھ کے دن اچانک اپنے منبر پر وفات پا گئے تھے۔

سائل: وہ کون سی چار چیزیں ہیں جو چار چیزوں سے سیر نہیں ہوتیں؟

امیر المومنینؑ: 1۔ زمین بارش سے۔ 2۔ عورت مرد سے۔ 3۔ آنکھ دیکھنے سے۔ 4۔ عالم علم سے کبھی سیر نہیں ہوتا۔

سائل: سب سے پہلے درہم و دینار کا سکہ کس نے رائج کیا؟

امیر المومنینؑ: نوح علیہ السلام کے بعد نمرود بن کنعان نے۔

سائل: لواطت کو کس نے سب سے پہلے رائج کیا؟

---

[۱] التکویر۔۱۸

[۲] عبس از ۳۴ تا ۳۷

امیر المومنینؑ: لواطت کو سب سے پہلے ابلیس نے متعارف کرایا اور اسی لعین نے اپنے نفس کو لواطت کے لئے پیش کیا۔

سائل: راعبی (کبوتر) اپنی گنگناہٹ میں کیا کہتے ہیں؟

امیر المومنینؑ: یہ ڈھول تاشے اور بینڈ باجے والوں کو بددعا دیتے ہیں۔

سائل: براق کی کنیت کیا ہے؟

امیر المومنینؑ: ابو ہلال (ابو ہزال)۔

سائل: بادشاہ تبع کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

امیر المومنینؑ: یہ بادشاہ دراصل پہلے پہل ایک اور بادشاہ کا کاتب تھا اور جب وہ بادشاہ کو کوئی خط لکھتا تو اس کے سر نامہ پر یہ عبارت لکھا کرتا تھا۔

''اس اللہ کے نام کے سہارے جس نے صبح اور ہوا کو پیدا کیا''۔

بادشاہ نے کہا: تم یہ الفاظ لکھنے کی بجائے یہ لکھا کرو۔

''کڑک کے فرشتے کے نام سے''۔

اس نے کہا: نہیں! میں خط کا آغاز اپنے پروردگار کے نام سے ہی کروں گا پھر آپ کا مقصد تحریر کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کو اس کی یہ ادا پسند آئی اور خدا نے اسے اس ملک کا بادشاہ بنا دیا، پھر لوگوں نے اس کے الفاظ کی تقلید کی، اسی لئے وہ ''تُبَّعَ'' کے نام سے مشہور ہوا۔

سائل: یہ بتائیں کہ بکری کی دم اوپر کی جانب کیوں اٹھی ہوئی ہے اور اس کی شرم گاہ کیوں ظاہر ہے؟

امیر المومنینؑ: جب حضرت نوحؑ کی کشتی پہ بکری سوار ہونے لگی تھی تو اس نے نوح علیہ السلام کی نافرمانی کی تھی اور انہوں نے اس کی دم کو توڑ دیا تھا اور اس کے برعکس بھیڑ کی شرم گاہ اس لئے چھپی ہوئی ہے کہ اس نے نوح علیہ السلام کے فرمان پر عمل کیا تھا اور جلدی سے کشتی میں سوار ہوگئی تھی، حضرت نوحؑ نے اس کی دم پر دست شفقت پھیرا تھا، اسی لئے بھیڑ کی شرم گاہ پوشیدہ رہتی ہے۔

سائل: اہل جنت کس زبان میں اور اہل دوزخ کس زبان میں گفتگو کریں گے؟

امیر المومنینؑ: اہل جنت کی زبان عربی ہوگی اور اہل دوزخ کی زبان مجوسیوں والی ہوگی۔

سائل: نیند کی کتنی قسمیں ہیں؟

امیر المومنینؑ: نیند چار قسم کی ہوتی ہے۔

1۔ انبیاء سیدھے سوتے ہیں اور وہ سوتے میں بھی وحی الٰہی کے منتظر ہوتے ہیں۔

2۔ مومن قبلہ ہو کر دائیں کروٹ کے بل سوتا ہے۔

3۔ بادشاہ اور ان کی اولاد بائیں کروٹ کے بل سوتے ہیں تا کہ ان کی غذا ہضم ہو سکے۔

4۔ ابلیس اور اس کے بھائی بند اور دیوانے اور آفت رسیدہ افراد منہ کے بل الٹے سویا کرتے ہیں۔

اس کے بعد وہ سائل بیٹھ گیا اور ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: سائل: امیر المومنینؑ! آپ ہمیں یہ بتائیں کہ ہم بدھ کے دن کو منحوس کیوں سمجھتے ہیں اور اسے اپنے لئے گراں کیوں قرار دیتے ہیں اور وہ بدھ کون سا ہے جو کہ نحس ہے؟

امیر المومنینؑ: وہ مہینہ کے آخر میں آنے والا بدھ ہے جو کہ ایام محاق میں آئے (ایام محاق سے مراد ہر قمری مہینے کی آخری تین تاریخیں ہیں جن میں چاند نظر نہیں آتا) اس بدھ میں قابیل نے اپنے بھائی ہابیلؑ کو قتل کیا تھا،

اس بدھ کے روز ابراہیم علیہ السلام کو نار نمرود میں ڈالا گیا تھا اور انہیں منجنیق میں بٹھایا گیا تھا،

بدھ کے دن اللہ نے فرعون کو غرق کیا اور بدھ کی شب قوم لوط کی زمین کو الٹایا گیا اور اس کے اوپر والے حصے کو نیچے کر دیا گیا،

بدھ کے دن قوم عاد پر اللہ نے ہوا کا عذاب نازل کیا اور اس علاقہ کو ایسا کر دیا جیسا کہ کھیت سے فصل کٹ گئی ہو۔

بدھ کے دن ہی اللہ نے نمرود پر مچھر کو مسلط کیا تھا،

بدھ کے دن فرعون نے موسیٰؑ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا

بدھ کے دن ہی ایک نافرمان گروہ پر چھت آ گری تھی

بدھ کے دن فرعون نے بنی اسرائیل کے بیٹوں کے قتل کا اعلان صادر کیا اور بدھ کے دن بیت المقدس ویران ہوا

بدھ کے دن کوہ فارس کے علاقہ اصطخر میں سلیمان بن داؤدؑ کی مسجد کو نذر آتش کیا گیا

بدھ کے دن یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو شہید کیا گیا۔

بدھ کے دن فرعون پر عذاب کا آغاز ہوا،

بدھ کے دن قارون کو زمین میں دھنسایا گیا۔

بدھ کے دن ایوب علیہ السلام کی آزمائش ہوئی جس میں ان کے اہل وعیال اور مال ومتاع سب ختم ہو گیا

بدھ کے دن یوسف علیہ السلام کو زندان میں ڈالا گیا

وہ دن بھی بدھ کا تھا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہم نے انہیں اور ان کی تمام قوم کو تباہ کر دیا''۔ (النمل۔ ۵۱)

بدھ کے دن ہی چنگھاڑ سنائی دی تھی، اور بدھ کے دن ہی کنکریوں کی بارش ہوئی تھی،
بدھ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زخمی ہوئے اور ان کے دندان شہید ہوئے،
بدھ کے دن عمالقہ تابوت سکینہ کو لے گئے تھے۔
سائل: یہ بتائیں کہ کونسا کام کس دن سرانجام دینا چاہیے؟
امیر المومنینؑ: ہفتہ کا دن مکاری اور دھوکے کا دن ہے۔
اتوار کاشت اور تعمیر کا دن ہے۔
پیر (سوموار) جنگ اور خون کا دن ہے (دوسری روایت کے مطابق سوموار سفر اور طلب کا دن ہے)۔
منگل سفر اور طلب کا دن ہے (دوسری روایت کے مطابق منگل جنگ اور خون کا دن ہے)۔
بدھ نحس ہے اور لوگ اس سے بدشگونی لیتے ہیں۔
جمعرات حکام کے پاس جانے اور حاجات کے پورا ہونے کا دن ہے۔
جمعہ نکاح اور منگنی کا دن ہے۔

2 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَامِرٍ الطَّائِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ يَوْمُ الْأَرْبِعَاءِ يَوْمُ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ مَنِ احْتَجَمَ فِيهِ خِيفَ عَلَيْهِ أَنْ تَخْضَرَّ مَحَاجِمُهُ وَمَنْ تَنَوَّرَ فِيهِ خِيفَ عَلَيْهِ الْبَرَصُ.

ترجمہ:

احمد بن طائی روایت کرتے ہیں کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: بدھ کا دن قوم عاد کی تباہی کا دن اور مستقل منحوس دن ہے جو اس دن فصد کھلائے تو اس کے متعلق خطرہ ہے کہ اس کی رگیں کہیں سبز نہ ہو جائیں اور جو اس دن ''نورہ'' لگائے اس کے متعلق برص کا اندیشہ ہے۔[1]

[1] نورہ ایک چونے کے ساتھ چند دیگر اشیاء کو ملا کر ایک چیز تیار کی جاتی ہے جسے غیر ضروری بالوں کی صفائی کے لیے بدن کے مخصوص مقامات پر لگایا جاتا ہے۔

باب25

حضرتؑ کا زید شہیدؒ کے متعلق فرمان

1 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْمُكَتِّبُ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ النَّحْوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُبْدُونٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حُمِلَ زَيْدُ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ إِلَى الْمَأْمُونِ وَ قَدْ كَانَ خَرَجَ بِالْبَصْرَةِ وَ أَحْرَقَ دُورَ وُلْدِ الْعَبَّاسِ وَهَبَ الْمَأْمُونُ جُرْمَهُ لِأَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام وَ قَالَ لَهُ يَا أَبَا الْحَسَنِ لَئِنْ خَرَجَ أَخُوكَ وَ فَعَلَ مَا فَعَلَ لَقَدْ خَرَجَ قَبْلَهُ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ فَقُتِلَ وَ لَوْ لَا مَكَانُكَ مِنِّي لَقَتَلْتُهُ فَلَيْسَ مَا أَتَاهُ بِصَغِيرٍ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَقِسْ أَخِي زَيْداً إِلَى زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ فَإِنَّهُ كَانَ مِنْ عُلَمَاءِ آلِ مُحَمَّدٍ غَضِبَ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَجَاهَدَ أَعْدَاءَهُ حَتَّى قُتِلَ فِي سَبِيلِهِ وَلَقَدْ حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام يَقُولُ رَحِمَ اللهُ عَمِّي زَيْداً إِنَّهُ دَعَا إِلَى الرِّضَا مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ وَلَوْ ظَفِرَ لَوَفَى بِمَا دَعَا إِلَيْهِ وَلَقَدِ اسْتَشَارَنِي فِي خُرُوجِهِ فَقُلْتُ لَهُ يَا عَمِّ إِنْ رَضِيتَ أَنْ تَكُونَ الْمَقْتُولَ الْمَصْلُوبَ بِالْكُنَاسَةِ فَشَأْنَكَ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَيْلٌ لِمَنْ سَمِعَ وَاعِيَتَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَالَ الْمَأْمُونُ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَلَيْسَ قَدْ جَاءَ فِيمَنِ ادَّعَى الْإِمَامَةَ بِغَيْرِ حَقِّهَا مَا جَاءَ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام إِنَّ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ لَمْ يَدَّعِ مَا لَيْسَ لَهُ بِحَقٍّ وَ إِنَّهُ كَانَ أَتْقَى لِلَّهِ مِنْ ذَلِكَ إِنَّهُ قَالَ أَدْعُوكُمْ إِلَى الرِّضَا مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عليه السلام وَ إِنَّمَا جَاءَ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَدَّعِي أَنَّ اللهَ تَعَالَى نَصَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يَدْعُو إِلَى غَيْرِ دِينِ اللهِ وَ يُضِلُّ عَنْ سَبِيلِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ كَانَ زَيْدٌ وَ اللهِ مِمَّنْ خُوطِبَ بِهَذِهِ الْآيَةِ وَ جَاهِدُوا فِي اللهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ

قال محمد بن علی بن الحسين مصنف هذا الكتاب رضی الله عنه لزيد بن علی فضائل كثيرة عن غير الرضا أحببت إيراد بعضها على أثر هذا الحديث ليعلم من ينظر فی كتابنا هذا اعتقاد الإمامية فيه

ترجمہ

ابن ابی عبدون نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے کہا: زید بن موسیٰ کاظم علیہ السلام نے بصرہ میں بغاوت کی اور بنی

عباس کے مکانات نذر آتش کیے، آخر کار وہ گرفتار ہوئے اور اسے مامون کے سامنے پیش کیا گیا تو مامون نے امام علی رضا علیہ السلام ی وجہ سے اس کو معاف کر دیا اور اس نے امامؑ سے کہا: آپؑ کے بھائی نے بغاوت کی اور اس نے جو کچھ کرنا تھا کیا، آپؑ جانتے ہیں کہ اس سے پہلے زید بن علی زین العابدینؑ نے بنی امیہ کے خلاف بغاوت کی تھی، اسے بنی امیہ نے قتل کر دیا تھا اور میں نے آپؑ کے بھائی زید کو صرف آپؑ کی وجہ سے معاف کیا ہے، اگر یہ آپؑ کا بھائی نہ ہوتا تو میں اسے قتل کرا دیتا، اس نے بہت بڑا جرم کیا ہے۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''بادشاہ سلامت! آپؑ میرے بھائی زید کا قیاس زید بن علی زین العابدینؑ پر نہ کریں، زید شہیدؒ آل محمدؐ کے علما میں سے تھے، وہ اللہ کے لئے غضب ناک ہوئے اور انہوں نے دشمنان خدا سے جہاد کیا اور بالآخر شہید ہوئے۔

میرے والد علیہ السلام نے اپنے والد امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی۔

انہوں نے فرمایا: اللہ میرے چچا زیدؒ پر رحم کرے، انہوں نے آل محمدؐ کی رضا کی دعوت دی تھی اور اگر وہ کامیاب ہو جاتے تو وہ اپنی دعوت کی شرط کو ضرور پورا کرتے انہوں نے خروج کے لئے مجھ سے مشورہ طلب کیا تھا اور میں نے انہیں کہا تھا: ''چچا جان! اگر آپؑ قتل ہونا چاہتے ہیں اور کوفہ کے محلہ کناسہ میں صلیب پر لٹکنے کے خواہش مند ہیں تو خروج کریں ورنہ نہیں''۔

جب زید امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس سے باہر گئے تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

اس پر افسوس اور تباہی ہو جوان کی دعوت کی آواز سن کر اس پر لبیک نہ کہے''۔

مامون نے کہا: ابوالحسنؑ! مگر جو ناحق امامت کا دعویٰ کرے تو اس کا عذاب بھی تو احادیث میں موجود ہے؟

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''انہوں نے سرے سے امامت کا ناحق دعویٰ ہی نہیں کیا تھا اور وہ خوف خدا رکھنے والے انسان تھے، انہوں نے صرف رضائے آل محمدؐ کی دعوت دی تھی۔

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں ان افراد کی مذمت کی گئی ہے جو ناحق امامت کا دعویٰ کرتے ہوئے کہیں کہ انہیں اللہ کی طرف سے منصب امامت عطا ہوا ہے، پھر دین خداوندی کی مخالفت کی دعوت دیں اور علم کے بغیر لوگوں کو راہ راست سے بھٹکائیں۔

حضرت زید ایسے ہرگز نہ تھے، وہ تو قرآن مجید کی اس آیت کے مصداق تھے۔

''اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے، اس نے تمہیں چن لیا ہے''۔[1]

معصومینؑ کی زبانی زید شہید کی فضیلت

[1] الحج۔۷۸

مصنف کتاب ھذا محمد بن علی بن حسین کہتے ہیں کہ امام علی رضا علیہ السلام کے علاوہ دیگر معصومینؑ نے بھی زید شہیدؓ کے فضائل بیان کیے ہیں، موقع و مقام کی مناسبت سے میں چند احادیث لکھنا چاہتا ہوں تا کہ اس کتاب کے قارئین کو معلوم ہو سکے کہ امامیہ کی نظر میں زید شہید کا کیا مقام ہے۔

2 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ هَارُونَ الْفَامِيُّ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لِلْحُسَيْنِ عليه السلام يَا حُسَيْنُ يَخْرُجُ مِنْ صُلْبِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ زَيْدٌ يَتَخَطَّى هُوَ وَ أَصْحَابُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رِقَابَ النَّاسِ غُرّاً مُحَجَّلِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِلَا حِسَابٍ.

ترجمه

یہ حدیث مجھ سے احمد بن ھارون الفامی نے ۳۵۴ ہجری میں مسجد کوفہ میں بیان کی، اس نے یہ حدیث محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے، انہوں نے حسین بن علوان سے، انہوں نے عمر بن ثابت سے، انہوں نے داؤد بن عبدالجبار سے، انہوں نے جابر بن یزید جعفی سے، انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے علی علیہ السلام سے روایت کی۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسین علیہ السلام سے فرمایا: حسینؑ! تیری نسل میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام زیدؓ ہوگا، قیامت کے دن زیدؓ اور اس کے ساتھی سفید چہرے لئے ہوئے لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتے ہوئے حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے''۔

3 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رُزْمَةَ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْعَلَوِيُّ الْحُسَيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام وَ هُوَ آخِذٌ بِشَعْرِهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام وَ هُوَ آخِذٌ بِشَعْرِهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام وَ هُوَ آخِذٌ بِشَعْرِهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ هُوَ آخِذٌ بِشَعْرِهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ هُوَ آخِذٌ بِشَعْرِهِ قَالَ مَنْ آذَى شَعْرَةً مِنِّي فَقَدْ آذَانِي وَ مَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ آذَى اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَعَنَهُ اللهُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ.

ترجمہ

عمرو بن خالد بیان کرتے ہیں کہ زید بن علی زین العابدین علیہ السلام نے اس کے بالوں کو پکڑ کر کہا: ''میرے والد علی زین العابدین علیہ السلام نے میرے بال پکڑ کر مجھ سے یہ حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ میرے والد امام حسین علیہ السلام نے میرے بال پکڑ کر مجھ سے یہ حدیث بیان کی، انہوں نے کہا میرے والد علی بن ابی طالب علیہ السلام نے میرے بال پکڑ کر مجھ سے یہ حدیث بیان کی، انہوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے بال پکڑ کر فرمایا: جس نے میرے ایک بال کو بھی اذیت دی تو اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی اور جس نے اللہ کو اذیت دی، اس پر آسمان و زمین کے فرشتے لعنت کریں گے''۔

4 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الدَّقَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَلَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ النَّاصِرِيُّ قَدَّسَ اللهُ رُوحَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ رُشَيْدٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي مَعْمَرٍ سَعِيدِ بْنِ خَيْثَمٍ عَنْ أَخِيهِ مَعْمَرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِساً عِنْدَ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام فَجَاءَ زَيْدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَأَخَذَ بِعِضَادَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ لَهُ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عليه السلام يَا عَمِّ أُعِيذُكَ بِاللهِ أَنْ تَكُونَ الْمَصْلُوبَ بِالْكُنَاسَةِ فَقَالَتْ أُمُّ زَيْدٍ وَ اللهِ لَا يَحْمِلُكَ عَلَى هَذَا الْقَوْلِ غَيْرُ الْحَسَدِ لِابْنِي فَقَالَ عليه السلام يَا لَيْتَهُ حَسَداً يَا لَيْتَهُ حَسَداً ثَلَاثاً حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عليه السلام أَنَّهُ قَالَ يَخْرُجُ مِنْ وُلْدِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ زَيْدٌ يُقْتَلُ بِالْكُوفَةِ وَ يُصْلَبُ بِالْكُنَاسَةِ يَخْرُجُ مِنْ قَبْرِهِ حِينَ يُنْشَرُ تُفَتَّحُ لِرُوحِهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ يَبْتَهِجُ بِهِ أَهْلُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ يُجْعَلُ رُوحُهُ فِي حَوْصَلَةِ طَيْرٍ أَخْضَرَ يَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ يَشَاءُ.

ترجمہ

معمر کہتے ہیں: ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں زید بن علی زین العابدینؑ آئے اور وہ دروازے کے بالائی کناروں کو پکڑ کر کھڑے ہو گئے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''چچا جان! میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ کہیں تمہیں کوفہ کے محلہ کناسہ میں صلیب پر نہ چڑھایا جائے۔

زیدؒ کی والدہ نے حضرتؑ کے یہ الفاظ سنے تو انہوں نے حضرتؑ سے کہا: آپؑ نے یہ الفاظ میرے بیٹے سے حسد کی بنا پر کہے ہیں۔

امامؑ نے فرمایا: کاش! یہ الفاظ حسد کی وجہ سے ہی ہوتے، آپؑ نے یہ الفاظ تین بار فرمائے۔

مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ان کے جد اطہر نے فرمایا تھا: ان کی نسل سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام زید ہوگا، وہ کوفہ میں قتل ہوگا اور کناسہ میں صلیب پر لٹکایا جائے گا، اسے قبر سے نکال کر صلیب پر چڑھایا جائے گا اور اس کی روح کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، اہل زمین و آسمان اس پر فخر کریں گے، اللہ تعالیٰ اس کی روح کو سبز رنگ کے ایک پرندے کے پوٹے میں رکھے گا، وہ اپنی مرضی سے جنت کی سیر کریں گے''۔

5 حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ بْنُ مُحَمَّدٍ الضَّبِّيُّ قَالَ حَدَّثَنِي شُعَيْبُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام وَ عِنْدَهُ زَيْدٌ أَخُوهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ مَعْرُوفُ بْنُ خَرَّبُوذَ الْمَكِّيُّ قَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَا مَعْرُوفُ أَنْشِدْنِي مِنْ طَرَائِفِ مَا عِنْدَكَ فَأَنْشَدَهُ

لَعَمْرُكَ مَا إِنْ أَبُو مَالِكٍ بِوَانٍ وَ لَا بِضَعِيفٍ قُوَاهُ
وَ لَا بِأَلَدَّ لَدَى قَوْلِهِ يُعَادِي الْحَكِيمَ إِذَا مَا نَهَاهُ
وَ لَكِنَّهُ سَيِّدٌ بَارِعٌ كَرِيمُ الطَّبَائِعِ حُلْوٌ ثَنَاهُ
إِذَا سُدْتَهُ سُدْتَ مِطْوَاعَةً وَ مَهْمَا وَكَلْتَ إِلَيْهِ كَفَاهُ

قَالَ فَوَضَعَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ يَدَهُ عَلَى كَتِفَيْ زَيْدٍ وَ قَالَ هَذِهِ صِفَتُكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ.

ترجمہ

جابر جعفی کہتے ہیں: میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت ان کے پاس ان کے بھائی زید بیٹھے ہوئے تھے، اسی اثناء میں معروف بن خربوذ مکی بھی ان کی خدمت میں آئے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: معروف! ہمیں کوئی اپنا عمدہ سا شعر سناؤ۔ چنانچہ معروف نے یہ شعر پڑھے۔

''تیری حیات کی قسم! ابو مالک نہ تو کمزور ہے اور نہ ہی اس کے قویٰ ضعیف ہیں اور جب کوئی دانا اسے کسی کام سے روکے تو وہ اس سے الجھنے والا نہیں ہے، وہ تو ایک عظیم المرتبت سردار ہے، جو کہ شریفانہ طبیعت رکھتا ہے اور اس کی تعریف اچھی لگتی ہے۔

اور جب تو اسے روکے گا تو ایک اطاعت گزار کو روکے گا اور جب تو کوئی کام اس کے سپرد کرے گا تو وہ اسے پورا کرے گا''۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے زید کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ''ابوالحسن! یہ تو تمہاری وصف ہے''۔

6 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ السُّكَّرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ زَكَرِيَّا الْجَوْهَرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَيَابَةَ قَالَ خَرَجْنَا وَنَحْنُ سَبْعَةُ نَفَرٍ فَأَتَيْنَا الْمَدِينَةَ فَدَخَلْنَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ الصَّادِقِ عليه السلام فَقَالَ لَنَا أَعِنْدَكُمْ خَبَرُ عَمِّي زَيْدٍ فَقُلْنَا قَدْ خَرَجَ أَوْ هُوَ خَارِجٌ قَالَ فَإِنْ أَتَاكُمْ خَبَرٌ فَأَخْبِرُونِي فَمَكَثْنَا أَيَّاماً فَأَتَى رَسُولُ بَسَّامٍ الصَّيْرَفِيِّ بِكِتَابٍ فِيهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ عليه السلام قَدْ خَرَجَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ غُرَّةَ صَفَرٍ فَمَكَثَ الْأَرْبِعَاءَ وَ الْخَمِيسَ وَ قُتِلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ قُتِلَ مَعَهُ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ فَدَخَلْنَا عَلَى الصَّادِقِ عليه السلام فَدَفَعْنَا إِلَيْهِ الْكِتَابَةَ فَقَرَأَهُ وَ بَكَى ثُمَّ قَالَ إِنَّا لِلَّهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى أَحْتَسِبُ عَمِّي إِنَّهُ كَانَ نِعْمَ الْعَمُّ إِنَّ عَمِّي كَانَ رَجُلًا لِدُنْيَانَا وَ آخِرَتِنَا مَضَى وَ اللهِ عَمِّي شَهِيداً كَشُهَدَاءَ اسْتُشْهِدُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ عَلِيٍّ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عليهم السلام.

ترجمہ

عبداللہ بن سیابہ بیان کرتے ہیں: ہم سات افراد کوفہ سے مدینہ آئے اور ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس گئے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم سے فرمایا: تمہارے پاس میرے چچا زید کے متعلق کوئی خبر ہے؟

ہم نے کہا: اب تک خروج کر چکے ہوں گے یا کرنے ہی والے ہوں گے۔

آپؑ نے فرمایا: اگر تمہیں ان کے متعلق کوئی خبر موصول ہو تو مجھے اطلاع کرنا۔

ہم چند روز مدینہ میں ٹھہرے رہے، ایک دن بسام صراف کا قاصد خط لے کر آیا جس میں اس نے لکھا تھا۔

زید بن علیؓ نے ماہ صفر میں بدھ کے دن خروج کیا اور بدھ اور جمعرات تک زندہ رہے اور جمعہ کے دن قتل ہو گئے اور ان کے ساتھ فلاں فلاں افراد شہید ہو گئے۔

ہم امامؑ کے پاس گئے اور وہ خط ان کے سامنے رکھا۔ امامؑ خط پڑھ کر رونے لگے اور کہا:۔

''ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی بارگاہ میں واپس جانے والے ہیں'' (البقرہ۔۱۵۶)

میں اس مصیبت کا اجر خدا سے طلب کرتا ہوں، وہ بہترین چچا تھے اور وہ ہماری دنیا اور آخرت کے لئے کارآمد فرد تھے۔

خدا کی قسم! میرے چچا اس دنیا سے شہید ہو کر گئے اور انہیں ان شہیدوں کا مقام حاصل ہو گیا جو رسول خدا، علی مرتضیٰ اور حسن و حسین علیہم السلام کی معیت میں شہید تھے''۔

7 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

سِنَانٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام صَبِيحَةَ يَوْمِ خَرَجَ بِالْكُوفَةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ يُعِينُنِي مِنْكُمْ عَلَى قِتَالِ أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّامِ فَوَ الَّذِي بَعَثَ مُحَمَّداً بِالْحَقِّ بَشِيراً وَ نَذِيراً لَا يُعِينُنِي مِنْكُمْ عَلَى قِتَالِهِمْ أَحَدٌ إِلَّا أَخَذْتُ بِيَدِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ بِإِذْنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَلَمَّا قُتِلَ اكْتَرَيْتُ رَاحِلَةً وَ تَوَجَّهْتُ نَحْوَ الْمَدِينَةِ فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَقُلْتُ فِي نَفْسِي وَ اللهِ لَأُخْبِرَنَّهُ بِقَتْلِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ فَيَجْزَعُ عَلَيْهِ فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَا فَعَلَ عَمِّي زَيْدٌ فَخَنَقَتْنِي الْعَبْرَةُ فَقَالَ قَتَلُوهُ قُلْتُ إِي وَ اللهِ قَتَلُوهُ قَالَ فَصَلَبُوهُ قُلْتُ إِي وَ اللهِ فَصَلَبُوهُ قَالَ فَأَقْبَلَ يَبْكِي دُمُوعُهُ تَنْحَدِرُ عَنْ جَانِبَيْ خَدِّهِ كَأَنَّهَا الْجُمَانُ ثُمَّ قَالَ يَا فُضَيْلُ شَهِدْتَ مَعَ عَمِّي زَيْدٍ قِتَالَ أَهْلِ الشَّامِ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ فَكَمْ قَتَلْتَ مِنْهُمْ قُلْتُ سِتَّةً قَالَ فَلَعَلَّكَ شَاكٌّ فِي دِمَائِهِمْ قُلْتُ لَوْ كُنْتُ شَاكّاً مَا قَتَلْتُهُمْ فَسَمِعْتُهُ وَ هُوَ يَقُولُ أَشْرَكَنِي اللهُ فِي تِلْكَ الدِّمَاءِ مَا مَضَى وَ اللهِ زَيْدٌ عَمِّي وَ أَصْحَابُهُ إِلَّا شُهَدَاءَ مِثْلَ مَا مَضَى عَلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ أَصْحَابُهُ

أخذنا من الحديث موضع الحاجة و الله تعالى هو الموفق.

ترجمہ

فضیل بن یسار کہتے ہیں کہ جس دن زیدؒ نے کوفہ میں خروج کیا، میں اسی صبح کو کوفہ میں پہنچ گیا تھا۔

میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا: ''کوئی ہے جو شام کے دہقانوں کے ساتھ جنگ میں میری مدد کرے، مجھے اس ذات کی قسم جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ بشیر و نذیر بنا کر بھیجا، تم میں سے جو بھی شخص ان کے مقابلے میں میری مدد کرے گا، قیامت کے دن میں اس کا ہاتھ پکڑ کر بحکم خدا جنت میں لے جاؤں گا''۔

جب زید شہید ہو گئے تو میں نے ایک جانور کرایہ پر لیا اور مدینہ کا رخ کیا اور دل میں یہ ارادہ تھا کہ میں یہ خبر امام جعفر صادق علیہ السلام کو جا کر سناؤں گا۔

جب میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے کہا: ''میرے چچا زید کا کیا بنا؟''

میری آواز گلے میں رندھ گئی۔

امامؑ نے فرمایا: ''ظالموں نے انہیں قتل کر دیا؟''

میں نے کہا: جی ہاں! خدا کی قسم لوگوں نے انہیں قتل کر دیا۔

امامؑ نے فرمایا: ''تو کیا ظالموں نے انہیں صلیب پہ بھی لٹکایا؟''

میں نے کہا: جی ہاں! لوگوں نے انہیں صلیب پر بھی چڑھایا۔

یہ سن کر امامؑ کی آنکھوں سے بارش کی طرح آنسو برسنے لگے اور مجھ سے فرمایا: ''فضیل! کیا تو نے میرے چچا کے ساتھ مل کر اہل شام سے جنگ کی تھی؟''

میں نے عرض کیا: جی ہاں!

امامؑ نے فرمایا: ''تم نے کتنے افراد کو قتل کیا تھا؟''

میں نے کہا: میں نے چھ افراد کو قتل کیا تھا۔

آپؑ نے فرمایا: ''تو کیا ان کے قتل کرنے کے متعلق تمہیں کوئی شک وتردد لاحق ہے؟''

میں نے عرض کیا: اگر مجھے شک ہوتا تو میں ان کو قتل ہی کیوں کرتا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ''اللہ مجھے اس خون میں شریک کرے زید حضرت علی بن ابی طالبؑ اور ان کے ساتھیوں کی راہ پر چلتے ہوئے شہید ہوئے ہیں''۔

باب 26

مختلف امور کے متعلق حضرتؑ سے مروی روایات

1 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبَّاسٍ مَوْلَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ أَذَانَ الصُّبْحِ اللهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِإِقْبَالِ نَهَارِكَ وَ إِدْبَارِ لَيْلِكَ وَ حُضُورِ صَلَوَاتِكَ وَ أَصْوَاتِ دُعَائِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَنْ تَتُوبَ عَلَيَّ إِنَّكَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا سَمِعَ أَذَانَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ مَاتَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ لَيْلَتِهِ مَاتَ تَائِباً

ترجمہ

آپؑ کے غلام، عباس سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''جو شخص آذان صبح اور آذان مغرب سن کر یہ دعا پڑھے اور اگر وہ اس دن یا اس رات مر جائے تو تائب ہو کر مرے گا۔

دعا یہ ہے۔''خدایا! میں تجھ سے تیرے دن کی آمد اور رات کے جانے اور تیری نمازوں کا وقت ہونے اور تیری دعاؤں کی آوازوں کے واسطے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیج اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے''۔

2 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْمُجَاوِرُ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَزِينٍ أَخِي دِعْبِلِ بْنِ عَلِيٍّ الْخُزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا دِعْبِلُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَرْبَعَةٌ أَنَا لَهُمْ شَفِيعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُكْرِمُ لِذُرِّيَّتِي مِنْ بَعْدِي وَ الْقَاضِي لَهُمْ حَوَائِجَهُمْ وَ السَّاعِي لَهُمْ فِي أُمُورِهِمْ عِنْدَ اضْطِرَارِهِمْ إِلَيْهِ وَ الْمُحِبُّ لَهُمْ بِقَلْبِهِ وَ لِسَانِهِ

ترجمہ

دعبل بن علی کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سنا، انہوں نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے روز میں چار افراد کی شفاعت کروں گا۔

1۔ میرے بعد میری ذریت کا احترام کرنے والا۔

2۔ ان کی حاجات پوری کرنے والا۔

3۔ ان کی پریشاں حالی کے وقت ان کے لئے جدوجہد کرنے والا۔

4۔ اپنے دل اور زبان سے ان سے محبت کرنے والا۔

3 حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْمُظَفَّرُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الْمُظَفَّرِ الْعَلَوِيُّ السَّمَرْقَنْدِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ أَبِي النَّضْرِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ الْعَيَّاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُجَاعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الصَّالِحِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْفَتْحِ بْنِ يَزِيدَ الْجُرْجَانِيِّ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام يَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ وَاقَعَ امْرَأَةً فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ حَلَالٍ أَوْ حَرَامٍ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ قَالَ عَلَيْهِ عَشْرُ كَفَّارَاتٍ لِكُلِّ مَرَّةٍ كَفَّارَةٌ فَإِنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَكَفَّارَةُ يَوْمٍ وَاحِدٍ

ترجمه

فتح بن یزید جرجانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا جس میں میں نے دریافت کیا کہ ایک شخص ماہ رمضان کے دن میں دس مرتبہ کسی عورت سے حلال یا حرام طریقہ سے مقاربت کرتا ہے تو اس کا کفارہ کیا ہے؟

امامؑ نے لکھا: ''اسے دس کفارے ادا کرنے پڑیں گے، ہر بار کے لئے ایک کفارہ دینا ہوگا، اور اگر کوئی رمضان کے کسی دن میں کھانا کھائے یا پانی پیئے تو اسے ایک دن کا کفارہ ادا کرنا ہوگا''۔

4 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمُفَسِّرُ الْمَعْرُوفُ بِأَبِي الْحَسَنِ الْجُرْجَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ الرِّضَا عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَنْ أَبِيهِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لَمَّا جَاءَهُ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنْ حَبَشَةَ قَامَ إِلَيْهِ وَ اسْتَقْبَلَهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ خُطْوَةً وَ عَانَقَهُ وَ قَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ بَكَى وَ قَالَ فَمَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا أَنَا أَشَدُّ سُرُوراً بِقُدُومِكَ يَا جَعْفَرُ أَمْ بِفَتْحِ اللهِ عَلَى يَدِ أَخِيكَ خَيْبَرَ وَبَكَى فَرَحاً بِرُؤْيَتِهِ

ترجمہ

یوسف بن محمد بن زیاد نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی۔

انہوں نے فرمایا: ''جب جعفر بن ابو طالب حبشہ سے واپس آئے تو رسول خداؐ ان کے لئے کھڑے ہوئے اور بارہ قدم چل کر ان کا استقبال کیا، انہیں گلے لگایا، ان کی پیشانی کا بوسہ دیا اور رو پڑے اور فرمایا: جعفر! آج میں فیصلہ نہیں کر سکتا کہ مجھے ان دو میں سے کس چیز کی زیادہ خوشی ہے۔ تیرے یہاں آنے کی یا تیرے بھائی علی کے ہاتھوں خیبر فتح ہونے کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشی کی شدت سے روئے تھے''۔

5 حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ رَأَيْتُ رَحِماً مُتَعَلِّقَةً بِالْعَرْشِ تَشْكُو رَحِماً إِلَى رَبِّهَا فَقُلْتُ لَهَا كَمْ بَيْنَكِ وَبَيْنَهَا مِنْ أَبٍ فَقَالَتْ نَلْتَقِي فِي أَرْبَعِينَ أَبًا.

ترجمہ

حسن بن علی الوشا نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے کہا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''معراج کی شب میں نے ایک رحم کو دیکھا جو عرش سے چمٹا ہوا دوسرے رحم کی اپنے پروردگار سے شکایت کر رہا تھا۔

میں نے اس سے پوچھا: ''تم دونوں کے درمیان کتنے آباء کا فاصلہ ہے۔

اس نے کہا: ہم چالیسویں پشت میں جا کر ملتے ہیں''۔

6 حَدَّثَنَا الْمُظَفَّرُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الْمُظَفَّرِ الْعَلَوِيُّ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ مَنْ صَامَ مِنْ شَعْبَانَ يَوْماً وَاحِداً ابْتِغَاءَ ثَوَابِ اللهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَنِ اسْتَغْفَرَ اللهَ سَبْعِينَ مَرَّةً فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ حَشَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي زُمْرَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ وَجَبَتْ لَهُ مِنَ اللهِ الكرمة ا الْكَرَامَةُ وَ مَنْ تَصَدَّقَ فِي شَعْبَانَ بِصَدَقَةٍ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ حَرَّمَ اللهُ جَسَدَهُ عَلَى النَّارِ وَ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ شَعْبَانَ وَ وَصَلَهَا بِصِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ كَتَبَ اللهُ صَوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ.

ترجمہ

عباس بن ہلال سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سنا۔

آپؑ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ کی رضا حاصل کرنے کی نیت سے ماہ شعبان میں ایک دن روزہ رکھے، اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو شخص ماہ شعبان میں ہر روز ستر مرتبہ استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گروہ میں محشور فرمائے گا، اور اللہ کی طرف سے کرامت کا حق دار ہوگا، اور جو شخص ماہ شعبان میں صدقہ دے اگرچہ کھجور کا ایک حصہ ہی کیوں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے بدن کو دوزخ پر حرام کر دے گا اور جو شخص ماہ شعبان کے تین روزے رکھے اور انہیں ماہ رمضان سے ملائے تو اللہ تعالیٰ اسے دو مسلسل مہینوں کے روزوں کا ثواب عطا کرے گا''۔

7 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ وَ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ آدَمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ آدَمَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ الصَّلَاةُ لَهَا أَرْبَعَةُ آلَافِ بَابٍ.

ترجمہ

زکریا بن آدم نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: ''نماز کے چار ہزار دروازے ہیں''۔

8 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَشَّارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْفَرَجِ الْمُظَفَّرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ الْقُمِّيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَامِدٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَصْلُوبِ قَالَ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ جَدِّي صلى الله عليه وآله صَلَّى عَلَى عَمِّهِ قُلْتُ أَعْلَمُ ذَلِكَ وَ لَكِنِّي لَمْ أَفْهَمْهُ مُبَيَّناً قَالَ نُبَيِّنُهُ لَكَ إِنْ كَانَ وَجْهُ الْمَصْلُوبِ إِلَى الْقِبْلَةِ فَقُمْ عَلَى مَنْكِبِهِ الْأَيْمَنِ وَ إِنْ كَانَ قَفَاؤُهُ إِلَى الْقِبْلَةِ فَقُمْ عَلَى مَنْكِبِهِ الْأَيْسَرِ فَإِنَّ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ وَ إِنْ كَانَ مَنْكِبُهُ الْأَيْسَرُ إِلَى الْقِبْلَةِ فَقُمْ عَلَى مَنْكِبِهِ الْأَيْمَنِ وَ إِنْ كَانَ مَنْكِبُهُ الْأَيْمَنُ إِلَى الْقِبْلَةِ فَقُمْ عَلَى مَنْكِبِهِ الْأَيْسَرِ وَ كَيْفَ كَانَ مُنْحَرِفاً فَلَا تُزَايِلَنَّ مَنَاكِبَهُ وَ لْيَكُنْ وَجْهُكَ إِلَى مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لَا تَسْتَقْبِلْهُ وَ لَا تَسْتَدْبِرْهُ الْبَتَّةَ قَالَ أَبُو هَاشِمٍ ثُمَّ قَالَ الرِّضَا عليه السلام قَدْ فَهِمْتَ إِنْ شَاءَ اللهُ.

قال مصنف هذا الكتاب رحمه الله هذا حديث غريب لم أجده في شيء من الأصول و المصنفات ولا أعرفه إلا بهذا الإسناد.

ترجمہ

ابو ہاشم جعفری نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: مصلوب (جسے سولی پر چڑھایا گیا ہو) پر نماز جنازہ کس طرح سے پڑھنی چاہیے؟

آپؑ نے فرمایا: کیا تجھے علم نہیں ہے کہ میرے دادا صلوات اللہ علیہ نے اپنے چچا کی نماز جنازہ پڑھی تھی۔

میں نے کہا: جی ہاں! مجھے یہ علم ہے لیکن اس کی کیفیت کو نہیں جانتا، آپؑ اس کی وضاحت فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: ''ہم وضاحت کرتے ہیں، اگر مصلوب کا چہرہ قبلہ کی جانب ہو تو اس کے دائیں کندھے کے سامنے کھڑے ہو جاؤ، اگر اس کی پشت قبلہ کی جانب ہو تو اس کے بائیں کندھے کے سامنے کھڑے ہو جاؤ۔

مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے، اگر مصلوب کا بایاں کندھا قبلہ کی طرف ہو تو تم اس کے دائیں کندھے کے سامنے کھڑے ہو جاؤ اور اگر اس کا دایاں کندھا قبلہ کی طرف ہو تو تم اس کے بائیں کندھے کے سامنے کھڑے ہو جاؤ، اگر وہ منحرف ہو تو تم اس کے کندھوں سے دور نہ ہونا اور تمہارا چہرہ مشرق و مغرب کے درمیان ہونا چاہیے اور نہ تو اس کی طرف منہ ہو اور نہ ہی پشت ہو''۔

ابو ہاشم راوی کہتے ہیں کہ امامؑ نے فرمایا: اب تم نے مسئلہ سمجھ لیا ہوگا۔

مصنف کتاب ھذا رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ حدیث غریب ہے، اصول و مصنفات میں مجھے یہ حکم کہیں نہیں مل سکا اور اس حدیث کو صرف انہی اسناد سے ہی پہچانتا ہوں''۔

9 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الدِّلْهَاثِ مَوْلَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِناً حَتَّى يَكُونَ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ سُنَّةٌ مِنْ رَبِّهِ وَ سُنَّةٌ مِنْ نَبِيِّهِ وَ سُنَّةٌ مِنْ وَلِيِّهِ فَالسُّنَّةُ مِنْ رَبِّهِ كِتْمَانُ سِرِّهِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ عالِمُ الْغَيْبِ فَلا يُظْهِرُ عَلى غَيْبِهِ أَحَداً إِلَّا مَنِ ارْتَضى مِنْ رَسُولٍ وَ أَمَّا السُّنَّةُ مِنْ نَبِيِّهِ فَمُدَارَاةُ النَّاسِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَمَرَ نَبِيَّهُ صلى الله عليه وآله بِمُدَارَاةِ النَّاسِ فَقَالَ خُذِ الْعَفْوَ وَ أْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ أَعْرِضْ عَنِ الْجاهِلِينَ وَ أَمَّا السُّنَّةُ مِنْ وَلِيِّهِ فَالصَّبْرُ فِي الْبَأْسَاءِ وَ الضَّرَّاءِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ وَ الصَّابِرِينَ فِي الْبَأْساءِ وَ الضَّرَّاءِ.

ترجمہ

حضرتؑ کے ایک غلام، حارث بن دلہاث نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

آپؑ نے فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا جب تک اس میں تین خصلتیں نہ ہوں، ان میں سے

ایک اللہ کی سنت ہے، ایک اللہ کے نبیؐ کی سنت ہے اور ایک اللہ کے ولیؑ کی سنت ہے۔

اللہ کی سنت راز کو پوشیدہ رکھنا ہے، چنانچہ رب العزت کا ارشاد ہے: ''وہ غیب کے جاننے والا ہے، اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا سوائے اس کے کہ جس رسول کو چن لے''۔[۱]

نبیؐ کی سنت لوگوں سے مدارات سے پیش آنا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کو مدارات سے پیش آنے کا حکم دیا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

''عفو و درگزر کی عادت اپنائیں، نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں سے منہ موڑ لیں''۔[۲]

ولی کی سنت دکھ اور بیماری میں صبر کرنا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

''اور وہ فقر و فاقہ اور پریشانیوں اور بیماریوں اور میدان جنگ کے حالات میں صبر کرتے ہیں''۔[۳]

10 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْمَدَنِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ عَنِ الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله تَعَلَّمُوا مِنَ الْغُرَابِ خِصَالًا ثَلَاثاً اسْتِتَارَهُ بِالسِّفَادِ وَبُكُورَهُ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ وَحَذَرَهُ.

ترجمہ

سلیمان بن جعفر جعفری نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔

''کوے سے تین خصلتیں سیکھو۔

1۔ اس کا چھپ کر مقاربت کرنا۔

2۔ حصول رزق کے لئے صبح سویرے اٹھنا۔

3۔ ہر وقت ہوشیار رہنا''۔

11 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَمْزَةَ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَاسِرٌ الْخَادِمُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ إِنَّ

---

[۱] سورۂ جن۔۲۶،۲۷

[۲] اعراف۔۱۹۹

[۳] البقرہ۔۱۷۷

أَوْحَشَ مَا يَكُونُ هَذَا الْخَلْقُ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ يَوْمَ يُولَدُ وَ يَخْرُجُ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ فَيَرَى الدُّنْيَا وَ يَوْمَ يَمُوتُ فَيُعَايِنُ الْآخِرَةَ وَ أَهْلَهَا وَ يَوْمَ يُبْعَثُ فَيَرَى أَحْكَاماً لَمْ يَرَهَا فِي دَارِ الدُّنْيَا وَ قَدْ سَلَّمَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى يَحْيَى عليه السلام فِي هَذِهِ الثَّلَاثَةِ الْمَوَاطِنِ وَ آمَنَ رَوْعَتَهُ فَقَالَ وَ سَلامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَ يَوْمَ يَمُوتُ وَ يَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا وَ قَدْ سَلَّمَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَى نَفْسِهِ فِي هَذِهِ الثَّلَاثَةِ الْمَوَاطِنِ فَقَالَ وَ السَّلامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَ يَوْمَ أَمُوتُ وَ يَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا.

ترجمه

یاسر خادم سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سنا۔

انہوں نے فرمایا: ''یہ مخلوق تین موقع پر سب سے زیادہ پریشان ہوتی ہے۔

1۔ جب انسان شکم مادر سے برآمد ہوکر اس وسیع وعریض دنیا کو دیکھتا ہے۔

2۔ جب مرکر آخرت کا مشاہدہ کرتا ہے۔

3۔ جب قبر سے قیامت کے دن نکالا جائے گا تو انسان وہ کچھ دیکھے گا جسے اس نے دنیا میں نہیں دیکھا ہو گا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰؑ کو ان تینوں مواقع کی سلامتی عطا کی جیسا کہ فرمان خداوندی ہے۔

''اور ان پر سلامتی ہے جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن دوبارہ زندہ اٹھایا جائے گا''۔[۱]

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی مذکورہ تینوں مواقع کے لئے اپنی سلامتی کا خود اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

''اور سلام ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور جس دن دوبارہ زندہ اٹھایا جاؤں گا''۔[۲]

12 حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الدَّيْلَمِيِّ مَوْلَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ مَنْ حَجَّ بِثَلَاثَةٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَدِ اشْتَرَى نَفْسَهُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِالثَّمَنِ وَ لَمْ يَسْأَلْهُ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَ مَالَهُ مِنْ حَلَالٍ أَوْ حَرَامٍ.

قال مصنف هذا الكتاب يعني بذلك أنه لم يسأله عما وقع في ماله من الشبهة و يرضى عنه خصماءه بالعوض.

---

[۱] مریم۔۱۵
[۲] مریم۔۳۳

حضرتؑ کے ایک غلام حسین بن علی دیلمی کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضاؑ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''جو شخص تین اہل ایمان کو حج کرائے تو اس نے دولت کے بدلے اللہ سے اپنی جان کو خرید لیا، اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس سے اس کی دولت کے متعلق سوال نہیں کرے گا کہ اس نے حلال سے کمائی تھی یا حرام سے کمائی تھی؟''

مصنف کہتے ہیں: ''اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ اس سے مشتبہ مال کے متعلق سوال نہیں کرے گا اور اس کے دعویداروں کو اپنی طرف سے معاوضہ دے گا''۔

13 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنِ السَّيَّارِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الدِّلْهَاثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَمَرَ بِثَلَاثَةٍ مَقْرُونٍ بِهَا ثَلَاثَةٌ أُخْرَى أَمَرَ بِالصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ فَمَنْ صَلَّى وَ لَمْ يُزَكِّ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ صَلَاتَهُ وَ أَمَرَ بِالشُّكْرِ لَهُ وَ لِلْوَالِدَيْنِ فَمَنْ لَمْ يَشْكُرْ وَالِدَيْهِ لَمْ يَشْكُرِ اللهَ وَ أَمَرَ بِاتِّقَاءِ اللهِ وَ صِلَةِ الرَّحِمِ فَمَنْ لَمْ يَصِلْ رَحِمَهُ لَمْ يَتَّقِ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ.

ترجمہ

حارث بن دلہاث نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے ابوالحسن علی بن موسیٰ رضاؑ سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کا حکم دیا اور انہیں تین چیزوں سے متصل قرار دیا۔

1۔ اللہ نے نماز اور زکوٰۃ کا ایک ساتھ حکم دیا، لہٰذا جو شخص نماز پڑھے اور زکوٰۃ نہ دے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

2۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے شکر اور والدین کے شکریہ کا ایک ساتھ حکم دیا، لہٰذا جو شخص اللہ کا شکر ادا کرے اور والدین کا شکریہ ادا نہ کرے تو خدا کا شکر قبول نہیں ہوگا۔

3۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے تقویٰ اور صلہ رحمی کا ایک ساتھ حکم دیا ہے، لہٰذا جو شخص خوف خدا کے تقاضوں پر تو عمل کرے لیکن صلہ رحمی نہ کرے تو اس نے اللہ کا خوف ہی دل میں نہیں رکھا''۔

14 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ الْكُمَيْدَانِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ عَلَامَاتِ الْفَقِيهِ الْحِلْمُ وَ الْعِلْمُ وَ الصَّمْتُ إِنَّ الصَّمْتَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْحِكْمَةِ إِنَّ الصَّمْتَ يَكْسِبُ الْمَحَبَّةَ إِنَّهُ دَلِيلٌ عَلَى كُلِّ خَيْرٍ.

ترجمہ

احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی سے روایت ہے، انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی۔

آپؑ نے فرمایا: ''حلم، علم اور خاموشی فقیہ کی علامات میں سے ہیں یقینا خاموشی حکمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، خاموشی محبت کا ذریعہ ہے اور وہ ہر بھلائی کے لئے رہنمائی کرتی ہے''۔

15 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الدَّقَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ الرَّازِيِّ عَنْ حَمْدَانَ الدِّيوَانِيِّ قَالَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام صَدِيقُ كُلِّ امْرِءٍ عَقْلُهُ وَ عَدُوُّهُ جَهْلُهُ.

ترجمہ

حمدان دیوانی سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''ہر شخص کا دوست اس کی عقل اور اس کا دشمن اس کی جہالت ہوتی ہے''۔

16 حَدَّثَنَا أَبُو مَنْصُورٍ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّائِيُّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَنَّهُ دَعَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عليه السلام عَلَى أَنْ تَضْمَنَ لِي ثَلَاثَ خِصَالٍ قَالَ وَ مَا هِيَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا تُدْخِلُ عَلَيْنَا شَيْئاً مِنْ خَارِجٍ وَ لَا تَدَّخِرُ عَنَّا شَيْئاً فِي الْبَيْتِ وَ لَا تُجْحِفُ بِالْعِيَالِ قَالَ ذَلِكَ لَكَ فَأَجَابَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام.

ترجمہ

ابوالقاسم عبداللہ بن محمد طائی نے اپنے والد سے روایت کی ہے، انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے روایت کی۔

''ایک شخص نے حضرت علیؑ کو کھانے کی دعوت دی، تو آپؑ نے فرمایا: اگر تمہیں ہماری تین شرائط منظور ہوں تو ہم تمہاری دعوت قبول کریں گے۔

اس شخص نے پوچھا: مولا! وہ کون سی شرائط ہیں؟

آپؑ نے فرمایا:

1۔ باہر سے کوئی چیز لا کر دعوت میں شامل نہ کرو گے۔

2۔ گھر کا کھانا ہم سے چھپا کر نہ رکھو گے۔

3۔ ہماری وجہ سے اہل وعیال کو تکلیف میں مبتلا نہ کرو گے۔
اس شخص نے کہا: مولا! مجھے آپؑ کی تمام شرائط منظور ہیں۔
آپؑ نے اس کی دعوت قبول فرمائی۔

17 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْأَصْفَهَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَرْبَعَةٌ أَنَا شَفِيعُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَوْ أَتَوْنِي بِذُنُوبِ أَهْلِ الْأَرْضِ مُعِينُ أَهْلِ بَيْتِي وَ الْقَاضِي لَهُمْ حَوَائِجَهُمْ عِنْدَ مَا اضْطُرُّوا إِلَيْهِ وَ الْمُحِبُّ لَهُمْ بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ وَ الدَّافِعُ عَنْهُمْ بِيَدِهِ.

ترجمہ

داؤد بن سلیمان نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی۔

آپؑ نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔
چار افراد کا بروز قیامت میں شفیع ہوں گا، اگر چہ وہ میرے پاس تمام اہل ارض کے گناہ لے کر بھی کیوں نہ آئیں۔
1۔ میری اہل بیتؑ کا مددگار۔
2۔ بوقت ضرورت ان کی حاجات پوری کرنے والا۔
3۔ دل وزبان سے ان ساتھ سے محبت کرنے والا۔
4۔ اپنے ہاتھ سے ان کا دفاع کرنے والا۔

18 حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ احْتُبِسَ الْقَمَرُ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى مُوسَى أَنْ أَخْرِجْ عِظَامَ يُوسُفَ عليه السلام مِنْ مِصْرَ وَ وَعَدَهُ طُلُوعَ الْقَمَرِ إِذَا أَخْرَجَ عِظَامَهُ فَسَأَلَ مُوسَى عليه السلام عَنْ مَنْ يَعْلَمُ مَوْضِعَهُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هَاهُنَا عَجُوزٌ تَعْلَمُ عِلْمَهُ فَبَعَثَ إِلَيْهَا فَأُتِيَ بِعَجُوزٍ مُقْعَدَةٍ عَمْيَاءَ فَقَالَ لَهَا أَ تَعْرِفِينَ مَوْضِعَ قَبْرِ يُوسُفَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَأَخْبِرِينِي بِهِ فَقَالَتْ لَا حَتَّى تُعْطِيَنِي أَرْبَعَ خِصَالٍ تُطْلِقَ لِي رِجْلِي وَ تُعِيدَ إِلَيَّ شَبَابِي وَ تَرُدُّ إِلَيَّ بَصَرِي وَ تَجْعَلَنِي مَعَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ فَكَبُرَ ذَلِكَ عَلَى مُوسَى عليه السلام قَالَ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ يَا مُوسَى أَعْطِهَا مَا سَأَلَتْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا تُعْطِي عَلَيَّ فَفَعَلَ فَدَلَّتْهُ

عَلَيْهِ فَاسْتَخْرَجَهُ مِنْ شَاطِئِ النِّيلِ فِي صُنْدُوقٍ مَرْمَرٍ فَلَمَّا أَخْرَجَهُ طَلَعَ الْقَمَرُ فَحَمَلَهُ إِلَى الشَّامِ فَلِذَلِكَ يَحْمِلُ أَهْلُ الْكِتَابِ مَوْتَاهُمْ إِلَى الشَّامِ.

ترجمہ

حسن بن علی بن فضال نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی۔

آپؑ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل سے چاند چھپ گیا، اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ مصر سے یوسف علیہ السلام کی لاش نکالو اور جب تم لاش نکالو گے تو چاند طلوع ہوگا۔

موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں سے پوچھا: کیا تمہیں قبر یوسفؑ کا علم ہے؟

لوگوں نے بتایا: یہاں ایک بڑھیا رہتی ہے جسے قبر یوسفؑ کا علم ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چند افراد کو اس کے پاس بھیجا تو وہ ایک اپاہج بڑھیا کو اٹھا کر ان کے پاس لے آئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بڑھیا سے پوچھا: کیا تمہیں قبر یوسفؑ کے مقام کا علم ہے؟

بڑھیا نے کہا: جی ہاں! مجھے ان کا مقام قبر معلوم ہے۔

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تو ہمیں اس کی نشان دہی کرو۔

بڑھیا نے جواب میں کہا: جب تک آپ مجھے چار باتوں کی ضمانت نہ دیں میں آپ کو اس مقام کی نشان دہی نہیں کروں گی۔

1۔ میں اپاہج ہوں اور چلنے پھرنے سے عاجز ہوں، آپؑ میری ٹانگوں کو ٹھیک کر دیں۔

2۔ مجھے دوبارہ شباب و جوانی لے کر دیں۔

3۔ مجھے دوبارہ بصارت عطا کرائیں۔

4۔ مجھے جنت میں اپنی زوجہ بنائیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بڑھیا کی شرائط ناگوار گذریں، اللہ تعالیٰ نے انہیں وحی فرمائی۔

جو کچھ یہ مانگ رہی ہے اسے دے دو، کیونکہ اس کی تمام شرائط کا تعلق میری قدرت کاملہ سے ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے تمام مطالبات منظور کیے تو اس نے دریائے نیل کے کنارے ایک مقام کی نشان دہی کی اور بتایا کہ یوسف علیہ السلام کی میت سنگ مرمر کے صندوق میں بند ہے۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہ صندوق برآمد کی تو چاند طلوع ہوا پھر حضرتؑ اس صندوق کو اپنے ساتھ ملک شام لے گئے، یہی وجہ ہے کہ اہل کتاب اپنے مردوں کو شام لے جاتے ہیں''۔

19 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنْ بِسْمِ اللهِ قَالَ مَعْنَى قَوْلِ الْقَائِلِ بِسْمِ اللهِ أَيْ أَسِمُ عَلَى نَفْسِي بِسِمَةٍ مِنْ سِمَاتِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ هِيَ الْعُبُودِيَّةُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ مَا السِّمَةُ قَالَ الْعَلَامَةُ.

ترجمہ

علی بن حسن بن فضال نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے ''بِسْمِ اللّٰہِ'' (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں) کا مطلب دریافت کیا۔

آپؑ نے فرمایا: "بِسْمِ اللهِ" کا مقصد یہ ہے کہ میں اپنے آپ پر اللہ تعالیٰ کی علامات میں سے ایک علامت ثبت کررہا ہوں اور وہ ہے عبادت''۔

20 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ فِي جَنَاحِ كُلِّ هُدْهُدٍ خَلَقَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَكْتُوبٌ بِالسُّرْيَانِيَّةِ آلُ مُحَمَّدٍ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ.

ترجمہ

سلیمان بن جعفر نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی۔

انہوں نے فرمایا: ہر ہد ہد کے پروں میں سریانی زبان میں اللہ تعالیٰ نے یہ عبارت تحریر فرمائی: ''آل محمد بہترین مخلوق ہے''۔

21 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْأَصْفَهَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَهْدِيٍّ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَا عَلِيُّ طُوبَى لِمَنْ أَحَبَّكَ وَ صَدَّقَ بِكَ وَ وَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَكَ وَ كَذَّبَ بِكَ مُحِبُّوكَ مَعْرُوفُونَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَ الْأَرْضِ السَّابِعَةِ السُّفْلَى وَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ هُمْ أَهْلُ الدِّينِ وَ الْوَرَعِ وَ

السَّمْتِ الْحَسَنِ وَ التَّوَاضُعِ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ خَاشِعَةٌ أَبْصَارُهُمْ وَجِلَةٌ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قَدْ عَرَفُوا حَقَّ وَلَايَتِكَ وَ أَلْسِنَتُهُمْ نَاطِقَةٌ بِفَضْلِكَ وَ أَعْيُنُهُمْ سَاكِبَةٌ تَحَنُّناً عَلَيْكَ وَ عَلَى الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكَ يَدِينُونَ لِلّٰهِ بِمَا أَمَرَهُمْ بِهِ فِي كِتَابِهِ وَ جَاءَهُمْ بِهِ الْبُرْهَانُ مِنْ سُنَّةِ نَبِيِّهِ عَامِلُونَ بِمَا يَأْمُرُهُمْ بِهِ أُولُو الْأَمْرِ مِنْهُمْ مُتَوَاصِلُونَ غَيْرُ مُتَقَاطِعِينَ مُتَحَابُّونَ غَيْرُ مُتَبَاغِضِينَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتُصَلِّي عَلَيْهِمْ وَ تُؤَمِّنُ عَلَى دُعَائِهِمْ وَ تَسْتَغْفِرُ لِلْمُذْنِبِ مِنْهُمْ وَ تَشْهَدُ حَضْرَتَهُ وَ تَسْتَوْحِشُ لِفَقْدِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ

ابوعلی احمد بن علی بن مہدی رقی نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے امام علی رضاؑ سے روایت کی، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضرت علی بن ابی طالبؑ سے روایت کی، آپؑ نے فرمایا: ''رسول خداؐ کا ارشاد ہے: یا علیؑ! اس کے لئے خوشخبری ہے جس نے تم سے محبت کی اور تیری تصدیق کی اور اس کے لئے ہلاکت ہے جس نے تم سے بغض رکھا اور تجھے جھٹلایا۔

یا علیؑ! تیرے محب ساتویں آسمان اور ساتویں زمین اور اس کے مابین معروف ہیں، وہ اہل دین اور اہل تقویٰ اور اہل سیرتِ حسنہ اور خدا کی رضا کے لئے انکساری کرنے والے ہیں، ان کی نگاہیں پُرخشوع اور ان کے دل ذکر خداوندی کی وجہ سے خائف ہوتے ہیں اور انہوں نے تیری ولایت کے حق کو پہچانا ہے، ان کی زبانیں تیری فضیلت کے بیان میں بولنے والی ہیں اور تیری اور تیری اولاد کے ائمہ کے مصائب کی وجہ سے ان کی آنکھیں روتی رہتی ہیں۔

اللہ نے اپنی کتاب میں انہیں جو حکم دیا ہے وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ سنت پیغمبرؐ کی برہان ان تک پہنچی ہے وہ اس پر یقین رکھتے ہیں اور انہیں اولی الامر جو حکم دیتے ہیں وہ اس پر عمل کرتے ہیں، وہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں قطع رحمی نہیں کرتے، ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے ہیں، بغض رکھنے والے نہیں ہیں اور فرشتے ان پر رحمت بھیجتے ہیں اور ان کی دعا پر آمین کہتے ہیں اور ان میں سے جو گناہ گار ہو، فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور ان کے جنازے میں شامل ہوتے ہیں اور ایسے اہل ایمان کے چلے جانے کی وجہ سے ملائکہ روز قیامت تک تنہائی محسوس کرتے ہیں''۔

22 حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَاشِمِيُّ الْكُوفِيُّ بِالْكُوفَةِ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فُرَاتٍ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْفَضْلِ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبُخَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ

الْهَرَوِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ مَا خَلَقَ اللهُ خَلْقاً أَفْضَلَ مِنِّي وَ لَا أَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنِّي قَالَ عَلِيٌّ علیہ السلام فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَأَنْتَ أَفْضَلُ أَمْ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ يَا عَلِيُّ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَضَّلَ أَنْبِيَاءَهُ الْمُرْسَلِينَ عَلَى مَلَائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَ فَضَّلَنِي عَلَى جَمِيعِ النَّبِيِّينَ وَ الْمُرْسَلِينَ وَ الْفَضْلُ بَعْدِي لَكَ يَا عَلِيُّ وَ لِلْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِكَ وَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَخُدَّامُنَا وَ خُدَّامُ مُحِبِّينَا يَا عَلِيُّ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ... وَ يَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِوَلَايَتِنَا يَا عَلِيُّ لَوْ لَا نَحْنُ مَا خَلَقَ اللهُ آدَمَ علیہ السلام وَ لَا الْحَوَّاءَ وَ لَا الْجَنَّةَ وَ لَا النَّارَ وَ لَا السَّمَاءَ وَ لَا الْأَرْضَ فَكَيْفَ لَا نَكُونُ أَفْضَلَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ قَدْ سَبَقْنَاهُمْ إِلَى مَعْرِفَةِ رَبِّنَا وَ تَسْبِيحِهِ وَ تَهْلِيلِهِ وَ تَقْدِيسِهِ لِأَنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَرْوَاحُنَا فَأَنْطَقَهَا بِتَوْحِيدِهِ وَ تَمْجِيدِهِ ثُمَّ خَلَقَ الْمَلَائِكَةَ فَلَمَّا شَاهَدُوا أَرْوَاحَنَا نُوراً وَاحِداً اسْتَعْظَمَتْ أَمْرَنَا فَسَبَّحْنَا لِتَعْلَمَ الْمَلَائِكَةُ أَنَّا خَلْقٌ مَخْلُوقُونَ وَ أَنَّهُ مُنَزَّهٌ عَنْ صِفَاتِنَا فَسَبَّحَتِ الْمَلَائِكَةُ بِتَسْبِيحِنَا وَ نَزَّهَتْهُ عَنْ صِفَاتِنَا فَلَمَّا شَاهَدُوا عِظَمَ شَأْنِنَا هَلَّلْنَا لِتَعْلَمَ الْمَلَائِكَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّا عَبِيدٌ وَ لَسْنَا بِآلِهَةٍ يَجِبُ أَنْ نُعْبَدَ مَعَهُ أَوْ دُونَهُ فَقَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَلَمَّا شَاهَدُوا كِبَرَ مَحَلِّنَا كَبَّرْنَا لِتَعْلَمَ الْمَلَائِكَةُ أَنَّ اللهَ أَكْبَرُ مِنْ أَنْ يُنَالَ عِظَمُ الْمَحَلِّ إِلَّا بِهِ فَلَمَّا شَاهَدُوا مَا جَعَلَهُ اللهُ لَنَا مِنَ الْعِزَّةِ وَ الْقُوَّةِ فَقُلْنَا لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ لِتَعْلَمَ الْمَلَائِكَةُ أَنَّهُ لَا حَوْلَ لَنَا وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَلَمَّا شَاهَدُوا مَا أَنْعَمَ اللهُ بِهِ عَلَيْنَا وَ أَوْجَبَهُ لَنَا مِنْ فَرْضِ الطَّاعَةِ قُلْنَا الْحَمْدُ لِلَّهِ لِتَعْلَمَ الْمَلَائِكَةُ مَا يَسْتَحِقُّ لِلَّهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ عَلَيْنَا مِنَ الْحَمْدِ عَلَى نِعَمِهِ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَبِنَا اهْتَدَوْا إِلَى مَعْرِفَةِ تَوْحِيدِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ تَسْبِيحِهِ وَ تَهْلِيلِهِ وَ تَحْمِيدِهِ وَ تَمْجِيدِهِ ثُمَّ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَلَقَ آدَمَ فَأَوْدَعَنَا صُلْبَهُ وَ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ بِالسُّجُودِ لَهُ تَعْظِيماً لَنَا وَ إِكْرَاماً وَ كَانَ سُجُودُهُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عُبُودِيَّةً وَ لِآدَمَ إِكْرَاماً وَ طَاعَةً لِكَوْنِنَا فِي صُلْبِهِ فَكَيْفَ لَا نَكُونُ أَفْضَلَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ قَدْ سَجَدُوا لِآدَمَ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ وَ إِنَّهُ لَمَّا عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ أَذَّنَ جَبْرَئِيلُ مَثْنَى مَثْنَى وَ أَقَامَ مَثْنَى مَثْنَى ثُمَّ قَالَ لِي تَقَدَّمْ يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَهُ يَا جَبْرَئِيلُ أَتَقَدَّمُ عَلَيْكَ قَالَ نَعَمْ لِأَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَضَّلَ أَنْبِيَاءَهُ عَلَى مَلَائِكَتِهِ أَجْمَعِينَ وَ فَضَّلَكَ خَاصَّةً قَالَ فَتَقَدَّمْتُ فَصَلَّيْتُ بِهِمْ وَ لَا فخر فَخْرَ فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى حُجُبِ النُّورِ قَالَ لِي جَبْرَئِيلُ تَقَدَّمْ يَا مُحَمَّدُ وَ تَخَلَّفَ عَنِّي فَقُلْتُ لَهُ يَا جَبْرَئِيلُ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْضِعِ تُفَارِقُنِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ

إِنَّ انْتِهَاءَ حَدِّيَ الَّذِي وَضَعَنِي اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهِ إِلَى هَذَا الْمَكَانِ فَإِنْ تَجَاوَزْتُهُ احْتَرَقَتْ أَجْنِحَتِي بِتَعَدِّي حُدُودِ رَبِّي جَلَّ جَلَالُهُ فَزُخَّ بِيَ النُّورَ زَخَّةً حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مَا شَاءَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ عُلُوِّ مَكَانِهِ فَنُودِيتُ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّي وَ سَعْدَيْكَ تَبَارَكْتَ وَ تَعَالَيْتَ فَنُودِيتُ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ عَبْدِي وَ أَنَا رَبُّكَ فَإِيَّايَ فَاعْبُدْ وَ عَلَيَّ فَتَوَكَّلْ فَإِنَّكَ نُورِي فِي عِبَادِي وَ رَسُولِي إِلَى خَلْقِي وَ حُجَّتِي عَلَى بَرِيَّتِي لَكَ وَ لِمَنْ تَبِعَكَ خَلَقْتُ جَنَّتِي وَلِمَنْ خَالَفَكَ خَلَقْتُ نَارِي وَلِأَوْصِيَائِكَ أَوْجَبْتُ كَرَامَتِي وَلِشِيعَتِهِمْ أَوْجَبْتُ ثَوَابِي فَقُلْتُ يَا رَبِّ وَمَنْ أَوْصِيَائِي فَنُودِيتُ يَا مُحَمَّدُ أَوْصِيَاؤُكَ الْمَكْتُوبُونَ عَلَى سَاقِ عَرْشِي فَنَظَرْتُ وَ أَنَا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي جَلَّ جَلَالُهُ إِلَى سَاقِ الْعَرْشِ فَرَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ نُوراً فِي كُلِّ نُورٍ سَطْرٌ أَخْضَرُ عَلَيْهِ اسْمُ وَصِيٍّ مِنْ أَوْصِيَائِي أَوَّلُهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ آخِرُهُمْ مَهْدِيُّ أُمَّتِي فَقُلْتُ يَا رَبِّ هَؤُلَاءِ أَوْصِيَائِي بَعْدِي فَنُودِيتُ يَا مُحَمَّدُ هَؤُلَاءِ أَوْصِيَائِي وَ أَحِبَّائِي وَ أَصْفِيَائِي وَ حُجَجِي بَعْدَكَ عَلَى بَرِيَّتِي وَ هُمْ أَوْصِيَاؤُكَ وَ خُلَفَاؤُكَ وَ خَيْرُ خَلْقِي بَعْدَكَ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَأُظْهِرَنَّ بِهِمْ دِينِي وَ لَأُعْلِيَنَّ بِهِمْ كَلِمَتِي وَ لَأُطَهِّرَنَّ الْأَرْضَ بِآخِرِهِمْ مِنْ أَعْدَائِي وَ لَأُمَلِّكَنَّهُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا وَ لَأُسَخِّرَنَّ لَهُ الرِّيَاحَ وَ لَأُذَلِّلَنَّ لَهُ السَّحَابَ الصِّعَابَ وَ لَأُرَقِّيَنَّهُ فِي الْأَسْبَابِ وَ لَأَنْصُرَنَّهُ بِجُنْدِي وَ لَأُمِدَّنَّهُ بِمَلَائِكَتِي حَتَّى يُعْلِنَ دَعْوَتِي وَ يَجْمَعَ الْخَلْقَ عَلَى تَوْحِيدِي ثُمَّ لَأُدِيمَنَّ مُلْكَهُ وَ لَأُدَاوِلَنَّ الْأَيَّامَ بَيْنَ أَوْلِيَائِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ

عبدالسلام بن صالح ہروی نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے فرمایا۔

''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ سے افضل اور بہتر کوئی مخلوق پیدا نہیں کی''۔

علی علیہ السلام نے عرض کی: ''یارسول اللہؐ! آپؐ افضل ہیں یا جبریلؑ؟''

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یا علیؑ! اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاءؑ و مرسلینؑ کو ملائکہ مقربینؑ سے افضل بنایا ہے اور مجھے تمام انبیاءؑ و مرسلینؑ پر فضیلت دی ہے، اور میرے بعد تم اور تمہاری نسل کے ائمہ افضل ہیں، اور یقیناً ملائکہ ہمارے اور ہمارے محبوں کے خادم ہیں۔

حاملین عرش اور اس کے گرد مقرر فرشتے اللہ کی حمد کے ساتھ پاکیزگی بیان کرتے ہیں اور جو لوگ ہماری ولایت پر ایمان لائے ہیں، ان کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

یا علیؑ! اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ نہ آدمؑ کو پیدا کرتا اور نہ حوّاؑ کو اور نہ ہی جنت و دوزخ کو پیدا کرتا اور نہ ہی آسمان و زمین کو پیدا کرتا۔

ہم بھلا ملائکہؑ سے افضل کیونکر نہ ہوں جب کہ ہم نے پروردگار کی معرفت اور تسبیح و تہلیل و تقدیس میں ان پر سبقت حاصل کی ہے، کیونکہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ہماری ارواح کو پیدا کیا اور اسے اپنی توحید و تمجید کے ساتھ گویائی عطا کی، پھر اللہ تعالیٰ نے ملائکہؑ کو پیدا کیا، جب ملائکہؑ نے ہمیں نور واحد کی صورت میں مشاہدہ کیا تو انہوں نے ہماری شان کو عظیم سمجھ لیا تو ہم نے پڑھا "سُبْحَانَ اللّٰہِ" (تسبیح کرتا ہوں میں خدائے بزرگ کی) پڑھا تا کہ ملائکہؑ کو علم ہو جائے کہ ہم پیدا ہونے والی مخلوق ہیں اور ہمارا پیدا کرنے والا ہماری صفات سے منزّہ ہے۔

چنانچہ ہماری تسبیح سن کر ملائکہؑ نے تسبیح کی اور اللہ کو ہماری صفات سے منزہ سمجھا، اور جب ملائکہؑ نے ہماری عظمتِ شان کو ملاحظہ کیا تو ہم نے کہا "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" (نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے) تا کہ ملائکہ کو علم ہو جائے کہ عبادت کے لائق صرف اللہ ہے اور ہم اس کے بندے ہیں، معبود نہیں ہیں، اسی لئے نہ تو اللہ کے ساتھ ہماری عبادت جائز ہے اور نہ ہی اس کے علاوہ ہماری عبادت جائز ہے۔

چنانچہ ہم سے "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" سن کر ملائکہ نے بھی "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کہا۔

اور جب ملائکہ نے ہمارے مقام کی بڑائی (بزرگی) کا ملاحظہ کیا تو ہم نے کہا "اللّٰہ اکبر" (اللہ بڑا بزرگ و برتر ہے)

تا کہ ملائکہ کو علم ہو جائے کہ بڑائی کا سرچشمہ ذاتِ خداوندی ہے، اس کے علاوہ کسی اور مقام سے بڑائی حاصل نہیں ہو سکتی۔

اور جب ملائکہ نے ہماری عزت و قوت کا مشاہدہ کیا تو ہم نے کہا:

"نہیں ہے کوئی طاقت اور قوت سوائے خدائے بلند اور بزرگ کے"

تا کہ ملائکہ کو علم ہو جائے کہ ہماری قوت و طاقت اللہ کی عطا کردہ ہے۔ اور جب ملائکہ نے ہم پر اللہ کے انعامات اور ہماری اطاعت کی فرضیت کا مشاہدہ کیا تو ہم نے کہا "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ"۔ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ثابت ہیں)

تا کہ ملائکہ کو علم ہو جائے کہ نعمتوں کے شکر کا انداز کیا ہوتا ہے، چنانچہ ملائکہ نے ہم سے سن کر "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہا۔

ہماری وجہ سے ہی ملائکہؑ کو توحید پروردگار کی معرفت نصیب ہوئی اور ہماری وجہ سے ہی انہیں تسبیح، تہلیل، تحمید اور تمجید کا علم ہوا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ہمیں صلب آدمؑ میں ودیعت فرمایا، اسی لئے اللہ نے ملائکہؑ کو آدم علیہ السلام کے

سجدہ کا حکم دیا اور اس سجدہ سے ہماری تعظیم و اکرام مقصود تھا، ملائکہ کا سجدہ از روئے عبودیت اللہ کے لئے تھا اور بطور اکرام آدم علیہ السلام کے لئے تھا اور اس سے ہماری اطاعت مقصود تھی کیونکہ ہم ان کے صلب میں موجود تھے۔

اور ہم ملائکہؑ سے افضل کیونکر نہ ہوں جب کہ تمام ملائکہؑ نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا اور جب مجھے معراج ہوئی تو جبریل نے اذان و اقامت دی پھر مجھے کہا: ''محمدؐ! آپؐ آگے بڑھیں''۔

میں نے کہا: ''میں تم سے آگے بڑھوں''۔

جبریلؑ نے کہا: ''جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاءؑ کو تمام فرشتوں پر فضیلت دی ہے اور تمہیں خاص کر فضیلت عطا فرمائی ہے''۔

پھر میں آگے بڑھا اور میں نے سب کو جماعت کرائی، اس کے باوجود میں فخر نہیں کرتا۔ اور جب میں نور کے حجابات پر پہنچا تو وہاں جبریلؑ رک گئے اور مجھے کہا: ''محمدؐ! آپ آگے جائیں''۔

میں نے کہا: ''جبریلؑ! تم اس مقام پر مجھے اکیلا چھوڑ رہے ہو؟''

جبریلؑ نے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے میری پرواز کی حد یہاں تک ہی مقرر کی ہے، اگر میں اس سے آگے بڑھا تو اپنی حد سے تجاوز کرنے کی وجہ سے میرے پَر جل جائیں گے''۔

پھر نور کی ایک موج سی اٹھی اور جہاں تک خدا مجھے لے جانا چاہتا تھا، میں وہاں پہنچ گیا، اس وقت اللہ کی طرف سے مجھے ندا کی گئی تو میں نے کہا: ''لبيك ربي و سعديك تباركت و تعاليت''۔

آواز قدرت بلند ہوئی: ''محمدؐ! تو میرا عبد اور میں تیرا رب ہوں، تم میری ہی عبادت کرتے رہنا اور مجھ پر ہی توکل کرنا، میرے بندوں میں تو میرا نور ہے اور میری مخلوق کی طرف میرا رسول ہے، اور میری مخلوق پر تو میری حجت ہے، میں نے اپنی جنت کو تیرے اور تیرے پیروکاروں کے لئے پیدا کیا اور تیرے مخالفین کے لئے میں نے دوزخ کو پیدا کیا اور تیرے اوصیاء کے لئے میں نے اپنی کرامت کو واجب کیا اور ان کے شیعوں کے لئے میں نے اپنا ثواب واجب کیا''۔

میں نے کہا: ''پروردگار! میرے اوصیاء کون ہیں؟''

ندا آئی: ''محمدؐ! تمہارے اوصیاء کے نام عرش کے کنارے پر کندہ ہیں، اس وقت میں نے عرش کے کنارے پر نگاہ ڈالی تو مجھے بارہ نور نظر آئے اور ہر نور میں سبز سطر تحریر تھی اور اس پر میرے اوصیاء میں سے ایک وصی کا نام لکھا ہوا تھا، ان میں پہلا علیؑ اور آخری مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) تھا''۔

میں نے کہا: ''پروردگار! کیا یہی میرے بعد میرے وصی ہیں؟''

اس وقت مجھے یہ ندا سنائی دی۔

’’محمدؐ! یہ میرے اوصیاء، میرے احباء اور میرے اصفیاء ہیں اور تیرے بعد میری مخلوق پر حجت ہیں، یہ آپؐ کے اوصیاء، آپؐ کے خلفاء اور آپؐ کے بعد میری بہترین مخلوق ہیں۔

مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! ان کے ذریعے سے میں اپنے دین کو غالب کروں گا اور اپنے حکم کو بلند کروں گا اور ان میں سے آخری فرد کے ذریعے سے میں زمین کو اپنے دشمنوں سے پاک کروں گا اور میں انہیں زمین کے مشارق ومغارب کی حکومت عطا کروں گا، اور ان کے لئے ہواؤں کو مسخر کروں گا اور سخت بادلوں کو ان کا مطیع بناؤں گا اور میں ان کے لئے تمام اسباب فراہم کروں گا اور اپنے لشکر کے ذریعے سے ان کی مدد کروں گا اور اپنے ملائکہؑ کے ذریعے سے ان کی نصرت کروں گا۔

وہ میری دعوت کا اعلان کرے گا اور تمام مخلوق کو میری توحید پر جمع کرے گا، پھر میں ان کی سلطنت کو دوام دوں گا اور قیامت تک اقتدار وحکومت اپنے اولیاء میں قرار دوں گا‘‘۔

23 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ.

ترجمہ

انہی اسناد سے امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے: آپؑ نے فرمایا: ’’حیا ایمان کا حصہ ہے‘‘۔

24 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ إِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْ وَهَبَ لِي مُلْكاً لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي سَخَّرَ لِيَ الرِّيحَ وَ الْإِنْسَ وَ الْجِنَّ وَ الطَّيْرَ وَ الْوُحُوشَ وَ عَلَّمَنِي مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَ آتَانِي مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَ مَعَ جَمِيعِ مَا أُوتِيتُ مِنَ الْمُلْكِ مَا تَمَّ لِي سُرُورُ يَوْمٍ إِلَى اللَّيْلِ قَدْ أَحْبَبْتُ أَنْ أَدْخُلَ قَصْرِي فِي غَدٍ فَأَصْعَدَ أَعْلَاهُ وَ أَنْظُرَ إِلَى مَمَالِكِي فَلَا تَأْذَنُوا لِأَحَدٍ عَلَيَّ بِالدُّخُولِ لِئَلَّا يَرِدَ عَلَيَّ مَا يُنَغِّصُ عَلَيَّ يَوْمِي فَقَالُوا نَعَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَخَذَ عَصَاهُ بِيَدِهِ وَ صَعِدَ إِلَى أَعْلَى مَوْضِعٍ مِنْ قَصْرِهِ وَ وَقَفَ مُتَّكِئاً عَلَى عَصَاهُ يَنْظُرُ إِلَى مَمَالِكِهِ سُرُوراً بِمَا أُوتِيَ فَرِحاً بِمَا أُعْطِيَ إِذْ نَظَرَ إِلَى شَابٍّ حَسَنِ الْوَجْهِ وَ اللِّبَاسِ قَدْ خَرَجَ عَلَيْهِ مِنْ بَعْضِ زَوَايَا قَصْرِهِ فَلَمَّا أَبْصَرَ بِهِ سُلَيْمَانُ عليه السلام قَالَ لَهُ مَنْ أَدْخَلَكَ إِلَى هَذَا الْقَصْرِ وَ قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَخْلُوَ فِيهِ الْيَوْمَ فَبِإِذْنِ مَنْ دَخَلْتَ فَقَالَ الشَّابُّ أَدْخَلَنِي هَذَا الْقَصْرَ رَبُّهُ وَ بِإِذْنِهِ دَخَلْتُ فَقَالَ رَبُّهُ أَحَقُّ بِهِ مِنِّي فَمَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مَلَكُ الْمَوْتِ قَالَ وَ فِيمَا جِئْتَ قَالَ لِأَقْبِضَ رُوحَكَ فَقَالَ امْضِ بِمَا أُمِرْتَ بِهِ فَهَذَا يَوْمُ سُرُورِي وَ أَبَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يَكُونَ لِي سُرُورٌ دُونَ لِقَائِهِ فَقَبَضَ مَلَكُ الْمَوْتِ رُوحَهُ وَ هُوَ مُتَّكِئٌ

عَلَى عَصَاهُ فَبَقِيَ سُلَيْمَانُ مُتَّكِئاً عَلَى عَصَاهُ وَ هُوَ مَيِّتٌ مَا شَاءَ اللهُ وَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَ هُمْ يُقَدِّرُونَ أَنَّهُ حَيٌّ فَافْتَتَنُوا فِيهِ وَ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ إِنَّ سُلَيْمَانَ قَدْ بَقِيَ مُتَّكِئاً عَلَى عَصَاهُ هَذِهِ الْأَيَّامَ الْكَثِيرَةَ وَ لَمْ يَأْكُلْ وَ لَمْ يَشْرَبْ وَ لَمْ يَتْعَبْ وَ لَمْ يَنَمْ إِنَّهُ لَرَبُّنَا الَّذِي يَجِبُ عَلَيْنَا أَنْ نَعْبُدَهُ وَ قَالَ قَوْمٌ إِنَّ سُلَيْمَانَ لَسَاحِرٌ وَ إِنَّهُ يُرِينَا أَنَّهُ وَاقِفٌ مُتَّكِئٌ عَلَى عَصَاهُ يَسْحَرُ أَعْيُنَنَا وَ لَيْسَ كَذَلِكَ فَقَالَ الْمُؤْمِنُونَ إِنَّ سُلَيْمَانَ هُوَ عَبْدُ اللهِ وَ نَبِيُّهُ يُدَبِّرُ اللهُ أَمْرَهُ بِمَا شَاءَ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْأَرَضَةَ فَدَبَّتْ فِي عَصَاهُ فَلَمَّا أَكَلَتْ جَوْفَهَا انْكَسَرَتِ الْعَصَا وَ خرت [خَرَّ سُلَيْمَانُ مِنْ قَصْرِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَشَكَرَتِ الْجِنُّ الْأَرَضَةَ عَلَى صَنِيعِهَا فَلِأَجْلِ ذَلِكَ لَا تُوجَدُ الْأَرَضَةُ فِي مَكَانٍ إِلَّا وَ عِنْدَهَا مَاءٌ وَ طِينٌ وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَلَمَّا قَضَيْنا عَلَيْهِ الْمَوْتَ ما دَلَّهُمْ عَلى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنْسَأَتَهُ يَعْنِي عَصَاهُ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَنْ لَوْ كانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ ما لَبِثُوا فِي الْعَذابِ الْمُهِينِ قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام وَ مَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ هَكَذَا وَ إِنَّمَا نَزَلَتْ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْإِنْسُ أَنَّ الْجِنَّ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ.

ترجمہ

حسین بن خالد نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی۔

آپؑ نے فرمایا: ''ایک دن حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی حکومت عطا کی ہے جو میرے بعد کسی کو عطا نہیں ہوگی اور اللہ نے ہوا کو میرے لئے مسخر کیا اور انسانوں، حیوانوں اور جنات و طیور کو میرا تابع فرمان بنایا اور مجھے ہر طرح کی نعمت و آسائش عطا فرمائی مگر اس کے باوجود میرا ایک دن بھی پورا کبھی خوشی میں نہیں گزرا، میں کل پورا دن اپنے محل میں بسر کرنا چاہتا ہوں اور اپنے محل کی چھت پر چڑھ کر اپنی مملکت کا نظارہ کرنا چاہتا ہوں، اس لئے کل کسی کو بھی مجھ سے ملاقات کی اجازت نہ دی جائے تا کہ میرا دن آرام اور خوشی سے گزر سکے''۔

آپ کے ساتھیوں نے کہا: ''آپ کے فرمان کی تعمیل کی جائے گی''۔

جب دوسرا دن ہوا تو حضرت سلیمانؑ ہاتھ میں عصا لئے ہوئے اپنے محل کے بلند ترین حصے پر چلے گئے اور عصا کا سہارا لے کر اپنی مملکت کا نظارہ کر رہے تھے اور اپنی مملکت کو دیکھ کر خوش ہو رہے تھے کہ اتنے میں انہوں نے ایک خوش شکل اور خوش لباس نوجوان کو دیکھا کہ وہ محل کے ایک کنارے سے ان کی طرف آ رہا ہے۔

حضرت سلیمانؑ نے اس نوجوان سے کہا۔

''تمہیں اس محل میں داخل ہونے کی کس نے اجازت دی جب کہ آج میری خلوت کا دن ہے؟''

جوان نے کہا: ''اس محل کے مالک کی اجازت سے میں اس محل میں داخل ہوا ہوں''۔

حضرتؑ اس کے مفہوم کو سمجھ گئے اور فرمایا۔

''بے شک اس کا حقیقی مالک مجھ سے اس کا زیادہ حق دار ہے، لیکن تم کون ہو؟''

اس نے کہا: ''میں ملک الموت ہوں''۔

سلیمان علیہ السلام نے کہا: ''کس لئے آئے ہو؟''

ملک الموت نے کہا: ''میں آپؑ کی روح قبض کرنے آیا ہوں''۔

سلیمان علیہ السلام نے کہا: ''تم حکم خدا پر عمل کرو، یہ میری خوشی کا دن تھا مگر خدا نے میری خوشی کو اس بات میں قرار دیا کہ میں اس کی ملاقات کروں''۔

انہوں نے عصا کا سہارا لیا اور ملک الموت نے کھڑے کھڑے ان کی روح قبض کر لی، چنانچہ سلیمان علیہ السلام مرنے کے بعد بھی عصا کے سہارے کھڑے رہے۔

لوگ انہیں دور سے کھڑا دیکھتے تو سمجھتے کہ زندہ ہیں، جب انہیں اس طرح کھڑے کچھ عرصہ گزرا تو لوگوں میں اختلاف ہو گیا۔

کوئی کہتا: ''سلیمانؑ مدت سے عصا پر کھڑے ہیں اور نہ تو وہ کچھ کھاتے ہیں اور نہ پیتے ہیں اور نہ ہی تھک کر سوتے ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمارے رب ہیں، اسی لئے ہمیں ان کی عبادت کرنی چاہئے''۔

اور کچھ لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا: ''دراصل سلیمانؑ ایک جادوگر ہے، وہ جادو کے زور سے ہمیں یہ دکھا رہے ہیں کہ وہ عصا کے سہارے کھڑے ہوئے ہیں درحقیقت ایسا نہیں ہے، یہ سب کچھ فریب نظر کا کرشمہ ہے''۔

مومنین نے کہا: ''سلیمانؑ اللہ کے بندے اور اس کے نبی ہیں، اللہ اپنے امر کی جیسے چاہتا ہے تدبیر کرتا ہے''۔

جب لوگوں میں اختلاف بڑھا تو اللہ تعالیٰ نے دیمک کو ان کے عصا پر مسلط کر دیا، اس نے آپؑ کے عصا کو کھانا شروع کر دیا، جب عصا کھوکھلا ہو گیا تو وہ ٹوٹ گیا اور حضرت سلیمانؑ منہ کے بل گر پڑے۔

قوم جنات جو کہ سلیمان علیہ السلام کے مسخر تھے، انہوں نے دیمک کا شکریہ ادا کیا، اسی وجہ سے جہاں بھی دیمک ہوگی وہاں پانی اور مٹی موجود ہوگی۔ (یعنی دیمک کو پانی اور مٹی جنات فراہم کرتے ہیں)۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''پھر جب ہم نے ان کی موت کا فیصلہ کر دیا تو ان کی موت کی خبر بھی جنات کو کسی نے نہ بتائی سوائے دیمک کے جو

ان کے عصا کو کھا رہی تھی اور جب وہ گرے تو جنات کو معلوم ہوا کہ اگر وہ غیب کے جاننے والے ہوتے تو اس ذلیل کرنے والے عذاب میں مبتلا نہ رہتے''۔ [1]

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت ان الفاظ کے ساتھ نازل نہیں ہوئی تھی، آیت کے الفاظ دراصل یہ تھے۔

''یعنی جب سلیمانؑ گرے تب انسانوں کو معلوم ہوا کہ اگر جنات غیب کے جاننے والے ہوتے تو اس ذلیل کرنے والے عذاب میں مبتلا نہ رہتے۔ [2]

---

[1] سبا۔ ۱۴

[2] اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کے الفاظ میں تحریف واقع ہوئی ہے اور مذہب امامیہ کے محققین اس نظریہ کے مخالف ہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید ہر قسم کی تحریف سے پاک ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا خود وعدہ فرمایا ہے۔ اور قرآن مجید قطعی ہے جب کہ تحریف کی روایات کی حیثیت ''احاد'' کی ہے اور روایات احاد سے قطعی السند میں کوئی فرق نہیں پڑتا اور تحریف کی جملہ روایات ضعیف ہیں، علمائے امامیہ نے عدم تحریف کے لئے بہت سی کتابیں تالیف کی ہیں، قارئین کو چاہئے کہ ان کتابوں کی طرف رجوع کریں۔

باب 27

حضرتؑ کی زبانی ہاروتؑ ماروتؑ کے قصے کی حقیقت

1 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمُفَسِّرُ الْمَعْرُوفُ بِأَبِي الْحَسَنِ الْجُرْجَانِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّارٍ عَنْ أَبَوَيْهِمَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ الرِّضَا عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ اتَّبَعُوا ما تَتْلُوا الشَّياطِينُ عَلى مُلْكِ سُلَيْمانَ وَ ما كَفَرَ سُلَيْمانُ قَالَ اتَّبَعُوا مَا تَتْلُو كَفَرَةُ الشَّيَاطِينِ مِنَ السِّحْرِ وَ النَّيْرَنْجَاتِ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بِهِ مَلَكَ وَ نَحْنُ أَيْضاً بِهِ فظهر [نُظْهِرُ الْعَجَائِبَ حَتَّى يَنْقَادَ لَنَا النَّاسُ وَ قَالُوا كَانَ سُلَيْمَانُ كَافِراً سَاحِراً مَاهِراً بِسِحْرِهِ مَلَكَ مَا مَلَكَ وَ قَدَرَ مَا قَدَرَ فَرَدَّ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِمْ فَقَالَ وَ ما كَفَرَ سُلَيْمانُ وَ لَا اسْتَعْمَلَ السِّحْرَ الَّذِي نَسَبُوهُ إِلَى سُلَيْمَانَ وَ إِلَى ما أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبابِلَ هارُوتَ وَ مارُوتَ وَ كَانَ بَعْدَ نُوحٍ عليه‌السلام قَدْ كَثُرَ السَّحَرَةُ وَ الْمُمَوِّهُونَ فَبَعَثَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَلَكَيْنِ إِلَى نَبِيِّ ذَلِكَ الزَّمَانِ بِذِكْرِ مَا تَسْحَرُ بِهِ السَّحَرَةُ وَ ذِكْرِ مَا يُبْطِلُ بِهِ سِحْرَهُمْ وَ يَرُدُّ بِهِ كَيْدَهُمْ فَتَلَقَّاهُ النَّبِيُّ عليه‌السلام عَنِ الْمَلَكَيْنِ وَ أَدَّاهُ إِلَى عِبَادِ اللهِ بِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَقِفُوا بِهِ عَلَى السِّحْرِ وَ أَنْ يُبْطِلُوهُ وَ نَهَاهُمْ أَنْ يَسْحَرُوا بِهِ النَّاسَ وَ هَذَا كَمَا يُدَلُّ عَلَى السَّمِّ مَا هُوَ وَ عَلَى مَا يُدْفَعُ بِهِ غَائِلَةُ السَّمِّ ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَ جَلَ وَ ما يُعَلِّمانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولا إِنَّما نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلا تَكْفُرْ يَعْنِي أَنَّ ذَلِكَ النَّبِيَّ عليه‌السلام أَمَرَ الْمَلَكَيْنِ أَنْ يَظْهَرَا لِلنَّاسِ بِصُورَةِ بَشَرَيْنِ وَ يُعَلِّمَاهُمْ مَا عَلَّمَهُمَا اللهُ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ ما يُعَلِّمانِ مِنْ أَحَدٍ ذَلِكَ السِّحْرَ وَ إِبْطَالَهُ حَتَّى يَقُولا لِلْمُتَعَلِّمِ إِنَّما نَحْنُ فِتْنَةٌ وَ امْتِحَانٌ لِلْعِبَادِ لِيُطِيعُوا اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ فِيمَا يَتَعَلَّمُونَ مِنْ هَذَا وَ يُبْطِلُوا بِهِ كَيْدَ السَّحَرَةِ وَ لَا يَسْحَرُوهُمْ فَلا تَكْفُرْ بِاسْتِعْمَالِ هَذَا السِّحْرِ وَ طَلَبِ الْإِضْرَارِ بِهِ وَ دُعَاءِ النَّاسِ إِلَى أَنْ يَعْتَقِدُوا أَنَّكَ بِهِ تُحْيِي وَ تُمِيتُ وَ تَفْعَلُ مَا لَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنَّ ذَلِكَ كُفْرٌ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ فَيَتَعَلَّمُونَ يَعْنِي طَالِبِي السِّحْرِ مِنْهُما يَعْنِي مِمَّا كَتَبَتِ الشَّيَاطِينُ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ مِنَ النَّيْرَنْجَاتِ وَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ

بِبابِلَ هارُوتَ وَ مارُوتَ يَتَعَلَّمُونَ مِنْ هَذَيْنِ الصِّنْفَيْنِ ما يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهِ هَذَا مَا
يَتَعَلَّمُ الْإِضْرَارَ بِالنَّاسِ يَتَعَلَّمُونَ التَّضْرِيبَ بِضُرُوبِ الْحِيَلِ وَ التَّمَائِمِ وَ الْإِيهَامِ وَ أَنَّهُ قَدْ دَفَنَ فِي
مَوْضِعِ كَذَا وَ عَمِلَ كَذَا لِيُحَبِّبَ الْمَرْأَةَ إِلَى الرَّجُلِ وَ الرَّجُلَ إِلَى الْمَرْأَةِ وَ يُؤَدِّيَ إِلَى الْفِرَاقِ بَيْنَهُمَا
فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَ وَ ما هُمْ بِضارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللهِ أَيْ مَا الْمُتَعَلِّمُونَ بِذَلِكَ بِضَارِّينَ مِنْ أَحَدٍ
إِلَّا بِإِذْنِ اللهِ يَعْنِي بِتَخْلِيَةِ اللهِ وَ عِلْمِهِ فَإِنَّهُ لَوْ شَاءَ لَمَنَعَهُمْ بِالْجَبْرِ وَ الْقَهْرِ ثُمَّ قَالَ وَ يَتَعَلَّمُونَ ما
يَضُرُّهُمْ وَ لا يَنْفَعُهُمْ لِأَنَّهُمْ إِذَا تَعَلَّمُوا ذَلِكَ السِّحْرَ لِيَسْحَرُوا بِهِ وَ يَضُرُّوا فَقَدْ تَعَلَّمُوا مَا يَضُرُّهُمْ فِي
دِينِهِمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ فِيهِ بَلْ يَنْسَلِخُونَ عَنْ دِينِ اللهِ بِذَلِكَ وَ لَقَدْ عَلِمُوا هَؤُلَاءِ الْمُتَعَلِّمُونَ لَمَنِ
اشْتَرَاهُ بِدِينِهِ الَّذِي يَنْسَلِخُ عَنْهُ بِتَعَلُّمِهِ ما لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلاقٍ أَيْ مِنْ نَصِيبٍ فِي ثَوَابِ الْجَنَّةِ
ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَ جَلَ وَ لَبِئْسَ ما شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ وَ رَهَنُوهَا بِالْعَذَابِ لَوْ كانُوا يَعْلَمُونَ أَنَّهُمْ قَدْ بَاعُوا
الْآخِرَةَ وَ تَرَكُوا نَصِيبَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ لِأَنَّ الْمُتَعَلِّمِينَ لِهَذَا السِّحْرِ الَّذِينَ يَعْتَقِدُونَ أَنْ لَا رَسُولَ وَ لَا
إِلَهَ وَ لَا بَعْثَ وَ لَا نُشُورَ فَقَالَ وَ لَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ ما لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلاقٍ لِأَنَّهُمْ يَعْتَقِدُونَ
أَنْ لَا آخِرَةَ فَهُمْ يَعْتَقِدُونَ أَنَّهَا إِذَا لَمْ تَكُنْ آخِرَةٌ فَلَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي دَارٍ بَعْدَ الدُّنْيَا وَ إِنْ كَانَتْ بَعْدَ
الدُّنْيَا آخِرَةٌ فَهُمْ مَعَ كُفْرِهِمْ بِهَا لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِيهَا ثُمَّ قَالَ وَ لَبِئْسَ ما شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ
بِالْعَذَابِ إِذْ بَاعُوا الْآخِرَةَ بِالدُّنْيَا وَ رَهَنُوا بِالْعَذَابِ الدَّائِمِ أَنْفُسَهُمْ لَوْ كانُوا يَعْلَمُونَ أَنَّهُمْ قَدْ
بَاعُوا أَنْفُسَهُمْ بِالْعَذَابِ وَ لَكِنْ لَا يَعْلَمُونَ ذَلِكَ لِكُفْرِهِمْ بِهِ فَلَمَّا تَرَكُوا النَّظَرَ فِي حُجَجِ اللهِ حَتَّى
يَعْلَمُوا عَذَّبَهُمْ عَلَى اعْتِقَادِهِمُ الْبَاطِلِ وَ جَحْدِهِمُ الْحَقَّ قَالَ يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ
بْنِ سَيَّارٍ عَنْ أَبَوَيْهِمَا أَنَّهُمَا قَالا فَقُلْنَا لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام فَإِنَّ قَوْماً عِنْدَنَا يَزْعُمُونَ أَنَّ هَارُوتَ وَ
مَارُوتَ مَلَكَانِ اخْتَارَهُمَا اللهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَمَّا كَثُرَ عِصْيَانُ بَنِي آدَمَ وَ أَنْزَلَهُمَا مَعَ ثَالِثٍ لَهُمَا إِلَى
دَارِ الدُّنْيَا وَ أَنَّهُمَا افْتَتَنَا بِالزُّهَرَةِ وَ أَرَادَا الزِّنَاءَ بِهَا وَ شَرِبَا الْخَمْرَ وَ قَتَلَا النَّفْسَ الْمُحَرَّمَةَ وَ أَنَّ اللهَ عَزَّ
وَ جَلَّ يُعَذِّبُهُمَا بِبَابِلَ وَ أَنَّ السَّحَرَةَ مِنْهُمَا يَتَعَلَّمُونَ السِّحْرَ وَ أَنَّ اللهَ تَعَالَى مَسَخَ تِلْكَ الْمَرْأَةَ هَذَا
الْكَوْكَبَ الَّذِي هُوَ الزُّهَرَةُ فَقَالَ الْإِمَامُ عليه السلام مَعَاذَ اللهِ مِنْ ذَلِكَ إِنَّ مَلَائِكَةَ اللهِ مَعْصُومُونَ
مَحْفُوظُونَ مِنَ الْكُفْرِ وَ الْقَبَائِحِ بِأَلْطَافِ اللهِ تَعَالَى قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهِمْ لا يَعْصُونَ اللهَ ما أَمَرَهُمْ وَ
يَفْعَلُونَ ما يُؤْمَرُونَ وَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ لَهُ مَنْ فِي السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ وَ مَنْ عِنْدَهُ يَعْنِي الْمَلَائِكَةَ
لا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبادَتِهِ وَ لا يَسْتَحْسِرُونَ يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَ النَّهارَ لا يَفْتُرُونَ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَ فِي

الْمَلَائِكَةِ أَيْضاً بَلْ عِبادٌ مُكْرَمُونَ لا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَ هُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ يَعْلَمُ ما بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَ ما خَلْفَهُمْ وَ لا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضى وَ هُمْ مِنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ثُمَّ قَالَ عليه السلام لَوْ كَانَ كَمَا يَقُولُونَ كَانَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ جَعَلَ هَؤُلَاءِ الْمَلَائِكَةَ خُلَفَاءَهُ فِي الْأَرْضِ وَ كَانُوا كَالْأَنْبِيَاءِ فِي الدُّنْيَا أَوْ كَالْأَئِمَّةِ فَيَكُونُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَ الْأَئِمَّةِ عليهم السلام قَتْلُ النَّفْسِ وَ الزِّنَاءُ ثُمَّ قَالَ عليه السلام أَ وَ لَسْتَ تَعْلَمُ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يُخَلِّ الدُّنْيَا مِنْ نَبِيٍّ قَطُّ أَوْ إِمَامٍ مِنَ الْبَشَرِ أَ وَ لَيْسَ اللهُ عَزَّ جَلَّ يَقُولُ وَ ما أَرْسَلْنا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ يَعْنِي إِلَى الْخَلْقِ إِلَّا رِجالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ مِنْ أَهْلِ الْقُرى فَأَخْبَرَ أَنَّهُ لَمْ يَبْعَثِ الْمَلَائِكَةَ إِلَى الْأَرْضِ لِيَكُونُوا أَئِمَّةً وَ حُكَّاماً وَ إِنَّمَا كَانُوا أُرْسِلُوا إِلَى أَنْبِيَاءِ اللهِ قَالا فَقُلْنَا لَهُ فَعَلَى هَذَا أَيْضاً لَمْ يَكُنْ إِبْلِيسُ أَيْضاً مَلَكاً فَقَالَ لَا بَلْ كَانَ مِنَ الْجِنِّ أَ مَا تَسْمَعَانِ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ وَ إِذْ قُلْنا لِلْمَلائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كانَ مِنَ الْجِنِّ فَأَخْبَرَ عَزَّ وَ جَلَّ أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْجِنِّ وَ هُوَ الَّذِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ الْجَانَّ خَلَقْناهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نارِ السَّمُومِ قَالَ الْإِمَامُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنِ الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ اخْتَارَنَا مَعَاشِرَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اخْتَارَ النَّبِيِّينَ وَ اخْتَارَ الْمَلَائِكَةَ الْمُقَرَّبِينَ وَ مَا اخْتَارَهُمْ إِلَّا عَلَى عِلْمٍ مِنْهُ بِهِمْ أَنَّهُمْ لَا يُوَاقِعُونَ مَا يَخْرُجُونَ عَنْ وَلَايَتِهِ وَ يَنْقَطِعُونَ بِهِ عَنْ عِصْمَتِهِ وَ يَنْتَمُونَ بِهِ إِلَى الْمُسْتَحِقِّينَ لِعَذَابِهِ وَ نَقِمَتِهِ قَالا فَقُلْنَا لَهُ قَدْ رُوِيَ لَنَا أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام لَمَّا نَصَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بِالْإِمَامَةِ عَرَضَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَلَايَتَهُ فِي السَّمَاءِ عَلَى فِئَامٍ مِنَ النَّاسِ وَ فِئَامٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَأَبَوْهَا فَمَسَخَهُمُ اللهُ ضَفَادِعَ فَقَالَ عليه السلام مَعَاذَ اللهِ هَؤُلَاءِ الْمُكَذِّبُونَ لَنَا الْمُفْتَرُونَ عَلَيْنَا الْمَلَائِكَةُ هُمْ رُسُلُ اللهِ فَهُمْ كَسَائِرِ أَنْبِيَاءِ اللهِ وَ رُسُلِهِ إِلَى الْخَلْقِ أَ فَيَكُونُ مِنْهُمُ الْكُفْرُ بِاللهِ قُلْنَا لَا قَالَ فَكَذَلِكَ الْمَلَائِكَةُ إِنَّ شَأْنَ الْمَلَائِكَةِ لَعَظِيمٌ وَ إِنَّ خَطْبَهُمْ لَجَلِيلٌ.

ترجمه

یوسف بن محمد بن زیاد اور علی بن محمد بن یسار نے اپنے اپنے والد سے امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت کی ، انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ۔

''آپؑ نے قرآن مجید کی ان آیات کی تفسیر یوں فرمائی: ''اور انہوں نے ان باتوں کا اتباع شروع کر دیا جو شیاطین سلیمان کی سلطنت میں جپا کرتے تھے، حالانکہ سلیمانؑ کافر نہیں تھے''۔ [1]

[1] البقرہ۔ ۱۰۲

کافر شیاطین نے لوگوں میں یہ مشہور کیا تھا کہ سلیمان علیہ السلام جادوگر اور زائچہ جات کی وجہ سے حکومت حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے تھے اور ان کا عظیم ملک سحر (جادو) کا مرہون تھا۔ اور اگر ہم بھی وہی جادو شروع کر دیں تو ہم بھی حکومت اور دولت حاصل کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا تھا''۔[1]

یعنی وہ ساحر ہرگز نہیں تھے کیونکہ ساحر کافر ہوتے ہیں''۔

''اور کافر وہ شیاطین تھے جو لوگوں کو جادو کی تعلیم دیتے تھے اور پھر جو کچھ دو فرشتوں ہاروتؑ و ماروتؑ پر بابل میں نازل ہوا ہے''۔[2]

نوح علیہ السلام کے بعد جادوگری کا دور دورہ ہوا تو خدا نے دو فرشتوں کو اس وقت کے نبی کے پاس بھیج دیا کہ ان لوگوں کو جادو کے توڑ کی تعلیم دیں، انہوں نے یہ کام شروع کیا تو لوگوں نے توڑ کے نام پر کچھ سیکھ کر اس سے فساد کا کام شروع کر دیا۔

چنانچہ ان دو فرشتوں نے نبیؑ کو سحر اور ردِ سحر کی تعلیم دی اور نبیؑ نے لوگوں کو جادو کے توڑ کے لئے وہ تعلیم دی تا کہ جادو کا ابطال کیا جا سکے اور لوگوں کو جادو کرنے سے منع کیا، اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسا کہ زہر کا تریاق کرنے کے لئے زہر سے واقفیت ضروری ہے۔

''اور وہ (دونوں فرشتے) اس کی بھی تعلیم اس وقت تک نہیں دیتے تھے جب تک کہ یہ کہہ نہیں دیتے تھے کہ ہم ذریعہ امتحان ہیں، خبردار! تم کافر نہ ہو جانا''۔[3]

مقصد یہ ہے کہ اس وقت کے نبی نے ان فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ وہ انسانی شکل وصورت میں لوگوں کو یہ تعلیم دیں اور وہ جسے بھی سحر اور ابطال سحر کی تعلیم دیتے تو اس سے کہتے کہ ہم تمہارے لئے امتحان بن کر آئے ہیں تا کہ لوگ یہ علم حاصل کر کے اللہ کی اطاعت کا ثبوت دیں اور اس علم کو صرف ردِ سحر تک ہی محدود رکھیں اور خود جادوگر بن کر کافر نہ بنیں اور لوگوں کو اس بات پر باور نہ کرائیں کہ جادو سے کسی کو زندہ کیا جا سکتا ہے یا کسی کو جادو کے زور سے مارا جا سکتا ہے، اگر کسی نے ایسا کیا تو وہ کافر ہو جائے گا۔

''لیکن وہ لوگ ان سے وہ باتیں سیکھتے تھے جن سے میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیں''۔ (البقرہ۔ ۱۰۲)

لوگ ان سے اس قسم کا جادو سیکھا کرتے تھے جس سے میاں بیوی میں جدائی ڈالی جا سکے اور اس طرح کے تعویذ سیکھتے کہ اس تعویذ کو فلاں ویران مقام میں دفن کر دو، اس سے میاں بیوی میں جھگڑا پیدا ہوگا اور نوبت جدائی تک پہنچ جائے

---

[1] البقرہ۔ ۱۰۲

[2] البقرہ۔ ۱۰۲

[3] البقرہ۔ ۱۰۲

گی۔

''حالانکہ اذنِ خدا کے بغیر وہ کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے''۔ [1]

کیونکہ اگر خدا چاہے تو اپنے جبر وقہر سے اس تاثیر کو باطل بھی کر سکتا ہے۔

''اور یہ ان سے وہ سب کچھ سیکھتے تھے جو ان کے لئے مضر تھا اور اس کا انہیں کوئی فائدہ نہیں تھا''۔ [2]

کیونکہ جب وہ سحر اور نقصان کی غرض سے جادو سیکھتے تو یقینا اس میں ان کا اپنا بھی نقصان تھا اور وہ نقصان دین کا نقصان تھا، حقیقت تو یہ ہے کہ وہ جادو سیکھ کر دین سے ہی منحرف ہو جاتے تھے۔

''اور وہ یہ خوب جانتے تھے کہ جو بھی ان چیزوں کو خریدے گا، اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا''۔ [3]

یعنی جو لوگ اپنے دین کا سودا جادو سے کر لیتے ہیں اور دین پر جادو کو ترجیح دیتے ہیں ان کا جنت میں کوئی حصہ نہ ہو گا۔

''اور انہوں نے اپنے نفس کا بہت بُرا سودا کیا، اگر یہ کچھ جانتے اور سمجھتے ہوں''۔ [4]

ان کی بدنصیبی اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ انہوں نے جادو جیسی گھٹیا چیز کی وجہ سے اپنی آخرت اور جنت کی نعمتوں کا سودا کیا ہے اور اپنی جانوں کو عذاب میں گروی کر دیا ہے۔

جادوگروں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے کیونکہ جادوگر یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ نہ تو کوئی خدا ہے اور نہ ہی کوئی رسول ہے اور نہ ہی یوم آخرت ہے، بس جو کچھ ہے وہ ان کے سفلی عمل ہیں۔

جب امام حسن عسکری علیہ السلام، امام جعفر صادق علیہ السلام کی بیان کردہ تفسیر اس مقام تک سنا چکے تو دونوں راویوں نے عرض کی: ہمارے ہاں کچھ ایسے لوگ رہتے ہیں جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ''جب بنی آدم میں فسق و فجور عام ہوا تو فرشتوں نے ان پر اعتراض کیا اور ہاروت و ماروت اعتراض کرنے والوں میں پیش پیش تھے۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں انسانی شکل وصورت اور انسانی قوتیں دے کر بابل کی سرزمین پر نازل کیا، اور یہاں یہ دونوں ایک فاحشہ عورت کو دل دے بیٹھے اور اسے زنا کی پیش کش کی، چنانچہ اس کے کہنے پر انہوں نے شراب پی اور بت کی عبادت کی اور ایک شخص کو ناحق قتل کر دیا۔

اللہ تعالیٰ ان پر ناراض ہوا اور انہیں چاہِ بابل میں الٹا لٹکا دیا اور اس عورت کو اللہ نے مسخ کر کے زہرہ ستارہ بنا دیا''۔

---

[1] البقرہ۔ ۱۰۲
[2] البقرہ۔ ۱۰۲
[3] البقرہ۔ ۱۰۲
[4] البقرہ۔ ۱۰۲

یہ سن کر امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی پناہ! فرشتے معصوم ہیں اور لطفِ الٰہی کی وجہ سے کفر وقبائح سے محفوظ ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''وہ خدا کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور انہیں جو حکم دیا جاتا ہے، وہ اس پر عمل کرتے ہیں''۔ [۱]

اور ملائکہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اور اسی خدا کے لئے زمین وآسمان کی کل کائنات ہے اور جو افراد اس کی بارگاہ میں ہیں وہ نہ اس کی عبادت سے اکڑ کر انکار کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں، دن رات اس کی تسبیح کرتے ہیں اور سستی کا شکار بھی نہیں ہوتے''۔ [۲]

امامؑ نے فرمایا: اس سے مراد ملائکہؑ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ملائکہؑ کے متعلق مزید ارشاد فرمایا: ''بلکہ وہ سب اسی کے محترم بندے ہیں جو کسی بات پر اس سے سبقت نہیں کرتے اور اس کے احکام پر برابر عمل کرتے رہتے ہیں''۔ [۳]

''وہ ان کے سامنے اور ان کی پس پشت کی تمام باتوں کو جانتا ہے اور فرشتے کسی کی سفارش بھی نہیں کر سکتے مگر یہ کہ خدا اس کو پسند کرے اور وہ اس کے خوف سے برابر لرزتے رہتے ہیں''۔ [۴]

ملائکہؑ انبیاءؑ وائمہؑ کی مانند معصوم ہیں اگر بالفرض ملائکہ شراب نوشی اور ناحق قتل کرنے لگیں تو پھر انبیاءؑ کے متعلق بھی ان باتوں کا عقیدہ رکھنا پڑے گا۔

اللہ تعالیٰ نے پیغام رسانی کا کام ہمیشہ ملائکہؑ سے لیا ہے، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے۔

''اور ہم نے آپؐ سے پہلے انہی مردوں کو رسول بنایا ہے جو آبادیوں میں رہنے والے تھے، ہم نے ان کی طرف وحی بھی کی ہے''۔ [۵]

اس آیت مجیدہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ملائکہ رہبر اور حاکم بن کر نہیں آتے وہ تو اللہ کے پیغام رسانی کے لئے آتے ہیں''۔ (اگر پیغام رساں ہی غیر معصوم ہو تو پیغام سے اعتماد اٹھ جائے گا)

راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کی: مولا! اگر فرشتوں سے کوئی غلطی صادر نہیں ہوتی تو ابلیس نے حکم خداوندی کی مخالفت کیوں کی تھی؟

امامؑ نے فرمایا: ''وہ تو سرے سے فرشتہ ہی نہیں تھا، اس کا تعلق قوم جنات سے تھا، کیا تم نے قرآن مجید کی یہ آیت

---

[۱] تحریم۔۶
[۲] الانبیاء۱۹، ۲۰
[۳] الانبیاء۔۲۶، ۲۷
[۴] الانبیاء۔۲۸
[۵] یوسف۔۱۰۹

نہیں سنی۔

''اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم آدمؑ کو سجدہ کرو، انہوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، وہ جنوں میں سے تھا''۔ [1]

اور اللہ تعالیٰ نے جنات کے متعلق ارشاد فرمایا: ''اور ہم نے جنات کو اس سے پہلے زہریلی آگ سے پیدا کیا ہے''۔ [2]

پھر امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اپنے آبائے طاہرینؑ سے روایت کی ہے، انہوں نے رسول خدا سے روایت کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے گروہ آل محمدؐ کو چنا اور انبیاءؑ اور ملائکہؑ مقربین کو چنا اور اس نے یہ انتخاب اس علم کی وجہ سے کیا کہ وہ اس کی ولایت سے نہیں نکلے گے اور اپنی عصمت کو ختم نہیں کریں گے اور کسی لائق عذاب کو اپنی جانشینی کے لئے نسبت نہیں دیں گے''۔

دونوں راویوں نے کہا: آقا! ہم نے سنا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امامت علیؑ کی نص فرمائی تو اس وقت اللہ نے ولایت علیؑ کو آسمان کی مخلوق اور ملائکہؑ پر پیش کیا، تو بہت سے گروہوں نے انکار کر دیا جس کی وجہ سے اللہ نے مینڈکوں کی شکل میں ان کو مسخ کر دیا۔

پھر امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: ''خدا کی پناہ! یہ روایت ان لوگوں نے وضع کی ہے جو ہماری تکذیب کرنے والے ہیں اور ہم پر افترا باندھنے والے ہیں۔

جس طرح سے انبیاءؑ خدا کے پیغام رساں ہیں، اسی طرح سے ملائکہؑ بھی خدا کے پیغام رساں ہیں تو ان سے کفر کیسے ممکن ہوسکتا ہے؟''

ہم نے کہا: نہیں! ان سے کفر ممکن نہیں ہے۔

امامؑ نے فرمایا: ''ملائکہ بڑی عزت وشان رکھنے والی مخلوق ہے اور ان کا مقام بڑا بلند ہے''۔

2 حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ تَمِيمٍ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ الْمَأْمُونَ يَسْأَلُ الرِّضَا عَلِيَّ بْنَ مُوسَى عليه السلام عَمَّا يَرْوِيهِ النَّاسُ مِنْ أَمْرِ الزُّهَرَةِ وَ أَنَّهَا كَانَتِ امْرَأَةً فُتِنَ بِهَا هَارُوتُ وَ مَارُوتُ وَ مَا يَرْوُونَهُ مِنْ أَمْرِ سُهَيْلٍ أَنَّهُ كَانَ عَشَّاراً بِالْيَمَنِ فَقَالَ الرِّضَا عليه السلام كَذَبُوا فِي قَوْلِهِمْ إِنَّهُمَا كَوْكَبَانِ وَ إِنَّمَا كَانَتَا دَابَّتَيْنِ

[1] الکہف۔۵۰
[2] الحجر۔۲۷

مِنْ دَوَابِّ الْبَحْرِ فَغَلِطَ النَّاسُ وَظَنُّوا أَنَّهُمَا الْكَوْكَبَانِ وَمَا كَانَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيَمْسَخَ أَعْدَاءَهُ أَنْوَاراً مُضِيئَةً ثُمَّ يُبْقِيَهَا مَا بَقِيَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَإِنَّ الْمُسُوخَ لَمْ يَبْقَ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ حَتَّى مَاتَتْ وَمَا تَنَاسَلَ مِنْهَا شَيْءٌ وَمَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ الْيَوْمَ مَسْخٌ وَإِنَّ الَّتِي وَقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ الْمُسُوخِيَّةِ مِثْلَ الْقِرْدِ وَالْخِنْزِيرِ وَالدُّبِّ وَأَشْبَاهِهَا إِنَّمَا هِيَ مِثْلُ مَا مَسَخَ اللهُ عَلَى صُوَرِهَا قَوْماً غَضِبَ اللهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ بِإِنْكَارِهِمْ تَوْحِيدَ اللهِ وَتَكْذِيبِهِمْ رُسُلَهُ وَأَمَّا هَارُوتُ وَمَارُوتُ فَكَانَا مَلَكَيْنِ عَلَّمَا النَّاسَ السِّحْرَ لِيَحْتَرِزُوا عَنْ سِحْرِ السَّحَرَةِ وَيُبْطِلُوا بِهِ كَيْدَهُمْ وَمَا عَلَّمَا أَحَداً مِنْ ذَلِكَ شَيْئاً إِلَّا قَالا لَهُ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلا تَكْفُرْ فَكَفَرَ قَوْمٌ بِاسْتِعْمَالِهِمْ لِمَا أُمِرُوا بِالاحْتِرَازِ مِنْهُ وَجَعَلُوا يُفَرِّقُونَ بِمَا تَعَلَّمُوهُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللهِ يَعْنِي بِعِلْمِهِ.

ترجمہ

علی بن محمد بن جہم نے کہا کہ مامون نے امام علی رضاؑ سے پوچھا: لوگ کہتے ہیں زہرہ ستارہ دراصل ایک عورت تھی جس پر ہاروت و ماروت عاشق ہو گئے تھے اور سہیل ستارہ کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ وہ یمن میں عشر لینے والا شخص تھا، تو یہ باتیں کہاں تک صحیح ہیں؟

امام علی رضاؑ نے فرمایا: ''لوگ یہ غلط کہتے ہیں کہ زہرہ وسہیل ستارے مسخ شدہ ہیں۔ اور یہ بات ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی پر ناراض ہو کر اسے مسخ کر دے پھر اسے چمکتے ہوئے ستارے کی شکل عطا کر دے اور جب تک زمین وآسمان قائم رہیں وہ یوں ہی چمکتے دمکتے رہیں۔

البتہ زہرہ اور سہیل دو جاندار بھی ہیں جو کہ سمندر میں رہتے ہیں، لیکن وہ بھی مسخ شدہ نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جتنے لوگوں کو بھی مسخ کیا، انہیں تین دن سے زیادہ زمین پر باقی نہیں رہنے دیا اور بندر یا ریچھ یا ان جیسے جانور جنہیں لوگ مسخ سمجھتے ہیں، یہ دراصل مسخ شدہ نہیں ہیں۔

ہاں البتہ جن لوگوں کو اللہ نے مسخ کیا تھا، انہیں بھی بندر، خنزیر یا ریچھ کی صورت دی گئی تھی، مگر ان کو تین دن کے اندر خدا نے ہلاک کر دیا تھا، ان سے کوئی نسل جاری نہیں ہوئی، اور ہم جن جانوروں کو دیکھ رہے ہیں، یہ پہلے سے موجود تھے۔

ہاروتؑ و ماروتؑ دو فرشتے تھے، انہوں نے لوگوں کو جادو کی تعلیم اس غرض سے دی تھی کہ لوگ اس سے جادو کا توڑ کر سکیں، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ قول نقل کیا ہے۔

وہ جسے بھی جادو کی تعلیم دیتے تو اس سے یہ کہتے تھے۔

''ہم تمہارے لئے ذریعہ امتحان ہیں، تم کافر مت بننا''۔ [1]

لیکن لوگ ان سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد کافر بن گئے تھے، کیونکہ لوگوں نے ان کی نصیحت پر عمل نہیں کیا تھا اور وہ ان سے جادو سیکھ کر میاں بیوی میں تفریق پیدا کرنے لگے تھے، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

''حالانکہ اذن خدا کے بغیر وہ کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے''۔ [2]

یہاں ''اذن'' سے مراد علم ہے''۔

---

[1] البقرہ۔ ۱۰۲
[2] البقرہ۔ ۱۰۲

باب 28

حضرتؑ سے مروی متفرق روایات وجودِ حجت سے زمین قائم ہے۔

1 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيسَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ قُلْتُ لَهُ تَكُونُ الْأَرْضُ وَ لَا إِمَامَ فِيهَا فَقَالَ عليه السلام لَا إِذاً لَسَاخَتْ بِأَهْلِهَا.

ترجمہ

محمد بن فضل کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے دریافت کیا: آیا امام کے بغیر زمین قائم رہ سکتی ہے؟

حضرتؑ نے فرمایا: ''نہیں! اپنے اہل سمیت پانی میں ڈوب جائے گی''۔

2 حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ قُلْتُ لَهُ هَلْ تَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَإِنَّا نُرَوَّى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ لَا تَبْقَى إِلَّا أَنْ يَسْخَطَ اللهُ عَلَى الْعِبَادِ فَقَالَ لَا تَبْقَى إِذاً لَسَاخَتْ.

ترجمہ

احمد بن عمر کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: کیا زمین امام کے بغیر قائم رہ سکتی ہے؟

حضرتؑ نے فرمایا: ''نہیں!''

میں (راوی) نے عرض کیا: ہم نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے فرمایا: ''زمین امام کے بغیر باقی نہیں رہ سکتی مگر یہ کہ اللہ بندوں پر ناراض ہو''۔

امام علیؑ رضا نے فرمایا: باقی نہیں رہے گی، پانی میں ڈوب جائے گی۔

3 حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام هَلْ تَبْقَى

الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ فَإِنَّا نُرَوَّى أَنَّهَا لَا تَبْقَى إِلَّا أَنْ يَسْخَطَ اللهُ عَلَى الْعِبَادِ فَقَالَ لَا تَبْقَى إِذاً لَسَاخَتْ.

ترجمه

حسن بن علی وشا کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: کیا امام کے بغیر زمین قائم رہ سکتی ہے؟

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''نہیں!''

میں (راوی) نے کہا: ہم نے تو یہ سنا ہے کہ زمین امام کے بغیر باقی نہیں رہ سکتی، ہاں اگر خدا بندوں پر ناراض ہو تو اور بات ہے۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''زمین باقی نہیں رہے گی، دھنس جائے گی''۔

4 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الزَّيْتُونِيِّ وَ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام فَقُلْتُ تَخْلُو الْأَرْضُ مِنْ حُجَّةٍ فَقَالَ عليه السلام لَوْ خَلَتِ الْأَرْضُ طَرْفَةَ عَيْنٍ مِنْ حُجَّةٍ لَسَاخَتْ بِأَهْلِهَا.

ترجمه

سلیمان بن جعفر حمیری کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: آیا زمین حجت سے خالی ہو سکتی ہے؟

امامؑ نے فرمایا: ''اگر زمین چشمِ زدن کے لئے بھی حجت سے خالی ہو جائے تو اپنے اہل سمیت غرق ہو جائے گی''۔

کسی کے فعل پر راضی ہونے والا بھی اس کے ساتھ شریک ہے

5 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ مَا تَقُولُ فِي حَدِيثٍ رُوِيَ عَنِ الصَّادِقِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ إِذَا خَرَجَ الْقَائِمُ عليه السلام قَتَلَ ذَرَارِيَّ قَتَلَةِ الْحُسَيْنِ عليه السلام بِفِعَالِ آبَائِهِمْ فَقَالَ عليه السلام هُوَ كَذَلِكَ فَقُلْتُ وَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ لا تَزِرُ وازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرى مَا مَعْنَاهُ قَالَ صَدَقَ اللهُ فِي جَمِيعِ أَقْوَالِهِ وَ لَكِنْ ذَرَارِيُّ قَتَلَةِ الْحُسَيْنِ عليه السلام يَرْضَوْنَ بِأَفْعَالِ آبَائِهِمْ وَ يَفْتَخِرُونَ بِهَا وَ مَنْ رَضِيَ شَيْئاً كَانَ كَمَنْ أَتَاهُ وَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ بِالْمَشْرِقِ فَرَضِيَ بِقَتْلِهِ رَجُلٌ فِي الْمَغْرِبِ لَكَانَ الرَّاضِي عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ شَرِيكَ الْقَاتِلِ وَ إِنَّمَا يَقْتُلُهُمُ الْقَائِمُ عليه السلام إِذَا خَرَجَ لِرِضَاهُمْ بِفِعْلِ آبَائِهِمْ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ بِأَيِّ شَيْءٍ يَبْدَأُ الْقَائِمُ عليه السلام مِنْكُمْ إِذَا قَامَ قَالَ يَبْدَأُ بِبَنِي شَيْبَةَ فَيُقَاطِعُ

أَيْدِيَهُمْ لِأَنَّهُمْ سُرَّاقُ بَيْتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

ترجمه

عبدالسلام بن صالح ہروی کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضاعلیہ السلام سے پوچھا: فرزند رسولؐ! آپ امام جعفر صادق علیہ السلام کے اس فرمان کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔

انہوں نے فرمایا: ''جب قائم آل محمد عجل اللہ فرجہٗ کا ظہور ہوگا تو وہ قاتلانِ حسینؑ کی اولاد کو ان کے آباء کے فعل کی وجہ سے قتل کریں گے''۔

امام علی رضاعلیہ السلام نے فرمایا: ''ایسا ہی ہوگا''۔

میں (راوی) نے کہا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

''کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا''۔[1]

آخر مذکورہ حدیث اور اس آیت میں تطابق کیسے ہوسکتا ہے؟

امام علی رضاعلیہ السلام نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے تمام فرمان برحق ہیں، قاتلان حسینؑ کی نسل کے قتل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے آباء کے اس فعل پر راضی ہیں اور اس ظلم پر فخر کرتے ہیں، اور جو شخص کسی کے فعل پر راضی ہو وہ اس کے فعل میں شریک تصور کیا جاتا ہے۔

اگر کوئی شخص مشرق میں کسی کو قتل کرے اور مغرب میں رہنے والا شخص اس کے فعل پر اپنی رضامندی کا اظہار کرے تو وہ بھی اس قتل میں شریک سمجھا جائے گا، اور قائم آل محمد (عجل اللہ فرجہ الشریف) بھی انہیں اسی وجہ سے قتل کریں گے کہ وہ اپنے آباء کے اس فعل پر راضی ہیں''۔

میں (راوی) نے پوچھا: قائم آل محمد (عجل اللہ فرجہ الشریف) اپنے ظہور کے بعد سب سے پہلا کام کون سا کریں گے؟

امام علی رضاعلیہ السلام نے فرمایا: ''وہ سب سے پہلے بنی شیبہ کے ہاتھ کاٹیں گے، کیونکہ وہ بیت اللہ کے چور ہیں''۔

زمانہ غیبت میں شیعوں کی پریشانی

6 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْهَمَدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا علیہ السلام أَنَّهُ قَالَ كَأَنِّي بِالشِّيعَةِ عِنْدَ فَقْدِهِمُ الثَّالِثَ مِنْ وُلْدِي يَطْلُبُونَ الْمَرْعَى وَلَا يَجِدُونَهُ قُلْتُ لَهُ وَلِمَ ذَلِكَ يَا ابْنَ

[1] انعام۔ ۱۶۴

رَسُولِ اللهِ قَالَ لِأَنَّ إِمَامَهُمْ يَغِيبُ عَنْهُمْ قُلْتُ وَ لِمَ قَالَ لِئَلَّا يَكُونَ فِي عُنُقِهِ لِأَحَدٍ بَيْعَةٌ إِذَا قَامَ بِالسَّيْفِ.

ترجمه

علی بن حسن بن فضال نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ امام علی رضاؑ نے فرمایا: ''گویا میں شیعوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں جب میری نسل میں سے تیرا بیٹا گم ہو جائے گا تو وہ اپنے لئے چراگاہ کو تلاش کریں گے لیکن اسے کہیں نہیں پائیں گے''۔

میں (راوی) نے کہا: فرزند رسولؐ! ایسا کیوں ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: ''کیونکہ ان کا امام ان سے غائب ہو جائے گا''۔

میں (راوی) نے کہا: وہ کس لئے؟

آپؑ نے فرمایا: ''تاکہ جب وہ تلوار لے کر قیام کریں تو ان کی گردن میں کسی کی بیعت نہ ہو''۔

7 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ الْكُمَيْدَانِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُهْتَدِي عَنِ الرِّضَاؑ قَالَ إِنَّمَا يُغْسَلُ بِالْأُشْنَانِ خَارِجُ الْفَمِ فَأَمَّا دَاخِلُ الْفَمِ فَلَا يَقْبَلُ الْغَمَرَ.

ترجمه

عبدالعزیز بن مہتدی نے امام علی رضاؑ سے روایت کی: ''اشنان کے ساتھ منہ کا بیرونی حصہ دھونا چاہئے، منہ کا اندرونی حصہ اس کی چکنائی کو قبول نہیں کرتا''۔

بیت الخلا میں گفتگو نہیں کرنی چاہئے

8 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَاؑ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُجِيبَ الرَّجُلُ أَحَداً وَ هُوَ عَلَى الْغَائِطِ أَوْ يُكَلِّمَهُ حَتَّى يَفْرُغَ.

ترجمه

صفوان بن یحییٰ نے امام علی رضاؑ سے روایت کی آپؑ نے فرمایا: ''رسول خدا ﷺ نے بیت الخلا میں بیٹھنے والے کو کسی کا جواب دینے سے منع فرمایا اور فارغ ہونے تک کلام کرنے سے منع کیا''۔

مومن اور کافر کی موت

9 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمُفَسِّرُ الْمَعْرُوفُ بِأَبِي الْحَسَنِ الْجُرْجَانِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحُسَيْنِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ قِيلَ لِلصَّادِقِ عليه السلام صِفْ لَنَا الْمَوْتَ قَالَ لِلْمُؤْمِنِ كَأَطْيَبِ رِيحٍ يَشَمُّهُ فَيَنْعُسُ لِطِيبِهِ وَ يَنْقَطِعُ التَّعَبُ وَ الْأَلَمُ كُلُّهُ عَنْهُ وَ لِلْكَافِرِ كَلَسْعِ الْأَفَاعِيِّ وَ لَدْغِ الْعَقَارِبِ وَ أَشَدَّ قِيلَ فَإِنَّ قَوْماً يَقُولُونَ إِنَّهُ أَشَدُّ مِنْ نَشْرٍ بِالْمَنَاشِيرِ وَ قَرْضٍ بِالْمَقَارِيضِ وَ رَضْخٍ بِالْأَحْجَارِ وَ تَدْوِيرِ قُطْبِ الْأَرْحِيَةِ عَلَى الْأَحْدَاقِ قَالَ كَذَلِكَ هُوَ عَلَى بَعْضِ الْكَافِرِينَ وَ الْفَاجِرِينَ أَ لَا تَرَوْنَ مِنْهُمْ مَنْ يُعَايِنُ تِلْكَ الشَّدَائِدَ فَذَلِكُمُ الَّذِي هُوَ أَشَدُّ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ عَذَابُ الْآخِرَةِ فَإِنَّهُ أَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الدُّنْيَا قِيلَ فَمَا بَالُنَا نَرَى كَافِراً يَسْهُلُ عَلَيْهِ النَّزْعُ فَيَنْطَفِي وَ هُوَ يُحَدِّثُ وَ يَضْحَكُ وَ يَتَكَلَّمُ وَ فِي الْمُؤْمِنِينَ أَيْضاً مَنْ يَكُونُ كَذَلِكَ وَ فِي الْمُؤْمِنِينَ وَ الْكَافِرِينَ مَنْ يُقَاسِي عِنْدَ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ هَذِهِ الشَّدَائِدَ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْ رَاحَةٍ لِلْمُؤْمِنِ هُنَاكَ فَهُوَ تَعْجِيلُ ثَوَابٍ وَ مَا كَانَ مِنْ شَدِيدٍ فَتَمْحِيصُهُ مِنْ ذُنُوبِهِ لِيَرِدَ الْآخِرَةَ نَقِيّاً نَظِيفاً مُسْتَحِقّاً لِلثَّوَابِ الْأَبَدِ لَا مَانِعَ لَهُ دُونَهُ وَ مَا كَانَ مِنْ سُهُولَةٍ هُنَاكَ عَلَى الْكَافِرِ فَلِيُوَفَّى أَجْرَ حَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا لِيَرِدَ الْآخِرَةَ وَ لَيْسَ لَهُ إِلَّا مَا يُوجِبُ عَلَيْهِ الْعَذَابَ وَ مَا كَانَ مِنْ شِدَّةٍ عَلَى الْكَافِرِ هُنَاكَ فَهُوَ ابْتِدَاءُ عَذَابِ اللهِ لَهُ ذَلِكُمْ بِأَنَّ اللهَ عَدْلٌ لَا يَجُورُ قَالَ وَ قِيلَ لِلصَّادِقِ عليه السلام أَخْبِرْنَا عَنِ الطَّاعُونِ فَقَالَ عَذَابُ اللهِ لِقَوْمٍ وَ رَحْمَةٌ لِآخَرِينَ قَالُوا وَ كَيْفَ تَكُونُ الرَّحْمَةُ عَذَاباً قَالَ أَمَا تَعْرِفُونَ أَنَّ نِيرَانَ جَهَنَّمَ عَذَابٌ عَلَى الْكَافِرِينَ وَ خَزَنَةُ جَهَنَّمَ مَعَهُمْ فِيهَا وَ هِيَ رَحْمَةٌ عَلَيْهِمْ.

ترجمہ

احمد بن حسن حسینی نے حسنؑ بن علیؑ سے، انہوں نے اپنے والد محمد تقی علیہ السلام سے، انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے، انہوں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی۔

انہوں نے فرمایا: ''امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا گیا کہ آپؑ ہمارے لئے موت کی کیفیت بیان کریں۔

آپؑ نے فرمایا: موت مومن کے لئے تو ایک عمدہ خوشبو کی طرح سے ہے جسے وہ سونگھتا ہے اور خوشبو کی وجہ سے سانس لیتا ہے تو اس سے ہر قسم کی تھکان اور تکلیف دور ہو جاتی ہے۔

اور کافر کے لئے موت سانپ اور بچھو کے ڈسنے سے بھی زیادہ اذیت ناک ہے۔

کسی نے کہا کہ لوگ بیان کرتے ہیں: کافر کے لئے موت آری سے چیرے جانے اور مقراض سے جسم کے ٹکڑے

کرنے اور پتھر سے سر کچلنے اور آنکھ کے ڈھیلے پر چکی کے پاٹ کی گردش سے بھی زیادہ سخت ہوتی ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کچھ کافرین اور فاجرین کے لئے موت ایسے ہی ہوتی ہے، کیا تم کبھی انہیں سکرات کی تلخیاں جھیلتے ہوئے نہیں دیکھتے؟

اور یاد رکھو عذاب آخرت سکرات کی ان تلخیوں سے زیادہ سخت ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا: مولا! یہ بتائیں کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ ہم نے بعض کافروں کو ہنستے مسکراتے اس دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے دیکھا ہے اور اسی طرح سے بعض اہل ایمان کو بھی ہنستے مسکراتے دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے دیکھا ہے؟

اور اس کے برعکس بعض کافروں اور بعض اہل مومنین کو بھی سکرات کی تلخیاں جھیلتے ہوئے پایا ہے؟

امامؑ نے فرمایا: ''جس مومن کو موت کے وقت راحت نصیب ہوئی تو اللہ نے اس کے لئے ثواب کی جلدی کی اور جس مومن کو نزع کے وقت تکلیف ہوئی تو اللہ نے اس تکلیف کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنایا اور وہ گناہوں سے پاک وصاف ہو کر آخرت میں قدم رکھے گا، اسے ثواب سے کوئی چیز روکنے والی نہ ہوگی۔

اور یہاں جس کافر کو موت کے وقت آسانی ملتی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ اس کی نیکی کا ثمر اسے اس دنیا میں ہی عطا کر دیتا ہے اور جب وہ دار آخرت میں قدم رکھے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوگی اور جو کافر سکرات کی تلخیاں جھیلتا ہے تو اس پر اللہ کے عذاب کی ابتدا یہیں سے شروع ہو جاتی ہے۔ آگاہ رہو! اللہ عادل ہے کبھی بھی ظلم نہیں کرتا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا: آپؑ ہمیں طاعون کے متعلق بتائیں۔

آپؑ نے فرمایا: ''طاعون کچھ لوگوں کے لئے اللہ کا عذاب اور کچھ لوگوں کے لئے اللہ کی رحمت ہے''۔

لوگوں نے کہا: مولا! ایک چیز ایک ہی وقت میں عذاب اور رحمت کیسے ہو سکتی ہے؟

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ دوزخ کی آگ کافروں کے لئے عذاب اور دوزخ کے فرشتوں کے لئے رحمت ہے، کیونکہ وہ فرشتے بھی تو ان کے ساتھ آگ میں ہی ہوں گے۔

تلاش حق کا طریقہ

10 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَرْقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمٍ وَ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْمُجَاوِرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَاجِيلَوَيْهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّيَّارِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ قَالَ قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام يَحْدُثُ الْأَمْرُ لَا أَجِدُ بُدّاً مِنْ مَعْرِفَتِهِ وَ لَيْسَ فِي الْبَلَدِ الَّذِي أَنَا فِيهِ

أَحَدٌ أَسْتَفْتِيهِ مِنْ مَوَالِيكَ قَالَ فَقَالَ ايتِ فَقِيهَ الْبَلَدِ فَاسْتَفْتِهِ فِي أَمْرِكَ فَإِذَا أَفْتَاكَ بِشَيْءٍ فَخُذْ بِخِلَافِهِ فَإِنَّ الْحَقَّ فِيهِ.

ترجمه

علی بن اسباط کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: مولا! کبھی مجھے کوئی ایسا معاملہ پیش آتا ہے جس کے متعلق مجھے حکم شرعی کا علم نہیں ہوتا اور جس شہر میں میری رہائش ہے وہاں بھی مجھے آپؑ کا کوئی ایسا محب نہیں ملتا جو مجھے حکم شرعی سے آگاہ کرے تو اس حالت میں مجھے کیا کرنا چاہئے؟

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''جب کبھی ایسی صورت حال درپیش ہو تو فقیہ شہر کے پاس جاؤ اور وہ جو فتویٰ تمہیں دے، ان کے فتویٰ کے خلاف عمل کرو، کیونکہ حق ان کے خلاف کرنے میں مضمر ہے''۔ [1]

بالوں کی سفیدی

11 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْمَدِينِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ عَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الشَّيْبُ فِي مُقَدَّمِ الرَّأْسِ يُمْنٌ وَ فِي الْعَارِضَيْنِ سَخَاءٌ وَ فِي الذَّوَائِبِ شَجَاعَةٌ وَفِي الْقَفَاءِ شُؤْمٌ.

ترجمه

سلیمان جعفری نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سر کے اگلے حصے کی سفیدی برکت ہے، دائیں بائیں حصے کی سفیدی سخاوت ہے، پیشانی کے بالوں کی سفیدی شجاعت کی علامت ہے اور گدی کے بالوں کی سفیدی نحوست کی علامت ہے''۔

پہلی چیز کو کھاؤ، دوسری کو چھپاؤ اور تیسری کو پناہ دو

12 حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ تَمِيمٍ الْقُرَشِيُّ الْحِمْيَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الصَّلْتِ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ الْهَرَوِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى نَبِيٍّ مِنْ أَنْبِيَائِهِ إِذَا أَصْبَحْتَ فَأَوَّلُ شَيْءٍ

[1] ۔مذہب امامیہ کے مخالفین کی مخالفت سے حق مل سکتا ہے۔

يَسْتَقْبِلُكَ فَكُلْهُ وَ الثَّانِي فَاكْتُمْهُ وَ الثَّالِثُ فَاقْبَلْهُ وَ الرَّابِعُ فَلَا تُؤْيِسْهُ وَ الْخَامِسُ فَاهْرُبْ مِنْهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ مَضَى فَاسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ أَسْوَدُ عَظِيمٌ فَوَقَفَ وَ قَالَ أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ آكُلَ هَذَا وَ بَقِيَ مُتَحَيِّراً ثُمَّ رَجَعَ إِلَى نَفْسِهِ وَ قَالَ إِنَّ رَبِّي جَلَّ جَلَالُهُ لَا يَأْمُرُنِي إِلَّا بِمَا أُطِيقُ فَمَشَى إِلَيْهِ لِيَأْكُلَهُ فَكُلَّمَا دَنَا مِنْهُ صَغُرَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ فَوَجَدَهُ لُقْمَةً فَأَكَلَهَا فَوَجَدَهَا أَطْيَبَ شَيْءٍ أَكَلَهُ ثُمَّ مَضَى فَوَجَدَ طَسْتاً مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ أَمَرَنِي رَبِّي أَنْ أَكْتُمَ هَذَا فَحَفَرَ لَهُ حُفْرَةً وَ جَعَلَهُ فِيهَا وَ أَلْقَى عَلَيْهِ التُّرَابَ ثُمَّ مَضَى فَالْتَفَتَ فَإِذَا بِالطَّسْتِ قَدْ ظَهَرَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ مَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ فَمَضَى فَإِذَا هُوَ بِطَيْرٍ وَ خَلْفَهُ بَازِيٌّ فَطَافَ الطَّيْرُ حَوْلَهُ فَقَالَ أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ أَقْبَلَ هَذَا فَفَتَحَ كُمَّهُ فَدَخَلَ الطَّيْرُ فِيهِ فَقَالَ لَهُ الْبَازِي أَخَذْتَ صَيْدِي وَ أَنَا خَلْفَهُ مُنْذُ أَيَّامٍ فَقَالَ إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ أَمَرَنِي أَنْ لَا أُويِسَ هَذَا فَقَطَعَ مِنْ فَخِذِهِ قِطْعَةً فَأَلْقَاهَا إِلَيْهِ ثُمَّ مَضَى فَلَمَّا مَضَى إِذَا هُوَ بِلَحْمٍ مَيْتَةٍ مُنْتِنٍ مُدَوِّدٍ فَقَالَ أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ أَهْرُبَ مِنْ هَذَا فَهَرَبَ مِنْهُ وَ رَجَعَ فَرَأَى فِي الْمَنَامِ كَأَنَّهُ قَدْ قِيلَ لَهُ إِنَّكَ قَدْ فَعَلْتَ مَا أُمِرْتَ بِهِ فَهَلْ تَدْرِي مَا ذَاكَ كَانَ قَالَ لَا قِيلَ لَهُ أَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ الْغَضَبُ لِعَبْدٍ إِذَا غَضِبَ لَمْ يَرَ نَفْسَهُ وَ جَهِلَ قَدْرَهُ مِنْ عِظَمِ الْغَضَبِ فَإِذَا حَفِظَ نَفْسَهُ وَ عَرَفَ قَدْرَهُ وَ سَكَنَ غَضَبُهُ كَانَتْ عَاقِبَتُهُ كَاللُّقْمَةِ الطَّيِّبَةِ الَّتِي أَكَلَهَا وَ أَمَّا الطَّسْتُ فَهُوَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ إِذَا كَتَمَهُ الْعَبْدُ وَ أَخْفَاهُ أَبَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَّا أَنْ يُظْهِرَهُ لِيُزَيِّنَهُ بِهِ مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ مِنْ ثَوَابِ الْآخِرَةِ وَ أَمَّا الطَّيْرُ فَهُوَ الرَّجُلُ الَّذِي يَأْتِيكَ بِنَصِيحَةٍ فَاقْبَلْهُ وَ اقْبَلْ نَصِيحَتَهُ وَ أَمَّا الْبَازِي فَهُوَ الرَّجُلُ الَّذِي يَأْتِيكَ فِي حَاجَةٍ فَلَا تُؤْيِسْهُ وَ أَمَّا اللَّحْمُ الْمُنْتِنُ فَهُوَ الْغِيبَةُ فَاهْرُبْ مِنْهَا.

ترجمہ

ابوالصلت عبدالسلام بن صالح ہروی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علی رضاؑ سے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے انبیاءؑ میں سے ایک نبی کی طرف وحی کی۔

کل صبح کے وقت جو چیز تمہیں سب سے پہلے نظر آئے، اسے کھالینا اور جو دوسری چیز نظر آئے اسے چھپا دینا اور جو تیسری چیز نظر آئے اسے قبول کرلینا اور چوتھی چیز کو مایوس نہ کرنا اور پانچویں چیز سے بھاگنا۔

دوسرے دن جب صبح ہوئی تو نبی گھر سے نکلے تو انہیں ایک سیاہ پہاڑ نظر آیا، اسے دیکھ کر وہ نبی کھڑے ہوکر سوچنے لگے کہ اب کیا کروں، اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ جو چیز سب سے پہلے نظر آئے، اسے کھالینا، اب بھلا میں پہاڑ کو کھاؤں تو کیسے کھاؤں؟

پھر نبی نے اپنے دل میں یہ فیصلہ کیا کہ اللہ تعالیٰ مجھے میری طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، چنانچہ یہ سوچ کر وہ پہاڑ کو کھانے کے لئے آگے بڑھے لیکن جیسے جیسے وہ قدم بڑھاتے گئے ویسے ویسے پہاڑ سمٹتا گیا اور جب نبی اس کے قریب پہنچے تو وہ ایک لقمہ جتنا باقی رہ گیا تھا۔

نبیؑ نے اسے کھالیا تو وہ لقمہ انہیں بہت مزیدار محسوس ہوا۔

پھر نبی آگے بڑھے تو سونے کا ایک طشت نظر آیا، نبیؑ نے دل میں کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ دوسری چیز کو چھپاؤں، چنانچہ انہوں نے ایک گڑھا کھود کر طشت کو اس میں چھپا دیا اور اس پر مٹی ڈال دی لیکن جب انہوں نے مڑ کر دیکھا تو وہ طشت باہر نکلا پڑا تھا۔

انہوں نے دل میں کہا کہ میں نے اپنے پروردگار کے حکم کی تعمیل کر دی ہے۔

پھر وہ یہاں سے چلے تو انہیں ایک پرندہ نظر آیا جس کے پیچھے باز لگا ہوا تھا اور پرندے نے ان کے گرد چکر لگانا شروع کیا۔

نبیؑ نے دل میں کہا: مجھے میرے خدا نے حکم دیا ہے کہ میں تیسری چیز کو پناہ دوں، چنانچہ انہوں نے اپنی آستین کھولی اور پرندہ ان کی آستین میں چھپ گیا۔

باز نے ان سے کہا: آپ نے میرے شکار کو پکڑ لیا حالانکہ میں کئی دنوں سے اس کے پیچھے لگا ہوا تھا۔

نبیؑ نے دل میں سوچا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں چوتھی چیز کو مایوس نہ کروں، چنانچہ انہوں نے اپنی ہی ران سے گوشت کا ٹکڑا کاٹ کر اس کی طرف پھینک دیا۔

جب نبیؑ یہاں سے چلے تو انہوں نے ایک بدبودار مردار کو دیکھا جس میں کیڑے پڑے ہوئے تھے۔

نبیؑ نے دل میں کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں پانچویں چیز کو دیکھ کر بھاگ جاؤں، چنانچہ وہ اسے دیکھ کر بھاگ گئے اور اپنے گھر واپس آ گئے۔ رات کے وقت انہوں نے خواب میں دیکھا۔

ان سے کہا گیا: ''تم نے ہمارے حکم کی تعمیل کی ہے تو کیا ان چیزوں کا مقصد و مفہوم بھی سمجھتے ہو؟''

نبیؑ نے کہا: نہیں! میں نہیں جانتا۔

خواب میں ان سے کہا گیا: ''تم نے جس پہاڑ کو دیکھا تھا وہ انسان کا غصے تھا، جب کوئی شخص غصہ میں آتا ہے تو وہ اپنے آپ کو بھی نہیں دیکھتا اور غصے کی وجہ سے اسے اپنی قدر و حیثیت بھی دکھائی نہیں دیتی، اسی حالت میں اگر وہ اپنے نفس پر قابو پالے اور غصے کو پی جائے تو اس کا انجام ایک شیریں لقمہ جیسا ہوتا ہے''۔

تم نے سونے کے جس طشت کو دیکھا تو یہ انسان کا عمل صالح ہے، جب انسان اسے چھپائے تو اللہ اسے ظاہر کر دیتا

ہے، اس کے ذریعے سے اسے دنیا میں عزت ملتی ہے اور اس کی آخرت بھی محفوظ رہتی ہے۔

تم نے جس پرندہ کو دیکھا تو اس سے مراد وہ شخص ہے جو تمہیں نصیحت کرنے کے لئے آتا ہے، تمہارا فرض ہے کہ اس کی بات کو قبول کرو اور اسے اپنے ہاں جگہ دو۔

تم نے جس باز کو دیکھا ہے تو اس سے مراد وہ شخص ہے جو کسی حاجت کے سلسلے میں تمہارے پاس آتا ہے، لہٰذا اسے مایوس مت کرو۔

اور جو تم نے بدبودار مردار دیکھا ہے تو یہ دراصل غیبت ہے، اس سے بھاگو"۔

دولت کب جمع ہوتی ہے؟

13 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ هَارُونَ الْفَامِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بُطَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ لَا يَجْتَمِعُ الْمَالُ إِلَّا بِخِصَالٍ خَمْسٍ بِبُخْلٍ شَدِيدٍ وَ أَمَلٍ طَوِيلٍ وَ حِرْصٍ غَالِبٍ وَ قَطِيعَةِ الرَّحِمِ وَ إِيثَارِ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ.

ترجمه

محمد بن اسماعیل بن بزیع کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سنا: انہوں نے فرمایا: "جب تک کسی شخص میں پانچ خصلتیں نہ ہوں، اس وقت تک وہ دولت جمع نہیں کرسکتا۔ (اور وہ یہ ہیں)

1۔ شدید بخل۔ 2۔ لمبی امید۔ 3۔ غالب حرص۔
4۔ قطع رحمی۔ 5۔ دنیا کو آخرت پر ترجیح دینا"۔

وہ جانور جنہیں نہیں مارنا چاہئے اور وہ جنہیں مارنا چاہئے

14 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْمَدِينِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ عَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله نَهَى عَنْ قَتْلِ خَمْسَةٍ الصُّرَدِ وَ الصُّوَامِ وَ الْهُدْهُدِ وَ النَّحْلِ وَ النَّمْلَةِ وَ الضِّفْدِعِ وَ أَمَرَ بِقَتْلِ خَمْسَةٍ الْغُرَابِ وَ الْحِدَاءِ وَ الْحَيَّةِ وَ الْعَقْرَبِ وَ الْكَلْبِ الْعَقُورِ.

قال مصنف هذا الكتاب هذا أمر إطلاق و رخصة لا أمر وجوب و فرض.

ترجمہ

سلیمان بن جعفر جعفری نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی۔

انہوں نے فرمایا: ''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ چیزوں کے مارنے سے منع فرمایا:۔(وہ یہ ہیں)

1۔لٹورا 2۔صوام 3۔ہُدہُد 4۔شہد کی مکھی اور چیونٹی

5۔مینڈک

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ جانداروں کے مارنے کا حکم دیا۔

1۔کوا 2۔چیل 3۔سانپ 4۔بچھو 5۔باؤلا کتا''

مصنف کہتے ہیں:

''یہ امر برائے رخصت ہے اور امر وجوب وفرض کے لئے نہیں ہے''۔

مرغ کی پانچ عادتیں

15 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَمَّوَيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْيَقْطِينِيِّ قَالَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام فِي الدِّيكِ الْأَبْيَضِ خَمْسُ خِصَالٍ مِنْ خِصَالِ الْأَنْبِيَاءِ مَعْرِفَتُهُ بِأَوْقَاتِ الصَّلَاةِ وَ الْغَيْرَةُ وَ السَّخَاءُ وَ الشَّجَاعَةُ وَ كَثْرَةُ الطَّرُوقَةِ.

ترجمہ

ابراہیم بن حمویہ بن محمد بن عیسیٰ یقطینی نے کہا: امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: سفید مرغ میں انبیاءؑ کی پانچ عادتیں پائی جاتی ہیں۔

1۔اوقات نماز کی پہچان 2۔غیرت 3۔سخاوت

4۔شجاعت 5۔کثرت مباشرت

امیر المومنینؑ کے لئے پانچ چیزوں کی دعا

16 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ تَاتَانَةَ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ هِشَامٍ الْمُكَتِّبُ وَ أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا

عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَاسِرٍ الْخَادِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَا عَلِيُّ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ فِيكَ خَمْسَ خِصَالٍ فَأَعْطَانِي أَمَّا أَوَّلُهَا فَإِنِّي سَأَلْتُهُ أَنْ تَنْشَقَّ الْأَرْضُ عَنِّي وَ نفض أَنْفُضَ التُّرَابَ عَنْ رَأْسِي وَ أَنْتَ مَعِي فَأَعْطَانِي وَ أَمَّا الثَّانِيَةُ فَإِنِّي سَأَلْتُهُ أَنْ يَقِفَنِي عِنْدَ كِفَّةِ الْمِيزَانِ وَ أَنْتَ مَعِي فَأَعْطَانِي وَ أَمَّا الثَّالِثَةُ فَسَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يَجْعَلَكَ حَامِلَ لِوَائِي وَ هُوَ لِوَاءُ اللهِ الْأَكْبَرُ عَلَيْهِ مَكْتُوبٌ الْمُفْلِحُونَ هُمُ الْفَائِزُونَ بِالْجَنَّةِ فَأَعْطَانِي وَ أَمَّا الرَّابِعَةُ فَإِنِّي سَأَلْتُهُ أَنْ تَسْقِيَ أُمَّتِي مِنْ حَوْضِي فَأَعْطَانِي وَ أَمَّا الْخَامِسَةُ فَإِنِّي سَأَلْتُهُ أَنْ يَجْعَلَكَ قَائِدَ أُمَّتِي إِلَى الْجَنَّةِ فَأَعْطَانِي وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيَّ بِهِ.

ترجمہ

یاسر خادم نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! میں نے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے پانچ باتوں کی درخواست کی اور اللہ نے مجھے وہ باتیں عطا کر دیں۔

1۔ میں نے اللہ سے سوال کیا کہ جب قیامت قائم ہو اور میں اپنی قبر سے سر سے مٹی جھاڑتا ہوا نکلوں تو اس وقت علیؑ میرے ساتھ ہو۔ اللہ نے میری یہ دعا قبول فرمائی۔

2۔ میں نے اللہ سے درخواست کی جب میزان عدل قائم ہو تو اس کے پلڑے کے پاس علیؑ میرے ساتھ ہو۔ اللہ نے میری یہ دعا بھی قبول فرمائی۔

3۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ وہ علیؑ کو میرے لواء الحمد کے اٹھانے والا مقرر کرے، اور وہ لواء الحمد دراصل اللہ کا پرچم ہے جس پر یہ الفاظ تحریر ہوں گے۔ ''کامیاب وہی ہیں جنھوں نے جنت حاصل کی''۔ اللہ نے میری یہ دعا بھی قبول فرمائی۔

4۔ میں نے اللہ سے درخواست کی کہ میرے حوض کوثر کا ساقی علیؑ کو بنائے۔ اللہ نے میری یہ دعا بھی قبول فرمائی۔

5۔ میں نے اللہ سے درخواست کی کہ میری امت کے لئے جنت کا ہادی علیؑ کو بنائے اللہ نے

میری یہ دعا بھی قبول کی۔

اللہ کے اس احسان پر اس کی حمد ہے۔

جن عورتوں سے عزل جائز ہے

17 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ عَنْ يَعْقُوبَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ لَا بَأْسَ بِالْعَزْلِ فِي سِتَّةِ وُجُوهٍ الْمَرْأَةِ الَّتِي أَيْقَنَتْ أَنَّهَا لَا تَلِدُ وَ الْمُسِنَّةِ وَ الْمَرْأَةِ السَّلِيطَةِ وَ الْبَذِيَّةِ وَ الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا تُرْضِعُ وَلَدَهَا وَ الْأَمَةِ.

قال مصنف هذا الكتاب يجوز أن يكون أبو الحسن صاحب هذا الحديث موسى بن جعفر عليه السلام و يجوز أن يكون الرضا عليه السلام لأن يعقوب الجعفري قد لقيهما جميعا.

ترجمہ

یعقوب جعفری نے کہا کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سنا: انہوں نے فرمایا: چھ قسم کی عورتوں سے عزل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

1۔جس عورت کے متعلق یقین ہو کہ یہ اولاد نہیں جنے گی۔

2۔بوڑھی عورت۔

3۔زبان دراز عورت۔

4۔فحش گو عورت۔

5۔وہ عورت جو اپنی اولاد کو دودھ نہ پلاتی ہو۔

6۔کنیز''۔

مصنف کتاب ھذا کہتے ہیں: ''ابوالحسنؑ سے مراد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بھی ہو سکتے ہیں اور اس سے امام علی رضا علیہ السلام بھی مراد لئے جا سکتے ہیں، کیونکہ دونوں کی کنیت ابوالحسن ہے اور راوی یعقوب جعفری نے دونوں سے ہی کسبِ فیض کیا تھا''۔

18 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْخَلَنْجِيِّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنْ تَكْبِيرَةِ الِافْتِتَاحِ فَقَالَ سَبْعٌ قُلْتُ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ وَاحِدَةً فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله كَانَ يُكَبِّرُ وَاحِدَةً يَجْهَرُ بِهَا وَ يُسِرُّ سِتّاً.

ترجمہ

ابوعلی حسن بن راشد کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے تکبیر افتتاح کے متعلق پوچھا: آپؑ نے فرمایا: ''سات تکبیریں ہیں''۔

میں (راوی) نے کہا: مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی تکبیر کہتے تھے۔

امامؑ نے فرمایا: ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہتے اور چھ بار آہستہ سے تکبیر کہتے تھے''۔

نجاشی کا جنازہ

19 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَاسِمٍ الْأَسْتَرْآبَادِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله لَمَّا أَتَاهُ جَبْرَئِيلُ بِنَعْيِ النَّجَاشِيِّ بَكَى بُكَاءَ حَزِينٍ عَلَيْهِ وَ قَالَ إِنَّ أَخَاكُمْ أَصْحَمَةَ وَ هُوَ اسْمُ النَّجَاشِيِّ مَاتَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْجَبَّانَةِ وَ كَبَّرَ سَبْعاً فَخَفَضَ اللهُ لَهُ كُلَّ مُرْتَفِعٍ حَتَّى رَأَى جِنَازَتَهُ وَ هُوَ بِالْحَبَشَةِ.

ترجمہ

محمد بن قاسم استر آبادی رضی اللہ عنہ نے ہم سے یہ حدیث بیان کی، انہوں نے یوسف بن محمد بن زیاد سے روایت کی، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی۔

انہوں نے فرمایا: ''جب جبریل امینؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نجاشی کی موت کی خبر سنائی تو آپؐ بے حد غمگین ہوئے اور غم کی وجہ سے رونے لگے اور فرمایا: تمہارا بھائی اصحمہ فوت ہوگیا، پھر آپ صحرا کی طرف گئے اور آپؐ نے سات تکبیروں سے ان کا جنازہ پڑھا، اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے تمام حجابات ہٹا دیئے تھے اور حبشہ میں نجاشی کا جنازہ آپؐ کو دکھائی دے رہا تھا''۔

ایام کی تقسیم کار

20 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ وَ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ

أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ قَلِّمُوا أَظْفَارَكُمْ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ وَ اسْتَحِمُّوا يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَ أَصِيبُوا مِنَ الْحِجَامَةِ حَاجَتَكُمْ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَ تَطَيَّبُوا بِأَطْيَبِ طِيبِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

ترجمه

بکر بن صالح نے جعفری سے روایت کی ہے، اس نے کہا میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سنا: انہوں نے فرمایا: ''منگل کے دن اپنے ناخن تراشو اور بدھ کے دن حمام جاؤ اور اگر فصد کی ضرورت ہو تو جمعرات کو فصد کراؤ اور جمعہ کے دن تمہارے پاس جو عمدہ خوشبو ہو، وہ لگاؤ''۔

خوشبو لگانے کی تاکید

21 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُكَيْمٍ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَدَعَ الطِّيبَ فِي كُلِّ يَوْمٍ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ فَيَوْمٌ وَ يَوْمٌ لَا فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ وَ لَا يَدَعْ ذَلِكَ.

ترجمه

معمر بن خلاد نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی۔

آپؑ نے فرمایا: ''انسان کو چاہئے کہ روزانہ خوشبو لگائے، اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر ایک دن چھوڑ کر لگائے اور اگر ہر دوسرے دن بھی ممکن نہ ہو تو پھر ہر جمعہ کو خوشبو لگائے اور جمعہ کے دن خوشبو کا ناغہ نہ کرے''۔

جنتی کون اور دوزخی کون ہے؟

22 حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْمُجَاوِرُ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَزِينٍ ابْنُ أَخِي دِعْبِلِ بْنِ عَلِيٍّ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْإِمَامُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ فَقَالَ صلى الله عليه وآله وسلم أَصْحَابُ الْجَنَّةِ مَنْ أَطَاعَنِي وَ سَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام بَعْدِي وَ أَقَرَّ بِوَلَايَتِهِ وَ أَصْحَابُ النَّارِ مَنْ سَخِطَ الْوَلَايَةَ وَ نَقَضَ الْعَهْدَ وَ قَاتَلَهُ بَعْدِي.

ترجمہ

مسجد کوفہ کے مجاور ابوالحسن علی بن عیسیٰ نے ہم سے بیان کیا، اس نے کہا کہ میں نے یہ حدیث دعبل بن خزاعی کے بھتیجے اسماعیل بن علی بن رزین سے سنی، اس نے یہ حدیث اپنے والد سے سنی، انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے یہ حدیث سنی، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی۔

انہوں نے فرمایا: ''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو تلاوت فرمایا:۔

''جنت والے اور دوزخ والے برابر نہیں ہو سکتے، جنت جانے والے کامیاب ہیں''۔ [1]

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جنتی وہ ہے جو میری اطاعت کرے اور میرے بعد علیؑ بن ابی طالبؑ سے صلح رکھے اور اس کی ولایت کا اقرار کرے، اور دوزخی وہ ہے جو ولایتِ علیؑ کو ناپسند کرے اور عہد شکنی کرے اور میرے بعد علیؑ سے جنگ کرے''۔

سجدۂ شکر میں کیا پڑھنا چاہئے؟

23 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَفْصٍ الْمَرْوَزِيِّ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام قُلْ فِي سَجْدَةِ الشُّكْرِ مِائَةَ مَرَّةٍ شُكْراً شُكْراً وَ إِنْ شِئْتَ عَفْواً عَفْواً.

قال مصنف هذا الكتاب لقي سليمان بن حفص موسى بن جعفر و الرضا عليه السلام جميعا و لا أدري هذا الخبر عن أيهما هو.

ترجمہ

سلیمان بن حفص مروزی کہتے ہیں کہ ابوالحسن علیہ السلام نے مجھے لکھا: سجدۂ شکر میں ایک سو مرتبہ ''شُكْرًا شُكْرًا''۔ کہو اور اگر چاہو تو ''عَفْوًا عَفْوًا''۔ بھی کہو''۔

مصنف کتاب ھذا کہتے ہیں ''سلیمان بن حفص نے امام موسیٰ کاظم اور امام علی رضا علیہما السلام دونوں کی زیارت کی تھی، مجھے معلوم نہیں کہ اس روایت میں ابوالحسن سے کون مراد ہیں؟''

جسے سجدے میں نیند آ جائے؟

24 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ إِذَا نَامَ الْعَبْدُ وَ هُوَ سَاجِدٌ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى

---

[1] الحشر۔۲۰

عَبْدِی قَبَضْتُ رُوحَهُ وَ هُوَ فِي طَاعَتِي.

ترجمه

حسن بن علی وشا کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سنا: انہوں نے فرمایا: ''جب کسی بندے کو سجدے کی حالت میں نیند آجاتی ہے

تو اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اس کی روح کو قبض کیا جب کہ وہ میری اطاعت میں مصروف تھا''۔

علم، عمل اور اخلاص

25 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَهْرَوَيْهِ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْغَازِي عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا علیہ السلام عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام أَنَّهُ قَالَ الدُّنْيَا كُلُّهَا جَهْلٌ إِلَّا مَوَاضِعَ الْعِلْمِ وَ الْعِلْمُ كُلُّهُ حُجَّةٌ إِلَّا مَا عُمِلَ بِهِ وَ الْعَمَلُ كُلُّهُ رِيَاءٌ إِلَّا مَا كَانَ مُخْلَصاً وَ الْإِخْلَاصُ عَلَى خَطَرٍ حَتَّى يَنْظُرَ الْعَبْدُ بِمَا يُخْتَمُ لَهُ.

ترجمه

داؤد بن سلیمان غازی نے ابوالحسن علی بن موسیٰ رضا علیہما السلام سے روایت کی، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی۔

آپؑ نے فرمایا: ''مقامات علم کے علاوہ دنیا ساری کی ساری جہالت میں مبتلا ہے اور علم انسان کے خلاف حجت ہے سوائے اس علم کے کہ جس پر عمل کیا جائے اور عمل سارے کا سارا ریا (دکھاوا) ہے سوائے اس عمل کے جسے اخلاص سے انجام دیا جائے اور اخلاص بھی ہر وقت خطرہ کی زد میں ہے جب تک انسان کا انجام سامنے نہ آجائے''۔

علیؑ ہر مومن کا مولا

26 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُمَتِّعُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمْدَانُ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَرْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَيِّدِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا علیہ السلام عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ حَدَّثَنِي الْأَجْلَحُ الْكِنْدِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ قَالَ عَلِيٌّ إِمَامُ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي.

ترجمه

محمد بن خالد برقی نے امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے اپنے والد ماجد امام علی رضا علیہ السلام سے اور انہوں نے

اپنے والد ماجد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے، انہوں نے اجلح کندی سے، انہوں نے ابن بریدہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''علی! تم میرے بعد ہر مومن کے امام ہو''۔

سجدۂ شکر اور اس کا فائدہ

27 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا علیہ السلام قَالَ السَّجْدَةُ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ شُكْراً لِلَّهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ عَلَى مَا وَفَّقَ لَهُ الْعَبْدَ مِنْ أَدَاءِ فَرِيضَتِهِ وَ أَدْنَى مَا يُجْزِي فِيهَا مِنَ الْقَوْلِ أَنْ يُقَالَ شُكْراً لِلَّهِ شُكْراً لِلَّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قُلْتُ فَمَا مَعْنَى قَوْلِهِ شُكْراً لِلَّهِ قَالَ يَقُولُ هَذِهِ السَّجْدَةُ مِنِّي شُكْراً لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى مَا وَفَّقَنِي لَهُ مِنْ خِدْمَتِهِ وَ أَدَاءِ فَرَائِضِهِ وَ الشُّكْرُ مُوجِبٌ لِلزِّيَادَةِ فَإِنْ كَانَ فِي الصَّلَاةِ تَقْصِيرٌ لَمْ يَتِمَّ بِالنَّوَافِلِ تَمَّ بِهَذِهِ السَّجْدَةِ.

ترجمہ

علی بن حسن بن علی بن فضال نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی۔

آپؑ نے فرمایا: ''نماز فریضہ کے بعد سجدۂ شکر اس لئے کیا جاتا ہے کہ بندہ اپنے پروردگار کے فریضے کی ادائیگی کی توفیق ملنے پر شکر خدا ادا کرتا ہے۔

اور سجدۂ شکر کے ذکر کی کم از کم مقدار یہ ہے کہ انسان تین مرتبہ ''شُكْرًا لِلّٰهِ'' کہے''۔

میں (راوی) نے عرض کیا: ''شُكْرًا لِلّٰهِ'' کا کیا مفہوم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''مذکورہ الفاظ سے بندہ بارگاہ احدیت میں یہ کہتا ہے کہ تو نے مجھے اپنے ایک فرض کے ادا کرنے کی توفیق عنایت کی ہے، اس لئے میں تیرا شکر ادا کر رہا ہوں۔

اور سجدۂ شکر نعمتوں کے اضافے کا موجب ہے، اگر نماز میں کوئی کمی رہ جائے تو نوافل سے اس کی تکمیل ہو جاتی ہے اور اگر نوافل سے بھی تکمیل نہ ہو سکے تو سجدۂ شکر سے تکمیل ہو جاتی ہے''۔

تہجد گزاروں کی خوبصورتی کا راز

28 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ علیہ السلام مَا بَالُ الْمُتَهَجِّدِينَ بِاللَّيْلِ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَجْهاً قَالَ لِأَنَّهُمْ خَلَوْا بِاللهِ فَكَسَاهُمُ اللهُ مِنْ نُورِهِ.

ترجمہ

اسماعیل بن موسیٰ نے اپنے بھائی امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے اپنے والد علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے والد علیہ السلام سے روایت کی۔

انہوں نے فرمایا: امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچھا گیا، تہجد گزار حسین وجمیل کیوں ہوتے ہیں؟

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: اس لئے کہ وہ عالم تنہائی میں نماز ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں اپنے نور کی چادر پہنا دیتا ہے''۔

29 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ رَهْبانِيَّةً ابْتَدَعُوها ما كَتَبْناها عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغاءَ رِضْوانِ اللهِ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ.

ترجمہ

محمد بن علی بن ابی عبداللہ نے امام علی رضا علیہ السلام سے نقل کیا۔

''آپؑ نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی۔

''انہوں نے اللہ کی رضا کے لئے جس رہبانیت کا اختراع کیا ہے، ہم نے وہ رہبانیت ان پر فرض نہیں کی تھی''۔[1]

فرمایا یعنی نماز شب''۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ کی تفسیر

30 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسْتَرَآبَادِيُّ الْمُفَسِّرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّارٍ عَنْ أَبَوَيْهِمَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عليه السلام قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الرِّضَا عليه السلام فَقَالَ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعالَمِينَ مَا تَفْسِيرُهُ فَقَالَ لَقَدْ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنِ الْبَاقِرِ عَنْ زَيْنِ الْعَابِدِينَ عَنْ أَبِيهِ عليه السلام أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعالَمِينَ مَا تَفْسِيرُهُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ هُوَ أَنْ عَرَّفَ عِبَادَهُ بَعْضَ نِعَمِهِ عَلَيْهِمْ جُمَلًا إِذْ لَا يَقْدِرُونَ عَلَى مَعْرِفَةِ جَمِيعِهَا بِالتَّفْصِيلِ لِأَنَّهَا أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَى أَوْ تُعْرَفَ فَقَالَ لَهُمْ قُولُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا أَنْعَمَ بِهِ عَلَيْنَا رَبُّ الْعَالَمِينَ وَ

[1] الحدید۔۲۷

هُمُ الْجَمَاعَاتُ مِنْ كُلِّ مَخْلُوقٍ مِنَ الْجَمَادَاتِ وَ الْحَيَوَانَاتِ وَ أَمَّا الْحَيَوَانَاتُ فَهُوَ يَقْلِبُهَا فِي قُدْرَتِهِ وَ يَغْذُوهَا مِنْ رِزْقِهِ وَ يَحُوطُهَا بِكَنَفِهِ وَ يُدَبِّرُ كُلًّا مِنْهَا بِمَصْلَحَتِهِ وَ أَمَّا الْجَمَادَاتُ فَهُوَ يُمْسِكُهَا بِقُدْرَتِهِ وَ يُمْسِكُ الْمُتَّصِلَ مِنْهَا أَنْ يَتَهَافَتَ وَ يُمْسِكُ الْمُتَهَافِتَ مِنْهَا أَنْ يَتَلَاصَقَ وَ يُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَ يُمْسِكُ الْأَرْضَ أَنْ تَنْخَسِفَ إِلَّا بِأَمْرِهِ إِنَّهُ بِعِبَادِهِ لَرَؤُفٌ رَحِيمٌ وَ قَالَ عليه السلام رَبُّ الْعَالَمِينَ مَالِكُهُمْ وَ خَالِقُهُمْ وَ سَائِقُ أَرْزَاقِهِمْ إِلَيْهِمْ مِنْ حَيْثُ يَعْلَمُونَ وَ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ فَالرِّزْقُ مَقْسُومٌ وَ هُوَ يَأْتِي ابْنَ آدَمَ عَلَى أَيِّ سِيرَةٍ سَارَهَا مِنَ الدُّنْيَا لَيْسَ تَقْوَى مُتَّقٍ بِزَائِدِهِ وَ لَا فُجُورُ فَاجِرٍ بِنَاقِصِهِ وَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ سِتْرٌ وَ هُوَ طَالِبُهُ فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ يَفِرُّ مِنْ رِزْقِهِ لَطَلَبَهُ رِزْقُهُ كَمَا يَطْلُبُهُ الْمَوْتُ فَقَالَ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ قُولُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا أَنْعَمَ بِهِ عَلَيْنَا وَ ذَكَّرَنَا بِهِ مِنْ خَيْرٍ فِي كُتُبِ الْأَوَّلِينَ قَبْلَ أَنْ نَكُونَ فَفِي هَذَا إِيجَابٌ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ صلی الله علیه وآله وسلم وَ عَلَى شِيعَتِهِمْ أَنْ يَشْكُرُوهُ بِمَا فَضَّلَهُمْ وَ ذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ لَمَّا بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ عليه السلام وَ اصْطَفَاهُ نَجِيّاً وَ فَلَقَ لَهُ الْبَحْرَ وَ نَجَّى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ أَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ وَ الْأَلْوَاحَ رَأَى مَكَانَهُ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَالَ يَا رَبِّ لَقَدْ أَكْرَمْتَنِي بِكَرَامَةٍ لَمْ تُكْرِمْ بِهَا أَحَداً قَبْلِي فَقَالَ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ يَا مُوسَى أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ مُحَمَّداً عِنْدِي أَفْضَلُ مِنْ جَمِيعِ مَلَائِكَتِي وَ جَمِيعِ خَلْقِي قَالَ مُوسَى عليه السلام يَا رَبِّ فَإِنْ كَانَ مُحَمَّدٌ صلی الله علیه وآله وسلم أَكْرَمَ عِنْدَكَ مِنْ جَمِيعِ خَلْقِكَ فَهَلْ فِي آلِ الْأَنْبِيَاءِ أَكْرَمُ مِنْ آلِي قَالَ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ يَا مُوسَى أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ فَضْلَ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَى جَمِيعِ آلِ النَّبِيِّينَ كَفَضْلِ مُحَمَّدٍ عَلَى جَمِيعِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ مُوسَى يَا رَبِّ فَإِنْ كَانَ آلُ مُحَمَّدٍ كَذَلِكَ فَهَلْ فِي أُمَمِ الْأَنْبِيَاءِ أَفْضَلُ عِنْدَكَ مِنْ أُمَّتِي ظَلَّلْتَ عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَ أَنْزَلْتَ عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوَى وَ فَلَقْتَ لَهُمُ الْبَحْرَ فَقَالَ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ يَا مُوسَى أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ فَضْلَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَلَى جَمِيعِ الْأُمَمِ كَفَضْلِهِ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِي فَقَالَ مُوسَى عليه السلام يَا رَبِّ لَيْتَنِي كُنْتُ أَرَاهُمْ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ يَا مُوسَى إِنَّكَ لَنْ تَرَاهُمْ وَ لَيْسَ هَذَا أَوَانَ ظُهُورِهِمْ وَ لَكِنْ سَوْفَ تَرَاهُمْ فِي الْجَنَّاتِ جَنَّاتِ عَدْنٍ وَ الْفِرْدَوْسِ بِحَضْرَةِ مُحَمَّدٍ فِي نَعِيمِهَا يَتَقَلَّبُونَ وَ فِي خَيْرَاتِهَا يَتَبَحْبَحُونَ أَ فَتُحِبُّ أَنْ أُسْمِعَكَ كَلَامَهُمْ فَقَالَ نَعَمْ إِلَهِي قَالَ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ قُمْ بَيْنَ يَدَيَّ وَ اشْدُدْ مِئْزَرَكَ قِيَامَ الْعَبْدِ الذَّلِيلِ بَيْنَ يَدَيِ الْمَلِكِ الْجَلِيلِ فَفَعَلَ ذَلِكَ مُوسَى عليه السلام فَنَادَى رَبُّنَا عَزَّ وَ جَلَّ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ فَأَجَابُوهُ كُلُّهُمْ وَ هُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَ أَرْحَامِ أُمَّهَاتِهِمْ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ وَ الْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ فَجَعَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ تِلْكَ الْإِجَابَةَ شِعَارَ الْحَاجِّ ثُمَّ

نَادَى رَبُّنَا عَزَّ وَ جَلَّ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ إِنَّ قَضَائِي عَلَيْكُمْ أَنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي وَ عَفْوِي قَبْلَ عِقَابِي فَقَدِ اسْتَجَبْتُ لَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَدْعُونِي وَ أَعْطَيْتُكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَسْأَلُونِي مَنْ لَقِيَنِي مِنْكُمْ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ صَادِقٌ فِي أَقْوَالِهِ مُحِقٌّ فِي أَفْعَالِهِ وَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخُوهُ وَ وَصِيُّهُ مِنْ بَعْدِهِ وَ وَلِيُّهُ وَ يُلْتَزَمُ طَاعَتُهُ كَمَا يُلْتَزَمُ طَاعَةُ مُحَمَّدٍ وَ أَنَّ أَوْلِيَاءَهُ الْمُصْطَفَيْنَ الطَّاهِرِينَ الْمُطَهَّرِينَ الْمُنْبِئِينَ بِعَجَائِبِ آيَاتِ اللهِ وَ دَلَائِلِ حُجَجِ اللهِ مِنْ بَعْدِهِمَا أَوْلِيَاؤُهُ أَدْخَلْتُهُ جَنَّتِي وَ إِنْ كَانَتْ ذُنُوبُهُ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ قَالَ عليه السلام فَلَمَّا بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ نَبِيَّنَا مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ يَا مُحَمَّدُ وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا أُمَّتَكَ بِهَذِهِ الْكَرَامَةِ ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعالَمِينَ عَلَى مَا اخْتَصَّنِي بِهِ مِنْ هَذِهِ الْفَضِيلَةِ وَ قَالَ لِأُمَّتِهِ قُولُوا أَنْتُمُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعالَمِينَ عَلَى مَا اخْتَصَّنَا بِهِ مِنْ هَذِهِ الْفَضَائِلِ.

ترجمہ

محمد بن قاسم استر آبادی نے یوسف بن محمد بن زیاد اور علی بن محمد بن سیار سے روایت کی، انہوں نے اپنے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے اپنے والد علی نقیؑ سے اور انہوں نے اپنے والد محمد تقی علیہما السلام سے روایت کی۔

انہوں نے فرمایا: ”ایک شخص امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کی۔

”فرزند رسولؐ! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ کی تفسیر کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد نے روایت کی اور انہوں نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے امام حسین علیہ السلام سے روایت کی۔

انہوں نے فرمایا: ایک شخص امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔

امیر المومنین! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ کی تفسیر کیا ہے؟

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں“۔[1]

اللہ کی اس بات پر حمد ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو اجمالی طور پر اپنی کچھ نعمتیں بتائی ہیں، کیونکہ بندوں کے پاس اتنی قوت ہی نہیں ہے کہ وہ تفصیلی طور پر اللہ کی نعمتوں کو پہچان سکیں اس لئے کہ اللہ کی نعمتیں بے حد و حساب ہیں، اس لئے ان سب کی معرفت ناممکن ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ وہ کہیں۔

---

[1] الفاتحہ۔۲

''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہے جو عالمین کا پالنے والا ہے''۔[1]

ہم رب العالمین کی حمد بجالاتے ہیں جو اس نے ہم پر نازل کی ہیں، اور اللہ کی صفت یہ ہے کہ وہ عالمین کی تربیت کرنے والا ہے۔

وہ حیوانات کی تربیت بایں طور کرتا ہے کہ وہ انہیں رزق فراہم کرتا ہے اور اپنی مصلحت کے مطابق ہر ایک جنس کی تدبیر کرتا ہے اور جمادات کے لئے اس کی تربیت کا انداز یہ ہے کہ وہ انہیں اپنی قدرت سے تھامے ہوئے ہے اور انہیں گرنے سے روک رکھا ہے اور جو شے جھکی ہوئی ہے اسے زمین پر آنے سے روکے ہوئے ہے، اور آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے اور زمین کو دھنس جانے سے روک رکھا ہے۔

یقیناً اللہ بندوں پر مہربان اور رحیم ہے۔

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تمام جہانوں کا مالک اور خالق اور ان کے رزق کو ان تک اس طور پر پہنچاتا ہے جسے وہ جانتے ہیں، اور اس طور سے بھی رزق فراہم کرتا ہے جسے وہ نہیں جانتے۔

اللہ کی طرف سے رزق تقسیم ہو چکا ہے، ابن آدم جس بھی سیرت و کردار کا حامل کیوں نہ ہو اسے رزق مل کر رہتا ہے، کسی متقی کا تقویٰ رزق میں اضافہ نہیں کرتا اور کسی بدکار کی بدکاری سے رزق میں کمی نہیں ہوتی۔

اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے رزق سے بھاگے تو بھی اس کا رزق اسے تلاش کرے گا اور رزق انسان کو ایسے ہی تلاش کرتا ہے جیسا کہ موت اسے تلاش کرتی ہے، اسی لئے حکم ہے کہ تم کہو۔

ان انعامات پر ہم اللہ کی حمد بجالاتے ہیں جو اس نے ہم پر کیے ہیں اور اس نے ہماری پیدائش سے بھی پہلے سابقہ کتابوں میں ہمارا تذکرہ کیا ہے۔

اسی لئے محمد و آل محمد علیہم السلام اور ان کے شیعوں کا فرض ہے کہ وہ اس فضیلت پر اللہ کا شکر بجالائیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر اپنی بے پایاں نعمتیں نازل کیں، انہیں شرفِ تکلم بخشا، انہیں اپنا مصطفی بندہ بنایا، ان کے لئے دریا میں راستہ بنایا اور انہیں تورات والواح عطا فرمائیں تو انہوں نے اپنا یہ مقام دیکھ کر بارگاہِ احدیت میں عرض کی:۔

''پروردگار! تو نے مجھے وہ عزت عطا کی ہے جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئی''۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''موسیٰؑ! کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نزدیک تمام ملائکہؑ اور میری تمام مخلوق سے افضل ہیں''۔

---

[1] الفاتحہ۔۲

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: ''پروردگار! محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تیری مخلوق سے افضل ہیں تو کیا کسی نبی کی آل میری آل سے بھی زیادہ محترم ہے؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جس طرح سے محمدؐ تمام انبیاءؑ سے افضل ہیں، اسی طرح سے ان کی آل بھی تمام انبیاءؑ کی آل سے افضل ہے''۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: ''پروردگار! محمدؐ تو تمام انبیاءؑ سے افضل ہیں اور ان کی آلؑ بھی تمام انبیاءؑ کی آل سے افضل ہے تو کیا میری امت سے کسی نبی کی امت افضل ہے جب کہ میری امت پر تو نے بادلوں کا سایہ کیا ہے اور تو نے ان پر من وسلویٰ نازل کیا ہے اور تو نے ان کے لئے دریا میں راستہ بنایا ہے؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''موسیٰؑ! کیا تمہیں یہ علم نہیں ہے کہ امت محمدؐ بھی تمام امتوں سے ایسے ہی افضل ہیں جیسا کہ خود محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاءؑ سے افضل ہیں''۔

اس وقت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ''پروردگار! کاش میں انہیں دیکھ سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''موسیٰؑ! تم انہیں ہرگز یہاں نہیں دیکھ سکتے کیونکہ ابھی ان کے ظہور کا وقت نہیں ہوا، تم عنقریب انہیں جنت فردوس اور عدن میں دیکھو گے، وہ اپنے نبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنت کی نعمتیں لوٹ رہے ہوں گے، ہاں اس وقت اگر چاہو تو میں تمہیں ان کا کلام سنا دیتا ہوں''۔

موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ''جی ہاں پروردگار! میں ان کا کلام سننا چاہتا ہوں''۔

اس وقت اللہ تعالیٰ نے ندا دی: ''اے امت محمدؐ!

ندائے الٰہی سن کر اصلاب آباء اور ارحام امہات سے امت نے عرض کی: ''پروردگار! ہم حاضر ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں، ہم حاضر ہیں، تمام تعریفیں، نعمتیں اور بادشاہی تیری ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کو امت محمدیہ کے یہ الفاظ پسند آئے اور انہیں تلبیۂ حج قرار دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے ندا دی: ''اے امت محمدؐ! میرا تمہارے لئے یہ فیصلہ ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے اور عذاب سے پہلے میرا عفو و درگزر تمہارے لئے ہے، تمہاری دعا مانگنے سے پہلے میں تمہاری دعا قبول کروں گا اور تمہارے سوال سے پہلے تمہیں عطا کروں گا۔

''تم میں سے جو کوئی یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور ان کا ہر قول و فعل حق و صداقت پر مبنی ہے اور علی بن ابی طالبؑ ان کے بھائی اور ان کے بعد ان کے وصی اور ولی ہیں اور ان کی اطاعت بھی محمدؐ کی اطاعت کی طرح فرض ہے اور محمدؐ و علیؑ کے بعد اللہ کے مصطفی اور طاہر و مطہر جو کہ عجائب الہیہ کی خبر دینے والے ہیں وہ ان کے بعد بندگان خدا پر حجت ہیں''۔

تو میں اسے اپنی جنت میں داخل کروں گا اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کی طرح سے زیادہ بھی کیوں نہ ہوں۔

اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ''اور آپؐ طور کے کنارے پر موجود نہ تھے جب ہم نے آپؐ کی امت کو خطاب کیا اور انہیں اس کرامت سے مخصوص کیا''۔[1]

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ وہ اس فضیلت کے مختص ہونے کی وجہ سے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ کہیں، اور آپؐ نے اپنی امت کو حکم دیا کہ وہ مذکورہ فضائل کی وجہ سے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ کہیں''۔

اطرافِ حرم

31 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنِ الْحَرَمِ وَ أَعْلَامِهِ كَيْفَ صَارَ بَعْضُهَا أَقْرَبَ مِنْ بَعْضٍ وَ بَعْضُهَا أَبْعَدَ مِنْ بَعْضٍ فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمَّا أَهْبَطَ آدَمَ عليه السلام مِنَ الْجَنَّةِ أُهْبِطَ عَلَى أَبِي قُبَيْسٍ فَشَكَا إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَ جَلَّ الْوَحْشَةَ وَ أَنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَا كَانَ يَسْمَعُ فِي الْجَنَّةِ فَأَهْبَطَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ يَاقُوتَةً حَمْرَاءَ فَوَضَعَهَا فِي مَوْضِعِ الْبَيْتِ فَكَانَ يَطُوفُ بِهَا آدَمُ عليه السلام وَ كَانَ ضَوْؤُهَا يَبْلُغُ مَوْضِعَ الْأَعْلَامِ فَعُلِّمَتِ الْأَعْلَامُ عَلَى ضَوْئِهَا فَجَعَلَهُ اللهُ حَرَماً.

ترجمہ

احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ اطرافِ حرم یکساں کیوں نہیں، یعنی کسی طرف سے زیادہ اور کسی طرف سے کم کیوں ہیں؟

امامؑ نے جواب دیا: ''جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو وہ کوہ ابی قبیس پر اترے، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تنہائی کی شکایت کی اور کہا: ''میں یہاں وہ آوازیں نہیں سنتا جو میں جنت میں سنا کرتا تھا''۔

اللہ تعالیٰ نے سرخ یاقوت نازل کیا، آدم علیہ السلام نے اسے بیت اللہ کے مقام پر نصب کیا، آدم علیہ السلام اس کا طواف کرتے تھے اور اس سرخ یاقوت کی روشنی حدودِ حرم (اعلام) تک جاتی تھی، چنانچہ اس کی روشنی جہاں جہاں تک جاتی تھی اسے حدودِ حرم بنا دیا گیا''۔

32 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي هَمَّامٍ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام نَحْوَ هَذَا وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ سُئِلَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام عَنِ الْحَرَمِ وَ أَعْلَامِهِ فَذَكَرَ

---

[1] القصص۔۴۶

مِثْلَهُ سَوَاءً.

ترجمہ

اسماعیل بن ہمام نے امام علی رضا علیہ السلام سے یہی حدیث روایت کی اور صفوان بن یحییٰ نے امام علی رضا علیہ السلام سے حدود حرم کے متعلق پوچھا تو حضرتؑ نے مذکورہ جواب دیا۔

گناہان کبیرہ از روئے قرآن

3 3 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الرِّضَا عليه السلام قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي الرِّضَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى عليه السلام قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ دَخَلَ عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ الْبَصْرِيُّ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَلَمَّا سَلَّمَ وَ جَلَسَ عِنْدَهُ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبائِرَ الْإِثْمِ ثُمَّ أَمْسَكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام مَا أَسْكَتَكَ قَالَ أُحِبُّ أَنْ أَعْرِفَ الْكَبَائِرَ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَالَ نَعَمْ يَا عَمْرُو أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الشِّرْكُ بِاللهِ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَأْواهُ النَّارُ وَ ما لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصارٍ وَ بَعْدَهُ الْيَأْسُ مِنْ رَوْحِ اللهِ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ وَ لا تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللهِ إِنَّهُ لا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكافِرُونَ وَ الْأَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ فَلا يَأْمَنُ مَكْرَ اللهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخاسِرُونَ وَ مِنْهَا عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَ الْعَاقَّ جَبَّاراً شَقِيّاً فِي قَوْلِهِ حِكَايَةً قَالَ عِيسَى عليه السلام وَ بَرًّا بِوالِدَتِي وَ لَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّاراً شَقِيًّا وَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ وَ مَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِناً مُتَعَمِّداً فَجَزاؤُهُ جَهَنَّمُ خالِداً فِيها إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَ قَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ لِأَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَقُولُ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَناتِ الْغافِلاتِ الْمُؤْمِناتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيا وَ الْآخِرَةِ وَ لَهُمْ عَذابٌ عَظِيمٌ وَ أَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوالَ الْيَتامى ظُلْماً إِنَّما يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ ناراً وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيراً وَ الْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ وَ مَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفاً لِقِتالٍ أَوْ مُتَحَيِّزاً إِلى فِئَةٍ فَقَدْ باءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللهِ وَ مَأْواهُ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصِيرُ وَ أَكْلُ الرِّبَا لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبا لا يَقُومُونَ إِلَّا كَما يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطانُ مِنَ الْمَسِ وَ السِّحْرُ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ وَ لَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَراهُ ما لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلاقٍ وَ الزِّنَاءُ لِأَنَّ اللهَ

عَزَّ وَ جَلَ يَقُولُ وَ مَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثاماً يُضاعَفْ لَهُ الْعَذابُ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَ يَخْلُدْ فِيهِ مُهاناً إِلَّا مَنْ تابَ وَ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ أَيْمانِهِمْ ثَمَناً قَلِيلًا أُولٰئِكَ لا خَلاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ الْآيَةَ وَ الْغُلُولُ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ مَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِما غَلَّ يَوْمَ الْقِيامَةِ وَ مَنْعُ الزَّكَاةِ الْمَفْرُوضَةِ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ يَوْمَ يُحْمىٰ عَلَيْها فِي نارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوىٰ بِها جِباهُهُمْ وَ جُنُوبُهُمْ وَ ظُهُورُهُمْ هٰذا ما كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا ما كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ وَ شَهَادَةُ الزُّورِ وَ كِتْمَانُ الشَّهَادَةِ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ وَ الَّذِينَ لا يَشْهَدُونَ الزُّورَ الْآيَةَ وَ يَقُولُ وَ مَنْ يَكْتُمْها فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَ شُرْبُ الْخَمْرِ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ عَدَلَ بِهَا عِبَادَةَ الْأَوْثَانِ وَ تَرْكُ الصَّلَاةِ مُتَعَمِّداً أَوْ شَيْئاً مِمَّا فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّداً مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ فَقَدْ بَرِءَ مِنْ ذِمَّةِ اللّٰهِ وَ ذِمَّةِ رَسُولِهِ وَ نَقْضُ الْعَهْدِ وَ قَطِيعَةُ الرَّحِمِ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ أُولٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوءُ الدَّارِ قَالَ فَخَرَجَ عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ وَ لَهُ صُرَاخٌ مِنْ بُكَائِهِ وَ هُوَ يَقُولُ هَلَكَ وَ اللّٰهِ مَنْ قَالَ بِرَأْيِهِ وَ نَازَعَكُمْ فِي الْفَضْلِ وَ الْعِلْمِ.

ترجمہ

حضرت عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر امام محمد تقی علیہ السلام سے سنا، انہوں نے اپنے والد امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے اپنے والد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی۔

انہوں نے فرمایا: ''عمرو بن عبید بصری، امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس گئے، سلام کرنے کے بعد انہوں نے بیٹھتے ہی قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی۔

''وہ جو گناہان کبیرہ سے پرہیز کرتے ہیں''۔[1]

عمرو بن عبید نے آیت کا یہ حصہ پڑھ کر خاموشی اختیار کر لی۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم خاموش کیوں ہو گئے ہو؟

اس نے کہا: آقا! میری خواہش ہے کہ کتاب خدا سے گناہان کبیرہ معلوم کروں۔

امامؑ نے فرمایا:

1۔ جی ہاں عمرو! سب سے بڑا گناہ کبیرہ شرک ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''بے شک جو بھی اللہ کے ساتھ شرک کرے تو اللہ نے اس پر جنت حرام کی ہے اور اس کا ٹھکا

[1] شوریٰ۔۳۷

نہ دوزخ ہے اور ظالموں کے کوئی مددگار نہ ہوں گے''۔ [۱]

2۔اس کے بعد گناہ کبیرہ اللہ کی رحمت سے مایوسی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔''اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، اللہ کی رحمت سے صرف کافر ہی مایوس ہوا کرتے ہیں''۔ [۲]

3۔والدین کی نافرمانی گناہ کبیرہ ہے، اللہ تعالیٰ نے والدین کے نافرمان کو ظالم اور بدنصیب کہا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قول کو نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا۔

''اور اللہ نے مجھے اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا بنایا ہے اور مجھے ظالم اور بدنصیب نہیں بنایا''۔ [۳]

4۔کسی انسان کو ناحق قتل کرنا گناہ کبیرہ ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

''اور جو بھی مومن کو قصداً قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے، وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس پر خدا کا غضب بھی ہے اور خدا نے اس پر لعنت کی ہے اور اس کے لئے عذاب عظیم تیار کیا ہے''۔ [۴]

5۔عفیف عورتوں پر بہتان تراشی کرنا بھی گناہ کبیرہ ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

''یقیناً جو لوگ پاک باز اور بے خبر مومن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں، ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی ہے اور ان کے لئے عذاب عظیم ہے''۔ [۵]

6۔یتیم کا مال کھانا بھی گناہ کبیرہ ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

''یقیناً جو لوگ ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ درحقیقت اپنے پیٹوں میں آگ بھر رہے ہیں اور عنقریب واصل جہنم ہوں گے''۔ [۶]

7۔جہاد سے فرار کرنا بھی گناہ کبیرہ ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''اور جو جنگ کے دن پیٹھ دکھائے گا، وہ غضب الٰہی کا حق دار ہوگا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا جو بدترین انجام ہے، علاوہ ان لوگوں کے جو جنگی حکمت عملی کی بنا پر پیچھے ہٹ جائیں یا کسی دوسرے گروہ کی پناہ لینے کے لئے اپنی جگہ چھوڑ دیں''۔

---

[۱] المائدہ۔۷۲
[۲] یوسف۔۸۷
[۳] مریم۔۳۲
[۴] النساء۔۹۳
[۵] النور۔۲۳
[۶] النساء۔۱۰

[۱]

8۔سود کھانا بھی گناہ کبیرہ ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ روز قیامت اس شخص کی طرح اٹھیں گے جسے شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس بنا دیا ہو''۔

[۲]

9۔جادو کرنا گناہ کبیرہ ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''اور وہ یہ بات بخوبی جانتے تھے جو بھی جادو کا کاروبار کرے گا، اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا''۔[۳]

10۔زنا گناہ کبیرہ ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اور جو ایسا عمل کرے گا وہ اپنے عمل کی سزا بھی برداشت کرے گا، جسے روز قیامت دگنا کر دیا جائے گا اور وہ اسی میں ہمیشہ ذلت کے ساتھ پڑا رہے گا''۔[۴]

۱۱۔جھوٹی قسم کھانا بھی گناہ کبیرہ ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''جو لوگ اللہ سے کیے ہوئے عہد اور قسم کو تھوڑی قیمت پر بیچ دیتے ہیں، ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے اور نہ خدا ان سے بات کرے گا اور نہ روز قیامت ان کی طرف نظر کرے گا اور نہ انہیں گناہوں کی آلودگی سے پاک بنائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے''۔[۵]

12۔خیانت گناہ کبیرہ ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''اور جو خیانت کرے گا وہ روز قیامت خیانت کے مال سمیت حاضر ہوگا''۔[۶]

13۔زکوٰۃ نہ دینا بھی گناہ کبیرہ ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے (مانعین زکوٰۃ کے لئے) فرمایا:

''اور جو لوگ سونے چاندی کا ذخیرہ کرتے ہیں اور اسے راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے، آپ انہیں دردناک عذاب کی بشارت دے دیں، جس دن وہ سونا چاندی آتشِ جہنم میں تپایا جائے گا اور اس سے ان کی پیشانیوں اور ان کے پہلوؤں اور پشت کو داغا جائے گا کہ یہی وہ ذخیرہ ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا، اب اپنے خزانوں اور ذخیروں کا مزہ چکھو''۔[۷]

---

[۱] الانفال۔۱۶

[۲] البقرہ۔۲۷۵

[۳] البقرہ۔۱۰۲

[۴] الفرقان۔۶۸،۶۹

[۵] آل عمران۔۷۷

[۶] آل عمران۔۱۶۱

[۷] توبہ۔۳۴،۳۵

14۔جھوٹی گواہی دینا دینا بھی گناہ کبیرہ ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے''۔[1]

15۔سچی گواہی کو چھپانا بھی گناہ کبیرہ ہے۔گواہی چھپانے کے متعلق ارشاد قدرت ہے:

''اور جو کوئی گواہی کو چھپائے تو اس کا دل گناہ گار ہے''۔[2]

علاوہ ازیں شراب نوشی کو اللہ تعالیٰ نے بت پرستی کے مترادف قرار دیا ہے، جان بوجھ کر نماز نہ پڑھنا بھی بدترین جرم ہے، بے نمازی خدا اور اس کے رسولؐ کے عہد سے بری ہے اور عہد شکنی اور قطع رحم (رشتہ داروں سے سلوک نہ کرنا) کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''ان کے لئے لعنت اور بُرا گھر ہے''۔[3]

جب عمرو بن عبید نے یہاں تک سنا تو چیختے ہوئے امام جعفر صادق علیہ السلام کی محفل سے نکلے اور وہ یہ کہہ رہے تھے: ''خدا کی قسم! وہ شخص ہلاک ہوگیا جس نے اپنی رائے سے گفتگو کی اور جس نے علم وفضل میں تمہارے مقابل آنے کی جسارت کی''۔

خوشبودار پودے

34 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ أَوَّلُ الطِّيبِ فَقَالَ لِي مَا يَقُولُ مَنْ قِبَلَكُمْ فِيهِ قُلْتُ يَقُولُونَ إِنَّ آدَمَ لَمَّا هَبَطَ بِأَرْضِ الْهِنْدِ فَبَكَى عَلَى الْجَنَّةِ سَالَتْ دُمُوعُهُ فَصَارَتْ عُرُوقاً فِي الْأَرْضِ فَصَارَتْ طِيباً فَقَالَ لَيْسَ كَمَا يَقُولُونَ وَ لَكِنْ حَوَّاءُ كَانَتْ تُغَلِّفُ قُرُونَهَا مِنْ أَطْرَافِ شَجَرِ الْجَنَّةِ فَلَمَّا هَبَطَتْ إِلَى الْأَرْضِ وَ بُلِيَتْ بِالْمَعْصِيَةِ رَأَتِ الْحَيْضَ فَأُمِرَتْ بِالْغُسْلِ فَنَقَضَتْ قُرُونَهَا فَبَعَثَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ رِيحاً طَارَتْ بِهِ وَ خَفَضَتْهُ فَذَرَّتْ حَيْثُ شَاءَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَمِنْ ذَلِكَ الطِّيبُ.

ترجمہ

---

[1] الفرقان۔۷۲
[2] البقرہ۔۲۸۳
[3] الرعد۔۲۵

احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: دنیا میں خوشبو کیسے پیدا ہوئی؟
آپؑ نے فرمایا: ''دوسرے لوگ اس کے متعلق کیا کہتے ہیں؟''
میں نے کہا: ''لوگ کہتے ہیں کہ جب آدم علیہ السلام زمین پر اترے تو انہوں نے سرزمین ہند پر قدم رکھا اور وہ ایک طویل عرصے تک فراق جنت میں روتے رہے، ان کے آنسو زمین میں جذب ہوتے گئے اور جہاں جہاں ان کے آنسو پہنچے وہاں وہاں خوشبودار پودے اُگے اور اس طرح دنیا میں خوشبو پھیلی''۔
امامؑ نے فرمایا: ''یہ لوگ غلط کہتے ہیں، اصل حقیقت یہ ہے کہ حوا علیہا السلام اپنی مینڈھیوں کو اشجار جنت کے ریشوں سے باندھا کرتی تھیں، جب وہ زمین پر آئیں تو معصیت الٰہی کی وجہ سے انہیں حیض جاری ہوا، انہیں غسل کا حکم دیا گیا، جب انہوں نے غسل کیا اور بال کھولے تو اللہ نے ہوا بھیجی جس نے اشجار جنت کے ریشوں کو زمین کے مختلف حصوں میں پھیلا دیا، چنانچہ جہاں جہاں جنت کے ریشے پہنچے، وہاں وہاں خوشبودار پودے اُگے اور جہاں میں خوشبو پھیلی''۔

بچے پاگل کیوں پیدا ہوتے ہیں؟

35 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بن السِّنَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ الْآدَمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْكَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عليه السلام قَالَ يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يُجَامِعَ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنَ الشَّهْرِ وَ فِي وَسَطِهِ وَ فِي آخِرِهِ فَإِنَّهُ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ خَرَجَ الْوَلَدُ مَجْنُوناً أَ لَا تَرَى أَنَّ الْمَجْنُونَ أَكْثَرُ مَا يُصْرَعُ فِي أَوَّلِ الشَّهْرِ وَ وَسَطِهِ وَ آخِرِهِ وَ قَالَ عليه السلام مَنْ تَزَوَّجَ وَ الْقَمَرُ فِي الْعَقْرَبِ لَمْ يَرَ الْحُسْنَى وَ قَالَ عليه السلام مَنْ تَزَوَّجَ فِي مُحَاقِ الشَّهْرِ فَلْيُسَلِّمْ لِسِقْطِ الْوَلَدِ.

ترجمہ

سید عبدالعظیم حسنی بن سید عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ امام علی نقی علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی۔
انہوں نے فرمایا: ''شوہر کو چاہئے کہ چاند رات اور چاند کی چودہ، پندرہ اور چاند کے آخری ایام میں اپنی زوجہ سے مقاربت نہ کرے، اگر کسی نے ایسا کیا تو پیدا ہونے والا بچہ پاگل ہوسکتا ہے۔
کیا تم نہیں دیکھتے کہ چاند کے ابتدائی اور درمیانی اور آخری ایام میں پاگلوں کو زیادہ دورے پڑتے ہیں؟''
اور آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص قمر در عقرب میں شادی کرے وہ بھلائی نہیں پائے گا اور جو شخص چاند کے آخری دنوں میں شادی کرے تو اسے بچے کے اسقاط کا اندیشہ کرنا چاہئے''۔

چور کب پکڑا جاتا ہے؟

36 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ قَالَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَسْرِقُ حَتَّى إِذَا اسْتَوْفَى ثَمَنَ دِيَةِ يَدِهِ أَظْهَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ.

ترجمہ

محمد بن عیسیٰ بن عبید نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی۔

آپؑ نے فرمایا: ''چور مسلسل چوری کرتا رہتا ہے اور جب چوری کی رقم اس کے ہاتھ کی دیت کے برابر ہو جاتی ہے تو وہ پکڑا جاتا ہے اور خدا اس کا پردہ فاش کر دیتا ہے''۔

نوجوان لڑکی پکے ہوئے پھل کی مانند ہے

37 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ النَّهَاوَنْدِيُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ رَاهَوَيْهِ عَنْ أَبِي حَيُّونٍ مَوْلَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ إِنَّ الْأَبْكَارَ مِنَ النِّسَاءِ بِمَنْزِلَةِ الثَّمَرِ عَلَى الشَّجَرِ فَإِذَا أَيْنَعَ الثَّمَرُ فَلَا دَوَاءَ لَهُ إِلَّا اجْتِنَاؤُهُ وَ إِلَّا أَفْسَدَتْهُ الشَّمْسُ وَ غَيَّرَتْهُ الرِّيحُ وَ إِنَّ الْأَبْكَارَ إِذَا أَدْرَكْنَ مَا يُدْرِكُ النِّسَاءُ فَلَا دَوَاءَ لَهُنَّ إِلَّا الْبُعُولُ وَ إِلَّا لَمْ يُؤْمَنْ عَلَيْهِنَّ الْفِتْنَةُ فَصَعِدَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْمِنْبَرَ فَخَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ أَعْلَمَهُمْ مَا أَمَرَهُمُ اللهُ بِهِ فَقَالُوا مِمَّنْ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ مِنَ الْأَكْفَاءِ فَقَالُوا وَ مَنِ الْأَكْفَاءُ فَقَالَ الْمُؤْمِنُونَ بَعْضُهُمْ أَكْفَاءُ بَعْضٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ حَتَّى زَوَّجَ ضُبَاعَةَ بِنْتَ زُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لِمِقْدَادِ بْنِ أَسْوَدَ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا زَوَّجْتُ ابْنَةَ عَمِّي الْمِقْدَادَ لِيَتَّضِعَ النِّكَاحُ.

ترجمہ

ابی حیون جو کہ مولا کے غلام تھے، انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے بیان کیا: جبریل علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: ''محمدؐ! آپؐ کا رب آپؐ پر سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے:۔

نوجوان لڑکیاں درخت پر پکے ہوئے ثمر کی مانند ہیں، اور جب پھل پک جائے تو فوراً اتار لینا چاہئے ورنہ دھوپ اور ہوا اس کو خراب کر دیں گی اور وہ کھانے کے لائق نہیں رہے گا، اسی طرح سے نوجوان لڑکیاں جب بالغ ہو جائیں تو ان کی فوراً

شادی کردینی چاہیے ورنہ وہ کسی نہ کسی فتنہ میں مبتلا ہو جائیں گی''۔

اللہ کا یہ پیغام سن کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور لوگوں کو خطبہ دیا اور انہیں اللہ کا پیغام سنایا: لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہؐ! ہم اپنی بیٹیوں کا رشتہ کس سے کریں؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہم سروں سے رشتہ کرو''۔

لوگوں نے کہا: یارسول اللہؐ! ہم سر کون ہیں؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مومن ایک دوسرے کے کفو ہیں''۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر سے اترنے سے پہلے ضُباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب کا نکاح مقداد بن اسودؓ سے کر دیا۔

پھر آپؐ نے فرمایا: ''لوگو! میں نے اپنی چچا زاد بہن کا نکاح مقدادؓ سے اس لئے کیا تا کہ نکاح میں آسانی پیدا ہو جائے اور احکام نکاح کی وضاحت ہو سکے''۔

جو نصیحت کے لائق نہ ہوں

38 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ جَاءَ قَوْمٌ بِخُرَاسَانَ إِلَى الرِّضَا عليه السلام فَقَالُوا إِنَّ قَوْماً مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ يَتَعَاطَوْنَ أُمُوراً قَبِيحَةً فَلَوْ نَهَيْتَهُمْ عَنْهَا فَقَالَ لَا أَفْعَلُ فَقِيلَ وَلِمَ قَالَ لِأَنِّي سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ النَّصِيحَةُ خَشِنَةٌ.

ترجمہ

ریان بن صلت کہتے ہیں کہ کچھ لوگ امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں خراسان میں حاضر ہوئے اور عرض کی: آپؑ کے خاندان کے کچھ افراد غیر شائستہ افعال بجالاتے ہیں، بہتر ہے کہ آپؑ انہیں منع فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: ''نہیں! میں ایسا نہیں کروں گا''۔

لوگوں نے کہا: اس کی وجہ کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''میں نے اپنے والد علیہ السلام سے سنا تھا''۔

انہوں نے فرمایا: ''نصیحت کڑوی ہوتی ہے''۔

متشابہ کو محکم کی طرف پلٹانا چاہیے

39 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَيُّونٍ

مَوْلَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ مَنْ رَدَّ مُتَشَابِهَ الْقُرْآنِ إِلَى مُحْكَمِهِ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ فِي أَخْبَارِنَا مُتَشَابِهاً كَمُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ وَ مُحْكَماً كَمُحْكَمِ الْقُرْآنِ فَرُدُّوا مُتَشَابِهَهَا إِلَى مُحْكَمِهَا وَ لَا تَتَّبِعُوا مُتَشَابِهَهَا دُونَ مُحْكَمِهَا فَتَضِلُّوا.

ترجمہ

مولا کے غلام ابی حیون نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے فرمایا: ''جس نے متشابہ قرآن کو محکم کی طرف لوٹایا، اسے صراط مستقیم کی ہدایت نصیب ہوئی''۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ''ہماری احادیث میں بھی کچھ متشابہ احادیث ہوتی ہیں، اور کچھ محکم احادیث ہوتی ہیں، لہٰذا تمہیں چاہئے کہ متشابہ احادیث کو محکم احادیث کی طرف پلٹاؤ اور محکم کو چھوڑ کر متشابہ کی پیروی مت کرو''۔

ماہِ رجب کے روزوں کا ثواب

40 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ مَنْ صَامَ أَوَّلَ يَوْمٍ مِنْ رَجَبٍ رَغْبَةً فِي ثَوَابِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَ مَنْ صَامَ يَوْماً فِي وَسَطِهِ شُفِّعَ فِي مِثْلِ رَبِيعَةَ وَ مُضَرَ وَ مَنْ صَامَ فِي آخِرِهِ جَعَلَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ مُلُوكِ الْجَنَّةِ وَ شَفَّعَهُ فِي أَبِيهِ وَ أُمِّهِ وَ ابْنِهِ وَ ابْنَتِهِ وَ أُخْتِهِ وَ أَخِيهِ وَ عَمِّهِ وَ عَمَّتِهِ وَ خَالِهِ وَ خَالَتِهِ وَ مَعَارِفِهِ وَ جِيرَانِهِ وَ إِنْ كَانَ فِيهِمْ مُسْتَوْجِباً لِلنَّارِ.

ترجمہ

علی بن حسن بن علی بن فضال نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی۔

آپؑ نے فرمایا: ''جوشخص ثوابِ خداوندی کی رغبت کی نیت سے ماہ رجب کی پہلی تاریخ کو روزہ رکھے تو اللہ اس کے لئے جنت واجب کردے گا اور جو شخص ماہِ رجب کے درمیان میں روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے قبیلۂ ربیعہ ومضر کے افراد کی تعداد کے برابر حق شفاعت عطا فرمائے گا۔

اور جو ماہ رجب کے آخر میں روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے بادشاہوں میں سے قرار دے گا اور اسے اس کے والد، والدہ، بیٹا، بیٹی، بہن، بھائی، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ اور اس کے دوستوں اور ہمسایوں کے لئے حق شفاعت عطا کرے گا اگر چہ ان میں سے کوئی دوزخ کا مستحق بھی کیوں نہ ہو''۔

محبت ونفرت صرف خدا کے لئے

41 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمَعْرُوفُ بِأَبِي الْحَسَنِ الْمُفَسِّرِ الْجُرْجَانِيّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّارٍ عَنْ أَبَوَيْهِمَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لأصحابه لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَبْدَ اللهِ أَحْبِبْ فِي اللهِ وَ أَبْغِضْ فِي اللهِ وَ وَالِ فِي اللهِ وَ عَادِ فِي اللهِ فَإِنَّهُ لَا تُنَالُ وَلَايَةُ اللهِ إِلَّا بِذَلِكَ وَ لَا يَجِدُ رَجُلٌ طَعْمَ الْإِيمَانِ وَ إِنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَ صِيَامُهُ حَتَّى يَكُونَ كَذَلِكَ وَ قَدْ صَارَتْ مُوَاخَاةُ النَّاسِ يَوْمَكُمْ هَذَا أَكْثَرُهَا فِي الدُّنْيَا عَلَيْهَا يَتَوَادُّونَ وَ عَلَيْهَا يَتَبَاغَضُونَ وَ ذَلِكَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللهِ شَيْئاً فَقَالَ لَهُ وَ كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ أَنِّي قَدْ وَالَيْتُ وَ عَادَيْتُ فِي اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ وَلِيُّ اللهِ حَتَّى أُوَالِيَهُ وَ مَنْ عَدُوُّهُ حَتَّى أُعَادِيَهُ فَأَشَارَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِلَى عَلِيٍّ عليه السلام فَقَالَ أَ تَرَى هَذَا فَقَالَ بَلَى قَالَ وَلِيُّ هَذَا وَلِيُّ اللهِ فَوَالِهِ وَ عَدُوُّ هَذَا عَدُوُّ اللهِ فَعَادِهِ وَ وَالِ وَلِيَّ هَذَا وَ لَوْ أَنَّهُ قَاتِلُ أَبِيكَ وَ وُلْدِكَ وَ عَادِ عَدُوَّ هَذَا وَ لَوْ أَنَّهُ أَبُوكَ وَ وَلَدُكَ.

ترجمہ

ہم سے یہ حدیث محمد بن قاسم المعروف ابوالحسن مفسر جرجانی نے بیان کی، انہوں نے یہ حدیث یوسف بن محمد بن زیاد اور علی بن محمد بن سیار سے روایت کی، ان دونوں نے اپنے اپنے والد سے یہ حدیث سنی، انہوں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن اپنے صحابہ سے فرمایا: ''بندگان خدا! اللہ کی وجہ سے محبت رکھو، اللہ کی وجہ سے بغض رکھو، اللہ کی وجہ سے کسی سے دوستی رکھو اور اللہ کی وجہ سے دشمنی رکھو، اس کے بغیر تمہیں اللہ کی سرپرستی حاصل نہیں ہوسکتی اور اس کے بغیر ایمان کی حلاوت کو کوئی انسان پا نہیں سکتا اگرچہ اس کی نمازیں اور روزے بہت زیادہ مقدار میں بھی کیوں نہ ہوں۔

اور آج کل لوگ دنیا کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت اور بغض رکھتے ہیں اور یہ چیز انہیں اللہ کے ہاں کوئی فائدہ نہیں دے گی''۔

کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: ''یا رسول اللہ! مجھے یہ پتا کیسے چلے گا کہ میں خدا کی وجہ سے محبت اور خدا کی وجہ سے بغض رکھ رہا ہوں، اور اللہ کا ولی کون ہے جس سے مجھے دوستی رکھنی ہے اور اللہ کا دشمن کون ہے جس سے مجھے عداوت رکھنی ہے؟؟

اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: ''کیا تم اسے دیکھ رہے ہو؟''

اس شخص نے کہا: جی ہاں! میں انہیں دیکھ رہا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اللہ کا ولی ہے، اس سے دوستی رکھو اور اس کا دشمن خدا کا دشمن ہے، اس سے دشمنی رکھو، اور اس کے دوست سے دوستی رکھو اگر چہ وہ تمہارے باپ اور بیٹے کا قاتل بھی کیوں نہ ہو، اور اس کے دشمن سے دشمنی رکھو اگر چہ اس کا دشمن تمہارے باپ اور بیٹا بھی کیوں نہ ہو''۔

ماہ شعبان میں استغفار کی فضیلت

42 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمَدَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ مَنِ اسْتَغْفَرَ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِي شَعْبَانَ سَبْعِينَ مَرَّةً غَفَرَ اللهُ لَهُ ذُنُوبَهُ وَ لَوْ كَانَتْ مِثْلَ عَدَدِ النُّجُومِ.

ترجمہ

علی بن حسن بن علی بن فضال نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سنا: انہوں نے فرمایا: ''جو شخص ماہِ شعبان میں ستر مرتبہ استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دے گا، اگر چہ وہ ستاروں کی مقدار میں ہوں''۔

کشتی نجات اور عروۃ الوثقیٰ سے تمسک

43 حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام بِقُمَّ فِي رَجَبٍ سَنَةَ تِسْعٍ وَ ثَلَاثِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ سَنَةَ سَبْعٍ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْكَبَ سَفِينَةَ النَّجَاةِ وَ يَسْتَمْسِكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى وَ يَعْتَصِمَ بِحَبْلِ اللهِ الْمَتِينِ فَلْيُوَالِ عَلِيّاً بَعْدِي وَ لْيُعَادِ عَدُوَّهُ وَ لْيَأْتَمَّ بِالْأَئِمَّةِ الْهُدَاةِ مِنْ وُلْدِهِ فَإِنَّهُمْ خُلَفَائِي وَ أَوْصِيَائِي وَ حُجَجُ اللهِ عَلَى الْخَلْقِ بَعْدِي وَ سَادَةُ أُمَّتِي وَ قَادَةُ الْأَتْقِيَاءِ إِلَى الْجَنَّةِ حِزْبُهُمْ حِزْبِي وَ حِزْبِي حِزْبُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ حِزْبُ أَعْدَائِهِمْ حِزْبُ الشَّيْطَانِ.

ترجمہ

حسین بن خالد نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے فرمایا؛

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کشتی نجات پر سوار ہونا چاہتا ہو اور عروۃ الوثقیٰ سے تمسک کا خواہش مند ہو اور اللہ کی مضبوط رسی کو تھامنے کی آرزو رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ میرے بعد علیؑ سے محبت رکھے اور اس کے دشمن سے دشمنی رکھے اور اس کی اولاد میں سے ائمہ ہدیٰؑ کی اقتدا کرے، کیونکہ وہ میرے خلفاء اور اوصیاء اور میرے بعد مخلوق پر حجت اور میری امت کے سردار اور متقین کے لئے جنت کے رہنما ہیں، ان کا گروہ میرا گروہ اور میرا گروہ اللہ کا گروہ ہے اور ان کے دشمنوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے''۔

غضب کے لئے بھی ایک حد چاہئے

4 4 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَبِيهِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ دَخَلَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى هَارُونَ الرَّشِيدِ وَ قَدِ استحفه ا اسْتَخَفَّهُ الْغَضَبُ عَلَى رَجُلٍ فَقَالَ إِنَّمَا تَغْضَبُ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَلَا تَغْضَبْ لَهُ بِأَكْثَرَ مِمَّا غَضِبَ عَلَى نَفْسِهِ.

ترجمه

سید عبد العظیم حسنی بن عبد اللہ حسنی رضی اللہ عنہ نے امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے اپنے والد امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی۔

انہوں نے فرمایا: ''میرے والد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہارون الرشید کے پاس تشریف لے گئے تو وہ ایک شخص پر سخت غصے کا اظہار کر رہا تھا، یہ دیکھ کر انہوں نے ہارون الرشید سے فرمایا: اگر تو اللہ کی وجہ سے اس پر غضب ناک ہو رہا ہے تو اللہ کے غضب سے زیادہ تو اس پر غصہ نہ کر''۔

نیمۂ شعبان کی فضیلت

45 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرَانَ النَّقَّاشُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْمُؤَدِّبُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بن الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ هِيَ لَيْلَةٌ يُعْتِقُ اللهُ فِيهَا الرِّقَابَ مِنَ النَّارِ وَ يَغْفِرُ فِيهَا الذُّنُوبَ الْكِبَارَ قُلْتُ فَهَلْ فِيهَا صَلَاةٌ زِيَادَةً عَلَى صَلَاةِ سَائِرِ اللَّيَالِي فَقَالَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ مُوَظَّفٌ وَ لَكِنْ إِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَتَطَوَّعَ فِيهَا بِشَيْءٍ فَعَلَيْكَ بِصَلَاةِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ أَكْثِرْ

فِيهَا مِنْ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مِنَ الِاسْتِغْفَارِ وَ الدُّعَاءِ فَإِنَّ أَبِي عليه السلام كَانَ يَقُولُ الدُّعَاءُ فِيهَا مُسْتَجَابٌ قُلْتُ لَهُ إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ إِنَّهَا لَيْلَةُ الصِّكَاكِ فَقَالَ تِلْكَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ.

ترجمه

علی بن حسن بن علی بن فضال نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پندرہ شعبان کی شب کے متعلق سوال کیا۔

تو انہوں نے فرمایا: ''یہ ایسی رات ہے جس میں اللہ بہت سی گردنوں کو دوزخ سے آزادی دیتا ہے اور اس شب میں گناہان کبیرہ معاف کیے جاتے ہیں''۔

میں (راوی) نے پوچھا: کیا اس رات کی کوئی مخصوص نماز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''نہیں! اس شب کے لئے کوئی مخصوص نماز نہیں ہے لیکن اگر تمہیں نوافل کا شوق ہو تو اس رات نماز جعفر طیار پڑھو، اور اس رات کثرت سے ذکر الٰہی اور استغفار اور دعا کرو''۔

میرے والد (امام موسیٰ کاظم) علیہ السلام فرماتے تھے۔

''اس شب دعا مستجاب ہوتی ہے''۔

میں (راوی) نے کہا: ''لوگ کہتے ہیں کہ اس رات تقدیر کے فیصلے کیے جاتے ہیں''۔

حضرتؑ نے فرمایا: ''نہیں! وہ ماہِ رمضان کی شب قدر ہے''۔

فضائل ماہ رمضان

46 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِنَّ شَهْرَ رَمَضَانَ شَهْرٌ عَظِيمٌ يُضَاعِفُ اللهُ فِيهِ الْحَسَنَاتِ وَ يَمْحُو فِيهِ السَّيِّئَاتِ وَ يَرْفَعُ فِيهِ الدَّرَجَاتِ مَنْ تَصَدَّقَ فِي هَذَا الشَّهْرِ بِصَدَقَةٍ غَفَرَ اللهُ لَهُ وَ مَنْ أَحْسَنَ فِيهِ إِلَى مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ غَفَرَ اللهُ لَهُ وَ مَنْ حَسَّنَ فِيهِ خُلُقَهُ غَفَرَ اللهُ لَهُ وَ مَنْ كَظَمَ فِيهِ غَيْظَهُ غَفَرَ اللهُ لَهُ وَ مَنْ وَصَلَ فِيهِ رَحِمَهُ غَفَرَ اللهُ لَهُ ثُمَّ قَالَ عليه السلام إِنَّ شَهْرَكُمْ هَذَا لَيْسَ كَالشُّهُورِ إِنَّهُ إِذَا أَقْبَلَ إِلَيْكُمْ أَقْبَلَ بِالْبَرَكَةِ وَ الرَّحْمَةِ وَ إِذَا أَدْبَرَ عَنْكُمْ أَدْبَرَ بِغُفْرَانِ الذُّنُوبِ هَذَا شَهْرٌ الْحَسَنَاتُ فِيهِ مُضَاعَفَةٌ وَ أَعْمَالُ الْخَيْرِ فِيهِ مَقْبُولَةٌ مَنْ صَلَّى مِنْكُمْ فِي هَذَا الشَّهْرِ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ رَكْعَتَيْنِ يَتَطَوَّعُ بِهِمَا غَفَرَ اللهُ لَهُ ثُمَّ قَالَ عليه السلام إِنَّ الشَّقِيَّ حَقَّ الشَّقِيِّ مَنْ خَرَجَ عَنْهُ هَذَا الشَّهْرُ وَ لَمْ يُغْفَرْ ذُنُوبُهُ فَيَخْسَرُ حِينَ يَفُوزُ الْمُحْسِنُونَ بِجَوَائِزِ الرَّبِّ الْكَرِيمِ.

ترجمہ

اسی اسناد سے امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔

آپؐ نے فرمایا: ''ماہ رمضان باعظمت مہینہ ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نیکیوں کو دگنا کر دیتا ہے اور برائیوں کو مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے، جو اس مہینے میں صدقہ دے گا اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دے گا اور جو کوئی اپنے غلام یا کنیز سے احسان کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا اور جو اس ماہ میں اپنا اخلاق اچھا رکھے گا تو اللہ اس کی مغفرت فرمائے گا، اور جو شخص اس میں صلہ رحمی کرے گا تو اللہ اس کی مغفرت فرمائے گا اور جو شخص اس میں اپنے غصے کو پیئے گا تو اللہ اس کی مغفرت فرمائے گا''۔

پھر آپؐ نے فرمایا: ''تمہارا یہ مہینہ دوسرے مہینوں کی طرح سے نہیں ہے، کیونکہ جب یہ مہینہ آتا ہے تو برکت اور رحمت لے کر آتا ہے اور جب یہ مہینہ رخصت ہوتا ہے تو گناہوں کی مغفرت کا تحفہ دے کر جاتا ہے۔
یہ وہ مہینہ ہے جس میں نیکیاں دگنی شمار ہوتی ہیں اور نیکی کے کام مقبول ہوتے ہیں اور جو شخص اس مہینے میں دو رکعت نماز ادا کرے تو اللہ اس کی مغفرت فرماتا ہے''۔

پھر آپؐ نے فرمایا: ''پکا بدنصیب وہ ہے کہ جس سے یہ مہینہ اس حالت میں رخصت ہو جائے اور اس کے گناہ معاف نہ ہوئے ہوں اور جب نیکوکار اللہ سے انعام حاصل کر رہے ہوں اور وہ خسارہ میں پڑا ہوا ہو''۔

عظمت علیؑ

47 حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ سَنَةَ سَبْعٍ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَخِي وَ وَزِيرِي وَ صَاحِبُ لِوَائِي فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ أَنْتَ صَاحِبُ حَوْضِي مَنْ أَحَبَّكَ أَحَبَّنِي وَ مَنْ أَبْغَضَكَ أَبْغَضَنِي.

ترجمہ

حسین بن خالد نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یا علیؑ! تو میرا بھائی اور میرا وزیر اور دنیا و آخرت میں میرے پرچم کا مالک ہے، جس نے تم سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے تم سے بغض رکھا، اس نے مجھ سے

بغض رکھا"۔

گریہ اور مجلس کا ثواب

48 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرَانَ النَّقَّاشُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام مَنْ تَذَكَّرَ مُصَابَنَا فَبَكَى وَ أَبْكَى لَمْ تَبْكِ عَيْنُهُ يَوْمَ تَبْكِي الْعُيُونُ وَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِساً يُحْيَا فِيهِ أَمْرُنَا لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ.

ترجمہ

علی بن حسن بن علی بن فضال نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی۔

آپؑ نے فرمایا: "جو ہمارے مصائب کو یاد کر کے خود روئے اور دوسروں کو رلائے تو اس کی آنکھ اس دن (روز قیامت) نہیں روئے گی جب دوسری آنکھیں رو رہی ہوں گی اور جو شخص ایسی مجلس میں جا کر بیٹھے جس میں ہمارے امر کو زندہ کیا جا رہا ہو تو اس کا دل اس دن نہیں مرے گا جس دن دوسرے دل مریں گے"۔

وُسعتِ رحمت خداوندی

49 قَالَ وَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ وَ إِنْ أَسَأْتُمْ فَلَها قَالَ عليه السلام إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ وَ إِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا رَبٌّ يَغْفِرُ لَهَا.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے یہ آیت پڑھی۔

"اگر تم بھلائی کرو گے تو اپنی جانوں کے لئے کرو گے اور اگر تم نے برائی کی تو وہ بھی تمہاری جانوں کے لئے"۔ (بنی اسرائیل۔ ۷)

پھر آپؑ نے فرمایا: "اگر تم نے برائی کی تو اس کے لئے رب موجود ہے جو اسے معاف کرے گا"۔

درگزر کرنے کا خوبصورت انداز

50 قَالَ وَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ قَالَ الْعَفْوُ مِنْ غَيْرِ عِتَابٍ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی۔

''خوبصورت انداز سے درگزر کرو''۔[۱]

حضرتؑ نے فرمایا: ''بغیر عتاب کے معاف کر دینا درگزر کا خوبصورت انداز ہے''۔

بجلیوں کی چمک

51 قَالَ وَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفاً وَ طَمَعاً قَالَ عليه السلام خَوْفاً لِلْمُسَافِرِ وَ طَمَعاً لِلْمُقِيمِ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی۔

''وہی خدا ہے جو تمہیں ڈرانے اور لالچ دلانے کے لئے بجلیاں دکھاتا ہے''۔[۲]

پھر آپؑ نے فرمایا: ''بجلی کی چمک مسافر کے خوف اور مقیم کے لالچ کا سبب ہوتی ہے''۔

درود کا ثواب

52 قَالَ وَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام مَنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى مَا يُكَفِّرُ بِهِ ذُنُوبَهُ فَلْيُكْثِرْ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ فَإِنَّهَا تَهْدِمُ الذُّنُوبَ هَدْماً وَ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ تَعْدِلُ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ التَّسْبِيحَ وَ التَّهْلِيلَ وَ التَّكْبِيرَ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''جو شخص اپنے گناہ مٹانے کے لئے قدرت نہ رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ محمد وآل محمد علیہم السلام پر کثرت سے درود بھیجے، درود گناہوں کو منہدم کر دیتی ہے''۔

آپؑ نے فرمایا: ''محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود اللہ کے نزدیک تسبیح تہلیل اور تکبیر کا درجہ رکھتی ہے''۔

ماہ رمضان کی آمد پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ

53 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ النَّقَّاشِ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

---

[۱] الحجر۔۸۵

[۲] الرعد۔۱۲

الْمُعَاذِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْمُكَتِّبُ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ الْبَاقِرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله خَطَبَنَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ قَدْ أَقْبَلَ إِلَيْكُمْ شَهْرُ اللهِ بِالْبَرَكَةِ وَ الرَّحْمَةِ وَ الْمَغْفِرَةِ شَهْرٌ هُوَ عِنْدَ اللهِ أَفْضَلُ الشُّهُورِ وَ أَيَّامُهُ أَفْضَلُ الْأَيَّامِ وَ لَيَالِيهِ أَفْضَلُ اللَّيَالِي وَ سَاعَاتُهُ أَفْضَلُ السَّاعَاتِ وَ هُوَ شَهْرٌ دُعِيتُمْ فِيهِ إِلَى ضِيَافَةِ اللهِ وَ جُعِلْتُمْ فِيهِ مِنْ أَهْلِ كَرَامَةِ اللهِ أَنْفَاسُكُمْ فِيهِ تَسْبِيحٌ وَ نَوْمُكُمْ فِيهِ عِبَادَةٌ وَ عَمَلُكُمْ فِيهِ مَقْبُولٌ وَ دُعَاؤُكُمْ فِيهِ مُسْتَجَابٌ فَاسْأَلُوا اللهَ رَبَّكُمْ بِنِيَّاتٍ صَادِقَةٍ وَ قُلُوبٍ طَاهِرَةٍ أَنْ يُوَفِّقَكُمْ لِصِيَامِهِ وَ تِلَاوَةِ كِتَابِهِ فَإِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حُرِمَ غُفْرَانَ اللهِ فِي هَذَا الشَّهْرِ الْعَظِيمِ وَ اذْكُرُوا بِجُوعِكُمْ وَ عَطَشِكُمْ فِيهِ جُوعَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ عَطَشَهُ وَ تَصَدَّقُوا عَلَى فُقَرَائِكُمْ وَ مَسَاكِينِكُمْ وَ وَقِّرُوا كِبَارَكُمْ وَ ارْحَمُوا صِغَارَكُمْ وَ صِلُوا أَرْحَامَكُمْ وَ احْفَظُوا أَلْسِنَتَكُمْ وَ غُضُّوا عَمَّا لَا يَحِلُّ الِاسْتِمَاعُ إِلَيْهِ أَسْمَاعَكُمْ وَ تَحَنَّنُوا عَلَى أَيْتَامِ النَّاسِ كَمَا يُتَحَنَّنُ عَلَى أَيْتَامِكُمْ وَ تُوبُوا إِلَى اللهِ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَ ارْفَعُوا إِلَيْهِ أَيْدِيَكُمْ بِالدُّعَاءِ فِي أَوْقَاتِ صَلَوَاتِكُمْ فَإِنَّهَا أَفْضَلُ السَّاعَاتِ يَنْظُرُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهَا بِالرَّحْمَةِ إِلَى عِبَادِهِ يُجِيبُهُمْ إِذَا نَاجَوْهُ وَ يُلَبِّيهِمْ إِذَا نَادَوْهُ وَ يَسْتَجِيبُ لَهُمْ إِذَا دَعَوْهُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ أَنْفُسَكُمْ مَرْهُونَةٌ بِأَعْمَالِكُمْ فَفُكُّوهَا بِاسْتِغْفَارِكُمْ وَ ظُهُورُكُمْ ثَقِيلَةٌ مِنْ أَوْزَارِكُمْ فَخَفِّفُوا عَنْهَا بِطُولِ سُجُودِكُمْ وَ اعْلَمُوا أَنَّ اللهَ تَعَالَى ذِكْرُهُ أَقْسَمَ بِعِزَّتِهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ الْمُصَلِّينَ وَ السَّاجِدِينَ وَ أَنْ لَا يُرَوِّعَهُمْ بِالنَّارِ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ فَطَّرَ مِنْكُمْ صَائِماً مُؤْمِناً فِي هَذَا الشَّهْرِ كَانَ لَهُ بِذَلِكَ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ عِتْقُ رَقَبَةٍ وَ مَغْفِرَةٌ لِمَا مَضَى مِنْ ذُنُوبِهِ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ لَيْسَ كُلُّنَا يَقْدِرُ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ صلى الله عليه وآله اتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ اتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ حَسَّنَ مِنْكُمْ فِي هَذَا الشَّهْرِ خُلُقَهُ كَانَ لَهُ جَوَازاً عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ فِيهِ الْأَقْدَامُ وَ مَنْ خَفَّفَ فِي هَذَا الشَّهْرِ عَمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ خَفَّفَ اللهُ عَلَيْهِ حِسَابَهُ وَ مَنْ كَفَّ فِيهِ شَرَّهُ كفف [كَفَّ اللهُ عَنْهُ غَضَبَهُ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَ مَنْ أَكْرَمَ فِيهِ يَتِيماً أَكْرَمَهُ اللهُ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَ مَنْ وَصَلَ فِيهِ رَحِمَهُ وَصَلَهُ اللهُ بِرَحْمَتِهِ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَ مَنْ قَطَعَ فِيهِ رَحِمَهُ قَطَعَ اللهُ عَنْهُ رَحْمَتَهُ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَ

مَنْ تَطَوَّعَ فِيهِ بِصَلَاةٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَ مَنْ أَدَّى فِيهِ فَرْضاً كَانَ لَهُ ثَوَابُ مَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الشُّهُورِ وَ مَنْ أَكْثَرَ فِيهِ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ ثَقَّلَ اللهُ مِيزَانَهُ يَوْمَ تَخِفُّ الْمَوَازِينُ وَ مَنْ تَلَا فِيهِ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ فِي غَيْرِهِ مِنَ الشُّهُورِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ أَبْوَابَ الْجِنَانِ فِي هَذَا الشَّهْرِ مُفَتَّحَةٌ فَاسْأَلُوا رَبَّكُمْ أَنْ لَا يُغَلِّقَهَا عَلَيْكُمْ وَ أَبْوَابَ النِّيرَانِ مُغَلَّقَةٌ فَاسْأَلُوا رَبَّكُمْ أَنْ لَا يُفَتِّحَهَا عَلَيْكُمْ وَ الشَّيَاطِينَ مَغْلُولَةٌ فَاسْأَلُوا رَبَّكُمْ أَنْ لَا يُسَلِّطَهَا عَلَيْكُمْ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فِي هَذَا الشَّهْرِ فَقَالَ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فِي هَذَا الشَّهْرِ الْوَرَعُ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ ثُمَّ بَكَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا يُبْكِيكَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ أَبْكِي لِمَا يُسْتَحَلُّ مِنْكَ فِي هَذَا الشَّهْرِ كَأَنِّي بِكَ وَ أَنْتَ تُصَلِّي لِرَبِّكَ وَ قَدِ انْبَعَثَ أَشْقَى الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ شَقِيقُ عَاقِرِ نَاقَةِ ثَمُودَ فَضَرَبَكَ ضَرْبَةً عَلَى قَرْنِكَ فَخَضَبَ مِنْهَا لِحْيَتَكَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَ ذَلِكَ فِي سَلَامَةٍ مِنْ دِينِي فَقَالَ صلى الله عليه وآله وسلم فِي سَلَامَةٍ مِنْ دِينِكَ ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ مَنْ قَتَلَكَ فَقَدْ قَتَلَنِي وَ مَنْ أَبْغَضَكَ فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَ مَنْ سَبَّكَ فَقَدْ سَبَّنِي لِأَنَّكَ مِنِّي كَنَفْسِي رُوحُكَ مِنْ رُوحِي وَ طِينَتُكَ مِنْ طِينَتِي إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَلَقَنِي وَ إِيَّاكَ وَ اصْطَفَانِي وَ إِيَّاكَ وَ اخْتَارَنِي لِلنُّبُوَّةِ وَ اخْتَارَكَ لِلْإِمَامَةِ فَمَنْ أَنْكَرَ إِمَامَتَكَ فَقَدْ أَنْكَرَ نُبُوَّتِي يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَصِيِّي وَ أَبُو وُلْدِي وَ زَوْجُ ابْنَتِي وَ خَلِيفَتِي عَلَى أُمَّتِي فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ مَوْتِي أَمْرُكَ أَمْرِي وَ نَهْيُكَ نَهْيِي أُقْسِمُ بِالَّذِي بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ وَ جَعَلَنِي خَيْرَ الْبَرِيَّةِ إِنَّكَ لَحُجَّةُ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ وَ أَمِينُهُ عَلَى سِرِّهِ وَ خَلِيفَتُهُ عَلَى عِبَادِهِ.

ترجمہ

علی بن حسن بن علی بن فضال نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنین سید الوصیین سے روایت کی۔

آپؑ نے فرمایا: ''رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ماہِ رمضان کی آمد پر) ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: لوگو! اللہ کا مہینہ برکت، رحمت اور مغفرت لے کر تمہارے پاس آیا ہے یہ مہینہ اللہ کے نزدیک تمام مہینوں سے افضل اور اس کے دن تمام دنوں سے افضل اور اس کی راتیں تمام راتوں سے افضل اور اس کی ساعتیں تمام ساعتوں سے افضل ہیں۔

اس ماہ میں تمہیں اللہ کی مہمانی کی دعوت دی گئی ہے اور تمہیں کرامت پروردگار کے قابل افراد میں شمار کیا گیا ہے۔

اس میں تمہاری سانس تسبیح ہیں (حالت روزہ میں سانس لینے کا ثواب تسبیح کے برابر ہے)۔

اوراس میں تمہاری نیند عبادت ہے، تمہارے عمل مقبول اور تمہاری دعا اس میں مستجاب ہوتی ہے۔

تم سچی نیت اور پاکیزہ دلوں سے اپنے رب سے سوال کرو کہ وہ تمہیں اس کے روزوں اور اپنی کتاب کی تلاوت کی توفیق عطا فرمائے۔

وہ شخص بدنصیب ہے جو اس عظیم مہینے میں اللہ کی مغفرت سے محروم رہے اور دنیاوی بھوک اور پیاس کو محسوس کرتے ہوئے روزہ نہ رکھے اور روز قیامت کی بھوک و پیاس کو یاد نہ رکھے۔

لوگو! اپنے غرباء و مساکین کو صدقہ دو اور اپنے بزرگوں کا احترام کرو اور اپنے چھوٹوں پر رحم کرو اور صلہ رحمی کرو اور اپنی زبانوں کو قابو میں رکھو اور جس چیز کا سننا تمہارے لئے ناجائز ہے، اس کے سننے سے پرہیز کرو، اور اگر تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے مرنے کے بعد تمہارے یتیموں پر شفقت کریں تو تم بھی لوگوں کے یتیموں پر شفقت کرو اور خدا کے حضور اپنے گناہوں سے توبہ کرو اور اوقات نماز میں ہاتھ بلند کر کے اس سے دعا مانگو، نماز کے اوقات افضل ساعات ہیں، اللہ تعالیٰ ان اوقات میں اپنے بندوں پر نگاہِ رحمت ڈالتا ہے اور جب بندے اس سے مناجات کرتے ہیں تو اللہ انہیں جواب سے سرفراز کرتا ہے اور اللہ ان کا تلبیہ قبول کرتا ہے اور ان کی دعاؤں کو مستجاب فرماتا ہے۔

لوگو! تمہاری جانیں تمہارے اعمال کی وجہ سے گروی ہو چکی ہیں، استغفار سے انہیں آزاد کراؤ اور تمہارے گناہوں کے بوجھ سے تمہاری پشتیں خمیدہ ہو چکی ہیں، طویل سجدے کر کے ان کا وزن ہلکا کرو۔

اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ اپنی عزت کی قسم کھا چکا ہے کہ نماز پڑھنے والوں اور سجدہ گذاروں کو عذاب نہیں دے گا اور جب تمام لوگ رب العالمین کے حضور پیش ہونے کے لئے کھڑے ہوں گے تو اللہ انہیں دوزخ سے خوف زدہ نہیں کرے گا۔

لوگو! جو شخص اس ماہ میں تم میں سے کسی روزہ دار مومن کا روزہ افطار کرائے گا تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا یہ عمل غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا اور اللہ اس کے سابقہ گناہ معاف فرمائے گا''۔

لوگوں نے کہا: یارسول اللہؐ! ہم میں سے ہر شخص اس کی قدرت نہیں رکھتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دوزخ کی آگ سے بچو، اگرچہ کھجور کے ایک دانے کے ایک حصہ سے افطار کرا سکو، دوزخ کی آگ سے بچو اگرچہ کسی روزہ دار کو پانی کا گھونٹ دے کر افطار کرا سکو۔

لوگو! جو شخص اس مہینے میں اپنے خلق کو اچھا رکھے تو اس کا حسن خلق صراط سے گزرنے کی راہداری بن جائے گا جس دن لوگوں کے قدم پھسل رہے ہوں گے۔

اور جو شخص اس ماہ میں اپنے ماتحت کو تخفیف دے، اللہ اس کے حساب میں تخفیف فرمائے گا، اور جو اپنے شر سے باز رہے، جب وہ اللہ کی ملاقات کرے گا تو اللہ اس سے اپنے غضب کو باز رکھے گا۔

اور جو اس میں کسی یتیم کا احترام کرے تو جس دن وہ اللہ سے ملاقات کرے گا (یعنی جس دن اللہ کے دربار میں حاضر ہوگا) اللہ اسے عزت عطا کرے گا، اور جو اس میں صلہ رحمی کرے تو جس دن وہ اللہ سے ملاقات کرے گا، اللہ اسے اپنی رحمت سے متصل کرے گا۔

اور جو اس ماہ میں قطع رحمی کرے تو جس دن وہ خدا سے ملاقات کرے گا، اللہ اس دن اس سے اپنی رحمت قطع کر دے گا۔

اور جو اس ماہ میں نافلہ نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے آزادی کو پروانہ لکھ دے گا، اور جو شخص اس میں ایک فرض ادا کرے تو اسے دوسرے مہینوں کے ستر فرائض کی ادائیگی جتنا اجر ملے گا۔

اور جو اس ماہ میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجے تو اللہ اس کے میزان کو وزنی بنائے گا جس دن میزان ہلکے ہوں گے۔

اور جو شخص اس ماہ میں قرآن مجید کی ایک آیت تلاوت کرے اسے باقی مہینوں کے ختم قرآن جتنا ثواب ملے گا۔

لوگو! اس ماہ میں جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں، تم اپنے پروردگار سے دعا مانگو کہ وہ انہیں تم پر کہیں بند نہ کر دے اور دوزخ کے دروازے بند ہیں، تم اپنے پروردگار سے درخواست کرو کہ انہیں بند ہی رہنے دے اور تمہارے لئے انہیں مت کھولے، اس ماہ میں شیاطین قید ہیں، تم رب سے دعا مانگو کہ انہیں تم پر مسلط نہ ہونے دے''۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ''اس وقت میں کھڑا ہوا اور عرض کی۔

یا رسول اللہؐ! اس مہینہ کا افضل عمل کون سا ہے؟''

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس ماہ کا بہترین عمل حرامِ خداوندی سے پرہیز کرنا ہے''۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رونے لگے۔

میں نے عرض کی: یا رسول اللہؐ! آپؐ کیوں روتے ہیں؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یا علیؑ! میں اس ماہ میں تم پر ہونے والے ظلم کو دیکھ کر روتا ہوں اور یہ منظر گویا میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ تم اپنے رب کی نماز پڑھ رہے ہو اور اولین وآخرین کا سب سے بڑا بدبخت جو کہ ناقہ صالح کے قاتل کا سگا بھائی ہے، اس نے تمہیں سر پر ضرب ماری ہے جس کی وجہ سے تمہاری داڑھی خضاب آلود ہوگئی ہے''۔

امیر المومنین علیہ السلام نے عرض کی:۔

''یا رسول اللہؐ! کیا میرا دین سلامت ہوگا؟''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں تمہارا دین سلامت ہوگا''۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! جس نے تمہیں شہید کیا، اس نے مجھے شہید کیا، اور جس نے تم سے بغض رکھا،

اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے تمہیں سب کیا، اس نے مجھے سب کیا کیونکہ تم میری جان کی طرح ہو، تیری روح میری روح کا جزو اور تیری طینت میری طینت کا حصہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمہیں اور مجھے پیدا فرمایا اور میرا اور تمہارا انتخاب فرمایا، مجھے نبوت کے لئے منتخب کیا اور تمہیں امامت کے لئے منتخب کیا، جس نے تمہاری امامت کا انکار کیا اس نے میری نبوت کا انکار کیا۔

یا علیؑ! تم میرے وصی اور میری اولاد کے پدر بزرگوار میری دختر کے شوہر نامدار اور میری زندگی اور میری وفات کے بعد تم میرے جانشین ہو، تمہارا حکم میرا حکم ہے اور تمہاری طرف سے ممانعت میری طرف سے ممانعت ہے۔

میں اس ذات برحق کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس نے مجھے نبوت کے ساتھ مبعوث کیا اور مجھے تمام جہان سے افضل بنایا، بے شک تم خلق خدا پر اللہ کی حجت ہو اور اس کے راز کے امین ہو اور بندگان خدا پر تم اللہ کے جانشین ہو"۔

غفلتِ انسانی

54 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمُفَسِّرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحُسَيْنِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ الرِّضَا عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام كَمْ مِنْ غَافِلٍ يَنْسِجُ ثَوْباً لِيَلْبَسَهُ وَ إِنَّمَا هُوَ كَفَنُهُ وَ يَبْنِي بَيْتاً لِيَسْكُنَهُ وَ إِنَّمَا هُوَ مَوْضِعُ قَبْرِهِ.

ترجمہ

ہم سے یہ حدیث محمد بن قاسم مفسر رضی اللہ عنہ نے بیان کی، انہوں نے یہ حدیث احمد بن حسن حسینی سے سنی، انہوں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امام حسین علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: "دنیا میں کتنے ہی غافل انسان ایسے ہیں جو کپڑا اپنے پہننے کے لئے خریدتے ہیں مگر وہی کپڑا ان کا کفن ثابت ہوتا ہے اور اپنی رہائش کے لئے گھر تعمیر کرتے ہیں مگر وہی گھر ان کی قبر ثابت ہوتا ہے"۔

موت کی تیاری

55 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قِيلَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مَا الِاسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَالَ أَدَاءُ الْفَرَائِضِ وَ اجْتِنَابُ الْمَحَارِمِ وَ الِاشْتِمَالُ عَلَى الْمَكَارِمِ ثُمَّ لَا يُبَالِي أَنْ وَقَعَ عَلَى الْمَوْتِ أَوِ الْمَوْتُ وَقَعَ عَلَيْهِ وَ اللهِ لَا يُبَالِي ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ وَقَعَ عَلَى الْمَوْتِ أَوِ الْمَوْتُ وَقَعَ عَلَيْهِ.

ترجمہ

انہی اسناد کے ساتھ مروی ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ موت کی تیاری کیسی کرنی چاہئے؟

آپؑ نے فرمایا: ''موت کی تیاری کے لئے فرائض کی ادائیگی اور محرمات سے پرہیز اور اخلاق عالیہ سے اتصاف ضروری ہے، اور جب یہ تیاری مکمل ہو جائے تو پھر انسان کو اس بات کی ہرگز پرواہ نہیں کرنی چاہئے کہ وہ موت پر جا پڑے یا موت اس پر آ پڑے۔

خدا کی قسم! ابوطالبؑ کے بیٹے کو ہرگز فکر نہیں ہے کہ وہ موت پر جا پڑے یا موت اس پر آ پڑے''۔

فکر آخرت

56 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي بَعْضِ خُطَبَتِهِ أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا دَارُ فَنَاءٍ وَ الْآخِرَةَ دَارُ بَقَاءٍ فَخُذُوا مِنْ مَمَرِّكُمْ لِمَقَرِّكُمْ وَ لَا تَهْتِكُوا أَسْتَارَكُمْ عِنْدَ مَا لَا تَخْفَى عَلَيْهِ أَسْرَارُكُمْ وَ أَخْرِجُوا مِنَ الدُّنْيَا قُلُوبَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَخْرُجَ مِنْهَا أَبْدَانُكُمْ فَفِي الدُّنْيَا حَيِيتُمْ وَ لِلْآخِرَةِ خُلِقْتُمْ إِنَّمَا الدُّنْيَا كَالسَّمِّ يَأْكُلُهُ مَنْ لَا يَعْرِفُهُ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا مَاتَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ مَا قَدَّمَ وَ قَالَ النَّاسُ مَا أَخَّرَ فَقَدِّمُوا فَضْلًا يَكُنْ لَكُمْ وَ لَا تُؤَخِّرُوا كَيْلَا يَكُونَ حَسْرَةً عَلَيْكُمْ فَإِنَّ الْمَحْرُومَ مَنْ حُرِمَ خَيْرَ مَالِهِ وَ الْمَغْبُوطَ مَنْ ثَقَّلَ بِالصَّدَقَاتِ وَ الْخَيْرَاتِ مَوَازِينَهُ وَ أَحْسَنَ فِي الْجَنَّةِ بِهَا مِهَادَهُ وَ طَيَّبَ عَلَى الصِّرَاطِ بِهَا مَسْلَكَهُ.

ترجمہ

اسی اسناد سے امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے، آپؑ نے ایک خطبے میں ارشاد فرمایا: ''لوگو! دنیا فنا کا گھر اور آخرت بقا کا گھر ہے، تمہیں اپنی گزرگاہ سے اپنی مستقل رہائش گاہ کا زادِ راہ جمع کرنا چاہئے، اور جس پر تمہارے بھید مخفی نہیں ہیں، اس کے سامنے اپنی پردہ دری مت کرو۔

اور اس دنیا سے اپنے اجسام کی مفارقت سے پہلے اپنے دل اس سے جدا کر لو، تمہیں دنیا میں زندگی دی گئی ہے اور تمہیں آخرت کے لئے پیدا کیا گیا ہے، دنیا ایک زہر ہے جسے بے خبر کھا رہے ہیں''۔

جب کوئی شخص مرتا ہے تو فرشتے یہ کہتے ہیں: ''اس نے آگے کیا روانہ کیا؟''

اور اس کے برعکس لوگ یہ کہتے ہیں: ''اس نے اپنے پیچھے کیا چھوڑا؟''

تم اپنے اعمال آگے روانہ کرو، وہ تمہارے کام آئیں گے، اور اپنے پاس اسے روک کر نہ رکھو ورنہ تمہارے لئے حسرت بن جائیں گے۔

اس کائنات میں وہ شخص محروم ہے جو اپنی دولت کی بھلائی سے محروم رہ جائے، اور قابل رشک انسان وہ ہے جو صدقات وخیرات سے اپنے میزان کو وزنی بنا دے اور اس کے ذریعے سے اپنے جنت کے ٹھکانے کو مزین کرے اور صراط سے گزرنے کا سامان فراہم کرے''۔

روزِ عاشور کو کمائی کا دن نہ بنائیں

57 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرَانَ النَّقَّاشُ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْمُكَتِّبُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالرَّيِّ قَالا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ مَنْ تَرَكَ السَّعْيَ فِي حَوَائِجِهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ قَضَى اللهُ لَهُ حَوَائِجَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ مَنْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمَ مُصِيبَتِهِ وَ حُزْنِهِ وَ بُكَائِهِ جَعَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ فَرَحِهِ وَ سُرُورِهِ وَ قَرَّتْ بِنَا فِي الْجِنَانِ عَيْنُهُ وَ مَنْ سَمَّى يَوْمَ عَاشُورَاءَ يَوْمَ بَرَكَةٍ وَ ادَّخَرَ فِيهِ لِمَنْزِلِهِ شَيْئاً لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيمَا ادَّخَرَ وَ حُشِرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ يَزِيدَ وَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ وَ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ لَعَنَهُمُ اللهُ تَعَالَى إِلَى أَسْفَلِ دَرَكَةٍ مِنَ النَّارِ.

ترجمہ

علی بن حسن بن علی بن فضال نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی۔

آپؑ نے فرمایا: ''جو شخص عاشور کے دن دنیاوی حاجات کے لئے تگ ودو نہ کرے تو اللہ اس کی دنیا و آخرت کی حاجات پوری کرے گا۔

اور جو شخص روز عاشور کو مصیبت اور غم اور گریہ کے دن کے طور پر بسر کرے تو اللہ تعالیٰ روز قیامت کو اس کے لئے خوشی اور مسرت کا دن بنائے گا اور ہماری وجہ سے جنت میں اس کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوگی۔

اور جو شخص روز عاشور کو برکت کا دن قرار دے اور اس دن اپنے گھر کے لئے کچھ ذخیرہ کرے تو اللہ اس کے ذخیرہ میں برکت نہیں دے گا، اور قیامت کے دن وہ یزید اور عبداللہ بن زیاد اور عمر بن سعد لعنۃ اللہ علیھم کے ساتھ محشور ہوگا اور ان کے ساتھ دوزخ کے پست ترین درجے میں ہوگا۔

مصائب محرم

58 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ

أَبِيهِ عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ شَبِيبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الرِّضَا عليه السلام فِي أَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْمُحَرَّمِ فَقَالَ يَا ابْنَ شَبِيبٍ أَ صَائِمٌ أَنْتَ قُلْتُ لَا فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي دَعَا فِيهِ زَكَرِيَّا عليه السلام رَبَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعاءِ فَاسْتَجَابَ اللهُ لَهُ وَ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَنَادَتْ زَكَرِيَّا وَ هُوَ قائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرابِ أَنَّ اللهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيى فَمَنْ صَامَ هَذَا الْيَوْمَ ثُمَّ دَعَا اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ اسْتَجَابَ اللهُ لَهُ كَمَا اسْتَجَابَ اللهُ لِزَكَرِيَّا ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ شَبِيبٍ إِنَّ الْمُحَرَّمَ هُوَ الشَّهْرُ الَّذِي كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يُحَرِّمُونَ فِيهِ الظُّلْمَ وَ الْقِتَالَ لِحُرْمَتِهِ فَمَا عَرَفَتْ هَذِهِ الْأُمَّةُ حُرْمَةَ شَهْرِهَا وَ لَا حُرْمَةَ نَبِيِّهَا لَقَدْ قَتَلُوا فِي هَذَا الشَّهْرِ ذُرِّيَّتَهُ وَ سَبَوْا نِسَاءَهُ وَ انْتَهَبُوا ثَقَلَهُ فَلَا غَفَرَ اللهُ لَهُمْ ذَلِكَ أَبَداً يَا ابْنَ شَبِيبٍ إِنْ كُنْتَ بَاكِياً لِشَيْءٍ فَابْكِ لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَإِنَّهُ ذُبِحَ كَمَا يُذْبَحُ الْكَبْشُ وَ قُتِلَ مَعَهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ رَجُلًا مَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ شَبِيهُونَ وَ لَقَدْ بَكَتِ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَ الْأَرَضُونَ لِقَتْلِهِ وَ لَقَدْ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ لِنَصْرِهِ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُمْ فَهُمْ عِنْدَ قَبْرِهِ شُعْثٌ غُبْرٌ إِلَى أَنْ يَقُومَ الْقَائِمُ عليه السلام فَيَكُونُونَ مِنْ أَنْصَارِهِ وَ شِعَارُهُمْ يَا لَثَارَاتِ الْحُسَيْنِ عليه السلام يَا ابْنَ شَبِيبٍ لَقَدْ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عليه السلام أَنَّهُ لَمَّا قُتِلَ جَدِّيَ الْحُسَيْنُ عليه السلام أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ دَماً وَ تُرَاباً أَحْمَرَ يَا ابْنَ شَبِيبٍ إِنْ بَكَيْتَ عَلَى الْحُسَيْنِ حَتَّى تَصِيرَ دُمُوعُكَ عَلَى خَدَّيْكَ غَفَرَ اللهُ لَكَ كُلَّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتَهُ صَغِيراً كَانَ أَوْ كَبِيراً قَلِيلًا كَانَ أَوْ كَثِيراً يَا ابْنَ شَبِيبٍ إِنْ سَرَّكَ أَنْ تَلْقَى اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَا ذَنْبَ عَلَيْكَ فَزُرِ الْحُسَيْنَ عليه السلام يَا ابْنَ شَبِيبٍ إِنْ سَرَّكَ أَنْ تَسْكُنَ الْغُرَفَ الْمَبْنِيَّةَ فِي الْجَنَّةِ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَالْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ يَا ابْنَ شَبِيبٍ إِنْ سَرَّكَ أَنْ يَكُونَ لَكَ مِنَ الثَّوَابِ مِثْلَ مَا لِمَنِ اسْتُشْهِدَ مَعَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام فَقُلْ مَتَى ذَكَرْتَهُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزاً عَظِيماً يَا ابْنَ شَبِيبٍ إِنْ سَرَّكَ أَنْ تَكُونَ مَعَنَا فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجِنَانِ فَاحْزَنْ لِحُزْنِنَا وَ افْرَحْ لِفَرَحِنَا وَ عَلَيْكَ بِوَلَايَتِنَا فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا أَحَبَّ حَجَراً لَحَشَرَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَعَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ

ریان بن شبیب بیان کرتے ہیں کہ میں محرم کی پہلی تاریخ کو امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔

آپؑ نے مجھ سے فرمایا: ''ابنِ شبیب! کیا تم آج روزہ سے ہو؟''

میں نے کہا: نہیں!

حضرتؑ نے فرمایا: اس دن حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگی تھی۔

''میرے پروردگار! اپنی طرف سے مجھے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو دعا کا سننے والا ہے''۔[1]

اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو شرف قبولیت عطا فرمایا اور جب وہ اپنے حجرۂ عبادت میں نماز پڑھ رہے تھے تو فرشتوں نے انہیں یحییٰ علیہ السلام کی نوید دی تھی۔

چنانچہ جو شخص اس دن روزہ رکھے اور اللہ سے اپنی حاجات طلب کرے تو اللہ اس کی دعا کو اسی طرح سے قبول کرے گا جس طرح سے زکریا علیہ السلام کی دعا کو قبول کیا تھا''۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ''ابن شبیب! دور جاہلیت میں بھی لوگ ماہ محرم کا احترام کرتے تھے اور اس ماہ کی حرمت کی وجہ سے جنگ اور ظلم سے پرہیز کرتے تھے، لیکن اس امت نے اس مہینے کی حرمت کو نہیں پہچانا اور اپنے نبیؐ کی حرمت کا خیال نہیں رکھا۔

اس مہینے میں ان لوگوں نے ذریت پیغمبرؐ کو قتل کیا اور مخدرات عصمت کو قید کیا اور ان کا سامان لوٹا، اللہ انہیں کبھی معاف نہ کرے۔

ابن شبیب! اگر کسی چیز پر تم رونا چاہتے ہو تو حسینؑ بن علیؑ پر روؤ، انہیں اس طرح سے قتل کیا گیا جس طرح سے گوسفند کو ذبح کیا جاتا ہے، اور ان کے ساتھ ان کے خاندان کے ان اٹھارہ افراد کو شہید کیا گیا جن کی روئے زمین پر کوئی مثال موجود نہ تھی''۔

ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ان کے قتل پر روئیں، اور آسمان سے چار ہزار فرشتے ان کی نصرت کے لئے نازل ہوئے جنہیں جنگ کی اجازت نہیں ملی، چنانچہ قائم آل محمد (عجل اللہ فرجہ الشریف) کے خروج تک وہ فرشتے سروں پر خاک ڈالے قبرِ حسینؑ پر موجود رہیں گے اور جب قائم آل محمدؑ کا ظہور ہوگا تو وہ ان کے مددگار رہوں گے اور ''یَا لِثَارَاتِ الْحُسَیْنِ'' ان کا نعرہ ہوگا۔

ابن شبیب! میرے والد نے مجھ سے اپنے والد کی سند سے بیان کیا اور انہوں نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی''۔

انہوں نے فرمایا: ''جب میرے دادا حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو آسمان سے خون اور سرخ مٹی کی بارش ہوئی۔

ابن شبیب! جب تم امام حسین علیہ السلام پر اتنا گریہ کرو گے تمہارے آنسو تمہارے رخساروں پر آجائیں تو اللہ تعالیٰ تیرے صغیرہ وکبیرہ یعنی تمام گناہ معاف کردے گا''۔

ابن شبیب! اگر تمہیں یہ بات اچھی لگتی ہو کہ تم خدا کے حضور اس حالت میں پیش ہو کہ تمہارے نامۂ اعمال میں کوئی

[1] آل عمران۔۳۸

گناہ نہ ہو تو پھر حسین علیہ السلام کی زیارت کرو۔

ابن شبیب! اگر تم جنت کے بلند و بالا محلات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہنے کے خواہش مند ہو تو پھر قاتلانِ حسین علیہ السلام پر لعنت بھیجو۔

ابن شبیب! اگر تم شہدائے کربلا کے ثواب کو حاصل کرنے کی آرزو رکھتے ہو تو جب بھی امام حسین علیہ السلام کو یاد کرو تو یہ الفاظ کہو: ''اے کاش! میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو عظیم کامیابی حاصل کرتا''۔

ابن شبیب! اگر تمہیں اس بات سے خوشی محسوس ہوتی ہو کہ تم ہمارے ساتھ جنت کے بلندترین مقامات پر ہو تو پھر ہماری غمی پر غم کرو اور ہماری خوشی کے ساتھ خوشی مناؤ اور ہماری ولایت سے وابستہ رہو، اگر کوئی شخص کسی پتھر سے بھی محبت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے ساتھ محشور فرمائے گا''۔

سورہ فاتحہ کے دو حصے

59 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمُفَسِّرُ الْأَسْتَرْآبَادِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّارٍ عَنْ أَبَوَيْهِمَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ الرِّضَا عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَسَمْتُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ بَيْنِي وَ بَيْنَ عَبْدِي فَنِصْفُهَا لِي وَ نِصْفُهَا لِعَبْدِي وَ لِعَبْدِي مَا سَأَلَ إِذَا قَالَ الْعَبْدُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ قَالَ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ بَدَأَ عَبْدِي بِاسْمِي وَ حَقٌّ عَلَيَّ أَنْ أُتَمِّمَ لَهُ أُمُورَهُ وَ أُبَارِكَ لَهُ فِي أَحْوَالِهِ فَإِذَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِينَ قَالَ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ حَمِدَنِي عَبْدِي وَ عَلِمَ أَنَّ النِّعَمَ الَّتِي لَهُ مِنْ عِنْدِي وَ أَنَّ الْبَلَايَا الَّتِي دَفَعْتُ عَنْهُ فَبِطَوْلِي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي أُضِيفُ لَهُ إِلَى نِعَمِ الدُّنْيَا نِعَمَ الْآخِرَةِ وَ أَدْفَعُ عَنْهُ بَلَايَا الْآخِرَةِ كَمَا دَفَعْتُ عَنْهُ بَلَايَا الدُّنْيَا فَإِذَا قَالَ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ قَالَ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ شَهِدَ لِي عَبْدِي أَنِّي الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ أُشْهِدُكُمْ لَأُوَفِّرَنَّ مِنْ رَحْمَتِي حَظَّهُ وَ لَأُجْزِلَنَّ مِنْ عَطَائِي نَصِيبَهُ فَإِذَا قَالَ مالِكِ يَوْمِ الدِّينِ قَالَ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ أُشْهِدُكُمْ كَمَا اعْتَرَفَ أَنِّي أَنَا مَالِكُ يَوْمِ الدِّينِ لَأُسَهِّلَنَّ يَوْمَ الْحِسَابِ حِسَابَهُ وَ لَأَتَجَاوَزَنَّ عَنْ سَيِّئَاتِهِ فَإِذَا قَالَ إِيَّاكَ نَعْبُدُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ صَدَقَ عَبْدِي إِيَّايَ يَعْبُدُ أُشْهِدُكُمْ لَأُثِيبَنَّهُ عَلَى عِبَادَتِهِ ثَوَاباً يَغْبِطُهُ كُلُّ مَنْ خَالَفَهُ فِي عِبَادَتِهِ لِي فَإِذَا قَالَ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِيَ اسْتَعَانَ عَبْدِي وَ الْتَجَأَ إِلَيَّ أُشْهِدُكُمْ لَأُعِينَنَّهُ عَلَى أَمْرِهِ وَ لَأُغِيثَنَّهُ فِي شَدَائِدِهِ وَ لَآخُذَنَّ

بِيَدِهِ يَوْمَ نَوَائِبِهِ فَإِذَا قَالَ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ هَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَقَدِ اسْتَجَبْتُ لِعَبْدِي وَ أَعْطَيْتُهُ مَا أَمَّلَ وَ آمَنْتُهُ مِمَّا مِنْهُ وَجِلَ قَالَ وَ قِيلَ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنَا عَنْ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ أَ هِيَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقَالَ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقْرَؤُهَا وَ يَعُدُّهَا آيَةً مِنْهَا وَ يَقُولُ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي.

ترجمہ

مفسر محمد بن قاسم استر آبادی نے ہم سے یہ حدیث بیان کی، انہوں نے یہ حدیث یوسف بن محمد بن زیاد اور علی بن محمد بن یسار سے روایت کی، اوران دونوں نے اپنے اپنے والد سے روایت کی اورانہوں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے فاتحۃ الکتاب کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کیا ہے، سورت کا آدھا حصہ میرے لئے اور آدھا حصہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرا بندہ جو مجھ سے سوال کرے وہ میں قبول کروں گا۔

چنانچہ جب بندہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ (عظیم اور دائمی رحمتوں والے خدا کے نام) کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میرے نام سے ابتدا کی ہے اور مجھ پر اس کا یہ حق بنتا ہے کہ میں اس کے امور کی تکمیل کروں اور اس کے معاملات میں برکت دوں۔

اور جب بندہ ''اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ'' کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد کی ہے اوران کو اس بات کا علم ہے کہ ان کے پاس جتنی بھی نعمتیں ہیں وہ سب میری عطا کردہ ہیں اور ان سے جتنی بھی بلائیں دور ہوئی ہیں، وہ سب میرے فضل وکرم کی وجہ سے دور ہوئی ہیں، میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں انہیں دنیا کی نعمتیں کے ساتھ ساتھ آخرت کی نعمتیں بھی عطا کروں گا اور جس طرح سے میں نے ان کی دنیاوی بلائیں ہٹائی ہیں، ان طرح سے اس سے آخرت کی بلائیں بھی دور کروں گا۔

جب بندہ ''اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ'' (وہ عظیم اور دائمی رحمتوں والا ہے) کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میرے رحمان ورحیم ہونے کی گواہی دی ہے، لہٰذا میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں اپنی رحمت سے اسے وافر حصہ عطا کروں گا اور اپنے فیض سے اسے بہت کچھ دوں گا۔

جب بندہ ''مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ'' (روز قیامت کا مالک ومختار ہے) کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ

بتا تا ہوں کہ میں ہی روز جزا کا مالک ہوں اور میں اس کے لئے قیامت کا حساب آسان بنا دوں گا اور میں اس کے گناہوں سے درگزر کروں گا۔

اور جب بندہ "اِیَّاكَ نَعۡبُدُ" (پروردگار! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا ہے، یقیناوہ میری ہی عبادت کرتا ہے اور میں اسے اس کی عبادت کا اتنا ثواب دوں گا کہ میری عبادت نہ کرنے والے اس پر رشک کریں گے۔

اور جب بندہ "وَاِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ" (اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں) کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے مجھ سے مدد طلب کی ہے اور مجھ سے پناہ طلب کی ہے، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں اس کے معاملات میں اس کی ضرور مدد کروں گا اور مشکلات وشدائد (سختیوں) میں اس کی نصرت کروں گا، اور اس کی مصیبت کے دن اس کی دستگیری کروں گا۔

اور جب بندہ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔ (ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت فرماتا رہ، جو ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر تو نے نعمتیں نازل کی ہے، ان کا راستہ نہیں جن پر غضب نازل ہوا ہے یا جو بہکے ہوئے ہیں) کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: سورت کا یہ حصہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے نے جو کچھ مانگا ہے اسے عطا کروں گا، میں نے اپنے بندے کی دعا کو قبول کیا اور اس کی آرزوئیں میں نے پوری کیں اور جس چیز سے وہ خائف ہے میں نے اسے اس سے امان دی ہے"۔

امیرالمومنین علیہ السلام سے پوچھا گیا: کیا "بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" سورہ فاتحہ کا حصہ ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جی ہاں! رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے پڑھا کرتے تھے اور اسے سورت فاتحہ کی آیت شمار کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے:۔"فاتحۃ الکتاب ہی سبع مثانی ہے"۔

عظمت فاتحہ

60 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمُفَسِّرُ الْمَعْرُوفُ بِأَبِي الْحَسَنِ الْجُرْجَانِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّارٍ عَنْ أَبَوَيْهِمَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ الرِّضَا عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِنَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ- آيَةٌ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ هِيَ سَبْعُ آيَاتٍ تَمَامُهَا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ وَ لَقَدْ آتَيْناكَ سَبْعاً مِنَ الْمَثانِي وَ الْقُرْآنَ الْعَظِيمَ فَأَفْرَدَ الِامْتِنَانَ عَلَيَّ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ جَعَلَهَا

بِإِزَاءِ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَ إِنَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ أَشْرَفُ مَا فِي كُنُوزِ الْعَرْشِ وَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَصَّ مُحَمَّداً ﷺ وَ شَرَّفَهُ بِهَا وَ لَمْ يُشْرِكْ مَعَهُ فِيهَا أَحَداً مِنْ أَنْبِيَائِهِ مَا خَلَا سُلَيْمَانَ عليه السلام فَإِنَّهُ أَعْطَاهُ مِنْهَا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ يَحْكِي عَنْ بِلْقِيسَ حِينَ قَالَتْ أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتابٌ كَرِيمٌ إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمانَ وَ إِنَّهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ أَلَا فَمَنْ قَرَأَهَا مُعْتَقِداً لِمُوَالاةِ مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ الطَّيِّبِينَ مُنْقَاداً لِأَمْرِهَا مُؤْمِناً بِظَاهِرِهِمَا وَ بَاطِنِهِمَا أَعْطَاهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِكُلِّ حَرْفٍ مِنْهَا حَسَنَةً كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهَا أَفْضَلُ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا مِنْ أَصْنَافِ أَمْوَالِهَا وَ خَيْرَاتِهَا وَ مَنِ اسْتَمَعَ إِلَى قَارِءٍ يَقْرَؤُهَا كَانَ لَهُ بِقَدْرِ مَا لِلْقَارِي فَلْيَسْتَكْثِرْ أَحَدُكُمْ مِنْ هَذَا الْخَيْرِ الْمُعَرَّضِ لَكُمْ فَإِنَّهُ غَنِيمَةٌ لَا يَذْهَبَنَّ أَوَانُهُ فَتَبْقَى قُلُوبُكُمْ فِي الْحَسْرَةِ.

ترجمہ

ہم سے یہ حدیث محمد بن قاسم مفسر المعروف ابوالحسن جرجانی رضی اللہ عنہ نے بیان کی، انہوں نے یہ حدیث یوسف بن محمد بن زیاد اور علی بن محمد سیار سے سنی، انہوں نے اپنے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی۔

انہوں نے فرمایا:۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سورت فاتحہ کی (پہلی) آیت ہے اور سورت فاتحہ کی سات آیات ہیں جن میں بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شامل ہے۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا: ''اور ہم نے تمہیں سبع مثانی اور قرآن عظیم عطا کیا''۔ [1]

اللہ تعالیٰ نے سورت فاتحہ کی عظمت کو پورے قرآن مجید کے مساوی قرار دیا ہے اور فاتحۃ الکتاب خزانہ رش کا باعظمت ترین تحفہ ہے، اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مخصوص کیا اور انہیں فاتحہ کا شرف عطا کیا اور کسی بھی نبی کو اس میں شریک نہیں کیا، البتہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عطا کی گئی تھی جیسا کہ شہزادی بلقیس کے واقعے کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میرے پاس ایک باعزت خط روانہ کیا گیا ہے، وہ خط سلیمان کی طرف سے ہے اور اس میں تحریر ہے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ [2]

جو شخص محمد و آل محمد علیہم السلام کی ولایت کا اعتقاد رکھتے ہوئے اسے پڑھے اور سورت کے حکم کا فرماں بردار ہو اور اس کے ظاہر و باطن پر ایمان رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ہر حرف کے بدلے میں نیکی عطا کرے گا، اور وہ نیکی دنیا و مافیہا کی تمام دولت

[1] الحجر۔۸۷
[2] النمل۔۲۹،۳۰

کی خیرات سے بہتر ہوگی، اور جو شخص اس سورت کو کسی قاری سے سنے تو اسے بھی قاری جتنا ثواب ملے گا، لہٰذا تمہیں چاہئے کہ نیکی کی اس پیش کش سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے زیادہ سے زیادہ پڑھو، یہ تمہارے لئے غنیمت ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ وقت نکل جائے اور تمہارے دلوں میں حسرت باقی رہ جائے''۔

اندازِ محبت

61 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ عَنِ الرِّضَا عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ رَأَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام رَجُلًا مِنْ شِيعَتِهِ مِنْ بَعْدِ عَهْدٍ طَوِيلٍ وَ قَدْ أَثَّرَ السِّنُّ فِيهِ وَ كَانَ يَتَجَلَّدُ فِي مِشْيَتِهِ فَقَالَ عليه السلام كَبُرَ سِنُّكَ يَا رَجُلُ قَالَ فِي طَاعَتِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عليه السلام أَجِدُ فِيكَ بَقِيَّةً قَالَ هِيَ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ.

ترجمہ

ریان بن صلت نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امام حسین علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے فرمایا: ''امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے ایک شیعہ کو ایک عرصے کے بعد دیکھا اور اس پہ بڑھاپا چھا چکا تھا، اور وہ تیزی سے چل رہا تھا''۔

امیر المومنین علیہ السلام نے اس سے فرمایا: ''اے شخص! تم بوڑھے ہو گئے ہو''۔

اس نے کہا: ''مولا! آپؑ کی اطاعت میں بوڑھا ہوا ہوں''۔

حضرتؑ نے فرمایا: ''مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تم ابھی کچھ عرصہ زندہ رہو گے''۔

اس نے کہا: ''مولا! بقیہ زندگی بھی آپؑ پر قربان ہے''۔

وحشتِ قیامت اور دوستوں کا فراق

62 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْمُؤَدِّبُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ لَمَّا حَضَرَتِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ الْوَفَاةُ بَكَى فَقِيلَ لَهُ يَا ابْنَ

رَسُولِ اللهِ أَ تَبْكِي وَ مَكَانُكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَكَانُكَ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ وَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيكَ مَا قَالَ وَ قَدْ حَجَجْتَ عِشْرِينَ حِجَّةً مَاشِياً وَ قَدْ قَاسَمْتَ رَبَّكَ مَالَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى النَّعْلَ وَ النَّعْلَ فَقَالَ إِنَّمَا أَبْكِي لِخَصْلَتَيْنِ لِهَوْلِ الْمُطَّلَعِ وَ فِرَاقِ الْأَحِبَّةِ.

ترجمہ

علی بن حسن بن فضال نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امام حسین علیہ السلام سے روایت کی۔

آپؑ نے فرمایا: ''جب حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپؑ رونے لگے۔

آپؑ سے کہا گیا: فرزند رسولؐ! آپؑ کو رونے کی کیا ضرورت ہے، آپؑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خصوصی قرابت رکھتے ہیں اور رسولؐ خدا نے آپؑ کی شان میں جو کچھ کہا، آپؑ اسے بھی جانتے ہیں، اور آپؑ نے بیس مرتبہ پا پیادہ حج کیے ہیں اور آپؑ نے تین مرتبہ اپنا آدھا سامان راہ خدا میں لٹایا ہے۔

یہ سن کر امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: ''میں دو وجوہات، وحشتِ قیامت اور دوستوں کی جدائی کی وجہ سے رو رہا ہوں''۔

مقام علیؑ

63 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَالِكِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَحْمُودٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَلِيُّ أَنْتَ الْمَظْلُومُ مِنْ بَعْدِي فَوَيْلٌ لِمَنْ ظَلَمَكَ وَ اعْتَدَى عَلَيْكَ وَ طُوبَى لِمَنْ تَبِعَكَ وَ لَمْ يَخْتَرْ عَلَيْكَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ الْمُقَاتِلُ بَعْدِي فَوَيْلٌ لِمَنْ قَاتَلَكَ وَ طُوبَى لِمَنْ قَاتَلَ مَعَكَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ الَّذِي تَنْطِقُ بِكَلَامِي وَ تَتَكَلَّمُ بِلِسَانِي بَعْدِي فَوَيْلٌ لِمَنْ رَدَّ عَلَيْكَ وَ طُوبَى لِمَنْ قَبِلَ كَلَامَكَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ سَيِّدُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدِي وَ أَنْتَ إِمَامُهَا وَ خَلِيفَتِي عَلَيْهَا مَنْ فَارَقَكَ فَارَقَنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ كَانَ مَعَكَ كَانَ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِي وَ صَدَّقَنِي وَ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ أَعَانَنِي عَلَى أَمْرِي وَ جَاهَدَ مَعِي عَدُوِّي وَ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعِي وَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ فِي غَفْلَةِ الْجَهَالَةِ يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ مَعِي وَ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يَجُوزُ الصِّرَاطَ مَعِي وَ إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ أَقْسَمَ بِعِزَّتِهِ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ عَقَبَةَ الصِّرَاطِ إِلَّا مَنْ مَعَهُ بَرَاءَةٌ بِوَلَايَتِكَ وَ وَلَايَةِ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكَ وَ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يَرِدُ حَوْضِي تَسْقِي مِنْهُ أَوْلِيَاءَكَ وَ تَذُودُ عَنْهُ أَعْدَاءَكَ وَ أَنْتَ صَاحِبِي إِذَا قُمْتُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ تُشَفِّعُ لِمُحِبِّينَا فَتُشَفَّعُ

فِيهِمْ وَ أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَ بِيَدِكَ لِوَائِي وَ هُوَ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَ هُوَ سَبْعُونَ شِقَّةً الشِّقَّةُ مِنْهُ أَوْسَعُ مِنَ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ وَ أَنْتَ صَاحِبُ شَجَرَةِ طُوبَى فِي الْجَنَّةِ أَصْلُهَا فِي دَارِكَ وَ أَغْصَانُهَا فِي دُورِ شِيعَتِكَ وَ مُحِبِّيكَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي مَحْمُودٍ فَقُلْتُ لِلرِّضَا يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ إِنَّ عِنْدَنَا أَخْبَاراً فِي فَضَائِلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ فَضْلِكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ هِيَ مِنْ رِوَايَةِ مُخَالِفِيكُمْ وَ لَا نَعْرِفُ مِثْلَهَا عِنْدَكُمْ أَ فَنَدِينُ بِهَا فَقَالَ يَا ابْنَ أَبِي مَحْمُودٍ لَقَدْ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عليه السلام أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَصْغَى إِلَى نَاطِقٍ فَقَدْ عَبَدَهُ فَإِنْ كَانَ النَّاطِقُ عَنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَدْ عَبَدَ اللهَ وَ إِنْ كَانَ النَّاطِقُ عَنْ إِبْلِيسَ فَقَدْ عَبَدَ إِبْلِيسَ ثُمَّ قَالَ الرِّضَا يَا ابْنَ أَبِي مَحْمُودٍ إِنَّ مُخَالِفِينَا وَضَعُوا أَخْبَاراً فِي فَضَائِلِنَا وَ جَعَلُوهَا عَلَى ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ أَحَدُهَا الْغُلُوُّ وَ ثَانِيهَا التَّقْصِيرُ فِي أَمْرِنَا وَ ثَالِثُهَا التَّصْرِيحُ بِمَثَالِبِ أَعْدَائِنَا فَإِذَا سَمِعَ النَّاسُ الْغُلُوَّ فِينَا كَفَّرُوا شِيعَتَنَا وَ نَسَبُوهُمْ إِلَى الْقَوْلِ بِرُبُوبِيَّتِنَا وَ إِذَا سَمِعُوا التَّقْصِيرَ اعْتَقَدُوهُ فِينَا وَ إِذَا سَمِعُوا مَثَالِبَ أَعْدَائِنَا بِأَسْمَائِهِمْ ثَلَبُونَا بِأَسْمَائِنَا وَ قَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ فَيَسُبُّوا اللهَ عَدْواً بِغَيْرِ عِلْمٍ يَا ابْنَ أَبِي مَحْمُودٍ إِذَا أَخَذَ النَّاسُ يَمِيناً وَ شِمَالًا فَالْزَمْ طَرِيقَتَنَا فَإِنَّهُ مَنْ لَزِمَنَا لَزِمْنَاهُ وَ مَنْ فَارَقَنَا فَارَقْنَاهُ إِنَّ أَدْنَى مَا يُخْرِجُ بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ يَقُولَ لِلْحَصَاةِ هَذِهِ نَوَاةٌ ثُمَّ يَدِينَ بِذَلِكَ وَ يَبْرَأَ مِمَّنْ خَالَفَهُ يَا ابْنَ أَبِي مَحْمُودٍ احْفَظْ مَا حَدَّثْتُكَ بِهِ فَقَدْ جَمَعْتُ لَكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ.

ترجمہ

ابراہیم بن ابی محمود نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی اور آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امام حسین علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یا علیؑ! میرے بعد تم پر ظلم کیا جائے گا۔ اس کے لیے ہلاکت ہے جو تم پر ظلم اور زیادتی کرے گا۔ اور خوشخبری ہے اس کے لیے جو تمہاری پیروی کرے اور تم پر جسارت نہ کرے۔

یا علیؑ! میرے رخصت ہونے کے بعد تم سے جنگیں کی جائیں گی۔ ہلاکت ہے اس کے لیے جو تم سے جنگ کرے اور خوشخبری ہے اس کے لیے جو تمہاری معصیت میں رہ کر تمہارے دشمنوں سے جنگ کرے۔

یا علیؑ! تم میرے بعد میرے کلام کی روشنی میں گفتگو کرو گے اور میری زبان سے تکلم کرو گے۔ ہلاکت ہے اس کے لیے جو تمہاری بات کو ٹھکرائے اور اس کے لیے خوشخبری ہے جو تمہارے کلام کو قبول کرے۔

یا علیؑ! میرے بعد تم اس امت کے سردار، ان کے امام اور ان پر میرے خلیفہ ہو۔ جو تم سے جدا ہوگا وہ قیامت کے

دن مجھ سے جدا ہوگا۔اور جو تمہارے ساتھ وابستہ رہے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ وابستہ رہے گا۔

یا علیؑ! تم سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کی اور تم سب سے پہلے میری مدد کرنے والے اور میری معیت میں میرے دشمنوں سے جہاد کرنے والے اور میرے ساتھ تم نماز پڑھنے والے پہلے انسان ہو کہ اس وقت باقی لوگ جہالت کی غفلت میں پڑے ہوئے تھے۔

یا علیؑ! تم پہلے فرد ہو جو میرے ساتھ قیامت کے دن معبوث ہو گے۔اور تم پہلے فرد ہو جو میرے ساتھ پل صراط کو عبور کرو گے۔

یا علیؑ! میرے پروردگار نے اپنی عزت کی قسم کھائی ہے کہ وہ کسی کو اس وقت تک پُل صراط سے گزرنے نہیں دے گا جب تک اس کے پاس تمہاری اور تمہاری اولاد کے ائمہؑ کی ولایت کی سند موجود نہ ہوگی۔اور تم سب سے پہلے میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہو گے۔اور حوض کوثر سے تم اپنے دوستوں کو سیراب کرو گے اور اپنے دشمنوں کو وہاں سے دور کرو گے۔اور جس وقت میں مقام محمود پر کھڑا ہوں گا تو اس وقت تم میرے ساتھی ہو گے۔تمہیں ہمارے محبوں کی شفاعت کا حق دیا جائے گا۔اور تم ان کی شفاعت کرو گے۔اور تم سب سے پہلے میرے پرچم ''لواء الحمد'' کو لیے ہوئے جنت میں داخل ہو گے۔اور اس پرچم کے ستر (۷۰) ٹکڑے ہوں گے۔اور اس کا ایک ٹکڑا شمس و قمر سے زیادہ وسیع ہوگا۔اور جنت کے شجرۂ طوبیٰ کے مالک تم ہو گے۔اس درخت کی جڑ تمہارے گھر میں ہوگی اور اس کی ٹہنیاں تمہارے شیعوں اور محبوں کے گھروں میں ہوں گی''۔

مخالفین کی روایات کی اصل حیثیت

میں (راوی) نے عرض کی: فرزند رسولؐ! فضائل امیر المومنینؑ اور فضائل اہل بیتؑ کے لئے ہمارے ہاں آپؑ کے مخالفین کی روایات بکثرت رائج ہیں لیکن ایسی روایات ہمیں آپؑ کے ہاں نظر نہیں آتیں۔

تو کیا ہم مخالفین کی بیان کردہ روایات کو تسلیم کریں؟

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''ابن ابی محمود! مجھ سے میرے والد نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی''۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: ''جس نے کسی بولنے والے کی گفتگو کو غور سے سنا تو اس نے اس کی عبادت کی، اگر بولنے والا حکم خدا کے تحت گفتگو کر رہا ہو تو سننے والے نے اللہ کی عبادت کی، اور اگر بولنے والا ابلیس کی نمائندگی کر رہا ہو تو پھر سننے والے نے ابلیس کی عبادت کی''۔

پھر امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''ابن ابی محمود! (یاد رکھو) ہمارے مخالفین نے ہمارے فضائل کے لئے روایات وضع کی ہیں اور ان کی روایات تین طرح کی ہیں۔

1۔ان کی بیان کردہ روایات غلو پر مبنی ہیں۔

2۔ یا امر امامت کی تقصیر پر مبنی ہیں۔

3۔ یا پھر ان روایات میں ہمارے مخالفین کے نام لے کر ان کے عیوب بیان کیے گئے ہیں۔

اور اس سے ان کا مقصود یہ ہے کہ جب ان غلو آمیز روایات کو لوگ سنیں گے تو وہ ہمارے شیعوں کو کافر کہیں گے اور ہمارے شیعوں کے متعلق یہ فیصلہ کریں گے کہ شیعہ آل محمدؐ کی ربوبیت کا اعتقاد رکھتے ہیں اور جب لوگ ان کی وہ روایات سنیں گے جو تقصیر پر مبنی ہوگی تو لوگ ہمارے متعلق تقصیر کا اعتقاد رکھیں گے۔

اور جب لوگ ہم سے منسوب ایسی روایات سنیں گے جن میں ہمارے مخالفین کے نام لے کر ان کی برائی کی گئی ہوگی تو لوگ بھی اس کے جواب میں ہمارا نام لے کر ہمارے عیوب بیان کریں گے، اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

''خبردار! تم لوگ انہیں برا بھلا نہ کہو جن کو یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہیں کہ اس طرح یہ لوگ دشمنی میں بغیر سوچے سمجھے خدا کو برا بھلا کہیں گے''۔[1]

ابن ابی محمود! جب لوگ دائیں بائیں چل رہے ہوں تو تم ہمارے طریقے کو مضبوطی سے تھامے رہو، کیونکہ جو ہم سے وابستہ رہے گا ہم اس سے وابستہ رہیں گے، اور جو ہم سے علیحدگی اختیار کرے گا تو ہم بھی اس سے علیحدگی اختیار کریں گے اور ایمان سے خارج ہونے کے لئے تو اتنی سی بات ہی کافی ہے کہ انسان کنکروں کو دیکھ کر کہے کہ یہ گٹھلیاں ہیں اور پھر اس پر اعتقاد بھی رکھ لے اور جو اس کے قول کی مخالفت کرے وہ اس سے اظہار برأت کرتا ہے۔

ابن ابی محمود! میں نے تمہیں جو کچھ بتایا، اسے اچھی طرح سے یاد رکھو، کیونکہ میں نے تمہارے لئے دنیا و آخرت کی بھلائی کو جمع کر دیا ہے''۔

دشمن سے محفوظ رہنے کی دعا

64 حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَقْرٍ الصَّائِغُ وَ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَهْرَوَيْهِ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْفَضْلِ أَبُو مُحَمَّدٍ مَوْلَى الْهَاشِمِيِّينَ بِالْمَدِينَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عليه السلام قَالَ أَرْسَلَ أَبُو جَعْفَرٍ الدَّوَانِيقِيُّ إِلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام لِيَقْتُلَهُ وَ طَرَحَ لَهُ سَيْفاً وَ نَطْعاً وَ قَالَ لِلرَّبِيعِ إِذَا أَنَا كَلَّمْتُهُ ثُمَّ ضَرَبْتُ بِإِحْدَى يَدَيَّ عَلَى الْأُخْرَى فَاضْرِبْ عُنُقَهُ فَلَمَّا دَخَلَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عليه السلام وَ نَظَرَ إِلَيْهِ مِنْ بَعِيدٍ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ وَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَى فِرَاشِهِ وَ قَالَ مَرْحَباً وَ أَهْلًا بِكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ مَا أَرْسَلْنَا إِلَيْكَ إِلَّا

[1] الانعام۔١٠٨

رَجَاءَ أَنْ نَقْضِيَ دَيْنَكَ وَ نَقْضِيَ ذِمَامَكَ ثُمَّ سَاءَلَهُ مُسَاءَلَةً لَطِيفَةً عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ قَالَ قَدْ قَضَى اللهُ دَيْنَكَ دو أَخْرَجَ حائزتك [جَائِزَتَكَ يَا رَبِيعُ لَا تَمْضِيَنَّ ثَالِثَةً حَتَّى يَرْجِعَ جَعْفَرٌ إِلَى أَهْلِهِ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ لَهُ الرَّبِيعُ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ أَ رَأَيْتَ السَّيْفَ إِنَّمَا كَانَ وَضَعَ لَكَ وَ النَّطْعَ فَأَيُّ شَيْءٍ رَأَيْتُكَ تُحَرِّكُ دبِهِ شَفَتَيْكَ قَالَ جَعْفَرٌ علیہ السلام نَعَمْ يَا رَبِيعُ لَمَّا رَأَيْتُ الشَّرَّ فِي وَجْهِهِ قُلْتُ حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْمَرْبُوبِينَ وَ حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ وَ حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوقِينَ وَ حَسْبِيَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ حَسْبِي مَنْ هُوَ حَسْبِي حَسْبِي مَنْ لَمْ يَزَلْ حَسْبِي حَسْبِيَ اللهُ لا إِلهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.

ترجمہ

حسن بن فضل ابومحمد بن ہاشم کے آزاد کردہ غلام نے روایت کی ،اس نے کہا کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سنا، انہوں نے اپنے والد علیہ السلام سے روایت کی۔

انہوں نے فرمایا: ''ابوجعفر منصور دوانقی نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو قتل کرانے کے لئے اپنے دربار میں بلایا اور اس کام کے لئے اس نے تلوار رکھی اور چرمی فرش بچھوا دیا اور اپنے خادم خاص ربیع کو حکم دیا۔

جب میں جعفر صادق علیہ السلام سے گفتگو کرتے ہوئے تالی بجاؤں تو تم فوراً انہیں قتل کر دینا۔

ربیع کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام دربار میں داخل ہوئے اور ان کے ہونٹ حرکت کر رہے تھے۔

منصور دوانقی نے جیسے ہی انہیں دیکھا، انہیں خوش آمدید اور مرحبا کہا اور کہنے لگا۔

ہم نے آپؑ کو اس لئے بلایا ہے کہ آپؑ کا قرض ادا کیا جائے اور آپؑ کی ذمہ داریاں پوری کی جائیں۔

پھر کافی دیر تک منصور، امامؑ کے ساتھ ان کے خاندان کی خیریت دریافت کرتا رہا اور ان سے میٹھی میٹھی باتیں کرتا رہا۔

اور امامؑ سے کہا: اللہ نے آپؑ کا قرض ادا کر دیا اور میں آپؑ کا وظیفہ ادا کرتا ہوں۔

پھر اس نے مجھے (ربیع) کو حکم دیا کہ میں انہیں ان کے گھر تک پہنچا آؤں۔

جب میں امامؑ کے ساتھ باہر آیا تو میں نے کہا: ابوعبداللہ! کیا آپؑ نے تلوار اور چرمی فرش دیکھا تھا، یہ آپؑ کے قتل کا سامان تھا، لیکن جب آپ دربار میں داخل ہوئے تو آپؑ کے لب حرکت کر رہے تھے، آخر آپؑ نے کیا پڑھا کہ اس کا غصہ کافور ہو گیا؟

امامؑ نے فرمایا: ربیع! میری نظر جیسے ہی تلوار پر پڑی تو میں نے یہ دعا پڑھی اور اس کی برکت سے میں محفوظ رہا۔

''میرا پروردگار مجھے کافی ہے مخلوق کے مقابلے میں، خالق میرے لیے کافی ہے، روزی پانے والوں سے روزی دینے والا ہی میرے لیے کافی ہے، خدا میری کفایت کرنے والا جو پوری کائنات کا پروردگار ہے بس وہی میرے لیے ہر طرح کفایت کرنے والا ہے، وہی کافی ہے جو ہمیشہ میری کفایت کرنے والا ہے۔ وہی میرے لیے کافی ہے (جب تک میں زندہ ہوں وہی میری کفایت کرنے والا ہے) خدا ہی میری کفایت کرنے والا ہے، وہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہی عرش عظیم کا پروردگار ہے''۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی تفسیر

65 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسْتَرْآبَادِيُّ الْمُفَسِّرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّارٍ عَنْ أَبَوَيْهِمَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ الرِّضَا عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّادِقُ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ اهْدِنَا الصِّراطَ الْمُسْتَقِيمَ قَالَ يَقُولُ أَرْشِدْنَا إِلَى الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ أَيْ أَرْشِدْنَا لِلُزُومِ الطَّرِيقِ الْمُؤَدِّي إِلَى مَحَبَّتِكَ وَ الْمُبَلِّغِ دِينَكَ وَ الْمَانِعِ مِنْ أَنْ نَتَّبِعَ أَهْوَاءَنَا فَنَعْطَبَ أَوْ نَأْخُذَ بِآرَائِنَا فَنَهْلِكَ.

ترجمه

محمد بن قاسم مفسر استر آبادی رضی اللہ عنہ نے ہم سے یہ حدیث بیان کی، انہوں نے یہ حدیث یوسف بن محمد بن زیاد اور علی بن محمد بن سیار سے روایت کی اور ان دونوں نے اپنے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی۔

انہوں نے فرمایا: امام جعفر صادق علیہ السلام نے "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ"[1] کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس کا مفہوم یہ ہے کہ خدایا ہمیں سیدھی راہ کی رہنمائی فرما، یعنی ہمیں اس راستہ پر چلنے کی توفیق دے جو تیری محبت تک لے جاتا ہو اور تیرے دین تک پہنچاتا ہو اور جو ہمیں اپنی خواہشات کی پیروی کرنے سے مانع ہو اور ہم ہلاکت سے بچ جائیں اور ہمیں اپنی آراء کا اسیر ہونے سے بچالے تاکہ ہم ہلاکت سے محفوظ رہیں۔

جس امانت کو زمین و آسمان نہ اٹھا سکے

66 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

---

[1] الفاتحہ۔ ۲

هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمانَةَ عَلَى السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ وَ الْجِبالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَها فَقَالَ الْأَمَانَةُ الْوَلَايَةُ مَنِ ادَّعَاهَا بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَدْ كَفَرَ.

ترجمہ

حسین بن خالد سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: مولا! وہ کون سی امانت ہے جس کا تذکرہ قرآن مجید کی اس آیت مجیدہ میں کیا گیا ہے۔

''بے شک ہم نے امانت کو آسمان، زمین اور پہاڑ سب کے سامنے پیش کیا اور سب نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور خوف ظاہر کیا، بس انسان نے اس بوجھ کو اٹھالیا، بے شک وہ ظالم و جاہل تھا''۔[1]

حضرتؑ نے فرمایا: ''امانت سے مراد ولایت ہے، جو اس کا ناحق دعویٰ کرے تو اس نے کفر کیا''۔

شجرۂ ممنوعہ

67 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ النَّيْسَابُورِيُّ الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ عَنْ حَمْدَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الشَّجَرَةِ الَّتِي أَكَلَ مِنْهَا آدَمُ وَ حَوَّاءُ مَا كَانَتْ فَقَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيهَا فَمِنْهُمْ مَنْ يَرْوِي أَنَّهَا الْحِنْطَةُ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَرْوِي أَنَّهَا الْعِنَبُ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَرْوِي أَنَّهَا شَجَرَةُ الْحَسَدِ فَقَالَ عليه السلام كُلُّ ذَلِكَ حَقٌّ قُلْتُ فَمَا مَعْنَى هَذِهِ الْوُجُوهِ عَلَى اخْتِلَافِهَا فَقَالَ يَا أَبَا الصَّلْتِ إِنَّ شَجَرَةَ الْجَنَّةِ تَحْمِلُ أَنْوَاعاً فَكَانَتْ شَجَرَةُ الْحِنْطَةِ وَ فِيهَا عِنَبٌ وَ لَيْسَتْ كَشَجَرَةِ الدُّنْيَا وَ إِنَّ آدَمَ عليه السلام لَمَّا أَكْرَمَهُ اللهُ تَعَالَى ذِكْرُهُ بِإِسْجَادِ مَلَائِكَتِهِ وَ بِإِدْخَالِهِ الْجَنَّةَ قَالَ فِي نَفْسِهِ هَلْ خَلَقَ اللهُ بَشَراً أَفْضَلَ مِنِّي فَعَلِمَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَا وَقَعَ فِي نَفْسِهِ فَنَادَاهُ ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا آدَمُ وَ انْظُرْ إِلَى سَاقِ الْعَرْشِ فَرَفَعَ آدَمُ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَى سَاقِ الْعَرْشِ فَوَجَدَ عَلَيْهِ مَكْتُوباً لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ زَوْجَتُهُ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَالَ آدَمُ عليه السلام يَا رَبِّ مَنْ هَؤُلَاءِ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ هَؤُلَاءِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ وَ هُمْ خَيْرٌ مِنْكَ وَ مِنْ جَمِيعِ خَلْقِي وَ لَوْ لَا هُمْ مَا خَلَقْتُكَ وَ لَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَ النَّارَ وَ لَا السَّمَاءَ وَ الْأَرْضَ فَإِيَّاكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِمْ بِعَيْنِ الْحَسَدِ فَأُخْرِجَكَ عَنْ جِوَارِي فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ بِعَيْنِ الْحَسَدِ وَ تَمَنَّى مَنْزِلَتَهُمْ فَتَسَلَّطَ عَلَيْهِ

[1] الاحزاب۔۷۲

الشَّيْطَانُ حَتَّى أَكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ الَّتِي نُهِيَ عَنْهَا وَتَسَلَّطَ عَلَى حَوَّاءَ لِنَظَرِهَا إِلَى فَاطِمَةَ عليها السلام بِعَيْنِ الْحَسَدِ حَتَّى أَكَلَتْ مِنَ الشَّجَرَةِ كَمَا أَكَلَ آدَمُ عليه السلام فَأَخْرَجَهُمَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ جَنَّتِهِ فَأَهْبَطَهُمَا عَنْ جِوَارِهِ إِلَى الْأَرْضِ.

ترجمه

عبدالسلام بن صالح ہروی سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: وہ کون سا درخت تھا جس کا پھل آدمؑ وحواؑ نے کھایا تھا؟

کیونکہ لوگ اس میں اختلاف کرتے ہیں، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ گندم تھا اور کچھ لوگ اسے انگور بتاتے ہیں اور کچھ لوگ اسے حسد بتاتے ہیں۔

امامؑ نے فرمایا: ''تینوں باتیں درست ہیں''۔

میں (راوی) نے کہا: مولا! اس اختلاف کے باوجود یہ تینوں روایات درست کیسے ہیں؟

حضرتؑ نے فرمایا: ''دنیا اور جنت کے درختوں میں فرق ہے، جنت کے ایک درخت پر کئی طرح کے پھل لگتے ہیں، وہ درخت گندم کا ایک پودا تھا اور اس پر انگور بھی لگے ہوئے تھے''۔

جب اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو عزت وعظمت عطا کی اور ملائکہؑ سے ان کا سجدہ کرایا اور انہیں جنت میں بھیج دیا، تو انہوں نے اپنے دل میں خیال کیا:۔

کیا اللہ نے مجھ سے کسی کو افضل بنایا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے اس کے دلی خیال کا مشاہدہ کیا اور فرمایا: آدمؑ تم سر اٹھا کر عرش کے کنارے پر نگاہ کرو۔

جب آدمؑ کی نظر عرش کے کنارے پر لگی تو وہاں یہ کلمات لکھے ہوئے تھے۔

آدم علیہ السلام نے کہا: پروردگار! یہ کون ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''آدمؑ! یہ تیری اولاد ہیں اور یہ نہ صرف تم سے بلکہ میری تمام مخلوق سے افضل ہیں۔

خبردار! انہیں نگاہِ حسد سے نہ دیکھنا ورنہ میں تمہیں اپنی ہمسائیگی سے نکال دوں گا''۔

آدمؑ نے ذوات عالیہ کو نگاہِ حسد سے دیکھا اور اپنے لئے ان کے مقام ومنزلت کی خواہش کی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شیطان ان پر غالب ہوگیا اور انہوں نے شجرۂ ممنوعہ کا پھل کھایا اور حواؑ نے بھی حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کو حسد کی نگاہ سے دیکھا تھا، اسی لئے ان پر بھی شیطان غالب آگیا اور انہوں نے بھی آدم علیہ السلام کے ساتھ مل کر شجرۂ ممنوعہ کا پھل کھایا اور اسی وجہ سے اللہ نے انہیں اپنے جوارِ رحمت سے نکال کر زمین پر بھیج دیا''۔

معصوم ہمیں سمجھدار دیکھنا چاہتے ہیں

68 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَكُونَ الْمُؤْمِنُ مُحَدَّثاً قَالَ قُلْتُ وَ أَيُّ شَيْءٍ الْمُحَدَّثُ قَالَ الْمُفَهَّمُ.

ترجمہ

عبید بن ہلال کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''میں چاہتا ہوں کہ ہر مومن ''محدث'' ہو''۔

میں (راوی) نے کہا: ''محدث'' کا کیا مفہوم ہے؟

حضرتؑ نے فرمایا: ''مقصد یہ ہے کہ مومن کو فہمیدہ ہونا چاہئے''

دنیاوی مقاصد کے لئے علم حاصل نہ کریں

69 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ النَّيْسَابُورِيُّ الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ النَّيْسَابُورِيُّ عَنْ حَمْدَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ رَحِمَ اللهُ عَبْداً أَحْيَا أَمْرَنَا فَقُلْتُ لَهُ وَ كَيْفَ يُحْيِي أَمْرَكُمْ قَالَ يَتَعَلَّمُ عُلُومَنَا وَ يُعَلِّمُهَا النَّاسَ فَإِنَّ النَّاسَ لَوْ عَلِمُوا مَحَاسِنَ كَلَامِنَا لَاتَّبَعُونَا قَالَ قُلْتُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ فَقَدْ رُوِيَ لَنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْماً لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُقْبِلَ بِوُجُوهِ النَّاسِ إِلَيْهِ فَهُوَ فِي النَّارِ فَقَالَ عليه السلام صَدَقَ جَدِّي عليه السلام أَ فَتَدْرِي مَنِ السُّفَهَاءُ فَقُلْتُ لَا يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ قَالَ عليه السلام هُمْ قُصَّاصُ مُخَالِفِينَا أَ وَ تَدْرِي مَنِ الْعُلَمَاءُ فَقُلْتُ لَا يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ هُمْ عُلَمَاءُ آلِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام الَّذِينَ فَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُمْ وَ أَوْجَبَ مَوَدَّتَهُمْ ثُمَّ قَالَ أَ وَ تَدْرِي مَا مَعْنَى قَوْلِهِ أَوْ لِيُقْبِلَ بِوُجُوهِ النَّاسِ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ عليه السلام يَعْنِي وَ اللهِ بِذَلِكَ ادِّعَاءَ الْإِمَامَةِ بِغَيْرِ حَقِّهَا وَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَهُوَ فِي النَّارِ.

ترجمہ

عبدالسلام بن صالح ہروی کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سنا، آپؑ نے فرمایا: ''اللہ اس بندے پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ کرے''۔

میں (راوی) نے عرض کی: آپؑ کے امر کو کیسے زندہ کرے؟

حضرتؑ نے فرمایا: ''ہمارے علوم کو حاصل کر کے لوگوں کو ان کی تعلیم دے، کیونکہ اگر لوگ ہمارے کلام کے محاسن کو جان لیتے تو وہ ہماری پیروی کرتے''۔

میں (راوی) نے عرض کیا: امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے۔

انہوں نے فرمایا ''جو شخص اس لئے علم حاصل کرے کہ وہ اس کے ذریعے سے احمقوں سے مباحثہ کرے یا اس علم کی وجہ سے علماء پر فخر ومباہات کرے یا اس کے ذریعے سے لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کرے تو وہ دوزخ میں جائے گا''۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''میرے جد اطہر نے سچ فرمایا، کیا جانتے ہو کہ بے وقوف کون ہیں؟''

میں (راوی) نے کہا: نہیں!

حضرتؑ نے فرمایا: ''اس سے مراد ہمارے مخالفین کے قصہ گو ہیں''۔

پھر حضرتؑ نے فرمایا: ''جانتے ہو علماء سے کون مراد ہیں؟''

میں (راوی) نے عرض کیا: فرزند رسول! میں نہیں جانتا۔

حضرتؑ نے فرمایا: ''اس سے علماء آلِ محمدؐ مراد ہیں جن کی اطاعت اور مودت کو اللہ نے فرض کیا ہے''۔

پھر حضرتؑ نے فرمایا: ''جانتے ہو کہ ''لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے'' سے کیا مراد ہے؟''

میں (راوی) نے عرض کیا: فرزند رسول! مجھے معلوم نہیں ہے۔

حضرتؑ نے فرمایا: ''اس سے مراد امامت کا ناحق دعویٰ کرنا ہے، اور جو کوئی ایسا کرے وہ دوزخ میں جائے گا''۔

لفظ ''جزو'' سے کیا مراد ہے؟

70 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ الرَّازِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَوْصَى بِجُزْءٍ مِنْ مَالِهِ فَقَالَ سُبُعُ ثُلُثِهِ.

ترجمہ

حسین بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: ایک شخص نے اپنے مال کے ایک ''جزو'' کی وصیت کی، تو اب اس کی دولت کا کتنا حصہ راہِ خدا میں خرچ کیا جائے؟

حضرتؑ نے فرمایا: اس کی دولت کا اکیسواں حصہ خرچ کیا جائے گا۔[1]

لفظ ''قدیم'' سے کیا مراد ہے؟

71 حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ وَ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّهْدِيِّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ دَخَلَ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمُكَارِي عَلَى الرِّضَا فَقَالَ لَهُ أَبْلَغَ اللهُ مِنْ قَدْرِكَ أَنْ تَدَّعِيَ مَا ادَّعَى أَبُوكَ فَقَالَ عليه السلام لَهُ مَا لَكَ أَطْفَأَ اللهُ نُورَكَ وَ أَدْخَلَ الْفَقْرَ بَيْتَكَ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَوْحَى إِلَى عِمْرَانَ أَنِّي وَاهِبٌ لَكَ ذَكَراً فَوَهَبَ لَهُ مَرْيَمَ وَ وَهَبَ لِمَرْيَمَ عِيسَى فَعِيسَى مِنْ مَرْيَمَ وَ مَرْيَمُ مِنْ عِيسَى وَ عِيسَى وَ مَرْيَمُ عليه السلام شَيْءٌ وَاحِدٌ وَ أَنَا مِنْ أَبِي وَ أَبِي مِنِّي وَ أَنَا وَ أَبِي شَيْءٌ وَاحِدٌ فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ فَأَسْأَلُكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالَ لَا إِخَالُكَ تَقْبَلُ مِنِّي وَ لَسْتَ مِنْ غَنَمِي وَ لَكِنْ هَلُمَّهَا فَقَالَ رَجُلٌ قَالَ عِنْدَ مَوْتِهِ كُلُّ مَمْلُوكٍ لِي قَدِيمٍ فَهُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللهِ فَقَالَ نَعَمْ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ حَتَّى عادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ فَمَا كَانَ مِنْ مَمَالِيكِهِ أَتَى لَهُ سِتَّةُ أَشْهُرٍ فَهُوَ قَدِيمٌ حُرٌّ قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَافْتَقَرَ حَتَّى مَاتَ وَ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَبِيتُ لَيْلَةٍ لَعَنَهُ اللهُ.

ترجمہ

داؤد بن محمد نہدی نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی کہ ابن ابی سعید مکاری، امام علی رضا علیہ السلام کے پاس گئے اور گستاخی کر کے کہنے لگے: کیا تمہاری بھی وہ قدر و منزلت ہوگئی ہے کہ تم اپنے والد کی طرح سے دعویٰ کرنے لگ گئے ہو؟

امامؑ نے فرمایا: ''اللہ تمہارے نور کو خاموش کرے اور تمہارے گھر میں فقر کو داخل کرے، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عمران کو وحی کی تھی کہ میں تمہیں بیٹا عطا کروں گا، لیکن اسے مریمؑ عطا فرمائی اور مریمؑ کو عیسیٰؑ عطا کیا، عیسیٰؑ مریمؑ سے ہے اور مریمؑ عیسیٰؑ سے ہے اور عیسیٰؑ اور مریمؑ دونوں ایک ہی چیز سے ہیں۔

اور اس طرح سے میں اپنے والد سے ہوں اور میرے والد مجھ سے ہیں اور یوں میں اور میرے والد دونوں ایک ہی چیز ہیں''۔

---

[1] ا۔ لفظ ''جزو'' کے تعین کے لئے روایات میں اختلاف ہے۔
1۔ الکافی میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جزو سے مراد دسواں 1/10 حصہ ہے۔
2۔ امام علی رضا علیہ السلام سے مروی دوسری روایت میں اس سے ساتواں 1/7 حصہ مراد لیا گیا ہے۔ کما رواہ الشیخ (قدہ)
3۔ عبدالرحمن بن سیابہ کی ایک روایت میں ہے کہ اس سے مراد تیسواں 1/30 حصہ مراد ہے۔

پھر ابن ابی سعید نے کہا: میں آپؑ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں۔

حضرتؑ نے فرمایا: تم میری بات قبول نہیں کرو گے کیونکہ تم میرے شیعہ نہیں ہو، اس کے باوجود بھی تمہیں جو کچھ پوچھنا ہے پوچھ لو۔

ابن ابی سعید نے کہا: ایک شخص نے مرتے وقت وصیت کرتے ہوئے کہا: میرے جتنے بھی قدیم غلام ہیں، انہیں رضائے الٰہی کے لئے آزاد کرتا ہوں۔ (تو لفظ ''قدیم'' کے تحت کس غلام کو آزادی ملے گی)؟

امام علی رضاعلیہ السلام نے فرمایا: ''جس غلام کو ان کے پاس چھ مہینے گزر چکے ہوں، وہ آزاد ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا: ''یہاں تک کہ چاند پرانی شاخِ کھجور کی طرح سے ہوجاتا ہے''۔[1]

راوی بیان کرتے ہیں: ابن ابی سعید کو مولا کی بددعا لگ گئی اور وہ سخت غربت کا شکار ہو گیا اور اندھا ہو گیا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ اس کے پاس سر چھپانے کا سہارا تک نہ رہا اور اسی حالت میں مر گیا۔

72 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ لَيْسَ الْحِمْيَةُ مِنَ الشَّيْءِ تَرْكَهُ إِنَّمَا الْحِمْيَةُ مِنَ الشَّيْءِ الْإِقْلَالُ مِنْهُ.

ترجمه

اسماعیل خراسانی بیان کرتے ہیں کہ امام علی رضاعلیہ السلام نے فرمایا: ''کسی چیز کا ترک کرنا ہی ضد نہیں ہے، بلکہ اس میں کمی کرنا ہی ضد ہے''۔

''صاع'' کی مقدار

73 حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ وَ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَمَدَانِيِّ رَحِمَهُمُ اللهُ وَ كَانَ مَعَنَا حَاجّاً قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام عَلَى يَدِ أَبِي جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ أَصْحَابَنَا اخْتَلَفُوا فِي الصَّاعِ فَبَعْضُهُمْ يَقُولُ الْفِطْرَةُ بِصَاعِ الْمَدِينَةِ وَ بَعْضُهُمْ يَقُولُ بِصَاعِ الْعِرَاقِ فَكَتَبَ إِلَيَّ الصَّاعُ سِتَّةُ أَرْطَالٍ بِالْمَدَنِيِّ وَ تِسْعَةُ أَرْطَالٍ بِالْعِرَاقِيِّ قَالَ وَ أَخْبَرَنِي بِالْوَزْنِ فَقَالَ يَكُونُ أَلْفاً وَ مِائَةً وَ سَبْعِينَ دِرْهَماً.

ترجمه

---

[1] یٰسین۔۳۹

جعفر بن ابراہیم بن محمد ہمدانی نے سفرج میں بیان کیا کہ میں نے امام علی رضاؑ کو تحریر کیا: ''ہمارے اصحاب کا ''صاع'' کے متعلق اختلاف ہے، بعض کہتے ہیں کہ فطرہ مدینہ کے ''صاع'' سے دیا جائے اور بعض کہتے ہیں کہ عراقی ''صاع'' سے دیا جائے۔

امامؑ نے جواب میں لکھا: ''صاع'' چھ مدنی رطل اور نو عراقی رطل کا ہوتا ہے اور آپؑ نے لکھا کہ اس کا وزن گیارہ سو ستر درہم کے برابر ہوتا ہے''۔ [1]

بیک وقت تین طلاقوں کا حکم

74 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَالِكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ سَنَةَ إِحْدَى وَ أَرْبَعِينَ وَ مِائَتَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام إِنَّ لِي ابْنَ أَخٍ زَوَّجْتُهُ ابْنَتِي وَ هُوَ يَشْرَبُ الشَّرَابَ وَ يُكْثِرُ ذِكْرَ الطَّلَاقِ فَقَالَ إِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِكَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَ إِنْ كَانَ مِنْ هَؤُلَاءِ فَأَبِنْهَا مِنْهُ فَإِنَّهُ عَنَى الْفِرَاقَ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَلَيْسَ رُوِيَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ إِيَّاكُمْ وَ الْمُطَلَّقَاتِ ثَلَاثاً فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُنَّ ذَوَاتُ أَزْوَاجٍ فَقَالَ ذَلِكَ مِمَّنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِكُمْ لَا مِمَّنْ كَانَ مِنْ هَؤُلَاءِ إِنَّهُ مَنْ دَانَ بِدِينِ قَوْمٍ لَزِمَتْهُ أَحْكَامُهُمْ.

ترجمہ

مجھ سے یہ حدیث میرے والد رضی اللہ عنہ نے بیان کی، انہوں نے یہ حدیث حسن بن احمد مالکی سے سنی، انہوں نے ۲۴۱ھ میں یہ حدیث عبداللہ بن طاوس سے سنی، انہوں نے کہا: میں نے امام علی رضاؑ کی خدمت میں عرض کی: ''میرا ایک بھتیجا ہے اور میں نے اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کیا ہے، وہ شراب پیتا ہے اور بار بار طلاق کا نام لیتا ہے''۔

امامؑ نے فرمایا: ''اگر مذہبی طور پر اس کا تعلق تیرے بھائیوں سے ہے (یعنی اگر وہ شیعہ ہے) تو کوئی حرج نہیں اور اگر وہ دوسروں (اہل سنت) سے تعلق رکھتا ہے تو اپنی بیٹی اس سے جدا کر لو، کیونکہ اس نے جدائی کا ارادہ کیا ہے''۔

میں (راوی) نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں، کیا امام جعفر صادقؑ سے یہ مروی نہیں۔

''جن عورتوں کو ایک مجلس میں تین بار طلاق دی گئی ہو تم ان عورتوں سے بچو، کیونکہ وہ شوہر دار ہیں''۔

(یعنی بیک وقت تین طلاقیں جاری کرنے سے طلاق بائن نہیں ہوتی)۔

امام علی رضاؑ نے فرمایا: ''یہ حکم تمہارے مذہبی بھائیوں کے لئے ہے، دوسروں کے لئے نہیں ہے،

[1] ۔ایک ''صاع'' قریباً تین کلوگرام کے برابر ہوتا ہے۔

کیونکہ جو شخص کسی قوم کا دین اختیار کرے تو ان کے احکام اس پر جاری ہوتے ہیں''۔

آسمانی ندا کے آنے تک صبر کرو

75 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الرَّيَّانِ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الدِّهْقَانُ الْوَاسِطِيُّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ الْكُوفِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ حَدِيثٌ كَانَ يَرْوِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ فَقَالَ عليه السلام لِي وَ مَا هُوَ قُلْتُ رَوَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي السَّنَةِ الَّتِي خَرَجَ فِيهَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ هَذَا قَدْ آلَفَ الْكَلَامَ وَ سَارَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَمَا الَّذِي تَأْمُرُ بِهِ قَالَ فَقَالَ اتَّقُوا اللهَ وَ اسْكُنُوا مَا سَكَنَتِ السَّمَاءُ وَ الْأَرْضُ قَالَ وَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ بُكَيْرٍ يَقُولُ وَ اللهِ لَئِنْ كَانَ عُبَيْدُ بْنُ زُرَارَةَ صَادِقاً فَمَا مِنْ خُرُوجٍ وَ مَا مِنْ قَائِمٍ قَالَ فَقَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام إِنَّ الْحَدِيثَ عَلَى مَا رَوَاهُ عُبَيْدٌ وَ لَيْسَ عَلَى مَا تَأَوَّلَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ بُكَيْرٍ إِنَّمَا عَنَى أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام بِقَوْلِهِ مَا سَكَنَتِ السَّمَاءُ مِنَ النِّدَاءِ بِاسْمِ صَاحِبِكُمْ وَ مَا سَكَنَتِ الْأَرْضُ مِنَ الْخَسْفِ بِالْجَيْشِ.

ترجمہ

حسین بن خالد کوفی کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ آپؑ مجھے اس حدیث کا مفہوم بتائیں: ''عبداللہ بن بکیر نے عبید بن زرارہ سے روایت کی کہ جس سال ابراہیم بن عبداللہ بن حسن بن علی بن ابی طالب علیہما السلام نے خروج کیا اور انہوں نے جزباتی تقریریں کیں اور لوگ ان کی حمایت کے لئے کھڑے ہوئے تھے، ان ایام میں میری ملاقات امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا: مولا! ابراہیم بن عبداللہ بن حسن کے متعلق ہمارے لئے کیا حکم ہے'' (کیا ہم ان کا ساتھ دیں یا نہ دیں)۔

تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''اللہ سے ڈرتے رہو اور جب تک زمین و آسمان ساکن ہیں، تم بھی سکون سے بیٹھے رہو''۔ (یعنی خروج میں حصہ نہ لو) چنانچہ یہ حدیث سن کر عبداللہ بن بکیر کہتے تھے: ''خدا کی قسم! اگر عبید بن زرارہ کی روایت درست ہے تو پھر نہ تو قائم آل محمد (عجل اللہ فرجہ الشریف) کی روایت درست ہے اور نہ ہی ان کے ساتھ خروج کرنا جائز ہے''۔

یہ سن کر امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''عبید بن زرارہ نے جو حدیث بیان کی ہے وہ صحیح ہے لیکن عبداللہ بن بکیر نے اس کا مقصد نہیں سمجھا''۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرمان کا مفہوم یہ ہے: ”جب تک آسمان سے تمہارے امام کی منادی نہ ہو اس وقت تک خروج نہ کرو اور جب تک حبش میں زمین نہ دھنس جائے، اس وقت تک صبر کرو اور جلد بازی نہ کرو۔

قبر زہرا سلام اللہ علیہا کی نشان دہی

76 حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ ابْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ وَ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ جَمِيعاً عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ الْآدَمِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ قَبْرِ فَاطِمَةَ عليها السلام فَقَالَ دُفِنَتْ فِي بَيْتِهَا فَلَمَّا زَادَتْ بَنُو أُمَيَّةَ فِي الْمَسْجِدِ صَارَتْ فِي الْمَسْجِدِ.

ترجمہ

احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی قبر اطہر کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: ”حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا کو ان کے گھر میں دفن کیا گیا تھا اور جب بنی امیہ نے مسجد میں توسیع کی تو قبر مبارک مسجد میں شامل ہو گئی“۔

عزت افزائی سے انکار نہ کرو

77 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ لَا يَأْبَى الْكَرَامَةَ إِلَّا حِمَارٌ قُلْتُ مَا مَعْنَى ذَلِكَ قَالَ التَّوْسِعَةُ فِي الْمَجْلِسِ وَ الطِّيبُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ

ترجمہ

حسن بن جہم کا بیان ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: ”عزت افزائی سے تو کوئی گدھا ہی انکار کر سکتا ہے“۔

میں (راوی) نے پوچھا: مذکورہ جملہ کا مقصد کیا ہے؟

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ”کسی کو کہا جائے کہ مجلس میں کھل کر بیٹھو یا کسی کو خوشبو کا تحفہ پیش کیا جائے اور وہ اسے قبول نہ کرے تو ایسا شخص گدھا ہے“۔

78 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ لَا يَأْبَى الْكَرَامَةَ إِلَّا حِمَارٌ قُلْتُ أَيُّ شَيْءٍ الْكَرَامَةُ قَالَ مِثْلُ الطِّيبِ وَ مَا يُكْرِمُ بِهِ الرَّجُلُ الرَّجُلَ.

ترجمہ

علی بن جہم کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سنا آپؑ فرماتے تھے: ''عزت افزائی سے انکار تو گدھا ہی کرتا ہے''۔

میں (راوی) نے پوچھا: عزت افزائی سے کیا چیز مراد ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''جیسے خوشبو یا کوئی ایسی چیز جس سے کوئی شخص کسی کی عزت کرتا ہے''۔

79 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُيَسِّرٍ عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْمَالِكِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ لَا يَأْبَى الْكَرَامَةَ إِلَّا حِمَارٌ يَعْنِي بِذَلِكَ فِي الطِّيبِ وَ الْوِسَادَةِ.

ترجمہ

ابوزید مالکی کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا۔

آپؑ فرماتے تھے: ''عزت افزائی کا انکار تو کوئی گدھا ہی کر سکتا ہے''۔

''اس سے آپؑ کا مقصود خوشبو اور تکیہ تھا''۔

''سکینہ'' کیا ہے؟

80 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ هَمَّامٍ عَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ أَيُّ شَيْءٍ السَّكِينَةُ عِنْدَكُمْ فَلَمْ يَدْرِ الْقَوْمُ مَا هِيَ فَقَالُوا جَعَلَنَا اللهُ فِدَاكَ مَا هِيَ قَالَ رِيحٌ تَخْرُجُ مِنَ الْجَنَّةِ طَيِّبَةٌ لَهَا صُورَةٌ كَصُورَةِ الْإِنْسَانِ تَكُونُ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ عليهم السلام وَ هِيَ الَّتِي أُنْزِلَتْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عليه السلام حِينَ بَنَى الْكَعْبَةَ فَجَعَلَتْ تَأْخُذُ كَذَا وَ كَذَا وَ تبنى [فَبَنَى الْأَسَاسَ عَلَيْهَا.

ترجمہ

ابو ہمام اسماعیل بن ہمام بیان کرتے ہیں: امام علی رضا علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا: ''تم ''سکینہ'' کے متعلق کیا

جانتے ہو؟''

اس شخص نے کہا: مجھے معلوم نہیں ہے اور حاضرین میں سے کوئی بھی اس سوال کا جواب نہ دے سکا۔

تو انہوں نے کہا: ہم آپؑ پر قربان جائیں، آپؑ ہی بتائیں کہ ''سکینہ'' کیا ہے؟

حضرتؑ نے فرمایا: ''سکینہ'' جنت سے آنے والی ایک خوشبودار ہوا ہے، جس کی شکل انسان جیسی ہے اور وہ انبیاءؑ پر نازل ہوتی رہتی ہے، جب ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ تعمیر کر رہے تھے تو وہ ان پر نازل ہوئی اور وہ جس طرف چکر لگاتی، حضرت اسی کے مطابق بیت اللہ کی بنیادیں بلند کرتے تھے''۔[1]

زاہد کون ہے؟

81 حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمُفَسِّرُ الْجُرْجَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحُسَيْنِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيٍّ الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ سُئِلَ الصَّادِقُ عَنِ الزَّاهِدِ فِي الدُّنْيَا قَالَ الَّذِي يَتْرُكُ حَلَالَهَا مَخَافَةَ حِسَابِهِ وَ يَتْرُكُ حَرَامَهَا مَخَافَةَ عِقَابِهِ

ترجمہ

ہم سے یہ حدیث مفسر ابوالحسن محمد بن قاسم جرجانی رضی اللہ عنہ نے بیان کی، انہوں نے یہ حدیث احمد بن حسن حسینی سے سنی، انہون نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت کی آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی۔

آپؑ نے فرمایا: امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ دنیا میں زاہد کون ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ''زاہد وہ ہے جو حساب کے خوف سے حلال کو ترک کر دے اور عذاب کے ڈر سے حرام کو ترک کر دے''۔

کثافت کیا ہے؟

82 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ

قَالَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَ لْيُوفُوا نُذُورَهُمْ قَالَ عليه السلام

---

[1] قرآن مجید میں چھ مقامات پر نزول سکینہ کا ذکر موجود ہے جو کہ بالعموم تسکین و تشفی کے معنی میں ہے۔

التَّفَثُ تَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَطَرْحُ الْوَسَخِ وَطَرْحُ الْإِحْرَامِ عَنْهُ

ترجمہ

احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی بیان کرتے ہیں کہ امام علی رضاؑ نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی۔

''لوگوں کو چاہئے کہ وہ اپنے بدن کی کثافت دور کریں اور اپنی نذر کو پورا کریں''۔[1]

پھر آپؑ نے کثافت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا: ''اس سے مراد ناخن تراشی اور میل کا دور کرنا اور احرام کا اتارنا ہے''۔

سابقہ اُمتوں کی بیماری

83 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأُمَمِ قَبْلَكُمُ الْبَغْضَاءُ وَ الْحَسَدُ.

ترجمہ

حسن بن علی بن فضال نے امام علی رضاؑ سے روایت کی، آپ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضرت امیر المومنینؑ سے روایت کی، انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا ارشاد مبارک ہے: ''تم سے پہلی امتوں کی بیماری تم میں درآئی ہے اور وہ ہے بغض اور حسد''۔

نیکی کی قدردانی

84 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالَ أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى دَاوُدَ عليه السلام إِنَّ الْعَبْدَ مِنْ عِبَادِي لَيَأْتِينِي بِالْحَسَنَةِ فَأُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ قَالَ يَا رَبِّ وَ مَا تِلْكَ الْحَسَنَةُ قَالَ يُفَرِّجُ عَنِ الْمُؤْمِنِ كُرْبَتَهُ وَ لَوْ بِتَمْرَةٍ قَالَ فَقَالَ دَاوُدُ عليه السلام حَقٌّ لِمَنْ عَرَفَكَ أَنْ لَا يَنْقَطِعَ رَجَاؤُهُ مِنْكَ.

ترجمہ

---

[1] الحج۔۹۲

داؤد بن سلیمان نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے اپنے والد علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے فرمایا: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ میرے بندوں میں سے جب کوئی بندہ ایک نیکی بجالاتا ہے تو میں اسے جنت میں داخل کرتا ہوں''۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی: ''پروردگار! وہ کون سی نیکی ہے؟''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص کسی مومن کی پریشانی دور کرتا ہے اگرچہ کھجور دے کر ہی پریشانی کیوں نہ دور کرے''۔

یہ سن کر داؤد علیہ السلام نے عرض کی: ''تمہاری پہچان کرنے والے شخص کا حق یہ ہے کہ وہ تم سے ناامید نہ ہو''۔

قاتل اور قاتل کو پناہ دینے والا دونوں ملعون ہیں

85 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ بِنْتِ إِلْيَاسَ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَعَنَ اللهُ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثاً أَوْ آوَى مُحْدِثاً قُلْتُ وَ مَا الْحَدَثُ قَالَ الْقَتْلُ.

ترجمہ

حسن بنت الیاس کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ نے حدث کا ارتکاب کرنے والے اور اس کو پناہ دینے والے پر لعنت کی ہے''۔

میں (راوی) نے کہا: ''حدث'' سے کیا مراد ہے؟

امامؑ نے فرمایا: ''اس سے مراد قتل ہے''۔ (یعنی قاتل اور قاتل کو پناہ دینے والا دونوں ملعون ہیں)۔

کان، آنکھ اور دل کو جواب دینا پڑے گا

86 حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الدَّقَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ الْآدَمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَيِّدِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَ إِنَّ عُمَرَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ الْبَصَرِ وَ إِنَّ عُثْمَانَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ الْفُؤَادِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ دَخَلْتُ إِلَيْهِ وَ عِنْدَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَتِ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِي أَصْحَابِكَ هَؤُلَاءِ قَوْلًا فَمَا هُوَ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نَعَمْ ثُمَّ

أَشَارَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ هُمُ السَّمْعُ وَ الْبَصَرُ وَ الْفُؤَادُ وَ سَيُسْأَلُونَ عَنْ وَصِيِّي هَذَا وَ أَشَارَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ إِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُلًا ثُمَّ قَالَ عليه السلام وَ عِزَّةِ رَبِّي إِنَّ جَمِيعَ أُمَّتِي لَمَوْقُوفُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَسْئُولُونَ عَنْ وَلَايَتِهِ وَ ذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْؤُلُونَ.

ترجمہ

سید عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھ سے میرے مولا و آقا امام علی نقی نے بیان کیا۔ انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امام حسین علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''فلاں میرے لئے بمنزلہ کان ہے اور فلاں میرے لئے بمنزلہ آنکھ ہے اور فلاں میرے لئے بمنزلہ قلب ہے''۔

دوسرے دن میں (امام حسین علیہ السلام) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت مذکورہ افراد اور امیرالمومنین علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔

میں نے عرض کیا: اباجان! میں نے ان اصحاب کے متعلق کل آپ کا فرمان سنا تھا اس کا کیا مقصد ہے؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کان، آنکھ اور دل ہیں اور ان سے میرے اس وصی کے متعلق پوچھا جائے گا''، یہ کہہ کر آپؐ نے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا۔

پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

''بے شک کان، آنکھ اور دل ان سب سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا''۔[1]

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے عزت پروردگار کی قسم! میری تمام امت کو روز قیامت کو ٹھہرا کر ولایت علی کے متعلق پوچھا جائے گا، اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی یہی فرمایا ہے:۔ ''اور انہیں روکو، ان سے سوال کیا جائے گا''۔[2]

''لحم'' اور ''لحم سمین'' کی تشریح

87 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَيُبْغِضُ اللَّحِمَ وَ اللَّحِمَ السَّمِينَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله إِنَّا لَنُحِبُّ اللَّحْمَ وَ مَا تَخْلُو بُيُوتُنَا مِنْهُ فَكَيْفَ

---

[1] بنی اسرائیل۔۳۶

[2] الصافات۔۲۴

ذٰلِكَ فَقَالَ عليه السلام لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ إِنَّمَا الْبَيْتُ اللَّحِمُ الَّذِي تُؤْكَلُ فِيهِ لُحُومُ النَّاسِ بِالْغِيبَةِ وَ أَمَّا اللَّحِمُ السَّمِينُ فَهُوَ الْمُتَجَبِّرُ الْمُتَكَبِّرُ الْمُخْتَالُ فِي مِشْيَتِهِ.

ترجمہ

حسین بن خالد نے امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے اپنے والد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے فرمایا:۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:''اللہ تعالیٰ گوشت اور موٹے گوشت کو ناپسند کرتا ہے''۔

آپؑ کے ایک صحابی نے کہا: فرزند رسولؐ! ہمیں تو گوشت پسند ہے اور ہمارے گھر گوشت سے خالی نہیں رہتے۔(آخر اس فرمان کا کیا مطلب ہے) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:''وہ چیز مراد نہیں ہے جو تم سمجھ رہے ہو، گوشت کا گھر وہ ہے جہاں غیبت کے ذریعے سے لوگوں کا گوشت کھایا جاتا ہو اور موٹے گوشت سے مراد جابر، متکبر اور متکبرانہ چال چلنے والا ہے''۔

روزہ توڑنے کے تین کفارے اور ایک کفارہ

88 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ الْعَطَّارُ النَّيْسَابُورِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ النَّيْسَابُورِيُّ عَنْ حَمْدَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيِّ

قَالَ قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ قَدْ رُوِيَ عَنْ آبَائِكَ فِيمَنْ جَامَعَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ أَوْ أَفْطَرَ فِيهِ ثَلَاثُ كَفَّارَاتٍ وَ رُوِيَ عَنْهُمْ أَيْضاً كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ فَبِأَيِّ الْخَبَرَيْنِ نَأْخُذُ

فَقَالَ عليه السلام بِهِمَا جَمِيعاً قَالَ مَتَى جَامَعَ الرَّجُلُ حَرَاماً أَوْ أَفْطَرَ عَلَى حَرَامٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَعَلَيْهِ ثَلَاثُ كَفَّارَاتٍ عِتْقُ رَقَبَةٍ وَ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ وَ إِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِيناً وَ قَضَاءُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَ إِنْ كَانَ نَكَحَ حَلَالاً أَوْ أَفْطَرَ عَلَى حَلَالٍ فَعَلَيْهِ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ وَ قَضَاءُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَ إِنْ كَانَ نَاسِياً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ.

ترجمہ

عبدالسلام بن صالح ہروی کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: فرزند رسولؐ! روزہ کے کفارے کے متعلق ہمیں آپؑ کے آباءؑ سے دو مختلف روایات ملتی ہیں۔ بعض روایات میں ہے کہ جو شخص ماہ رمضان کے دن میں ہم بستری کرے یا روزہ توڑ دے تو اس پر تینوں کفارے ہیں اور بعض روایات میں ہے کہ ایک کفارہ ہے۔ ہم کس روایت پر عمل کریں؟

امام علی رضاؑ نے فرمایا: ''ان دونوں روایات پر عمل کرو۔ جب کوئی شخص حرام ذرائع جنسی تسکین حاصل کرے یا رزق حرام سے روزہ توڑ دے تو اس کے ذمے تین کفارے ہیں۔ یعنی ایک غلام آزاد کرے اور دو ماہ تک مسلسل روزے رکھے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اور ایک دن کے روزے کی قضا کرے۔

اگر کوئی شخص اپنی زوجہ سے جنسی تسکین حاصل کرے یا رزق حلال سے روزہ توڑے تو اس پر ایک کفارہ ہے اور اس دن کی قضا ہے۔ اور اگر کوئی بھول کر روزہ توڑے تو اس پر کچھ بھی نہیں ہے''۔

عربوں کی اولاد کے نام

89 حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَشْيَمَ عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَالَ قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لِمَ سَمَّوُا الْعَرَبُ أَوْلَادَهُمْ بِكَلْبٍ وَ نَمِرٍ وَ فَهْدٍ وَ أَشْبَاهِ ذَلِكَ

قَالَ كَانَتِ الْعَرَبُ أَصْحَابَ حَرْبٍ فَكَانَتْ تُهَوِّلُ عَلَى الْعَدُوِّ بِأَسْمَاءِ أَوْلَادِهِمْ وَ يُسَمُّونَ عَبِيدَهُمْ فَرَجٌ وَ مُبَارَكٌ وَ مَيْمُونٌ وَ أَشْبَاهَ ذَلِكَ يَتَيَمَّنُونَ بِهَا.

ترجمہ

احمد بن اشیم نے امام علی رضاؑ سے پوچھا میں آپ پر قربان جاؤں آپ یہ بتائیں کہ عرب اپنی اولاد کے نام کلب (کتا) فہد (چیتا) وغیرہ جیسے کیوں رکھتے ہیں؟

حضرتؑ نے فرمایا: ''بات یہ کہ عرب جنگجو لوگ ہیں اسی لئے دشمنوں کو مرغوب کرنے کے لیے اپنی اولاد کے اس طرح سے نام رکھتے ہیں اور خوشی کے حصول کے لئے اپنے غلاموں کے نام فرج، مبارک اور میمون رکھتے ہیں''۔

افعال عباد مقدرہ ہیں

90 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ النَّيْسَابُورِيُّ الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ عَنْ حَمْدَانَ سُلَيْمَانَ النَّيْسَابُورِيِّ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيِّ

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ أَفْعَالُ الْعِبَادِ مَخْلُوقَةٌ قُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ مَا مَعْنَى مَخْلُوقَةٌ قَالَ مُقَدَّرَةٌ.

ترجمہ

عبدالسلام بن صالح ہروی کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضاعلیہ السلام سے سنا، آپؑ نے فرمایا: ''افعال عباد مخلوق ہیں''۔
میں نے عرض کیا: فرزند رسولؐ! مخلوق کا کیا مقصد ہے؟
حضرتؑ نے فرمایا: ''یعنی وہ تقدیر کے زیر اثر ہیں''۔

نیا کپڑا پہننے کے آداب

91 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ قَالا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْخَيَّاطُ النَّيْسَابُورِيُّ
قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَاسِرٍ الْخَادِمِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ كَانَ يَلْبَسُ ثِيَابَهُ مِمَّا يَلِي يَمِينَهُ فَإِذَا لَبِسَ ثَوْباً جَدِيداً دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَقَرَأَ عَلَيْهِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ عَشْرَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَضَحَهُ عَلَى ذَلِكَ الثَّوْبِ ثُمَّ قَالَ مَنْ فَعَلَ هَذَا بِثَوْبِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَلْبَسَهُ لَمْ يَزَلْ فِي رَغَدٍ مِنْ عَيْشِهِ مَا بَقِيَ مِنْهُ سِلْكٌ
قال مصنف هذا الكتاب ره ياسر الخادم قد لقي الرضا عليه السلام و حديثه عن أبي الحسن العسكري غريب.

ترجمہ

یاسر خادم نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے اپنے والد امام علی نقی علیہ السلام اور انہوں نے اپنے والد امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے فرمایا:۔''جب امام علی رضاعلیہ السلام نیا کپڑا پہننے کا ارادہ کرتے تو آپؑ ایک برتن میں پانی منگواتے تھے اور اس پر دس مرتبہ سورۂ قدر اور دس مرتبہ سورۂ اخلاص اور دس مرتبہ سورۂ کافرون پڑھ کر دم کرتے تھے پھر اس پانی سے کپڑے پر چھینٹے مارتے تھے اور فرمایا کرتے تھے۔
جو شخص ایسا کرے تو جب تک اس کے بدن پر اس کپڑے کی ایک تار بھی باقی رہے گی، وہ فارغ البالی میں رہے گا''۔

مصنف کتاب ہذا کہتے ہیں کہ یاسر خادم نے امام علی رضاعلیہ السلام سے ملاقات کی تھی لیکن امام حسن عسکری علیہ السلام سے اس کا احادیث بیان کرنا عجیب سا محسوس ہوتا ہے۔

باب 29

حضرتؑ سے منقول آنحضرتﷺ کی صفات

1 حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِؑ بِمَدِينَةِ الرَّسُولِﷺ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِؑ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍؑ سَأَلْتُ خَالِي هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ عَنْ حِلْيَةِ رَسُولِ اللهِﷺ وَ كَانَ وَصَّافاً لِلنَّبِيِّﷺ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ فَخْماً مُفَخَّماً يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ أَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوعِ وَ أَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ عَظِيمَ الْهَامَةِ رَجِلَ الشَّعْرِ إِذَا انْفَرَقَتْ عَقِيقَتُهُ فَرَقَ وَ إِلَّا فَلَا يُجَاوِزُ شَعْرُهُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ إِذَا هُوَ وَفَّرَهُ أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَاسِعَ الْجَبِينِ أَزَجَّ الْحَاجِبَيْنِ سَوَابِغَ فِي غَيْرِ قَرَنٍ بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ أَقْنَى الْعِرْنِينِ لَهُ نُورٌ يَعْلُوهُ يَحْسَبُهُ مَنْ لَمْ يَتَأَمَّلْهُ أَشَمَّ كَثَّ اللِّحْيَةِ سَهْلَ الْخَدَّيْنِ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْنَبَ مُفَلَّجَ الْأَسْنَانِ دَقِيقَ الْمَسْرُبَةِ كَأَنَّ عُنُقَهُ جِيدُ دُمْيَةٍ فِي صَفَاءِ الْفِضَّةِ مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ بَادِناً مُتَمَاسِكاً سَوَاءَ الْبَطْنِ وَ الصَّدْرِ بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ ضَخْمَ الْكَرَادِيسِ أَنْوَرَ الْمُتَجَرِّدِ مَوْصُولَ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَ السُّرَّةِ بِشَعْرٍ يَجْرِي كَالْخَطِّ عَارِيَ الثَّدْيَيْنِ وَ الْبَطْنِ وَ مَا سِوَى ذَلِكَ أَشْعَرَ الذِّرَاعَيْنِ وَ الْمَنْكِبَيْنِ وَ أَعَالِي الصَّدْرِ طَوِيلَ الزَّنْدَيْنِ رَحْبَ الرَّاحَةِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَ الْقَدَمَيْنِ سَائِلَ الْأَطْرَافِ سَبِطَ الْعَصَبِ خُمْصَانَ الْأَخْمَصَيْنِ فَسِيحَ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُو عَنْهُمَا الْمَاءُ إِذَا زَالَ زَالَ تَقَلُّعاً يَخْطُو تَكَفِّياً وَ يَمْشِي هَوْناً ذَرِيعَ الْمِشْيَةِ إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ وَ إِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيعاً خَافِضَ الطَّرْفِ نَظَرُهُ إِلَى الْأَرْضِ أَطْوَلُ مِنْ نَظَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلَاحَظَةُ يَبْدُرُ مَنْ لَقِيَهُ بِالسَّلَامِ قَالَ قُلْتُ صِفْ لِي مَنْطِقَهُ فَقَالَ كَانَﷺ مُتَوَاصِلَ الْأَحْزَانِ دَائِمَ الْفِكْرَةِ لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ وَ لَا يَتَكَلَّمُ فِي غَيْرِ حَاجَةٍ يَفْتَتِحُ الْكَلَامَ وَ يَخْتِمُهُ بِأَشْدَاقِهِ يَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ فَصْلًا لَا فُضُولَ فِيهِ وَ لَا تَقْصِيرَ دَمِثاً لَيْسَ بِالْجَافِي وَ لَا بِالْمَهِينِ تَعْظُمُ عِنْدَهُ النِّعْمَةُ وَ إِنْ دَقَّتْ لَا يَذُمُّ مِنْهَا شَيْئاً

غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَذُمُّ ذَوَّاقاً وَ لَا يَمْدَحُهُ وَ لَا تُغْضِبُهُ الدُّنْيَا وَ مَا كَانَ لَهَا فَإِذَا تُعُوطِيَ الْحَقُّ لَمْ يَعْرِفْهُ أَحَدٌ وَ لَمْ يَقُمْ لِغَضَبِهِ شَيْءٌ حَتَّى يُنْتَصَرَ لَهُ وَ إِذَا أَشَارَ أَشَارَ بِكَفِّهِ كُلِّهَا وَ إِذَا تَعَجَّبَ قَلَبَهَا وَ إِذَا تَحَدَّثَ قَارَبَ يَدَهُ الْيُمْنَى مِنَ الْيُسْرَى فَضَرَبَ بِإِبْهَامِهِ الْيُمْنَى رَاحَةَ الْيُسْرَى وَ إِذَا غَضِبَ أَعْرَضَ بِوَجْهِهِ وَ أَشَاحَ وَ إِذَا فَرِحَ غَضَّ طَرْفَهُ جُلُّ ضِحْكِهِ التَّبَسُّمُ يَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ قَالَ الْحَسَنُ عليه السلام فَكَتَمْتُ هَذَا الْخَبَرَ عَنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام زَمَاناً ثُمَّ حَدَّثْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي إِلَيْهِ وَ سَأَلَهُ عَمَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَأَلَ أَبَاهُ عَنْ مَدْخَلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَ مَخْرَجِهِ وَ مَجْلِسِهِ وَ شَكْلِهِ فَلَمْ يَدَعْ مِنْهُ شَيْئاً قَالَ الْحُسَيْنُ عليه السلام سَأَلْتُ أَبِي عليه السلام عَنْ مَدْخَلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ كَانَ دُخُولُهُ لِنَفْسِهِ مَأْذُوناً لَهُ فِي ذَلِكَ فَإِذَا أَوَى إِلَى مَنْزِلِهِ جَزَّأَ دُخُولَهُ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ جُزْءاً لِلَّهِ تَعَالَى وَ جُزْءاً لِأَهْلِهِ وَ جُزْءاً لِنَفْسِهِ ثُمَّ جَزَّأَ جُزْأَهُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّاسِ فَيَرُدُّ ذَلِكَ بِالْخَاصَّةِ عَلَى الْعَامَّةِ وَ لَا يَدَّخِرُ عَنْهُمْ مِنْهُ شَيْئاً وَ كَانَ مِنْ سِيرَتِهِ فِي جُزْءِ الْأُمَّةِ إِيثَارُ أَهْلِ الْفَضْلِ بِإِذْنِهِ وَ قَسْمُهُ عَلَى قَدْرِ فَضْلِهِمْ فِي الدِّينِ فَمِنْهُمْ ذُو الْحَاجَةِ وَ مِنْهُمْ ذُو الْحَاجَتَيْنِ وَ مِنْهُمْ ذُو الْحَوَائِجِ فَيَتَشَاغَلُ وَ يَشْغَلُهُمْ فِيمَا أَصْلَحَهُمْ وَ أَصْلَحَ الْأُمَّةَ مِنْ مَسْأَلَتِهِ عَنْهُمْ وَ إِخْبَارِهِمْ بِالَّذِي يَنْبَغِي وَ يَقُولُ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ وَ أَبْلِغُونِي حَاجَةَ مَنْ لَا يَقْدِرُ عَلَى إِبْلَاغِ حَاجَتِهِ فَإِنَّهُ مَنْ أَبْلَغَ سُلْطَاناً حَاجَةَ مَنْ لَا يَقْدِرُ عَلَى إِبْلَاغِهَا ثَبَّتَ اللهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُذْكَرُ عِنْدَهُ إِلَّا ذَلِكَ وَ لَا يَقْبَلُ مِنْ أَحَدٍ غَيْرِهِ يَدْخُلُونَ رُوَّاداً وَ لَا يَفْتَرِقُونَ إِلَّا عَنْ ذَوَاقٍ وَ يَخْرُجُونَ أَدِلَّةً فُقَهَاءَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ مَخْرَجِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِيهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَخْزُنُ لِسَانَهُ إِلَّا عَمَّا يَعْنِيهِ وَ يُؤَلِّفُهُمْ وَ لَا يُنَفِّرُهُمْ وَ يُكْرِمُ كَرِيمَ كُلِّ قَوْمٍ وَ يُوَلِّيهِ عَلَيْهِمْ وَ يُحَذِّرُ النَّاسَ وَ يَحْتَرِسُ مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَطْوِيَ عَنْ أَحَدٍ بِشْرَهُ وَ لَا خُلُقَهُ وَ يَتَفَقَّدُ أَصْحَابَهُ وَ يَسْأَلُ النَّاسَ عَمَّا فِي النَّاسِ وَ يُحَسِّنُ الْحَسَنَ وَ يُقَوِّيهِ وَ يُقَبِّحُ الْقَبِيحَ وَ يُوهِنُهُ مُعْتَدِلَ الْأَمْرِ غَيْرَ مُخْتَلِفٍ لَا يَغْفُلُ مَخَافَةَ أَنْ يَغْفُلُوا أَوْ يَمِيلُوا وَ لَا يَقْصُرُ عَنِ الْحَقِّ وَ لَا يَجُوزُهُ الَّذِينَ يَلُونَهُ مِنَ النَّاسِ خِيَارُهُمْ أَفْضَلُهُمْ عِنْدَهُ وَ أَعَمُّهُمْ نَصِيحَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَ أَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً أَحْسَنُهُمْ مُوَاسَاةً وَ مُوَازَرَةً قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ مَجْلِسِهِ فَقَالَ كَانَ صلى الله عليه وسلم لَا يَجْلِسُ وَ لَا يَقُومُ إِلَّا عَلَى ذِكْرٍ وَ لَا يُوطِنُ الْأَمَاكِنَ وَ يَنْهَى عَنْ إِيطَانِهَا وَ إِذَا انْتَهَى إِلَى قَوْمٍ جَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ وَ يَأْمُرُ بِذَلِكَ وَ يُعْطِي كُلَّ جُلَسَائِهِ نَصِيبَهُ حَتَّى لَا يَحْسَبُ أَحَدٌ مِنْ جُلَسَائِهِ أَنَّ أَحَداً أَكْرَمُ عَلَيْهِ مِنْهُ مَنْ جَالَسَهُ صَابَرَهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْمُنْصَرِفَ عَنْهُ مَنْ سَأَلَهُ حَاجَةً لَمْ يَرْجِعْ إِلَّا بِهَا أَوْ بِمَيْسُورٍ مِنَ الْقَوْلِ قَدْ وَسِعَ النَّاسَ

مِنْهُ خُلُقُهُ وَ صَارَ لَهُمْ أَباً رَحِيماً وَ صَارُوا عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ سَوَاءً مَجْلِسُهُ مَجْلِسُ حِلْمٍ وَ حَيَاءٍ وَ صِدْقٍ وَ أَمَانَةٍ لَا تُرْفَعُ فِيهِ الْأَصْوَاتُ وَ لَا تُؤْبَنُ فِيهِ الْحُرَمُ وَ لَا تُثْنَى فَلَتَاتُهُ مُتَعَادِلِينَ مُتَوَاصِلِينَ فِيهِ بِالتَّقْوَى مُتَوَاضِعِينَ يُوَقِّرُونَ الْكَبِيرَ وَ يَرْحَمُونَ الصَّغِيرَ وَ يُؤْثِرُونَ ذَا الْحَاجَةِ وَ يَحْفَظُونَ الْغَرِيبَ فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ سِيرَتُهُ فِي جُلَسَائِهِ فَقَالَ كَانَ دَائِمَ الْبِشْرِ سَهْلَ الْخُلُقِ لَيِّنَ الْجَانِبِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَ لَا غَلِيظٍ وَ لَا صَخَّابٍ وَ لَا فَحَّاشٍ وَ لَا عَيَّابٍ وَ لَا مَزَّاحٍ وَ لَا مَدَّاحٍ يَتَغَافَلُ عَمَّا لَا يَشْتَهِي فَلَا يُؤْيِسُ مِنْهُ وَ لَا يُخَيِّبُ فِيهِ مُؤَمِّلِيهِ قَدْ تَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ ثَلَاثٍ الْمِرَاءِ وَ الْإِكْثَارِ وَ مَا لَا يَعْنِيهِ وَ تَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلَاثٍ كَانَ لَا يَذُمُّ أَحَداً وَ لَا يُعَيِّرُهُ وَ لَا يَطْلُبُ عَثَرَاتِهِ وَ لَا عَوْرَتَهُ وَ لَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا فِيمَا رَجَا ثَوَابَهُ إِذَا تَكَلَّمَ أَطْرَقَ جُلَسَاؤُهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ وَ إِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوا وَ لَا يَتَنَازَعُونَ عِنْدَهُ الْحَدِيثَ وَ إِذَا تَكَلَّمَ عِنْدَهُ أَحَدٌ أَنْصَتُوا لَهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ حَدِيثِهِ يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُونَ مِنْهُ وَ يَتَعَجَّبُ مِمَّا يَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ وَ يَصْبِرُ لِلْغَرِيبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِي الْمَسْأَلَةِ وَ الْمَنْطِقِ حَتَّى إِنْ كَانَ أَصْحَابُهُ لَيَسْتَجْلِبُونَهُمْ وَ يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا فَارْفِدُوهُ وَ لَا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ إِلَّا مِنْ مُكَافِئٍ وَ لَا يَقْطَعُ عَلَى أَحَدٍ كَلَامَهُ حَتَّى يَجُوزَهُ فَيَقْطَعَهُ بِنَهْيٍ أَوْ قِيَامٍ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ سُكُوتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ علیہ السلام كَانَ سُكُوتُهُ عَلَى أَرْبَعٍ الْحِلْمِ وَ الْحَذَرِ وَ التَّقْدِيرِ وَ التَّفَكُّرِ فَأَمَّا التَّقْدِيرُ فَفِي تَسْوِيَةِ النَّظَرِ وَ الِاسْتِمَاعِ بَيْنَ النَّاسِ وَ أَمَّا تَفَكُّرُهُ فَفِيمَا يَبْقَى وَ يَفْنَى وَ جُمِعَ لَهُ الْحِلْمُ فِي الصَّبْرِ فَكَانَ لَا يُغْضِبُهُ شَيْءٌ وَ لَا يَسْتَفِزُّهُ وَ جُمِعَ لَهُ الْحَذَرُ فِي أَرْبَعٍ أَخْذِهِ الْحَسَنَ لِيُقْتَدَى بِهِ وَ تَرْكِهِ الْقَبِيحَ لِيُنْتَهَى عَنْهُ وَ اجْتِهَادِهِ الرَّأْيَ فِي إِصْلَاحِ أُمَّتِهِ وَ الْقِيَامِ فِيمَا جَمَعَ لَهُمْ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَ آلِهِ الطَّاهِرِينَ

و قد رويت هذه الصفة عن مشايخ بأسانيد مختلفة قد أخرجتها فی كتاب النبوة و إنما ذكرت من طرقی إليها ما كان فيها عن الرضا علیہ السلام لأن هذا الكتاب مصنف فی ذكر عيون أخباره علیہ السلام و قد أخرجت تفسيرها فی كتاب معانی الأخبار قد تم المجلد الأول من كتاب عيون أخبار الرضا علی بن موسى بن جعفر ﷺ تصنيف الشيخ أبی جعفر محمد بن علی بن الحسين بن موسى بن بابويه القمی رحمه الله و يتلوه إن شاء الله تعالى الجزء الثانی من باب الثلاثين فی ما جاء عن الرضا علیہ السلام من الأخبار المنثورة

ترجمہ

اسماعیل بن محمد بن اسحاق امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی انہوں نے فرمایا۔ امام حسن بن علی بن ابی طالب علیہم السلام نے فرمایا: ''میرے ماموں ہند بن ابی ہالہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرتے تھے۔ میں نے ایک دن ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک دریافت کیا تو انہوں نے کہا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاکیزہ اور کشادہ چہرہ جس پر چاند کی سی چمک تھی۔ آپؐ میانہ قد تھے اور کوتاہی نظر سے حقیر نظر نہیں آتے تھے، نہ اتنے طویل تھے کہ آنکھ ان سے نفرت کرتی۔ سر بڑا مگر اعتدال ومناسبت کے ساتھ۔ مانگ درمیان سے نکلی ہوئی۔ پیشانی کشادہ، ابرو خمدار باریک اور گنجان۔ دونوں جدا جدا، دونوں کے درمیان میں ایک رگ کا ابھار جو غصہ آنے پر نمایاں ہوجاتی۔ رنگت سفید چمک دار۔ پتلیاں سیاہ۔ نظریں نیچی۔ گوشہ چشم سے دیکھنے کا انداز حیادارانہ۔ ناک بلندی مائل۔ اس پر نورانی چمک۔ جس کی وجہ سے ابتدائی نظر میں بڑی معلوم ہوتی تھی۔ رخسار ہموار اور ہلکے نیچے کو ذرا سا گوشت ڈھلکا ہوا تھا۔ دہن بہ اعتدال فراخ۔ ریش بھرپور اور گنجان بال۔ گردن پتلی، لمبی جیسے مورتی کی طرح خوبصورتی سے تراشی گئی ہو۔ گردن کی رنگت چاندی جیسی اجلی اور خوشنما۔ بدن پر بال زیادہ نہ تھے۔ سینہ سے ناف تک بالوں کی باریک لکیر۔ کندھوں، بازوؤں اور سینے کے بالائی حصے پر تھوڑے سے بال تھے۔ مجموعی ڈھانچہ بدن گٹھا ہوا۔ اعضا کے جوڑوں کی ہڈیاں بڑی اور مضبوط۔ سینہ چوڑا، سینہ اور پیٹ ہموار۔

کلائیاں دراز، ہتھیلیاں فراخ، انگلیاں حد تک دراز، ہتھیلیاں اور پاؤں پر گوشت، تلوے قدرے گہرے، قدم چکنے کہ پانی نہ ٹھہرے۔

رفتار باوقار۔ چلتے تو یوں محسوس ہوتا کہ بلندی سے اتر رہے ہیں۔ جب کسی کی طرف توجہ کرتے تو پورے جسم کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتے۔ آسمان کی بہ نسبت زمین پر زیادہ نگاہ رکھا کرتے تھے اور ہر ملنے والے پر سلام میں پہل کرتے۔

میں (امام حسن علیہ السلام) نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انداز گفتگو کیسا تھا؟

انہوں نے کہا: ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیریں کلام تھے اور واضح الفاظ سے اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتے اور آپ کا کلام الفاظ کی کمی بیشی سے معرا ہوتا اور آپؐ کی تمام گفتگو جیسی موتیوں کی لڑی پروئی ہوتی تھی۔ اور آپؐ دائم الحزن اور ہمیشہ غور وفکر میں مصروف اور آپؐ بلاضرورت کلام نہیں کرتے تھے اور آپؐ کی گفتگو مختصر مگر جامع ہوتی تھی۔

آپؐ نرم خو تھے اور بد خلق نہ تھے اور آپؐ چھوٹی سے چھوٹی نعمت کی بھی قدر کرتے تھے اور آپؐ کھانے کی مدح یا خدمت نہیں کرتے تھے اور دنیا اور متاع دنیا کی وجہ سے ناراض نہ ہوتے تھے اور جب حق وصداقت کا مسئلہ درپیش ہوتا تو

آپؐ شیر کی طرح سے غضب ناک ہوجاتے اور کسی کو آپؐ کا سامنا کرنے کی ہمت نہ ہوتی تھی اور جب تک حق کو سربلندی نہ ملتی اس وقت تک بے چین رہتے۔ اور جب اشارہ کرنا مطلوب ہوتا تو اپنے پورے ہاتھ سے اشارہ کرتے اور جب کبھی کسی چیز پر تعجب ہوتا تو الٹے ہاتھ کا اشارہ کرتے اور جب کلام کرتے تو دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے قریب کرتے اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر زور سے رکھتے اور جب آپؐ ناراض ہوتے تو آپؐ چہرہ پھیر لیتے اور رنگ مبارک متغیر ہوجاتا اور جب مسکراتے تو آپؐ کی مسکراہٹ خفیف ہوتی اور تبسم سے آگے تجاوز نہ کرتی''۔

امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عرصے تک اس خبر کو اپنے بھائی امام حسین علیہ السلام سے مخفی رکھا۔ پھر میں نے اس بات کی انہیں خبر دی تو پتہ چلا کہ وہ مجھ سے بھی پہلے ہند بن ابی ہالہ سے حلیہ مبارک سن چکے تھے اور انہوں نے بتایا کہ انہوں اپنے والد ماجد امیر المومنین علیہ السلام سے رسول خدا کے دخول، خروج اور ان کی مجلس کے متعلق بھی سوال کیا تھا۔

چنانچہ امام حسین علیہ السلام نے امیر المومنینؑ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''جب آپؐ گھر تشریف لاتے تو اس وقت کو تین حصوں میں تقسیم کرتے تھے۔

ان کے وقت کا ایک حصہ اللہ کے لئے ہوتا تھا (جس میں وہ عبادت کرتے تھے) ایک حصہ افراد خانہ کے لئے ہوتا تھا اور ایک حصہ ان کے اپنے لئے ہوتا تھا۔ اور آپؐ لوگوں کو بھرپور وقت دیا کرتے تھے جس میں عام و خاص آپؐ سے مل سکتے تھے۔

آپؐ اپنی محفل میں اہل فضل کو مقدم رکھتے تھے اور آپؐ کی نظر میں فضیلت کا معیار دین کے احکام کی پابندی تھی۔ اور حاجت مند افراد آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپؐ ان کی حاجت برآوری کے لئے کوشاں ہوتے۔ امت کو مسائل دین بتاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے جو یہاں حاضر ہے اس کو چاہئے کہ غائب تک یہ پیغام پہنچائے۔ اور فرماتے تھے کہ جو شخص اپنی حاجت مجھ تک نہیں لاسکتا، تم اس کی حاجت مجھ تک لے آؤ اور جو شخص ایسے شخص کی حاجت کسی حکمران تک لے جائے تو اللہ بروز قیامت اسے ثابت قدم رکھے گا۔

لوگ خالی جھولیاں لے کر آتے تو اپنی جھولیاں بھر کے جاتے اور صاحب علم و دانش بن کر واپس جاتے''۔

میں (امام حسین علیہ السلام) نے والد علیہ السلام سے پوچھا: گھر سے باہر آپؐ کا طرز عمل کیسا ہوتا تھا؟

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ''آپؐ بلاضرورت کلام نہیں کرتے تھے اور آپؐ لوگوں کو اپنے ساتھ ملاتے تھے، انہیں اپنے سے متنفر نہیں کرتے تھے اور ہر قوم کے سربراہ کا احترام کرتے تھے اور اسے اس کی قوم پر والی مقرر کرتے تھے اور لوگوں کو عذاب آخرت سے ڈراتے تھے۔ آپؐ کسی کے ساتھ سختی روا نہ رکھتے اور بداخلاقی کا مظاہرہ نہ کرتے تھے اور جو صحابی چند دن تک نہ آتا اس کے متعلق لوگوں سے دریافت کرتے تھے اور لوگوں سے ان کے حالات پوچھتے تھے اور اچھائی کی تعریف

کرتے اور اسے تقویت پہنچاتے تھے اور برائی کی تنقیص کرتے اور اسے کمزور کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

آپؑ تمام کاموں میں اعتدال کو مدنظر رکھتے تھے اور افراط وتفریط کو پسند نہیں کرتے تھے۔ آپؑ غفلت نہیں کرتے تھے کہ مبادا لوگ غفلت کرنے لگیں یا باطل کی طرف میلان پیدا کریں۔ آپؑ امر حق سے کوتاہی نہیں کرتے تھے اور اپنے قریبی ساتھیوں کو بھی کوتاہی کرنے سے منع کرتے تھے۔ باکردار انسان آپؑ کی نگاہ میں افضل ہوتے تھے اور آپؑ تمام مسلمانوں کے خیر خواہ تھے اور آپؑ کی نظر میں وہی قابل قدر قرار پاتا تھا جو لوگوں کا زیادہ ہمدرد اور غمگسار ہوتا تھا''۔

امام حسین علیہ السلام نے امیر المومنین علیہ السلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل کے متعلق پوچھا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ''آپؐ بیٹھتے تو ذکرِ خدا کرتے اور اٹھتے تو ذکرِ خدا کرتے اور محفل میں جہاں آپؐ کو جگہ ملتی بیٹھ جاتے تھے اور لوگوں کو بھی اسی بات کا حکم دیتے تھے اور تمام شرکائے محفل کو یکساں مستفید ہونے کا موقع دیتے تھے۔ اور آپؐ کا کوئی ساتھی یہ نہیں سمجھتا تھا کہ حضورؐ نے اس پر کسی دوسرے کو ترجیح دی ہے۔ اور اگر کوئی شخص حاجت لے کر آتا تو وہ اپنی مراد پا کر جاتا یا کم از کم حضرتؐ سے اچھا فرمان سن کر جاتا تھا۔ آپؐ کا خلق تمام لوگوں کے لئے وسیع تھا اور آپؐ سب کے لئے شفیق والد تھے اور حق کے لئے سب برابر تھے۔

آپؐ کی محفل حلم وحیا، صدق وامانت کی محفل ہوتی تھی، جس میں آوازیں بلند نہیں ہوتی تھیں اور آپؐ کی محفل میں لوگوں کی عیب جوئی اور کمزوریاں بیان نہیں ہوتی تھیں۔ محفل کے باہمی تعلقات تقویٰ پر موقوف ہوتے تھے۔

اور شرکائے محفل ایک دوسرے سے تواضع سے پیش آتے تھے۔ جہاں بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر رحم کیا جاتا تھا اور صاحب حاجت افراد کو اپنے اوپر ترجیح دی جاتی تھی اور مسافروں کا خیال رکھا جاتا تھا''۔

میں (امام حسین علیہ السلام) نے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے ساتھیوں سے رویہ کیسا تھا؟

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ''آپؐ ہمیشہ خوش اخلاق، نرم خور ہتے تھے۔ آپؐ تنگ دل اور تنگ مزاج ہرگز نہیں تھے۔ فحش گوئی پسند نہیں تھی اور کسی کا عیب بیان نہ کرتے تھے۔ ناحق مزاح سے پرہیز کرتے تھے اور کسی کی بلاوجہ مداح نہیں کرتے تھے۔ جس چیز کو پسند نہ کرتے اس سے تغافل فرماتے تھے۔ کسی کو مایوس نہیں کرتے تھے اور کسی امیدوار کو ناکام نہیں پلٹاتے تھے۔

اور آپؐ تکبر، کثرت طلبی اور بے مقصد گفتگو جیسی تینوں صفات سے منزّہ تھے۔ اور آپؐ کسی کی مذمت نہیں کرتے تھے اور کسی کو شرمندہ نہیں کرتے تھے۔ اور نہ ہی کسی کی کمزوریوں کے درپے ہوتے تھے۔

اور آپؐ بس وہی کلام کرتے جس کے ثواب کی امید رکھتے تھے اور جب آپؐ گفتگو کرتے تھے تو آپؐ کے اصحاب ہمہ تن گوش ہو کر آپؐ کے فرمان کو سنتے تھے۔ اور یوں خاموش رہتے جیسا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں اور

جب آپؐ خاموش ہوتے تو صحابہ گفتگو کرتے اور آپؐ کے سامنے صحابہ آپس میں نہیں جھگڑتے تھے اور اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو کرتا تو صحابہ خاموش ہو کر سنا کرتے تھے۔ جب کبھی صحابہ مسکراتے تو آپؐ بھی ان کے ساتھ مسکراتے اور جس سے آپؐ کے اصحاب تعجب کرتے تو آپ بھی تعجب کا اظہار کرتے۔ اور اگر کوئی بدو آپؐ سے سختی سے پیش آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر صبر کرتے، ایسے شخص کو صحابہ کھینچ کر بٹھا دیتے تھے اور فرماتے تھے جب تم کسی حاجت مند کو حاجت کے لئے تگ و دو کرتے ہوئے دیکھو تو اس کے ساتھ نرمی کرو اور ہم پلہ کے علاوہ کسی کی ثناء قبول نہیں کرتے تھے۔ اور کسی کی بات پر آپؐ کو ٹوکنے کی عادت نہ تھی اور نہ ہی کسی کی گفتگو کے دوران اٹھ کر کھڑے ہوتے تھے''۔

میں (امام حسین علیہ السلام) نے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاموشی کیسی ہوتی تھی؟

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ''آپؐ کا سکوت چار چیزوں یعنی حلم، ہوشیاری، اندازہ گیری اور فکر پر مشتمل ہوتا تھا۔ آپؐ ہمیشہ تسویہ نظر اور استماع بین الناس کے متعلق اندازہ فرماتے تھے۔ اور آپؐ ہمیشہ باقی رہنے والی اور فنا ہونے والی چیزوں کے متعلق سوچا کرتے تھے اور آپؐ کے لئے حلم وصبر یکجا کر دیئے گئے تھے۔ چنانچہ کوئی چیز آپؐ کو غضب ناک نہیں کر سکتی تھی اور نہ ہی کوئی چیز آپؐ کو متنفر کر سکتی تھی اور آپؐ کی ہوشیاری چار بنیادوں پر مشتمل ہوتی تھی۔

1۔ اچھی چیز کو اپنانا تا کہ آپؐ کی اقتدا ہو سکے۔

2۔ قبیح کو ترک کرنا تا کہ لوگ اس سے باز رہیں۔

3۔ اور امت کی اصلاح وفلاح کے لئے مقدور بھر کوشش۔

4۔ اور امت کے لئے دنیا وآخرت کی بھلائی جمع کرنا''۔

میں نے شمائل مبارکہ کی روایت مختلف اسناد سے اپنے مشائخ سے نقل کی ہے جسے میں نے ''کتاب النبوۃ'' میں نقل کیا ہے۔ اور اس مقام پر میں نے اس روایت کا صرف وہی حصہ نقل کیا ہے جو امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کیونکہ اس کتاب میں ہم نے یہ التزام کیا ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام کی مرویات ہی نقل کی جائیں۔ اور میں نے اس حدیث کے مشکل الفاظ کی شرح اپنی کتاب معانی الاخبار میں لکھی ہے۔

باب 30

امام علی رضا علیہ السلام سے مروی اخبار منثورہ

1 مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمُفَسِّرُ الْجُرْجَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحُسَيْنِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ نُعِيَ إِلَى الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ علیہ السلام إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ هُوَ أَكْبَرُ أَوْلَادِهِ وَ هُوَ يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ وَ قَدِ اجْتَمَعَ نُدَمَاؤُهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ دَعَا بِطَعَامِهِ وَ قَعَدَ مَعَ نُدَمَائِهِ وَ جَعَلَ يَأْكُلُ أَحْسَنَ مِنْ أَكْلِهِ سَائِرَ الْأَيَّامِ وَ يَحُثُّ نُدَمَاءَهُ وَ يَضَعُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَ يَعْجَبُونَ مِنْهُ أَنْ لَا يَرَوْنَ لِلْحُزْنِ أَثَراً فَلَمَّا فَرَغَ قَالُوا يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ لَقَدْ رَأَيْنَا عَجَباً أُصِبْتَ بِمِثْلِ هَذَا الِابْنِ وَ أَنْتَ كَمَا تُرَى قَالَ وَ مَا لِي لَا أَكُونُ كَمَا تَرَوْنَ وَ قَدْ جَاءَ فِي خَبَرِ أَصْدَقِ الصَّادِقِينَ أَنِّي مَيِّتٌ وَ إِيَّاكُمْ إِنَّ قَوْماً عَرَفُوا الْمَوْتَ فَجَعَلُوهُ نُصْبَ أَعْيُنِهِمْ وَ لَمْ يُنْكِرُوا مَنْ يَخْطَفُهُ الْمَوْتُ مِنْهُمْ وَ سَلَّمُوا لِأَمْرِ خَالِقِهِمْ عَزَّ وَ جَلَّ.

ترجمہ

ابوالحسن محمد بن قاسم مفسر جرجانی نے ہم سے بیان کیا، ان سے احمد بن حسن حسینی نے بیان کیا، انہوں نے حسن بن علی سے سنا، انہوں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے محمد تقی علیہ السلام سے سنا، انہوں اپنے والد امام علی رضا علیہ السلام سے سنا، انہوں نے اپنے والد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا، انہوں نے فرمایا: ''امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے دوستوں کے ساتھ دستر خوان پر کھانا کھانے کے لیے بیٹھے کہ انہیں ان کے بڑے فرزند اسماعیل بن جعفر کی موت کی اطلاع ملی۔

آپؑ یہ سن کر مسکرا دیئے پھر آپؑ نے طعام حاضر کرنے کا حکم دیا اور اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر کھانا کھانے لگے اور اس دن آپ نے دوسرے دنوں کی بہ نسبت زیادہ سکون سے کھانا کھایا اور اپنے دوستوں کو بھی کھانا کھانے کی ترغیب دیتے رہے اور ان کے سامنے کھانا رکھتے رہے۔ آپؑ کے دوست یہ دیکھ کر تعجب کرنے لگے کہ آپؑ پر غم کا کوئی اثر تک نہیں ہے، جب آپؑ کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا: فرزند رسولؐ! ہم نے عجیب ماجرا دیکھا آپؑ کا فرزند انتقال کر گیا اور آپؑ کی یہ حالت ہے!

آپؑ نے فرمایا: ''میری ایسی حالت آخر کیونکر نہ ہو؟ کیونکہ اصدق الصادقین خدا نے یہ خبر دی ہے کہ میں نے مرنا

ہے اور تم نے بھی مرنا ہے''۔ اس خبر کے بعد ایک گروہ نے موت کو اپنی نگاہوں میں جگہ دی اور اسے خوب پہچانا اور اسی لئے وہ موت کے وارد ہونے کو ہرگز عجیب نہیں سمجھتے اور انہوں نے اپنے امر کو خدا کے حوالے کر دیا''۔

2 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ الرِّضَاؑ عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ قَوْمٌ مِنْ خَوَاصِّ الصَّادِقِؑ جُلُوساً بِحَضْرَتِهِ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ مضحية مُصْحِيَةٍ فَقَالُوا يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ مَا أَحْسَنَ أَدِيمَ هَذِهِ السَّمَاءِ وَ أَنْوَارَ هَذِهِ النُّجُومِ وَ الْكَوَاكِبِ فَقَالَ الصَّادِقُؑ إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ هَذَا وَ إِنَّ الْمُدَبِّرَاتِ الْأَرْبَعَةَ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ إِسْرَافِيلَ وَ مَلَكَ الْمَوْتِؑ يَنْظُرُونَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَرَوْنَكُمْ وَ إِخْوَانَكُمْ فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ وَ نُورُكُمْ إِلَى السَّمَاوَاتِ وَ إِلَيْهِمْ أَحْسَنُ مِنْ أَنْوَارِ هَذِهِ الْكَوَاكِبِ وَ إِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ كَمَا تَقُولُونَ مَا أَحْسَنَ أَنْوَارَ هَؤُلَاءِ الْمُؤْمِنِينَ.

ترجمہ

اسی اسناد سے امام علی رضاؑ سے مروی ہے انہوں نے اپنے والد امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کی، انہوں نے فرمایا:۔''ایک چاندنی رات میں امام جعفر صادقؑ کے خواص آپؑ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؑ کے ساتھیوں نے کہا: فرزند رسولؐ! آسمانی چہرہ اور نجوم و کواکب کا نور کتنا خوبصورت ہے؟

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:''تم یہ بات کہتے ہو لیکن مدبرات اربعہ جبریل و میکائیل و اسرافیل و ملک الموت جب زمین پر نگاہ کرتے ہیں اور تمہیں اور تمہارے بھائیوں کو زمین کے گوشوں میں دیکھتے ہیں اور تمہارے نور کی کرنوں کو آسمان اور خود اپنی جانب بلند ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں تو وہ بھی تمہاری طرح سے کہتے ہیں۔

ان مومنین کا نور کتنا ہی حسین ہے!''

3 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ الرِّضَاؑ عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍؑ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الصَّادِقِؑ فَقَالَ قَدْ سَئِمْتُ الدُّنْيَا فَأَتَمَنَّى عَلَى اللهِ الْمَوْتَ فَقَالَ تَمَنَّ الْحَيَاةَ لِتُطِيعَ لَا لِتَعْصِيَ فَلَأَنْ تَعِيشَ فَتُطِيعَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَمُوتَ فَلَا تَعْصِيَ وَ لَا تُطِيعَ.

ترجمہ

اسی اسناد سے امام علی رضاؑ سے مروی ہے آپؑ نے اپنے والد امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کی، آپؑ نے فرمایا:''ایک شخص امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں آیا اور کہا:۔''میں زندگی سے اکتا گیا ہوں، میں اللہ سے موت کی تمنا کرتا ہوں''۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: زندگی کی قیمت یہ ہے کہ تم اطاعت کرو اور نافرمانی نہ کرو۔ لہٰذا اگر تم زندہ رہو اور اطاعت کرو تو یہ تمہارے لئے موت سے بہتر ہے جس میں تم نہ تو اطاعت کر سکتے ہو اور نہ ہی نافرمانی کر سکتے ہو''۔

4 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ الصَّادِقُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُونُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجَنَّةِ أَكْثَرُ مِمَّا بَيْنَ الثَّرَى وَ الْعَرْشِ لِكَثْرَةِ ذُنُوبِهِ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ يَبْكِيَ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ نَدَماً عَلَيْهَا حَتَّى يَصِيرَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهَا أَقْرَبُ مِنْ جَفْنِهِ إِلَى مُقْلَتِهِ.

ترجمہ

اسی اسناد سے امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے۔آپؑ نے اپنے والد امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کی،انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی،آپؑ نے فرمایا:۔''کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص کے گناہوں کی وجہ سے جنت کا فاصلہ زمین سے عرش جتنا ہوتا ہے لیکن وہ اپنے گناہوں پر ندامت محسوس کرتے ہوئے خوف خدا سے رو پڑتا ہے تو جنت اس کے اتنا قریب ہو جاتی ہے جتنا کہ آنکھ کی سفیدی آنکھ کی سیاہی کے قریب ہے''۔

5 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قِيلَ لِلصَّادِقِ أَخْبِرْنَا عَنِ الطَّاعُونِ قَالَ عَذَابُ اللهِ لِقَوْمٍ وَ رَحْمَةٌ لِآخَرِينَ قَالُوا وَ كَيْفَ تَكُونُ الرَّحْمَةُ عَذَاباً قَالَ أَ مَا تَعْرِفُونَ أَنَّ نِيرَانَ جَهَنَّمَ عَذَابٌ عَلَى الْكُفَّارِ وَ خَزَنَةُ جَهَنَّمَ مَعَهُمْ فِيهَا فَهِيَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ.

ترجمہ

اسی اسناد سے امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے،آپؑ نے اپنے والد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی،آپؑ نے فرمایا:۔''امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا گیا کہ آپؑ ہمیں طاعون کے متعلق خبر دیں

آپؑ نے فرمایا:۔''طاعون ایک قوم کے لئے اللہ کا عذاب اور دوسروں کے لئے رحمت ہے''۔

لوگوں نے کہا: بھلا رحمت عذاب کیسے بن سکتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا:''دوزخ کی آگ کفار کے لیے عذاب ہوگی اور دوزخ کے خازن فرشتے بھی ان کے ساتھ ہوں گے مگر وہی آگ ان کے لیے رحمت ہوگی''۔

6 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ الصَّادِقُ كَمْ مِمَّنْ كَثُرَ ضَحِكُهُ لَاعِباً يَكْثُرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بُكَاؤُهُ وَ كَمْ مِمَّنْ كَثُرَ بُكَاؤُهُ عَلَى ذَنْبِهِ خَائِفاً يَكْثُرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الْجَنَّةِ سُرُورُهُ وَ ضَحِكُهُ.

ترجمہ

اسی اسناد سے امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے،آپؑ نے اپنے والد سے روایت کی،انہوں نے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:''بہت سے لوگ ایسے ہیں جو دنیا میں زیادہ ہنستے ہیں اور لہو و لعب میں مصروف رہتے ہیں،انہیں قیامت

کے دن زیادہ رونا پڑے گا۔ اور بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اپنے گناہوں پر زیادہ روتے ہیں اور خائف رہتے ہیں ایسے لوگ قیامت کے دن جنت میں بہت سی خوشیاں حاصل کریں گے اور زیادہ ہنسیں گے"۔

7 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ سَأَلَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عليه السلام عَنْ بَعْضِ أَهْلِ مَجْلِسِهِ فَقِيلَ عَلِيلٌ فَقَصَدَهُ عَائِداً وَ جَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَوَجَدَهُ دَنِفاً فَقَالَ لَهُ أَحْسِنْ ظَنَّكَ بِاللهِ تَعَالَى فَقَالَ أَمَّا ظَنِّي بِاللهِ فَحَسَنٌ وَ لَكِنْ غَمِّي لِبَنَاتِي مَا أَمْرَضَنِي غَيْرَ رِفْقِي بِهِنَّ فَقَالَ الصَّادِقُ عليه السلام الَّذِي تَرْجُوهُ لِتَضْعِيفِ حَسَنَاتِكَ وَ مَحْوِ سَيِّئَاتِكَ فَارْجُهُ لِإِصْلَاحِ حَالِ بَنَاتِكَ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ لَمَّا جَاوَزْتُ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى وَ بَلَغْتُ أَغْصَانَهَا وَ قُضْبَانَهَا رَأَيْتُ بَعْضَ ثِمَارِ قُضْبَانِهَا أَثْدَاؤُهُ مُعَلَّقَةٌ يَقْطُرُ مِنْ بَعْضِهَا اللَّبَنُ وَ مِنْ بَعْضِهَا الْعَسَلُ وَ مِنْ بَعْضِهَا الدُّهْنُ وَ يَخْرُجُ مِنْ بَعْضِهَا شِبْهُ دَقِيقِ السَّمِيدِ وَ مِنْ بَعْضِهَا النَّبَاتُ وَ مِنْ بَعْضِهَا كَالنَّبِقِ فَيَهْوِي ذَلِكَ كُلُّهُ إِلَى نَحْوِ الْأَرْضِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي أَيْنَ مَقَرُّ هَذِهِ الْخَارِجَاتِ عَنْ هَذِهِ الْأَثْدَاءِ وَ ذَلِكَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مَعِي جَبْرَئِيلُ لِأَنِّي كُنْتُ جَاوَزْتُ مَرْتَبَتَهُ وَ اخْتَزَلَ دُونِي فَنَادَانِي رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ فِي سِرِّي يَا مُحَمَّدُ هَذِهِ أَنْبَتُّهَا فِي هَذَا الْمَكَانِ الْأَرْفَعِ لِأَغْذُوَ مِنْهَا بَنَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أُمَّتِكَ وَ بَنِيهِمْ فَقُلْ لِآبَاءِ الْبَنَاتِ لَا تَضِيقَنَّ صُدُورُكُمْ عَلَى فَاقَتِهِنَّ فَإِنِّي كَمَا خَلَقْتُهُنَّ أَرْزُقُهُنَّ.

ترجمہ

اسی اسناد سے امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے، انہوں نے اپنے والد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے فرمایا: "امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک اہل مجلس کے متعلق پوچھا تو آپؑ کو بتایا گیا کہ وہ بیمار ہے۔

آپؑ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے اسے قریب المرگ پایا تو آپ نے فرمایا: خدا پر حسن ظن رکھو!

اس نے کہا: خدا کے متعلق میرا اچھا گمان ہے لیکن میں اپنی بیٹیوں کے متعلق سخت پریشان ہوں، مجھے ان کی پریشانی نے ہی بیمار کیا ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:۔ جس ذات سے تم اپنی نیکیوں کے دگنا ہونے اور برائیوں کے مٹانے کی امید رکھتے ہو، اسی ذات سے ہی اپنی بیٹیوں کی اصلاح کی امید رکھو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ "جب میرا گزر سدرۃ المنتہٰی سے ہوا اور میں اس کی ٹہنیوں کے پاس پہنچا تو میں نے دیکھا کہ اس کی بعض بیریوں سے دودھ ٹپک رہا تھا اور بعض سے شہد ٹپک رہا تھا اور بعض سے تیل ٹپک رہا تھا اور بعض سے میدے کی طرح سے آٹا ٹپک رہا تھا۔ اور بعض سے شکر ٹپک رہی تھی اور بعض سے شیرہ ٹپک رہا تھا اور یہ تمام چیزیں زمین کی طرف جا رہی تھیں۔

یہ منظر دیکھ کر میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یہ سب کچھ زمین کے کس مقام پر جا رہے ہونگے۔اس وقت جبریل امینؑ بھی میرے ساتھ موجود نہیں تھے۔کیونکہ میں ان سے آگے گزر گیا تھا اور وہ مجھ سے بہت نیچے رہ گئے تھے۔اس وقت خداوند عالم نے میرے دل میں مجھے ندا دی

''محمدؐ! میں نے اس بلند و بالا مقام پر اسے اگایا ہے اور ان نعمتوں سے میں آپؐ کی امت کے مومنین کی لڑکیوں اور لڑکوں کی پرورش کرتا ہوں۔آپؐ لڑکیوں کے والد سے کہہ دیں کہ وہ اپنی لڑکیوں کے فقر و فاقہ کے لئے تنگ دل نہ ہوں جس طرح سے میں نے انہیں پیدا کیا ہے اسی طرح سے انہیں رزق بھی دیتا ہوں''۔

8 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَتَبَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى بَعْضِ النَّاسِ إِنْ أَرَدْتَ أَنْ يُخْتَمَ بِخَيْرٍ عَمَلُكَ حَتَّى تُقْبَضَ وَ أَنْتَ فِي أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ فَعَظِّمْ لِلَّهِ حَقَّهُ أَنْ لَا تَبْذُلَ نَعْمَاءَهُ فِي مَعَاصِيهِ وَ أَنْ تَغْتَرَّ بِحِلْمِهِ عَنْكَ وَ أَكْرِمْ كُلَّ مَنْ وَجَدْتَهُ يَذْكُرُ مِنَّا أَوْ يَنْتَحِلُ مَوَدَّتَنَا ثُمَّ لَيْسَ عَلَيْكَ صَادِقاً كَانَ أَوْ كَاذِباً إِنَّمَا لَكَ نِيَّتُكَ وَ عَلَيْهِ كَذِبُهُ.

ترجمہ

اسی اسناد سے امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے۔آپؑ نے اپنے والد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی۔آپؑ نے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص کو تحریر فرمایا:''اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا خاتمہ تمہارے بہترین عمل پر ہو اور افضل ترین عمل کی حالت میں تمہیں موت نصیب ہو تو پھر خدا کے حق کی تعظیم کرو اور اس کی عطا کردہ نعمتوں کو اس کی نافرمانی میں خرچ نہ کرو اور خدا کے حلم کو دیکھ کر کسی دھوکہ میں مبتلا نہ ہو۔اور ہر اس شخص کی عزت کرو جسے تم ہمارا ذکر کرتے ہوئے پاؤ یا جو بھی ہماری مودت کا دعویٰ کرے۔اور تمہیں اس سے غرض نہیں ہونی چاہیے کہ وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے یا جھوٹا ہے۔تمہیں اپنی نیت کی جزا ملے گی اور اسے اس کے جھوٹ کی سزا ملے گی''۔

9 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَانَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي طَرِيقٍ وَ مَعَهُ قَوْمٌ مَعَهُمْ أَمْوَالٌ وَ ذُكِرَ لَهُمْ أَنَّ بَارِقَةً فِي الطَّرِيقِ يَقْطَعُونَ عَلَى النَّاسِ فَارْتَعَدَتْ فَرَائِصُهُمْ فَقَالَ لَهُمُ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا لَكُمْ قَالُوا مَعَنَا أَمْوَالُنَا نَخَافُ عَلَيْهَا أَنْ تُؤْخَذَ مِنَّا أَ فَتَأْخُذُهَا مِنَّا فَلَعَلَّهُمْ يَنْدَفِعُونَ عَنْهَا إِذَا رَأَوْا أَنَّهَا لَكَ فَقَالَ وَ مَا يُدْرِيكُمْ لَعَلَّهُمْ لَا يَقْصِدُونَ غَيْرِي وَ لَعَلَّكُمْ تَعْرِضُونِّي بِهَا لِلتَّلَفِ فَقَالُوا فَكَيْفَ نَصْنَعُ نَدْفِنُهَا قَالَ ذَلِكَ أَضْيَعُ لَهَا فَلَعَلَّ طَارِياً يَطْرِي عَلَيْهَا فَيَأْخُذَهَا وَ لَعَلَّكُمْ لَا تَغْتَدُونَ إِلَيْهَا بَعْدُ فَقَالُوا كَيْفَ نَصْنَعُ دُلَّنَا قَالَ أَوْدِعُوهَا مَنْ يَحْفَظُهَا وَ يَدْفَعُ عَنْهَا وَ يُرْبِيهَا وَ يَجْعَلُ الْوَاحِدَ مِنْهَا أَعْظَمَ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا ثُمَّ يَرُدُّهَا وَ يُوَفِّرُهَا عَلَيْكُمْ أَحْوَجَ مَا

تَكُونُونَ إِلَيْهَا قَالُوا مَنْ ذَاكَ قَالَ ذَاكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالُوا وَ كَيْفَ نُودِعُهُ قَالَ تَتَصَدَّقُونَ بِهِ عَلَى ضُعَفَاءِ الْمُسْلِمِينَ قَالُوا وَ أَنَّى لَنَا الضُّعَفَاءُ بِحَضْرَتِنَا هَذِهِ قَالَ فَاعْزِمُوا عَلَى أَنْ تَتَصَدَّقُوا بِثُلُثِهَا لِيَدْفَعَ اللهُ عَنْ بَاقِيهَا مَنْ تَخَافُونَ قَالُوا قَدْ عَزَمْنَا قَالَ فَأَنْتُمْ فِي أَمَانِ اللهِ فَامْضُوا فَمَضَوْا فَظَهَرَتْ لَهُمُ الْبَارِقَةُ فَخَافُوا فَقَالَ الصَّادِقُ عليه السلام كَيْفَ تَخَافُونَ وَ أَنْتُمْ فِي أَمَانِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَتَقَدَّمَ الْبَارِقَةُ وَ تَرَجَّلُوا وَ قَبَّلُوا يَدَ الصَّادِقِ عليه السلام وَ قَالُوا رَأَيْنَا الْبَارِحَةَ فِي مَنَامِنَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَأْمُرُنَا بِعَرْضِ أَنْفُسِنَا عَلَيْكَ فَنَحْنُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَ نَصْحَبُكَ وَ هَؤُلَاءِ لِنَدْفَعَ عَنْهُمُ الْأَعْدَاءَ وَ اللُّصُوصَ فَقَالَ الصَّادِقُ عليه السلام لَا حَاجَةَ بِنَا إِلَيْكُمْ فَإِنَّ الَّذِي دَفَعَكُمْ عَنَّا يَدْفَعُهُمْ فَمَضَوْا سَالِمِينَ وَ تَصَدَّقُوا بِالثُّلُثِ وَ بُورِكَ لَهُمْ فِي تِجَارَاتِهِمْ فَرَبِحُوا لِلدِّرْهَمِ عَشَرَةً فَقَالُوا مَا أَعْظَمَ بَرَكَةَ الصَّادِقِ عليه السلام فَقَالَ الصَّادِقُ عليه السلام قَدْ تَعَرَّفْتُمُ الْبَرَكَةَ فِي مُعَامَلَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَدُومُوا عَلَيْهَا.

ترجمہ

اسی اسناد سے امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے۔آپ نے اپنے والد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے فرمایا:۔"امام جعفر صادق علیہ السلام سفر کر رہے تھے آپؑ کے ساتھ کچھ دوسرے لوگ تھے جن کے پاس سامان تجارت تھا۔اور راستے میں انہیں پتہ چلا کہ آگے کچھ ڈاکو قافلوں کو لوٹ رہے ہیں۔یہ خبر سن کر وہ کانپنے لگے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:"تم لوگ کیوں رک گئے ہو؟"

انہوں نے کہا: ہمارے پاس بہت سا مال اور سامان ہے اور ہمیں خطرہ ہے کہ کہیں سب کچھ لٹ نہ جائے۔تو کیا ہمارا سارا مال ومتاع آپ ہم سے لینا پسند کریں گے؟ اور ممکن ہے جب ڈاکوؤں کو یہ علم ہو کہ یہ سارا سامان آپ کا ہے تو وہ نہ لوٹیں"۔

آپؑ نے فرمایا:"مگر یہ بھی تو ممکن ہے کہ وہ صرف مجھے ہی لوٹنا چاہتے ہوں اور میری وجہ سے تمہارا سارا مال بھی لٹ جائے"۔

اہل قافلہ نے کہا: پھر آپؑ ہی ہمیں مشورہ دیں اگر آپؑ کہیں تو ہم سارا مال اور سامان زمین میں دفن کر دیتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا:"یہ تجویز زیادہ نقصان دہ ہے کیونکہ ممکن ہے کسی کو اس کا پتہ چل جائے تو وہ زمین کھود کر تمہارا سارا مال ہی نکال لے جائے اور یہ بھی ممکن ہے تمہیں دوبارہ یہاں آنا ہی نصیب نہ ہو"۔

اہل قافلہ نے کہا: پھر آپ ہی بتائیں ہم کیا کریں؟

آپؑ نے فرمایا: تم اپنا سامان اس کے حوالے کر و جو اس کی حفاظت کرے اور اس کی پرورش کر کے اسے دنیا و مافیہا

سے بڑا بناں ے اور جب تمہیں اس کی ضرورت ہو تو وہ اسے تمہیں واپس بھی کر دے''۔
اہل قافلہ نے کہا: ''بتائیں وہ کون ہے؟''
آپؑ نے فرمایا: ''وہ رب العالمین ہے''۔
اہل قافلہ نے کہا: بھلا ہم اپنا سامان اس کے سپرد کیسے کریں؟
آپؑ نے فرمایا: ''اس کی صورت یہ ہے کہ تم غریب اور کمزور مسلمانوں پر صدقہ کرو''۔
انہوں نے کہا: مگر اس وقت ہم غرباء و مساکین کو کہاں سے لائیں؟
آپؑ نے فرمایا: ''تم یہ ارادہ کر لو کہ تم اس مال کی تہائی خدا کی راہ میں صدقہ کرو گے اور وہ تم سے تمام خطرات دور کرے گا''۔
اہل قافلہ نے کہا:۔ ہم نے ارادہ کر لیا ہے۔
آپؑ نے فرمایا:۔ ''اب تم خدا کی امان میں ہو، اب چل پڑو''۔
قافلہ چل پڑا۔ کچھ دیر کے بعد ڈاکوؤں کی ٹولی ظاہر ہوئی تو اہل قافلہ خوف زدہ ہو گئے۔
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''تمہیں ڈرنے کی کیا ضرورت ہے تم تو خدا کی امان میں ہو؟''
اتنے میں ڈاکوؤں کا گروہ آ گے آیا اور وہ اپنی سواریوں سے اتر پڑے اور امامؑ کے ہاتھوں کو بوسے دینے لگے۔ اور انہوں نے کہا: ہم نے آج رات خواب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں آپ کے سامنے حاضر ہونے کا حکم دیا۔ اسی لئے ہم آپؑ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور اب ہم آپ کے آگے چلیں گے اور آپؑ کا دفاع کریں گے اور آپؑ کے قافلے کو چوروں اور ڈاکوؤں سے محفوظ رکھیں گے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:۔ ''مگر ہمیں تمہاری کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جس خدا نے ہمیں تم سے محفوظ رکھا ہے وہی ہمیں دوسروں سے بھی محفوظ رکھے گا''۔
الغرض قافلہ صحیح سلامت اپنی منزل پر پہنچ گیا اور انہوں نے ایک تہائی مال خدا کی راہ میں صدقہ کیا اور خدا نے انہیں تجارت میں برکت عطا کی اور ایک درہم کے بدلے انہیں دس درہم منافع ملا۔
اہل قافلہ نے کہا: امام جعفر صادقؑ کتنے ہی بابرکت ہیں۔
آپؑ نے فرمایا: ''اب تم نے خدا کے ساتھ معاملہ کرنے کی برکت کو جان لیا ہے اور آئندہ بھی اسی پر قائم رہنا''۔

10 وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ رَأَى الصَّادِقُ عليه السلام رَجُلًا قَدِ اشْتَدَّ جَزَعُهُ عَلَى وَلَدِهِ فَقَالَ يَا هَذَا جَزِعْتَ لِلْمُصِيبَةِ الصُّغْرَى وَ غَفَلْتَ عَنِ الْمُصِيبَةِ الْكُبْرَى وَ لَوْ كُنْتَ لِمَا صَارَ إِلَيْهِ وَلَدُكَ مُسْتَعِدّاً لَمَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ جَزَعُكَ فَمُصَابُكَ بِتَرْكِكَ الِاسْتِعْدَادَ أَعْظَمُ مِنْ

مُصَابِكَ بِوَلَدِكَ.

ترجمہ

اسی اسناد سے امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے آپؑ نے اپنے والد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے فرمایا:۔''امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنے فرزند کی موت پر سخت جزع فزع کر رہا تھا تو آپؑ نے اس سے فرمایا:''اے شخص! تم چھوٹی مصیبت پر واویلا کر رہے ہو اور بڑی مصیبت سے غافل ہو۔ اگر تم نے اس سفر کی تیاری کی ہوتی جس کی طرف تمہارا فرزند روانہ ہو چکا ہے تو تم اتنا زیادہ واویلا نہ کرتے۔ اور یاد رکھو! تمہارا آخرت کی تیاری کو چھوڑ دینا تمہارے فرزند کی موت سے بڑی مصیبت ہے''۔

11 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الرِّضَا عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عليه السلام أَنَّهُ قَالَ إِنَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ-* أَقْرَبُ إِلَى اسْمِ اللهِ الْأَعْظَمِ مِنْ سَوَادِ الْعَيْنِ إِلَى بَيَاضِهَا قَالَ وَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام كَانَ أَبِي عليه السلام إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ قَالَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ خَرَجْتُ بِحَوْلِ اللهِ وَ قُوَّتِهِ لَا بِحَوْلِي وَ قُوَّتِي بَلْ بِحَوْلِكَ وَ قُوَّتِكَ يَا رَبِّ مُتَعَرِّضاً بِهِ لِرِزْقِكَ فَأْتِنِي بِهِ فِي عَافِيَةٍ.

ترجمہ

ہم سے محمد بن حسن بن احمد بن ولید رضی اللہ عنہ نے روایت کی، انہوں نے محمد بن یحییٰ عطار سے روایت کی، انہوں نے احمد بن عیسیٰ سے روایت کی، انہوں نے محمد بن سنان سے روایت کی انہوں نے کہا کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:۔''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اسم اعظم کے لیے آنکھ کی سفیدی سے بھی زیادہ قریب ہے۔

راوی کا بیان ہے جب امام علی رضا علیہ السلام اپنے گھر سے برآمد ہوتے تو آپؑ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

''رحمن و رحیم اللہ کے نام کا سہارا لے کر میں خدا کی قوت و طاقت کے بل بوتے پر نکل رہا ہوں نہ کہ اپنی قوت و طاقت کے سہارے پر۔ پروردگار میں تیرے رزق کی جستجو کرنا چاہتا ہوں، مجھے خیر و عافیت سے رزق عطا کر''۔

12 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عليه السلام أَنَّ أَوَّلَ سُورَةٍ نَزَلَتْ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَ آخِرَ سُورَةٍ نَزَلَتْ إِذا جاءَ نَصْرُ اللهِ وَ الْفَتْحُ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے آپؑ نے فرمایا میں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ ان کے والد امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''۔۔۔۔۔کی سورہ نازل ہوئی اور سب سے آخر میں سورۂ اذا جآء نصر اللّٰہ والفتح نازل ہوئی''۔

13 حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام بِقُمَّ فِي رَجَبٍ سَنَةَ تِسْعٍ وَ ثَلَاثِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَاسِرٍ الْخَادِمِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لِعَلِيٍّ ع يَا عَلِيُّ أَنْتَ حُجَّةُ اللهِ وَ أَنْتَ بَابُ اللهِ وَ أَنْتَ الطَّرِيقُ إِلَى اللهِ وَ أَنْتَ النَّبَأُ الْعَظِيمُ وَ أَنْتَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ وَ أَنْتَ الْمَثَلُ الْأَعْلَى يَا عَلِيُّ أَنْتَ إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ خَيْرُ الْوَصِيِّينَ وَ سَيِّدُ الصِّدِّيقِينَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ الْفَارُوقُ الْأَعْظَمُ وَ أَنْتَ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ يَا عَلِيُّ أَنْتَ خَلِيفَتِي عَلَى أُمَّتِي وَ أَنْتَ قَاضِي دَيْنِي وَ أَنْتَ مُنْجِزُ عِدَاتِي يَا عَلِيُّ أَنْتَ الْمَظْلُومُ بَعْدِي يَا عَلِيُّ أَنْتَ الْمُفَارِقُ بَعْدِي يَا عَلِيُّ أَنْتَ الْمَحْجُورُ بَعْدِي أُشْهِدُ اللهَ تَعَالَى وَ مَنْ حَضَرَ مِنْ أُمَّتِي أَنَّ حِزْبَكَ حِزْبِي وَ حِزْبِي حِزْبُ اللهِ وَ أَنَّ حِزْبَ أَعْدَائِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے۔آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے امام حسین علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام سے فرمایا: ''یا علی! تم خدا کی حجت ہو اور تم اللہ کا دروازہ ہو اور تم خدا کا راستہ ہو اور تم عظیم خبر ہو اور تم صراط مستقیم ہو اور تم مثل اعلیٰ ہو۔

یا علیؑ! تم مسلمانوں کے امام اور مومنوں کے امیر اور تمام وصیوں کے سردار اور صدیقین کے آقا ہو۔ یا علیؑ! تم ہی فاروق اعظم اور صدیق اکبر ہو۔ یا علیؑ! تم میری امت میں میرے جانشین ہو اور تم ہی میرے قرض کو ادا کرنے والے ہو اور تم ہی میرے وعدوں کو پورا کرنے والے ہو۔ یا علیؑ! میرے بعد تم پر ظلم کیا جائے گا۔ یا علیؑ! میرے بعد تمہیں چھوڑ دیا جائے گا اور میرے بعد تم سے قطع تعلق کرلیا جائے گا۔ میں خدا کو اور اس وقت میری امت کے جو افراد موجود ہیں ان کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ تمہارا گروہ میرا گروہ ہے اور میرا گروہ خدا کا گروہ ہے اور تمہارے دشمنوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے''۔

14 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ جَامِعٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ الْعَبَرْتَائِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ قَالَ لِي لَا بُدَّ مِنْ فِتْنَةٍ صَمَّاءَ صَيْلَمٍ تَسْقُطُ فِيهَا كُلُّ بِطَانَةٍ وَ وَلِيجَةٍ وَ ذَلِكَ عِنْدَ فِقْدَانِ الشِّيعَةِ الثَّالِثَ مِنْ وُلْدِي يَبْكِي عَلَيْهِ

السَّمَاءُ وَ أَهْلُ الْأَرْضِ وَ كُلُّ حَرَّى وَ حَرَّانَ وَ كُلُّ حَزِينٍ لَهْفَانَ ثُمَّ قَالَ بِأَبِي وَ أُمِّي سَمِيُّ جَدِّي شَبِيهِي وَ شَبِيهُ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْهِ جُيُوبُ النُّورِ تَتَوَقَّدُ بِشُعَاعِ ضِيَاءِ الْقُدْسِ كَمْ مِنْ حَرَّى مُؤْمِنَةٍ وَ كَمْ مُؤْمِنٍ مُتَأَسِّفٍ حَيْرَانَ حَزِينٍ عِنْدَ فِقْدَانِ الْمَاءِ الْمَعِينِ كَأَنِّي بِهِمْ آيِسٌ مَا كَانُوا قَدْ نُودُوا نِدَاءً يَسْمَعُ مَنْ بَعُدَ كَمَا يَسْمَعُ مَنْ قَرُبَ يَكُونُ رَحْمَةً عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ عَذَاباً عَلَى الْكَافِرِينَ

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''تاریک اور سخت فتنہ ضرور واقع ہوگا جس میں تمام قسم کے تعلقات منقطع ہو جائیں گے اور یہ فتنہ اس وقت واقع ہوگا جب شیعہ میرے تیسرے فرزند کو کھو دیں گے (یعنی امام حسن عسکریؑ کی وفات ہوگی) اس پر آسمان اور اہل زمین روئیں گے اور تمام غمزدہ مرد اور عورتیں روئیں گی۔ پھر آپؑ نے فرمایا۔

میرے ماں باپ قربان ہوں اس پر جو میرے نانا کا ہم نام ہے جو میری شبیہ اور موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی شبیہ ہے۔ ان سے نور کی کرنیں پھوٹ رہی ہوں گی۔ اور ان سے تقدس کی روشنی پھوٹ رہی ہوگی اور میٹھے پانی کے گم ہونے پر بہت سے مومن مرد اور عورتیں غمگین ہو کر غم کریں گے گویا میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ سخت مایوس ہیں اور انہیں اس وقت ایک ندا سنائی دے گی جو کہ دور اور قریب سے یکساں ہوگی۔ وہ مومنوں کے لیے رحمت اور کافروں کے لیے عذاب ہوگی''۔

15 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ هُوَ سَاجِدٌ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ.

ترجمہ

سعد بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی، انہوں نے حسن بن علی وشا سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سنا، آپؑ نے فرمایا: ''انسان حالت سجدہ میں خدا کے بہت زیاد قریب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ''وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ'' ''سجدہ کرو اور قریب ہو جاؤ'' میں اسی طرف اشارہ کیا ہے۔

16 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ الصَّلَاةُ قُرْبَانُ كُلِّ تَقِيٍّ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''نماز ہر متقی کے لئے ذریعہ تقرب ہے''۔

17 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ جَمِيعاً عَنْ

أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَجَّالِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ قَالَ الرِّضَا عليه السلام جَاءَتْ رِيحٌ وَ أَنَا سَاجِدٌ وَ جَعَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ يَطْلُبُ مَوْضِعاً وَ أَنَا سَاجِدٌ مُلِحٌّ فِي الدُّعَاءِ عَلَى رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ حَتَّى سَكَنَتْ.

ترجمه

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:۔(ایک بار) ''آندھی آئی ہر شخص چھپنے کے لیے جگہ تلاش کرنے لگا اور میں اس وقت حالت سجدہ میں تھا اور خدا سے گڑگڑا کر دعا مانگ رہا تھا اور میں اسی طرح سے سجدہ میں پڑا رہا یہاں تک کہ آندھی تھم گئی''۔

18 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام إِذَا سَجَدَ يُحَرِّكُ ثَلَاثَ أَصَابِعَ مِنْ أَصَابِعِهِ وَاحِدَةً بَعْدَ وَاحِدَةٍ تَحْرِيكاً خَفِيفاً كَأَنَّهُ يَعُدُّ التَّسْبِيحَ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَالَ وَ رَأَيْتُهُ يَرْكَعُ رُكُوعاً أَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِ كُلِّ مَنْ رَأَيْتُهُ يَرْكَعُ كَانَ إِذَا رَكَعَ جَنَّحَ بِيَدَيْهِ.

ترجمه

''محمد بن اسماعیل بن بزیع نے بیان کیا کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو دیکھا جب وہ سجدہ کرتے تو آہستہ سے اپنی تین انگلیوں کو یکے بعد دیگرے حرکت دیتے تھے گویا آپؑ ذکر تسبیح کو شمار کر رہے ہوتے تھے۔ پھر آپؑ اپنا سر بلند کرتے تھے۔ راوی کہتا ہے میں نے امامؑ کو رکوع کرتے ہوئے دیکھا اور میں نے آپؑ کو تمام رکوع کرنے والوں سے زیادہ جھک کر رکوع کرنے والا پایا۔ آپؑ جب بھی رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو پھیلاتے تھے''۔

19 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِذَا نَامَ الْعَبْدُ وَ هُوَ سَاجِدٌ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِلْمَلَائِكَةِ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي قَبَضْتُ رُوحَهُ وَ هُوَ فِي طَاعَتِي.

ترجمه

امام علی رضا علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:''جب کسی شخص کو سجدے کی حالت میں نیند آجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے۔ میرے بندہ کو دیکھو میں نے اپنی اطاعت میں اس کی روح کو قبض کیا ہے''۔

20 حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ قَالَ قَرَأْتُ كِتَابَ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ يَا أَبَا جَعْفَرٍ بَلَغَنِي أَنَّ الْمَوَالِيَ إِذَا رَكِبْتَ أَخْرَجُوكَ مِنَ الْبَابِ الصَّغِيرِ فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنْ بُخْلٍ بِهِمْ لِئَلَّا يَنَالَ مِنْكَ أَحَدٌ خَيْراً فَأَسْأَلُكَ بِحَقِّي عَلَيْكَ لَا يَكُنْ مَدْخَلُكَ وَ

مَخْرَجُكَ إِلَّا مِنَ الْبَابِ الْكَبِيرِ وَ إِذَا رَكِبْتَ فَلْيَكُنْ منك [مَعَكَ ذَهَبٌ وَ فِضَّةٌ ثُمَّ لَا يَسْأَلُكَ أَحَدٌ إِلَّا أَعْطَيْتَهُ وَ مَنْ سَأَلَكَ مِنْ عُمُومَتِكَ أَنْ تَبَرَّهُ فَلَا تُعْطِهِ أَقَلَّ مِنْ خَمْسِينَ دِينَاراً وَ الْكَثِيرُ إِلَيْكَ وَ مَنْ سَأَلَكَ مِنْ عَمَّاتِكَ فَلَا تُعْطِهَا أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةٍ وَ عِشْرِينَ دِينَاراً وَ الْكَثِيرُ إِلَيْكَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يَرْفَعَكَ اللهُ فَأَنْفِقْ وَ لَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْتَاراً.

ترجمہ

احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی نے کہا کہ میں نے امام علی رضاؑ کا خط پڑھا جوانہوں نے ابوجعفر کوتحریر کیا تھا۔''ابو جعفر! مجھے معلوم ہوا ہے کہ جب تم اپنے گھر سے سوار ہوکر باہر نکلتے ہوتوتمہارے غلام تمہیں چھوٹے دروازے سے باہر نکالتے ہیں۔تمہارے غلام دراصل بخل کررہے ہیں۔اوروہ چاہتے ہیں کہ تمہاری طرف سے کسی کو بھلائی نہ ملے۔

لہٰذا میں تمہیں اپنے حق کا واسطہ دیتا ہوں آئندہ بڑے دروازے سے داخل ہوا کرو اور بڑے دروازے سے ہی نکلا کرو۔جب آپ گھر سے سوار ہوکر نکلیں تو اس وقت آپؑ کے پاس سونا چاندی کی خاصی مقدار ہونی چاہیے اور جب بھی کوئی سائل آپ سے کچھ مانگے تو اسے عطا کرو اور جو بھی تمہارا چچا تم سے کوئی سوال کرے تو اسے پچاس دینار سے کم نہ دو اور اس سے زیادہ دینا چاہو تو وہ تمہاری مرضی پر منحصر ہے۔اور جو بھی تمہاری پھوپھی تم سے سوال کرے تو اسے پچیس دینار سے کم نہ دو اور اگر اس سے زیادہ دینا چاہو تو وہ تمہاری مرضی پر موقوف ہے۔میں چاہتا ہوں کہ خدا تمہیں ترقی دے۔لہٰذا دولت خرچ کرو اور صاحب عرش سے تنگی کا خوف نہ رکھو''۔

21 حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ جَبْرَئِيلَ الْجُرْجَانِيُّ الْبَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ أَبُو عَمْرٍو الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ الطَّائِيُّ بِبَغْدَادَ عَلَى بَابِ صَقْرٍ السُّكَّرِيِّ عِنْدَ جِسْرِ أَبِي الزِّنْجِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الطَّائِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَاؑ بِالْمَدِينَةِ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَ تِسْعِينَ وَ مِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍؑ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تُحْشَرُ ابْنَتِي فَاطِمَةُؑ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَعَهَا ثِيَابٌ مَصْبُوغَةٌ بِالدِّمَاءِ تَتَعَلَّقُ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ تَقُولُ يَا أَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ احْكُمْ بَيْنِي وَ بَيْنَ قَاتِلِ وَلَدِي قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍؑ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَ يَحْكُمُ لِابْنَتِي فَاطِمَةَ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ.

ترجمہ

امام علی رضاؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسول خداﷺ سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: ''قیامت کے دن میری دختر حضرت فاطمہؑ اس حالت میں محشور ہوں گی کہ ان کے پاس خون آلود کپڑے ہوں گے اور وہ ستونِ عرش کو پکڑ کر کہیں گی۔ ''احکم الحاکمین! میرے اور میرے فرزند کے قاتل کے درمیان فیصلہ فرما''۔

حضرت علیؑ نے فرمایا کہ رسول خداﷺ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! اللہ میری دختر فاطمہؑ کے حق میں فیصلہ فرمائے گا''۔

22 حَدَّثَنَا أَبُو أَسَدٍ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الشَّهِيدِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِسَمَرْقَنْدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْعَلَوِيُّ الْمُوسَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ أَخْبَرَنِي عَمِّي الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَاؑ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَؑ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِﷺ مَنْ دَانَ بِغَيْرِ سَمَاعٍ أَلْزَمَهُ اللهُ الْبَتَّةَ إِلَى الْفَنَاءِ وَ مَنْ دَانَ بِسَمَاعٍ مِنْ غَيْرِ الْبَابِ الَّذِي فَتَحَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِخَلْقِهِ فَهُوَ مُشْرِكٌ وَ الْبَابُ الْمَأْمُونُ عَلَى وَحْيِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مُحَمَّدٌﷺ.

ترجمہ

امام علی رضاؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسول خداﷺ سے روایت کی، آپؐ نے فرمایا: ''جس نے کچھ سنے بغیر عقیدہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اسے سرگردانی اور پریشانی میں مبتلا کرے گا اور جس نے خدا کے دروازے کو چھوڑ کر کسی اور دروازے سے سن کر عقیدہ رکھا وہ مشرک ہے اور جو دروازہ وحی الٰہی کے لیے قابل اعتماد ہے وہ محمدؐ ہے''۔

علیؑ چوتھا خلیفہ ہے

23 حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ النَّسَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبُو الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي خَالُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْبَلْخِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍؑ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّﷺ فِي بَعْضِ طُرُقَاتِ الْمَدِينَةِ إِذْ لَقِيَنَا شَيْخٌ طَوِيلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ بَعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّﷺ وَ رَحَّبَ بِهِ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَابِعَ الْخُلَفَاءِ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ أَ لَيْسَ كَذَلِكَ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِﷺ بَلَى

ثُمَّ مَضَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا هَذَا الَّذِي قَالَ لِي هَذَا الشَّيْخُ وَ تَصْدِيقُكَ لَهُ قَالَ أَنْتَ كَذَلِكَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ فِي كِتَابِهِ إِنِّي جاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً وَ الْخَلِيفَةُ الْمَجْعُولُ فِيهَا آدَمُ عليه السلام وَ قَالَ يا داوُدُ إِنَّا جَعَلْناكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ فَهُوَ الثَّانِي وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ حِكَايَةً عَنْ مُوسَى حِينَ قَالَ لِهَارُونَ عليه السلام اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَ أَصْلِحْ فَهُوَ هَارُونُ إِذَا اسْتَخْلَفَهُ مُوسَى عليه السلام فِي قَوْمِهِ فَهُوَ الثَّالِثُ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَذانٌ مِنَ اللهِ وَ رَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَكُنْتَ أَنْتَ الْمُبَلِّغَ عَنِ اللهِ وَ عَنْ رَسُولِهِ وَ أَنْتَ وَصِيِّي وَ وَزِيرِي وَ قَاضِي دَيْنِي وَ الْمُؤَدِّي عَنِّي وَ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي فَأَنْتَ رَابِعُ الْخُلَفَاءِ كَمَا سَلَّمَ عَلَيْكَ الشَّيْخُ أَ وَ لَا تَدْرِي مَنْ هُوَ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ أَخُوكَ الْخَضِرُ عليه السلام فَاعْلَمْ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ کی ایک گلی میں سے گزر رہا تھا کہ ایک گھنی داڑھی اور چوڑے کندھوں والا بزرگ ہمیں ملا اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیا اور آپؐ کو خوش آمدید کہا۔ پھر وہ میری طرف متوجہ ہوا اور مجھے سلام کرتے ہوئے کہا: ۔ چوتھے خلیفہ آپؑ پر سلام ہو۔ اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔

پھر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھ کر کہا: یارسول اللہؐ! کیا ایسا نہیں ہے؟

رسول خداؐ نے فرمایا: جی ہاں! ایسا ہی ہے۔ پھر وہ بزرگ چلے گئے۔

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہؐ! اس بزرگ نے آپ سے کیا کہا اور آپؐ نے اس کی تائید کیسے فرمائی؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: الحمد للہ تم ایسے ہی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں چار خلفاء کا تذکرہ کیا ہے اور تم چوتھے خلیفہ ہو۔

1۔ پہلی خلافت آدمؑ کی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میں زمین پر خلیفہ بنا رہا ہوں''۔ [1]

2۔ دوسری خلافت ہارونؑ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کا قول نقل کیا ہے۔

''تم میری قوم میں میرے خلیفہ بن جاؤ اور اصلاح کرو اور فساد کرنے والوں کے راستوں کی پیروی نہ کرو''۔ [2]

3۔ تیسری خلافت حضرت داؤد کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

---

[1] البقرہ۔ ۳۰

[2] اعراف ۱۴۲

''داؤد! ہم نے تمہیں زمین پر خلیفہ بنایا ہے''۔[1]

4۔ چوتھی خلافت تمہاری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

''اور خدا اور ان کے رسولؐ کی طرف سے حج اکبر کے دن لوگوں کے لیے اعلان کیا جاتا ہے''۔[2]

اور تم ہی خدا اور ان کے رسولؐ کی طرف سے تبلیغ کرنے والے ہو اور تم میرے وصی اور میرے وزیر اور میرے قرض کے ادا کرنے والے اور میرے وعدے کو پورے کرنے والے اور تمہیں مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ھارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ تم چوتھے خلیفہ ہو جیسا کہ اس بزرگ نے تمہیں سلام کیا ہے۔ اور کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ بزرگ کون تھے؟

میں نے کہا: نہیں! میں نہیں جانتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں معلوم ہونا چاہیے وہ تمہارے بھائی خضر علیہ السلام تھے''۔

عورتوں کو مختلف سزائیں

24 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ الْآدَمِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَ فَاطِمَةُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَوَجَدْتُهُ يَبْكِي بُكَاءً شَدِيداً فَقُلْتُ فِدَاكَ أَبِي وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ مَا الَّذِي أَبْكَاكَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ رَأَيْتُ نِسَاءً مِنْ أُمَّتِي فِي عَذَابٍ شَدِيدٍ فَأَنْكَرْتُ شَأْنَهُنَّ فَبَكَيْتُ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ عَذَابِهِنَّ وَ رَأَيْتُ امْرَأَةً مُعَلَّقَةً بِشَعْرِهَا يَغْلِي دِمَاغُ رَأْسِهَا وَ رَأَيْتُ امْرَأَةً مُعَلَّقَةً بِلِسَانِهَا وَ الْحَمِيمُ يُصَبُّ فِي حَلْقِهَا وَ رَأَيْتُ امْرَأَةً مُعَلَّقَةً بِثَدْيَيْهَا وَ رَأَيْتُ امْرَأَةً تَأْكُلُ لَحْمَ جَسَدِهَا وَ النَّارُ تُوقَدُ مِنْ تَحْتِهَا وَ رَأَيْتُ امْرَأَةً قَدْ شُدَّ رِجْلَاهَا إِلَى يَدَيْهَا وَ قَدْ سُلِّطَ عَلَيْهَا الْحَيَّاتُ وَ الْعَقَارِبُ وَ رَأَيْتُ امْرَأَةً صَمَّاءَ عَمْيَاءَ خَرْسَاءَ فِي تَابُوتٍ مِنْ نَارٍ يَخْرُجُ دِمَاغُ رَأْسِهَا مِنْ مَنْخِرِهَا وَ بَدَنُهَا مُتَقَطِّعٌ مِنَ الْجُذَامِ وَ الْبَرَصِ وَ رَأَيْتُ امْرَأَةً مُعَلَّقَةً بِرِجْلَيْهَا فِي تَنُّورٍ مِنْ نَارٍ وَ رَأَيْتُ امْرَأَةً تُقَطِّعُ لَحْمَ جَسَدِهَا مِنْ مُقَدَّمِهَا وَ مُؤَخَّرِهَا بِمَقَارِيضَ مِنْ نَارٍ وَ رَأَيْتُ امْرَأَةً يُحْرَقُ وَجْهُهَا وَ

---

[1] ص ۲٦
[2] التوبہ ۳

يَدَاهَا وَ هِيَ تَأْكُلُ أَمْعَاءَهَا وَ رَأَيْتُ امْرَأَةً رَأْسُهَا رَأْسُ الْخِنْزِيرِ وَ بَدَنُهَا بَدَنُ الْحِمَارِ وَ عَلَيْهَا أَلْفُ أَلْفِ لَوْنٍ مِنَ الْعَذَابِ وَ رَأَيْتُ امْرَأَةً عَلَى صُورَةِ الْكَلْبِ وَ النَّارُ تَدْخُلُ فِي دُبُرِهَا وَ تَخْرُجُ مِنْ فِيهَا وَ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ رَأْسَهَا وَ بَدَنَهَا بِمَقَامِعَ مِنْ نَارٍ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عليها السلام حَبِيبِي وَ قُرَّةُ عَيْنِي أَخْبِرْنِي مَا كَانَ عَمَلُهُنَّ وَ سِيرَتُهُنَّ حَتَّى وَضَعَ اللهُ عَلَيْهِنَّ هَذَا الْعَذَابَ فَقَالَ يَا بُنَيَّتِي أَمَّا الْمُعَلَّقَةُ بِشَعْرِهَا فَإِنَّهَا كَانَتْ لَا تُغَطِّي شَعْرَهَا مِنَ الرِّجَالِ وَ أَمَّا الْمُعَلَّقَةُ بِلِسَانِهَا فَإِنَّهَا كَانَتْ تُؤْذِي زَوْجَهَا وَ أَمَّا الْمُعَلَّقَةُ بِثَدْيَيْهَا فَإِنَّهَا كَانَتْ تَمْتَنِعُ مِنْ فِرَاشِ زَوْجِهَا وَ أَمَّا الْمُعَلَّقَةُ بِرِجْلَيْهَا فَإِنَّهَا كَانَتْ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا وَ أَمَّا الَّتِي كَانَتْ تَأْكُلُ لَحْمَ جَسَدِهَا فَإِنَّهَا كَانَتْ تُزَيِّنُ بَدَنَهَا لِلنَّاسِ وَ أَمَّا الَّتِي شُدَّ يَدَاهَا إِلَى رِجْلَيْهَا وَ سُلِّطَ عَلَيْهَا الْحَيَّاتُ وَ الْعَقَارِبُ فَإِنَّهَا كَانَتْ قَذِرَةَ الْوَضُوءِ قَذِرَةَ الثِّيَابِ وَ كَانَتْ لَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَ الْحَيْضِ وَ لَا تَتَنَظَّفُ وَ كَانَتْ تَسْتَهِينُ بِالصَّلَاةِ وَ أَمَّا الصَّمَّاءُ الْعَمْيَاءُ الْخَرْسَاءُ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَلِدُ مِنَ الزِّنَاءِ فَتُعَلِّقُهُ فِي عُنُقِ زَوْجِهَا وَ أَمَّا الَّتِي كَانَتْ تَقْرِضُ لَحْمَهَا بِالْمَقَارِيضِ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَى الرِّجَالِ وَ أَمَّا الَّتِي كَانَتْ تُحْرَقُ وَجْهُهَا وَ بَدَنُهَا وَ هِيَ تَأْكُلُ أَمْعَاءَهَا فَإِنَّهَا كَانَتْ قَوَّادَةً وَ أَمَّا الَّتِي كَانَ رَأْسُهَا رَأْسَ الْخِنْزِيرِ وَ بَدَنُهَا بَدَنَ الْحِمَارِ فَإِنَّهَا كَانَتْ نَمَّامَةً كَذَّابَةً وَ أَمَّا الَّتِي كَانَتْ عَلَى صُورَةِ الْكَلْبِ وَ النَّارُ تَدْخُلُ فِي دُبُرِهَا وَ تَخْرُجُ مِنْ فِيهَا فَإِنَّهَا كَانَتْ قَيْنَةً نَوَّاحَةً حَاسِدَةً ثُمَّ قَالَ عليه السلام وَيْلٌ لِامْرَأَةٍ أَغْضَبَتْ زَوْجَهَا وَ طُوبَى لِامْرَأَةٍ رَضِيَ عَنْهَا زَوْجُهَا.

ترجمہ

ہم سے علی بن عبداللہ وراق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے محمد بن ابوعبداللہ کوفی سے سنا، انہوں نے سہل بن زیاد ادمی سے سنا، انہوں نے حضرت عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی سے سنا، انہوں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت کی انہوں نے اپنے والد امام علی رضا علیہ السلام سے انہوں نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے فرمایا: ''ایک مرتبہ میں اور فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ کو بے تحاشہ روتے ہوئے پایا۔

میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں آپؐ کیوں رو رہے ہیں؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''علیؑ! میں نے شب معراج اپنی امت کی عورتوں کو شدید عذاب میں دیکھا اور ان کے عذاب کی شدت نے مجھے رلا دیا۔ (وہ عذاب کچھ اس طرح کے تھے)

1۔ میں نے ایک عورت کو دیکھا جو بالوں سے لٹکی ہوئی تھی اور اس کے سر کا دماغ جوش کھا رہا تھا۔
2۔ میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنی زبان سے لٹکی ہوئی تھی اور دوزخ کا گرم پانی اس کے حلق میں انڈیلا جا رہا تھا۔
3۔ میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے پستانوں سے لٹکی ہوئی تھی۔
4۔ میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے جسم کا گوشت نوچ رہی تھی اور اس کے نیچے آگ جلائی جارہی تھی۔
5۔ میں نے ایک عورت کو دیکھا جس کے ہاتھ اور پاؤں ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھے بندھے ہوئے تھے اور سانپ اور بچھو اس پر مسلط تھے۔
6۔ میں نے ایک گونگی بہری اندھی عورت کو دوزخ کے صندوق میں دیکھا جس کا دماغ اس کے نتھنوں سے باہر نکل رہا تھا اور جذام و برص کی وجہ سے اس کا بدن ٹکڑے ٹکڑے تھا۔
7۔ میں نے ایک عورت کو دیکھا جو پاؤں کے ذریعے سے دوزخ کے تنور میں لٹکی ہوئی تھی۔
8۔ میں نے ایک عورت کو دیکھا جس کے جسم کے اوپر اور نیچے کے حصے کو دوزخ کے متراضوں سے کاٹا جا رہا تھا۔
9۔ میں نے ایک عورت کو دیکھا جس کے ہاتھ اور چہرے کو جلایا جا رہا تھا۔ اور وہ اپنی انتڑیوں کو کھا رہی تھی۔
10۔ میں نے ایک عورت کو دیکھا جس کا سر خنزیر کا اور بدن گدھے کا تھا اور اس پر ہزاروں طرح کے مختلف عذاب تھے۔
11۔ میں نے ایک عورت کو دیکھا جس کی شکل کتے کی تھی اور اس کی دبر سے دوزخ کی آگ داخل ہو رہی تھی اور اس کے منہ سے نکل رہی تھی اور فرشتے دوزخ کے گرز لے کر اس کے سر پر مار رہے تھے۔

حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے عرض کی: پیارے ابو اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک! مجھے بتائیں ان عورتوں کا کیا قصور تھا جس کی وجہ سے انہیں مذکورہ عذاب دیئے جا رہے تھے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میری پیاری دختر سنو!

1۔ جو عورت اپنے سر کے بالوں سے لٹکی ہوئی تھی تو وہ ایسی عورت جو مردوں سے اپنے بال نہیں

چھپاتی تھی۔

2۔اور جوعورت اپنی زبان سے لٹکی ہوئی تھی وہ اپنے ہمسایوں کواذیت پہنچایا کرتی تھی۔

3۔اور جوعورت اپنے پستانوں سے لٹکی ہوئی تھی وہ اپنے شوہر کوحقوق زوجیت سے محروم رکھتی تھی۔

4۔جوعورت اپنی ٹانگوں سے دوزخ میں لٹکی ہوئی تھی تو وہ ایسی عورت تھی جو اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر جاتی تھی۔

5۔جوعورت اپنے جسم کو نوچ رہی تھی تو وہ ایسی عورت تھی جو لوگوں کے لیے بناؤ سنگار کیا کرتی تھی۔

6۔جس عورت کے ہاتھ اور پاؤں بندھے ہوئے تھے اس پر سانپ اور بچھو مسلط تھے وہ ایسی عورت تھی جو طہارت کا خیال نہیں رکھتی تھی اور جو گندے کپڑے پہنتی تھی اور جنابت اور حیض کا غسل نہیں کرتی تھی اور صفائی کا بالکل خیال نہ رکھتی تھی اور نماز کی پرواہ نہ کرتی تھی۔

7۔اندھی گونگی اور بہری عورت وہ تھی جو حرام کا بچہ جن کر اپنے شوہر کے گلے منڈھ دیتی تھی۔

8۔جس عورت کا گوشت مقراضوں سے کاٹا جارہا تھا تو وہ ایسی عورت تھی جو اپنے آپ کو مردوں کے لیے پیش کرتی تھی۔

9۔جس عورت کے ہاتھ اور چہرے کو آگ لگی ہوئی تھی اور وہ اپنی انتڑیوں کو کھا رہی تھی تو وہ دلالہ تھی۔

10۔جس عورت کا سر خنزیر اور باقی بدن گدھے کا تھا تو وہ چغل خور اور جھوٹ بولنے والی عورت تھی۔

11۔جس عورت کی شکل کتے کی تھی اور دوزخ کی آگ اس کی دبر میں سے جا کر اس کے منہ سے نکل رہی تھی تو وہ گانے بجانے اور لوگوں کے مُردوں پر نوحہ کرنے والی حاسد عورت تھی“۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”ہلاکت ہے اس عورت کے لیے جس نے اپنے شوہر کو ناراض کیا اور خوشخبری ہے اس عورت کے لئے جس سے اس کا شوہر راضی ہو“۔

25 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَرَفَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَا ابْنَ عَرَفَةَ إِنَّ النِّعَمَ كَالْإِبِلِ الْمَعْقُولَةِ فِي عَطَنِهَا عَلَى العوم [الْقَوْمِ مَا أَحْسَنُوا جِوَارَهَا فَإِذَا أَسَاءُوا مُعَامَلَتَهَا وَإِنَالَتَهَا نَفَرَتْ عَنْهُمْ.

ترجمہ

محمد بن عرفہ سے روایت ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''ابن عرفہ! نعمتوں کی مثال ان اچھی رفتار والے اونٹوں کی ہے جنہیں پانی کے حوض اور گھاس کے پاس باندھا جاتا ہے اور جب اونٹ اپنی رفتار خراب کر لیں تو انہیں حوض سے ہٹا دیا جاتا ہے''۔

26 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ يَاسِرٍ الْخَادِمِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ السَّخِيُّ يَأْكُلُ مِنْ طَعَامِ النَّاسِ لِيَأْكُلُوا مِنْ طَعَامِهِ وَ الْبَخِيلُ لَا يَأْكُلُ مِنْ طَعَامِ النَّاسِ لِئَلَّا يَأْكُلُوا مِنْ طَعَامِهِ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''سخی لوگوں کے ہاں کھانا کھاتا ہے تاکہ لوگ اس کے ہاں کھانا کھائیں اور بخیل لوگوں کے ہاں کھانا اس خوف سے نہیں کھاتا کہ مبادا لوگ اس کے ہاں سے کھانا کھائیں''۔

27 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مَسْرُورٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللهِ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَ الْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ قَالَ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ السَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَغْصَانُهَا فِي الدُّنْيَا مَنْ تَعَلَّقَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''سخی اللہ کے قریب ہے، جنت کے قریب ہے اور لوگوں کے قریب ہے اور دوزخ سے دور ہے۔ اور بخیل جنت سے دور، لوگوں سے دور اور دوزخ کے قریب ہے''۔ آپؑ نے فرمایا: ''سخاوت جنت کا ایک درخت ہے جس کی شاخیں دنیا میں لٹکی ہوئی ہیں اور جو کوئی اس کی شاخ سے پیوستہ ہوگا تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

28 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ وَ الْحَجَّالِ أَنَّهُمَا سَمِعَا الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ كَانَ الْعَابِدُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يَتَعَبَّدُ حَتَّى يَصْمُتَ عَشْرَ سِنِينَ.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں کوئی شخص اس وقت تک عابد نہیں کھلاتا تھا جب تک وہ دس سال تک

خاموشی اختیار نہ کرلیتا''۔

29 حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمُفَسِّرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَيَّادٍ عَنْ أَبَوَيْهِمَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ الرِّضَا عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ ما فِي الْأَرْضِ جَمِيعاً ثُمَّ اسْتَوى إِلَى السَّماءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَماواتٍ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ قَالَ هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ ما فِي الْأَرْضِ جَمِيعاً لِتَعْتَبِرُوا وَ لِتَتَوَصَّلُوا بِهِ إِلَى رِضْوَانِهِ وَ تَتَوَقَّوْا بِهِ مِنْ عَذَابِ نِيرَانِهِ ثُمَّ اسْتَوى إِلَى السَّماءِ أَخَذَ فِي خَلْقِهَا وَ إِتْقَانِهَا فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَماواتٍ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ وَ لِعِلْمِهِ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِمَ الْمَصَالِحَ فَخَلَقَ لَكُمْ كُلَّمَا فِي الْأَرْضِ لِمَصَالِحِكُمْ يَابَنِي آدَمَ.

ترجمہ

امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی۔

''وہ خدا ہے جس نے زمین کے تمام ذخیروں کو تم ہی لوگوں کے لئے پیدا کیا ہے اس کے بعد اس نے آسمان کا رخ کیا تو سات مستحکم آسمان بنا دیئے اور وہ ہر شے کا جاننے والا ہے''۔[1]

آپؑ نے فرمایا کہ مقصد یہ ہے کہ تم عبرت حاصل کرو تا کہ اس کی رضا حاصل کر کے عذاب سے بچ جاؤ۔ اور خدا نے آسمانوں کو بہتر اور محکم طریقے سے پیدا کیا اور اس نے سات آسمان پیدا کیے اور وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ یعنی وہ تمام اشیاء کی مصلحتوں سے آگاہ ہے اسی لئے اس نے زمین کی تمام اشیاء کو انسانوں کی مصلحتوں کے واسطے پیدا کیا۔

فضائل علی علیہ السلام

30 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الرِّضَا عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام

[1] البقرہ۔۲۹

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِكُلِّ أُمَّةٍ صِدِّيقٌ وَ فَارُوقٌ وَ صِدِّيقُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ فَارُوقُهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ إِنَّهُ سَفِينَةُ نَجَاتِهَا وَ بَابُ حِطَّتِهَا وَ إِنَّهُ يُوشَعُهَا وَ شَمْعُونُهَا وَ ذُو قَرْنَيْهَا مَعَاشِرَ النَّاسِ إِنَّ عَلِيّاً خَلِيفَةُ اللهِ وَ خَلِيفَتِي عَلَيْكُمْ بَعْدِي وَ إِنَّهُ لَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ خَيْرُ الْوَصِيِّينَ مَنْ نَازَعَهُ فَقَدْ نَازَعَنِي وَ مَنْ ظَلَمَهُ فَقَدْ ظَلَمَنِي وَ مَنْ غَالَبَهُ فَقَدْ غَالَبَنِي وَ مَنْ بَرَّهُ فَقَدْ بَرَّنِي وَ مَنْ جَفَاهُ فَقَدْ جَفَانِي وَ مَنْ عَادَاهُ فَقَدْ عَادَانِي وَ مَنْ وَالاهُ فَقَدْ وَالانِي وَ ذَلِكَ أَنَّهُ أَخِي وَ وَزِيرِي وَ مَخْلُوقٌ مِنْ طِينَتِي وَ كُنْتُ أَنَا وَ هُوَ نُوراً وَاحِداً.

ترجمہ

امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

''ہر امت میں کوئی نہ کوئی صدیق اور فاروق ہوتا ہے اور اس امت کا صدیق اور فاروق علی ابن ابی طالبؑ اور وہ امت کے لیے نجات کی کشتی ہے اور اس کے لئے باب حطہ اور وہ امت کا یوشع، شمعون اور ذوالقرنین ہے۔

لوگو! بے شک علیؑ خلیفۃ اللہ ہے اور میرے بعد تم میں میرا جانشین ہے۔ اور وہ امیر المومنین اور خیر الوصیین ہے جس نے ان سے جھگڑا کیا اس نے مجھ سے جھگڑا کیا اور جس نے ان پر ظلم کیا اس نے مجھ پر ظلم کیا اور جس نے ان سے مقابلہ کیا، اس نے مجھ سے مقابلہ کیا، جس نے ان سے بھلائی کی اس نے مجھ سے بھلائی کی اور جس نے ان پر جفا کی اس نے مجھ پر جفا کی اور جس نے ان سے دشمنی رکھی، اس نے مجھ سے دشمنی رکھی اور جس نے ان سے دوستی کی، اس نے مجھ سے دوستی کی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ میرا بھائی اور میرا وزیر ہے اور وہ میری طینت سے پیدا ہوا ہے۔ اور میں اور وہ ایک ہی نور سے ہیں''۔

بنی اسرائیل کی گائے کا قصہ

31 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ الْكُمَيْدَانِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَتَلَ قَرَابَةً لَهُ ثُمَّ أَخَذَهُ وَ طَرَحَهُ عَلَى طَرِيقِ أَفْضَلِ سِبْطٍ مِنْ أَسْبَاطِ بَنِي إِسْرَائِيلَ ثُمَّ جَاءَ يَطْلُبُ بِدَمِهِ فَقَالُوا لِمُوسَى عليه السلام إِنَّ سِبْطَ آلِ فُلَانٍ قَتَلُوا فُلَاناً فَأَخْبِرْنَا مَنْ قَتَلَهُ قَالَ ايتُونِي بِبَقَرَةٍ قَالُوا أَ تَتَّخِذُنا هُزُواً قالَ أَعُوذُ بِاللهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجاهِلِينَ وَ لَوْ أَنَّهُمْ عَمَدُوا إِلَى أَيِّ بَقَرَةٍ أَجْزَأَتْهُمْ وَ لَكِنْ شَدَّدُوا فَشَدَّدَ اللهُ عَلَيْهِمْ قالُوا ادْعُ لَنا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنا ما هِيَ قالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّها بَقَرَةٌ لا فارِضٌ وَ لا بِكْرٌ يَعْنِي لَا صَغِيرَةٌ وَ لَا كَبِيرَةٌ عَوانٌ

بَيْنَ ذٰلِكَ وَ لَوْ أَنَّهُمْ عَمَدُوا إِلَى أَيِّ بَقَرَةٍ أَجْزَأَتْهُمْ وَ لٰكِنْ شَدَّدُوا فَشَدَّدَ اللهُ عَلَيْهِمْ قالُوا ادْعُ لَنا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنا ما لَوْنُها قالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّها بَقَرَةٌ صَفْراءُ فاقِعٌ لَوْنُها تَسُرُّ النّاظِرِينَ وَ لَوْ أَنَّهُمْ عَمَدُوا إِلَى أَيِّ بَقَرَةٍ لَأَجْزَأَتْهُمْ وَ لٰكِنْ شَدَّدُوا فَشَدَّدَ اللهُ عَلَيْهِمْ قالُوا ادْعُ لَنا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنا ما هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشابَهَ عَلَيْنا وَ إِنّا إِنْ شاءَ اللهُ لَمُهْتَدُونَ قالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّها بَقَرَةٌ لا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَ لا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لا شِيَةَ فِيها قالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَطَلَبُوهَا فَوَجَدُوهَا عِنْدَ فَتًى مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالَ لَا أَبِيعُهَا إِلَّا بِمِلْءِ مَسْكِهَا ذَهَباً فَجَاءُوا إِلَى مُوسَى عليه السلام فَقَالُوا لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ اشْتَرُوهَا فَاشْتَرَوْهَا وَ جَاءُوا بِهَا فَأَمَرَ بِذَبْحِهَا ثُمَّ أَمَرَ أَنْ يُضْرَبَ الْمَيِّتُ بِذَنَبِهَا فَلَمَّا فَعَلُوا ذٰلِكَ حَيِيَ الْمَقْتُولُ وَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَ عَمِّي قَتَلَنِي دُونَ مَنْ يُدَّعَى عَلَيْهِ قَتْلِي فَعَلِمُوا بِذٰلِكَ قَاتِلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ عليه السلام لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ إِنَّ هٰذِهِ الْبَقَرَةَ لَهَا نَبَأٌ فَقَالَ وَ مَا هُوَ قَالَ إِنَّ فَتًى مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ بَارّاً بِأَبِيهِ وَ إِنَّهُ اشْتَرَى تَبِيعاً فَجَاءَ إِلَى أَبِيهِ وَ رَأَى أَنَّ الْمَقَالِيدَ تَحْتَ رَأْسِهِ فَكَرِهَ أَنْ يُوقِظَهُ فَتَرَكَ ذٰلِكَ الْبَيْعَ فَاسْتَيْقَظَ أَبُوهُ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ أَحْسَنْتَ خُذْ هٰذِهِ الْبَقَرَةَ فَهِيَ لَكَ عِوَضاً لِمَا فَاتَكَ قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ عليه السلام انْظُرُوا إِلَى الْبِرِّ مَا بَلَغَ بِأَهْلِهِ.

ترجمه

''امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:۔ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے اپنے ایک قرابت دار کو قتل کیا اور اس کی لاش کو اٹھا کر بنی اسرائیل کے بہترین اسباط کے راستے میں ڈال دیا۔ پھر وہی قاتل خون کا مطالبہ کرنے لگا اور کہا کہ فلاں خاندان کے فرد نے میرے فلاں رشتہ دار کو قتل کیا ہے لہٰذا ان سے مقتول کا قصاص لیا جائے۔

بنی اسرائیل یہ واقعہ دیکھ کر پریشان ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا فلاں خاندان والوں نے فلاں کو قتل کیا ہے آپ ہمیں قاتل کے متعلق خبر دیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو۔[1] اور ذبح شدہ گائے کے گوشت کا ایک ٹکڑا مقتول کے بدن سے لگاؤ وہ زندہ ہو جائے گا اور تمہیں اپنے قاتل کے متعلق خود بتائے گا''۔

اور اگر بنی اسرائیل خدا کے حکم کو مان کر کوئی سی گائے ذبح کر دیتے تو کافی تھی۔ لیکن انہوں نے اس پر عمل کرنے کی بجائے حضرت موسیٰؑ سے کہا: ''ان لوگوں نے کہا آپ ہم سے مذاق کر رہے ہیں حضرت موسیٰؑ نے کہا پناہ بخدا کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں''۔[2]

---

[1] البقرہ ۶۷

[2] البقرہ ۶۷

ان لوگوں نے خدا کے سیدھے سادے فرمان پر عمل نہ کیا انہوں نے سختی کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر سختی کر دی اور انہوں نے کہا: ''انہوں نے کہا اچھا خدا سے دعا کیجئے کہ ہمیں اس کی حقیقت بتائے، انہوں نے کہا ایسی گائے چاہیے جو نہ بوڑھی ہو نہ بچہ۔ درمیانی قسم کی ہو، اب تم حکم خدا پر عمل کرو''۔[1]

اگر بنی اسرائیل خدا کا یہ حکم سن کر اس کی تعمیل کر لیتے تو بھی کوئی سی بھی گائے ذبح کر سکتے تھے لیکن انہوں نے خود سختی کی تو خدا نے بھی ان پر سختی کی۔

''ان لوگوں نے کہا یہ بھی پوچھیے کہ رنگ کیا ہوگا، کہا کہ حکم خدا ہے کہ زرد بھڑک دار رنگ کی ہو جو دیکھنے میں بھلی معلوم ہو''۔[2]

اس حکم کے بعد اگر بنی اسرائیل کوئی سی درمیانی عمر کی زرد گائے ذبح کر دیتے تو وہ ان کے لیے کافی ہوتی لیکن انہوں نے سختی کی تو خدا نے بھی ان پر سختی کی۔

''ان لوگوں نے کہا ایسی تو بہت سی گائیں ہیں اب ہم کون سی ذبح کریں اسے بیان کیا جائے ہم انشاء اللہ تلاش کر لیں گے۔ حکم ہوا کہ ایسی گائے جو کاروباری نہ ہو، نہ زمین جوتے اور نہ کھیت سینچے، ایسی صاف ستھری کہ اس میں کوئی دھبہ بھی نہ ہو ان لوگوں نے کہا اب آپ نے بالکل ٹھیک بیان کیا ہے''۔[3]

مذکورہ نشانیاں سننے کے بعد بنی اسرائیل اس گائے کی تلاش کو نکلے تو مذکورہ نشانیوں والی گائے ایک اسرائیلی نوجوان کے پاس موجود تھی۔ مگر اس جوان نے کہا اس گائے کی قیمت یہ ہے کہ اس کی کھال کو تم سونے سے بھر دو گے۔

گائے کی اتنی بڑی قیمت سن کر وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور گائے کی قیمت کی ان شکایت کی۔

آپؑ نے فرمایا کہ کچھ بھی ہو تم اسے ضرور خریدو۔

آخرکار اسرائیلیوں نے وہ گراں قدر قیمت گائے خریدی اور وہ گائے لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور انہوں نے اس گائے کو ذبح کیا اور اس کے گوشت کا ٹکڑا مقتول کے جسم سے مس کیا تو مقتول زندہ ہو گیا اور کہنے لگا۔

''اللہ کے پیغمبر! میرا چچا زاد بھائی ہی میرا قاتل ہے اور جس پر اس نے الزام لگایا ہے وہ میرا قاتل نہیں ہے''۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اس گائے کا بھی ایک پس منظر ہے۔

لوگوں نے پوچھا: حضرت اس کا پس منظر کیا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کا وہ جوان اپنے والد کا فرماں بردار فرزند تھا اور اس نے گائے کا ایک

---

[1] البقرہ ۶۸
[2] البقرہ ۶۹
[3] البقرہ ۷۰، ۷۱

بچھڑا خریدا اور اپنے والد کے پاس آیا۔ رقم کی چابیاں اس کے والد کے پاس تھیں اور والد خواب آلودہ (نیند میں بھرے ہوئے) سو رہے تھے۔ اس نے اپنے والد کو بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا اور اس نے اس سودے کو منسوخ کر دیا۔

جب اس کے والد بیدار ہوئے تو اس نے اپنے والد کو اپنے معاملے کی خبر سنائی۔

اس کے والد نے کہا: تم نے اچھا کیا تمہارے اس سودے کے بدلے میں میں تمہیں یہ گائے دیتا ہوں''۔

اللہ کے رسول حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''لوگو! دیکھو والدین سے نیکی نے جوان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا؟''

حرمتِ غنا

32 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّيَّانُ بْنُ الصَّلْتِ قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام يَوْماً بِخُرَاسَانَ فَقُلْتُ يَا سَيِّدِي إِنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ هَاشِمٍ الْعَبَّاسِيَّ حَكَى عَنْكَ أَنَّكَ رَخَّصْتَ لَهُ فِي اسْتِمَاعِ الْغِنَاءِ فَقَالَ كَذَبَ الزِّنْدِيقُ إِنَّمَا سَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِذَا مَيَّزَ اللهُ بَيْنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ فَأَيْنَ يَكُونُ الْغِنَاءُ فَقَالَ مَعَ الْبَاطِلِ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام قَدْ قَضَيْتَ.

ترجمہ

ریان بن صلت کا بیان ہے کہ میں نے خراسان میں امام علی رضا علیہ السلام سے ایک دن پوچھا کہ ابراہیم بن ہاشم (ہشام بن ابراہیم خ ل) عباسی کہتا ہے کہ آپ نے اسے راگ سننے کی اجازت دی ہے۔

آپؑ نے فرمایا: ''وہ زندیق جھوٹ بولتا ہے اس نے مجھ سے اس کے متعلق پوچھا تھا تو میں نے اس سے کہا تھا کہ ایک شخص نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا تھا: ''جب خدا حق و باطل میں تمیز کرے گا تو اس وقت راگ کہاں ہوگا؟''

اس شخص نے کہا: راگ باطل کے ساتھ ہوگا۔

یہ سن کر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ''تم نے خود ہی فیصلہ کر دیا ہے''۔

33 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ مَا بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ نَبِيّاً إِلَّا بِتَحْرِيمِ الْخَمْرِ وَ أَنْ يُقِرَّ لَهُ بِأَنَّ اللهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَ أَنْ يَكُونَ فِي تُرَاثِهِ الْكُنْدُرُ قَالَ وَ سَمِعْتُهُ عليه السلام يَقُولُ لَا تَدْخُلُوا بِاللَّيْلِ بَيْتاً مُظْلِماً إِلَّا مَعَ السِّرَاجِ.

ترجمہ

ریان بن صلت کہتے ہیں میں نے امام علی رضاؑ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''اللہ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا مگر شراب کی حرمت کا پیغام دے کر مبعوث فرمایا اور یہ کہ وہ اس بات کا اقرار کرے اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اور یہ کہ اس کی میراث میں کندر ہوگا''۔ (کندر ایک خاردار درخت کے گوند کو کہا جاتا ہے)

ریان کہتے ہیں کہ میں نے آپؑ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رات کے وقت تاریک گھر میں چراغ کے بغیر نہیں جانا چاہیے۔

34 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ يَاسِرٍ الْخَادِمِ قَالَ سَأَلَ بَعْضُ الْقُوَّادِ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَاؑ عَنْ أَكْلِ الطِّينِ وَ قَالَ إِنَّ بَعْضَ جَوَارِيهِ يَأْكُلْنَ الطِّينَ فَغَضِبَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَكْلَ الطِّينِ حَرَامٌ مِثْلَ الْمَيْتَةِ وَ الدَّمِ وَ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ فَانْهَهُنَّ عَنْ ذَلِكَ.

قَالَ وَ حَدَّثَنِي يَاسِرٌ قَالَ كَانَ الرِّضَاؑ إِذَا رَجَعَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنَ الْجَامِعِ وَ قَدْ أَصَابَهُ الْعَرَقُ وَ الْغُبَارُ رَفَعَ يَدَيْهِ وَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ فَرَجِي مِمَّا أَنَا فِيهِ بِالْمَوْتِ فَعَجِّلْهُ لِيَ السَّاعَةَ وَ لَمْ يَزَلْ مَغْمُوماً مَكْرُوباً إِلَى أَنْ قُبِضَؑ.

قَالَ يَاسِرٌ وَ كُتِبَ مِنْ نَيْسَابُورَ إِلَى الْمَأْمُونِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمَجُوسِ أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ بِمَالٍ جَلِيلٍ يُفَرَّقُ فِي الْفُقَرَاءِ وَ الْمَسَاكِينِ فَفَرَّقَهُ قَاضِي نَيْسَابُورَ عَلَى فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ الْمَأْمُونُ لِلرِّضَاؑ يَا سَيِّدِي مَا تَقُولُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ الرِّضَاؑ إِنَّ الْمَجُوسَ لَا يَتَصَدَّقُونَ عَلَى فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ فَاكْتُبْ إِلَيْهِ أَنْ يُخْرِجَ بِقَدْرِ ذَلِكَ مِنْ صَدَقَاتِ الْمُسْلِمِينَ فَيَتَصَدَّقَ بِهِ عَلَى فُقَرَاءِ الْمَجُوسِ.

وَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ وَ حَدَّثَنِي يَاسِرٌ وَ غَيْرُهُ عَنِ الرِّضَاؑ بِأَحَادِيثَ كَثِيرَةٍ لَمْ أَذْكُرْهَا لِأَنِّي سَمِعْتُهَا مُنْذُ دَهْرٍ.

ترجمہ

احمد بن زیاد بن جعفر ہمدانی رضی اللہ عنہ نے ہم سے روایت کی، انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے روایت کی، انہوں نے یاسر خادم سے روایت کی کہ مامون کے فوج کے ایک سالار نے امام علی رضاؑ سے مٹی کھانے کے متعلق دریافت کیا اور کہا کہ اس کی چند کنیزیں مٹی کھاتی ہیں۔

امامؑ یہ سن کر غضبناک ہوئے پھر آپ نے فرمایا: ''مٹی کھانا مردار اور خنزیر کے گوشت کی طرح سے حرام ہے۔ تم اپنی کنیزوں کو مٹی کھانے سے منع کرو''۔

یاسر نے مجھے بتایا جب امامؑ جمعہ کے دن جامع مسجد سے تشریف لائے تو آپؑ کے چہرے پر غبار اور پسینہ تھا آپؑ نے دعا کے لیے ہاتھ بلند کیے اور کہا ''خدایا! اگر میری کشائش اور آسائش موت کے ذریعے سے ممکن ہے تو اسی وقت ہی مجھے جلدی سے موت دے دے''۔

آپؑ وفات تک اسی طرح مغموم اور پریشان رہے۔

یاسر کا بیان ہے نیشاپور سے مامون کو ایک شخص نے خط لکھ کر بتایا کہ ایک مجوسی نے موت کے وقت وصیت کی کہ اس کے مال کا ایک بڑا حصہ فقراء و مساکین میں تقسیم کیا جائے۔ اور اس کے مرنے کے بعد نیشاپور کے قاضی نے اس کے مال کا بڑا حصہ مسلمان غرباء و مساکین میں تقسیم کر دیا۔

جب مامون کو یہ خط ملا تو اس نے امام علی رضا علیہ السلام سے کہا: آپ اس مسئلے میں کیا حکم دیتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ''مجوسی مسلمان فقراء میں اپنی دولت خرچ نہیں کرتے۔ لہٰذا آپ نیشاپور کے والی کو لکھیں کہ وہ مذکورہ مقدار میں صدقات مسلمین میں سے نکال کر مجوسی فقراء میں تقسیم کر دے''۔

علی بن ابراہیم کہتے ہیں یاسر خادم نے مجھے اور بھی بہت سی احادیث سنائی تھیں لیکن وہ مجھے یاد نہیں رہیں کیونکہ انہیں سنے ہوئے ایک زمانہ بیت چکا ہے۔

احکام حج

35 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ بْنِ بِنْتِ إِلْيَاسَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ قَالَ إِذَا أُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ وَ نَحْنُ بِالْمَدِينَةِ لَمْ يَكُنْ لَنَا أَنْ نُحْرِمَ إِلَّا بِالْحَجِّ لِأَنَّا نُحْرِمُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَ هُوَ الَّذِي وَقَّتَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ أَنْتُمْ إِذَا قدمكم قَدِمْتُمْ مِنَ الْعِرَاقِ فَأُهِلَّ الْهِلَالُ فَلَكُمْ أَنْ تَعْتَمِرُوا لِأَنَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ ذَاتَ عِرْقٍ وَ غَيْرَهَا مِمَّا وَقَّتَ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ لَهُ الْفَضْلُ فَلِيَ الْآنَ أَنْ أَتَمَتَّعَ وَ قَدْ طُفْتُ بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ نَعَمْ فَذَهَبَ بِهَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ إِلَى سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَ أَصْحَابِ سُفْيَانَ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ فُلَاناً قَالَ كَذَا وَ كَذَا فَشَنَّعَ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام

قال مصنف هذا الكتاب رحمه الله سفيان بن عيينة لقي الصادق عليه السلام و روى عنه و بقي إلى أيام الرضا عليه السلام.

ترجمہ

میرے والد رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا، انہوں نے سعد بن عبداللہ سے روایت کی، انہوں نے احمد بن عیسیٰ سے روایت کی، انہوں نے حسن علی وشّاء ابن بنت الیاس سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''جب ہم مدینہ والوں کو ذی الحجہ کا چاند مدینہ میں نظر آجائے تو ہم صرف حج کا ہی احرام باندھ سکتے ہیں۔ کیونکہ ہم شجرہ سے احرام باندھتے ہیں اور شجرہ کو ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لئے میقات قرار دیا ہے''۔

اور تم اہل عراق جب عراق سے آؤ اور چاند دکھائی دے تو تمہیں عمرہ کرنے کا اختیار ہے کیونکہ تمہارے سامنے ذات عرق وغیرہ ہے جسے رسول خداؐ نے تمہارے لیے میقات مقرر کیا ہے۔

فضل نے کہا: میں طواف کر چکا ہوں تو کیا میں احرام کھول سکتا ہوں؟

آپؑ نے فرمایا: جی ہاں!

محمد بن جعفر، سفیان بن عینیہ اور ان کے ساتھیوں کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ فلاں نے ایسا ایسا کہا ہے تو اس نے امام علی رضا علیہ السلام پر تنقید کی''۔

کتاب ہذا کے مصنف رحمۃ اللہ عرض پرداز ہے کہ سفیان بن عینیہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملاقات کی تھی اور انہوں نے آپ سے روایات بھی نقل کی تھیں اور وہ امام علی رضا علیہ السلام کے زمانہ امامت تک زندہ تھے۔

36 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام كَيْفَ صَنَعْتَ فِي عَامِكَ فَقَالَ اعْتَمَرْتُ فِي رَجَبٍ وَ دَخَلْتُ مُتَمَتِّعاً وَ كَذَلِكَ أَفْعَلُ إِذَا اعْتَمَرْتُ.

ترجمہ

محمد بن حسن بن احمد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے محمد بن حسن صفار سے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی سے روایت کی، انہوں نے کہا: ''میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: آپؑ نے اس سال (حج و عمرہ) کیسے کیا تھا؟

آپؑ نے جواب میں فرمایا: میں نے رجب میں عمرہ کیا پھر میں آزاد ہو گیا اور حالت متعۃ الحج میں داخل ہوا اور جب بھی میں عمرہ کروں گا تو ایسے ہی کرونگا''۔

37 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْآدَمِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ

الرِّضَا عليه السلام قَالَ كُنتُ مَعَهُ فِي الطَّوَافِ فَلَمَّا صِرْنَا مَعَهُ بِحِذَاءِ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ أَقَامَ عليه السلام فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا اللهُ يَا وَلِيَّ الْعَافِيَةِ وَ يَا خَالِقَ الْعَافِيَةِ وَ يَا رَازِقَ الْعَافِيَةِ وَ الْمُنْعِمَ بِالْعَافِيَةِ وَ الْمَنَّانَ بِالْعَافِيَةِ وَ الْمُتَفَضِّلَ بِالْعَافِيَةِ عَلَيَّ وَ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ يَا رَحْمَانَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ رَحِيمَهُمَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ ارْزُقْنَا الْعَافِيَةَ وَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَ شُكْرَ الْعَافِيَةِ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

ترجمہ

''احمد بن موسیٰ بن سعد کا بیان ہے کہ میں طواف میں امام علی رضا علیہ السلام کے ساتھ تھا جب ہم رکن یمانی کے سامنے پہنچے تو آپؑ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور یہ دعا پڑھی۔

''اے اللہ، اے عافیت عطا کرنے والے، اے نعمتوں کے خالق، اے عافیت دینے والے، اے نعمت عافیت عطا کرنے والے، اے عافیت کا احسان کرنے والے، مجھ پر اور اپنی تمام مخلوق پر عافیت کا فضل کرنے والے، اے دنیا و آخرت کے رحمن و رحیم!

محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود بھیج اور ہمیں عافیت اور عافیت کا تسلسل و دوام عطا فرما اور ہم پر عافیت کی تکمیل فرما۔ دنیا و آخرت میں عافیت اور عافیت کے شکر کرنے کی توفیق عنایت فرما۔ اے تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے''۔

38 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ مُقَاتِلٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي وَقْتِ الزَّوَالِ عَلَى ظَهْرِ الطَّرِيقِ يَحْتَجِمُ وَ هُوَ مُحْرِمٌ.

قال مصنف هذا الكتاب رحمه الله في هذا الحديث فوائد إحداها إطلاق الحجامة في يوم الجمعة عند الضرورة و ليعلم أن ما ورد من كراهة ذلك إنما هو في حال الاختيار و الفائدة الثانية الإطلاق في الحجامة في وقت الزوال و الفائدة الثالثة أنه يجوز للمحرم أن يحتجم إذا اضطر و لا يحلق مكان الحجامة.

ترجمہ

مقاتل بن مقاتل سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا ''میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو سڑک کے کنارے جمعہ کے دن زوال کے وقت حالت احرام میں پچھنے لگوائے ہوئے دیکھا''۔

کتاب ہذا کے مصنف رحمہ اللہ عرض پرداز ہے اس حدیث سے تین مسائل کا استفادہ ہوتا ہے۔

1۔ جمعہ کے دن ضرورت کے تحت پچھنے لگوانا جائز ہے اور جن روایات میں اس کی کراہت وارد ہوئی ہے تو اس کا مقصد یہ ہے کہ حالت اختیار میں پچھنے لگوانا مکروہ ہیں۔

2۔ زوال کے وقت پچھنے لگوانا جائز ہے۔

3۔ حالت احرام میں ضرورت اور مجبوری کے تحت پچھنے لگوانا جائز ہے مگر پچھنے کی بجائے سر منڈوانے کی اجازت نہیں ہے۔

39 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ شَاذَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله اِحْتَجَمَ وَ هُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ.

قال مصنف هذا الكتاب رحمه الله ليس هذا الخبر خلافا لخبر الذی روی عنه عليه السلام أنه قال أفطر الحاجم و المحجوم لأن الحجامة مما أمر به عليه السلام و سنة و استعمله فمعنى قوله عليه السلام أفطر الحاجم و المحجوم هو أنهما دخلا بذلك فی سنتی و فطرتی.

ترجمہ

"فضل بن شاذان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سنا آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حالت احرام و روزہ میں پچھنے لگوائے"۔

کتاب ہذا کے مصنف رحمہ اللہ عرض پرداز ہے کہ یہ حدیث اس دوسری حدیث کے معارض نہیں ہے جس میں کہا گیا "اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَ الْمَحْجُوْمُ"۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھنے لگوانے کا حکم دیا ہے۔

اور آپؐ نے ہی اس عمل کو جاری کیا اور "اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَ الْمَحْجُوْمُ" کا یہ مفہوم نہیں ہے فصد کھولنے والے اور کھلوانے والے کا روزہ باطل ہے۔ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ فصد کھولنے والا اور کھلوانے والا دونوں میری سنت اور فطرت میں داخل ہو جاتے ہیں۔

40 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام وَ هُوَ يُرِيدُ أَنْ يُوَدِّعَ لِلْخُرُوجِ إِلَى الْعُمْرَةِ فَأَتَى الْقَبْرَ عَنْ مَوْضِعِ رَأْسِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَ لَزِقَ بِالْقَبْرِ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتَّى أَتَى الْقَبْرَ فَقَامَ إِلَى جَانِبِهِ يُصَلِّي فَأَلْزَقَ مَنْكِبَهُ الْأَيْسَرَ بِالْقَبْرِ قَرِيباً مِنَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي دُونَ الْأُسْطُوَانَةِ الْمُخَلَّقَةِ عِنْدَ رَأْسِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ أَوْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِي نَعْلَيْهِ قَالَ وَ كَانَ مِقْدَارُ رُكُوعِهِ

وَ سُجُودِهِ ثَلَاثَ تَسْبِيحَاتٍ أَوْ أَكْثَرَ فَلَمَّا فَرَغَ سَجَدَ سَجْدَةً أَطَالَ فِيهَا حَتَّى بَلَّ عَرَقُهُ الْحَصَى قَالَ وَ ذَكَرَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ أَنَّهُ أَلْصَقَ خَدَّهُ بِأَرْضِ الْمَسْجِدِ.

ترجمه

میرے والد رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے سعد بن عبداللہ سے روایت کی، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے روایت کی، انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے روایت کی، انہوں نے کہا: ''میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو دیکھا وہ عمرہ کے لیے روانہ ہونا چاہتے تھے تو وہ مغرب کے بعد رسول خداؐ کی قبر اطہر پر آئے اور سر مبارک کے سامنے کھڑے ہوئے اور رسول خداؐ پر سلام کیا اور قبر اطہر سے چمٹ گئے پھر واپس چلے گئے بعد از اں قبر مبارک پر آئے اور قبر کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور ان کا بایاں پہلو قبر کے ساتھ، ستون کے ساتھ چمٹا ہوا تھا۔ اس سے وہ ستون مراد نہیں ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک کے پاس ہے۔ پھر آپؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کے پاس چھ یا آٹھ رکعات نماز پڑھی اور آپؑ کے رکوع اور سجدے کی مقدار تین تسبیحات یا اس سے زیادہ کے برابر تھی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپؑ نے طویل سجدہ کیا یہاں تک کہ آپؑ کے پسینہ سے سنگریزے بھیگ گئے۔

راوی کہتا ہے کہ آپؑ کے بعض اصحاب کا بیان ہے کہ امامؑ نے اپنا رخسار زمینِ مسجد سے چپکا دیا تھا''۔

41 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام وَهُوَ مُحْرِمٌ خَاتَماً.

ترجمه

''محمد بن اسمٰعیل بن بزیع کہتے ہیں کہ میں نے حالت احرام میں امام علی رضا علیہ السلام کو انگشتری پہنے ہوئے دیکھا۔

42 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَّامٍ قَالَ اعْتَمَرَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فَلَمَّا وَدَّعَ الْبَيْتَ وَ صَارَ إِلَى بَابِ الْحَنَّاطِينَ لِيَخْرُجَ مِنْهُ وَقَفَ فِي صَحْنِ الْمَسْجِدِ فِي ظَهْرِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ نِعْمَ الْمَطْلُوبُ بِهِ الْحَاجَةُ إِلَيْهِ الصَّلَاةُ فِيهِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي غَيْرِهِ سِتِّينَ سَنَةً أَوْ شَهْراً فَلَمَّا صَارَ عِنْدَ الْبَابِ قَالَ اللهُمَّ إِنِّي خَرَجْتُ عَلَى أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.

ترجمه

موسیٰ بن سلام نے کہا: ''امام علی رضاؑ نے عمرہ کیا جب آپؑ نے خانہ کعبہ کو الوداع کہا اور باہر نکلنے کے لیے باب حناطین پہنچے تو کعبہ کی پشت کی طرف صحنِ مسجد میں بیٹھ گئے اور ہاتھ بلند کر کے دعا مانگی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہاں حاجت طلب کرنا انتہائی پسندیدہ ہے اور یہاں نماز پڑھنے کی دوسرے مقامات سے زیادہ فضیلت ہے یہاں ایک نماز ساٹھ ماہ یا ساٹھ سال کی نمازوں سے بہتر ہے اور جب آپ دروازے کے پاس پہنچے تو کہا: پروردگار میں دروازے سے اس عقیدے کی حالت میں نکل رہا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے''۔

43 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَحْمُودٍ قَالَ رَأَيْتُ الرِّضَا عليه السلام وَدَّعَ الْبَيْتَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ خَرَّ سَاجِداً ثُمَّ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَالَ اللهُمَّ إِنِّي أَنْقَلِبُ عَلَى أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ.

ترجمه

''ابراہیم بن ابی محمود نے کہا میں نے امام علی رضاؑ کو دیکھا انہوں نے کعبہ کو وداع کیا اور جب مسجد الحرام کے دروازے سے نکلنے لگے تو سجدہ میں گر گئے اور قبلہ کی طرف رخ کر کے کہا:۔ خدایا! میں لا الہ الا اللہ کا عقیدہ لے کر واپس جا رہا ہوں''۔

متفرق مسائل

44 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ شَاذَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ شَاذَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الْفَجْرِ وَ الْوَتْرِ فَقَالَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ شُرْبِ الْفُقَّاعِ فَكَرِهَهُ كَرَاهَةً شَدِيدَةً وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْمُعْلَمِ فَكَرِهَ مَا فِيهِ التَّمَاثِيلُ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّبِيَّةِ يُزَوِّجُهَا أَبُوهَا ثُمَّ يَمُوتُ وَ هِيَ صَغِيرَةٌ ثُمَّ تَكْبَرُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا زَوْجُهَا أَ يَجُوزُ عَلَيْهَا التَّزْوِيجُ أَوِ الْأَمْرُ إِلَيْهَا فَقَالَ يَجُوزُ عَلَيْهَا تَزْوِيجُ أَبِيهَا وَ قَالَ عليه السلام قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ لَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ إِلَّا مَا خَرَجَ مِنْ طَرَفَيْكَ اللَّذَيْنِ جَعَلَهُمَا اللهُ لَكَ أَوْ قَالَ اللَّذَيْنِ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْكَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّلَاةِ بِمَكَّةَ وَ الْمَدِينَةِ تَقْصِيرٌ أَوْ تَمَامٌ فَقَالَ قَصِّرْ مَا لَمْ تَعْزِمْ عَلَى مُقَامِ عَشَرَةٍ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ قِنَاعِ النِّسَاءِ مِنَ الْخِصْيَانِ فَقَالَ كَانُوا يَدْخُلُونَ عَلَى بَنَاتِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فَلَا يَتَقَنَّعْنَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ أُمِّ الْوَلَدِ لَهَا أَنْ تَكْشِفَ رَأْسَهَا بَيْنَ أَيْدِي الرِّجَالِ فَقَالَ تَتَقَنَّعُ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ فَكَرِهَهَا فَقُلْتُ لَهُ قَدْ رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِنَا أَنَّهُ كَانَتْ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام مِرْآةٌ مُلَبَّسَةٌ فِضَّةً فَقَالَ لَا بِحَمْدِ اللهِ إِنَّمَا كَانَتْ لَهَا حَلْقَةُ فِضَّةٍ وَ هِيَ عِنْدِي الْآنَ وَ قَالَ إِنَّ الْعَبَّاسَ يَعْنِي أَخَاهُ حِينَ عُذِرَ عُمِلَ لَهُ عُودٌ مُلَبَّسٌ فِضَّةً مِنْ نَحْوِ مَا يُعْمَلُ لِلصِّبْيَانِ تَكُونُ فِضَّتُهُ نَحْوَ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ فَأَمَرَ بِهِ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام فَكُسِرَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ لَهُ الْجَارِيَةُ فَيُقَبِّلُهَا هَلْ تَحِلُّ لِوَلَدِهِ فَقَالَ بِشَهْوَةٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا مَا تَرَكَ شَيْئاً إِذَا قَبَّلَهَا بِشَهْوَةٍ ثُمَّ قَالَ عليه السلام ابْتِدَاءً مِنْهُ لَوْ جَرَّدَهَا فَنَظَرَ إِلَيْهَا بِشَهْوَةٍ حَرُمَتْ عَلَى أَبِيهِ وَ ابْنِهِ قُلْتُ إِذَا نَظَرَ إِلَى جَسَدِهَا قَالَ إِذَا نَظَرَ إِلَى فَرْجِهَا وَ سَأَلْتُهُ عَنْ حَدِّ الْجَارِيَةِ الصَّغِيرَةِ السِّنِّ الَّتِي إِذَا لَمْ تَبْلُغْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَى الرَّجُلِ اسْتِبْرَاؤُهَا فَقَالَ إِذَا لَمْ تَبْلُغْ اسْتُبْرِئَتْ بِشَهْرٍ قُلْتُ وَ إِنْ كَانَتِ ابْنَةَ سَبْعِ سِنِينَ أَوْ نَحْوِهَا مِمَّنْ لَا تَحْمِلُ فَقَالَ هِيَ صَغِيرَةٌ وَ لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَسْتَبْرِئَهَا فَقُلْتُ مَا بَيْنَهَا وَ بَيْنَ تِسْعِ سِنِينَ فَقَالَ نَعَمْ تِسْعِ سِنِينَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ امْرَأَةٍ ابْتُلِيَتْ بِشُرْبِ نَبِيذٍ فَسَكِرَتْ فَزَوَّجَتْ نَفْسَهَا مِنْ رَجُلٍ فِي سُكْرِهَا ثُمَّ أَفَاقَتْ فَأَنْكَرَتْ ذَلِكَ ثُمَّ ظَنَّتْ أَنَّهُ يَلْزَمُهَا فَزَوَّجَتْ مِنْهُ فَأَقَامَتْ مَعَ الرَّجُلِ عَلَى ذَلِكَ التَّزْوِيجِ أَ حَلَالٌ هُوَ لَهَا أَمِ التَّزْوِيجُ فَاسِدٌ لِمَكَانِ السُّكْرِ وَ لَا سَبِيلَ لِلزَّوْجِ

عَلَيْهَا قَالَ إِذَا قامت بعد ما معه [أَقَامَتْ مَعَهُ بَعْدَ مَا أَفَاقَتْ فَهُوَ رِضَاهَا قُلْتُ وَ يَجُوزُ ذَلِكَ التَّزْوِيجُ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ مَمْلُوكَةٍ كَانَتْ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَأَعْتَقَاهَا وَ لَهَا أَخٌ غَائِبٌ وَ هِيَ بِكْرٌ أَ يَجُوزُ لِأَحَدِهِمَا أَنْ يُزَوِّجَهَا أَوْ لَا يَجُوزُ إِلَّا بِأَمْرِ أَخِيهَا فَقَالَ بَلَى يَجُوزُ أَنْ يُزَوِّجَهَا قُلْتُ فَيَتَزَوَّجُهَا هُوَ إِنْ أَرَادَ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ قَالَ عليه السلام لِي أَحْسِنْ بِاللَّهِ الظَّنَّ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي إِنْ خَيْراً فَخَيْرٌ وَ إِنْ شَرّاً فَشَرٌّ وَ قَالَ عليه السلام فِي الْأَئِمَّةِ إِنَّهُمْ عُلَمَاءُ صَادِقُونَ مُفَهَّمُونَ مُحَدَّثُونَ قَالَ وَ كَتَبْتُ إِلَيْهِ عليه السلام اخْتَلَفَ النَّاسُ عَلَيَّ فِي الرَّبِيثَا فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا فَكَتَبَ لَا بَأْسَ بِهَا.

ترجمہ

''محمد بن اسماعیل بن بزیع کا بیان ہے

1۔ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے فجر اور وتر کی قنوت کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا رکوع سے پہلے قنوت پڑھنی چاہیے۔

2۔ میں نے آپؑ سے ''فقاع'' کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے اسے سخت ناپسندیدہ کہا۔

3۔ میں نے آپؑ سے منقش کپڑے میں نماز کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا جس میں تصاویر ہوں وہ مکروہ ہے۔

میں نے آپؑ سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی نابالغہ لڑکی کا عقد کیا، ابھی لڑکی چھوٹی تھی کہ اس کے والد کا انتقال ہو گیا تو کیا بالغہ ہونے کے بعد وہ نوجوان خودمختار ہو گی یا اس کے والد کا کیا ہوا عقد قائم رہے گا؟

آپؑ نے فرمایا، اس کے والد کا کیا ہوا عقد قائم رہے گا۔

5۔ آپؑ نے کہا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: وضو صرف اس چیز سے ٹوٹتا ہے جو تمہارے ان دو راستوں سے خارج ہو جن کے ذریعے سے خدا نے تم پر احسان کیا (یعنی قبل و دبر سے جو چیز نکلے اس سے وضو باطل ہو جاتا ہے)۔

6۔ میں نے آپؑ سے مکہ اور مدینہ میں نماز کے متعلق پوچھا کہ ان دو شہروں میں نماز قصر پڑھی جائے یا پوری پڑھی جائے؟

آپؑ نے فرمایا، جب تک دس دن قیام کرنے کا ارادہ نہ ہو تو قصر پڑھنی چاہیے۔

7۔ میں نے آپؑ سے پوچھا کہ کیا عورت کی خواجہ سراؤں سے پردہ کرنا چاہیے؟

آپؑ نے فرمایا:۔ خواجہ سرا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی بیٹیوں کے ہاں آیا کرتے تھے اور وہ ان سے پردہ نہیں کرتی تھیں۔

8۔ میں نے آپؑ سے ام ولد لونڈی کے متعلق پوچھا کہ کیا وہ مردوں کے سامنے کھلے سر آسکتی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اسے کپڑے سے سر ڈھانپنا چاہیے۔

9۔ میں نے آپؑ سے سونے اور چاندی کے برتنوں کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے ان سے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

10۔ میں نے آپؑ سے عرض کی کہ ہمارے بعض اصحاب کی روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس ایسا آئینہ تھا جس کے گرداگرد چاندی لگی ہوئی تھی۔

آپؑ نے فرمایا: الحمدللہ! ایسا نہیں۔ البتہ اس کا کڑا چاندی کا تھا اور وہ آئینہ اب میرے پاس موجود ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: جب میرے بھائی عباس کا ختنہ ہوا تو ان کے لیے ایک لکڑی پر چاندی کا خول چڑھایا گیا تھا جس پر دس درہم کی مقدار میں چاندی لگی ہوئی تھی مگر میرے والد نے حکم دیا تھا کہ اس لکڑی کو توڑ دیا جائے۔

11۔ میں نے آپؑ سے پوچھا کہ ایک شخص اپنی کنیز کو بوسہ دیتا ہے تو کیا وہی کنیز اس کے فرزند کے لئے حلال ہے؟

آپؑ نے فرمایا: کیا اس نے شہوت سے بوسہ دیا؟

میں نے کہا: جی ہاں! اس نے شہوت سے بوسہ دیا۔

آپؑ نے فرمایا: جب وہ شہوت سے بوسہ دے چکا تو اس نے کچھ بھی نہیں چھوڑا (یعنی ایسی کنیز اس کے فرزند کے لئے حلال نہیں ہے)۔ پھر آپؑ نے خود ہی ابتدا کرتے ہوئے فرمایا:۔

اگر کوئی شخص اپنی کنیز کو ننگا کر کے نگاہ شہوت سے دیکھے تو وہ کنیز اس شخص کے بیٹے اور باپ پر حرام ہوگی۔

میں نے کہا: کیا صرف بدن کو دیکھنے سے اس کے باپ اور بیٹے پر حرام ہو جائے گی؟

آپؑ نے فرمایا: صرف بدن دیکھنے سے نہیں بلکہ شرم گاہ دیکھنے سے حرام ہو جائے گی۔

12۔ میں نے آپؑ سے پوچھا کہ گر کنیز کم سن اور نابالغہ ہو تو کیا مرد کو اس کی ماہواری کا انتظار کرنا چاہیے؟

آپؑ نے فرمایا: نابالغہ کنیز کے لئے ایک ماہ تک ماہواری کا انتظار کرنا چاہیے (یہ حکم استحباب کے تقاضوں پر مبنی ہے)۔

13۔ میں نے کہا اگر کنیز کی عمر سات برس یا اس کے لگ بھگ ہو اور اس کے حاملہ ہونے کی کوئی توقع نہ ہو تو پھر کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب وہ چھوٹی ہو تو ماہواری کا انتظار نہ کرنے سے تمہیں کوئی ضرر نہیں پہنچے گا۔

14۔ میں نے پوچھا کہ اگر اس کی عمر سات سے نو سال کے درمیان ہو تو کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں اگر وہ نو سال کی بھی ہو (تو بھی یہی حکم ہے)۔

15۔ میں نے آپؑ سے پوچھا کہ ایک عورت نے نبیذ پی، جس کی وجہ سے اسے نشہ چڑھ گیا اور اس نے نشہ کی حالت

میں ایک شخص سے نکاح کر لیا۔ جب اسے ہوش آیا تو اس نے اس عقد سے انکار کر دیا پھر اس نے گمان کیا کہ وہ نکاح نافذ ہو چکا ہے۔ اور وہ اس کی زوجہ بن گئی ہے تو اس نے اس مرد کے ساتھ رہائش اختیار کر لی تو کیا یہ نکاح حلال ہے یا باطل ہے۔ کیونکہ نکاح کے وقت وہ نشہ میں تھی اور اس شخص کو اس پر کوئی اختیار نہیں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہوش میں آنے کے بعد جب اس نے اس مرد کے ساتھ رہائش اختیار کر لی تو وہ رہائش اس کی رضا مندی شمار ہوگی۔ اور اس کی شادی جائز ہوگی۔

16 میں نے آپؑ سے پوچھا کہ اگر ایک کنیز دو اشخاص کی ملکیت میں ہو اور دونوں آزاد کر دیں اور کنیز کا ایک بھائی بھی ہو جو اس سے غائب ہو اور کنیز کنواری ہو، تو کیا ان دو مالکوں میں سے کوئی ایک اس کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے یا اس کے بھائی کی اجازت کے بغیر عقد نہیں ہو سکتا؟

آپؑ نے فرمایا: جی ہاں! مالکوں میں سے اگر ایک اس سے عقد کرنا چاہے تو جائز ہے۔

میں نے کہا: تو کیا اگر سابقہ مالکوں میں سے کوئی ایک اس سے شادی کرنا چاہے تو جائز ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جی ہاں!

راوی کہتا ہے پھر امامؑ نے مجھے فرمایا: ''خدا کے متعلق اچھا گمان رکھو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے'' میں اپنے بندے سے اس کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں اگر اچھا گمان رکھتا ہے تو اچھا سلوک کرتا ہوں اگر برا گمان رکھتا ہے تو اس سے برا سلوک کرتا ہوں''۔

18۔ آپؑ نے ائمہ علیہم السلام کے متعلق فرمایا: ''وہ عالم، صادق، مفہم اور محدث ہوتے ہیں''۔

19۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امامؑ کو خط لکھا جس میں میں نے آپؑ سے ''ربیثا'' کے متعلق پوچھا کہ آپؑ اس کے متعلق مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟

آپؑ نے تحریر فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اختلافِ حدیث کا بیان

45 حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمِسْمَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيُّ أَنَّهُ سُئِلَ الرِّضَا عليه السلام يَوْماً وَ قَدِ اجْتَمَعَ عِنْدَهُ قَوْمٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَ قَدْ كَانُوا يَتَنَازَعُونَ فِي الْحَدِيثَيْنِ الْمُخْتَلِفَيْنِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي الشَّيْءِ الْوَاحِدِ فَقَالَ عليه السلام إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ حَرَّمَ حَرَاماً وَ أَحَلَّ حَلَالًا وَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَمَا جَاءَ فِي تَحْلِيلِ مَا حَرَّمَ اللهُ أَوْ تَحْرِيمِ مَا أَحَلَّ اللهُ أَوْ دَفْعِ فَرِيضَةٍ فِي كِتَابِ اللهِ رَسْمُهَا بَيِّنٌ قَائِمٌ بِلَا

نَاسِخٌ نَسَخَ ذَلِكَ فَذَلِكَ مِمَّا لَا يَسَعُ الْأَخْذُ بِهِ لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ لِيُحَرِّمَ مَا أَحَلَّ اللهُ وَ لَا لِيُحَلِّلَ مَا حَرَّمَ اللهُ وَ لَا لِيُغَيِّرَ فَرَائِضَ اللهِ وَ أَحْكَامَهُ كَانَ فِي ذَلِكَ كُلِّهِ مُتَّبِعاً مُسَلِّماً مُؤَدِّياً عَنِ اللهِ وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا ما يُوحى إِلَيَّ فَكَانَ عليه السلام مُتَّبِعاً لِلَّهِ مُؤَدِّياً عَنِ اللهِ مَا أَمَرَهُ بِهِ مِنْ تَبْلِيغِ الرِّسَالَةِ قُلْتُ فَإِنَّهُ يَرِدُ عَنْكُمُ الْحَدِيثُ فِي الشَّيْءِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِمَّا لَيْسَ فِي الْكِتَابِ وَ هُوَ فِي السُّنَّةِ ثُمَّ يَرِدُ خِلَافُهُ فَقَالَ وَ كَذَلِكَ قَدْ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَشْيَاءَ نَهْيَ حَرَامٍ فَوَافَقَ فِي ذَلِكَ نَهْيُهُ نَهْيَ اللهِ تَعَالَى وَ أَمَرَ بِأَشْيَاءَ فَصَارَ ذَلِكَ الْأَمْرُ وَاجِباً لَازِماً كَعِدْلِ فَرَائِضِ اللهِ تَعَالَى وَ وَافَقَ فِي ذَلِكَ أَمْرُهُ أَمْرَ اللهِ تَعَالَى فَمَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَهْيَ حَرَامٍ ثُمَّ جَاءَ خِلَافُهُ لَمْ يَسَعِ اسْتِعْمَالُ ذَلِكَ وَ كَذَلِكَ فِيمَا أَمَرَ بِهِ لِأَنَّا لَا نُرَخِّصُ فِيمَا لَمْ يُرَخِّصْ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَ لَا نَأْمُرُ بِخِلَافِ مَا أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا لِعِلَّةِ خَوْفِ ضَرُورَةٍ فَأَمَّا أَنْ نَسْتَحِلَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَوْ نُحَرِّمَ مَا اسْتَحَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَا يَكُونُ ذَلِكَ أَبَداً لِأَنَّا تَابِعُونَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مُسَلِّمُونَ لَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَابِعاً لِأَمْرِ رَبِّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مُسَلِّماً لَهُ وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَ ما آتاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَ ما نَهاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَشْيَاءَ لَيْسَ نَهْيَ حَرَامٍ بَلْ إِعَافَةٍ وَ كَرَاهَةٍ وَ أَمَرَ بِأَشْيَاءَ لَيْسَ أَمْرَ فَرْضٍ وَ لَا وَاجِبٍ بَلْ أَمْرَ فَضْلٍ وَ رُجْحَانٍ فِي الدِّينِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي ذَلِكَ لِلْمَعْلُولِ وَ غَيْرِ الْمَعْلُولِ فَمَا كَانَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَهْيَ إِعَافَةٍ أَوْ أَمْرَ فَضْلٍ فَذَلِكَ الَّذِي يَسَعُ اسْتِعْمَالُ الرُّخَصِ فِيهِ إِذَا وَرَدَ عَلَيْكُمْ عَنَّا فِيهِ الْخَبَرَانِ بِاتِّفَاقٍ يَرْوِيهِ مَنْ يَرْوِيهِ فِي النَّهْيِ وَ لَا يُنْكِرُهُ وَ كَانَ الْخَبَرَانِ صَحِيحَيْنِ مَعْرُوفَيْنِ بِاتِّفَاقِ النَّاقِلَةِ فِيهِمَا يَجِبُ الْأَخْذُ بِأَحَدِهِمَا أَوْ بِهِمَا جَمِيعاً أَوْ بِأَيِّهِمَا شِئْتَ وَ أَحْبَبْتَ مُوَسَّعٌ ذَلِكَ لَكَ مِنْ بَابِ التَّسْلِيمِ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَ الرَّدِّ إِلَيْهِ وَ إِلَيْنَا وَ كَانَ تَارِكُ ذَلِكَ مِنْ بَابِ الْعِنَادِ وَ الْإِنْكَارِ وَ تَرْكِ التَّسْلِيمِ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مُشْرِكاً بِاللهِ الْعَظِيمِ فَمَا وَرَدَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَبَرَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ فَاعْرِضُوهُمَا عَلَى كِتَابِ اللهِ فَمَا كَانَ فِي كِتَابِ اللهِ مَوْجُوداً حَلَالًا أَوْ حَرَاماً فَاتَّبِعُوا مَا وَافَقَ الْكِتَابَ وَ مَا لَمْ يَكُنْ فِي الْكِتَابِ فَاعْرِضُوهُ عَلَى سُنَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَمَا كَانَ فِي السُّنَّةِ مَوْجُوداً مَنْهِيّاً عَنْهُ نَهْيَ حَرَامٍ أَوْ مَأْمُوراً بِهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَمْرَ إِلْزَامٍ فَاتَّبِعُوا مَا وَافَقَ نَهْيَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ أَمْرَهُ وَ مَا كَانَ فِي السُّنَّةِ نَهْيَ إِعَافَةٍ أَوْ كَرَاهَةٍ ثُمَّ كَانَ الْخَبَرُ الْآخَرُ خِلَافَهُ فَذَلِكَ رُخْصَةٌ فِيمَا عَافَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَ كَرِهَهُ وَ لَمْ يُحَرِّمْهُ فَذَلِكَ الَّذِي يَسَعُ الْأَخْذُ بِهِمَا جَمِيعاً أَوْ بِأَيِّهِمَا شِئْتَ وَسِعَكَ الِاخْتِيَارُ مِنْ بَابِ التَّسْلِيمِ وَ الِاتِّبَاعِ وَ الرَّدِّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ مَا لَمْ تَجِدُوهُ فِي شَيْءٍ مِنْ هَذِهِ

الْوُجُوهِ فَرُدُّوا إِلَيْنَا عِلْمَهُ فَنَحْنُ أَوْلَى بِذَلِكَ وَ لَا تَقُولُوا فِيهِ بِآرَائِكُمْ وَ عَلَيْكُمْ بِالْكَفِّ وَ التَّثَبُّتِ وَ الْوُقُوفِ وَ أَنْتُمْ طَالِبُونَ بَاحِثُونَ حَتَّى يَأْتِيَكُمُ الْبَيَانُ مِنْ عِنْدِنَا.

قال مصنف هذا الكتاب رضی الله عنه كان شيخنا محمد بن الحسن بن أحمد بن الوليد رضی الله عنه سيّئ الرأی فی محمد بن عبد الله المسمعی راوی هذا الحديث و إنما أخرجت هذا الخبر فی هذا الكتاب لأنه كان فی كتاب الرحمة و قد قرأته عليه فلم ينكره و رواه لی.

ترجمه

مجھ سے میرے والد محمد بن حسن بن احمد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ انہوں نے سعد بن عبداللہ سے روایت کی، انہوں نے محمد بن عبداللہ مسمعی سے روایت کی، انہوں نے احمد بن حسن میثمی سے روایت کی، انہوں نے کہا: ''ایک دن امام علی رضا علیہ السلام کے پاس بہت سے اصحاب موجود تھے اور حکم واحد کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی دو مختلف احادیث کے متعلق جھگڑ رہے تھے۔ آخر کار آپؑ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حرام کی حرمت اور حلال کی حلت کا اعلان کیا اور فرائض مقرر کیے۔ جو روایت حرام خدا کی حلّت یا حلال خدا کی حرمت کے متعلق ہو یا کتاب خدا میں بیان کردہ کسی ایسے فریضہ کو جس کے احکام واضح ہوں اور قرآن مجید میں اسے کہیں منسوخ بھی نہ کیا گیا ہو چنانچہ ایسے فریضے کے خلاف اگر کوئی حدیث بیان کی جائے تو ایسی حدیث پر عمل کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرام خدا کو حلال اور حلال خدا کو حرام اور خدا کے قائم کردہ فریضہ کو ختم کرنے والے نہیں تھے۔ آپ حکم خداوندی کے مقابل سر تسلیم خم کرنے والے تھے اور خدا کا پیغام پہنچانے والے تھے اور قرآن مجید کی اس آیت میں (إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ)۔ [1] ''میں تو بس اپنی طرف آنے والی وحی کی پیروی کرتا ہوں''۔ یہی حقیقت بیان کی گئی ہے۔

آپؑ خدا کے فرماں بردار تھے اور خدا کی طرف سے انہیں جو پیغام ملتا تھا آپ اس کی تبلیغ کرنے والے تھے۔

میں (راوی) نے کہا: کسی حکم کے متعلق ہمارے پاس آپؑ کی طرف سے رسول خداؐ کی ایک حدیث وارد ہوتی ہے جس کا تذکرہ کتاب میں نہیں صرف سنت میں ہے۔ پھر ہمارے پاس دوسری حدیث پہلی حدیث کے خلاف وارد ہوتی ہے۔ (یعنی امر واحد کے متعلق دو مختلف احادیث وارد ہوتی ہیں تو اس کے متعلق ہماری تکلیف شرعی کیا ہے؟)

آپؑ نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض اشیاء کے متعلق نہی حرمت فرمائی اور آپؐ کی نہی خدا کی نہی سے مطابقت کر گئی۔ اور اسی طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض اشیاء کا حکم نافذ کیا تو آپؐ کا فرمان امر خداوندی سے مطابقت کر گیا تو وہ بھی فریضہ خداوندی کی طرح سے واجب اور لازم ہے۔

---

[1] الانعام ۵۰

لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جس چیز کے متعلق نہی حرمت وارد ہوتو ہم (اہل بیتؑ) اس کے خلاف کچھ نہیں کہہ سکتے اور اسی طرح سے آپ نے جس کام کے متعلق امر وجوبی ارشاد فرمایا ہو ہم اس سے روک نہیں سکتے۔ کیونکہ جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رخصت نہیں دی ہم بھی اس کے متعلق رخصت نہیں دیتے اور امر رسول کے خلاف کوئی حکم جاری نہیں کرتے مگر کسی ضرورت (احتیاج) کے خوف سے ایسا کرتے ہیں۔ پس ہم حلالِ محمدؐ کو حرام اور حرامِ محمدؐ کو ہرگز حلال نہیں کرتے۔ کیونکہ ہم پیغمبر خداؐ کے پیروکار ہیں اور ہم ان کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرنے والے ہیں اور رسول خداؐ، حکم خداوندی کے سامنے سر جھکانے والے تھے اور خدا کے فرمان کی اتباع کرنے والے تھے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

''جو کچھ رسول تمہیں دے دے وہ لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ''۔[1]

رسول خداؐ نے بعض اشیاء کے متعلق نہی فرمائی مگر وہ حرمت پر مبنی نہیں تھی بلکہ کراہت و احتیاط پر مبنی تھی۔

اسی طرح سے آپؐ نے چند اشیاء کے متعلق حکم دیا اور وہ وجوب پر مبنی نہ تھا بلکہ فضیلت اور دینی رجحان پر مبنی تھا پھر آپؐ نے اس میں مجبور اور غیر مجبور کو رخصت عنایت فرمائی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہی کراہت اور امر فضیلت کے متعلق رخصت کی گنجائش موجود ہے۔ اور جب تمہارے پاس ہماری طرف سے ایسی دو حدیثیں وارد ہوں اور دونوں روایات کے راوی بھی ثقہ ہوں تو ان میں سے ایک یا دونوں پر عمل کرنا ضروری ہے یا ان میں سے جس روایت پر تم چاہو اس پر عمل کر سکتے ہو۔ اس کے متعلق مکمل گنجائش موجود ہے اور ان احادیث پر عمل کرنا رسول خداؐ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے مترادف ہے اور جو عناد وانکار کی وجہ سے ایسی احادیث پر عمل ترک کردے تو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور سر تسلیم خم کرنے والا نہیں ہے اور وہ خدائے عظیم کے ساتھ شرک کرنے والا ہے۔

جب تمہارے پاس دو متضاد خبریں وارد ہوں تو ان دونوں روایات کو خدا کی کتاب کے سامنے پیش کرو۔ اور کتاب خدا میں جس کے حلال یا حرام ہونے کا ذکر موجود نہ ہو تو تم اس حدیث کی پیروی کرو جو کتاب اللہ کے موافق ہو۔ اور کتاب خدا میں جس کا تذکرہ موجود نہ ہو تو اس حدیث کو سنت نبویؐ کے سامنے پیش کرو۔ اگر سنت پیغمبرؐ میں اس کے متعلق نہی حرمت یا امر وجوبی وارد ہو تو تم اس حدیث کی پیروی کرو جو پیغمبر اکرمؐ کے امر و نہی کے مطابق ہو۔

اور اگر سنت میں نہی تنزیہی وارد ہو اور دوسری خبر اس کے خلاف ہو تو اس کے لیے رخصت و گنجائش موجود ہے کیونکہ رسول خداؐ نے اس سے کراہت کی تھی اور اسے حرام قرار نہیں دیا تھا۔ اس صورت میں دونوں روایات پر عمل کرنے کی گنجائش ہے یا کسی ایک خبر پر جسے تم پسند کرو۔ اور یہ رسول خداؐ کے حضور تسلیم اور اتباع اور حضور کی طرف معاملات کو پلٹانے کے دائرہ کار میں شامل ہے۔ اور اگر تمہیں کتاب خدا اور سنت رسولؐ میں اس کا کہیں بھی کوئی حکم دکھائی نہ دے تو اس کا علم ہماری طرف

---

[1] الحشر۔ ۷

پلٹاؤ۔ہم اسکے زیادہ حقدار ہیں اور اپنی آراء سے کچھ نہ کہو۔ایسی صورت میں جب تک ہماری طرف سے تمہارے پاس کوئی وضاحت نہ پہنچے اس وقت تک تمہیں رک جانا چاہیے اور ٹھہر جانا چاہیے"۔

مصنف کتاب ہذا رضی اللہ عنہ عرض پرداز ہے کہ ہمارے شیخ محمد بن حسن بن احمد بن الولید رضی اللہ عنہ، محمد بن عبداللہ مسمعی راوی حدیث ہذا کے متعلق بری رائے رکھتے تھے اور میں نے کتاب ہذا میں یہ حدیث اس لئے ذکر کی ہے کیونکہ یہ حدیث "کتاب الرحمۃ" میں موجود تھی اور میں نے وہ کتاب شیخ کے سامنے پڑھی تھی اور شیخ نے اس پر اعتراض نہیں کیا تھا۔

46 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَحْمُودٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْقَيْءِ وَ الرُّعَافِ وَ الْمِدَّةِ وَ الدَّمِ أَيَنْقُضُ الْوُضُوءَ فَقَالَ لَا يَنْقُضُ شَيْئاً.

ترجمہ

ابراہیم بن ابی محمود نے کہا کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا قے، نکسیر، پیپ اور خون سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ان میں سے کوئی شے بھی وضو کے انقطاع کا باعث نہیں ہے۔

47 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ آدَمَ قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنِ النَّاسُورِ فَقَالَ عليه السلام إِنَّمَا تَنْقُضُ الْوُضُوءَ ثَلَاثَةٌ الْبَوْلُ وَ الْغَائِطُ وَ الرِّيحُ.

ترجمہ

"زکریا بن آدم نے کہا کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے ناسور کے متعلق پوچھا کہ کیا اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وضو کو صرف تین چیزیں پیشاب، پاخانہ اور ریح توڑتی ہیں"۔

48 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الدَّوَاءِ يَكُونُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ أَيُجْزِيهِ أَنْ يَمْسَحَ فِي الْوُضُوءِ عَلَى الدَّوَاءِ الْمَطْلِيِّ عَلَيْهِ فَقَالَ نَعَمْ يَمْسَحُ عَلَيْهِ وَ يُجْزِيهِ.

ترجمہ

حسن بن علی الوشاد سے مروی ہے انہوں نے کہا: "میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: اگر کسی شخص کے ہاتھ پر

دوائی لگی ہوئی ہوا اور وہ وضو میں صرف اس پر ہاتھ پھیر دے تو کیا اس کا وضو درست ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: جی ہاں! اس پر ہاتھ پھیر دے اس کا وضو ہو جائے گا''۔

49 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَبْقَى عَنْ وَجْهِهِ إِذَا تَوَضَّأَ فَقَالَ يُجْزِيهِ أَنْ يَبُلَّهُ مِنْ بَعْضِ جَسَدِهِ.

ترجمہ

محمد بن سہل نے اپنے والد سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ''میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا: اگر وضو میں منہ کا کچھ حصہ باقی بچ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اپنے باقی جسم کی تری سے اسے تر کر لے''۔

فقاع اور شطرنج فعل یزید ہے

50 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ النَّيْسَابُورِيُّ الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ لَمَّا حُمِلَ رَأْسُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام إِلَى الشَّامِ أَمَرَ يَزِيدُ لَعَنَهُ اللهُ فَوُضِعَ وَ نُصِبَتْ عَلَيْهِ مَائِدَةٌ فَأَقْبَلَ هُوَ لَعَنَهُ اللهُ وَ أَصْحَابُهُ يَأْكُلُونَ وَ يَشْرَبُونَ الْفُقَّاعَ فَلَمَّا فَرَغُوا أَمَرَ بِالرَّأْسِ فَوُضِعَ فِي طَسْتٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ وَ بُسِطَ عَلَيْهِ رُقْعَةُ الشِّطْرَنْجِ وَ جَلَسَ يَزِيدُ عَلَيْهِ اللَّعْنَةُ يَلْعَبُ بِالشِّطْرَنْجِ وَ يَذْكُرُ الْحُسَيْنَ وَ أَبَاهُ وَ جَدَّهُ صلى الله عليه وآله وَ يَسْتَهْزِئُ بِذِكْرِهِمْ فَمَتَى قَمَرَ صَاحِبَهُ تَنَاوَلَ الْفُقَّاعَ فَشَرِبَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ صَبَّ فَضْلَتَهُ عَلَى مَا يَلِي الطَّسْتَ مِنَ الْأَرْضِ فَمَنْ كَانَ مِنْ شِيعَتِنَا فَلْيَتَوَرَّعْ عَنْ شُرْبِ الْفُقَّاعِ وَ اللَّعِبِ بِالشِّطْرَنْجِ وَ مَنْ نَظَرَ إِلَى الْفُقَّاعِ أَوْ إِلَى الشِّطْرَنْجِ فَلْيَذْكُرِ الْحُسَيْنَ عليه السلام وَ لْيَلْعَنْ يَزِيدَ وَ آلَ زِيَادٍ يَمْحُو اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِذَلِكَ ذُنُوبَهُ وَ لَوْ كَانَتْ بِعَدَدِ النُّجُومِ.

ترجمہ

ہم سے عبدالواحد بن محمد بن عبدوس نیشاپوری عطار نے بیان کیا، انہوں نے علی بن محمد قتیبہ سے سنا، انہوں نے فضل بن شاذان سے روایت کی۔ انہوں نے کہا میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''جب امام حسین علیہ السلام کا سر اطہر یزید لعین کے پاس شام لایا گیا تو یزید لعین نے حکم دیا کہ اسے تخت کے نیچے ایک طشت میں رکھا جائے۔ پھر اس نے شطرنج کی بازی لگائی اور شطرنج کھیلنے لگ گیا۔ اور امام حسین علیہ السلام اور ان کے والد اور ان کے نانا کو برا بھلا کہتا رہا اور ان کا ذکر کر کے ان کا

مذاق اڑاتا رہا اور جیسے وہ اپنے کسی ساتھی سے بازی جیتتا تھا تو وہ فقاع (ایک مخصوص قسم کی شراب) کے تین گھونٹ پیتا تھا اور اس کی بچت طشت کے قریب انڈیلتا تھا۔ جو بھی ہمارا شیعہ ہوا سے فقاع اور شطرنج سے پرہیز کرنا چاہیے اور جن کی نظر فقاع اور شطرنج پر پڑے تو اسے چاہیے کہ امام حسین علیہ السلام کو یاد کرے اور یزید اور آل یزید پر لعنت کرے۔ اللہ تعالیٰ ان کے گناہ مٹائے گا اگرچہ وہ ستاروں کی تعداد میں بھی ہوں گے''۔

51 حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ تَمِيمٍ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ أَوَّلُ مَنِ اتُّخِذَ لَهُ الْفُقَّاعُ فِي الْإِسْلَامِ بِالشَّامِ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ لَعَنَهُ اللهُ فَأُحْضِرَ وَ هُوَ عَلَى الْمَائِدَةِ وَقَدْ نَصَبَهَا عَلَى رَأْسِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَجَعَلَ يَشْرَبُهُ وَيَسْقِي أَصْحَابَهُ وَيَقُولُ لَعَنَهُ اللهُ اشْرَبُوا فَهَذَا شَرَابٌ مُبَارَكٌ وَلَوْ لَمْ يَكُنْ مِنْ بَرَكَتِهِ إِلَّا أَنَّا أَوَّلُ مَا تَنَاوَلْنَاهُ وَرَأْسُ عَدُوِّنَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَ مَائِدَتُنَا مَنْصُوبَةٌ عَلَيْهِ وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ وَنُفُوسُنَا سَاكِنَةٌ وَقُلُوبُنَا مُطْمَئِنَّةٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ شِيعَتِنَا فَلْيَتَوَرَّعْ عَنْ شُرْبِ الْفُقَّاعِ فَإِنَّهُ مِنْ شَرَابِ أَعْدَائِنَا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ مِنَّا وَ لَقَدْ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لَا تَلْبَسُوا لِبَاسَ أَعْدَائِي وَلَا تَطْعَمُوا مَطَاعِمَ أَعْدَائِي وَلَا تَسْلُكُوا مَسَالِكَ أَعْدَائِي فَتَكُونُوا أَعْدَائِي كَمَا هُمْ أَعْدَائِي.

قال مصنف هذا الكتاب رحمه الله لباس الأعداء هو السواد و مطاعم الأعداء النبيذ المسكر و الفقاع و الطين و الجرى من السمك و المارماهی و الزمير و الطافی و كل ما لم يكن له فلوس من السمك و لحم الضب و الأرنب و الثعلب و ما لم يدف من الطير و ما استوى طرفاه من البيض و الدبى من الجراد و هو الذى لا يستقل بالطيران و الطحال و مسالك الأعداء مواضع التهمة و مجالس شرب الخمر و المجالس التی فيها الملاهی و مجالس الذين لا يقضون بالحق و المجالس التی يعاب فيها الأئمة عليهم السلام و المؤمنون و مجالس أهل المعاصی و الظلم و الفساد و القمار و قد بلغنی أن فی أنواع الفقاع ما قد يسكر كثيره و ما أسكر كثيره فقليله و كثيره حرام.

ترجمہ

عبدالسلام بن صالح الہروی نے کہا کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''دور اسلام میں یزید بن معاویہ لعین وہ پہلا شخص ہے جس کے لیے فقاع (ایک مخصوص شراب) تیار کی گئی۔ یزید لعین اور اس کے ساتھی دسترخوان پر بیٹھے ہوئے تھے اور اس کے پاس ''فقاع'' رکھی ہوئی تھی اور اس لعین نے امام حسین علیہ السلام کے سر پر دسترخوان بچھایا ہوا تھا۔ وہ

لعین خود بھی فقاع پیتا اور اپنے ساتھیوں کو بھی پلا کر کہتا تھا

اس شراب کو پیو یہ بابرکت شراب ہے اگر اس میں برکت نہ ہوتی تو بھی اس کی برکت کے لئے یہی بات کافی ہے کہ سب سے پہلے میں نے یہ شراب استعمال کی اور میرے دشمن کا سر میرے پاس ہے اور ہم نے ان پر دسترخوان بچھا رکھا ہے اور ہم پر سکون اور مطمئن ہو کر کھا پی رہے ہیں۔ جو بھی ہمارا شیعہ ہو انہیں فقاع سے پرہیز کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ ہمارے دشمنوں کا مشروب ہے اور جنہوں نے ایسا نہ کیا وہ ہم میں سے نہیں ہوگا۔ میرے والد نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے رسول خداؐ سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: ''میرے دشمنوں کا لباس نہ پہنو اور میرے دشمنوں کے کھانے مت کھاؤ اور میرے دشمنوں کے راستوں پر مت چلو، ورنہ تم بھی ان کی طرح سے میرے دشمن قرار پاؤ گے''۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ عرض پرداز ہیں:

دشمنوں کے لباس سے سیاہ لباس اور دشمنوں کے کھانوں سے نشہ آور نبیذ، فقاع، مٹی، ملی مچھلی، سانپ مچھلی ''زمیر اور طافی'' اور ہر وہ مچھلی مراد ہے جس پر چھلکا نہ ہو اور اس کے ساتھ گوہ (سوسمار) کا گوشت، خرگوش اور وہ انڈا جس کے دونوں سرے برابر ہوں اور ٹڈی دل میں سے ''دبا'' اور یہ ٹڈی دَل کی وہ قسم ہے جو پوری طرح سے پرواز نہیں کرتی اور تلی مراد ہیں۔

اور دشمنوں کے راستوں سے تہمت کے مقامات اور شراب نوشی کی محفلیں اور راگ رنگ کی مجلسیں اور ایسی مجلسیں جن میں حق کا فیصلہ نہ کیا جاتا ہو اور ایسی مجالس جس میں ائمہ ہدیٰ علیہم السلام اور مومنین کا شکوہ کیا جاتا ہو۔ اور اہل معاصی و ظلم اور فساد اور قمار بازی کی تمام تر مجلسیں مراد ہیں۔

''مجھے معلوم ہوا ہے کہ فقاع کی اقسام میں ایسی قسمیں بھی ہیں جن کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرتی ہے اور وہ تمام اشیاء جو زیادہ مقدار میں نشہ پیدا کرتی ہیں ان کی قلیل مقدار بھی حرام ہے''۔

52 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبْدُوسٍ الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ النَّيْسَابُورِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ اسْتِعْمَالُ الْعَدْلِ وَ الْإِحْسَانِ مُؤْذِنٌ بِدَوَامِ النِّعْمَةِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

ترجمہ

عبدالواحد بن محمد بن عبدوس عطار رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا، انہوں نے علی بن محمد بن قتیبہ نیشاپوری سے روایت کی، انہوں نے فضل بن شاذان سے روایت کی، انہوں نے کہا میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سنا، آپؑ فرمایا کرتے تھے: ''عدل و احسان کا استعمال نعمت کے ہمیشہ رہنے کا اعلان کرتا ہے''۔

تمت بالخیر الجزء الاوّل